جنوبی ایشیائی علاقائی سمینار - ۱

طبِّ اسلامی
برِّ صغیر میں

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

طبِ اسلامی

برّصغیر میں

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

نادر طبّی مخطوطات

پر

جنوبی ایشیائی علاقائی سیمنار منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء کے مقالات

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Marfat.com

خدا بخش جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار - ۱

137477

تقسیم کار: • مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر:

• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی - ۱۱۰۰۰۶
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی - ۱۱۰۰۰۳
• مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۱

اشاعت: ۱۹۸۸ء

قیمت: پچاس روپے

پٹنہ لیتھو پریس، رمنا لین، پٹنہ ۴ سے طبع ہوا

Marfat.com

حمید و سعید

بھائیوں کے

نام

جن سے

طب اور طبیبوں کو ان کی ساکھ

اور لفظ

حکیم

کو

اس کا کھویا ہوا وقار واپس ملا

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

پیشگفتار ...	عابد رضا بیدار	پانچ
خطبۂ صدارت ...	حکیم عبدالحمید	نو
خدابخش لائبریری کے اہم طبی مخطوطات ...	جناب سید شاہ محمد اسمٰعیل	۱
علی گڑھ کے نادر طبی مخطوطات ...	حکیم سید ظل الرحمٰن	۶۷
پاکستان کے اہم مخطوطات :		
ذخیرہ برکاتی : پاکستان کے دو نادر طبی مخطوطے ...	حکیم محمود احمد برکاتی	۱۲۹
نیشنل میوزیم پاکستان میں طب کے دو نادر طبی مخطوطے ...	پروفیسر قمر استاد خاں	۱۴۱
ہندوستان کے اہم مخطوطات :		
محمد بن زکریا رازی کی کتاب الفاخر ...	حکیم محمد زماں حسینی	۱۵۹
مسائل حنین بن اسحٰق ...	حکیم عنایت اللہ	۱۷۱
رسالہ فی العلاجات لابن بیطار ...	حکیم اسرار الحق	۱۸۱
الکناش المنصوری ...	حکیم محمد اشرف کریم	۱۸۷
فروق الامراض ...	"	۱۹۳
طب کے دو اہم مخطوطات : کتاب المنصوری، الاسباب والعلامات	حکیم سید علی حیدر جعفری	۱۹۸
فصول فیض اللہ خانی ...	حکیم محمد حسین خاں شفا	۲۰۳
رسالہ ارسطاطالیس —— ایک تعارف ...	حکیم وسیم احمد اعظمی	۲۱۵

Marfat.com

تحریم الدفن : جالینوس کا ایک نادر مخطوطہ ...	حکیم سید محمد شجاع الدین حسین ہمدانی	۲۲۰
نجیب الدین سمرقندی کے مخطوطات ...	حکیم سید محمد احمد	۲۲۷
ادویہ تریاقیہ پر ایک نادر مخطوطہ ...	حکیم علیم الدین انجی	۲۴۰
امان اللہ فیروز جنگ کی طبی تالیفات ...	جناب سید ریاض علی پرواز	۲۴۹
مجموع ضیائی ...	جناب عبدالحئی فاروقی	۲۵۹
کتاب الشجر ...	حکیم خالد جاوید شمسی	۲۷۱
حکیم علوی خاں کی تالیفات کا تحقیقی جائزہ ...	جناب نظام الدین احمد کاظمی	۲۷۹
اختیارات قطب شاہی ...	حکیم نور رشید احمد شفقت اعظمی	۲۸۴
تخلیص الطلب : بارہویں صدی کا ایک اہم مخطوطہ ...	حکیم مرزا عبدالقوی بیگ	۲۹۰
مطبوعہ جامع ابن بیطار کے اغلاط : مخطوطات ابن بیطار کی روشنی میں ...	" "	۲۹۲
معالجات بقراطیہ ...	جناب سکندر حسین	۲۹۵
کتاب التصریف : فن جراحت پر ایک معرکۃ آرا تصنیف	ڈاکٹر احمد عبدالحئی	۲۹۹

مختلف کتابخانوں اور ذاتی ذخیروں میں محفوظ اہم طبی مخطوطات :

صیانت اللہ کلکشن کے اہم مخطوطات ...	حکیم صیانت اللہ	۳۰۱
دار العلوم دیوبند کے اہم طبی مخطوطات کا تعارف	حکیم سید ایوب علی، ڈاکٹر نعیم احمد خاں، حکیم سید ظل الرحمن	۳۱۱
کتب خانہ دار العلوم دیوبند کے اہم طبی مخطوطات ...	جناب محمد ظفیر الدین	۳۲۳
کتب خانہ ناصریہ لکھنؤ کے چند اہم طبی مخطوطات ...	ڈاکٹر کاظم علی خاں	۳۳۲
جلالی کلکشن کے چند نادر طبی مخطوطات ...	پروفیسر سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی	۳۳۹
آصفیہ کے مخطوطات ...	جناب میر کرامت علی	۳۴۷
ٹونک کے چند مخطوطات کا تعارف ...	جناب سید قاضی الاسلام	۳۵۷
ذخیرہ ٹونک کے چند طبی مخطوطات ...	جناب سید منظور الحسن برکاتی	۳۶۹

Marfat.com

تین

ٹونک کے طبی نوادر ...	...	حکیم محمد عمران خاں	۳۶۳
ٹونک کے کچھ مخطوطات	...	جناب محمود نیاض	۳۷۱
گورنمنٹ کتب خانہ مخطوطات مدراس کے کچھ اہم مخطوطات		ڈاکٹر سید وحید اشرف	۳۷۲
کتب خانہ شبلی نعمانی دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طبی مخطوطات		جناب رئیس نعمانی	۳۷۹
سالار جنگ میوزیم: نادر طبی مخطوطات	...	حکیم سید خورشید علی	۳۹۴
مولانا آزاد لائبریری میں علم طب پر چند نادر طبی مخطوطات		جناب محمود حسن قیصر	۴۰۳
نیشنل بوٹانیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ میں اہم طبی مخطوطات		حکیم محمد حسان نگرامی	۴۰۷
طبی مخطوطات مخزونہ خانقاہ ابوالخیر	...	ڈاکٹر تنویر احمد علوی	۴۱۱
ذخیرۂ سہسرام	...	حکیم انیس الزماں	۴۱۳
" " ...	...	حکیم محمد ابراہیم خاں سعیدی	۴۱۶
اورینٹل لائبریری حیدرآباد میں اہم طبی عربی مخطوطات		ڈاکٹر معین الدین اعظمی	۴۱۷
مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ کے طبی مخطوطات	...	پروفیسر محمد حسن رضوی	۴۲۱
ہمدرد انسٹی ٹیوٹ کے چند اہم طبی مخطوطات	...	جناب اے۔ حبیب خاں	۴۲۲
طبیہ کالج دہلی کے اہم طبی مخطوطات	...	ڈاکٹر ملک محمد ادریس خاں	۴۲۷
" " "		جناب محمود نیاض	۴۲۸

۲

ہندوستان کے کتاب خانوں میں مخطوطات طب	...	ادارہ	۱
فارسی مخطوطات ...	...	"	۲۲-۵
عربی مخطوطات ...	...	"	۵۵-۲۳

Marfat.com

تصحیح و اضافہ (فارسی)	...	ادارہ	۵۷
" " (عربی)	...	"	۶۱
اشاریہ مصنفین (فارسی) ...	...	"	۶۵
اشاریہ مصنفین (عربی)	...	"	۷۲
پاکستان کے کتابخانوں میں غیر مطبوعہ طبی مخطوطات	...	جناب احمد منزوی	۷۷
پاکستان کے کتب خانوں اور ذاتی ذخیروں میں اہم طبی نوادر	...	حکیم محمود احمد برکاتی	۸۵
اختتامیہ ...	...	ادارہ	۹۳

Marfat.com

پیشگفتار

خدابخش لائبریری عربی فارسی مخطوطات اور اردو نوادر کا ایسا ذخیرہ ہے جس پر پورے برصغیر کو ناز ہے۔
۱۹۶۹ء میں پارلیمنٹ کے ایکٹ نے اسے قومی اہمیت کا ادارہ تسلیم کرکے وہ درجہ دیا جو اس کا استحقاق تھا۔ لیکن
غریب (ترقی پذیر) ملک جیسا کہ ہم ہیں اور جاہل کندہ ناتراش قوم جیسا کہ ہماری پیشانی کے خطِ تقدیر سے پڑھا جا سکتا
ہے ہم اس توقع میں نہیں ہیں کہ تعلیم و تہذیب کی ترویج و اشاعت صرف کالج اور یونیورسٹی کے حصے میں بخش کے مطمئن ہو جائیں
کہ خدابخش جیسی لائبریری کا کام تو بس کتابیں جمع کرنا ہے یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ کوئی قسمت کا مارا اسکالر پڑھنے کے لیے آ نکلے
(اور یہ مخلوق اب کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے) تو اسے کتابیں پڑھوا دیں۔ لائبریری کا روایتی تصور یہی رہا ہے!

مگر

ہم بڑی کم نصیب قوم ہیں۔ بیماری، بھوک اور جہالت ہماری اہم ترین میراث ہے۔ بیماری/بھوک دور کرنا
ہمارا بس نہیں۔ مگر جہالت دور کرنے میں ہم میں سے ہر ایک اپنے بس بھر کچھ نہ کچھ تو کر ہی سکتا ہے۔ افراد کم، ایسے ادارے زیادہ۔
یہ بڑی کم نظری کی بات ہوگی اگر ہم ایک غریب قوم، دنیا کا پانچواں حصہ، اپنی تعلیم و تربیت کے لیے صرف اسکول کالج پر اکتفا
کر بیٹھیں۔ ہم یہ عیاشی جھیل نہیں سکتے۔ ہمیں تو اپنے تمام سرچشموں کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا ہوگا، تب کہیں جا کر اس صدی
کے اواخر تک جہالت کا ایک حقیر حصہ دور ہو پائے گا۔ خدابخش لائبریری نے کوشش کی ہے کہ نئے ہندوستان میں جو نیا
آدم بن رہا ہے اس کی تشکیل میں اپنے بس بھر حصہ بٹائے۔

اوپن (کھلی) یونیورسٹی کا ٹیکنیکل تصور تو ابھی رہا ہو، آج کے ہندوستان کو جس طرح کے ادارے کی ضرورت ہے،
خدابخش نے اپنے کو اس میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے، اس طور پر کہ اس کے ہر اقدام سے علم پھیلے، گھر گھر پھیلایا جائے، عوامی سطح

Marfat.com

پر، طلبا کی سطح پر، غیر جامعاتی دانشوروں کی سطح پر، علمی تحقیق و جستجو کی سطح پر، مقامی، قومی اور بین الاقوامی پیمانے پر۔ جنوبی ایشیائی قوم کی موجودہ اور جیسی حالت ہے اس میں اپنے خول میں سمٹے رہنا ایک [illegible] جرم ہے۔ ایسے میں جہاں جس کی جتنی وسعت ہے، اسے اپنی سکت بھر قومی تشکیل میں حصہ لینا ضروری ہے۔ خدا بخش لائبریری مختلف طریقوں سے اس میں اپنا حصہ بٹاتی ہے اور جو جو طریقے اس نے اپنائے ہیں اس میں بنیادی خیال یہی ہے کہ کسی نہ کسی طور سے علم اور معلومات کو زیادہ سے زیادہ اور دور دور تک بکھیرا جائے کہ یہ سمٹے ہوئے ایک گرہ کی جاگیر بننے کے بجائے ہر سینے کی امانت بن جائے۔

عربی فارسی مخطوطات کی خصوصی لائبریری ہونے کے ناتے اس لائبریری نے جنوبی ایشیائی [illegible] ایک منصوبہ تیار کیا ہے کہ برصغیر کے کتب خانوں اور ذاتی ذخیروں میں مخطوطات کی شکل میں ہماری قیمتی میراث کے جو بھی زر و جواہر مدفون ہیں انھیں جلد سے جلد سامنے لے آیا جائے۔ خدا بخش لائبریری نے اس کے لیے یہ طریق کار اختیار کیا ہے کہ ہندستان، پاکستان اور بنگلہ دیش، تینوں جگہ تین ٹیمیں اپنے اپنے ملکوں کے عربی فارسی، اردو مخطوطات کے ذخیروں کی فن وار ایک جامع فہرست تیار کرتی ہیں، اور ۵۰ کے قریب اس فن کے ماہر اہم ترین مخطوطات پر تفصیلی مقالے لکھتے ہیں، وہ جامع فہرستیں اور یہ مقالے خدا بخش لائبریری علیگڑھ مسلم یونیورسٹی اور ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے تعاون سے ہونے والے جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار کے سالانہ اجلاس میں بحث کیلیے پیش کیے جاتے ہیں۔ بحث کے نتیجے اور سبجکٹ کمیٹی کی صوابدید سے پھر اس فن کی ایک جامع تر فہرست دوبارہ تیار ہوتی ہے، جسکی ضخامت پچھلی سے تقریباً آدھی رہ جاتی ہے۔ یہ جامع تر فہرست طبع شدہ، تراجم (جن کی اصلیں موجود ہیں) اور بالکل فضول چیزیں نکال کے پہلے، دوسرے اور تیسرے پایہ کی درجہ بندی کے ساتھ سامنے لائی جاتی ہے، تاکہ اہل نظر اسے آخری بار آنک لیں، اور پھر تدوین و ترتیب (اور ممکن ہو تو ترجمہ بھی) کے لیے پر پرواز کریں۔

اس امید کے ساتھ کہ اس تدبیر سے کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ فوائد کا حصول ممکن ہو سکے گا، برصغیر کے مخطوطات کے ذخیرے کو چند بڑے عنوانات میں بانٹ کے، ہر بار کوئی ایک فن موضوع بحث بنا کے ہفتہ دس دن اس پر بھرپور گفتگو کی جو منصوبہ سازی ہوئی اور اس کے تحت منعقدہ پہلے سیمینار میں طب یونانی پر عربی فارسی کے قلمی ذخیروں کو جس تفصیل سے کھنگالا گیا، یہ سب بڑا نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ پاکستان کا فارسی قلمی سرمایہ احمد منزوی کی فہرست میں آگیا۔ پاک نوادر کی فہرست حکیم محمود احمد برکاتی صاحب نے تیار کر دی جس میں عربی مخطوطات بھی شامل تھے، دو نادر ترین پاکستانی نسخوں پر قمر آستان خاں نے تفصیلی مقالے لکھے۔ پاکستان ہمدرد فاؤنڈیشن کے چیرمین حکیم محمد سعید صاحب کی نمائندگی حکیم مسعود احمد برکاتی صاحب

Marfat.com

نکی بنگلہ دیش سے کوئی شریک نہ ہو سکا۔ فہرست مخطوطات میں ڈھاکہ یونیورسٹی سے جو کچھ ملا وہ نہ ملنے کے برابر تھا کہ ایک صفحہ میں اس کی تفصیل سما گئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ جو چند مخطوطات اس موضوع پر ملے بھی، وہ سب کے سب طبع ہو چکے ہیں۔

ہندستان کے معروف و غیر معروف، پبلک اور نجی ذخیروں کا احاطہ خدا بخش نے کیا اور ایک جامع فہرست تیار کی گئی۔

——— اس فہرست میں جن مخطوطات کو اہم تر یا اہم ترین قرار دیا گیا ہے، وہ تین قسم کے ہیں: یا تو مصنف اہم ہے، یا موضوع، یا موضوع اور مصنف دونوں۔ قدامت/شہرت بھی اہمیت کے لیے ایک جہت ہے۔
نوادر کی ایک فہرست ہمدرد فاؤنڈیشن (حکیم عبد الحمید صاحب) کے زیر نگرانی تیار ہوئی۔ ایک مقالے میں علیگڑھ کے نوادر حکیم ظل الرحمن صاحب نے سمیٹ لیے۔ خدا بخش کے نوادر پر شاہ محمد اسماعیل صاحب نے ایک تفصیلی مقالہ تیار کیا۔

اس طرح ہندستان اور پاکستان کے ذخیروں اور دونوں جگہوں کے نوادر کی ایک تصویر سامنے آگئی۔ ہندستان کے متعدد ذخیروں میں جو ایسے نوادر رکھتے جن کا تفصیلی جائزہ ضروری تھا، ان پر دسترس رکھنے والوں نے حسب استطاعت مقالے یا مقالچے لکھے۔ اس سے نوادر کے بارے میں علم میں مزید اضافہ ہوا۔

اس سلسلے کا پہلا سیمینار مارچ ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا: تین دن کا سیشن پٹنہ میں اور تین دن دہلی میں۔ طب کا ٹاٹا تھا۔ حکیم صاحب (حکیم عبد الحمید) سے رہنمائی ملی، مرحلے آسان ہوتے چلے گئے۔ پاکستان کے حکیم محمود احمد برکاتی سے پٹنہ سے دہلی تک ہر سیشن میں بھرپور مدد ملی۔ خود ہمارے ساتھی حکیم ظل الرحمن ہر قدم پر کمک پہنچاتے رہے، جو کمی تھی وہ حکیم ضیاء اللہ پوری کر دیتے۔ سیمینار میں شریک ہونے والے باقی اطباے کرام اور فضلاے عظام نے بھی اپنی اپنی حد تک رہنمائی کا حق ادا کیا، جن میں رئیس نعمانی کا نام قابل ذکر ہے۔
نتیجہ آپ کے سامنے ہے: فہرستیں نظر ثانی کے بعد، اور مقالات قدرے ایڈیٹنگ کے ساتھ۔ امید ہے اس مجموعہ کی اشاعت کے فوراً بعد ہم اگلے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے یعنی پیش نظر سرمایہ کے واقعی اہم حصے کو جلد سے جلد ایڈٹ کرکے، اور ممکن ہو تو ترجمہ کرکے، دنیا کے سامنے پیش کرنا۔ خدا بخش آپ کے لیے علمی اور مالی دونوں ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے آمادہ ہے؛ اس میں جس سے جتنا اور جس قسم کا تعاون مل سکے، سر آنکھوں پر!

عابد رضا بیدار

Marfat.com

Marfat.com

خُطبۂ صدارت

حکیم عبد الحمید
چیرمین ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن
نئی دہلی

Marfat.com

Marfat.com

عزت مآب ڈاکٹر اے۔آر۔قدوائی صاحب، ڈاکٹر عابد رضا بیدار، معزز ڈیلی گیٹس، خواتین و حضرات! ——— مجھے آج بڑا فخر اور خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ حضرات نے مجھے اس اہم اور وقیع طبی مخطوطات کے سیمینار کی افتتاحی تقریب کی صدارت کا اعزاز بخشا اور اس طرح سے مجھے آج پھر یہاں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ یہ طبی مخطوطات کا سیمینار خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ ہمدرد نگر نئی دہلی کے باہمی تعاون اور اشتراک سے منعقد ہو رہا ہے۔ خدا بخش لائبریری پٹنہ اسلامی علوم و فنون کا ایک مایۂ ناز سرمایہ ہے، جو آج ہمارے ملک کے لئے باعث افتخار ہے۔ یہ لائبریری ایک ایسے صوبے میں واقع ہے، جو ابتدا ہی سے علم و دانش، تہذیب و کلچر اور ملک کی اکثر سیاسی تحریکات کا مرکز و محور رہا ہے۔ یہ وہی صوبہ ہے جہاں دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی نالندہ، پانچویں چھٹی صدی قبل مسیح میں مشعلِ علم روشن کیے ہوئے تھی جس میں نہ صرف ہندوستان ہی سے بلکہ چین، جاپان اور عراق و ایران جیسے ممالک سے طالبانِ علم اپنی پیاس بجھانے آتے تھے۔ اس صوبے نے ہر قسم کی علمی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ بالخصوص طب یونانی کے بےشمار نامور اور فاضل اطبّا نے ہر دور میں یہاں بساطِ علم و فن آراستہ کی ہے اور عوام النّاس کو جامِ صحت بخشا ہے۔ عظیم آباد پٹنہ خاص طور سے طبِ یونانی کا مرکز رہا ہے اور یہاں اسے ہمیشہ مقبولیتِ تامہ حاصل رہی ہے۔ طبی تعلیم کے لئے گورنمنٹ طبیہ کالج جیسا ادارہ قائم ہے اور ابھی حال ہی میں یہاں ریجنل ریسرچ انسٹی ٹیوشن یونانی میڈیسن کا افتتاح بھی ہوا ہے۔ یہ تمام چیزیں اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ بہار عموماً اور عظیم آباد پٹنہ خصوصاً ہماری طب کے اہم مراکز میں سے ہے۔

Marfat.com

دوسری طرف دہلی جو ہندوستان کا دل ہے، ہر دور میں ملک کی راجدھانی اور علم و فن کا گہوارہ رہی ہے۔ جس کا آج بھی چپہ چپہ صوفیاء کرام اور بزرگان دین کے انفاس مقدسہ سے منور ہے۔ اسی دہلی میں تغلق آباد کے تاریخی وسیع و عریض قلعہ کے دامن میں IHM MR کے نام سے وہ عظیم طبی سائنس اور اسلامی علوم و فنون کا مرکز قائم ہے جسے بین الاقوامی سطح پر بھی بخوبی جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا آج میں یہ توقع لے کر یہاں حاضر ہوا ہوں کہ کیا عجب ہے کہ پٹنہ اور نئی دہلی کے ان دو عظیم اداروں اور ان دو تاریخی وادبی شہروں کے علمی اور تہذیبی سنگم سے طبی دنیا کے اُفق پر امید کے کچھ ایسے آفتاب و ماہتاب طلوع ہوں جن سے رہروانِ علم و فن کو رہنمائی حاصل ہو اور وہ اپنی منزلِ مراد کو پاسکیں۔

آج اس تاریخی طبی سیمینار کا افتتاح خوش قسمتی سے عزت مآب ڈاکٹر اخلاق الرحمٰن قدوائی صاحب گورنر بہار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے ہمارے اور ہماری طب کے بہت قدیم روابط ہیں۔ وہ ایک معروف و مستند ماہر تعلیم اور معتبر سائنسداں ہیں۔ بالخصوص طبی مسائل سے انھیں ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ طب کے اداروں کے ساتھ طب یونانی کی فلاح و بہبود میں برابر شریک رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا یہ تعلق اور تعاون مستقبل میں بھی ہمارے ساتھ بدستور قائم رہے گا۔

آج جس طبی سیمینار کا افتتاح ہو رہا ہے وہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور حالات کا بروقت تقاضا ہے۔ اس میں برصغیر کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ڈیلی گیٹس شرکت فرما رہے ہیں جو اپنی علمی تحقیقات پر مبنی ایسے قیمتی مقالے پیش کریں گے، جن سے یقیناً نئی باتیں سامنے آئیں گی اور مفید نتائج برآمد ہوں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر کے گوشے گوشے میں لائبریریوں، کتب خانوں اور ذی علم خانوادوں کے ذاتی ذخیروں میں صدہا طبی مخطوطات اب بھی محفوظ و موجود ہیں جن میں بیشتر ایسے ہیں جو ابھی تک ماہرین و ناقدین فن کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں بھی کوئی دورائیں نہیں کہ نہ جانے کتنے بیش قیمت اور نادر طبی مخطوطات انقلابات زمانہ کی نذر ہو چکے ہیں اور آج ان کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ کاش اگر آج یہ دولت گم گشتہ ہمارے ہاتھ میں ہوتی تو طب یونانی بجا طور پر وہ معرکۃ الآرا کارنامے

Marfat.com

انجام دینے کی اہل ہوتی جو ہمارے اسلاف عہد ماضی میں انجام دے چکے ہیں۔ طب یونانی وہی طب ہے جس کی گود میں آج کی موڈرن میڈیسن نے آنکھ کھولی اور پرورش پائی ہے۔ اسی طب کے تعمیر کردہ بام و در پر ایلوپیتھی نے اپنے ایوان قائم کیے ہیں جن کے سایہ میں بیٹھ کر آج نئے نئے اکتشافات اور جدید تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ اگر ہمارے بزرگوں کا علمی ورثہ ہماری لامتناہی غفلت شعاریوں کی وجہ سے ضائع نہ ہو گیا ہوتا اور ہم ریسرچ و تحقیق کے میدان میں ہار تھک کر نہ بیٹھ گئے ہوتے تو آج بھی زمانہ عہد گزشتہ کی طرح ہمارے نقش قدم پر چلنا باعث فخر خیال کرتا اور ہم ہی اُس کے مقتدا اور رہنما ہوتے۔ لیکن پھر بھی بہت کچھ کام کرنے کی گنجائش باقی ہے اور اب بھی بہت بڑا طبی ورثہ الماریوں، صندوقوں اور خزانوں میں بزرگوں کی یادگار کے طور پر بند پڑا ہوا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اُس علمی سرمایہ کو جو ابھی تک مخطوطات کی شکل میں حوادثِ روزگار کی رو سے باقی بچا ہوا ہے اس کا جائزہ لیا جائے اور اسے اس قابل بنایا جائے کہ اس تک اہل فن کی رسائی ہو سکے اور زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ ان تمام اہم اور نادر مخطوطات کو جن کی نشاندہی اس سیمینار میں کی جائے گی انھیں مروجہ تحقیقی اصولوں پر اگر ضروری ہو تو ایڈٹ کیا جائے، یا ان کا ترجمہ کرا کے شائع کیا جائے۔ جس سے نہ صرف ہماری موجودہ اور آئندہ نسلیں اپنے بزرگوں کے علمی ورثہ سے فیض یاب ہوں گی، بلکہ عین ممکن ہے کہ ان بوسیدہ اور کرم خوردہ اوراق کے انبار کو کریدنے سے کچھ ایسے انمول جواہر پارے ہاتھ لگ جائیں جن سے طبی اور سائنسی دنیا میں ایک ہلچل مچ جائے اور ان مایوس کن امراض کا علاج ممکن ہو جائے جن کے تدارک سے موڈرن میڈیسن ابھی تک معذور و بے بس ہے۔

ڈاکٹر عابد رضا بیدار صاحب، ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ کے ہم اطبا بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے طبی مخطوطات پر مزید کام کرنے کے لئے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ کئی مہینوں سے وہ اس سیمینار کے لئے جو دوڑ دھوپ کر رہے ہیں وہ بھی ستائش سے بالاتر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بیدار صاحب کا یہ ابتدائی قدم ایک سنگ میل ثابت ہوگا اور طبی مخطوطات پر ریسرچ کا کام ہمیشہ آگے بڑھتا رہے گا۔

Marfat.com

طبی مخطوطات پر ایک ابتدائی عالمی سروے ادارہ تاریخ و تحقیق طب (IHMMR) نئی دہلی میں ہو چکا ہے۔ اب ضرورت اس کی ہے کہ کئی سال پہلے کے اس کام کو اپ ٹو ڈیٹ کیا جائے اور تازہ معلومات اور نئی مطبوعات سے فائدہ اٹھا کر اس سروے کو جس حد تک ممکن ہو مکمل کیا جائے۔ سیمیناروں کا یہ سلسلہ اب جاری رہنا چاہیئے۔ اس سیمینار کے تجربہ کی روشنی میں ہندوستان کے ایسے مقامات پر جہاں طبی مخطوطات کا ذخیرہ ہے، ہم کو اور جامعیت کے ساتھ سیمینار منعقد کرنے چاہئیں۔ ایک جامع پروگرام پاکستان کے لئے بنانا چاہیئے۔ اس کے بعد بنگلہ دیش میں بھی ایسا ہی سیمینار منعقد ہونا چاہیئے۔ میں ڈاکٹر بیدار صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس علمی و تحقیقی کام میں ہم سب اطبا آپ سے تعاون کریں گے۔ اور ایسی بنیادی طبی خدمات میں آپ کا نام بھی ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔

میں اس سیمینار کے منتظمین اور شرکا حضرات سے گزارش کروں گا کہ وہ اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تحقیقات پیش کریں اور اپنے قیمتی و تعمیری مشوروں سے سیمینار کی رہنمائی فرمائیں تاکہ اس کی روشنی میں مستقبل کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے اور ریسرچ و تحقیق کے کاموں کو مزید آگے بڑھایا جا سکے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو جن علمی مقاصد کے تحت کیا جا رہا ہے، کامیاب فرمائے اور اُسے زیادہ سے زیادہ مفید اور بارآور بنائے۔ اس کے ساتھ ہی میں عزت مآب ڈاکٹر قدوائی صاحب، معزز ڈیلی گیٹس، مدعوئین اور دوسرے شرکا کا شکر گزار ہوں جو ہمارے درمیان تشریف لائے اور مجھے ان چند باتوں کے عرض کرنے کا موقع دیا۔

●●

Marfat.com

خدابخش لائبریری کے

اہم اور نادر طبّی مخطوطات

سیّد شاہ محمّد اسمٰعیل

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۱۹۸۸ء

Marfat.com

جناب سیّد شاہ محمّد اسمٰعیل : پیدائش یکم اگست ۱۹۲۰ء بمقام پٹنہ (بہار)، بہار مدرسہ اکزمنیشن بورڈ پٹنہ سے فاضل حدیث، پٹنہ یونیورسٹی سے بی۔اے : محکمۂ تعلیمات حکومت بہار سے آرٹ آف ٹیچنگ میں ڈپلوما خسرو پور ہائی اسکول (پٹنہ) میں چھ سال ہیڈ مولوی کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر بنگال کی ایشیاٹک سوسائٹی (کلکتہ) سے منسلک ہو گئے۔ دو سال بعد ۱۹۴۸ء میں مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ میں بحیثیت استاد مقرر ہوئے ـــــ تقریباً ۳۰ سال مدرسہ سے وابستہ رہے اور ۱۹۷۸ء میں وائس پرنسپل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ پچھلے تین سالوں سے آپ خدابخش لائبریری پٹنہ میں عربی مخطوطات کے توضیحی کیٹلاگ کی تیاری کا کام کر رہے ہیں۔

عربی زبان وادب میں "الدراسۃ الحمیدہ" اور "القصص والحکم" (دو جلدیں) آپ کی تصنیفات ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف علمی وادبی جرائد میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

●●

Marfat.com

سید شاہ محمد اسمٰعیل کاکوی
خدابخش لائبریری، پٹنہ

خدابخش لائبریری کے چند اہم طبی مخطوطات

خدابخش لائبریری میں طبی مخطوطات کی تعداد تقریباً چھ سو ہے۔ طبی سیمینار کے موقع پر ایک اجمالی فہرست شائع کی جا رہی ہے، توضیحی فہرست (انگریزی کیٹلاگ) کی ایک جلد جو عرصہ ہوا کہ شائع ہو چکی ہے، جو ۱۲۰ عربی مخطوطات پر مشتمل ہے، یہ لائبریری کی توضیحی فہرست کے سلسلے کی چوتھی جلد ہے۔ یہ جلد اب نایاب ہے اس لئے اس کی دوبارہ اشاعت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ فارسی کے ۲۰۵ مخطوطات لائبریری کی توضیحی فہرست جلد یازدہم میں شامل ہیں۔

لائبریری میں طب کے عربی مخطوطات کی تعداد ۲۲۰ ہے اور فارسی مخطوطات کی تعداد ۳۳۹ ہے۔ اس موقع پر مناسب خیال کیا گیا کہ اہم مخطوطات کا مختصر تعارف کرا دیا جائے۔ اس سلسلہ میں عربی کے ۲۰ مخطوطات اور فارسی کے ۲۳ مخطوطات پیش کئے جا رہے ہیں، اہمیت کی بنا پر توضیحی فہرست میں مذکور اہم [illegible] مخطوطات کو بھی اس مضمون میں شامل کر لیا گیا ہے۔

عربی مخطوطات

کتاب المشجر

ابوزکریا یوحنا بن ماسویہ کی ایک قابل قدر تصنیف ہے، ابن ماسویہ ایک ہاشمی عیسائی [illegible] تھا، یہ نہایت ذہین تھا، [illegible] طب [illegible] کا شوق [illegible] میں [illegible] نے [illegible] طب علمی کی تحصیل کے بعد طب عملی میں بھی دستگاہ حاصل کی، ابتدا میں [illegible] عہد خلیفہ ہارون الرشید و [illegible] میں جبرئیل بن بختیشوع کی جگہ پر [illegible] طبیب خاص مقرر [illegible] [illegible] ۸۵۷ء میں وفات پائی، اس نے متعدد قدیم طبی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔

زیر نظر کتاب کلیات اور علاج الامراض پر مبنی ہے علم طب میں یہ پہلی تصنیف ہے،

Marfat.com

جو جدول یا تقویم کی تشکل میں مرتب کی گئی ہے، اسی بنا پر اس کا نام کتاب المشجر رکھا گیا۔
مخطوطہ ۱۱۷ اوراق پر مشتمل ہے، آخر کے چند اوراق کم ہیں۔ سطروں کی تعداد مختلف ہے۔ طول x عرض ۲۲٫۵ x ۱۶٫۱۷ x ۱۰٫۵ سنٹی میٹر ہے، کتابت نسخ عربی میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے۔ نویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے، مخطوطہ آب زدہ اور بوسیدہ ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۱، ص ۱-۵، مخطوطہ کا ہینڈلسٹ نمبر ۲۱۶۷ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱ ہے۔

کتاب الاغذیہ:

یہ مخطوطہ لائبریری کے نوادر میں سے ہے، ابوزید حنین بن اسحاق العبادی اس کا مصنف ہے، اپنے عہد کا ممتاز صاحب علم اور ماہر طبیب تھا، مذہباً عیسائی تھا اور شام کے قدیم شہر حیرہ کا باشندہ تھا، یونانی سریانی اور فارسی زبانوں میں مہارت حاصل کی، ایک مدت تک بصرہ میں قیام پذیر رہا اور مشہور عالم نحو خلیل بن احمد سے عربی ادب کی تکمیل کی اور شاعر و عروضی کی حیثیت سے ایک مقام حاصل کیا، پھر بغداد گیا اور ابن ماسویہ سے علوم طبیہ کی تحصیل کی۔ مختلف یونانی تصانیف کا عربی اور سریانی میں ترجمہ کیا۔ ۲۶۰ھ = ۸۷۳ء میں وفات پائی۔

اغذیہ انسانی کے موضوع پر ایک بلند پایہ تصنیف ہے، غذائے عمومی، غذائے نباتی اور غذائے حیوانی کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جالینوس کا حوالہ بکثرت ہے۔ اس کے علاوہ قدیم حکمائے یونان کے حوالے بھی ہیں، جن کی فہرست دیباچہ میں دی ہے۔

یہ مخطوطہ ناقص الآخر ہے، اوراق کی تعداد ۱۰۹ ہے، ہر صفحہ میں ۱۸ سطریں ہیں، طول x عرض ۲۵٫۵ x ۲۰، ۱۸ x ۱۱٫۵ سنٹی میٹر ہے، کتابت عربی خط نسخ میں ہے، مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے، مرمت کی گئی ہے اور نئی شیرازہ بندی ہوئی ہے، قدامت کے باوجود مخطوطہ بہتر حالت میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے، کاغذ کی نوعیت سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کتابت ساتویں صدی ہجری کی ہے۔

Marfat.com

سرورق پر چند سابق مالکان مخطوطہ کے نام اور ان کی تحریریں ہے، قدیم ترین سال ۱۴؟ ہے، بعد کے سال ۹۳۳ اور ۱۰۹۷ ہیں۔

ابتدا: ــــ "قال حنین ابن اسحق اختصرت رجمعت فی ھذا الکتاب للامیر ادام اللہ عزتہ واکرامہ کل ما یحتاج الی معرفتہ فی امر الاغذیہ مما قالہ جالینوس فی ثلث مقالات"

انتہا: ــــ "فی اختلاف اعضاء الطیر قال جالینوس ان نسبۃ احشاء الطیر الی لحمہا نسبۃ احشاء المواشی الی لحمہا ....."

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۲، ص ۵-۷

اس مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۱/۲ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴ ہے۔

کنز الفوائد فی تنویع الموائد:

یہ رسالہ بھی حنین بن اسحاق العبادی (م ۲۶۰ھ - ۸۷۳ء) کی تصنیف ہے، غذا کی مختلف انواع اور غذا کے بعد استعمال کی جانے والی ادویہ کی تیاری کے موضوع پر ایک نادر رسالہ ہے۔ افسوس ہے کہ یہ ناقص الاول ہے اور اس کے ابتدائی چار ابواب موجود نہیں، پانچویں باب کا ابتدائی حصہ بھی غائب ہے، درمیان سے عبارت اس طرح شروع ہوتی ہے:

"بالرطل العراقی وھو مائۃ وثلثون درھما ویلقی علیہ مائۃ و خمسون درھما سکرا وعسل نحل"

یہ کتاب کل ۲۳ ابواب پر مشتمل ہے، اختتام اس عبارت پر ہوتا ہے:

"ویجعل فی ظرف زجاج ویجعل علیہ الخل [کذا] الخمر والدبس ولیغطا ....یخرج منہ الحنب فی غیر زمانہ،

تجز کتاب کنز الفوائد فی تنویع الموائد....."

موجودہ اوراق کی تعداد ۹۰ ہے، ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں، طول و عرض ۱۹٫۵×۲۰ اور ۱۹×۱۱٫۵ سینٹی میٹر ہے، کتاب نسخ عربی میں ہے، اندازہ یہ ہے کہ کتابت کم از کم نویں صدی کی ہے

Marfat.com

مزید تفصیلات کے لیئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۲/۲، ص ۸-۱۰، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۲ -

کتاب الحشائش لدیاسقوریدوس:

یہ ایک قدیم ترین مخزن الادویہ کا عربی ترجمہ ہے، اس کی اصل بہ زبان یونانی، مشہور عالم نباتات: دیاسقوریدوس کی تصنیف ہے، عربی ترجمہ کے بعض حصوں پر حنین بن اسحاق (م ۲۶۰ھ = ۸۷۳ء) نے نظر ثانی کی، ابن جلجل نے (جو ۳۷۷ھ = ۹۸۷ء میں بقید حیات تھا) مکمل طور پر اسے عربی زبان میں منتقل کیا۔ اور مزید اضافہ کیا۔

زیر نظر نسخہ حنین بن اسحاق کا تصحیح کردہ ہے، جسے حسین بن ابراہیم بن حسین الطبری الناتلی (م ۳۸۰ھ = ۹۹۰ء) نے تصحیح، اضافہ اور اپنے تجربات کے ساتھ مکمل کیا۔

مخطوطہ ۲۲۲ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، کتابت قدیم خط نسخ میں ہے، مقالہ ہفتم کا ایک حصہ غائب ہے، متعدد اوراق پر یہ عبارت مرقوم ہے: "وقف دار الاستغفار جلالی شیراز" جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ اس دار الاستغفار کی ملکیت میں رہ چکا ہے، جسے جلال الدین اختسان منوچہر شیروان شاہ نے تعمیر کیا تھا اور جو خاقانی کا سرپرست تھا، اسی سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ مخطوطہ پانچویں صدی ہجری میں موجود تھا،

ابتدا کے چند اوراق غائب ہیں، عبارت اس طرح شروع ہوتی ہے:

نباتا منقذبا واذا مضغت طیبت النکهته وشدت اللثة

تفصیلات کے لئے: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۱۹، ص ۱۴۰-۱۴۲، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۸۹ ہے۔

کتاب المنصوری:

مشہور عالم طبیب امام فن ابوبکر محمد بن زکریا رازی کی یہ تصنیف مندرجہ ذیل دس مقالات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۱۔ فی شکل الاعضاء وھیأتھا

۲۔ فی تعرف مزاج الابدان والاخلاط الغالبۃ علیھا

۳۔ فی قوۃ الاغذیۃ والادویۃ

۴۔ فی حفظ الصحۃ

۵۔ فی الزینۃ وفیما یذھب الحزاز

۶۔ فی تدبیر المسافرین

۷۔ جمل وجوامع من صناعۃ الجبر والجراحات والقروح

۸۔ فی علاج السموم والھوام

۹۔ فی الامراض الحادثۃ من الفرق الی القدم

۱۰۔ فی الحمیات وما یتبع ذلک مما یحتاج الی معرفتہ فی تجوید علاجھا

رازی نے یہ کتاب رے کے گورنر ابو صالح منصور بن اسحاق بن احمد بن اسد کے لئے مرتب کی اور اسی لئے اس کا نام کتاب المنصوری رکھا۔

ابتدا :۔۔۔۔۔ "قال ابوبکر محمد بن زکریا الرازی جامع للاشیاء منصور بن اسحق بن احمد اطال اللہ بقاءہ فی کتابی ھذا جملا وجوامع و نکتا وعیونا من صناعۃ الطب"

انتہا ۔۔۔۔۔ "... السکنجبین المتخذ بماء السفرجل ....
ویشرب منہ فیصیر فی قوتہ ویلقانیھا عند ... فاعلم ذلک
واذ قد اتینا علی جمیع المقالات فی ... ذا القدر ..... تم الناشی المنصوری"

سرورق پر بھی اس کا نام کناش منصوری اسی اضافہ کے ساتھ لکھا ہے: "معروف بہ کناش فاخر۔" فہرست نگار نے ... زیادہ ... لکھا ہے کہ کتاب نے غلطی کی ہے۔ کیونکہ کناش فاخر دوسری کتاب ہے۔

اوراق کی تعداد ۴۵ ہے۔ ہر صفحہ پر ۲۲ سطریں ہیں۔ طول وعرض ۲۰ × ۱۵ ہے۔

Marfat.com

۱۷ × ۵ء ۹ سینٹی میٹر ہے۔ جداول زرد، سرخ اور نیلگوں خطوط پر مبنی ہے، کتابت خط نسخ میں ہے، اور نویں صدی ہجری کی معلوم ہوتی ہے، مخطوطہ کرم خوردہ ہے، مرمت کی گئی ہے۔

محمد بن زکریا رازی کا شمار قدیم ممتاز اطبا اور ائمہ فن میں ہوتا ہے۔ رے میں پیدا ہوا۔ اوائل عمر میں موسیقی اور عربی شعر و ادب میں مہارت حاصل کی، ۳۲ سال کی عمر میں بغداد پہنچا، وہیں علی بن ربّان الطبری سے علم طب کی تکمیل کی اور شہرت تامہ حاصل کی، پھر رے کے ہسپتال اور بغداد کے عضدیہ ہسپتال کے نگران کی حیثیت سے برسوں فائز رہا، دو سو سے زیادہ کتابوں کا مصنف تھا، رے میں وفات پائی، سال وفات با اختلاف روایت ۳۱۱ھ = ۹۲۳ء یا ۳۲۰ھ = ۹۳۲ء ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۳ ص ۱۰ - ۱۱۔ مخطوطہ کا ہینڈلسٹ نمبر ۲۱۶۹ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱/۳ ہے۔

فروق الامراض

ایسے امراض، جو ایک دوسرے سے متشابہ ہوں، ان کے ممیزات کو تفصیل سے، اس تصنیف میں بیان کیا ہے، اس موضوع پر یہ ایک کارآمد کتاب ہے۔

اس کتاب کی وجہ تالیف پر روشنی ڈالتے ہوئے مؤلف نے دیباچہ میں لکھا ہے:

"میں اطبائے زمانہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ امراض متشابہ میں فرق کرنے سے قاصر ہیں اور اصول و قواعد کی بنیاد پر قیاس و استخراج سے عاجز ہیں، اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ جن امراض کی تشخیص اور ان کے اسباب و دلائل میں تشابہ کا امکان ہو انہیں جمع کر دوں اور ایسے دو امراض کے فرق کو واضح کر دوں تاکہ اس کا یاد رکھنا اور ضرورت کے وقت کام میں لانا آسان ہو جائے"

مؤلف نے اس کا اظہار کرتے ہوئے کہ "زمانہ ماسبق میں اس موضوع سے کسی نے اعتنا نہیں کیا ہے"، اس کا بھی اعتراف کیا ہے:

"لا نعجزهم بل لانهم فی مرتبة الاجتهاد"

Marfat.com

مصنف کی حیثیت سے اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی (م ۳۲۰ھ = ۹۳۱ء) کا نام لکھا ہے،

ابتدا: ــــــ "الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا"

انتہا: ــــ ان الرسوب ان کان [...] فھو دلیل الذبول وان کان احمر فھو دلیل الاحتراق، وایضا بما یتبع کل واحد من المدلولین من الامراض الخاصۃ بھما فقط

یہ مخطوطہ خط نستعلیق میں خوشخط لکھا ہوا ہے لیکن املا کی غلطیاں بکثرت ہیں، کاتب کا نام علی حسن عظیم آبادی ہے۔ سال کتابت ۱۳۱۵ ہجری ہے جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہے:

ترقیمہ: تمت الکتاب [کذا] بعون الملک الوھاب، کتب علی حسن عفی عنہ عظیم آبادی بتاریخ یازدہم شہر ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ

اوراق کی تعداد ۴۲ ہے، ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۵ء۲۴ × ۱۸ء۲ × ۱۰ء۵ × ۱۰ سینٹی میٹر ہے، ہینڈلسٹ نمبر ۱/۲۰۵ ہے۔

اس رسالہ کے ساتھ اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی کا رسالہ کتاب البول مجلد ہے۔

کتاب البول

معرفت بول اور اس کے اقسام سے متعلق اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی کی ایک اہم تصنیف ہے، مصنف نے اقسام و انواع بول پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اس کتاب کا نام ہینڈلسٹ میں "رسالۃ البول" لکھا ہے۔ کشف الظنون، براکلمان اور ہدیۃ العارفین میں اس کا نام کتاب البول لکھا ہے۔ یہ کتاب دس ابواب پر منقسم ہے۔

ابو یعقوب اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی القیروانی ثم المصری طب و حکمت اور منطق میں ممتاز مقام رکھتا تھا، فاطمی حکمران عبید اللہ المہدی (م ۳۲۲ھ = ۹۳۴ء) کے دربار سے وابستہ رہا ہے، ایک سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۳۲۰ھ = ۹۳۲ء میں وفات پائی۔

مندرجہ ذیل تصانیف کے نام تذکروں میں پائے جاتے ہیں:

Marfat.com

۱۔ کتاب اسطقسات	۲۔ کتاب الاوائل والاواخر	۳۔ کتاب البول
۴۔ کتاب التریاق	۵۔ کتاب الحدود والرسوم	۶۔ کتاب الحمیات
۷۔ کتاب الاغذیہ والادویہ	۸۔ کتاب النبض	۹۔ المدخل الی صناعۃ الطب
۱۰۔ المدخل الی المنطق	۱۱۔ بستان الحکمۃ	

مصنف کے احوال و تصانیف کے سلسلے میں ملاحظہ ہو، ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۱۹۹، مطبوعہ استانبول ۱۹۵۱ء، معجم المؤلفین ج ۲ ص ۲۴۳، ابن ابی اصیبعہ عیون الانباء ج ۱ ص ۲۴۲ تا ۲۴۳، بغدادی ایضاح المکنون ج ۲ ص ۲۷۵، ۲۸۹، ۳۵۴، بروکلمان ج ۱ ص ۲۵۴ تا ۲۵۵، تاریخ الاطباء جیلانی، ص ۱۲۸۔

ابتدا: "ھذا الکتاب مجموع من اقاویل الاوائل فی معرفۃ البول و اقسامہ و دلائلہ"

انتہا: "ولم یکن معہ علۃ ردیۃ کان یدل علی ان البول اذا کان علیہ شبیہ بالقیح کان دالا علی وجع الکلی"

اس کتاب کے دو قلمی نسخے لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ اوراق کی تعداد ۱۰ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲×۱۵، ۲۰×۱۱ سنٹی میٹر ہے۔ کتابت نستعلیق خوشخط میں ہے، لیکن املا کی غلطیاں بکثرت ہیں۔ کاتب کا نام سید علی حسن ہے اور سال کتابت ۱۲۱۵ھ ہے:

ترقیمہ: "قد تمت الرسالۃ ...... ۱۲۱۵ھ بقلم سید علی حسن عفی عنہ"

ہینڈ لسٹ نمبر ۲/۲۰۵ ہے۔

۲۔ اوراق کی تعداد ۶ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۵×۱۶، ۱۹×۱۰٫۵ سنٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نسخ میں ہے، کاتب کا نام محمد اشرف کریم ہے، سال کتابت ۱۲۶۲ھ ہے۔

سرورق پر شفاء الملک حکیم سید مظاہر احمد سابق وائس پرنسپل گورنمنٹ طبی کالج پٹنہ کی ایک تحریر ہے، جو مؤلف کے حالات پر مشتمل ہے۔

ہینڈ لسٹ نمبر ۲۵۸۴ ہے۔

Marfat.com

کتاب المائة

یہ ابوسہل عیسیٰ بن یحییٰ المسیحی کی ایک بسیط تصنیف ہے۔ یہ تصنیف جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایک سو کتابوں کا مجموعہ ہے، جس میں طب کے تقریباً تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ نہایت کارآمد کتاب ہے۔ ابن [illegible] نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے "فن طب میں یہ کتاب بے حد قابل اعتماد ہے۔ کیونکہ اس میں [illegible] کی خوب تحقیق کی گئی ہے تکرار بہت کم ہے، عبارت آسان اور زود فہم ہے۔"

ابتداء: — "قال ابو سهل عيسى بن يحيى المسيحي [illegible] والكتاب الاول من كتبنا في صناعة الطب وقصدنا فيه ان نتكلم فيما يجب تقديمه قبل الشروع في علم الطب مما يكون مدخلا اليه"

اس تصنیف کے دو قلمی نسخے لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ یہ کامل نسخہ ہے۔ اس کی تفصیلات لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۱۵ پر بیان کی گئی ہیں۔ ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۶۴ ہے۔ یہ نسخہ ۱۱۷۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۲۱ سطریں ہیں۔ کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام روح اللہ ہے اور سال کتابت ۱۲۲۴ ہجری ہے۔

۲۔ یہ ایک ناقص الآخر نسخہ ہے۔ ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۳ ہے۔ کتاب کے صرف ابتدائی حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا اختتام قلب کے موضوع پر ہوتا ہے، جو الکتاب الرابع میں ہے۔ آخری عبارت یہ ہے:

الضربان الذي يتصل [illegible]

واخلاط الى [illegible] باغشية تاليها"

اوراق کی تعداد ۱۹۱ ہے۔ سطریں [illegible] ۲۲ [illegible] کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ چودھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔

ابو سہل المسیحی اپنے عہد کا ایک ممتاز ماہر طب تھا۔ [illegible] ابن سینا کے اساتذہ میں شامل ہے [illegible] ۱۰۱۰ء میں جاں بحق ہوا۔ [illegible] کے مطابق اس کی وفات تقریباً ۱۰۰۰ء [illegible] میں ہوئی۔

تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد [illegible] تاریخ الحکماء قفطی ۴۰۸۔

Marfat.com

كتاب فی الوباء واسبابہ

یہ مختصر لیکن گراں پایہ تصنیف امراض وبایہ اور ان کی تدابیر و معالجات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ مشہور مسیحی حکیم و طبیب قسطا بن لوقا البعلبکی کی تصنیف ہے، وہ علوم عقلیہ یعنی طب، ریاضی، ہیئات، منطق اور مابعد الطبیعات پر پوری دسترس رکھتا تھا، یونانی تھا۔ اس لیے یونانی سے ترجمہ کرنے پر اچھی طرح قدرت رکھتا تھا، چنانچہ مختلف تراجم کے علاوہ حنین بن اسحاق وغیرہ کے تراجم کی تصحیح کا کام بھی انجام دیا۔ تذکرہ نگاروں میں اس بارے میں سخت اختلاف ہے کہ وہ کس عہد سے تعلق رکھتا تھا، اختلاف کا دائرہ تیسری صدی سے چوتھی صدی تک پھیلا ہوا ہے، لیکن بعض شواہد کی بنا پر چوتھی صدی ہجری زیادہ قرین صحت ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی بحث لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم صفحہ ١٥-١٦ پر ملاحظہ فرمائیں۔

یہ رسالہ ١٤ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ١٢ سطریں ہیں، کتابت خط نسخ میں ہے، کاتب کا نام "علی بن محمد بن محمد الشہزوری المتطبب" اور سال کتابت ١٠٥٣ھ ہے، یہ مخطوطہ ٩٤٣ھ کے نوشتہ نسخہ سے نقل کیا گیا ہے اور وہ نسخہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل شدہ تھا، آخری صفحہ پر مصنف کے حالات، ابن ابی اصیبعہ کی طبقات الاطباء سے نقل کیے گئے ہیں۔

ابتدا: ـــــ "قال قسطا بن لوقا امرنی السید الملک العادل خوارزم شاہ ابو العباس مامون بن مامون مولی امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لان اصنف کتابا احقق فیہ امر الوباء ما ھو وکم اصنافہ وما سبب کل واحد منھا وما العلامات الدالۃ علیھا وکیف التدبیر للاحتراز منہ اذا انذر و اصلاحہ اذا وقع"۔

رسالہ چار فصلوں میں منقسم ہے، فصل کے لئے جملہ کا لفظ استعمال کیا ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔

١۔ الجملۃ الاولی فی حاجۃ الانسان الی الھواء ولزوم الھواء ایاہ ابدا ومقدار تاثیرہ فیہ۔

٢۔ الجملۃ الثانیۃ فی اختلاف الاھویۃ وانواع التغاییر التی تعرض لھا واصناف الھواء الوبی والمضر ببدن الانسان وانحاء ما یضرہ واسباب ھذہ الاشیاء کلھا۔

٣۔ الجملۃ الثالثۃ فی معرفۃ کل واحد من ھذہ الانحاء وتمییز بعضھا من بعض و تحصیل العلامات الدالۃ علی واحد منھا۔

٤۔ الجملۃ الرابعۃ فی تدبیر جمیع اصناف الوبا علی الاطلاق وکل واحد منھا

Marfat.com

خصوصاً وتلاحق اعذاره وتدابير الابدان الصحيحة حتى لا يقع فيه ومعالجة من قد وقع فيه"

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۳ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۶ ہے۔

تفصیلی معلومات کے لئے: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم، ص ۱۵-۱۰۶، الاعلام، ج ۶، ص ۴۳، معجم المصنفین ج ۸، ص ۱۳۱، براکلمان، ج ۱، ص ۲۰۴۔

کتاب فی حفظ الصحة وازالة المرض

قسطا بن لوقا بعلبکی کا یہ رسالہ حفظانِ صحت کے اصول پر مبنی احتیاطی تدابیر اور طرقِ علاج سے متعلق ہے، توضیحی فہرست کے مرتب نے لکھا ہے کہ اس بات کی تصدیق کسی اور ذریعہ سے نہ ہو سکی کہ یہ رسالہ قسطا بن لوقا کی تصنیف ہے بجز اس کے کہ اس مخطوطہ کی جلد پر اس کا نام اس طرح مرقوم ہے: "کتاب فی حفظ الصحة وازالة المرض لقسطا بن لوقا" لیکن اب اس مخطوطہ کی جلد پر یہ عبارت مرقوم نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ نئی جلد بندی میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ اب صرف یہ مرقوم ہے: "کتاب حفظ الصحة" پھر بھی فہرست نگار کی شہادت اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہے کہ اس پر مصنف کی حیثیت سے قسطا بن لوقا کا نام ثبت تھا۔

یہ رسالہ ۱۹ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، کتابت خط نسخ میں ہے آخر میں چند اوراق کی کمی ہے، مخطوطہ آب زدہ اور کرم خوردہ ہے، سن کتابت مرقوم نہیں ہے، گیارہویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔ اس رسالہ کے کسی دوسرے نسخہ کا علم حاصل نہ ہو سکا۔

ابتدا: ——— "لما كانت الاشياء تحفظ الصحة وازالة المرض ... تقتضي الصحة والامور الطبيعية ان تحفظ"

مخطوطہ ناقص الآخر ہے۔ اختتام کی عبارت یہ ہے:

"ذكر ابقراط في الفصل الاول من الكتاب الاول من تقدمة المعرفة ما يحتاج اليه الطبيب ..... عند العليل واهله فان كان ... يخاف العليل من ال... وعلاج"

تذکرۃ الکحالین

اس مخطوطہ کا شمار بھی نوادر میں ہے، یہ نسخہ ۵۵۵ھ کا نوشتہ ... ایران ... چشم ... تا ہے

Marfat.com

اور تین مقالات پر مشتمل ہے۔

۱- پہلے مقالہ میں آنکھ کی تشریح اور منافع سے بحث کی ہے، یہ مقالہ ۱۲ ابواب پر مبنی ہے۔

۲- دوسرے مقالہ میں آنکھ کے خارجی امراض ان کے علامات اور علاج کا بیان ہے، اس مقالہ میں ۲۰ باب ہیں۔

۳- تیسرے مقالہ میں آنکھ کے اندرونی امراض، علامات اور علاج کا بیان ہے، اس میں ۲۷ باب ہیں۔

ابتدا: ——— "نبتدی بعون اللہ .... وبکتب رسالۃ علی بن عیسی الکحال

..... ایھا الفاضل حفظک اللہ بما فیہ .... تسأل عن جوامع ما فیہ کما

بین فی امراض العین وعلاج کل واحد منھا لان الاسکندرانیون ذکروا

عدد امراضھا ولم یذکروا علاجاتھا وقد رأیت .... ان الف لک

کتاباً فی امراض العین اذکر فیہ جمیع ما سألت عنی بایجاز واختصار"

اوراق کی تعداد ۱۰۸ ہے، ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں، کتابت قدیم نسخ میں ہے، مخطوطہ آب زدہ ہے، کاتب کا نام عیسی بن فضل بن جابر بن سلیمان المتطبب براہب ہے۔ کتابت ربیع الآخر ۵۵۵ھ کی ہے۔

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۹۱ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۸ ہے۔

کشف الظنون میں مؤلف کا نام علی بن عیسی الکحال ہے، لیکن براکلمان نے عیسی بن علی کو صحیح بتایا ہے، سال وفات میں بھی اختلاف ہے، براکلمان میں سال وفات ۳۵۰ھ = ۹۶۱ء ہے، معجم المولفین میں ۴۳۰ھ = ۱۰۳۹ء مرقوم ہے۔
تفصیلی معلومات کے لئے: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم ص ۳۶-۳۷، معجم المولفین ج ۷، ص ۱۶۲، کشف الظنون ج ۱، ص ۳۹۰، براکلمان ج ۱، ص ۲۳۶۔

کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف

الزہراوی کی اس شہرۂ آفاق کتاب کا ایک قدیم نسخہ اس لائبریری میں موجود ہے، اس بنا پر اس کا تذکرہ نامناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔

یہ مخطوطہ کتاب کے تیسویں مقالہ پر مشتمل ہے، جو جراحت کے موضوع سے متعلق ہے، یہ مقالہ مندرجہ ذیل تین ابواب پر مبنی ہے۔

۱- الباب الاول فی الکی بالنار والکی بالدواء والحاد مبوب مرتب من القرن الی القدم وصور الالات وحدید الکی وکل ما یحتاج الیہ فی العمل بالید۔ ق ۹ (الف)

Marfat.com

۲- الباب الثانی فی الشق والفصد والحجامة والخراجات واخراج السهام ونحو ذلك
كله مبوب مرتب وصور الآلات -

۳- الباب الثالث فی الجبر والخلع وعلاج الوثی ونحو ذلك مبوب مرتب من القرن الی
القدم وصور الآلات

ہر باب متعدد فصول میں منقسم ہے، جس کی تفصیل برلن کیٹلاگ (نمبر ۶۲۵۰) میں بیان کی گئی ہے۔ یورپ
کی مختلف زبانوں میں تراجم کی تفصیل برٹش میوزیم کیٹلاگ (ج ۱ ص ۲۸۴) میں موجود ہے

اوراق کی تعداد ۲۴۰ ہے، ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں، کتابت قدیم خط نسخ میں ہے۔ آلات جراحی کی واضح اور
رنگین تصاویر کثیر تعداد میں ہیں، ابتدا میں ایک مکمل فہرست مضامین بھی موجود ہے۔

یہ مخطوطہ اپنی قدامت اور نفاست کی بنا پر نوادر میں شمار کیا جاتا ہے۔ سال کتابت ۵۸۴ھ = ۱۱۹۰ء ہے۔
ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:

"وفرغ من نسخه یوم السبت سابع المحرم سنة اربع وثمانین وخمسمائة"

ابتدا: ـــــ "قال الحکیم الفاضل خلف بن عباس الزهراوی واضع هذا
الکتاب رحمه الله لما اکملت لکم یابنی هذا الکتاب الذی هو جزء
العلم فی الطب بکماله وبلغت الغایة فیه من وضوحه وبیانه رأیت
ان اکملها بهذه المقالة التی هی جزء العمل بالید لان العمل بالید
محسنة فی بلدنا وفی زماننا معدوم البتة"

اس مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۶ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۷ ہے۔ خدا بخش لائبریری کیٹلاگ میں نمبر ۱۶ پر ایک مکمل نسخہ
کا تفصیلی بیان ہے جس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۴ ہے۔ مزید دو نسخے لائبریری میں موجود ہیں، جن کے نمبر ۲۱۴۵ اور ۳۰۹۶ ہیں۔

الزہراوی فن جراحت کا امام تسلیم کیا جاتا ہے، اس کی کتاب کا وہ حصہ جو جراحت سے متعلق ہے، آج بھی قدر
کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، خصوصاً آلات جراحی کی جو تصاویر کتاب میں موجود ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آج سے
ہزار سال قبل عرب اطبا فن جراحت میں کافی ترقی کر چکے تھے۔

الزہراوی کے حالات بہت مختصر ملتے ہیں، یہ سپانیہ کے مشہور عالم شہر الزہرا میں پیدا ہوا، اس کے عہد کے متعلق
کافی اختلاف ہے۔ لائبریری کے فہرست نگار نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور بقرینہ غالب ۴۰۴ھ کو سال وفات
قرار دیا ہے

Marfat.com

تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد ۴، ص ۲۸-۲۶۔

کتاب المغنی فی الطب

معالجات کے موضوع پر ایک مختصر لیکن جامع کتاب ہے۔ جس میں مؤلف نے از راس تا قدم امراض کو بیان کیا ہے، سرنامہ پر بطور جدول تین خانے بنائے ہیں، پہلے خانے کا عنوان المرض ہے، دوسرے کا السبب اور تیسرے کا العرض ہے، پھر اس کے نیچے التدبیر کے عنوان کے تحت علاج اور دوسری ہدایات درج کی ہیں، ابتداء امراض راس سے کی ہے اور اختتام الادویۃ القتالہ الموذیۃ للبدن، پر کی ہے،

المغنی کا مصنف ابوالحسن سعد بن ھبۃ اللہ بن الحسین ہے۔ یہ المقتدی بامر اللہ عباسی ۴۶۷ - ۴۸۷ھ = ۱۰۷۵ - ۱۰۹۴ء) اور اس کے بیٹے المستظہر باللہ عباسی (۴۸۷-۵۱۲ھ = ۱۰۹۴-۱۱۱۸ء) کے دربار سے وابستہ رہا۔ بیمارستان عضدی میں مریضوں کے علاج پر مامور تھا، سال ولادت ۴۳۶ھ = ۱۰۴۵ء اور سال وفات ۴۹۵ھ = ۱۱۰۱ء ہے۔ کتاب المغنی فی الطب خلیفہ المقتدی بامر اللہ کے لئے لکھی تھی۔ طب، منطق اور فلسفہ میں اس کی متعدد تصانیف ہیں، از آں جملہ یہ کتابیں ہیں:

۱۔ المغنی فی الطب (موجودہ نسخے کے سرنامہ پر اس کا نام "کتاب تدبیر الامراض والعلل والاعراض" لکھا ہے، ہدایۃ العارفین میں اس کا نام "المغنی عن تدبیر الامراض ومعرفۃ العلل والاعراض فی الطب" تحریر کیا ہے۔ معجم المصنفین میں لکھا ہے کہ اسے "المغنی فی معرفۃ الامراض واسبابھا وعلاماتھا ومداواتھا بھی کہتے ہیں۔

۲۔ الاقناع

۳۔ الحدود والفروق

۴۔ التلخیص النظامی فی الطب

۵۔ کتاب خلق الانسان

۶۔ کتاب فی الیرقان

ابتدا: "قال الشیخ الجلیل الفیلسوف ابوالحسن سعید بن ... ۃ اللہ الطبیب اطال اللہ بقاءہ:

اوّل ما نطق بہ اللسان وثبت برھانہ فی الجنان الحمد لمدبر الازمان"

Marfat.com

کشف الظنون میں ابتدا "اول ما ینطق بہ اللسان" سے ہوتی ہے۔

انتہا: "الادویۃ القتالۃ المودیۃ للبدن ...... وعلاج من سقی البنج القیٔ ......"

آخری ورق پر درج ذیل عبارت ہے جس کا بعض حصہ کرم خوردہ ہے۔ یہ الفاظ بہ آسانی پڑھے جاتے ہیں "...... چہارم ماہ شعبان سنہ ...... وستمائۃ کتبہ یشوعا بن ابو العلا"۔

سرورق سے قبل کے ورق پر شفاء الملک حکیم سید مظاہر احمد کے قلم سے مصنف کے حالات: عیون الانباء، کشف الظنون اور وفیات الاعیان سے نقل کئے گئے ہیں، موصوف نے آخری صفحہ کی تحریر کو اس صفحہ پر نقل کر دیا ہے اور "سنۃ ثمان وستمائۃ" لکھا ہے۔ اس طرح تاریخ کتابت ۴ شعبان ۶۰۸ھ قرار پاتی ہے۔ سرورق پر متعدد قدیم تحریریں ہیں، جن میں سے ایک کا سن پڑھا جاتا ہے۔ اور وہ ۷۲۰ھ ہے۔ کتابت قدیم خط نسخ میں ہے۔ اوراق کی تعداد ۹۵ ہے، سطور کی تعداد مختلف ہے، طول و عرض ۲۸٫۲ × ۲۲، ۲۱٫۵ × ۱۶٫۵ سینٹی میٹر ہے۔ مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۸۶ ہے۔

حالات کے لئے دیکھئے: کشف الظنون ج ۲، ص ۱۷۵۰ (بیروت)، الاعلام ج ۳، ص ۱۵۶ - ۱۵۷، ہدیۃ العارفین ج ۱، ص ۳۹۰، معجم المصنفین ج ۴، ص ۲۳۲ - ۲۳۴، بروکلمان ج ۱، ص ۴۸۵۔

منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان

علم الادویہ کے موضوع پر ابن جزلہ کی ایک گراں قدر کتاب ہے جس میں ادویہ مفردہ، اغذیہ واشربہ کے علاوہ بعض مرکبات کا بھی بیان ہے، ترتیب باعتبار حروف تہجی ہے۔

ابن البیطار (م ۶۴۶ھ = ۱۲۴۸ء) نے اس کتاب پر تعلیق لکھی ہے، جس کا نام الابانۃ والاعلام بمافی المنہاج من الخلل والاوھام رکھا ہے۔

منہاج البیان کا ترجمہ لاطینی زبان میں ۱۵۳۲ء میں ہوا ہے۔

منہاج البیان کے مقدمہ میں مصنف نے اسے عباسی خلیفہ المقتدی بامر اللہ کے نام سے معنون کیا ہے،

Marfat.com

مقدمہ میں اصطلاحات مستعملہ کی تشریح بھی کی ہے۔

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ الذی ظہرت بدائع مصنوعاتہ وبہرت غرائب مبدعاتہ"

انتہا: ـــــ "ینتون.... ھو الصمغ.... الجبلی وقیل ھو البری وھو حار یابس لیسھل البلغم وقد استوفی ذکرہ وشرحہ فی باب... ان شاء اللہ الحمد والمنتہ...."

لائبریری میں اس کتاب کے دو نسخے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- اوراق کی تعداد ۲۱۶ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، کتابت جلی عربی نسخ میں ہے، کاتب کا نام اور سال مرقوم نہیں ہے، تخمینہ نویں صدی ہجری کا ہے۔

اس نسخہ کا بیان لائبریری کیٹلاگ نمبر ۹۲، ص ۱۴۲ پر مذکور ہے، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۹۷ ہے۔

۲- اوراق کی تعداد ۲۰۵ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۵×۱۴، ۱۶×۷ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے، کتابت کا سال مذکور نہیں ہے، تخمینہ بارہویں صدی ہجری کا ہے، اس مخطوطہ کے دو جز ہیں۔ جزء اوّل میں الف سے ز تک اور جزء ثانی میں س سے ی تک کا بیان ہے، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۸ ہے۔

ابن جزلہ کا پورا نام ابو علی یحیٰ بن عیسیٰ بن علی بن جزلۃ البغدادی ہے۔ یہ ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ کا شاگرد رشید تھا۔ ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوا، اور ۴۶۶ھ میں اسلام قبول کیا، الکرخ کے عیسائی علماء طب سے علم طب کی تحصیل کی، الکرخ سے بغداد منتقل ہو کر علم منطق کی تکمیل کی، بغداد کے قاضی القضاۃ عبد اللہ الدامغانی کا سکریٹری مقرر ہوا، ساتھ ہی دوستوں اور ہمسایوں کے علاج کا سلسلہ بھی شروع کیا، غرباء کو دوائیں مفت تقسیم کرتا تھا، اپنی تمام کتابیں روضۂ امام ابو حنیفہ کے لئے وقف کر دی تھیں، علامہ الذہبی نے اس کی ذکاوت اور تبحر علمی کے ساتھ غرباء پروری کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ یہ طب علمی و عملی دونوں میں ممتاز تھا، زباندان اور اعلیٰ درجہ کا خوشنویس بھی تھا۔

ابن جزلہ المقتدی بامر اللہ العباسی (۴۶۷-۴۸۷ھ = ۱۰۷۵-۱۰۹۴ء) کے دربار سے بھی وابستہ رہا اور اپنی بیشتر تصانیف اسی کے نام سے معنون کیں، اس کی بلند پایہ تصنیف تقویم الابدان فی تدبیر الانسان ہے، جو اپنے انداز ترتیب اور طرز بیان کی وجہ سے مشہور و معروف ہوئی، اس کی مندرجہ تصانیف کے نام مذکور ہیں

Marfat.com

میں مذکور ہیں :۔

١۔ تقویم الابدان فی تدبیر الانسان ٢۔ منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان

٣۔ الاشارۃ فی تلخیص العبارۃ ۴۔ الرد علی النصاریٰ

۵۔ رسالۃ فی فضائل الطب

ابن جزلہ کی وفات بغداد میں ہوئی، سال وفات ۴۹۳ھ = ١١٠٠ء ہے۔

تفصیلات کے لئے: لائبریری کیٹلاگ جلد ۴ نمبر ۵٢، ص ١۴٢، کشف الظنون ج ١، ص ۴٦٧، ج ٢، ص ١٨٧١، ہدیۃ العارفین ج ٢، ص ۵١٩، الاعلام، ج ٩، ص ٢٠٢، معجم المصنفین ج ١٣، ص ٢١٨، بروکلمان ج ١، ص ۴٩٣، تاریخ اطبا، ص ٦١۔

زبدۃ الطب

اسمٰعیل الجرجانی کی گراں بار تصنیف ہے تشخیص، علامات، اسباب، تشریح اعضا، اور امراض و معالجات سے تفصیلی بحث کی ہے، اس کا آخری حصہ مشتمل بر معالجات، ابن بطلان م ۴۵۵ = ١١٦٦ء کی تقویم الصحت ہے، جسے مصنف نے اپنی کتاب کا آخری حصہ بنایا ہے۔

اوراق کی تعداد ١۴۵ ہے، ہر صفحہ میں کم و بیش ٢٧ سطریں ہیں، طول و عرض ٣٢ × ٢٠/۵، ٢۵×١۵ سینٹی میٹر ہے، کتابت قدیم خط نسخ میں ہے، کاتب کا نام لا یقرا ہے، سن کتابت ٦٧٠ھ ہے، مخطوطہ آب زدہ اور قدرے کرم خوردہ ہے، قدامت کے آثار ظاہر ہیں، ہینڈ لسٹ نمبر ٢٢٨ ہے۔

ابتدا: — "اما بعد حمد اللہ سبحانہ والثناء علیہ .... فاعلم ان مبنی الطب و مدار امرہ علی معرفۃ بدن الانسان من الصحۃ و المرض :"

انتہا: — "ثم بمضمض بشراب ریحانی ... دھن البنفسج و کلما مض...... ."

ترقیمہ: — "قد فرغ من انتساخہ العبد الضعیف .... وقت الضحیٰ .... الثانی والعشرون من جمادی الاولیٰ من شہور سبعین وستمائۃ ....."

Marfat.com

سر ورق پر نقش دائرہ میں یہ عبارت مرقوم ہے:

"لخزانة كتب الملك المعظم العالم العادل المويد المظفر المنصور
في العالمين سلطان السادة والنقباء مربي الملوك والصدور والفضلا
مهدي بن الحسن الحسيني اعزه الله انصاره وضاعف اقتداره"

مصنف کا پورا نام زین الدین ابو ابراہیم اسمعیل بن الحسین بن محمد بن احمد الحسینی الجرجانی ہے، اپنے عہد کا مشہور طبیب اور بلند پایہ مصنف ہے، ذخیرہ خوارزم شاہی فارسی زبان میں اس کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، الجرجانی جرجان سے مرو منتقل ہوگیا تھا اور وہیں وفات پائی، سال وفات ۵۳۱ھ = ۱۱۳۶ء ہے، بروکلمان نے سال وفات ۵۳۰ھ = ۱۱۳۵ء لکھا ہے،

مصنف کے حالات اور تصانیف کے لئے ملاحظہ ہو:

کشف الظنون، ج ۲، ص ۹۵۲، الاعلام ج ۱، ص ۳۰۸، معجم المصنفین ج ۲، ص ۲۶۴، ایضاح المکنون ج ۱، ص ۶۱۱، ہدیۃ العارفین ج ۱، ص ۲۱۰، تاریخ طب و اطبائے قدیم ج ۱، ص ۱۲۴-۱۲۸، بروکلمان ج ۱، ص ۴۸۷۔

دیگر نسخوں کیلئے ملاحظہ ہو:

رضا لائبریری رامپور ج ۵، ص ۸۲ نمبر ۲۹۹۲، کتب خانہ دار العلوم اسلامیہ پشاور ص ۲۰۴۔

كتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد

کلیات و معالجات سے متعلق ایک اہم تصنیف ہے، جو مندرجہ ذیل چار مقالات پر مشتمل ہے۔

۱. في القوانين الكلية من صناعة الطب، مشتمل بر ۵۰ فصول ق ۲ (الف)
۲. في الادوية المفردة والاغذية، مشتمل بر ۲ فصول ق ۴۰ (الف)
۳. في حفظ الصحة ومداواة الامراض، مشتمل بر ۴۲ فصول ق ۸۰ (ب)
۴. في الادوية المركبة والاغذية، مشتمل بر ۲۲ فصول ق ۱۷۵ (ب)

اوراق کی تعداد ۲۳۲ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں۔ کتابت واضح خط نسخ میں ہے، سال کتابت ۱۰۰۱ھ ہے اور کاتب کا نام مولانا عمر مرقوم ہے۔ جدول سرخ اور نیلگوں خطوط پر مبنی ہے۔

مصنف کا پورا نام یہ ہے: الشيخ الموفق شمس الرياسة ابو العشائر هبة الله بن زيد بن حسن بن يعقوب بن اسمعيل جميع الاسرائيلي ابن جميع کی ولادت بمقام فسطاط (مصر) ہوئی۔ طب کی تعلیم اپنے عہد کے مشہور طبیب ابو النصر عدنان بن

Marfat.com

العین الزربی سے پائی اور کمال حاصل کیا۔ تشخیص امراض میں ید طولیٰ رکھتا تھا

اسی سلسلہ میں عاضد باللہ علوی کے دربار میں اس کی رسائی ہوئی اور اس کے علاج سے اسے مرض فالج سے صحت حاصل ہوئی۔ الملک الناصر صلاح الدین الایوبی (م ۵۸۹ھ = ۱۱۹۳ء) جب مصر کا فرماں روا ہوا، تو ابن جمیع شاہی طبیب کے منصب پر فائز ہوا، اور اس کے لئے التریاق الکبیر الفاروق لکھی، صلاح الدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹے الملک الظاہر کے دربار سے بھی وابستہ رہا، ۵۹۴ھ = ۱۱۹۸ء میں وفات پائی۔

ابتدا: — انہ لما کان المجلس السامی المولوی الاجلی........

مخصوصاً بالفضائل التی کلت الالسن من استکمالھا.... اسمعیل بن

ھبۃ اللہ.... الف ھذا الکتاب.... وسماہ کتاب الارشاد لمصالح

الانفس والاجساد"

مخطوط کا کیٹلاگ نمبر ۵ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۱۳۱۲ ہے۔

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۵ ص ۸۱-۸۲، تاریخ الاطبا جیلانی

ص ۶۵-۶۶۔

قرابادین القلانسی

یہ قرابادین بدرالدین محمد بن بہرام بن محمد القلانسی کی تالیف ہے۔ حوالی ۶۲۸ھ میں مؤلف کے بقید حیات ہونے کا ذکر ملتا ہے، وفات کی صحیح تاریخ نہیں معلوم،

یہ کتاب ۴۹ ابواب پر مشتمل ہے، اوراق کی تعداد ۱۴۹ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، کتابت نستعلیق جلی میں ہے۔ یہ ایک قدیم مخطوطہ ہے اور نہایت واضح اور تصحیح شدہ ہے، کاتب کا نام انوری ہے، سال کتابت ۸۲۰ھ ہے۔

ابتدا: — "قال الامام.... محمد بن بہرام القلانسی.... الحمد للہ

الحکیم القادر العزیز

مزید قلمی نسخوں کے لیے دیکھیے: برلن ۶۲۲۸، برٹش میوزیم سپلمنٹ نمبر ۹۶، رضا رامپور، ج ۵،

ص ۲۹۴-۲۹۰، نمبر ۴۱۲۷-۴۱۲۹، ۳۸۶۵۔

مزید معلومات کے لیے: لائبریری کیٹلاگ ج ۴، ص ۱۵، معجم المولفین ص ۱۲۲، بروکلمان ج ۱، ص ۴۸۹،

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۰ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۴ ہے۔

Marfat.com

کتاب المختار

طب و معالجات پر ایک جامع تالیف ہے۔ یہ ابن ہبل بغدادی کی تالیف ہے، جزو نظری و عملی سے بحث کی ہے، از ترتیب عام کتب طبیہ کے مطابق نہیں ہے، ہر فصل کے تحت مضامین بیان کیے ہیں، کاتب نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ دونوں حصے ایک ساتھ مجلد ہیں، حصہ اوّل (ق ۱-۱۲۵) اصول عامہ اور ادویہ مفردہ و مرکبہ کے بیان پر مشتمل ہے، حصہ دوم (ق ۱۲۶-۳۶۶) امراض عمومی اور امراض مخصوصہ باعضاء کے بیان میں ہے۔

اس کے دو نسخے لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ اس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۶۵ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۵ ہے۔ اوراق کی تعداد ۳۱۶ ہے، ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۰×۲۵، ۱۸×۲۱/۵، ۱۰/۵×۲۱/۵ سنٹی میٹر ہے، کتابت خط نسخ خفی میں ہے، ق ۱ سے ۲۵ تک کے اوراق کا بیشتر حصہ دریدہ ہونے کی وجہ سے کاغذ چسپاں کر کے عبارت کو بعد میں مکمل کر دیا گیا ہے، آخر کے دو ورق بھی بعد کے نوشتہ ہیں

ابتدا:ــــــــ "الحمد لله الواحد القهار والملك الجبار مدبر الفلك الدوّار مرسل الشعاع من الاجرام ذوات الانوار"

انتہا:ــــــــ "قال الزكام والعطاس فى جميع العلل التى يكون من الرئة والاضلاع فهى دلائل رديئة وما عدا ذلك فهو... فحسب"

ترقیمہ:ــــــــ "تم الكتاب... ۱۲۶۷ھ... من يد... محمد واجد على"

یہ سال کتابت ان اوراق کا ہے، جو بعد میں لکھے گئے ہیں، ورنہ مخطوطہ گیارہویں صدی ہجری کا نوشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اوّل و آخر ورق پر مظفر حسین بن شیخ الدولہ ۱۲۰۰ کی مہر ہے

۲۔ اس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۶۶ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۵ ہے، اوراق کی تعداد ۲۰۷ ہے، ہر ورق میں ۲۷ سطریں ہیں، کتابت واضح نسخ میں ہے، کتابت گیارہویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے۔

یہ نسخہ امراض متعلق با عضاء اور امراض عمومی پر مشتمل ہے۔ ابتدا یہ ہے:

"كتاب المختار لابن هبل رحمه الله تعالىٰ فى تعريف الصداع واسبابه الصداع الم فى احد شق الراس والدماغ"

ابن ہبل کا پورا نام ابو الحسن علی بن احمد بن علی بن ہبل البغدادی الخلاطی ہے، ولادت بمقام بغداد ۵۱۵ھ = ۱۱۲۱ء میں ہوئی، عربی ادب اور طب کی تعلیم ابو القاسم اسمٰعیل بن احمد السمرقندی ـــــــــ سے حاصل کی۔

Marfat.com

…ہد کا صاحب علم طبیب تھا، موصل میں وفات پائی، سال وفات ۶۱۰ھ = ۱۲۱۳ء ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری …ک جلد چہارم نمبر ۵۶-۵۷، ص ۸۴-۸۵۔

…الۃ فی المعالجات :

فی معالجات بڑا ابن بیطار کی مختصر لیکن کارآمد تصنیف ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۰ ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و … ۱۷×۲۵، ۲×۱۹/۱۱×۱۸ سینٹی میٹر ہے، کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے۔ چودھویں …ی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے، مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۳۴۹ ہے، رسالہ مندرجہ ذیل پندرہ ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الاول فی تعدیل الاسباب الضروریۃ	ق ۱ (ب)
الباب الثانی فی ادرار فضلات البدن	ق ۳ (الف)
الباب الثالث فی حبس ھذہ الفضلات	ق ۷ (ب)
الباب الرابع فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی الرأس	ق ۸ (ب)
الباب الخامس فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی الحلق	ق ۱۱ (ب)
الباب السادس فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی آلات النفس	ق ۱۲ (الف)
الباب السابع فی [مداواۃ] الامراض العارضۃ فی آلات الغذا والبطن	ق ۱۲ (ب)
الباب الثامن فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی آلات البول	ق ۱۵ (الف)
الباب التاسع فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی آلات البراز	ق ۱۵ (ب)
الباب العاشر فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی الفخذین والساقین والقدمین	ق ۱۶ (الف)
الباب الحادی عشر فی مداواۃ الحمیات	ق ۱۶ (ب)
الباب الثانی عشر فی مداواۃ الامراض العارضۃ فی ظاھر البدن	ق ۱۸ (الف)
الباب الثالث عشر فی الزمنیۃ	ق ۱۸ (ب)
الباب الرابع عشر فی کیفیۃ الاحتراز من السم و مداواۃ من سقیہ	ق ۱۹ (الف)
الباب الخامس عشر فی ذکر وصایا	ق ۱۹ (ب)

ابتدا: ـــــ "وبعد حمد اللہ علی ما اولاہ من فضلہ"

انتہا: ـــــ فھذا ما رأیتہ کافیا فی حفظ الصحۃ و ھو الذی یلیق

Marfat.com

ایرادہ فی ھذہ التذکرۃ، واللہ الموفق المعین"

ابن بیطار کا پورا نام "ضیاء الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد المالقی المعروف بابن البیطار" ہے، یہ علمائے نباتات کا امام اور عقاقیر و اعشاب کا ماہر تھا اس لیے ضیاء الدین العشّاب کے نام سے بھی مشہور ہے، ولادت شہر مالقہ میں ہوئی، وہیں علم طب کی تحصیل کی، بلاد افارقہ (Greece) اور روم کے دور دراز علاقوں کا سفر کیا، اس سفر کی غرض عقاقیر و اعشاب کی تحقیق اور علمائے نباتات کی ملاقات تھی، بالآخر اس علم میں وہ مہارت حاصل کرلی کہ انواع نبات کی شناخت عقاقیر و اعشاب کی تحقیق ان کے اسماء و خصائص اور اماکن کے سلسلہ میں حجت و سند قرار پایا۔

الملک الکامل الایوبی کے دربار سے وابستہ ہوا، اور مصر کے محکمۂ نبات کا سربراہ مقرر کیا گیا، الکامل کی وفات کے بعد بھی بلند مراتب حاصل کرتا رہا۔

دمشق میں ۶۴۶ھ / ۱۲۴۸ء میں وفات پائی۔

براکلمان نے مندرجہ ذیل تصانیف کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ المغنی فی الادویۃ المفردۃ ، ۲۔ جامع المفردات الادویۃ والاغذیۃ

۳۔ میزان الطبیب

معجم المصنفین میں ان کتابوں کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف کے نام بھی لکھے ہیں:

۴۔ الابانۃ والاعلام بما فی المنہاج من الخلل والاوھام (تعلیقۃ علی منہاج البیان لابن جزلۃ)

۵۔ الافعال الغریبۃ والخصواص العجیبۃ

۶۔ شرح ادویۃ کتاب دیسقوریدس،

ہدیۃ العارفین میں مزید دو تصانیف کا ذکر ہے۔

۷۔ کامل الصناعتین ۸۔ کاشف الویل فی معرفۃ امراض الخیل

۹۔ کشف الظنون میں "تذکرۃ فی الطب" کے نام سے مزید ایک تصنیف کا ذکر ہے۔

تفصیلات کے لیے: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۹۳-۹۴، ص ۱۴۳-۱۴۴، کشف الظنون ج ۱ ص ۵۱، ۳۸۳، ۵۷۴، ج ۲، ص ۳۹، ۱۶۷۲، ۱۸۷۰، الاعلام ج ۴، ص ۱۹۲، معجم المصنفین ج ۶، ص ۱۲۲، معجم المطبوعات، ص ۵۰، ہدیۃ العارفین ج ۱، ص ۴۶۱، ایضاح المکنون ج ۱، ص ۱۰۹، براکلمان ج ۱، ص ۴۹۲

137477

Marfat.com

کتاب المغنی

ادویہ مفردہ کے خواص پر مبنی یہ ایک مخزن طبی ہے، اعضاء بدن انسانی کے امراض "از راس تا قدم" بیان کیے ہیں اور ان سے متعلق ادویہ مفردہ کے منافع و مضار پر روشنی ڈالی ہے۔

یہ کتاب عبداللہ بن احمد بن محمد المالقی النباب، المعروف با بن بیطار (م ۶۴۶ھ = ۱۲۴۸ء) کی تصنیف ہے، یہ کتاب اس نے مصر کے خاندان "ایوبی" کے چھٹے حکمران الملک العادل الثانی (۶۳۵ - ۶۳۷ھ = ۱۲۳۸ - ۱۲۴۰ء) کے نام سے معنون کی۔

تفصیلات کے لیے دیکھیں: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم ص ۱۴۳ - ۱۴۶۔

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ الذی انزل لکل دواء فاستحق بوجود نعمائہ علی عبادہ حمداو ثناءً"

اوراق کی تعداد ۲۹۳ ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۵ر۲۳×۲۳، ۲۵ × ۵ر۱۳ سینٹی میٹر ہے، کتابت معمولی نستعلیق میں ہے۔ مخطوطہ تندرے کرم خوردہ ہے، مرمت کی گئی ہے اور نئی شیرازہ بندی ہوئی ہے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے، تخمینہ گیارہویں صدی ہجری کا ہے۔

اس مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۹۵ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۹۲ ہے۔

شرح فصول البقراط

یہ بابائے طب بقراط (م ۳۵۷ ق م) کی بلند پایہ تصنیف فصول ابقراط کی ایک نادر شرح ہے۔

شارح کا پورا نام یہ ہے: موفق الدین ابو محمد عبداللطیف بن یوسف بن محمد بن علی بن ابی سعید معروف بابن اللباد، جو بغداد میں ۵۵۷ھ = ۱۱۶۱ء میں پیدا ہوا، معقول و منقول کے مختلف شعبوں میں بلند مقام حاصل کیا، صلاح الدین ایوبی کے عہد میں جامع دمشق کی صدارت تفویض ہوئی، شام کے علاوہ مصر اور روم میں بھی قیام رہا، حج کی غرض سے مکہ مکرمہ کا بھی سفر کیا، آخر میں بغداد پہنچا، خلیفہ مستنصر باللہ کی خدمت میں اپنی بعض تصانیف پیش کیں۔ یہیں ۶۲۹ھ = ۱۲۳۱ء میں وفات پائی۔

تمہید کے بعد ق ۹ (الف) سے شرح کی ابتدا ہوتی ہے:

"المقالۃ الاولی قال بقراط العمر قصیر والصناعۃ طویلۃ ..... قال عبد اللطیف صدّر کتابہ بامور عامۃ نافعۃ معاً"

Marfat.com

کتاب کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:

"کتاب الفصول لابقراط شرحہ الامام الفاضل ابو الفضل عبد اللطیف بن یوسف بن محمد البغدادی .... قصدنا النظر فی کتاب الفصول لبقراط واثبات شرحہ"۔

اوراق کی تعداد ۱۲۵ ہے، ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں، کتابت عمدہ خط نستعلیق میں ہے، قال ابقراط سے متن شروع ہوتا ہے اور قال عبد اللطیف سے شرح کی ابتدا ہوتی ہے، کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم ہے، تخمینہ بارہویں صدی ہجری کا ہے۔

تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۶۱، ص ۸۸-۹۲
مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۶۰ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۱۵ ہے۔

شرح فصول ابقراط

فصول ابقراط کی ایک اور شرح، جو مشہور اہل قلم ماہر طب علاء الدین علی ابن الحزم القرشی (م ۶۸۷ھ = ۱۲۸۸ء) کی تصنیف ہے۔ متن کی عبارت قال ابقراط سے شروع ہوتی ہے اور شرح کی ابتدا اقول سے ہوتی ہے۔ القرشی نے مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی تحقیق کی روشنی میں ماتن کے قول کی تصدیق کی ہے۔

ابتدا: ـــــــ "قال مولانا ..... علی بن ابی الحزم القفیلس القرشی .... قد سلف من شروحنا لهذا الکتاب فان نسخہ تختلف بحسب اغراض الطالبین وهذه النسخة انما نتبع فیها ما نراه لائقا بالشروح ورائقا فی التصنیف"

لائبریری میں اس کے دو نسخے ہیں:

۱۔ اس کا کیٹلاگ نمبر ۱۶۱ اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۱۶ ہے اوراق کی تعداد ۱۲۴ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، کتابت عمدہ خط نسخ میں ہے، کاتب کا نام عبد اللہ بن مراد ہے، سال کتابت ۱۰۸۹ھ ہے۔

۲۔ اس کا کیٹلاگ نمبر ۱۶۲ اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۱۷ ہے۔ یہ نسخہ ۱۶۳ ورق پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں۔ یہ مخطوطہ حکیم مرتضیٰ علی کا نقل کردہ ہے جو حکیم مسیح الزماں کے شاگردوں میں تھے۔ کتابت شفیعا آمیز خط نستعلیق ہے۔ سال کتابت ۱۲۳۹ھ ہے۔

Marfat.com

تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ کریں: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم ص ۲۱۱۶-۲۱۱۷

الکتاب الاشرف فی صنعۃ الدریاق المنقذ للنفوس الشریفۃ من التلف

یہ رسالہ تریاق کے اجزاء ترکیبی، اس کی ترکیب اور استعمال کے طریقوں پر مشتمل ہے، جس کو مشرق میں تریاق الکبیر اور تریاق الفاروق کہتے ہیں، یہ علی بن یوسف بن عبد اللہ بن علی التنوخی المقدسی کی تالیف ہے۔ التنوخی نے علم نباتات کے سلسلہ میں قدیم علماء نباتات و حکمائے طب کی تصانیف کا مطالعہ کیا اور عملی تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے عراق، آرمینیا، صقلیہ، اناطولیا، قبرص اور بہتیرے دوسرے مقامات کا سفر کیا، بغداد میں مشہور عالم نباتات ابن بیطار سے بھی ملاقات ہوئی۔

یہ کتاب ۶۵۶ ہجری میں پایۂ تکمیل کو پہنچی، جیسا کہ خاتمہ کتاب میں مرقوم ہے۔

ابتدا: ــــــ "قال العبد الفقیر الی اللہ تعالٰی علی بن یوسف ابن عبد اللہ بن علی التنوخی المقدسی سبط الحکیم العالم رشید الدین ابی علی منصور بن ابی الفضل الصوری وتلمیذہ فی علم النبات والاشجار والادویۃ الکبار نقلا عنہ عن احمد تلمیذ الغافقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الحمد للہ مدبر الامور العالم [کذا] بما یحدث فی الازمان والدھور"

خاتمہ: ــــــ "ولنختم الکتاب بحمد اللہ..... ووافق الفراغ من تعلیقہ نہار الاثنین ثانی القعدہ سنۃ خمس وستمائۃ غفر اللہ لصاحبہ ولکاتبہ"

کاتب کا نام "علی بن محمد بن محمد بن علی الشربینی الشافعی المتطبب" ہے۔

ترقیمہ: ــــــ "نجز کتابۃ علی ید الفقیر المعترف بالذنوب والتقصیر علی بن محمد بن محمد بن علی الشربینی الشافعی المتطبب....."

اوراق کی تعداد ۱۲ ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۱۹ × ۵ر۱۵، ۱۵ × ۹ سینٹی میٹر ہے، کتابت خط نسخ قدیم میں ہے، سال کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمیناً دسویں صدی ہجری کا لکھا ہے، مخطوطہ آب زدہ اور قدرے کرم خوردہ ہے۔ مرمت کے سلسلہ میں نئی شیرازہ بندی کی گئی ہے اور مجروح حصوں پر کاغذ چسپاں،

Marfat.com

کر دیا گیا ہے ۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیں : لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۱۰۵، ص ۱۵۸-۱۵۹ -

اس مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۱۰۵ ہے، اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۰۲ ہے ۔

کتاب الوصلة الی الحبیب فی وصف الطیبات والطیب

یہ کتاب ماکولات، مشروبات، مشمومات، نیز خوشبودار صابن وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے، جو کمال الدین ابوالقاسم عمر بن احمد ابن العدیم العقیلی الحلبی کی تصنیف ہے، اپنے موضوع پر ایک کارآمد تصنیف ہے ۔

ابن عدیم کی پیدائش حلب میں ہوئی، سال ولادت ۵۸۸ھ = ۱۱۹۲ء ہے، محدث، فقیہ، ادیب اور مورخ کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ تاتاریوں کی یورش کے زمانہ میں مصر میں قیام اختیار کیا، طلب علم کے سلسلہ میں دمشق، بغداد اور بیت المقدس کا سفر کیا، مصر میں ۶۶۰ھ = ۱۲۶۲ء میں وفات پائی۔ بروکلمان نے چار تصانیف کا تذکرہ کیا ہے ۔

ابتدا : ـــــــ "الحمد للہ الواحد الخلاق المتکفل بالارزاق"

اوراق کی تعداد ۱۸۲ ہے، ہر صفحہ میں ۹ سطریں ہیں، خط نسخ میں کتابت ہے، ق ۱۲۱-۱۸۲ کی کتابت مختلف ہے، تخمینہ دسویں صدی ہجری کا ہے ۔

تفصیلات کے لئے : لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۹۶، ص ۱۴۷-۱۴۸، بروکلمان ج ۱ ص ۲۲۲، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۹۳ ہے ۔

مفرح النفس

اپنے موضوع پر یہ ایک اہم تصنیف ہے، اس میں ان ادویہ کا بیان ہے، جو نافع للقلب اور مفرح للنفس ہیں، مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے :

"میں نے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا، مگر اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہ ملی، شیخ الرئیس ابن سینا نے ادویہ قلب پر ایک کتاب لکھی ہے، لیکن وہ تشنہ ہے اور موضوع سے متعلق تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں ہے، اس بنا پر میں نے امیر اجل ابوالحسن علی ابن عمر بن قزل [م ۶۵۶ھ = ۱۲۵۸ء] کے ایما پر یہ رسالہ موسوم بہ "مفرح النفس" ترتیب دیا۔"

مصنف نے ادویہ مفرحہ کے علاوہ ان دوسرے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی ہے، جو تفریح قلب اور

Marfat.com

تہییج نفس کا سبب ہیں، تمام پہلوؤں کو دس ابواب میں مندرجہ ذیل ترتیب سے پیش کیا ہے :۔

۱۔ باب اوّل، النفس اور اس کے بعض احوال کے ذکر میں۔

۲۔ باب ثانی، سامعہ کے واسطہ سے نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۳۔ باب ثالث، باصرہ کے واسطہ سے نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۴۔ باب رابع، شامّہ کے واسطہ سے نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۵۔ باب خامس، ذائقہ کے واسطہ سے نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۶۔ باب سادس، لامسہ کے واسطہ سے نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۷۔ باب سابع، ادویہ مفرحہ کے ذریعہ بدن کو حاصل ہونے والی داخلی کیفیات کے بیان میں۔

۸۔ باب ثامن، اغذیہ کے ذریعہ بدن کو حاصل ہونے والی کیفیات کے بیان میں۔

۹۔ باب تاسع، بدن کی حرکات کے ذریعہ نفس کو حاصل ہونے والی لذت کے بیان میں۔

۱۰۔ حواس باطنہ کے ذریعہ نفس کو ہونے والی لذت کے بیان میں۔

ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطباء میں اس کتاب کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے، اور مصنف کی توصیف اور تصنیف کی تعریف میں اپنے اشعار نقل کئے ہیں، ڈاکٹر غلام جیلانی نے تاریخ الاطباء میں اسے اپنے موضوع پر ایک مفید اور کارآمد کتاب قرار دیا ہے۔

کشف الظنون میں بھی مفرح النفس کا ذکر ہے، لیکن اس کی تصنیف کی نسبت بدرالدین عبدالوہاب ابن احمد ابن سحنون التنوخی الدمشقی (م ۶۹۴ھ) کی طرف کی ہے، ابتدائی عبارت وہی لکھی ہے، جو اس مخطوطہ میں ہے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ مصنّف نے اسے امیر ابوالحسن علی بن عمر بن قزل کے ایما پر مرتب کیا، ساتھ ہی مفرح النفس کے ذیل میں دوسرا نام بدرالدین مظفر کا بھی لکھا ہے، جس سے بظاہر یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ اس نام کی دو کتابیں ہیں، جس کے دو مصنف ہیں، لیکن جو تفصیلات کشف الظنون میں درج ہیں، وہ زیر نظر تصنیف سے متعلق ہیں، اور یہ ساری تفصیلات ابن ابی اصیبعہ نے بدرالدین مظفر کی مصنفہ مفرح القلب کے ضمن میں لکھی ہیں، ابن ابی اصیبعہ (م ۶۶۸ھ – ۱۲۶۹ء) بدرالدین مظفر کا ہم عصر تھا اور دونوں میں باہم ارتباط تھا اس لیے یہ مفرح النفس بدرالدین مظفر ہی کی تصنیف قرار پائیگی، الاعلام میں بھی اسے "بدرالدین مظفر بن مجدالدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم الشہیر با بن قاضی بعلبک" کی تصنیف لکھا ہے، اورینٹل بیلوگرافیکل ڈکشنری میں بیل (Beale) نے مفرح النفس کا مصنف بدرالدین بعلبکی کو لکھا ہے۔

Marfat.com

بدرالدین مظفر کے والد عبدالرحمٰن بن ابراہیم بعلبک کے قاضی تھے، بدرالدین نے دمشق میں نشو ونما پائی، ابتدائی تعلیم کے بعد فن طب کی تعلیم شیخ مہذب الدین عبدالرحیم بن علی سے حاصل کی، شیخ زین الاعمٰی سے بھی استفادہ کیا، فقہ و ادب کی بھی تکمیل کی، حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد علم تفسیر اور علم قرأت میں بھی مہارت حاصل کی، امام شہاب الدین ابوشامہ سے بھی کسب فیض کیا۔

علم طب کی تحصیل کے بعد رقہ کے ہسپتال سے وابستہ ہو گئے، پھر دمشق آ گئے، اور ملک الجواد مظفر الدین یونس بن شمس الدین محدود (م ۶۴۵ھ = ۱۲۴۳ء) نے انہیں رئیس الاطباء کا منصب تفویض کیا، انہوں نے پوری تن دہی اور دلچسپی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے، شفاخانہ دمشق کے آس پاس کے مکان خرید کر شفاخانہ کے لیے وقف کیے، شفاخانہ کے مکانوں میں پانی کے نل لگوائے۔

الملک الصالح نجم الدین ایوب بن الملک الکامل، اور شام کے دوسرے فرماں رواؤں نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ پذیرائی کی اور انہیں اعزاز و اکرام سے نوازا، ۶۷۵ھ کے آس پاس وفات پائی (الاعلام)

ابن ابی اصیبعہ نے ان کی تین تصانیف کا ذکر کیا ہے:

۱۔ مزاج الرقہ، رقہ کی آب و ہوا اور موسم و مزاج کے بیان پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔

۲۔ الملح فی الطب، ۳۔ مفرح النفس، (زیر نظر مخطوطہ)

یہ مخطوطہ ۶۸ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۰٫۵ × ۱۱٫۵، ۱۳٫۵ × ۷ سینٹی میٹر ہے، کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں، تخمینہ تیرہویں صدی ہجری کا ہے، مخطوطہ بہتر حالت میں ہے، اس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۸۶۹/۱ ہے۔

ابتدا: ـــــــ "اما بعد حمد للہ خالق الداء والدواء"

انتہا: ـــــــ فان اتفق من تعوق بذلک لذۃ الحواس الباطنۃ کان اکمل شیٔ للنفس بہ الفرح والسرور ... من ای صنف کان من الموجودات فذلک من اکمل المفرحات تمت ھذہ الرسالۃ بحمد اللہ تعالیٰ"۔

تفصیلات کے لیے: عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۲۳۰ (مخطوطہ نمبر ۲۴۶۹)، کشف الظنون ج ۲، ص ۱۷۷۲، الاعلام ج ۸، ص ۱۶۳، تاریخ الاطباء (غلام جیلانی) ص ۷۸-۸۰۔

Marfat.com

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۱/۲۸۶۹ ہے۔

کتاب شافی الطب

القرشی کی الموجز کے طرز پر علم طب کا ایک جامع ملخص ہے، مؤلف نے اسے مقدمہ اور پانچ فنون پر مرتب کیا ہے، مقدمہ علم طب کی تعریف، موضوع اور تقسیم پر مشتمل ہے۔ فنون مندرجہ ذیل مضامین پر محتوی ہیں:

۱۔ فن اول میں چار مقاصد ہیں، جو امور طبعیہ، احوال بدن انسان، حفظ صحت اور معالجہ ابدان کے بیان پر مبنی ہیں۔

۲۔ فن ثانی امراض مخصوصہ بالاعضاء کے بیان میں۔

۳۔ فن ثالث امراض عمومی کے بیان میں۔

۴۔ فن رابع ادویہ و اغذیہ مفردہ کے بیان میں۔

۵۔ فن خامس ادویہ مرکبہ کے بیان میں۔

مؤلف نے اپنی اس تالیف کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ فن طب کی ایک کافی و شافی کتاب ہے، جو اس قابل ہے کہ اسے یاد کر لیا جائے۔ یہ کتب معتبرہ خصوصاً قانون کی تلخیص پر مشتمل ہے، یہ کتاب یقیناً قابل قدر ہے، افسوس کہ مؤلف نے اپنا نام کہیں بھی ظاہر نہیں کیا ہے اور نہ کسی دوسری جگہ صحیح طور پر پتہ چل سکا۔

کشف الظنون میں "الشافی" (فی الطب) کا ذکر ہے، جس کی تالیف دو افراد کی طرف منسوب کی ہے، (۱) ابن الملک اور (۲) ابن القف (م ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء) نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کتاب انہیں دو مؤلفین میں سے کسی کی تالیف ہے، یا کسی تیسرے کی کیونکہ کشف الظنون میں کتاب کی ابتدائی عبارت نقل نہیں کی گئی ہے۔ ڈاکٹر جیلانی نے تاریخ الاطباء میں ابن القف کی تصانیف کی فہرست میں کتاب شافی کا نام نہیں لکھا ہے۔

اس مخطوطہ کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے:

"احمدک یا من خصص اعدل الامزجۃ بنوع الانسان ورصّص فی بناء ترکیبہ احسن البیان.... اما بعد ھذا کتاب شاف فی الطب یجب استحضارہ ومشتمل علی خلاصۃ الکتب المعتبرۃ فی ھذا الفن سیما القانون"

انتہا: ـــــــ والمن التبریزی سمایۃ منتقالا السید المشھدی

Marfat.com

خمسة عشر مثقالا السير الهندى اثنان وخمسون تولجه، والتولجه مثقالان وخمسة اسداس مثقال تمت الكتاب، بعون الملك الوهاب بتاريخ يوم الخميس ۲۴ شهر ذى الحجة الحرام سنة والف ۱۱۴۲ھ

اوراق کی تعداد ۲۰۲ ہے، ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۵٫۵ × ۱۸٫۵، ۱۶٫۵ × ۱۰٫۵ سینٹی میٹر ہے، کتاب خط نسخ میں ہے، سال کتابت ۱۱۴۲ھ ہے۔

عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، ابتدائی چند اوراق پر حاشیہ منہیہ ہے، مخطوطہ قدرے کرم خوردہ اور آب زدہ ہے۔ مرمّت میں نئی شیرازہ بندی کی گئی ہے، اور کہیں کہیں کاغذ چسپاں کیا گیا ہے۔

سرورق پر اور آخری ورق پر متعدد مہریں ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل پڑھی جاتی ہیں:

(۱) محمد اسمٰعیل یار خاں ۱۱۴۲ (۲) فخر الدین احمد ۱۱۵ھ (۳) بااعدای دین شد مظفر حسین ۱۲۷۷

سرورق پر مندرجہ ذیل تحریر ہے:

"قد اشتريت هذا الكتاب المسمى بالشافى وهو الكافى فى الطب من سيد مير احمد حسين ولد مير على شير، كان ملازما فى عهد سلطان واجد على شاه فى زمرة الكتاب بخط حسن۔"

سرورق پر بعد تحریریں بھی ہیں، از ان جملہ مظفر حسین بن مسیح الدولہ کی تحریر مرقومہ ۱۸۷۲ء ہے۔

مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۸۸ ہے، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۸ ہے۔

حقائق اسرار الطب

مسعود بن محمد السجزی کی یہ تصنیف ایک طبی لغت ہے، مصنف نے اسے صدر الدولہ ابو المفاخر قاسم بن عراق بن جعفر کے نام سے معنون کیا ہے، اس سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ جب میں ان کے دربار سے وابستہ ہوا، اور وہاں دیار و امصار کے علماء و فضلاء سے ملاقات کا موقع ملا، جن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی علمی خدمت میں مشغول تھا:

"يقول لما اتصلت بخدمة مولانا الصاحب الاجل صدر الدولة والدين ابى المفاخر قاسم بن عراق بن جعفر ولقيت بابه المحروس وجنابه المانوس قبلة الفضلاء وكعبة العلماء منبع الفواضل ومطلع الفضايل يجتمع فيه مشاهير الاقطار ونحارير الامصار ويخدمه كل واحد

Marfat.com

منهم بخدمة علمية وتحفة حكمية"

پھر لکھتے ہیں کہ بسا اوقات ان کی زبانوں پر نامانوس اصطلاحات آجاتی تھیں، جو اطبا رنے اپنی تصانیف میں استعمال کی ہیں، میں نے ان کے زمرہ میں شامل ہونا پسند کیا اور کتاب بحر د رع کے نام سے ترتیب دی:

"وجری بعض الاوقات على السنتہ [کذا] التعریفة لا زال صادقا وبالخیر ناطقا حدیث الفاظ المبھمة التی اورد ھا الاطباء فی مصنفاتھم وذکر اسماء العلل والعبارات التی اثبتوھا فی مولفاتھم وددت اکون منخرطا فی جملتھم، منتظما فی عقد زمرتھم فجمعت ھذا الکتاب باسمه وقلبته برسمه"

پھر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس کتاب میں محض الفاظ و عبارات کی وضاحت اور اسماء و اصطلاحات کی تعریف پر اکتفا کی ہے۔

"واقتصرت فیه على تعریف الالفاظ والعبارات وتبیین الاسماء والاصطلاحات على سبیل الرسم والتحدید وسمیته حقائق اسرار الطب کما ھو معناہ"

اسے تین فنون میں تقسیم کیا ہے، فن اول اشیار کی ماہیات اور تعریفات کے بیان میں ہے، جن کا تعلق کلیات طب سے ہے۔ اسے مندرجہ ذیل تین قسموں پر منقسم کیا ہے۔

۱۔ فی تعریف الالفاظ الکلیة التی یحتاج الیھا ارباب صناعة الطب ۔ اس قسم کے تحت تیرہ فصول ہیں، پہلی فصل سے نویں فصل تک بالترتیب امور الطبیعة الکلیة، امزجہ، اخلاط، اعضار، عروق، اعضار مرکبہ، ارواح وقوی اور اسباب ستہ ضروریہ (کذا) کی تشریح کی ہے۔ دسویں فصل میں اُن اصطلاحات کی تعریف ہے، جو نبض کے سلسلہ میں استعمال ہوتی ہیں، گیارہویں فصل قارورہ سے متعلق الفاظ کے بیان میں ہے۔ بارہویں میں امراض کلیہ اور تیرہویں میں اوجاع کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

۲۔ فی تعریف اسماء العلل المشھورة والامراض المعروفة من الفرق الی القدم اس قسم کے ضمن میں نو فصلیں ہیں۔ جو امراض معروفہ کی تشریح پر مشتمل ہیں۔

۳۔ فی تعریف اسماء الادویة المرکبة واخلاطھا وما یتعلق بھا اس میں بھی نو فصلیں ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ فی تعریف اسماء الاغذیة اللتی تتعلق بالطب الاغذیة

Marfat.com

۲۔ فی تعریف الاشربۃ ۳۔ فی تعریف اسماء المرکبۃ

۴۔ فی تفسیر اسماء الادویۃ اللتی علی وزن فعولات

۵۔ فی تعریف الافعال الکلیۃ للادویۃ المفردہ

۶۔ فی تعریف الالفاظ الادویۃ مشبہۃ منسوبۃ المرکبۃ من اسمین فصاعدا

۷۔ فی تعریف اسماء الادویۃ المترجمۃ من لسان الیونانیین الی لسان العربی والفارسی

۸۔ فی تعریف اسماء الادویۃ التی لہا اسمان ثابتان فی الکتب الطبیۃ

۹ فی تعریف الادویۃ التی لکل واحد منہا اسم یعرف بہ

فن ثانی اصول طب سے متعلق اعمال و صناعات کی کیفیات کے بیان میں ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فی کیفیہ اتخاذ الادویۃ والتقاطہا وحفظہا وما یتعلق بہذہ الامور

اس کے ذیل میں چار فصلیں ہیں:

۱۔ فی کیفیۃ التقاط الادویۃ وحفظہا، الادویۃ اما معدنیۃ واما نباتیۃ واما حیوانیۃ

۲۔ فی حفظ الادویہ (تجب علی خازن الادویۃ ان یری فی حفظ الادویہ امور خمسۃ)

۳۔ فی کیفیۃ استعمال الادویۃ ۴۔ فی کیفیۃ ایصال الادویۃ الی البدن

اس کے تحت تین فصلیں ہیں:

۱۔ فی کیفیۃ اتخاذ الاقاقی (وغیرہا) ۲۔ فی اتخاذ الادہان

۳۔ [فی تربیۃ الادویۃ وغسلہا واحراقہا وغیر ذلک مما یتعلق بہذہ الاعمال]

فن ثالث اقسام امور منقسمہ کی کلیات کے بیان میں، اور یہ دس اقسام پر مشتمل ہے:

۱۔ فی کمیۃ اشیاء کلیۃ منقسمۃ بقسمین فحسب

۲۔ فی کمیۃ اشیاء کلیۃ منقسمۃ بثلثۃ اقسام فحسب

۳۔ فی کمیۃ اشیاء کلیۃ منقسمۃ باربعۃ اقسام

پھر اسی طرح اور اسی ترتیب سے القسم العاشر تک سلسلہ ہے،

لائبریری میں اس کتاب کے دو قلمی نسخے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ اس نسخہ کا بیان لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم میں شامل ہے، کیٹلاگ نمبر ۲۶ ہے اور ہینڈ لسٹ

Marfat.com

نمبر ۲۱۰۲ ہے۔

اوراق کی تعداد ۳۵ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲٫۳×۱۸، ۱۶٫۵×۹٫۵ سینٹی میٹر ہے، کتابت پاکیزہ خط نستعلیق میں ہے، عنوانات کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

ابتدا: ــــــ "الحمد للہ علی ایادیہ المتواترۃ وصنائعہ المتقاطرۃ ... وبعد فان العبد مسعود بن محمد السجزی الطبیب یقول لما اتصلت بخدمۃ مولانا"

انتہا: ــــــ "عضلات الفخذین اثنان وعشرون، عضلۃ الرکبۃ ثمانیۃ عضلۃ القدم سبع عضلات، الاصابع اثنان وعشرون عضلۃ"

کاتب کا نام غلام حسنین ہے، کتابت کا سال ۱۲۴۶ھ ہے، ترقیمہ حسب ذیل ہے:

"تمت ھذہ النسخۃ المسماۃ بحقایق اسرار الطب علی ید اضعف عباد اللہ غلام حسنین فی التاریخ الرابعۃ [کذا] ۴ شہر رمضان المبارک فی سنۃ الالف والمائتین والست والاربعین من الھجریۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وعلی اصحابہ وآلہ وسلم"

۲۔ دوسرا نسخہ ۱۳۷ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۶٫۳×۲۱، ۱۸×۲٫۲ سینٹی میٹر ہے، کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، مخطوطہ کی مرمت کردی گئی ہے، نئی شیرازہ بندی کے ساتھ اوراق کو باریک کاغذ کے درمیان محفوظ کر دیا گیا ہے، کاتب کا نام اور تاریخ کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ تیرھویں صدی ہجری کا ہے، اس مخطوطہ کا ایکسیشن نمبر ۱۶۴۰ ہے۔

مؤلف کے حالات پردۂ خفا میں ہیں۔ برلن لائبریری میں اس تصنیف کا ایک مخطوطہ ہے جس پر ۷۴۴ھ = ۱۳۴۳ء درج ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مؤلف اسی عہد کا ہے یا اس سے قبل کا ہے۔

شفاء الاسقام ودواء الآلام

ادویات و معالجات سے متعلق ایک اہم تالیف ہے، مؤلف نے اسے مندرجہ ذیل چار مقالات پر ترتیب دیا ہے:

۱۔ فی کلیات جزئی الطب ۲۔ فی الاغذیۃ والاشربۃ والادویۃ المفردۃ والمرکبۃ

۳۔ فی الامراض المختصۃ لعضو عضو من الراس الی القدم وعلاماتھا ومعالجاتھا

Marfat.com

۴- فی الامراض العامة التی لاتختص بعضو دون عضو واسبابها وعلاماتها وعلاجاتها

ابتدا: ــــــ "الحمد لله الذی خلق الانسان فی احسن الصور وعلمہ خواص الاشیاء من النفع والضرر... اما بعد فیقول الفقیر المذنب الاواب خضر بن علی الطبیب"۔

انتہا: ــــــ "واللہ ولی التوفیق... ومنہ المبدیٔ والمعاد، تم الکتاب شفاء الاسقام بعون الملک العلام"

مؤلف نے اپنی اس تالیف کو ایدین کے امیر عیسیٰ بن محمد کے نام سے معنون کیا ہے، دیباچہ میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ادویہ و معالجات سے متعلق بہتیرے حقائق ایسے ہیں، جنہیں اطبائے سلف اپنے سینوں میں چھپائے رکھتے تھے، میں نے ان حقائق سے پردہ اٹھایا اور مزید ان فوائد کا اضافہ کیا جو مجھے اپنے استاذ شیخ جمال الدین المعروف بابن السولکی کی مجالس سے حاصل ہوئے تھے۔

"اذلم ینکشف احد غیری من حکماء الازمان عن وجہما القناع الی الآن ولم یدونہا متخفی قبلی من الاطباء فی کتاب بل کتموا اسرہا قاطبة تحت حجاب، وزینتہ بالفوائد التی استفدتہا من مجالس شیخی واستاذی الشیخ الفاضل والاستاذ الکامل شیخ جمال الدین المعروف بابن السولکی"

مؤلف نے کتاب کے آخری حصہ میں چند ہدایات درج کی ہیں کہ اطبا و معالجین کے فرائض اور ان کے منصب کا تقاضہ ہے کہ ان ہدایات کی پابندی کی جائے، صحت عقائد، اوامر ونواہی سے واقفیت کے بعد صدق بیانی، شرافت نفس، حسن اخلاق، تمام حیوانات کے لیے رحم دلی اور مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کو ضروری قرار دیا ہے:

"اعلم انہ یجب علی معالج وطبیب بل علی کل عاقل ولبیب ان یکون صحیح الاعتقاد للامور الشرعیة صالحا للاعتماد فی الامور الدینیة عارفا بالامور الالهیة منقادا للنوامیس النبویة، صادق اللهجة کریم المحجة حسن الخلق، رحیم القلب لجمیع الحیوانات، محسنا للخلق، راغباً فی اکتساب الاجر والحسنات"

پھر غض بصر، طمانیت قلب، قناعت، اکل و شرب میں احتیاط اور مریضوں کے عیوب کی پردہ پوشی

Marfat.com

کو ایک طبیب کے لوازم میں شمار کرتے ہیں :

"صاین العین عن محارم الناس والجواری والغلمان، ساکن النفس، قانعاً لما تقدم بین یدیہ من الاحسان، مرتاضاً فی الماکول والمشروب، حافظاً لاسرار المرضیٰ عن العیوب"

پھر لکھتے ہیں کہ لباس کی صفائی و نظافت، چہرے کی بشاشت اور گفتگو میں متانت کا لحاظ رکھنا چاہئے :

"طیب الرائحۃ، نظیف الثیاب، بشاش الوجہ، لطیف الخطاب"

پھر اس طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ (اقتصادی) پریشانی کی حالت میں بھی (مریضوں سے) مطالبہ نہیں کرنا چاہیے اور اگر پریشان حالی اور کثرت عیالی کی بنا پر مطالبہ ناگزیر ہو جائے، تو اس کے لیے باوقار انداز اختیار کرنا چاہیے، ایک طبیب کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ امیر و غریب کے درمیان امتیاز نہ برتے اور جیسا بھی مریض ہو اس کے بلانے پر جانے سے اغماض نہ کرے، اور اگر کسی وجہ جانا ممکن نہ ہو تو اس کا مناسب جواب دے۔

عوام اور جہلا کی ہم نشینی سے بھی منع کیا ہے، اور ارباب شرع سے بحث و مباحثہ سے روکا ہے۔

اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ کسی مریض کو یہ نہ کہے کہ "تم اب زندہ نہیں رہ سکتے، کیوں کہ تمہارا مرض اتنا بڑھ گیا ہے کہ کسی وقت بھی تمہاری موت یقینی ہے"۔ ہر مریض کے معاملہ میں اس طرح دلچسپی لے، جیسا کہ اپنی ذات اور اپنی زندگی کے لیے دلچسپی لے سکتا ہے، تاکہ اگر مریض کی موت واقع ہو جائے تو اس کا الزام اس کے سر نہ آئے:

ولا یقول فلا یعیش، یموت جزماً و یقیناً لامتداد المرض وقتاً وحیناً، و یہتم فی امر کل مریض کما یہتم فی حال نفسہ و حیاتہ لئلا یودی تقصیرہ الی ھلاکہ و مماتہ ۔

اس بات کی بھی ہدایت کرتے ہیں کہ جو شخص بھی اپنے احوال کے بارے میں سوال کرے اسے وضاحت اور خوش کلامی کے ساتھ جواب دے، تاکہ کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔

آخر میں اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ جو لوگ اہل ہیں، ان کے سامنے اس کتاب کو پیش کرنے میں بخالت سے کام نہیں لینا چاہیے، لیکن نااہلوں کے سامنے پیش کرنا اسے ضائع کرنا ہے :

"وایاک ان تضن لھذا الکتاب عن اھلہ ۔۔۔۔ لا غیر محلہ فان منح الجھال علما اضاعۃ"

اس کتاب کے دو قلمی نسخے لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ یہ نسخہ لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم میں مذکور ہے، کیٹلاگ نمبر ۶۹ اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۳ ہے، یہ مخطوطہ متین جلدوں میں مجلد ہے، اوراق کی تعداد ۶۷۳ ہے، ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۰٫۲ × ۱۸٫۲۱ ۱۱

Marfat.com

سینٹی میٹر ہے، جدول سرخ اور نیلگوں خطوط پر مبنی ہے، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، کتابت واضح خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے تخمینہ بارہویں صدی ہجری کا ہے، ق ۱۱۲، ۵۲۸ اور ۶۷۳ کی کتابت بعد کی ہے۔

کتاب کے مندرجہ بالا اقتباسات اسی نسخے سے لیے گئے ہیں۔

۲۔ اس کا سینڈ لسٹ نمبر ۲۱۲۸ ہے، اوراق کی تعداد ۱۹ ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۵/۵×۱۷/۵ : ۱۹ × ۹ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے، تخمینہ بارہویں صدی ہجری کا ہے، نسخہ ناقص الآخر ہے، ابتدا مقدم الذکر نسخہ کے مطابق ہے۔ انتہا اس عبارت پر ہوتی ہے:

"ملعقة العسل اربعة مثاقيل وملعقة الادوية مثقال"

مصنف کے حالات

پورا نام جلال الدین خضر بن علی بن الخطاب المعروف بحاجی پاشا ہے، وطن آدف ایدین ایلی سے قاہرہ منتقل ہوئے اور وہیں شیخ کمال الدین سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر منطق و فلسفہ میں مبارک شاہ المنطقی سے استفادہ کیا، جو اپنے شاگرد کی ذکاوت و ذہانت کے معترف تھے۔

حاجی پاشا نے خود اپنی علالت کے سلسلے میں علم طب کا گہرا مطالعہ کیا، یہاں تک کہ اس فن میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا، اور قاہرہ کے ہسپتال میں ڈائرکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے، صاحب شقائق النعمانیہ نے انہیں عہد سلطان بایزید خان اول (۷۹۲ - ۸۰۵ھ = ۱۳۸۹ - ۱۴۰۲ء) کے ممتاز علماء میں شمار کیا ہے۔

شفاء الاسقام و دواء الآلام، اور اس کے خلاصہ 'تسہیل' کے علاوہ دیگر اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، جن میں رازی (م ۷۶۶ھ = ۱۳۶۵ء) کی شرح المطالع کا حاشیہ اور الطوالع کی شرح شامل ہے، معجم المؤلفین میں 'الکفی فی الطب' نامی ایک تصنیف کا بھی ذکر ہے۔

کشف الظنون میں شفاء الاسقام کا تذکرہ ہے، مگر اس میں دی ہوئی ابتدائی عبارت مخطوطات میں پائی جانے والی عبارت سے مختلف ہے۔

سال وفات متعین طور پر کہیں مذکور نہیں، کشف الظنون میں یہ لکھا ہے کہ تقریباً ۸۰۰ ہجری کے بعد وفات پائی، معجم المؤلفین میں لکھا ہے کہ ۸۱۶ ہجری میں بقید حیات تھے، براکلمان نے کتاب کا سال تکمیل ۷۸۲ھ = ۱۳۸۱ء لکھا ہے۔

Marfat.com

تفصیلات کے لیے دیکھیں:

لائبریری کیٹیلاگ ج ۴، ص ۱۰۲ ، نمبر ۶۹ ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۴۹ ، معجم المؤلفین ج ۴، ص ۱۰۱،

بروکلمان ج ۲، ص ۲۳۳ -

کتاب طب الجدید الکیمیائی

یہ رسالہ کیمیائے طبی کے موضوع سے متعلق، براکلسوس کی تصنیف کا، جو لاطینی میں تھی، عربی ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام صالح بن نصر اللہ معروف بہ ابن سلومی ہے۔

ابتدا میں کیمیائی اصل، اس کی ابتدا اور اس کے اقسام پر روشنی ڈالی ہے۔ رسالہ متعدد فصلوں پر مبنی ہے، جن موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: الہیولی، سرا کبر، عناصر، صور، انواع و اصول اشیاء، حیات، حرارت، قوائے متولدہ، عالم اکبر کی نسبت عالم اصغر (انسان) کی طرف، طب کیمیائی کی اساس، اسباب امراض، علامات و دلائل امراض، ادویہ منسوبہ الی الکواکب، معرفت درجات حرارت، سحق، حل، حرق و قلی، تکلیس، تعفین، تخمیر، نقع و طبیخ، تقطیر، گل حکمت، استخراج ارواح المعدنیات وغیرہ۔

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ رب العالمین.... اما بعد فهذا الکتاب طب الجدید الکیمیائی الذی اخترعه الحکیم براکلسوس [الجرمانی]

اس کتاب کا اختتام ق ۳۸ (ب) پر ہوتا ہے، کاتب نے بغیر خط فاصل کے ایک دوسرا رسالہ کیمیا بالسلیقہ شروع کر دیا ہے، جو قرزلیوس (Osw Crollius) کی تصنیف اور اسی مترجم کا ترجمہ ہے۔ اس رسالہ کی ابتدا اس عبارت سے ہوتا ہے:

"وعلی هذا المنوال یستخرج دهن جمیع الاحجار هذا ما اخترعنا نقلنا من سنوتوس الجرمانی۔"

ترقیمہ دوسرے رسالہ کے خاتمہ کے بعد ق ۱۰ (ب) پر ہے:

"تمت هذه النسخة اللطیفة بمدینة روسجق علی ید اضعف عباد الله السید فیض الله بن السید محمد بن السید ابراهیم الروسجقی غفر الله تعالی لهم... لسنة سبع وسبعین ومائة والف من هجرة..."

مخطوطے کے کل اوراق ۱۰، ہیں اور زیر رسالہ ۳۸ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، ...

Marfat.com

عرض ۵ر۱۹×۱۴ ، ۱۴×۷ ، سینٹی میٹر ہے۔ کتابت معمولی نسخ میں ہے۔ کاتب کا نام سید فیض اللہ بن سید محمد بن سید ابراہیم الرضوی جیحی ہے، سال کتابت ۱۱۷۷ھ ہے، عناوین کے لیئے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے، مخطوطہ بہتر حالت میں ہے۔

لائبریری کیٹیلاگ جلد ۳ میں فہرست نگار نے "ابن سلومی" کے متعلق تحریر کیا ہے کہ ٹرکی کے سلطان محمد چہارم (۱۶۴۸-۱۶۸۷ء) کے دربار سے اسے رئیس الاطبا کا خطاب ملا تھا، اس کی ولادت اور نشو و نما شہر حلب میں ہوئی اور وہاں کے ممتاز علماء سے تحصیل علم کی، وہ ظریف الطبع اور بذلہ سنج تھا، موسیقی سے بھی خاص دلچسپی تھی، سلطان محمد نے اسے قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کیا، وفات ۱۰۸۰ھ = ۱۶۶۹ء میں ہوئی (بحوالہ خلاصۃ الاثر ج ۲ ص ۲۴۰، نیز ملاحظہ ہو براکلمان ج ۲ ص ۳۶۵)۔

مخطوطہ کا کیٹیلاگ نمبر ۳۸ ہے، ہینڈ لسٹ نمبر ۲۱۴۹ ہے۔

[رسالۃ فی التکلیس]

یہ ایک رسالہ ہے، جس کا نام نہ کتاب کے اندر مذکور ہے، نہ سرورق پر مرقوم ہے، سرورق پر "رسالہ طب قلمی مع رسالہ دیگر" لکھا ہوا ہے، اور آخری ورق پر "رسالہ طب" مرقوم ہے، جلد پر یہ نام ثبت ہے: "RISALAH FI AT TAKMEEL" جو غالباً اصل میں "رسالہ فی التکلیس" ہوگا، اس لئے کہ اس رسالہ کا موضوع تکلیس، تحلیل، تجمید اور دیگر کیمیاوی تبدیلیوں سے متعلق ہے۔

رسالہ کی ابتدا بغیر کسی دیباچہ اور تمہید کے اس طرح ہوتی ہے۔

"وبہ نستعین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صفۃ الاثال تاخذ قدرا علی ھیئۃ برمہ طولھا ذراع وعرضھا قبضتین"

ترتیب واضح نہیں ہے، کہیں کہیں باب یا فصل کے عنوان سے مضمون کی ابتدا کی ہے، ورنہ بیشتر بغیر کسی باب یا فصل کی تعیین کے مضمون کا بیان شروع کر دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ کسی طویل تصنیف کا ایک حصہ ہے، ق ۱۰ (ب) پر یہ عبارت اس خیال کی تائید کرتی ہے:

"القسم السابع وھو آخر الاقسام المذکور فی ھذا الکتاب"

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصل کتاب سات اقسام پر مبنی ہے، اور اس نسخہ میں قسم سادس و سابع کا بیان ہے۔ دیباچہ یا پوری کتاب سامنے رہتے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ ابواب و فصول کی ترتیب کس بنیاد پر ہے، جن موضوعات

Marfat.com

ابواب اس رسالہ میں موجود ہے ان میں سے یہ ہیں: تکلیس النحاس بالحرق، تکلیس النحاس بالتصدیۃ تکلیس الفضۃ بالتصدیۃ، تکلیس الفضۃ بالتلغیم، تکلیس النحاس بالتلغیم، تکلیس الحدید بالحرق، تکلیس الحدید بالتصدیۃ، تکلیس الحدید بالتلغیم، تکلیس الرصاصین بالحرق، تکلیس الرصاصین بالتلغیم، تکلیس المرقشیثا، تکلیس المغنیسا، تشمیع الحدید بالاملاح، تشمیع الحدید بالبوارق، تشمیع الرصاصین بالارواح، تشمیع النحاس بالارواح، تشمیع النحاس بالاملاح، تشمیع النحاس بالبوارق، تشمیع الحدید بالارواح، تکلیس التوتیا، تشمیع الدوص بالبوارق، تشمیع التوتیا بالاملاح، تشمیع التوتیا بالبوارق، تشمیع الازورد والدھنج والفیروزج بالاملاح، تشمیع الاملاح بالادھان، الفصل، المزاج، وھو ثلثۃ انواع، باب ذکر العقد وھو اربعۃ انواع: عقد بالتشویۃ، وعقد بالقارورۃ، وعقد بالدفن، وعقد بالعمیا، تصعید الذھب والفضۃ والمغنیسا، وغیرھا و تجسیدھا، ذکر تدبیر الحیوان، باب الزیبق الاحمر المحلول،

خاتمہ اس عبارت پر ہوتا ہے:

"واعلم ان میزان النار... ولایبق لہ اثر ولو یکن فی ثلثۃ ایام واکثر... الی ان ینعقد ثابتا لایفر من النار ابدا انتھی، تمت تمام شد"

مخطوطہ ۲۰ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲٫۵ × ۱۲٫۵، ۱۷ × ۸٫۵ سینٹی میٹر ہے، کتابت خط نسخ عربی میں ہے، کتابت گیارہویں صدی ہجری کی معلوم ہوتا ہے، جادول سرخ و سبز خطوط پر مبنی ہے۔ مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے، آخری صفحہ پر "کتب خانہ ولایت علی خاں ۱۲۰۹" کی مہر ہے، سرورق پر بھی مہر ہے اور ولایت علی خاں کے دستخط بھی ہیں اور "خورشید نواب" کی مہر کے علاوہ دو مہریں اور ہیں: ۱۔ عبدہ احمد ۱۱۷۲، ۲۔ انوص...، سرورق پر مزید چند تحریریں ہیں۔

مصنف سے متعلق کوئی داخلی یا خارجی شہادت حاصل نہ ہو سکی۔

مخطوطہ ہینڈ لسٹ نمبر ۲۸۶ ہے۔

ترویح الارواح من علل الاشباح

امراض و معالجات پر ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کے مؤلف کے بارے میں مختلف رائیں ہیں۔ کشف الظنون

Marfat.com

(ج ۲، ص ۱۰۲۳، ۱۰۲۴) ترویح الارواح فی الطب کو حکیم الدین محمود التبریزی کی تصنیف لکھا ہے۔ رام پور کیٹلاگ میں حکیم لطف اللہ بن سعد الدین الفاروقی (م ۹۳۱ھ = ۱۵۲۴ء) کی تصنیف قرار دیا ہے، جبکہ دیر لائبریری کیٹلاگ میں خواجہ لطف اللہ المصری کے نام کو ترجیح دی ہے۔ لیکن اسرار العلاج میں، جو یقیناً غالب حکیم بہاء الدین شریف الحسنی کی تصنیف ہے، الترویح کے متعدد اقتباسات نقل کیے ہیں اور ہر جگہ اس کی نسبت تنقیح المکنون کے مؤلف الخجندی کی طرف کی ہے۔ اس بنا پر فاضل فہرست نگار نے فخر الدین الخجندی کو اس کا مصنف قرار دیا ہے۔ نیز دوسرے شواہد بھی پیش کیے ہیں۔

مقدمۂ کتاب ۱۵ مسالک پر مشتمل ہے، جس میں فن طب کے عمومی اصول بیان کیے ہیں۔ کتاب کی تقسیم ۲۰ اقوال پر کی گئی ہے، جن میں امراض، علامات، اسباب اور علاج کا بیان ہے۔ آخر میں ایک خاتمہ ہے۔

لائبریری میں اس کے دو نسخے ہیں، پہلا نسخہ ۱۴۱ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۲۲ سطریں ہیں، ۲۶×۱۷٫۵، ۲۱٫۵×۱۱ سینٹی میٹر ہے، کتابت معمولی نسخ میں ہے، کاتب کا نام پیر قلی اور سال کتابت ۱۱۱۴ھ ہے، مخطوطہ مرمت شدہ ہے۔ اس کا کیٹلاگ نمبر ۶۴ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۹۲ ہے۔

ابتدا: ــــــــ ... اللّٰہ احمد علی ان جلبنی بقدرتہ طالب المعرفۃ ماھیۃ مواليد الارکان"

انتہا: ــــــــ وحیث انتھی یکون [القمر] فی ذلک البروج وما بقی اقل من شیٔ یکون عدد درج القمر فی ذلک البرج وبہ نختم الکتاب ......"

ترقیمہ: ـــــ فی سابع شهر رمضان المبارک سنۃ ۱۱۱۴، کاتبہ فقیر حقیر پیر قلی"

تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ، جلد ۴ نمبر ۶۴-۶۵ ص ۹۷-۹۹، رام پور کیٹلاگ نمبر ۳۸، ص ۱۷۱، قاہرہ ج ۶/ ۱۰، ولی الدین نمبر ۲۴۸۸، ص ۱۴۲، انڈیا آفس نمبر ۷۹۴، برلن ۶۳۵۶، مخطوطات کتب خانہ ہمدرد کراچی، جلد اول $\frac{\text{الف ۳}}{\text{۶ ر ت}}$، ص ۷۸-۷۹۔

اس کا دوسرا نسخہ ۲۴۳ اوراق پر مشتمل ہے، یہ نسخہ ناقص ہے اور امراض چشم کے مضمون تک ہے، جو مذکورہ بالا نسخہ کے ق ۱۴۳ (الف) پر تمام ہوتا ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں، کتابت جلی خط نسخ میں ہے۔ تیرھویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔ اس کا کیٹلاگ نمبر ۶۵ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۹۳ ہے۔

Marfat.com

تقویم الادویہ

ادویہ واغذیہ مفردہ ومرکبہ کی تفصیلات پر مشتمل ایک کارآمد تصنیف ہے، مصنف کا نام محمد بن علی الطبیب الاسفرائنی ہے۔ یہ دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مبنی ہے، باب اول کی پہلی فصل جو ادویہ مفردہ کے بیان پر مشتمل ہے، جدول کی صورت میں پیش کی گئی ہے، جدول کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کے عنوان درج ذیل ہیں:

الادویہ، التعریفات، الانواع، المختار، الامزجۃ، الاشربۃ، المنافع، المضرات، المصلحات، الابدال۔ الادویہ کے تحت تین کالم رکھے ہیں، پہلے میں دوا کا نام، دوسرے میں اس کا معروف نام اور تیسرے میں دوا کی نوعیت لکھی ہے۔

تفصیل ابواب:

الباب الاول فی الادویۃ والاغذیۃ المفردۃ وفیہ خمسۃ فصول:

۱۔ فی الادویۃ ۲۔ فی اللحوم والشحوم ۳۔ فی بیان انواع الخبز ومعرفۃ انواع الطبخ

۴۔ فی الالبان ومنافعھا ۵۔ فی انواع المیاہ

الباب الثانی فی الادویۃ المرکبۃ وفیہ سبعۃ فصول:

۱۔ فی الاشربۃ والربوب والمربیات ۲۔ فی الاقراص والحبوب والایارجات

۳۔ فی... الدلوکات والسنونات والسفوفات ۴۔ فی المعاجین والتریاقات والاطریفلات

۵۔ فی الادھان ۶۔ فی ادویۃ العین

۷۔ فی المراھم والضمادات والذرورات والعطوسات والسعوطات والحقن والشیافات وغیرھا۔

الخاتمۃ فی علاج اللسوع وطرد الحشرات

مؤلف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "معالجات کی بنیاد ادویہ واغذیہ مفردہ ومرکبہ پر ہے، اس لئے طبیب کے لیے دوا کے معروف نام سے واقفیت ضروری ہے نیز دوا کی تعریف و تشریح اس کے اقسام، اس کی بہترین قسم اور اس کے درجات امزجہ کا جاننا ضروری ہے۔ ساتھ ہی قدر شربت، دوا کے منافع ومضرات اور مصلحات وابدال کا علم بھی ہونا چاہیے"۔ پھر لکھا ہے کہ "ایسی کوئی مختصر تصنیف نظر سے نہیں گذری جو ان تمام معلومات پر محتوی ہو، اس رسالہ کی تالیف کا یہی سبب بنا"۔ مؤلف نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان میں سے مندرجہ ذیل نام تحریر کیے ہیں:

الجامع لابن بیطار، المنہاج، الاختیارات، القانون، الحاوی، التجیبیات، القرابادین

Marfat.com

الرازی، ۲۰ ادویۃ الخجندی، ۳۰ الموجز ۔

ابتدا : ــــــ "الحمد للہ الذی اظہر الحکمۃ فی المعادن والبقول والاشجار ...

اما بعد فیقول ... محمد بن علی الطبیب الاسفراینی ... وسمیتہا بتقویم الادویۃ"

انتہا : ــــــ "الزنا بیدیعرب من رائحۃ الکبریت ورائحۃ النورۃ والثوم ولا یقرب

من طبیخ الخطمی وعصارۃ الجنازی والزیت ۔"

اوراق کی تعداد ۶۰ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں (باستثنا فصل اول در بیان ادویہ) طول و عرض ۸ ر ۲۲ × ۵ ر ۱۲ ، ۸۰ ر ۱۹ × ۵ ر ۱۱ سینٹی میٹر ہے ۔ کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے ۔ کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے ، تخمیناً تیرھویں صدی ہجری کا ہے ۔ مخطوطہ کی مرمت ہوئی ہے اور نئی شیرازہ بندی کردی گئی ہے ۔ مخطوطہ کا نمبر ۲۰۱ ب ہے ۔

ذیل کتاب التذکرہ

یہ داود انطاکی (م ۱۰۰۸ھ = ۱۵۹۹ء) کی شہرہ آفاق تصنیف تذکرۃ اولی الالباب کا تکملہ ہے ۔ جسے ان کے کسی شاگرد نے ترتیب دیا ہے ۔ تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب پر ہے ۔ یہ مخطوطہ (ی) سے شروع ہوتا ہے اور ذیل کے آخری حرف (غ) پر تمام ہوتا ہے ۔ دیباچہ کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :

"الحمد للہ رب العالمین ... ھذا آخر ما وقع عین الناظرین علیہ واشتہر تقصدا بالتصریح والتنبیہ"

اصل کتاب کی ابتدا : ــــــ "بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین نحمدک اللہم حمد العارفین "

اوراق کی تعداد ۲۱۳ ہے ، ہر صفحہ میں ۲۲ ، ۲۶ سطریں ہیں ۔ کتابت نسخ نرم میں ہے ، کاتب کا نام صالح بن محمد ... ہے اور سال کتابت ۱۲۳۳ھ ہے ، مخطوطہ کا ہمدرد لائبریری نمبر ۱۰۲ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۶۱ ہے ۔

کتاب لطیف فی الطب

مؤلف نے دیباچہ میں لکھا ہے یہ رسالہ روایات نبوی میں مندرجہ ذیل تین اقوال کی توضیح پر مشتمل ہے :

۱ ۔ المعدۃ بیت الداء ۲ ۔ الحمیۃ راس الدواء ۳ ۔ اصل کل داء البرودۃ

مؤلف کا نام ابو عبداللہ محمد بن یوسف الحسینی السنوسی (م ۸۹۲ھ = ۱۴۸۶ء) ہے ۔

کتابت ایک ہی کاتب کی معلوم ہوتی ہے ، سن کتابت بھی ۱۲۴۴ھ ہے ، اوراق کی تعداد ۶ ہے ۔

Marfat.com

یہ مخطوطہ مذکورہ بالا مخطوطے کے ساتھ مجلد ہے، اور دونوں کا نمبر ایک ہی ہے۔

(الرسالۃ الشہابیۃ فی ۲۱ صناعۃ الطب، تالیف محمد بن ابراہیم الشادیتی) کے علاوہ مزید دو طبی رسائل مندرجہ بالا دو کتابوں کے ساتھ مجلد ہیں۔

کتاب الابدال لما عدم فی الحال

یہ رسالہ تذکرہ داؤد انطاکی سے انتخاب کردہ ادویہ مفردہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۵ ہے، انطاکی کی تصنیف کتاب النزہۃ المبہجۃ فی تشحیذ الاذہان و تعدیل الامزجۃ کے ساتھ مجلد ہے۔

دونوں کی کتابت یکساں ہے اور خط نسخ بجا ہے، کاتب کا نام محسن بن محمد الغفاری ہے اور سال کتابت ۱۲۰۸ھ ہے۔

ابتدا: ــــــ "نحمدک یامن تنزہ بکمالہ عن الاشباہ والنظائر"

ترقیمہ یہ ہے: ــــ "رقمت ہذہ النسخۃ بجناب سیدی المالک الہمام ...
احمد بن عبد الرافع القریشی"

مخطوطے کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۸ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۸ ہے۔

الجزء العلمی من اکمل الصناعۃ

یہ حاذق الملک حکیم محمد کاظم کی اکمل الصناعۃ کا ایک حصہ ہے جو طب عملی پر مشتمل ہے۔ حکیم کاظم مشہور شیعی مجتہد حیدر علی التستری نجفی کے فرزند تھے۔ ۱۱۴۹ھ / ۱۷۳۶ء میں یا اس کے کچھ عرصہ بعد وفات پائی۔ کتاب ایک مقدمہ، سات مقالات اور ایک خاتمہ پر مبنی ہے۔ اس کتاب کا ایک مکمل نسخہ رامپور لائبریری میں موجود ہے (زکی اللہ کا اسمبلی ۱۹۴۱ء، ص ۶۸)۔

اوراق کی تعداد ۹۰ ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، خط نستعلیق ہے۔ مخطوطہ کرم خوردہ ہے، کتابت بارہویں صدی ہجری کی معلوم ہوتی ہے۔

ابتدا: ــــ "الحمد للہ القدیم الشافی الخبیر الکافی ... بعد حمد المدعو بکاظم الطبیب المخاطب بحاذق الملک ابن ... مولانا حیدر علی التستری النجفی"

مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم نمبر ۴۶، ص ۱۲۱–۱۲۲۔

مخطوطے کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۸۶ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۴۲ ہے۔

Marfat.com

خلاصۃ التذکرۃ فی طب التجربۃ

معالجہ بالادویہ پر ایک مختصر لیکن جامع تصنیف ہے۔ یہ کتاب تین سو چونسٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس طرح جسم انسانی سے متعلق بیشتر امراض کا ذکر کیا گیا ہے۔ امراض کے تحت منتخب ادویہ مفردہ مجربہ کے نام تحریر کیے ہیں، کہیں کہیں مرکبات کے نسخے بھی لکھے ہیں۔ دیباچہ میں مؤلف نے ان حکماء و اطباء کے نام لکھ دیے ہیں، جن کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے، قدیم اطباء کے تقریباً ۸۰۔۸۲ نام تحریر کیے ہیں، پھر اطباء الفرس، اطباء الروم اور اطباء الہند کے عنوان دیے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل درج نہیں کی ہے۔

دیباچہ میں کتاب کی ترتیب و تہذیب پر روشنی ڈالتے ہوئے، ہر باب کے آخر میں نکتہ لطیفہ اور ادویہ عجیبہ کے اندراج کا تذکرہ کیا ہے، پھر اپنی تالیف کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اسے القانون وغیرہ سے زیادہ کارآمد بتایا ہے:

"وہذہ الرسالۃ وان کانت منتخبۃ للتذکرۃ المفیدۃ لکن انفع منہا واحسن و اتم واقیس للعلاج مع وجازۃ الحجم مبسوطۃ ابسطاء سیما کالقانون والکامل بل ہو اوسع وابسط کما لا یخفی علی الفطن الذکی ذی الحدس حدید النفس"

جسم انسانی سے متعلق امراض کی مختلف انواع کا تذکرہ اس کتاب میں موجود ہے، اس بنا پر کتاب کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ الواحد الاحد الحکیم ... وبعد فیقول الفقیر الی اللہ الغنی نظام الدین احمد المتطبب الملقب بحکیم الملک الجیلانی ان ہذہ الرسالۃ الوجیزۃ مشتملۃ علی علاج امراض ابدان الانسان من الراس الی القدم"

انتہا: ـــــ "وقیل ان یخذ ماء الجبن فی اللبن الحامض ویعک ویغسل بہ حفافہ فانہ یزول الخواص"

اوراق کی تعداد ۱۷۳ ہے، ہر صفحہ میں ۱۴ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲×۱۰، ۱۷×۹ سینٹی میٹر ہے، کتابت خط نستعلیق میں ہے، عنوانات کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔ مینڈلسٹ نمبر ۱۰۱ ہے، کاتب کا نام دیبی پرشاد ہے، سن کتابت ۱۲۲۶ھ ہے، جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہے:

تمت الرسالۃ بعون اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ وتائیدہ، وتم فی التاریخ خامسہ

Marfat.com

في العشر [كذا] من شهر جمادى الاخرى سنة الف ومائتين وستة واربعون [كذا]
من هجرة النبي صلى الله عليه وسلم، بخط احقر العباد ديبي پرشاد عفى الله عن
سيأته"

سرورق پر سابق مالک مخطوطہ "مظفر حسین بن مسیح الدولہ مرحوم" کی تحریر بمعنی ملکیت کتاب ہے، نیز مذکور
عدد کی مہر سرورق اور آخری صفحہ پر ثبت ہے: "براعدای دین شد مظفر حسین"
مؤلف کا پورا نام نظام الدین احمد المتطبب الملقب بحکیم الملک الجیلانی ہے،

اسرار العلاج

یہ تصنیف حمیات کے موضوع سے متعلق ہے، لائبریری کے فہرست نگار نے مخطوطہ کی داخلی شہادتوں
اور دوسرے قرائن سے یہ رائے قائم کی ہے کہ یہ حکیم علی شریف لکھنوی کی تصنیف ہے، جنہیں غازی الدین حیدر
۱۲۳۴ھ-۱۲۴۳ھ = ۱۸۱۹ء-۱۸۲۷ء) کے دربار سے رئیس الاطبا کا خطاب ملا تھا۔

ابتدا: ــــ "الحمد لحکیم هو مودع الفوائد للخفقان... اما بعد فهذه رسالة
وجيزة وعجالة غزيرة صنفتها للحبيب السجير... مولوی مهر علی اقترا حامن
جنابه على حين قراته على حميات القانون بعد ما كان صدر سامشهورا متبحرا
فى المنطق والفلسفة وعلم البلاغة بل جميع العلوم والفنون"

اوراق کی تعداد ۱۷۴ ہے، ہر صفحہ میں ۱۲-۱۷ سطریں ہیں، خط نستعلیق جلی ہے۔ تعلیقات اور تصحیحات
بھی ہیں، بعض تعلیقات خود مصنف کی ہیں، جن پر "منہ مدظلہ" مرقوم ہے، کتابت تیرہویں صدی ہجری کی معلوم ہوتی
ہے۔ اس کا کیٹلاگ نمبر ۵۸ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۵ ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے: لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم ص ۱۲۲-۱۲۴۔

شرح الموجز

یہ رسالہ سدید الدین الکازرونی کی شرح الموجز کی تشریح اور اس کے بعض حواشی سے متعلق ایرادات پر مبنی
ہے۔ یہ حکیم غلام محمد کی تالیف ہے۔

مؤلف نے وجہ تالیف یہ لکھی ہے کہ شرح الموجز کے حصہ معالجات کا درس دینے کے دوران بعض اعتراضات
ذہن میں آئے جنہیں قلمبند کر لیا، پھر اسی شرح پر ذکاء اللہ خاں کے حواشی نظر سے گزرے، جو بقول مؤلف، محشی

Marfat.com

کے عام فہم اور قلت تدبر پر مشہور تھے، مؤلف نے اس رسالہ میں انہیں مباحث پر روشنی ڈالی ہے، اور اس کا نام "الهداية والوقاية" رکھا ہے۔

اوراق کی تعداد ۸۵ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲ء۳۰ × ۳ء۲۲ ، ۵ء۲۰ × ۲ء۱۲ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے۔ مخطوط بہتر حالت میں ہے۔ کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں۔ کتابت تیرہویں صدی ہجری کی معلوم ہوتی ہے۔ مخطوط کا نمبر ۱۲۷۶ (۲۰۰۰ھ) ہے

ابتداء: ـــــــ "الحمدلله الذي اوجد مزاج الانسان ... واجد فيقول غلام محمد بن حكيم محمد صادق على خان بن اشرف الحكماء محمد شريف خان"

حکیم غلام محمد خان، حکیم محمد صادق خاں بن حکیم محمد شریف خاں کے بڑے بیٹے تھے جو باپ کی زندگی میں وفات پا گئے۔ حکیم محمد صادق خاں نے ایک رسالہ بنام "شرح تشریح اعضاء مرکبہ" ۱۲۲۰ھ میں ان کی تعلیم کے دوران تصنیف کیا تھا۔

غلام محمد خاں ایک صاحب علم طبیب تھے۔ مختلف علوم و فنون میں متعدد کتابیں لکھیں۔ مہاراجہ پٹیالہ کے معتمد رہے۔ ۴۴ سال کی عمر پائی۔ مکہ معظمہ سے واپسی میں اپنے والد سے چھ سال پہلے ۱۲۵۸ھ میں وفات پائی۔ (اطبائے عہد مغلیہ ص۔ ۱۵۱، ۶۱۱)

حاشیہ شرح اسباب المسمی بکشف الاشکالات

یہ علامہ نفیس بن عوض کی مشہور تصنیف شرح اسباب کا ایک حاشیہ ہے۔ محشی کا نام محمد ہاشم بن حکیم محمد حسن بن محمد فضل ہے۔ دیباچہ میں اس کا نام کشف الاشکالات لکھا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ اس نام کے اعداد سے کتاب کا سال تکمیل ظاہر ہوتا ہے یعنی ۱۱۸۴ھ میں یہ کتاب مرتب ہوئی۔ دیباچہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے ابتدائے شباب میں اسے لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محشی کا عہد بارہویں صدی کا نصف آخر تھا۔

اوراق کی تعداد ۱۱ ہے۔ ہر صفحہ پر ۲۲ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۹ × ۱۹ ، ۲۲ × ۱۰ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے۔

ابتداء: ـــــــ "الحمدلله الذي هدنا الصراط المستقيم وهو نعيم عطافا فيه نعمائه العميم۔

انتہاء: ـــــــ ... ولذلك من كلام الشارح في تمام التدليل

Marfat.com

بل لان البلغمیۃ یمنع من صواب تدبیر الغب و بالعکس، تمام شد"

کیٹلاگ نمبر ۲/۲۰۷ ہے، ہینڈلسٹ نمبر ۲۰۹۷ ہے۔

غایۃ الفہوم فی تدبیر المحموم

یہ حمیات قانون کی شرح ہے، جو حکیم اسحاق خاں بن اسمٰعیل خاں دہلوی کی تصنیف ہے۔ یہ شرح الجیلانی کی شرح قانون سے مستفادہ ہے۔

ابتدا: ——— "نحمد اللہ سبحانہ علی ما انعم علینا من تعلیم حقائق العلل و الحمیات الامراض"

شارح نے اس کی تکمیل ۱۲۸۲ھ میں کی ہے، جیسا کہ خاتمہ کی عبارت سے ظاہر ہے:

"فی حالت ناقۃ حتی ان یحول فی مہامہ طریقۃ التی یشمئز من الدخول بہا الفحول ... فجاء بحمد اللہ ترویحا للارواح ... ذخیرۃ لاولی الالباب ... وکان ذلک فی رابع شہر رمضان المنسلک فی شہور سنۃ اثنین و ثمانین ومائتہ بعد الالف من الھجرۃ ..."

ترقیمے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ الٰہ آباد میں لکھا گیا ہے، اس کے کاتب کا نام عبداللہ ہے اور سال کتابت ۱۳۰۲ ہجری ہے۔ کتابت عمدہ نستعلیق میں ہے۔

اوراق کی تعداد ۹۴ ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲/۲ × ۱۶، ۱۶ × ۸ سینٹی میٹر ہے۔ ابتدائی صفحات پر حاشیہ منہیہ بھی درج ہے۔ متن کی عبارت پر سرخ خط ہے۔ مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے۔ مرمت کے بعد بہتر حالت میں ہے۔ رامپور میں اس شرح کا ایک نسخہ موجود ہے۔ اس مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۲/۴ ہے اور ہینڈلسٹ نمبر ۲۱۲۹ ہے۔

حکیم اسحاق خاں دہلوی کی ولادت اور نشو و نما دہلی میں ہوئی۔ اپنے والد اسمٰعیل خاں ملقب بہ بقا خاں سے تحصیل علم کی اور علوم حکمت میں ممتاز مقام حاصل کیا۔

نزہۃ الخواطر میں "صاحب تصانیف عدیدہ" لکھا ہے اور دو کتابوں کے نام بھی تحریر کیے ہیں، ایک زیر نظر شرح یعنی غایۃ الفہوم ہے اور دوسری کتاب کا نام "موارد الحکم فی علاج الامراض من الرأس الی القدم" ہے۔

تفصیلات کے لیے دیکھیں: نزہۃ الخواطر ج ۶، ص ۲۹-۳۰، اطبائے عہد مغلیہ ص ۳۸-۳۹۔

Marfat.com

[illegible]

النزہۃ الزہیۃ فی احکام الحمام الشرعیۃ والطبیۃ

حمام کے موضوع پر ایک اہم رسالہ ہے، جو بیک وقت فقہی اور طبی حیثیت کا حامل ہے۔ یہ عبد الرؤف المناوی کی تالیف ہے۔

مؤلف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ حمام میں جانے کی ضرورت ہر خاص و عام کو پیش آتی ہے اور حمام کے مسائل سے متعلق کوئی تالیف میرے علم میں نہیں ہے۔ اس بنا پر میں نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔

ولما رأیت احتیاج الخاص والعام فی زمننا ہذا بالطبع الی دخول الحمام ولم اطلع فی کلامهم الی تالیف یشفی الاوام، ولا علی ما یبرد الخاطر عنه نقادة الافهام، لمتة کلام الائمة الشافعیة فی هذا المقام کما قال النووی شیخ مشایخ الاسلام جمعت هذه النبذة السنیة وسمیتها النزهة الزهیة فی احکام الحمام الشرعیة والطبیة

پھر لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مسائل ہر چند کہ تعداد میں کم ہیں، لیکن یہ فوائد میں کثیر ہے۔

اس کے بعد انہوں نے اس رسالہ کی اہمیت کو ذکر کرتے ہیں کہ عالم و عامی سب کے لیے یہ رسالہ نافع ہے:

"فدونك مؤلفا تشد الیه الرحال، وتنفع به بل تحتاج الیه الفحول الابطال والعوام الجهال"

یہ تالیف ایک مقدمہ، تین کتاب اور ایک خاتمہ پر مبنی ہے۔ مقدمہ میں لفظ حمام کے معنی لغت و عرف کے اعتبار سے بیان کیے ہیں اور اس پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ سب سے پہلے کس نے حمام کی تعمیر کی۔

کتاب اول کا تعلق احکام شرعیہ سے ہے۔ اس میں سات باب ہیں۔ پہلا باب دخول حمام کی شرعی حیثیت کے بیان میں، دوسرا باب دخول حمام کے آداب کے بیان میں، تیسرا باب دخول حمام کے بعد جو اعمال واجب و مستحب ہیں ان کے بیان میں، چوتھا باب حمام سے نکلنے کے وقت اور اس کے بعد کے احکام پر مشتمل ہے، پانچواں باب عورتوں اور مردوں کے لیے مخصوص احکام کے بیان میں، چھٹا باب پانی کے احکام اور اس سے متعلقات کے بیان میں اور ساتواں باب مال، جان یا کسی عضو کے تلف ہونے یا کسی چیز کے چوری ہونے کی صورت میں فقہی احکام کے بیان میں ہے۔

کتاب ثانی طبی احکام سے متعلق ہیں، اس میں سات ابواب ہیں۔ پہلا باب حمام کی ہیئت، شکل اور کیفیت کے بیان میں، دوسرا باب حمام کے منافع کے بیان میں، تیسرا باب نقصانات کے بیان میں، چوتھا باب

Marfat.com

اس بیان میں کہ دخول حمام کے ارادہ کے وقت کیا کرنا چاہیے اور کیا ذکر کرنا چاہیے۔ پانچواں باب اس بیان میں کہ حمام کے اندر کیا کرنا چاہیے اور کیا ذکر کرنا چاہیے۔ چھٹا باب اس بیان میں کہ جب حمام سے نکلنا ہو تو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے۔ اور ساتواں باب اس بیان میں ہے کہ حمام سے نکلنے کے بعد کیا کرنا چاہیے۔

کتاب ثالث جو باب اول ہے اجارہ حمام کے ذکر پر مشتمل ہے۔

خاتمہ درحقیقت کتاب ثانی کا باب ثامن ہے، جس میں گرم اور سرد پانی کے منافع و مضار کا بیان ہے۔

ابتدا: ــــــــ "الله الحمد على ما منحني من نعيم القناعة ... وبعد فيقول العبد الضعيف ... عبد الرؤف ابن المناوي الحدادي"

انتہا: ــــــــ فاخبرت المهدي بذلك فتجنى عليه بعد ذلك حتى قبله و الله اعلم بالصواب، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم"

مؤلف کا پورا نام زین الدین عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی المناوی القاہری الشافعی ہے۔ سال ولادت ۹۵۲ھ / ۱۵۴۵ء ہے۔ قاہرہ میں اقامت گزین ہوئے۔ اور وہیں ۱۰۳۱ھ / ۱۶۲۲ء میں وفات پائی۔ علوم متنوعہ میں دستگاہ رکھتے تھے اور صاحب التصانیف کثیرہ تھے۔ الزرکلی نے چھوٹی بڑی تصانیف کی تعداد ۸۰ لکھی ہے۔ بروکلمان نے بھی کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

کشف الظنون میں بھی ان کی تصانیف کا ذکر ہے اور سال وفات ۱۰۳۱ھ لکھا ہے۔ مؤلف کشف الظنون نے ج ۲ ص ۱۲۴۳ پر مذکور ہے اور سال تکمیل ۱۰۰۹ھ تحریر کیا ہے۔

کحالہ نے البدر الطالع کے حوالے سے سال وفات ۱۰۲۹ھ بھی لکھا ہے۔

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ لائپزیگ کیٹلاگ ج ۳ ص ۳۰۶، ۳۰۷، الاعلام ج ۳ ص ...

معجم المؤلفین ج ۵ ص ۲۲۰، ایضاح المکنون ج ۲ ص ۳۰۵، ۳۰۶۔

اوراق کی تعداد ۲۷ ہے، ہر صفحہ میں ۲۳ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۰×۱۳/۱۷×۱۰ سنٹی میٹر ہے۔ کتابت نسخ عربی میں ہے، عنوانات کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت درج نہیں ہے۔ سرورق پر کسی سابق مالک مخطوطہ کی تحریر ہے۔ نام مٹا دیا گیا ہے اور سن پر خط کھینچ دیا گیا ہے پھر بھی صاف پڑھا جاتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ مخطوطہ ۱۰۹۳ھ یا اس سے قبل کا نوشتہ ہے۔

Marfat.com

یہ رسالہ اپنے موضوع پر حاوی ہے۔ نقلی حصہ میں آیات قرآنی، روایات حدیث اور اقوال فقہاء کے حوالے بکثرت موجود ہیں۔ طبی حصہ میں مختلف طبی کتابوں کے حوالے ہیں، بقراط اور جالینوس کے اقوال بھی درج کیے ہیں۔ اطبار مغرب میں مروان بن عبدالملک الاشبیلی اور ابن زہر کا قول نقل کیا ہے۔ ابو سہل مسیحی کے اقوال بکثرت نقل کیے ہیں۔ اس کے نسخے چند دیگر کیٹلاگ میں مذکور ہیں، براکلمان نے ان تین کیٹلاگ کا تذکرہ کیا ہے: قاہرہ ج ۶ نمبر ۲۰۶، برلن ۶۴۰۹، Goth ۱۹۸۵۔

اس کا تفصیلی بیان کیٹلاگ نمبر ۸۲ پر مذکور ہے۔ ہینڈلسٹ نمبر ۲۱۷ ہے۔

جامع الامانی

یہ ایک طبی ملخص ہے، جو اختصار کے باوصف بیشتر مسائل پر حاوی ہے۔ اور ان معلومات پر مشتمل ہے جن کا استحضار ایک طبیب کے لیے ضروری ہے۔ کتب مطولہ کے اقتباسات پر یہ کتاب مبنی ہے۔ مؤلف نے اسے بارہ مقالات پر تقسیم کیا ہے۔ اور ہر مقالہ متعدد ابواب پر منقسم ہے۔ مقالات کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۔ امور طبعیہ	۵۔ دلائل عشرہ النبض بول وغیرہ	۹۔ حمیات
۲۔ تشریح	۶۔ تقسیم انواع ادویہ	۱۰۔ اورام، بثور، قروح وغیرہ
۳۔ ستہ ضروریہ و اسباب غیر ضروریہ	۷۔ امراض بترتیب اعضا	۱۱۔ امراض جلدیہ
۴۔ احوال بدن انسان باعتبار صحت و مرض	۸۔ امراض مخصوصہ بمردان و زنان	۱۲۔ علاج سموم، لدغ ہوام وغیرہ

خاتمہ: تفصیل اوزان طبی

لائبریری کیٹلاگ جلد نمبر ۴ نمبر ۸۷ پر اس کتاب کا بیان ہے۔ مؤلف کا نام محمد امان ابن محمد افضل البرناس البدخشی ہے۔ فہرست نگار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مؤلف ایک ہندوستانی صاحب علم معلوم ہوتا ہے جس کا تعلق گیارہویں صدی ہجری سے ہے، اس قیاس کی بنیاد یہ لکھی ہے کہ مؤلف نے جن شخصیتوں کا حوالہ اپنی کتاب میں دیا ہے، ان میں سب سے آخر الذکر نام نورالدین محمد بن حکیم عین الملک شیرازی کا ہے، جو عہد شاہجہانی (۱۰۳۷-۱۰۶۴ھ = ۱۶۲۸-۱۶۵۸ء) سے متعلق ہے۔ اس بنا پر مؤلف کا عہد گیارہویں صدی ہجری کے وسط سے قبل کا نہیں ہو سکتا۔

یہ تالیف اپنی ترتیب، انداز بیان اور اختصار کی بنا پر بقول فہرست نگار، ایک درسی کتاب بننے کے لائق ہے۔ اس کتاب کی ترتیب قرشی (۶۸۷ھ = ۱۲۸۸ء) کی الموجز اور چغمینی (۷۴۵ھ = ۱۳۴۴ء) کے قانونچہ

Marfat.com

کے طرز پر ہے، مؤلف نے ان دو کتابوں کے اقتباسات بکثرت نقل کیے ہیں۔

ابتدا: ـــــــــ "الحمد للہ الحکیم الشافی والصلوٰۃ علی محمد الشفیع الکافی۔۔۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف۔۔۔ محمد اماد، ابن محمد افضل البرلاس البدخشی الکرمکی۔۔۔ لما رأیت علم الطب افضل العلوم واشرف الصناعۃ فاردت ان اؤلف رسالۃ مختصرۃ حاویۃ علی مایجب استحضارہ فی ذلک العلم، فجمعت اقوال الاطبا من الکتب المطولۃ بلا تغییر العبارت والالفاظ و سمیتھا "بجامع الامانی" ورتبتھا علی اثنا عشرۃ مقالۃ"

انتہا: ـــــــــ "ماء الرمان الحلو۔۔۔ ویطبخ مع نصفہ من العسل۔۔۔ ثم یضاف علیہ من الزعفران۔۔۔ ویلعق منہ کل غدوۃ قدر ملعقۃ فیقوی القویٰ والذہن۔۔۔ وھو المؤثر فی کل الامور"

ترقیمہ: ـــــــــ "تمت۔۔۔ بتاریخ پانزدھم من شہر ذی تعد[ہ] بروز سہ شنبہ بوقت سہ پہری، از دست فقیر غریب واضعف حقیر بندہ درگاہ ایزد متعال سید عزیز اللہ برای مشیخت پناہ، میاں شیخ محمد یعقوب بے تحریر یافت، سنہ ۴ چہارم جلوس والا بہادر شاہ غازی۔۔۔"

کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام سید عزیز اللہ ہے۔ سال کتابت ترقیمہ میں سنہ ۴ جلوس بہادر شاہی لکھا ہے۔ سرنامہ پر سابق مالک کا نام لکھا ہے، جو مرمت کے سلسلے میں کاغذ کے نیچے چھپ گیا ہے لیکن تاریخ ۲۰ رمضان ۱۱۲۰ھ صاف پڑھی جاتی ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ ترقیمہ میں بہادر شاہ اول مراد ہے، اور اس طرح سال کتابت ۱۱۲۲ھ قرار پاتا ہے۔

اوراق کی تعداد ۲۰۲ ہے، ہر صفحہ میں ۲۳ سطریں ہیں، طول و عرض ۳۰.۵×۲۳؛ ۲۲×۱۹ سینٹی میٹر۔ عنوانات کے لیے، سرخ روشنائی سے کام لیا گیا ہے۔ بعض صفحات پر تعلیقات ہیں، جو الفاظ یا عبارت کی تشریح کے سلسلے میں ہیں یا مضمون کی وضاحت کے لیے اہم کتابوں سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

کیٹلاگ نمبر ۸ ہے اور ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۹۵ ہے۔

Marfat.com

حاوی الشفا

معالجات پر قطب الدین احمد القریشی کی بسیط تصنیف ہے۔ سرنامہ پر یہ نام لکھا ہوا ہے:

"کتاب الشفاء تالیف قطب الدین احمد القریشی الصدیقی"

لیکن خاتمہ کتاب پر اس کا نام حاوی الشفا لکھا ہے:

"قد تمت بمیامن ... واھب العطایا جلد الاول من کتابی ھذا حاوی الشفاء املا قطب الدین احمد الصدیقی القریشی"

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مصنف نے اسے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے اور اس کی جلد اول ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا نام حاوی الشفاء ہے۔

امراض کی تشریح کے بعد ادویہ کا بیان ہے۔ مخطوطہ ناقص الاول ہے۔ ہے۔ ابتدائی عبارت (ق۔ الف) یوں شروع ہوتی ہے:

"لا یکون بینھما وبین المرض واسطۃ کما یجاب العفونۃ للحمی"

ق ا (ب) پر صرف ایک سطر ہے، اس لیے ق ۲ (الف) سے عبارت مربوط نہیں ہے، حاشیہ پر تعلیقات بزبان عربی ہیں۔

اوراق کی تعداد ۲۵ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۴×۱۵.۵، ۱۷×۹ سینٹی میٹر ہے۔ مخطوطہ خط نستعلیق شکستہ آمیز میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تقریباً تیرہویں صدی ہجری کی تحریر ہے۔ مخطوطہ کرم خوردہ و آب زدہ ہے، جس کی مرمت کی گئی ہے۔

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۹۴۸ ہے۔

کتاب الاقوال الکافیہ والفصول الشافیہ

یہ تالیف گھوڑوں کے انتخاب، نگہداشت اور تربیت نیز ان کے امراض و علاج پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب یمن کے خاندان رسولیہ کے پانچویں حکمران الملک المجاہد علی بن داؤد بن یوسف بن علی بن رسول الرسولی کی تالیف ہے۔ جن کا عہد ۷۲۱۔ ۷۶۴ھ = ۱۳۲۱۔ ۱۳۶۳ء ہے۔

بروکلمان نے اس کتاب کے مؤلف کے نام کے ساتھ الملک المجاہد لکھا ہے، لیکن اس مخطوطہ کے سرورق پر نام اس طرح مرقوم ہے:

Marfat.com

"تالیف الملک المظفر بن الملک المؤید داود الرسولی الغسانی رحمہما اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ"

ابتدا: ـــــــ "الحمد للہ اللطیف بخلقہ المتکفل لہم قبل السوال بسابغ رزقہ احمدہ علی نعمہ وھو خیر من الغم"

انتہا: ـــــــ "والاکثر ما یعیش الفیل عندنا فی الیمن خمسین او ستین سنۃ ... والحمد للہ رب العالمین ..."

اوراق کی تعداد ۱۰۱ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۵ × ۱۸ × ۱۶ × ۹ سینٹی میٹر ہے۔ مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے۔ مرمت کے سلسلے میں نئی شیرازہ بندی کی گئی ہے۔ کتابت نسخ عربی میں ہے، عنوانات سرخ روشنائی سے خط ثلث میں لکھے گئے ہیں۔

کاتب کا نام محمد بن احمد المغربی المکی المالکی ہے، سال کتابت ۱۹۲ ھ ہے جیسا کہ ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:

"ووافق الفراغ من تحریرہ ... یوم الثلاثاء الرابع والعشرین من شہر محرم الحرام افتتاح سنۃ اثنین وتسعین وتسعمائۃ ... علی ید العبد الفقیر ... محمد بن علی المغربی المکی المالکی ..."

ق ۲-۹۳ (ب) گھوڑے کے بیان پر مشتمل ہے، ایام جاہلیت، عہد نبوی اور عہد اسلامی کے مشہور گھوڑوں پر بھی روشنی ڈالی ہے، ق ۹۲ (الف) ۹۹ (الف)، خچر اور گدھے کے بیان پر مشتمل ہے اور ق ۹۹ (الف) - ۱۰۲ (الف) پرندوں سے متعلق امور بیان کیے ہیں۔

مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۱۵ ہے، ہینڈ لسٹ نمبر ۱۰۵ ہے۔

کتاب الخیل والبیطرہ

یہ کتاب گھوڑوں سے متعلق ہے ان کی سعادت و نحوست، نسل کشی و تربیت اور ان کے امراض و علاج پر مشتمل ہے۔

مصنف کا نام ناصر الدین محمد بن یعقوب بن اخی حزام الختلی ہے، جو خلیفہ معتمد باللہ کے دار و غہ اصطبل تھا، وفات ۳۰۰ ھ میں ہوئی۔ (بروکلمان ضمیمہ ۶۔ ۲۳۵، نمبر ۱۱۲، ص ۱۹۷ - ۱۹۰)

Marfat.com

ابتدا میں گھوڑوں سے متعلق چند حدیثیں ہیں جو [ابو علی] حسین بن عرفات العبدی (م ۲۵۷ھ) کے واسطے سے مروی ہیں۔ العبدی نے ۱۰۷ سال کی عمر پائی ۔

لائبریری میں اس کتاب کے دو نسخے موجود ہیں :

۱ - اوراق کی تعداد ۲۵ ہے ۔ ہر صفحہ میں ۷ سطریں ہیں ۔ کتابت خط نسخ جلی میں ہے ۔ سال کتابت ۵۳ ، ھ ہے ۔ کتاب کا نام مطلا و منقش مستطیل اور دائرہ میں مرقوم ہے ۔ اسکا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۰۶ ہے ۔ اور کیٹیلاگ نمبر ۱۱۴ ہے

۲ - اوراق کی تعداد ۲۳۲ ہے ۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں ، طول و عرض ۲۲×۲۲/۵ ، ۲×۱۵ سنٹی میٹر ہے ۔ یہ مخطوطہ مذکورۃ الصدر نسخہ سے نقل کیا گیا ہے ۔ کتابت خط نسخ میں ہے ۔ جدول سیاہ و سرخ خطوط پر مبنی ہے ۔ کاتب کا نام حکیم سید ابو الحسن بیتوی ہے ۔ سال کتابت ۱۹۱۲ء ہے ۔ اس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۰۷ ہے ۔

دیوان الحیوان

"کتاب الحیوان" کمال الدین الدمیری (م ۸۰۸ھ = ۱۴۰۵ء) کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے ۔ علامہ جلال الدین السیوطی نے اس کا اختصار اس طرح کیا ہے کہ حشو و زوائد کو ساقط کر کے اس کے عوض دو باتوں کا اضافہ کیا ہے :

"حذفت من حشوه ... وعوضت منه امرين"

(۱) جس حیوان کا ذکر کتاب الحیوان میں موجود ہے اس پر کسی ادبی ، لغوی یا اثری فائدہ کا اضافہ (۲) جن حیوانات کا ذکر الدمیری سے چھوٹ گیا ہے ، ان کا اضافہ ۔ السیوطی نے لکھا ہے کہ لغت کی جو کتابیں موجود تھیں ، ان سے ان اسماء کا انتخاب کیا ہے ، ان کتب لغویہ و ادبیہ کے نام بھی لکھے ہیں جو نقل کیے جاتے ہیں :

۱ - الغر(یب) المصنف لابی عبید (م ۲۲۴ھ = ۸۳۹ء) ۲ - المجمل لابن فارس (م ۳۹۵ھ = ۱۰۰۵ء)

۳ - الجمھرۃ لابن درید (م ۳۲۱ھ = ۹۳۳ء) ۴ - دیوان الادب للفارابی (م ۳۳۹ھ = ۹۵۰ء)

۵ - الصحاح للجوھری (م ۳۹۳ھ = ۱۰۰۲ء) ۶ - مختصر العین للزبیدی (م ۳۷۹ھ = ۹۸۹ء)

۷ - القاموس للفیروزآبادی (م ۸۱۷ھ = ۱۴۱۴ء)

۸ - کتاب الطیر للنضر بن [شمیل] (م ۲۰۳ھ = ۸۱۹ء)

۹ - کتاب الطیر لابی حاتم السجستانی (م ۲۴۸ھ = ۸۶۲ء) وغیر ذلک

السیوطی نے اضافہ کردہ اسماء کو ایک مختصر ... ترتیب دے کر اس کا نام "ذیل الحیوان" رکھا ۔

Marfat.com

یہ رسالہ ضمیمہ کے طور پر کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

نیز الدمیری کے بیان کردہ اسماء کو اپنے اضافہ کردہ ناموں کے ساتھ ایک علیحدہ رسالہ میں مرتب کیا ہے اس کا نام عنوان الدیوان رکھا ہے یہ رسالہ کتاب کی ابتداء میں شامل ہے۔

اوراق کی مجموعی تعداد ۲۳۵ ہے، سطروں کی تعداد مختلف ہے، طول و عرض ۵ ر۲۶ × ۲۰ سینٹی میٹر ہے۔ حوض کا طول و عرض مختلف ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے۔ بعض شواہد کی بنا پر دسویں صدی ہجری کی کتابت معلوم ہوتی ہے۔ کتابت قدیم خط نسخ میں ہے۔ مخطوطہ بہتر حالت میں ہے، عناوین کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

ق ۱۲۷ اور ۱۲۸ کی کتابت قریب العہد ہے، بارھویں صدی ہجری کا تخمینہ ہے۔ مندرجہ ذیل اوراق جزداً حامل البیاض ہیں:

ق ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۲۲، ۱۳۲، ۱۳۶، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۶۸،

ق ۱۱۷ (الف) کا وسطی حصہ سادہ ہے، حاشیہ پر یہ عبارت کاتب کے قلم سے مرقوم ہے:

"نقص ورقة، ضاعت من اصل المؤلف"

۱۔ عنوان الدیوان فی اسماء الحیوان (ق ۱۔۱۸)

یہ رسالہ ۱۸ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں تقریباً ۲۰ سطریں ہیں۔ حوض کا طول و عرض ۲۲ × ۱۲½ سینٹی میٹر ہے:

ابتدا: ـــــــ الحمدللہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفی ... وبعد فانی اختصرت کتاب حیاة الحیوان للامام کمال الدمیری رحمہ اللہ، وزدت علیہ کثیراً مما فاتہ [فاتہ] من اسماء الحیوان... ثم رأیت ان اجرد ما حواہ الکتاب من اسماء الحیوان اصلاً وزیادة فی هذا المختصر وسمیتہ عنوان الدیوان فی اسماء الحیوان"

انتہا: ـــــــ "الهادی الجراد، تم بحمد اللہ وعونہ ..."

صفحہ کے آخری حصہ میں یہ تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ علی بن احمد جبریل نامی کی ملکیت میں رہ چکا ہے: "فی نوبة الفقیر علی ابن الشیخ احمد جبریل"

۲۔ دیوان الحیوان (ق ۱۹ - ۲۲۳ (ب))

اوراق کی تعداد ۲۰۵ ہے سطروں کی تعداد ۲۷ ہے، حوض کا طول و عرض ۲۲ × ۵ ر۱۲ سینٹی میٹر ہے ترتیب

Marfat.com

ترتیب تہجی کے اعتبار سے نہیں بلکہ اسماء کے پہلے حرف کا اعتبار کیا گیا ہے۔

ابتدا: ـــــــ "الحمد لله خالق الحیوان انواعاً مختلفة... هذا تالیف لطیف اختصرت فیه کتاب الحیوان للامام کمال الدین الدمیری"

انتہا: ـــــــ "وهذا ما امیزه اختصاراً ولکونه منقولاً عن کتاب متاخر وهو القاموس ولقد جانب کبیراً ذکرته فی القسم الثانی کما اشرت الیه فی الخطبة ... ماخوذاً"

بعض حیوانات کے ضمن میں السیوطی نے موضوع سے متعلق اپنے مستقل رسائل کو نقل کیا ہے ... چند رسائل کے نام درج کیے جاتے ہیں:

۱۔ "نظام اللسد فی اسماء الاسد" ... شیر کے پانچ سو نام جمع کیے ہیں ... ورق

ابتدا: ـــــــ "الحمد لله خالق الاسد"

۲۔ "جر الذیل فی علم الخیل" (ق ...) ابتدا: "الحمد لله خالق الخیل ..."

۳۔ "کتاب ... فی ... " (ق ...) ابتدا: "الحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم"

۴۔ "... المارب فی ... " (ق ۱۶۵-۱۷۱) ابتدا: "الحمد لله وسلم علی عباده الذین اصطفی"

سرورق پر بخط قدیم یہ عبارت مرقوم ہے:

"هذه النسخة بخط ... المؤلف وهو ... [کذا] الناصری"

اس تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخہ کو کتابت السیوطی کے کسی شاگرد ... نامی نے کی ہے۔

سرورق کے حاشیہ پر سابق مالک مخطوطہ کا نام بخط عادی مرقوم ہے:

"فی نوبة الفقیر ابراهیم بن ... بیگ"

اس کے نیچے مہر ہے، جو پوری طرح پڑھی نہیں جاتی صرف لفظ ابراہیم واضح ہے، یہی مہر اور تحریر ذیل الحیوان کے آخری صفحہ پر بھی ہے۔

سرورق پر زرد، اور رنگین خطوط پر مبنی جدول ہے، جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اوپر کے حصہ میں انہیں خطوط پر مبنی ایک مثلث بنایا ہے، جس میں سرخ و سیاہ روشنائی سے کتاب اور مصنف کا نام مرقوم ہے، نچلے حصہ میں خط عادی میں یہ عبارت مرقوم ہے، جو بعد کی کتابت معلوم ہوتی ہے:

Marfat.com

"الحمد للہ قرأت اول هذا الکتاب علی سیدنا و مولانا الامام العلامۃ المسند اللغوی السید ابی الفیض المرتضیٰ محمد بن الحسینی الزبیدی ادام اللہ"

اس تحریر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب تاج العروس، مرتضیٰ الزَّبیدی (م ۱۲۰۵ھ = ۱۷۹۰ء) کے زیر نظر یہ نسخہ رہا ہے، اور ان کے کسی شاگرد نے ان سے اسے پڑھا ہے۔ حاشیہ پر جو نام مرقوم ہے، اس کی اور اس تحریر کی روشنائی ایک ہی معلوم ہوتی ہے۔ پھر بھی قطعیت کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ابراہیم مذکور ہی اس نسخہ کے قاری اور اس تحریر کے کاتب ہیں۔

ق ۱۴۳ اور ۱۴۴ کے درمیان کاغذ کا ایک ٹکڑہ چپاں ہے۔ ق ۱۴۳ (ب) اور ۱۴۴ (الف) پر مچھلی کا ذکر ہے۔ اس کاغذ کی تحریر اسی سے متعلق ہے، کتابت کاتب مخطوطہ ہی کی ہے اور رمز "تصحیح" کا نشان بھی موجود ہے۔

۲۔ ذیل الحیوان (ق ۲۲۲ ب۔ ۲۲۵)

یہ رسالہ ۱۲½ اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۲۷ سطریں ہیں، حروف کا طول و عرض ۲۲ × ۱۳ سینٹی میٹر ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔

دیوان الحیوان کا اختتام ۲۲۲ (الف) کے بالائی حصہ پر ہو جاتا ہے، زیریں حصہ پر ایک مثلث کے اندر یہ عنوان درج ہے۔

"ذیل الحیوان تالیف شیخنا الامام العالم العلامۃ حافظ العصر ابی الفضل جلال الدین ابن الامام کمال الدین السیوطی الشافعی فسح اللہ ...."

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ علی ما انعم و صلی اللہ علی رسولہ محمد و سلم، هذا ما وقع الوعد بہ من افراد الحیوان الزاید علی ما فی کتاب الشیخ کمال الدین الدمیری رحمہ اللہ مرتبا علی حروف المعجم".

انتہا: ـــــ "الیفنہ البقرۃ، هذا آخر کتاب زیادۃ عنوان الدیوان فی اسماء الحیوان للامام الحافظ الحجۃ الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ... والحمد للہ رب العالمین"۔

دیوان الحیوان اور ذیل الحیوان کی کتابت تقریباً یکساں ہے اور ایک ہی کاتب کی معلوم ہوتی ہے۔

Marfat.com

عنوان الدیان کی کتابت کچھ مختلف ہے۔

اپنے موضوع پر یہ ایک اہم اور وقیع اضافہ ہے۔ اس کے طبع ہونے کا کوئی واضح ثبوت نہ مل سکا۔

یہ مخطوطہ مختلف جہات سے اہمیت کا حامل ہے۔

۱۔ سرورق پر لکھی ہوئی تحریر کے مطابق یہ علامہ سیوطی کے کسی شاگرد کا نوشتہ ہے۔

۲۔ ق ۱۷ پر کاتب کی یہ تحریر کہ "ایک ورق کم ہے، جو مؤلف کے اصل نسخے ہی سے ضائع ہو گیا" اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ مخطوطہ مؤلف کے اصل نسخہ سے منقول ہے۔

۳۔ سرورق پر لکھی ہوئی دوسری تحریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ نسخہ مرتضیٰ الزبیدی کی نظر سے گذرا ہے اور کسی شاگرد نے اس نسخہ کو ان سے پڑھا ہے۔

مؤلف کے مختصر حالات علامہ سیوطی دنیائے تالیف و تصنیف میں ایک ممتاز ترین مقام رکھتے ہیں، کثرت تصنیف کی بنا پر ان کو "اعجوبة الدهر" کا لقب بھی ملا ہے۔ ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں پھر بھی مختصر تذکرہ نامناسب نہیں۔

ان کا پورا نام جلال الدین، ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین الخضیری السیوطی ہے قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں نشو و نما پائی، سال ولادت ۸۴۹ھ = ۱۴۴۵ء پانچ سال کی عمر میں یتیمی کا صدمہ اٹھانا پڑا۔ ابھی آٹھ سال کے بھی نہ ہوئے تھے کہ قرآن حفظ کر لیا، اپنے عہد کے ممتاز علماء سے مختلف علوم و فنون میں کسب فیض کیا، اور بیشتر علوم میں تبحر و اختصاص حاصل کیا۔ تقریباً پندرہ سال کی عمر سے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ اور عمر کے آخر حصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ چالیس سال کی عمر کے ہوئے، تو عزلت گزیں ہو گئے۔ ان کی بہتیری تصانیف اسی دور کی یادگار ہیں۔

امراء اور رؤسا ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ہدایا پیش کرتے لیکن وہ قبول نہیں کرتے، سلطان نے انہیں کئی بار دعوت دی، مگر دربار میں کبھی حاضر نہیں ہوئے، تحائف و ہدایا بھیجے، تو انھوں نے واپس کر دیئے تادم مرگ اپنے اصول پر قائم رہے۔ قاہرہ میں ۹۱۱ھ = ۱۵۰۵ء میں وفات پائی اور باب القرافہ کے باہر دفن کیے گئے

تصانیف کی تعداد: علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاہرة" میں اپنی تصانیف کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تین سو تک پہنچ چکی ہے۔ یہ ان تصانیف کے علاوہ ہیں جن سے رجوع کر لیا ہے یا جنھیں تلف کر دیا ہے۔ کشف الظنون میں تقریباً ۔۔۔ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ صاحب الاعلام نے تعداد تقریباً "۶۰۰" لکھی ہے

Marfat.com

معجم المطبوعات میں لکھا ہے کہ پانچ سو سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے ۔ براکلمان نے ۱۵۴ مخطوطات و مطبوعات کا تذکرہ کیا ہے ۔ فلوگل نے ۵۶۰ تصانیف کا تذکرہ کیا ہے ۔ جمیل بک نے اپنی کتاب عقد الجوہر میں ۵۶۰ تصنیفات کا ذکر کیا ہے (معجم المطبوعات ص ۱۰۷۴) البغدادی نے ہدیۃ العارفین میں تقریباً ۷۰۰ کتابوں کے نام درج کیے ہیں ۔

اس مخطوطہ کا نمبر ۲۲۱۶ ہے ۔

حوالے کے لیے : لائبریری کیٹلاگ ج ۵ حصہ اول ص ۳ حسن المحاضرہ ج ۱ ، ۱۵۵ ، ۱۸۸ ؛ معجم المطبوعات ص ۱۰۷۳ - ۱۰۸۵ ، کشف الظنون ج ۱ ، ص ۷۰ ، ۶۹ ، ہدیۃ العارفین ج ۱ ، ص ۵۳۴ - ۵۴۴ ، الاعلام ج ۴ ص ۷۱ - ۳۰ ، معجم المصنفین ج ۵ ، ص ۱۲۸ - ۱۳۱ ، بروکلمان ج ۲ ، ص ۱۴۳ - ۱۵۸

فارسی مخطوطات

نور العیون

ایک نادر اہم اور قدیم فارسی تصنیف "نور العیون" کے نام سے لائبریری میں موجود ہے ۔ اس کا تعلق علم طب سے ہے اور موضوع چشم انسانی ہے ۔ یہ کتاب مکمل ہے اور آنکھ کی تشریح ، امراض اور علاج پر مشتمل ہے ۔

مصنف کا نام ابو روح محمد بن منصور بن ابی عبداللہ بن منصور الجرجانی ہے ۔ اور "زرین دست" کے نام سے معروف ہے ۔ ایتھے نے الجرجانی کی جگہ المینی لکھا ہے ۔ (بوڈلین کیٹلاگ نمبر ۱۵۷۵)

دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ زمانہ ماضی میں عربی زبان کا رواج تھا ۔ اس لیے وہ علوم جو سریانی ، یونانی ، ہندوانی وغیرہ میں تھے ، انہیں عربی میں منتقل کر لیا گیا ، لیکن جس زمانہ میں یہ کتاب لکھی جا رہی ہے فارسی دری کا عام رواج ہے اور ارباب اقتدار کی زبان بھی فارسی ہے ، اس بنا پر یہ کتاب فارسی میں مرتب کی گئی ہے ۔

پھر اس کتاب کی تالیف کا باعث یہ تحریر کیا ہے کہ زمانہ ماسبق میں طب پر بہت کچھ لکھا گیا ، لیکن چشم و امراض چشم کے موضوع سے اعتنا نہیں کی گئی ۔ یا اگر کسی نے دلچسپی لی بھی تو کما حقہ اس موضوع پر روشنی نہیں ڈالی ، چنانچہ لکھتے ہیں :

د چوں نگاہ کردم و دیدم ہمہ کسانی کہ پیش از من بودند و در طب سخن گفتند در چشم کمتر گفتند ۔

حکمائے ماضی کی اس موضوع کی طرف توجہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :

Marfat.com

"وحنین بن اسحاق کتابی کردہ بود مفرد در شش دہ مقالت در ترکیب و علاج و داد [و دوا ؟] براده است، و ابن ماسویہ نیز کتابی کردہ است و محمد بن زکریا رازی، وغیر ایشان از اطبا، بزرگ کہ معروف اند ایشان ہر یکی چیزی کردہ اند اما انچہ بایست یاد نکردند۔"

پھر لکھتے ہیں کہ جالینوس سے قبل اور بعد کے حکمانے امراض چشم کا تو تذکرہ کیا ہے، لیکن علاج پر روشنی نہیں ڈالی ہے یا اگر علاج کا بیان ہے، تو بیان تام نہیں ہے، ان حالات کے پیش نظر مؤلف نے اپنے مربی ملک شاہ بن محمد بن داؤد سلجوقی (۴۶۵ - ۴۸۵ھ = ۱۰۷۲-۱۰۹۲ء) کے ایما پر ۴۸۰ ہجری میں یہ کتاب نور العین کے نام سے ترتیب دی اور حنین بن اسحاق کے اتباع میں اسے سوال و جواب کی شکل میں مرتب کیا۔

ابتدا: ـــــــ "بدانکہ اول علم بزبان یونان و سریانی بود تا بوقت پیغامبر ما علیہ السلام"

انتہا ـــــــ "حکیم مجہول گوید کہ ہر کہ بتر سد کہ روشنائی وی بر ود و بترسد از نابینائی باید کہ مادام شلجم خورد خام یا پختہ و رسیری و گرسنگی چندانکہ بتواند خوردن تا سیر گردد۔"

اوراق کی تعداد ۷۰ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں کتابت خط نستعلیق میں ہے، سال کتابت ۹۸۰ھ ہے۔

ترقیمہ ـــــــ "تمت الکتاب بعون الملک الوہاب تحریرا فی غرہ شہر ذی الحجۃ الحرام سنۃ ثمانین وتسعمائۃ الہجریۃ النبوی"

آخر کی عبارت ناقص ہے۔ آخری صفحہ کا نصف اور بعض صفحے حامل البیاض ہیں۔

مخطوطہ آب زدہ اور قدرے مجروح ہے۔ مرمت میں نئی شیرازہ بندی کی گئی ہے۔

دیگر نسخے: فہرست مشترک پاکستان (ج ۱، ص ۷۶۳)،

مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ ج ۱۱، ص ۱، نمبر ۹۶۱۔

اس مخطوطہ کا کیٹلاگ نمبر ۹۶۱ (جلد ۱۱) ہے اور ہینڈلسٹ نمبر ۱۰۱۱ ہے۔

الاغراض الطبیہ ⊡

علم طب کے موضوع پر ایک بسیط اور نہایت کارآمد تصنیف ہے، اس کا پورا نام "الاغراض الطبیۃ والمباحث العلائیہ" ہے۔

اس مخطوطہ سے متعلق حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی کا ایک تفصیلی مقالہ خدا بخش لائبریری جرنل شمارہ

⊡ طبع شدہ

Marfat.com

۱۲' میں شائع ہو چکا ہے، پھر بھی یہاں پر مختصر تعارف نامناسب نہیں معلوم ہوتا۔

یہ کتاب ذخیرۂ خوارزم شاہی کے شہرہ آفاق مصنف اسماعیل بن حسین جرجانی کی تصنیف ہے۔ جرجانی کے سال وفات میں اختلاف ہے، اختلاف کا ماحصل یہ ہے کہ اس کی وفات ۵۳۰ھ = ۱۱۳۶ء سے ۵۳۵ھ = ۱۱۴۱ء کے درمیان ہوئی۔ اس کتاب کو مصنف نے ابوالمظفر اتسز بن خوارزم شاہ (۱۱۲۷ - ۱۱۵۶ء) کے وزیر مجدالدین ابو محمد الصاحب بن محمد البخاری کے ایما پر مدون کیا ہے، یہ کتاب طب کے نظری اور عملی مباحث پر بڑی حد تک حاوی ہے۔

یہ مخطوطہ اپنی قدامت اور حسن کتابت کی بنا پر اہمیت کا حامل ہے، یہ تین حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصہ رنگین و زریں سرنامہ پر مشتمل ہے، ۶ اوراق پر مبنی ایک فہرست مضامین ہے۔ اس کا سرنامہ بھی رنگین، زریں اور منقش ہے۔

اوراق کی تعداد ۲۱۴ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، طول و عرض ۲ر۱۸×۱۲' ۵ء۴م×۵ر۱ سینٹی میٹر ہے۔

ابتدا: "...... اما بعد حمدالله تعالیٰ ... باید دانست کہ ہر کہ مجلس بادشاہاں جدید و تحفہ خواہد برد... و ہیچ تحفہ چوں تحفہ علمی نیست"۔

کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام رشید علی محمد الحسینی ہے۔ سن کتابت ۹۴۹ ہجری ہے۔

ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:—"تمم الاغراض الطبیة والمباحث العلائیة بعون الله تعالیٰ ... فرغت فی اول شعبان سنة تسع واربعین وتسعمائة ... العبد رشید علی محمد الحسینی غفرله الله له ولوالدیه"

اس مخطوطہ سے متعلق پروفیسر محمد محفوظ الحق کلکتہ یونیورسٹی کا ایک وقیع مضمون ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے مجلہ نمبر ا جلد ۲' (فروری ۱۹۳۶ء) میں شائع ہوا تھا، مجلہ کا متعلقہ حصہ اس مخطوطہ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔

سرورق پر موجود بعض تحریروں اور مہروں کی بنا پر اس مخطوطہ کی اہمیت میں مزید ہو جاتا ہے۔ بعض الفاظ اب پڑھے نہیں جاتے، لیکن پروفیسر محفوظ الحق کے مضمون سے ان الفاظ کی تعیین ہو جاتی ہے اور یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ مخطوطہ دربار اکبری کے مشہور طبیب فتح اللہ گیلانی اور عہد اکبری و جہانگیری کے بلند پایہ اہل قلم

Marfat.com

امیر خانخاناں عبدالرحیم بن بیرم خاں کی ملکیت میں رہ چکا ہے تفصیل درج ذیل ہے:

۱- تحریر: "اللہ اکبر داخل عاریت خانہ اقل عباد فتح اللہ بن ابوالفتح گیلانی شد"

مہر: "فتح اللہ بن ابوالفتح"

۲- تحریر: "اللہ اکبر، در احمد نگر از قاضی افضل ہدیہ شد، بتاریخ سنہ ہزار و دو زیادہ ....

محمد [عبدالرحیم] ابن [محمد بیرم]"

مہر: "خان خاناں مرید اکبر شاہ"

"اطبائے عہد مغلیہ" کے مؤلف حکیم سید علی کوثر چاند پوری نے "الاغراض الطبیہ" کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب سے متعلق پروفیسر سید عبدالقادر، پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کا بھی ایک مقالہ ہے، جو انڈیا آفس لائبریری لندن کے مخطوطہ پر تحقیقی کام کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے (اطبائے عہد مغلیہ، صفحہ ذیل تصویر مؤلف

زیر نظر مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۳۶۲ ہے)

ذخیرہ خوارزم شاہی ⊡

یہ اسماعیل الجرجانی کی شہرہ آفاق تصنیف کا ایک قدیم ترین مخطوطہ ہے۔ یہ دو جلدوں میں مجلد ہے۔ جلد اوّل ۱۸۹ اوراق پر مشتمل ہے اور جلد ثانی میں ۲۱۴ اوراق ہیں، اوراق کی مجموعی تعداد ۴۰۳ ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۱۷ × ½۱۲، ۱۶ × ۱۰ انچ ہے۔ پوری کتاب کو نو حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصہ کا نام بخش (کتاب) رکھا ہے۔ پہلی جلد ابتدائی پانچ حصوں پر مشتمل ہے اور دوسری جلد میں بقیہ پانچ حصے ہیں۔ کتابت پاکیزہ خط نسخ میں ہے۔ مخطوطہ باستثنار بعض اوراق محمد بن احمد بن عثمان کا لکھا ہوا ہے۔ اکثر حصوں کے اختتام پر اس حصہ کی تاریخ کتابت مرقوم ہے۔ بخش اول کے آخر میں یہ ترقیمہ ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ حصہ ۶۶۴ھ میں لکھا گیا ہے:

"در خوب ترین وقتی تمام شد کتاب نخستین از کتب ہمارہ ذخیرہ وازپس این کتاب دویم آید ان شاء اللہ تعالیٰ... عشر از سلخ شہر اللہ المبارک ذی قعدة حجہ اربع وستین و ستمائۃ ہجریہ بر دست ضعیف تر ین ہمہ خلایق محمد بن احمد بن عثمان خندکس سمنانی [کذا]"

دوسرے حصہ کے آخری سات ورق احمد بن ابوالقاسم کے نوشتہ ہیں، سن کتابت ۶۱۴ھ ہے ترقیمہ یہ ہے: ــــــ "تمام شد کتاب دوم از ذخیرہ خوارزم شاہی وازپس این کتاب سیم آید

⊡ طبع شدہ، مخطوطہ قدیم ہے۔

Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ وقع الفراغ من تحریرہ الرابع والعشرون من رجب المبارک سنۃ احدی واربعین سبعمائۃ علی ید العبد الضعیف... احمد ابن محمد ابن ابو القاسم الخارمی [الخوارزمی ؟]"

اسی کتاب کے نو نسخہ چند اوراق دونوں جلدوں میں کہیں کہیں مل جاتے ہیں، پہلی جلد کی ابتداء میں چند اوراق اور دوسری جلد کے آخری دو ورق بعد کے نوشتہ ہیں، مزید تاریخہائے کتابت مختلف حصوں کے آخر میں اس طرح مرقوم ہیں: بخش چہارم، ربیع الثانی ۶۶۵ھ، بخش ششم، شوال ۶۶۸ھ، بخش ہفتم و ہشتم، ذوالحجہ ۶۶۸ھ

بالترتیب دونوں جلدوں کے نمبر یہ ہیں: ہینڈ لسٹ نمبر ۹۷۶، ۹۷۷، کیٹلاگ نمبر ۹۶۲، ۹۶۳ (ج ۱۱)

تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو، لائبریری کیٹلاگ ج ۱۱، ص ۴-۶

لائبریری میں ذخیرۂ خوارزم شاہی کے فرید کئی نسخے ہیں، جن میں ایک نسخہ جو تین جلدوں پر مشتمل ہے، ۹۵۶ھ کا نوشتہ ہے۔

اختیارات بدیعی ☐

یہ کتاب علی بن الحسین الانصاری المشتہر بحاجی زین العطار (۸۰۶ھ = ۱۴۰۳ء) کی تصنیف ہے، جو دو مقالات پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ ادویہ مفردہ اور دوسرا مقالہ ادویہ مرکبہ کے بیان میں ہے۔

یہ کتاب ۱۸۷۹ء میں بمقام کانپور طبع ہو چکی ہے، اس کا ذکر اس بنا پر نامناسب نہیں ہے کہ یہ مخطوطہ قدیم ترین نہیں تو قدیم تر ضرور ہے۔ اس کا سال کتابت ۹۹۶ھ ہے، کاتب کا نام "برہان" ہے کتابت نستعلیق خفی میں ہے۔ جداول زریں اور رنگین خطوط پر مبنی ہے۔ ہر مقالہ کی ابتداء میں منقش عنوان ہے۔

اس پر شاہان اودھ میں سے سلیمان جاہ، امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کی مہریں ہیں۔

تفصیل کے لیے: لائبریری کیٹلاگ جلد ۱۱، ص ۱۰-۱۱، مزید معلومات اور دیگر نسخوں کے لیے: فہرست مشترک پاکستان ج ۱، ص ۴۷۷-۴۸۰

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۹۵۰ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۹۶۸ ہے۔

ترجمۂ قانون ☒

یہ مخطوطہ ابن سینا (م ۴۲۰ھ = ۹۸۰ء) کی شہرۂ آفاق تصنیف القانون (کتاب دوم) کے ترجمہ پر مشتمل ہے بعہد اکبری کے مشہور اہل علم ملا فتح اللہ بن فخر الدین شیرازی (م ۹۹۷ھ = ۱۵۸۹ء) کا ہے۔

یہ مخطوطہ دو جلدوں میں مجلد ہے۔ اوراق کی تعداد ۴۲۵ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں۔ طول و عرض

☐ طبع شدہ ☒ طبع شدہ

Marfat.com

۲۷/۵ x ۱۹/۱۶ x ۱۶ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت نستعلیق شکستہ آمیز ہے۔ سال کتابت ۱۰۰۲ھ ہے۔ یعنی یہ مخطوطہ مترجم کی وفات کے پانچ سال بعد کا نوشتہ ہے عنوانات کے لیے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

ابتدا:۔۔۔۔۔ "الحمد للہ رب العالمین، حمدی کہ لمعات صدق آن ... جان را منور سازد"

انتہا:۔۔۔۔۔ "دپاک کند.. برائے تحلیل و مہیا کند از برای تیغال ..."

ترقیمہ۔۔۔۔۔ "تمام شد کتاب ... از زبان یونانی فارسی ... و مترجم آن ... فتح اللہ بن فخر الدین شیرازی است، در تاریخ ... شہر ربیع سنہ الف و اثنتین ... در شہر لاہور، در ایام سلطنت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی..."

مخطوطہ کرم خوردہ اور آب زدہ ہے، بعض اوراق کے مجروح ہونے کی بنا پر کاغذ چسپاں کر دیا گیا ہے۔

سرورق پر ایک کہنہ مدور کاغذ کا ٹکڑہ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ جس پر یہ نام مرقوم ہے: "ملک ابی الفتح محمد عبد الشکور البہاری المانفوری ۱۳۱۹ سنہ الف وثلثمائۃ وتسع عشرہ"۔

"مولانا عبد الشکور مانپوری" مولانا مسعود عالم ندوی سابق کیٹلاگ خدا بخش لائبریری کے والد کا نام تھا۔ چنانچہ عبارت بالا کے نیچے مولانا ندوی کی یہ تحریر موجود ہے:

اپنے والد ماجد مولانا عبد الشکور صاحب مدظلہ کی یہ کتاب میں نے کتب خانہ کو ہدیہ کی۔ مسعود عالم ندوی (کٹیلاگر) ۲۹-۳-۶۰ھ = ۲۷-۴-۴۱ء

فتح اللہ شیرازی کے حالات کے لیے: بادشاہ نامہ ص ۳۵، عمل صالح ماثر الامراء ۱ ص ۱۰۰، اکبر نامہ ج ۳ ص ۴۹۴ منتخب التواریخ ص ۲۴۳ اطبائے عہد مغلیہ ص ۱۵۱-۱۵۷، نزہۃ الخواطر ج ۵۔

اس مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۴۹۷

منتخب الاطبا

معالجات کے موضوع پر ایک کارآمد رسالہ ہے، یہ رسالہ ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ مؤلف کا نام کہیں پر مذکور نہیں ہے۔ رضا لائبریری رامپور اور ندوۃ العلماء لائبریری لکھنؤ میں بھی اس کے نسخے موجود ہیں۔ فہرست مشترک پاکستان (ص ۴۸، ۴۹) ۵ نسخوں کا تذکرہ ہے اور مؤلف کا نام خیر اللہ الہ آبادی (م ۱۰۹۴

= ۱۶۴۸ء) لکھا ہے۔

لائبریری میں اس کے دو نسخے موجود ہیں:

۱- یہ نسخہ ۱۵ اوراق پر مشتمل ہے۔ سطور کی تعداد ۱۲ ہے، طول و عرض ۲۱٫۳ × ۱۴، ۱۷٫۵ × ۸٫۵ سینٹی میٹر ہے۔ یہ نسخہ ۲۸ ابواب پر مشتمل ہے۔ انتیسواں باب نہیں ہے۔ پہلا ورق بھی موجود نہیں ہے۔ اس لیے ابتدا یوں ہوتی ہے،

"و نام این منتخب الاعتبار نہادہ شد کہ ما را و دیگراں [را] بکار آید"

انتہا: ــــــ "بعدہ سرد شدن نگاہدارد، رتی ازاں آب بریک تولہ مس گداختہ، بمقصود رسد، در قلعی انداز دماہ شود"

کتابت خط شکستہ میں ہے۔ سال کتابت ۱۲۲۴ھ ہے۔ کاتب کا نام مذکور نہیں ہے، لیکن یہ مرقوم ہے کہ مخطوطہ بختاور سنگھ نامی کے لیے لکھا گیا:

"... مرقوم پنجم جمادی الاوّل سنہ ۱۲۲۴ھ ... تمام شد کتاب نسخہ برائے خاطر داشت برخوردار بختاور سنگھ طول عمرہ"

ترقیمہ کے نیچے "تجربات ہندی طب" مرقوم ہے۔

آخر میں مزید ۸ اوراق ہیں، جن پر نسخے نقوش اور مختلف تحریریں ہیں۔

۲- یہ نسخہ ابتدائی ۱۶ اوراق پر مشتمل ہے، پہلا ورق بھی موجود نہیں ہے، سطور کی تعداد ۱۰ ہے، طول و عرض ۲۴×۱۷، ۱۹ × ۹٫۵ سینٹی میٹر ہے۔

منجملہ ۲۹ ابواب کے چھ ابواب اس نسخہ میں شامل ہیں، باب ششم بھی نامکمل ہے۔

ابتدا یوں ہوتی ہے: ــــــ "با تمام رساند نام آں منتخب الاطبا نہاد"

انتہا: ــــــ "علاج روشنی چشم فلفل ... برگ نیب درس نیز یک درم کوفتہ خشک کردہ"

کتابت نستعلیق مائل بہ شکست ہے۔ کاتب کا نام اور سال کتابت معلوم نہ ہو سکا۔ تخمینہ تیرھویں صدی ہجری کا ہے۔

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۰۱۳/۱ ہے۔

خیر التجارب

فن معالجات میں ایک کارآمد رسالہ ہے۔ امراض کے اسباب و علامات پر روشنی ڈالنے کے بعد امراض سے متعلق مفرد و مرکب ادویہ کا بیان ہے۔ یہ رسالہ ۲۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب بست و دوم کے بعد بارہ اوراق

Marfat.com

میں مرکبات کا بیان ہے، جس کے تحت اطریفل، حبوب، حلوی، روغن، سفوف وغیرہ کے نسخے درج کیے ہیں۔

لائبریری کے دو نسخوں میں سے ایک حامل دیباچہ ہے جس میں مؤلف نے اپنا نام فتح اللہ مانک پوری لکھا ہے اور لکھا ہے کہ "میں نے حکمائے نامدار سے علم طب حاصل کیا اور علم طب میں فضلا و حکما نے جو بے انتہا تصانیف چھوڑی ہیں بقدر استعداد ان کتابوں سے مستفید ہوا، پھر میں نواب خیر اندیش خاں کے دربار سے وابستہ ہوگیا اور نواب موصوف کے حسب ارشاد اپنے مجربات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی تاکہ بندگان خدا کو ضرورت کے وقت کام آئے۔"

لیکن توضیحی فہرست مخطوطات کتب خانہ ہمدرد کراچی (جلد اول ص ۸۹-۹۱) میں خیر التجارب کے نسخوں کا تعارف کراتے ہوئے، مؤلف کا نام خیر اندیش خاں لکھا ہے اور وجہ تالیف مذکورہ بالا بیان سے مختلف لکھی ہے نیز اس کا سال تصنیف ۱۰۹۵ھ = ۱۶۸۴ء تحریر کیا ہے۔ فہرست مشترک پاکستان (ج ۱، ص ۵۵۸-۵۵۹) میں خیر التجارب کے نام سے دو کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک کا مؤلف محمد کاظم کو بتایا ہے اور دوسرے کا محمد خاں، خیر اندیش خاں عالمگیری کو، محمد کاظم کی تالیف کو ۲۳ ابواب پر مبنی لکھا ہے۔ ابواب و فصول کی تفصیلات درج کی ہیں، وہ زیر نظر مخطوطہ سے بالکلیہ مماثل ہے۔

فہرست نگار نے خیر اندیش خاں کی تالیف کو تین مقالات پر مبنی بتایا ہے اور مقالہ دوم کے مضامین کو محمد کاظم کی تالیف سے مماثل تحریر کیا ہے۔ (فہرست مشترک پاکستان ج ۱، ص ۵۵۸-۵۵۹)

ابتدا:۔۔۔۔۔ "الحمد للہ کہ خالق کل مخلوقات ... اما بعد می گوید بندہ ضعیف شیخ فتح اللہ مانکپوری"

انتہا:۔۔۔۔۔ "... و رنگ روی لعل شود و طعام ہضم گردد و درد بندہا بالکلی دور شود و منافع بسیار است"

اس کے دو نسخے لائبریری میں موجود ہیں:

۱۔ اوراق کی تعداد ۱۰۱ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۲٫۵ × ۱۲٫۵، ۱۹ × ۹ سینٹی میٹر ہے، ق ۹۸ موجود نہیں ہے۔ کاتب کا نام کریم الدین ہے۔ کتابت کا سال صرف ۳ ؁ لکھا ہے۔

ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:۔۔۔۔۔ "تمام شد نسخہ خیر التجارب بروز جمعہ وقت عصر تاریخ سیوم ربیع الاول ۳ ؁ بخط بندہ احقر کریم الدین طالب علم ولد شیخ مسیح الدین بن شیخ بدر الدین ..."

ہینڈ لسٹ نمبر ۱/۱۴۱/۴۷۴ ہے۔

Marfat.com

۲- اوراق کی تعداد ۱۰۲ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۸ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۴٫۵ × ۱۷٫۵؛ ۱۹ × ۱۰٫۵ سینٹی میٹر ہے۔

ابتدا بغیر دیباچہ کے اس طرح ہے :

"باب اوّل در امراض سر و این مشتمل است بر لبست و پنج فصل"

انتہا نسخہ مقدم الذکر کے مطابق ہے۔ کتابت خط نستعلیق مائل بہ شکست میں ہے۔ کاتب کا نام بھوانی سنگھ ہے۔ سن کتابت ۱۲۱۱ھ فصلی ہے۔

ترقیمہ : ـــــ تمام شد نسخہ خیر التجارب روز دوشنبہ... ۲۶ مطابق ۱۲۱۱ فصلی در بلدۂ عظیم آباد بخط بندہ بھوانی سنگھ تحریر یافت"۔

ہینڈ لسٹ نمبر ۴۲۹۸ ہے۔

نفیس الاطبّاء

یہ رسالہ علاج الامراض سے متعلق ہے۔ مؤلف کا نام ابوالخیر محمد بن محمد الفارسی ہے۔ ریحانۃ الادب میں ان کا تذکرہ ہے۔ غیاث الدین منصور (م ۹۴۰ھ = ۱۵۳۳ء) کا شاگرد بتایا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ مؤلف کا عہد دسویں ہجری ہے۔ ان کی دیگر تصانیف کا تذکرہ کیا ہے، مگر اس کتاب کا ذکر نہیں کیا ہے (ریحانۃ الادب ج ۷، ص ۹۴) ایک دوسری تصنیف کے ذیل میں ان کا نام لکھا ہے اور دسویں ہجری کے اطبا میں شمار کیا ہے۔ فہرست مشترک پاکستان (ج ۱، ص ۲۲۵)

کتاب دو صحیفوں پر منقسم ہے، ابتدا میں علم طب کا مختصر تعارف ہے۔ صحیفۂ اولیٰ میں طب نظری سے بحث کی گئی ہے اور عناصر، امزجہ، عظام، اعصاب، عضلات، نبض وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر تشریح اعضاء کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

صحیفۂ دوم میں امراض سے بحث کی ہے، فصل کے عنوان کے تحت امراض کے نام لکھے ہیں، اسباب و علامات بیان کرنے کے بعد علاج تجویز کیے ہیں۔

یہ نسخہ ناقص ہے۔ کیٹلاگ میں اسے ناقص الآخر لکھا ہے، جبکہ اس کا آخری ورق، جس کا موجودہ نمبر ۲۰ ہے درمیانِ کتاب موجود ہے۔ اس لیے یہ مخطوطہ ناقص الوسط ہے۔ یعنی درمیان کے اوراق غائب ہیں۔ اس بنا پر تشریح اعضاء کا سلسلہ بحث کلیہ (گردہ) تک پہنچ کر رہ گیا ہے، اور اس کے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔

Marfat.com

ابتدا: ــــــ "حمداً محمود و ثناء بے حکیم را سزاوار است کہ مصور صنعتش از ترکیب اجسام متخالفہ و کیفیات متضادہ ہیکل مطبوع انسان را باحسن صورتی تصویر نمود۔"

اوراق کی تعداد ۱۲۵ ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۵ سطریں ہیں۔ یہ مخطوطہ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا، سال کتابت ۹۶۲ھ ہے، قرینہ ہے کہ یہ عہد مؤلف کا مخطوطہ ہے۔ ترقیمہ ق ۲۰ پر اس طرح مرقوم ہے:

"فرغت من تحریر هذا الکتاب... بمکة المشرفة فی... ۹۶۲..."

ھینڈ لسٹ نمبر ۹۵۳ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۹۸۴ ہے۔

نافع الخلق

معالجات قانون وغیرہ کے اقتباس پر یہ رسالہ مبنی ہے۔ مختلف امراض کی کیفیات ادویہ مرکبہ کے نسخے اور ان کے منافع جمع کیے ہیں۔

ابتدا: ــــــ "الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد این رسالہ ایست در علم طب مسمیٰ نافع الخلق تالیف احقر العباد سید عبد الفتاح المخاطب من الرسول الامین بخواجہ عبد اللہ تمکین منتخب از معالجات قانون وغیر آن۔"

انتہا: ــــــ "بدانکہ بحران کہ در آن تعدد تی و جمیع مستفرغات ممنوع آمد این است چہارم ہفتم یازدہم سیزدہم چہاردہم ہفدہم... بست و یکم بست چہارم بست ہفتم سی ام سی و چہارم سی ہفتم چہلم با تمام رسید، نسخہ نافع الخلق تالیف سید عبد الفتاح خاں صاحب مرحوم بتاریخ چہارم صفر سنہ ۱۲ ہجری [کذا]"

دیباچہ سے صرف یہ معلوم ہو سکا کہ مؤلف کا نام سید عبد الفتاح المخاطب بخواجہ عبد اللہ تمکین ہے۔ ترقیمہ میں سن کی جگہ پر صرف ۱۲ کا عدد مرقوم ہے، جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ تیرہویں صدی کی کتابت ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۸ ہے۔

مخطوطہ کا نمبر ۱/۱۵۹۹ (ACC.) ہے۔

قرابادین معصومی

ادویہ مرکبہ پر مشتمل یہ قرابادین حکیم محمد معصوم بن کریم الدین شوستری شیرازی کی تالیف ہے۔ اطبائے عہد مغلیہ میں مؤلف کا سال وفات ۱۱۰۲ھ=۱۶۹۱ء مرقوم ہے۔ دیباچہ میں قرابادین کا سال تکمیل ۱۰۵۹ھ

Marfat.com

۱۶۴۹ء لکھا ہے، یہ تالیف ایک مقدمہ، سات مقالات اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

اس کے چار نسخے لائبریری میں موجود ہیں، جن میں ایک نسخہ قابل ذکر ہے:

یہ نسخہ ۲۵۰ اوراق پر مشتمل ہے، مسطر ۱۵، کتابت معمولی نستعلیق میں ہے، عنوان منقش ہے، کتابت ۱۱۱۴ کی ہے۔

ابتدا: —— "تحمیدی کہ لسانی اعتذار تذکار سبحانی صوامع افلاک در اظہار وتکرار آں بعجز قائل ومعترف است"۔

اس مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۱۰۰۰ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۹۸۹ ہے۔

دوسرے دو نسخوں کے نمبر یہ ہیں، ہینڈ لسٹ نمبر ۱۰۰۱-۲۰۰۲، کیٹلاگ نمبر ۹۹۰-۹۹۱، چوتھے نسخے کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۵۹۴ ہے۔

تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ ہو: لائبریری کیٹلاگ ج ۱۱ ص ۲۴-۲۵، اطبائے عہد مغلیہ ص ۱۸۵، فہرست مشترک پاکستان ج ۱ ص ۶۹۰-۶۹۱، ہمدرد کراچی ج ۱ ص ۷۰۰۔

شفاء القلوب

علم طب پر ایک جامع اور مختصر تالیف ہے، جو مبادی علم طب، حفظان صحت، معالجات، ادویہ مفردہ ومرکبہ کے بیان پر مشتمل ہے، کتاب ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مبنی ہے، ابواب کی تقسیم در تقسیم ان ناموں سے کی ہے، مقالہ، فصل، منفعت، مطلب، بحث، قاعدہ، فائدہ، قانون، فن اور تعلیم، مضامین کی ترتیب درج ذیل ہے:

مقدمہ در بیان شرف علم طب وتعریف آن۔ ق ۲ (الف)		باب اول در حفظ صحت	ق ۷ (ب)
باب دوم کیفیت علاج	ق ۴۶ (ب)	باب سوم در ادویہ واغذیہ	ق ۶۲ (الف)
خاتمہ در متفرقات	ق ۱۶۱ (ب)		

ابتدا: —— "محامد مقدس اساس وسپاس بی قیاس حکیمی را رواست کہ باقتضاء شفا برای اشارات حکمت کافیہ"۔

انتہا: —— "بر بازوی طفل یا غیر وی بندد از شر دیو وجنیان وغیر آن در ضمان باشد وہیچ آسیبی وآفتی از حوادث زمان بوی نرسد ان شاء اللہ تعالیٰ"۔

Marfat.com

اوراق کی تعداد ۱۶۹ ہے، ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں، طول و عرض ۵ر۲۲ × ۱۵، ۵ر۱۴ × ۶ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت پاکیزہ خط نسخ میں ہے۔ مخطوطہ پر قدامت کے اثرات پائے جاتے ہیں، اکثر اوراق پر باریک کاغذ چپیاں کر دیا گیا ہے۔ لائبریری کیٹلاگ میں اسے ناقص الآخر قرار دیا گیا ہے، ق ۱۶۸ (ب) کی آخری سطر کو کتاب کی آخری عبارت کی حیثیت سے نقل کیا گیا ہے، لیکن اس وقت مخطوطہ ۱۶۹ اوراق پر مشتمل موجود ہے، ق ۱۶۹ اس کا آخری ورق ہے، جس پر کتاب مکمل ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فہرست سازی کے وقت آخری ورق موجود نہیں تھا۔ یا کسی دوسرے مجموعہ میں شامل تھا۔ نئی جلد سازی کے وقت وہ ورق مل گیا اور کتاب مکمل ہو گئی۔

اس مخطوطہ کی کتابت دو ہاتھوں کی ہے۔ ق ۱-۱۲۱ کی کتابت گہری سیاہ روشنائی سے ہے، جو بعض اوراق پر پھیل گئی ہے اور کہیں کہیں عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ ق ۱۲۲ سے آخر تک کی کتابت کچھ بعد کی معلوم ہوتی ہے، لیکن خاتمہ کے ذیل کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حصہ چار سال بعد یعنی ۱۱۱۰ھ میں لکھا گیا ہے، ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:

"وعلی هذا قد ختمنا هذا الكتاب ولكن هذا القدر كافيا لتذكر الاحباب وقد فرغت من تاليفه وتسويده يوم الخميس عاشر ذی حجة سنه ست ومائة بعد الالف من الهجرة وانا مؤلفه المحتاج احمد المدعو بجلال الدين الطبيب البرجندی غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما واليه والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا"

خاتمہ کے ذیل میں یہ عبارت خط عادی میں مرقوم ہے:

"وقد وفقت باتمام ما الحقه المصنف وفقه الله سبحانه النسخة الاصل الذی هو بخطه وانا اقل العباد عملا... محمد رضا بن الحسينی وكان ذلك ببلدة غزنين لازالت موطنة لاهل التمكين سنة عشر ومایة بعد الالف من الهجرة النبوية علی مهاجرها الوف الاثنية والتحية"

اس تحریر کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلا حصہ خود مؤلف کا نوشتہ ہے اور ۱۱۰۶ھ میں لکھا گیا ہے، اور دوسرا حصہ ۱۱۱۰ھ کا نوشتہ ہے، جس کی کتابت محمد رضا بن الحسینی نے شہر غزنین میں کی ہے۔

Marfat.com

دیباچہ میں مصنف کا نام "احمد الطبیب البرجندی الشہیر بجلال الدین" مرقوم ہے، مؤلف نے یہ کتاب عمدۃ الملک نواب امیر خان کے لیے تالیف کی اور رکاوں کے ورود کے موقع پر نواب مذکور کی خدمت میں پیش کی، امیر خاں محمد شاہ کے امرا میں تھا اور الہ آباد کی گورنری پر ۱۱۵۲ھ = ۱۷۳۹ء میں فائز ہوا تھا، (لائبریری کیٹلاگ جلد ۱۱ ص ۲۴ بحوالہ بیل بائیوگرافیکل ڈکشنری ص ۱۷) اس مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۴۸ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۰۶ (جلد ۱۱) ہے۔

ریاض الفوائد

طب کے ہر دو شعبہ نظری و عملی پر محتوی ایک جامع اور بسیط تالیف ہے۔ مؤلف نے دیباچہ میں اپنا نام اس طرح رقم کیا ہے: " امان بن محمد افضل بن محمد عارف بن محمد حسین میرزا ابن محمد تولک سلطان والی تالقانی" فہرست مشترک پاکستان جلد ۱ ص ۹۲ ۵) میں ۶ نسخوں کی تفصیلات بیان کی ہیں نیز سالار جنگ میوزیم اور آصفیہ میں اس کے نسخوں کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے۔ مؤلف نے نام کی تصحیح اس طرح کی ہے: تولک [توبک]: تالقان [تالقان]

مؤلف نے تحصیل علم طب کا تذکرہ کرتے ہوئے، اپنے استاذ شیخ عبداللطیف بن شیخ عبدالحق کا ذکر کیا ہے۔ [بہ سال ۱۱۴۳ھ = ۱۷۳۱ء، فہرست مشترک] پھر لکھا ہے: کہ "متقدمین و متاخرین کی اہم عربی کتابوں سے استفادہ کرنے کے بعد مطلوبات کا اختصار فارسی میں پیش کیا ہے"۔

کتاب ایک مقدمہ، دو فنون اور ایک خاتمہ پر مبنی ہے، مقدمہ میں ماہیت طب، موضوع طب اور طب کی غایت و غرض کو دو فصلوں میں بیان کیا ہے، فن اول علم نظری پر مشتمل ہے اور اس میں سات مقالے ہیں، فن دوم علم عملی سے متعلق ہے اس میں بھی سات مقالے ہیں۔ دونوں فنون میں ہر مقالہ کے تحت ابواب و فصول کی تقسیم رکھی ہے، خاتمہ بارہ فصلوں پر مشتمل ہے جس میں اطبا و مرضیٰ کے لئے چند اہم ہدایات اور کارآمد معلومات پیش کیے ہیں۔

ابتدا: ــــــ "سپاس بے قیاس مر حکیمی را کہ مغموان الم عصیان را بہ دوای شفا رحمت نجات بخشیدہ و مسموان سم خوردۂ نسیان را بہ تریاق لاتقنطوا من رحمۃ اللہ خلاصی داد"۔

انتہا: ــــــ "بواسطہ آں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان"

Marfat.com

ونیز چیزی از حکمت الٰہی است ومن اوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا لیس لنا باید کہ از مرتبہ خیر بہ طرف شر گراید

واللہ الموفق ... ختمت ہذہ النسخۃ بایدی محمد صدیق و محمد حسن ولد محمد فاروق دہلوی

و محمد ... اسرائیل سنبھلی فی شہر محرم الحرام الف ومائۃ سبعۃ وثمانین من الہجرۃ النبویۃ ... فی التاریخ
۱۱۸۷ھ

اثنا عشر"

- مخطوطہ دو جلدوں میں مجلد ہے، اوراق کی تعداد ۲۵۰ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۱۲/۱۶×۶، ۱۰×۲۰ سینٹی میٹر ہے، کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، ترقیمہ میں تین کاتبوں: محمد صدیق، محمد حسن اور محمد اسرائیل کے نام مرقوم ہیں۔ سال کتابت ۱۱۸۷ ہجری لکھا ہے۔

سرنامہ و ورق آخری صفحہ پر یہ مہر ہے: "محمد صدیق ۱۱۹۲"

ایشیاٹک سوسائٹی نمبر ۱۸۲، کیٹلاگ نمبر ۱۱-۱-۷۔

قرابادین سریانی

ادویہ مرکبہ کے نسخوں پر مشتمل یہ قرابادین اپنی نوعیت میں منفرد ہے۔ نسخوں کا عنوان سرخ روشنائی سے فارسی رسم الخط میں لکھا گیا، لیکن زبان سریانی [لاطینی] استعمال کی گئی، مثلاً عرقیات کے لیے اکوہ ..... (Aqua ....) کے ساتھ دواؤں کے نام ہیں۔ نسخہ کی تفصیلات فارسی زبان میں ہے۔ مرکبات کی مختلف انواع پر یہی نسخے جمع کیے گئے ہیں۔ مثلاً شربت، عرق، حب، قرص، سفوف، سرکہ، مرہم وغیرہ

مصنف کا نام مذکور نہیں ہے۔ کتاب کسی دیباچہ یا مقدمہ سے بے نیاز ہے اور ابتدا براہ راست اس طرح ہوتی ہے:

"باب اول از قرابادین سریانی کہ دراں نسخہ ہا عرق مرکب، سرکہ، وشربیات، وربیات مذکور است اکوہ دی کنیل کم ... یعنی نسخہ ترکیب عرق دارچینی مرکب دارچینی بست و پنج درم"۔

اختتام اس عبارت پر ہوتا ہے:

"وبعد ازاں بخت ہر گاہ شوربت و تیزاب در ظلا محروس نشود و مطلق اثر تیزاب در آں نماند، در چشید فی شیرین مسلم شود، بعد ازاں در سایہ خشک کردہ بدارند"

اس خاتمہ کے بعد نیچے نیز حاشیہ پر مزید نسخے مرقوم ہیں، لیکن کتابت مختلف معلوم ہوتی ہے۔

مخطوطہ ۲۰۰ اوراق پر محتوی ہے، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں، طول و عرض ۵ء۲۰×۱۹ء۵، ۱۲×۲۲ء۵

Marfat.com

سینٹی میٹر ہے، کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے، تخمینہ تیرہویں صدی ہجری کا ہے، مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے، مرمت کے سلسلہ میں حسب ضرورت باریک کاغذ چسپاں کر دیا گیا ہے،

سرورق پر یہ تحریر ہے:

"این نسخہ کہ مملوکہ فقیر محمد علی المخاطب بسعید الدولہ است بطیب خاطر خود بہ بدیہ خدمت سراپا عنایت برادر صاحب عالی شان جناب مسیح الدولہ مرزا علی بخش خان بہادر دامت افضالہم نمودم، من بعد مرا و من یقوم مقامی را دعوی نخواہد بود المرقوم نوزدہم شہر صفر المظفر ۱۲۶۹ ہجری"۔

آخری صفحہ پر ایک مسجع مہر ہے:

"براعدای دین شد مظفر حسین ۱۲۷۷"

سرنامہ پر بھی یہ مہر ہے، اور مظفر حسین مذکور کی تحریر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۶۹ء ار بھی بسلسلہ ملکیت موجود ہے۔

مخطوطہ ہینڈ لسٹ نمبر ۹۹۴ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۱۶ ہے۔

قرابادین کافی

اس کتاب کی ترتیب علاج الامراض کے نہج پر ہوئی ہے۔ یعنی امراض کی بنیاد پر ابواب قائم کیے ہیں، اور ہر مرض کے ضمن میں ادویہ مرکبہ کے مختلف نسخے درج کیے ہیں، مؤلف نے اس کے ساتھ ہی اسے قرابادین کی شکل دی ہے۔ مقدمہ کی فصل سیوم کو جملہ ادویہ مرکبہ مندرجہ کتاب کی فہرست کے لیے مخصوص کیا ہے، اور بہ ترتیب حروف تہجی، انواع ادویہ مرکبہ کے نام درج کیے ہیں۔ جو نسخے اور جتنے نسخے اور جن اوراق پر جن ابواب میں مذکور ہوئے ہیں، ان کی نشاندہی کر دی ہے۔ مثلاً الوشدارو کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"الوشدارو، چہار نسخہ در باب ۵ اول، یک نسخہ در باب ۱۱ ہفتم، یک نسخہ لولوی آن در باب ۱۹ نہم است"۔

مجموعی طور پر تین ہزار تین سو پینتالیس، چھوٹے بڑے نسخے اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں کتاب مقدمہ، بیس ابواب اور خاتمہ پر مبنی ہے۔ مؤلف کا نام "عبدالکریم معروف بہ ملا شاہ"۔

Marfat.com

محمد مرزا خاں ابن حکیم محمد یوسف خاں تھے۔ دیباچہ میں مؤلف نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ علوم ضروریہ کی تحصیل کے بعد وراثت ابوی کی بناپر علم طب کے حصول میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ مشغول ہوا، اور اس علم کے ذریعہ خلق خدا کی خدمت کو اپنا مقصود بنایا۔ پہلے ایک مختصر کتاب اپنے وطن شاہجہاں پور میں مرتب کی، اس کا نام خزینۃ العلاج رکھا اور یہی نام تکمیل کتاب کا مادۂ تاریخ بھی ہے، یعنی ۱۲۰۲ میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔ وہ کتاب اختصار پر مبنی تھی، اس لیے بہتیرے مجربات اس میں درج کرنے سے رہ گئے۔ یہ مجربات خود مؤلف کے تھے علاوہ ازیں مؤلف کے والد حکیم محمد یوسف خاں اور دوسرے اساتذہ کے تھے، ان نسخہ جات کے اضافہ کے ساتھ یہ کتاب مرتب کی۔ انتخاب نسخہ جات کے سلسلہ میں مؤلف کے پیش نظر مندرجہ ذیل کتابیں رہیں، تحفۃ المومنین مجموعہ بقائی، زدار اشکوہی، عجالہ نافعہ تالیف حکیم شریف خاں، مجربات اکبری، طب اکبر، شروح قانون، شروح موجز وغیرہا۔ ان کے علاوہ، مؤلف نے اپنے والد کی تالیف دستور العمل سے بھی استفادہ کیا۔ اور اس طرح اپنے موضوع پر حاوی ایک ایسی کتاب مرتب ہوئی جو دوسری قرابادینات سے مستغنی بنانے کے لیے کافی و وافی ہے اسی بناپر اس کا نام قرابادین کافی رکھا، یہ کتاب ۱۲۲۳ھ میں بمقام کانپور تکمیل پائی۔

یہ مخطوطہ دو جلدوں میں مجلد ہے، اوراق کی تعداد ۴۵۴ ہے، ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں، طول وعرض ۲۳/۵×۱۶/۵، ۱۶/۵×۱۰ سینٹی میٹر ہے، کتابت نستعلیق معمولی ہے، عنوانات کے لئے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے، ہر باب کا آغاز جس صفحہ سے ہوتا ہے، اس صفحہ پر ایک کاغذ چسپاں ہے۔ اس کاغذ پر ان ادویہ مرکبہ کی فہرست ہے، جو اس باب میں بیان کی گئی ہیں، مؤلف نے اس فہرست کا تذکرہ دیباچہ میں بھی کیا ہے۔

ابتدا: ———— " بعد از حمد وسپاس بے پایاں برآفرینندہ عالمیان وسرفراز ندہ آدمیان بر ملائک وجنیان"

اس مخطوطہ کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ یہ مؤلف کا خود نوشتہ نسخہ ہے۔ ۱۲۲۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔ سرورق پر یہ تحریر ہے:

"کتاب قرابادین کافی از دست احقر مؤلف"

ترقیمہ کی عبارت بھی تصدیق کرتی ہے:

"تکمیل این کتاب مستطاب بعون الملک الوہاب رسید باختتام در ۱۲۲۴ یکہزار و دو صد و بست وچہار ہجری آخر ماہ ذی الحجہ الحرام التماس از ناظران عطا پاش دخطا پوش آنکہ چوں سہوی وخطای

پابند در اصلاح آن کوشند و شائقان این فن شریف ہر گاہ فائدہ ازین ہدیہ تالیف بردارند بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان بفاتحہ و دعائے خیر این حقیر مؤلف را یاد آرند والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ"۔

سرورق پر سابق مالک "مظفر حسین بن مسیح الدولہ مرحوم کی تحریر بہ سلسلہ ملکیت کتاب ہے۔ تاریخ تحریر ۲۷ دسمبر ۱۸۶۹ عیسوی ہے۔ اس نام کی مسجع مہر سرورق اور آخری ورق پر ثبت ہے:

"بر اعدای دین شد مظفر حسین ۱۲۷۷"

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۹۹۹ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۱۷ (ج ۱۱) ہے۔ تفصیلات لائبریری کیٹلاگ جلد ۱۱ ص ۴۲-۴۳ سے منقول ہیں۔

مجربات بو علی خان

ادویہ مرکبہ کے مجرب نسخہ جات پر مبنی، یہ مخطوطہ حکیم بو علی خان لاہوری کی تالیف ہے۔ دیباچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کا وطن مالوف لاہور تھا، بہ سلسلہ ملازمت لکھنؤ میں قیام رہا، پھر مسٹر جان بیلی اور مرزا جعفر کی طلب پر بنارس لکھنؤ میں قیام کا موقع ملا اور وہیں یہ کتاب مرتب ہوئی (ق ۱۸ ب) پر مؤلف نے ضمناً یہ لکھا ہے کہ "میں ۱۵ سال سے راجہ کاہن سنگھ (بنارس لکھنؤ) کی ملازمت میں تھا، اور یہ ۱۱۵۵ھ کی بات ہے" سرورق پر قدیم خط میں کتاب کا نام "قرابادین حکیم بو علی خان مرحوم" درج ہے جبکہ دوسرے خط میں سرخ روشنائی سے "مجربات حکیم بو علی خان" مرقوم ہے۔

مؤلف نے جن اطبا، کے مجربات کا انتخاب کیا ہے، ان میں سے چند نام یہ ہیں:

نواب علوی خان، حکیم شفائی خان، حکیم بقا خان، نواب معتمد الملک، حکیم ابوالبرکات

مختلف افراد کے نام نسخہ جات کے ضمن میں آئے ہیں ان میں سے چند نام یہ ہیں:

شیخ ہدایت علی یمنی لکھنوی، شیخ مصطفیٰ، لالہ ستاب رائے، شیخ محمد صلاح، میر محمد علی، شیخ لعل محمد قصہ خواں۔

جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان میں سے چند نام یہ ہیں:

مرکبات شریفی، جامع الجوامع، کتاب میر حیدر علی، مؤلف نے اپنے مجربات بھی لکھے ہیں اور تحریر کے سلسلہ میں مختلف واقعات طبیہ تاریخ و سال تحریر کئے ہیں۔

ابتدا: ـــــــ "لک الحمد یا من جلی اجیاد خرائد النباتات بمراسل فرائد الفوائد"

Marfat.com

انتہا: ـــــــ "داد از غذا دست بفراغت آمد و بعد از خواب قدری دست دیگر اجابت شد و بوقت شام بقدر شش ماشہ دوا المسک دو سرخ مصطگی با ورق طلا یک عدد خوردہ شد با تاریخ یازدہم رجب ۱۲۲۶ ازاں حالت است"

کاتب کا نام پیارے لال ولد نت آنند ساکن اشرف آباد ہے، سال کتابت متعین طور پر نہیں معلوم ہو سکا، تخمینہ تیرہویں صدی ہجری کا ہے۔

مؤلف نے اسے دو جلدوں میں ترتیب دیا ہے، پہلی جلد امراض راس تا قدم پر۔ اور دوسری امراض عمومی پر مشتمل ہے، یہ مخطوطہ پہلی جلد پر مشتمل ہے۔

کتابت خط نستعلیق میں ہے، اوراق کی تعداد ۲۰۷ ہے، ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں، طول و عرض ۲ء۲۲×۲ء۱۸، ۱۹×۱۰ سینٹی میٹر ہے۔

سرنامہ پر منظور حسین بن مسیح الدولہ مرحوم کی مہر اور تحریر ہے۔ تاریخ تحریر یکم جنوری ۱۹۰۷ء ہے ہینڈ لسٹ نمبر ۱۰۰۴ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۱۸ ہے۔

مخزن اسرار اطبا

علم طب پر ایک جامع تالیف، جو طب کے مختلف شعبوں کے بیان پر محتوی ہے، علم طب کا تعارف، تشریح و منافع اعضا، اصول صحت، امراض، ادویہ مفردہ و مرکبہ اور دوسرے ضروری اہم مضامین پر یہ تصنیف مشتمل ہے، ابتدائی تقسیم فن کے عنوان سے چار فنون پر مبنی ہے۔ ہر فن میں ذیلی تقاسیم کے تحت مقدمہ، مقالہ، مقصد، باب، مطلب اور فصل کے عنوان رکھے ہیں۔ مخطوطہ ناقص الآخر ہے، فن ثالث کا بیشتر حصہ اور فن رابع بالکلیہ غائب ہے۔

ابتدا: ـــــــ "محامد متکاثرہ مرخالقی را کہ از کمال بدائع مخلوقات انسان را لباس ولقد کرمنا بنی آدم پوشانید۔

مخطوطہ خط نستعلیق خفی میں لکھا گیا ہے، کاتب کا نام اور سال کتابت مرقوم نہیں ہے، تخمینہ تیرہویں صدی ہجری کا ہے۔

Marfat.com

سرنامہ اور آخری صفحہ پر یہ مُہر ہے۔

"براعدای دین شد مظفر حسین ۱۲۷۷"

سرنامہ پر یہ تحریر بھی ہے۔

"قد دخل فی ملک جدی وانتقل فی الآخر الی وانا العبد المدعو بمظفر حسین عفی عنہ بن مسیح الدولہ مرحوم ۲۸ دسمبر ۱۸۶۹ عیسوی"

اوراق کی تعداد ۱۳۲ ہے، ہر صفحہ میں ۲۵ سطریں ہیں، طول و عرض ۲۳x۱۶٫۵، ۱۹٫۵x۱۰ سینٹی میٹر ہے۔

مؤلف کا نام حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن طبیب اکبرآبادی ہے، دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں قدیم و جدید مستند اطبا کی تصانیف سے مدد لی ہے۔ کتاب کے نام سے سال تکمیل ۱۱۷۲ھ = ۱۷۵۹ء ظاہر ہوتا ہے۔ مصنف کی ایک دوسری تصنیف "معدن تجربات" کا مخطوطہ بھی لائبریری میں موجود ہے۔

مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۱۰۰۵ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۰۷ ہے

علاج الامراض: ٭

حکیم محمد شریف خاں (م ۱۲۳۱ھ = ۱۸۱۵ء) کی یہ تصنیف امراض سے متعلق ادویہ مرکبہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب طبع ہو چکی ہے (لکھنؤ ۱۸۷۹ء، دہلی ۱۳۰۲ھ) یہ نسخہ مؤلف کی زندگی میں لکھا گیا ہے، اس لیے اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اوراق: ۲۷۴، سطور: ۱۸، کتابت: خط تعلیق، تاریخ کتابت: ۹ اپریل ۱۸۱۲ء، کاتب: خزانچی لعل ولد رنگھیت رای بن ہیرالعل کایتھ ٹھاکر ساکن چکلہ سکندرآباد۔

کتاب کے نام سے تاریخ تکمیل معلوم ہوتی ہے (۱۱۷۷ھ = ۱۷۶۴ء)

تفصیلات کے لیے: لائبریری کیٹلاگ ج ۱۱ ص ۳۸

اس کا ہینڈ لسٹ نمبر ۹۹۰ اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۱۰ ہے۔

مزید نسخوں کے لیے دیکھیں، مشترک فہرست پاکستان ج ۱، ۶۴۸ - ۶۵۰

٭ طبع شدہ؛ مخطوطہ مصنف کے عہد کا ہے۔

Marfat.com

مجموعہ ــــــ ہینڈلسٹ نمبر ۱۷۳، اس میں دو رسالے ہیں، اور دونوں حکیم غلام محمد خاں بن بن حکیم محمد صادق علی خاں کا تالیف ہے، ان کی تصانیف مختلف علوم و فنون میں پائی جاتی ہیں اپنے والد کے زندگی میں ہی ۱۲۵۸ھ = ۱۸۴۲ء میں فوت ہوئے (اطبائے عہد مغلیہ ص ۱۱۶،۱۵ -)

۱- ستہ ضروریہ درحال وبا ومعالجہ آن

یہ رسالہ امراض وبائی خصوصاً طاعون اور ہیضہ سے متعلق ہے اور اپنے موضوع پر ایک کارآمد تصنیف ہے، یہ رسالہ ۶ فصلوں پر مشتمل ہے، اسی بنا پر اس کا نام ستہ ضروریہ رکھا گیا، مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- فصل اوّل دربیان حدوث وبا۔
۲- فصل دویم دربیان پیدا کردن اسباب مذکورہ امراض وبائیہ را و امور متعلقہ آن
۳- فصل سیوم دربیان علامات حدوث وبا
۴- فصل چہارم دربیان حالاتے کہ بمریضان وبا لاحق می شوند۔
۵- فصل پنجم اندربیان اشیائے کہ مراعات آنہا نجات از آفات وبائی می دہد
۶- فصل ششم اندربیان تدابیر چند کہ راقم در مرض ہیضہ وبائی بتجربہ خود آوردہ

یہ مخطوطہ ناقص الاول ہے، ابتدا کے دو ایک ورق غائب ہیں، مخطوطہ قدرے کرم خوردہ ہے جس کی وجہ سے بعض سطریں پڑھی نہیں جاتیں۔ ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے:

"روز حشر کہ مارا تعلیم کلمات طیبات از مکارہ جہان وبلیات دوران محفوظ و مصون داشتہ، می گوید احقر العباد غلام محمد بن حکیم محمد صادق علی خاں بن اشرف الحکما حکیم محمد شریف خان مرحوم ......"۔

مؤلف نے دیباچہ میں اس رسالہ کی وجہ تالیف یہ لکھی ہے کہ ہندوستان جنت نشان میں ایک مدت سے وبا کا زور ہے، اور اطبا میں سے کسی نے اس موضوع پر کوئی تالیف نہیں کی ہے اس بنا پر یہ خیال ہوا کہ ایک رسالہ جو اس موضوع کے ضروری امور کا جامع ہو، اساتذہ سلف کی تصانیف اور اپنے تجربہ کی بنا پر مرتب کیا جائے۔ چنانچہ اس رسالہ کو مؤلف نے ۶ فصلوں میں مکمل کیا۔ اسی وجہ سے اس کا نام ستہ ضروریہ رکھا۔ مؤلف نے اسے راجہ کرم سنگھ مہندر بہادر کے نام سے معنون کیا۔

Marfat.com

انتہا:۔۔۔۔۔ "و در اکثر مریضان کہ مراعات این امور کردم جان بسلامت بردند الشافی ہو اللہ"

ترقیمہ:۔۔۔۔ خاتمہ تحریر و کتابت رسالہ ہذا للہ الحمد و المنۃ کہ این ۔۔۔ رسالہ ۔۔۔ من تصنیفات ۔۔۔ حکیم غلام محمد خاں صاحب رحمۃ اللہ متوطن دار الخلافۃ شاہجہان آباد، حسب الفرمائش [کذا] حکیم غلام اللہ خاں صاحب فرزند کلاں حکیم صاحب موصوف ۔۔۔ بندۂ فقیر ۔۔۔ محمد فریدالدین ۔۔۔ یکی از کمترین شاگرداں این دودمان عالیست، از اصل کتاب دستخطی حکیم صاحب ۔۔۔ نقل گرفتہ بحیز تحریر آورد و بتاریخ بیست و پنجم شہر شوال المکرم ۱۲۷۶ ہجری ۔۔۔ بمقام پٹیالہ۔

اوراق کی تعداد ۳۲ ہے، ہر صفحہ میں ، سطریں ہیں، کاتب کا نام محمد فریدالدین ہے اور سال کتابت ۱۲۷۶ ہجری ہے۔ مؤلف کے نسخہ سے یہ مخطوطہ نقل کیا گیا ہے۔

۲۔ رسالہ ماکول و مشروب

یہ رسالہ بھی حکیم غلام محمد بن حکیم صادق علی خاں دہلوی کی تصنیف ہے، اطعمہ و اشربہ سے متعلق ایک بہترین رسالہ ہے، موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، رسالہ ۔۔ ابواب پر مشتمل ہے، مضامین کی تفصیل یہ ہے۔

باب اوّل در احوال غذا یعنی طعام و این باب متضمن است بر پنج فصل:

۱۔ فصل اوّل اندر بیان ظروف پختن طعام و طریق برآوردن طعام۔

۲۔ فصل دوئم اندر بیان ، آنچہ تندرستاں را رعایت آں در امر خوردن طعام باید کرد۔

۳۔ فصل سوم اندر بیان آنکہ کدام غذا بہتر است و مراعات عادت مقدم است۔

۴۔ فصل چہارم اندر بیان تدابیر کثرت خوردن طعام۔

۵۔ فصل پنجم اندر بیان آنکہ اطبا در امر جمع کردن کدام اغذیہ مختلفہ اجازت دادہ اند و در کدام ممانعت ساختہ اند۔

باب دوئم در احوال ماء یعنی آب و این باب نیز متضمن است بر پنج فصل:

۱۔ فصل اوّل اندر بیان ظروف آبخوری و طریق نوشیدن آب و عدم جمع کردن درمیان آبہائے مختلفہ

Marfat.com

۲۔ فصل دوئم اندر بیان آنچہ ہمہ تندرستان را رعایت آن در امر نوشیدن و عدم نوشیدن آب باید کرد۔

۳۔ فصل سیوم اندر بیان آب چشمہ و آب باران و آب برف و یخ و آب چاہہا۔

۴۔ فصل چہارم اندر بیان حال باقی آبہای ردیہ۔

۵۔ فصل پنجم اندر بیان تدابیر یکہ مراعات آنہا از ضرر آب در اوقات منہیہ باز دارد و تزکیہ آبہای صالحہ و اصلاح آبہای ردیہ تصفیہ آبہا کردہ۔

ابتدا: ــــــ "افتتاح کلام بہ سپاس فراز از انعام و ثنای ... از طعام درادای نعمہای گوناگون ... اما بعد تحریر این رسالہ و مؤلف این ہیچ قاصر غلام محمد ... خواست کہ مبحث ماکول و مشروب را بتفصیل بنگارد۔"

انتہا: ــــــ "و ہر چہ در اصلاح آب ردی گذشت مصفی کدورت ماست ... و خوردن پیاز و ہلیلہ تریاق آبہای ردیہ است۔"

ترقیمہ: ــــــ "الحمد للہ ... کہ ماکول و مشروب من تصنیفات ... حکیم غلام محمد خان صاحب ... حسب الفرمائش [کذا] ... حکیم غلام اللہ خان صاحب ... کہ عین پور جناب حکیم صاحب مرحوم موصوف ہستند، بتاریخ ہیجدہم شہر شوال المکرم ۱۲۷۶ ہجریہ ... بدنام پٹیالہ بدست خط ... محمد فرید الدین ... کمترین تلمیذان این خاندان والاشان است باتمام رسید ..."

اوراق کی تعداد ۳۵ ہے، ہر صفحہ میں ۹ سطریں ہیں۔
کتابت پاکیزہ خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام محمد فرید الدین ہے، سال کتابت ۱۲۷۶ھ ہے۔
ہینڈ لسٹ نمبر ۱۷۳۱ ہے۔

مجربات یحیٰ

مختلف امراض کے مجرب نسخوں پر یہ مخطوط مشتمل ہے۔ دیباچہ سید محمد حسان کا لکھا ہوا ہے جس میں صاحب دیباچہ نے لکھا ہے کہ حکیم سید غلام یحیٰ کی بیاض عزیز ترین سے یہ نسخے نقل کیے ہیں۔

مصنف نے میزان الطب کی ترتیب کی پیروی کرتے ہوئے ۲۵ عنوان مقرر کیے ہیں۔

Marfat.com

مذکورہ بالا ۱۵۲ عناوین میں سے جس عنوان سے متعلق نسخہ درج ہے، حاشیہ پر جامع نے اس عنوان کا نمبر اور مرض کا تفصیلی نام لکھ دیا ہے جس کی وجہ سے امراض کے نسخوں کی تلاش میں سہولت ہو گئی۔

معالجات پر یہ ایک جامع بیاض ہے، اکثر نسخوں میں حکما کا حوالہ بھی موجود ہے۔ ازاں جملہ چند نام یہ ہیں:

حکیم خادم علی، حکیم نبی حسن ساکن حسین گنج متعلقہ علی گنج سیوان، حکیم عبدالحکیم صاحب، حضرت امیر صاحب، حکیم علوی خاں، حکیم امام الدین خاں دہلوی، میر ابوالحسن صاحب بلگرامی، آل حسین خاں صاحب، حکیم مرزا احمد علی لکھنوی بواسطہ حکیم مرزا فتح علی خاں غازیپوری، حکیم محمد کامل صاحب۔

کتابت خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ تیرہویں صدی ہجری ہے۔

جامع نے دیباچہ کے آخر میں تاریخ تالیف یہ لکھی ہے

از سر دل ۴ خوش رقم کردہ محمد جاں چناں　　تجربات میری نیز اسم و سال آں
۱۲۸۴

اس بناء پر ۱۲۸۸ سال ترتیب قرار پاتا ہے۔

ہینڈلسٹ نمبر ۲۵۸۲ ہے

ترجمہ رسالہ مابال: ■

ارسطو سے چند طبیعی و طبی سوالات کیے گئے تھے، جن کے جواب میں ایک مختصر رسالہ مرتب ہوا تھا۔ عربی میں اس رسالہ کا ترجمہ مابال کے نام سے شائع ہوا تھا۔ مترجم نے اسے فارسی میں منتقل کیا ہے۔ مگر بقول مترجم عربی ترجمہ کی تقلید کرنے کی بجائے براہ راست یونانی رسالہ سے ترجمہ کیا ہے۔ چند سوالات درج کیے جاتے ہیں:

معلوم چرا اگر بدیہ، تشنہ چون جام رسد چرا تشنگی او فرو می شود دیگر تشنگی نداشتہ باشد چون بکام رسد تشنہ میگردد ہیچ ابعد تناول طعام تر دخشک آروغ می آید۔

مترجم کا نام اصغر حسین بن غلام غوث فرخ آبادی ہے، یہ نوابان فرخ آباد کے دربار سے وابستہ تھا اور اس کا تعلق تیرہویں صدی ہجری سے ہے۔

■ طبع شدہ

Marfat.com

ابتدا: ـــــ "الحمد للہ القریب برحمتہ ۔ ۔ ۔ ۔ لاجرم رسالہ ارسطاطالیس فیلسوف را کہ در زبان یونانی سوالاتی چند در علم طبیعی و طب است"

اوراق کی تعداد ۳۴ ہے، سطریں ۱۳ ہیں، طول و عرض ۲۰ × ۱۹، ۲۱ × ۱۰ سنٹی میٹر ہے، کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب نامعلوم ہے، سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ تیرہویں صدی ہجری مخطوطہ ناقص الآخر ہے۔

مترجم کے مندرجہ ذیل رسائل کا ذکر فہرست مشترک پاکستان میں موجود ہے (ج ۱ ص ۱۸۶)

(۱) رسالہ در علم حساب (۲) رسالہ جنیق (۳) ملائح الصبیان (۴) منتہی البیان فی تحقیق البحران (۵) رسالہ در سیفہ (۶) ترجمہ رسالہ ماباں (زیر نظر رسالہ) فہرست مشترک میں اس کے دو نسخوں کا ذکر ہے سال تکمیل ۱۸۵۱ء لکھا ہے (۷) رسالہ سوال و جواب طبیہ در ۱۸۴۳ء) (۸) تریاق اکبر (در ۱۸۵۶ء) (۹) قوانین التشفائیہ

فہرست مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ترجمہ ۱۲۶۰ھ میں طبع ہو چکا ہے۔

(فہرست مشترک پاکستان ج ۱، ۱۸۶، ۵۴۲، ۶۵۱، ۵۰۰، ۷۶۶، ۸۲۹)

مخطوطہ کا (ACC.) نمبر ۱/۱۸۴ ہے۔

سفینۃ الحکمۃ:

فن معالجات میں ایک مختصر لیکن جامع رسالہ ہے، جس کی بنیاد حکیم سید محمد مرتضیٰ عرف سید نواب کی نامکمل تالیف عجائب الانتخاب پر رکھی ہے، عجائب الانتخاب کی تالیف میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے، ان کی فہرست دیباچہ میں اس طرح دی ہے، یدلبی، ذخیرۂ خوارزم شاہی دستور العلاج، کفایہ مجاہدیہ، قرابادین شفائی یوسفی، وشفائی، خیر التجارب، خیر اندیشی خانی، صدیقی وغیرہ۔

مؤلف نے ہر مرض کے چند نسخے منتخب کر کے اس مجموعہ کا نام سفینۃ الحکمۃ رکھا اور بیس ابواب اور ایک خاتمہ پر اسے مکمل کیا۔

اوراق کی تعداد ۱۲۹ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۴ × ۱۸ ، ۱۷ × ۹ سینٹی میٹر ہے۔

Marfat.com

مولف نے دیباچہ میں اپنا نام غلام حسین بلگرامی لکھا ہے۔

ابتدا: ـــــــ "حمد بے حد وثنا بے عدد حکیمی راکہ با مرکن فیکون ہر دو عالم را بر پا ساخت"

انتہا: ـــــــ "و برسنگ صاف لبساید دنگہدارد بوزن یک رتی ہمراہ شیر مادہ گاو بخورد..."

کتابت خط نستعلیق شکست آمیز ہے، کاتب کا نام غلام صادق ولد محمد علی بلگرامی ہے، سال کتابت ۱۱۹۵ھ ہے۔ یہ مخطوطہ کراتہ ضلع بھوجپور میں لکھا گیا ہے۔

ہینڈ لسٹ نمبر ۲۵۰۸۴ ہے۔

مجرب التدادی

فن معالجات سے متعلق ایک بسیط رسالہ جو ۲۰ فصول پر مشتمل ہے از فرق تا پا ہر مرض کے متعدد نسخے جمع کیے گیے ہیں۔ مؤلف کا نام دیباچہ میں غلام مصطفیٰ بہاری مرقوم ہے۔

نزہۃ الخواطر میں تیرہویں صدی کے علماء میں ان کا ذکر محبوب الالباب کے حوالہ سے آیا ہے۔ انہیں مشاہیر اطبا میں شمار کیا ہے اور ان کی اس کتاب کا بھی تذکرہ کیا ہے:

"الشیخ الفاضل غلام مصطفیٰ البہاری، الحکیم الحاذق کان من الاطباء المشہورین لہ رسالۃ فی مجربانہ..." (نزہۃ الخواطر ج ۷، ص ۳۰۶)

ابتدا: ـــــــ "الحمد للہ الشافی العلی الظاہر ..."

انتہا: ـــــــ "... نبات باریک شود اندک اندک بران میپاشند، واز چوب نیم بتہ بالا ہم انداختہ"

کتابت معمولی خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ تیرہویں صدی ہجری کا ہے، اوراق کی تعداد ۹۵ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں۔

ہینڈ لسٹ نمبر (Bii) ۲۰۱۲ ہے۔

رسالہ در بحران

اس رسالہ میں مصنف نے بحران کے معنی، اقسام، وتنوع بحران اور ایام بحران سے بحث کی ہے۔ نیز اس مسئلہ میں فضلا کے دلائل بھی پیش کیے ہیں۔

یہ رسالہ دو ابواب پر مشتمل ہے، باب اوّل میں دو فصلیں ہیں، فصل اوّل در بیان معنی بحران وانواع

Marfat.com

اس: فصل دوم در بیان ایام مرض۔ باب دوم بھی دو فصول پر مبنی ہے۔ فصل اول در بیان وقوع بحران روز ہای بحران، فصل دوم در بیان دلایل بعض علامات۔

دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے شاگرد شیخ محمد جواد نے بحران پر ایک رسالہ لکھنے کی درخواست کی۔ مصنف نے شرح قانون اور دوسری قابل قدر کتابوں سے استفادہ کیا نیز اپنے استاد حکیم محمد شریف خان کے افادات بھی شامل کر کے رسالہ ترتیب دیا۔ مؤلف کا نام سید قطب الدین بن سید محمد ہاشم ہے۔ فہرست مشترک پاکستان (ج اول، ۴۹۶) میں اسے "بحرانیہ" کے نام سے لکھا ہے اور تین نسخوں کا ذکر کیا ہے۔ مؤلف کا نام لکھتے ہوئے حالات سے عدم واقفیت کا اظہار کیا ہے۔

ابتدا: ـــــ "الحمد لله الذی جعل البحران الکامل شفاء الاسقام"

سنہ تصنیف، سنہ [illegible] کتابت نامعلوم، تخمینہ چودھویں صدی ہجری۔ اوراق کی تعداد ۱۲ ہے۔

مخطوطہ کا نمبر ۱۶۳ (Acc) ہے۔

رسالہ در فن طب

دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ افلاطون، ارسطاطالیس، بقراط، محمد زکریا [رازی] اور جالینوس وغیرہ کے اقوال بہ سلسلہ مطعومات، مشروبات، ملبوسات وغیرہ جمع کیے ہیں کہ ان ہدایات کی رعایت صحت کی ضامن ہے۔

یہ رسالہ مندرجہ ۲۲ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول در نانہا، دوم در آبہا، سیوم در دانہا، چہارم در گوشتہا، پنجم در ماہیہا، ششم در اعضای حیوانات، ہفتم در [illegible]، ہشتم در ترشیہا، نہم لبنیات، دہم در بیضہا، یازدہم در سبزیہا، دوازدہم در میوہ ہا، سیزدہم در میوہ ہای خشک، چہاردہم در شیرینیہا، پانزدہم در حلواہا، شانزدہم در شربت ہای غیر مسکر، ہفدہم در شربت ہای مست کنندہ، ہیژدہم در روغنہا، نوزدہم در عطرہا، بستم در بیدار، بست و یکم در پوستینہا، بست و دوم در [illegible]۔

مؤلف کا نام ابوالمظفر محمد بن [illegible] ہے۔

Marfat.com

ابتدا: ــــ "سپاس و ستائش خدای را عزّ و جلّ ... حکم پادشاه [illegible] مختصری ترتیب دادهم از سخنان حکمای قدیم [illegible] ... از هر گونه علتی [illegible] و معرفت دفع مضرت، از طعامها و شرابها و دواها [illegible] آنچه بدن بهر روز باحتیاج [illegible] باید ... ابوالمظفر محمد ابن المظفر ... از سخنان افلاطون و [illegible] ابو بکر محمد زکریا و جالینوس و دیگر حکما مختصری در رسالہ [illegible] ..."

انتہا: ــــ "ہوای سرد سیر، جمیع گرم تر است، نفع اکثر [illegible] مزاج را نشاید، مصلح، غذای گرم خورد۔"

یہ مخطوطہ چار افراد کی کاوشِ قلم کا نتیجہ ہے جیسا کہ ترقیمہ [illegible] ظاہر ہوتا ہے :

ترقیمہ : ــــ "تمام شد ... بخط شیخ [illegible] ... و چند [illegible] بخط [illegible] صاحب و چند ورق بخط خاص غلام [illegible] و یک دو صفحہ [illegible] علا [illegible] با تمام [باتمام] رسید۔"

اوراق کی تعداد ۲۴ ہے، سال کتابت [illegible] نہیں ہے [illegible] عہد [illegible]۔

پورا [illegible] ایک مجموعہ کا تیسرا رسالہ ہے، اس مجموعہ کے پہلے [illegible] ۲ [illegible] ۱۱۹۰ھ مرقوم ہے۔ قرینہ ہے کہ یہ رسالہ بھی اسی سال یا اس کے قریب کا نوشتہ ہے۔ [illegible] ۱۵۹ [illegible] ہے۔

تسمیۃ الطب

معالجات سے متعلق یہ ایک منظوم رسالہ ہے، امراض [illegible] درج کیے ہیں نیز مفرد ادویہ کے مزاج پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہ مخطوطہ [illegible] آخر سے [illegible] موجود ہے، اس میں ۵۱ عناوین کے تحت ادویہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ از انجملہ چند عنوان یہ ہیں :

مقویات دماغ، مقویات قلب، مقویات [illegible] مقویات معدہ ... مرققات [illegible] مغلظات خون، معدلات صفرا، معدلات بلغم ... منضجات [illegible] مسہلات [illegible] ... [illegible] ... مخففات ...

چہار ادویہ کے مزاج عنوان وار بیان کیے ہیں :

بارد در اول [illegible] دوم [illegible] [illegible] ... [illegible] [illegible] یابس [illegible]

Marfat.com

یالبس درسوم کے عنوان میں دو شعر پر صفحہ ختم ہوگیا ہے اور اس کے آگے کے اوراق نہیں ہیں۔
مؤلف کا نام سید شمس الدین ولد سراج الدین اندرجانی ہے۔ مؤلف نے دیباچہ میں اپنے ایک استاذ کا نام شاہ محمد اطہر لکھا ہے۔ اوراق کی تعداد ۷ ہے، سطروں کی تعداد ۲۱ ہے، طول و عرض ۲۰ × ۵ و ۱۱، ۱۶ × ۵ ر ۷ سینٹی میٹر ہے، مخطوطہ ناقص الآخر، اور بوسیدہ ہے۔

ابتدا : نفیس ترین کلام حمد حکیمی ست کہ ذخیرہ کفایت اعراض خاص و عام را اختیار بد تعیش حاوی کبیر است ــ منظومہ کی ابتدا: مقویات دماغ ـ :

گلاب و عود و گل سرخ و سعد و سنبل طیب ÷ چو زنجبیل ... وبہار سیب

انتہا : یالبس درسیوم ـ

خشک درسیوم کون ولاجورد و زنجبیل کندش وتبد، صبر، خربق سیاہ و حب نیل
بازجد وار زد انتم ہندی، قرنفل، فوتنج نانخواہ و صندل سرخ و حماما کا کنج

کتابت بخط نستعلیق شکستہ آمیز، کاتب نامعلوم، سن کتابت مرقوم نہیں ہے، تخمیناً تیرھویں صدی ہجری۔
اس مخطوطہ کا نمبر ۱۶۴۴ (ACC) ہے۔

جواب شافی : یہ ایک دلچسپ طبی مناظرہ ہے، جو مولانا محمد سعید عظیم آبادی (م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء) اور حکیم حفاظت حسین عظیم آبادی کے درمیان تحریری شکل میں پیش آیا، یہ رسالہ مولانا مذکور کا مرتبہ ہے، دیباچہ میں اس کا نام "الحلاوة العسلية في رد من احدث من الحلو والطيب موجبة كلية" اور لقب "جواب شافی" تحریر کیا ہے۔

مولانا اور حکیم صاحب کے درمیان اکلیل الملک کے گرم تر ہونے کے متعلق گفتگو چلی، اور پھر اس مسئلہ پر اختلاف رائے ہوا کہ حکیم صاحب کے بقول یہ کلیہ ہے کہ ہر شیریں چیز تر ہے، مولانا نے اسے کلیہ ماننے سے انکار کیا اور اسی ضمن میں یہ رسالہ ظہور پذیر ہوا۔

طبی حیثیت سے زیادہ ادبی اعتبار سے یہ قابل توجہ رسالہ ہے۔ نیز بحث صرف طبی بنیاد پر قائم نہ رہی، بلکہ ضمناً، تفسیر، حدیث، اصول فقہ، نحو، اور بالخصوص منطق کے مباحث آگئے ہیں۔

زیر بحث مسئلہ پر مختلف اطبا کے پاس استفتا بھیجا گیا اور ان کے طبی فتاوے بھی اس رسالہ میں درج کیے گئے ہیں جن اطبا کے فتوے نقل کیے گئے ہیں ان کے اسما یہ ہیں :-

Marfat.com

۱- حکیم اسعد علی خاں لکھنوی ۲- حکیم ہدایت اللہ ۳- مفتی سعد اللہ ۴- حکیم سید احمد حسین خاں
۵- محمد وصی ۶- عبدالحمید ۱۲۵۷ (مہر) ۷- سید محمد مہدی ۸- محمد ارشد علی۔

آخر میں مولانا موصوف کے شاگرد رشید شاہ محمد یحیٰ عظیم آبادی کا ایک سوالنامہ اکلیل الملک کے استعمال سے متعلق درج ہے۔ جس میں اکلیل الملک کے استعمال کی تصدیق کرنیوالے مندرجہ ذیل افراد کی جواب بھی نقل کیے ہیں: ۱- شاہ محمد نصیر الحق بن شاہ محمد مظہر الحق ۲- حکیم سید امداد علی عرف حکیم بندھو ۳- سید محمد مہدی ۴- حکیم محمد محب الحق رضوی بہاری ۵ حکیم وجاہت حسین ۶ حکیم محمد عبد العلی۔

مولانا محمد سعید عظیم آبادی کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو

ابتدا: "الحمد للہ للملک القدوس العزیز الحکیم ... اما بعد خاکسار ہیچ میرز محمد سعید عفا اللہ عنہ بر ضمیر مرآت نظیر سالکان جادہ انصاف و تارکان طرق معوجہ اعتراف منطبع و عکس پذیر میگرداند۔"

مولانا کا رسالہ ان کے قطعہ تاریخ پر تمام ہوتا ہے، جس کا آخری شعر یہ ہے:

رامت تاریخہ فنادانی هاتف الغیب مسکت الختما
۱۲۸۲ھ

اختتام رسالہ کے بعد شاہ محمد یحیٰ کا سوالنامہ ہے، جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے: "ما قول الاطباء الکرام والعلماء العلام درین صورت کہ زید دعویٰ میکند کہ ہر چہ حلواست رطب است۔" اس کے بعد اس سوالنامہ کے جوابات ہیں۔ اس رسالہ کے تین خطی نسخے اس لائبریری میں ہیں۔ تینوں نسخے مؤلف کی زندگی میں لکھے گئے:

(۱) یہ نسخہ دوسرے نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ یعنی حکیم عبد العلی اور ارشد علی کے جوابات دونوں نسخوں میں نہیں ہیں۔ اوراق کی تعداد ۸۵ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۸ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۴ × ۱۷،۵ ، ۱۸،۵ × ۹،۵ سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام محمد عابد حسین ہے۔ سال کتابت ۱۲۹۷ھ ہے۔ ہینڈ لسٹ نمبر ۹۶۵ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۲۲ ہے۔

(۲) اوراق کی تعداد ۸۷ ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں۔ طول و عرض: ۳۰،۵ × ۲۲،۵ ، ۱۹ × ۱۰،۵ سنٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام تبارک حسین لودی پوری ہے۔ سال کتابت ۱۲۸۲ھ ہے۔ ہینڈ لسٹ نمبر ۹۶۳ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۲۱ ہے۔

(۳) اوراق کی تعداد ۸۹ ہے، ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۰ × ۱۵ ، ۱۵،۵ × ۹،۵

Marfat.com

سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام محمد محفوظ الحق کرانی ہے۔ سال کتابت ۱۲۹۲ھ ہے۔
ہینڈ لسٹ نمبر ۹۶۴ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۲۲ ہے۔

بیاض مجربات : یہ مخطوطہ سید شاہ لطافت حسین، خسرو پور، ضلع پٹنہ کے سفینہ کی نقل ہے۔
اس بیاض میں مختلف امراض کے نسخے درج ہیں، ابتدا میں چند دعائیں بھی ہیں۔ اور ان نسخوں میں مختلف
اشخاص کا حوالہ بھی ہے، از آں جملہ یہ نام ہیں: شاہ علیم الدین (بلخی فتوحہ)، شاہ محمد سجاد دانا پوری،
حکیم سید احمد حسین، حکیم علوی خاں، قاضی سید محمد اجمل، شاہ علی حسن، شاہ ولی الحق رائے پورہ، فتوحہ
حکیم حاجی چک مجاہد، حکیم اسلم، سید شاہ غلام مظفر بلخی فتوحہ، حکیم مولا بخش ساکن تھانہ بھون۔

شاہ لطافت حسین خسرو پور، پٹنہ کے ایک علم دوست رئیس تھے۔ ان کے پوتے نواب سید شاہ
واجد حسین تھے، جن کے صاحبزادگان میں شاہ جعفر حسین ایڈووکیٹ اور شاہ اصغر حسین ایڈووکیٹ (بانکی پور
پٹنہ) ہیں ـــــ اوراق کی تعداد ۸۰ ہے۔ سطریں ۱۷ ہیں۔ طول و عرض ۲۶ × ۱۹، ۲۲ × ۱۲٫۵ سینٹی میٹر
کتابت خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام فصیح احمد دیباجی ہے۔ سن کتابت ۱۳۳۴ھ ہے۔ مخطوطہ کا ر ٹ
نمبر ۱۸۴۳ ہے۔ یہ مخطوطہ 'فوائد الکبیر' کے ساتھ مجلد ہے۔

شفاء المریض : معالجات کے فن میں ایک بسیط اور مفصل رسالہ ہے۔ ہر مرض کے ضمن
میں ذیلی امراض کو بھی بیان کیا ہے۔ جتنے امراض کا ذکر اس رسالہ میں ہے، دوسرے رسالوں میں کم ملتا ہے۔
مؤلف کا نام دیباچہ میں محمد نور عالم مرقوم ہے۔ مؤلف کا تعلق ۱۳ ویں صدی کے اوائل سے معلوم ہوتا ہے۔
توضیحی فہرست کتب خانہ ہمدرد کراچی کی جلد اول میں نمبر $\frac{1-3}{2}$ کے تحت (ص ۱۰۲) میں اس کتاب کا ذکر ہے۔
مؤلف کا نام "نور عالم محمد طبیب" لکھا ہے، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان جلد اول (ص ۶۱۱) میں
اس کا تذکرہ ہے۔

ابتدا: "الحمد للہ رب العالمین ... امابعد ... میگوید .... محمد نور عالم ... خواستم
کتابی در فن طب کہ جامع نسخہ ہای مطب کہ از خدمت اساتذہ خود مستفید شدہ بودم۔ درین مختصر
ضبط آوردم ... نامش شفاء المریض نہادم"

انتہا: "واز چہل و چہار دام پختہ یک سیر عالمگیری واز چہل وہشت دام پختہ یک سیر فرخ شاہی
کہ بالفعل مروج است، تمت الکتاب" اوراق کی تعداد ۲۷۸ ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں۔ طول

Marfat.com

۲۵ × ۱۶ ' ۲۱ × ۵ء ۱۱ سنٹی میٹر ہے۔ کتابت پاکیزہ خط نستعلیق میں ہے۔ کاتب کا نام حافظ احمد سعید خلف اصغر حافظ محمد عزیز الرحمٰن خاں خوش نویس سرکار ٹونک۔ اور سن کتابت ۱۳۱۶ھ ہے۔ مخطوطہ کا A C C نمبر ۱۵۱۶ ہے۔

خلاصۃ التشریح:⊠ علم تشریح الاعضاء (ANATOMY) کے موضوع پر ایک "مختصر رہنما" (GUID) ہے' انداز بیان سادہ اور واضح ہے۔

مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ علم تشریح کی تحصیل "قطب الملت والدین محمد آدم" سے کی' موصوف نے مصنف کو شاہی ہسپتال میں ایک منصب پر فائز کیا۔ بقول مصنف اس شاہی ہسپتال کی عمارت سلطان مغفور کی تعمیرات عجیبہ میں ایک تھی۔ سلطان مذکور کے نام سے یہ تصنیف معنون ہے۔ کئی سطریں القاب و آداب میں صرف کی ہیں۔ لیکن سلطان کا نام واضح طور پر نہیں لکھا ہے۔ نہ یہ معلوم ہو سکا کہ یہ اسپتال کہاں تھا۔ مصنف نے اپنا نام عبدالرزاق لکھا ہے' مزید کوئی تفصیل نہیں بیان کی ہے۔

رسالہ مقدمہ اور چھ فصلوں پر مبنی ہے۔ مقدمہ کا عنوان درج ذیل ہے: "مقدمہ در بیان اعضا وتکون آن" ق ۳ (ب)

جسم انسانی کے مختلف اجزاء کے لئے استعمال ہونے والے مصطلحات کی توضیح کرنے کے بعد اس پر روشنی ڈالی ہے کہ تخلیق انسانی میں سب سے پہلے کون سا عضو وجود میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں ارسطو' بقراط' زکریا رازی اور بوعلی سینا کے اختلافات نقل کیے ہیں:

ابتدا: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہست ز اسباب شفای سقیم لطائف حمد و ثنا حکیمی را سزد کہ بہر تشریح ابدان انسان و تزویج اجسام ایشان (اوا) حکمتش چون روح در مجاری شرائین جاری است۔"

انتہا: "و نیز احتیاج ہوای نیک می شود و ہوای کہ محیط است باد' مضر است کہ ہوای عفن است واللہ تعالیٰ اعلم بسرائر الاشیا۔"

کاتب کا نام سر دھارام کائستھ (ساکن قصبہ منیر) سال کتابت غالباً ۱۱۰۲ھ ہے جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے، اوراق کی تعداد ۴۱ ہے' ہر صفحہ میں ۱۷ سطریں ہیں۔ طول و عرض ۲۳ء۲۱ × ۱۶ ' ۵ء۱۵ × ۵ء۸ سنٹی میٹر ہے۔ سرورق پر دو نام مرقوم ہیں ایک خط تعلیق میں جو حسب ذیل ہے: "مملوک محمد علی جعفری' ولد شاہ برہان الحق غلام شرف الدین ساکن موضع

⊠ مصنف کا نام: عبدالرزاق الہی

Marfat.com

احمد پور، مہدانواں عملہ پرگنہ، شاہپور منیر، سرکار صوبہ بہار"

دوسرا نام اس طرح مرقوم ہے: " مملوکہ محمد اسمٰعیل شہبازی، ولد مولوی محمد بخش خاں صدیقی

ہینڈ لسٹ نمبر ۹۷۲ ہے اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۱۳ ہے۔

مجموعہ رسائل طب: اس مجموعہ میں ۱۳ طبی رسالے ہیں، ۱۲ رسالوں کے لئے نمبر کی

تعین ہے، صرف رسالہ نمبر ۷ کے لئے علیحدہ کوئی نمبر نہیں ہے۔ اوراق کی مجموعی تعداد ۲۳۴ ہے جملہ

رسائل ایک ہی خط میں ہیں اور ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے، خط نستعلیق معمولی ہے۔ سرورق پر رسائل

کی فہرست ہے، جس کے ذیل میں یہ تحریر ہے: "محررہ محمد حسین ... یکم ربیع الاول ۱۳۰۸ھ" بعض رسالوں

ذیل میں کاتب نے مخطوطہ منقول عنہا کا سال کتابت ۹۹۳ بھی نقل کر دیا ہے۔ سرنامہ پر ایک مہر ہے "محمد اسمٰعیل

رسائل کی تفصیل یہ ہے:

$\frac{۳۲۷۰}{۱}$ رسالہ در بیان احوال جواہر، مؤلفہ محمد بن منصور (ق ۱-۴۳ (الف) = ۴۳

اس رسالہ میں جواہر و فلزات سے بحث کی گئی ہے۔ رسالہ دو مقالات پر مشتمل ہے:

مقالہ اولیٰ، جواہر کے بیان میں ہے، یہ مقالہ ۲۴ ابواب پر مبنی ہے، ان ابواب میں دُر، یاقوت

زمرد، زبرجد، الماس، عین الہر، لعل، فیروزہ، عقیق وغیرہ کا بیان ہے۔ دوسرا مقالہ: فلزات کے

بیان میں ہے۔ اس میں ۷ ابواب ہیں، جن میں طلا، نقرہ، مس، قلعی وغیرہ کا بیان ہے۔ ہر عنوان کے

تحت صفات، انواع، معائب اور قیمت سے بحث کی ہے۔

ابتدا: "ستائش وسپاس بے اندازہ و بیقیاس صانعی را کہ جوہر صنعتش بازار کائنات

بجواہر ثوابت و سیارات آراستہ داشت" فہرست مشترک پاکستان ص ۱۷۰۲ پر چند نسخے مذکور ہیں

$\frac{۳۲۷۱}{۲}$ رسالہ بیخ چینی، مؤلفہ حکیم عماد الدین محمود، (ق ۴۴ب - ۴۳ الف) = ۰

کتابت معمولی نستعلیق میں ہے۔ اس رسالہ میں بیخ چینی کے طبائع و منافع سے بحث کی ہے۔

ابتدا: الحمد للہ علیٰ انعامیہ العمیم۔

$\frac{۳۲۷۲}{۳}$، رسالہ معجونات یاقوتی وغیرہ، مؤلفہ عماد الدین محمود (ق ۵۳ الف - ۵۹) =

اس [illegible] یاقوتی کے متفرق نسخے جمع کئے ہیں۔

[illegible] حمد للہ المحمود فی کل فعالہ۔

Marfat.com

۴ - خاتمہ من کتاب السیاسۃ فی تدبیر الریاستہ المعروف بسر الاسرار (ق ۶۰ - ۶۲) = ۳ ـــــ دیباچہ میں یہ لکھا ہے کہ ارسطو نے سکندر کو تدابیر حفظ صحت کے پیش نظر یہ رسالہ لکھ کر بھیجا تھا، اس رسالہ میں ۸ دواؤں کے منافع بیان کیے ہیں اور نسخے تحریر کیے ہیں۔ تمہید اور اختتام بزبان فارسی ہے، تفصیلات ادویہ عربی زبان میں ہیں۔ کاتب نے آخر میں ایک عبارت درج کی ہے، جو غالباً اس مخطوطہ کی عبارت ہے، جس سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے:ـــ "انا الحقیر ... شعوری النیشاپوری ... بلدۃ المشهد الرضویۃ فی سـ۹۹۳ـنہ"

$\frac{۳۲۷۳}{۵}$ ، رسالہ نارافرنجی، مؤلفہ عمادالدین محمود، (ق ۶۲ الف - ۷۷) = ۱۶

فہرست مشترک پاکستان (ص ۴۷۵) میں اس کے نسخوں کا تذکرہ ہے۔

$\frac{۳۲۷۴}{۶}$ ، رسالہ در افیون ، یہ رسالہ ناقص الطرفین ہے۔ افیون کے صفات، خواص، منافع، مضار، اور مصلحات سے بحث کی ہے، بغدادی، شیخ الرئیس اور دوسرے حکما کے حوالے بھی دیئے ہیں، مؤلف نے "حقیر میگوید" کے الفاظ کے ساتھ اپنی رائے بیان کی ہے، اوّل و آخر غائب ہونے کے سبب مؤلف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ قرینہ ہے کہ رسالہ عمادالدین محمود کا ہے۔ فہرست مشترک پاکستان جلد اوّل (ص ۳۹۵) میں حکیم عمادالدین محمود کے رسالہ "خواص افیون" کا تذکرہ ہے۔

ابتدا: (بے ربط) "باشد و آن اقوی باشد اما تجربہ جواب آن است کہ لانسلم"

انتہا: (بے ربط) "خاتمہ در جلاب این حقیر بعضی اوقات در ترک افیون مداومت بقہوہ نمود ... پوست خشخاش را با بعضی ادویہ مصلحہ ممزوج ساختہ بجوشانند بعد از آنکہ"

$\frac{۳۲۷۵}{۷}$ ، رسالہ در باب قلع آثار، مؤلفہ حکیم محمود بن مسعود، (ق ۱۲۶ - ۱۴۵) = ۱۰

یہ رسالہ مختلف اشیاء کے رنگ کو دور کرنے کی تدابیر پر مشتمل ہے، ۵۲ ابواب پر یہ رسالہ مبنی ہے۔ دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ اس رسالہ کی ترتیب میں یعقوب بن اسحٰق کندی ـــــــ کی کتاب، نیز تذکرہ حمیدہ و فصول مفیدہ اور دوسری کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ سالِ کتابت ۱۲۷۱ھ ہے

ابتدا: "شکر حق را کہ آب رحمت او ... چنین گوید فقیر غریب محمود بن مسعود طبیب"۔

انتہا: تم الرسالہ ... حکیم عمادالدین محمود، در تاریخ ... ۱۲۷۱ھ"

فہرست مشترک پاکستان (ص ۴۵۵) میں چند نسخے مذکور ہیں،

Marfat.com

۳۲۷۶/۸ ، رسالہ در ابدال ادویات ، (ق ۱۴۵ ب – ۱۴۸ ب) = ۳

اس رسالہ میں مختلف ادویہ کے ابدال، ان کے اوزان اور محل استعمال کو بیان کیا ہے۔

۳۲۷۷/۹ رسالہ حدود اعراض موسوم بہ حقائق الطب، مؤلفہ مسعود بن محمد سجزی، عربی زبان میں ہے۔

۳۲۷۸/۱۰ رسالہ خوردن فادزہر، مؤلفہ عماد الدین محمود، (ق ۱۷۷ ب – ۱۷۸) = ۱½

یہ رسالہ فادزہر کے طریق استعمال پر مشتمل ہے۔

ابتدا: " اما بعد چنیں گوید محرر این مقالہ خادم الحکما عماد الدین المشہور محمود' در باب خوردن فادزہر.

انتہا: داز خوردن بقولات و حبنیات، ولبنیات و حموضات خود را نگاہ دارند"

۳۲۷۹/۱۱ ، رسالہ آطریلال (ق ۱۸۱ ب – ۱۸۶ الف) = ۵

یہ رسالہ دوائے اطریلال کی لغوی اور طبی تحقیق پر مشتمل ہے، صاحب اختیارات اور صاحب جامع بغدادی کے حوالے بھی ہیں، مؤلف نے اپنی رائے "حقیر میگوید" کے الفاظ سے بیان کی ہے۔ یہ انداز تحریر عماد الدین محمود کا ہے۔ لہٰذا یہ رسالہ بھی انہیں کی تصنیف معلوم ہوتا ہے۔

ابتدا: " الحمد للہ المحمود فی کل فعالہ ... اما بعد چون اختلافی عظیم بود میان اہل زمان در آطریلال۔

انتہا: " خواص اور در مجلس مذکور است ذکر او در اینجا حاجت نیست "۔ اس کا ایک نسخہ تہران میں ہے، نمبر ۴۳۷۰۔

۳۲۸۰/۱۲ ، رسالہ سخونات ، (۱۸۶ الف – ۲۰۴) = ۱۹ :

اس رسالہ میں اسباب سخونت اور اس کے اثرات سے بحث کی ہے، انداز تحریر سے یہ رسالہ بھی عماد الدین محمود کا معلوم ہوتا ہے۔

ابتدا: " الحمد للہ رب العالمین ... السخونات ای اسباب السخونۃ "

انتہا: " مریض را منع باید کرد، تا سبب قوی شود، وامثال این فوائد و منافع است "

۳۲۸۱/۱۳ ، رسالہ در باب سموم، مؤلفہ محمود بن مسعود (ق ۲۰۴ - ۲۳۴) = ۳۵ :

یہ رسالہ سموم کی علامات، خواص، اثرات اور تدابیر سے متعلق ہے، دیباچہ میں مؤلف نے

Marfat.com

لکھا ہے کہ حاکم مشہد مقدس، مرتضیٰ قلی خاں کی فرمائش پر یہ رسالہ مرتب ہوا ہے۔

ابتدا: "الحمد للہ رب العالمین۔ اما بعد، بدانکہ حاکم مشہد مقدس... مرتضیٰ قلی خاں ... بحقیر داعی محمود بن مسعود بن محمود الطبیب، اشارہ کرد کہ در باب سموم"

انتہا: "سداب ... از کثرت آن شورش و حرارت در تن افتد و چشمہا بیرون خیزد و رنگ سرخ شود"

حکیم عماد الدین محمود طبیب شیرازی نے اپنے والد مسعود بن محمود سے تربیت پائی، جو خود ایک ماہر طبیب تھا، کچھ دنوں تک یہ امیر عبد اللہ خاں استاجلو حاکم شروان کا معالج رہا۔ پھر تہماسپ (۹۳۰ - ۹۸۴ھ) کے دربار سے وابستہ رہا۔ دو سال ہندوستان میں بھی گزارے، دربار اودھ میں بھی جگہ پائی۔ بہ قرینہ غالب ۱۱ویں صدی کی پہلی دہائی کے کسی سال میں وفات پائی۔ (فہرست مشترک پاکستان ص ۴۱۹)۔

مجموعہ: دو رسالوں پر مشتمل ہے۔

(۱) 'رسالہ ہیضہ'، ہیضہ سے متعلق ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں اس کی ماہیت، اس کے اسباب وعلامات، اس کے علاج کی صورتیں اور اس سے احتیاط کی تدابیر بیان کی ہیں۔ مؤلف کا نام کہیں مذکور نہیں ہے۔ اوراق کی تعداد ۶ ہے، سطریں ۱۷ ہیں۔ طول و عرض ۲۸ x ۱۹، ۲۳ x ۵/۱۸ سنٹی میٹر ہے۔

ابتدا: "بدانکہ در تابستان ہوا گاہی بسبب اسباب سماوی و گاہی از اسباب ارضی حرارت غریبہ زیادہ از حرارت طبیعت فصل کسب نمودہ وحدت پذیرفتہ و میل بسمیت نمودہ مثل وبا کہ در خریف ہوا بسبب تری خود عفونت گرفتہ تنہای عفنہ پیدا می کند"

انتہا: "پس باید کہ تا از حقیقت مرض واقف شوند معالجہ او نکنند و از قتل انسان ہمی ترسند کہ اشرف المخلوقات است و چندین آیات در تنفر از نازل شدہ، واللہ اعلم بالصواب فقط"

(۲) دوسرا رسالہ 'آتشک' سے متعلق ہے۔ مصنف کا نام پنڈت دیوی داس ہے۔ دونوں رسالوں کی کتابت یکساں ہے اور ایک ہی خط ہے۔ خط نستعلیق مائل بشکستہ ہے۔ کاتب کا نام مرزا امیر بیگ مرقوم ہے۔ سن کتابت مذکور نہیں ہے۔ تخمینہ ۱۳ویں صدی ہجری کا ہے۔ مخطوط کا (Acc) نمبر ۱۲۰۸ ہے۔

Marfat.com

مجموعہ رسائل : مخطوطہ کا (ACC) نمبر ۲۶۹۶ ہے۔ اس مجموعہ میں چار رسائل ہیں۔ چاروں رسالوں کا تعلق فن طب سے ہے۔ دوسرا رسالہ "مطب حکیم مرزا محمد علی لکھنوی" ۱۳۰۰ھ میں مطبع حسینی اثنا عشری لکھنؤ سے شائع ہو چکا ہے۔ تیسرا رسالہ "فوائد شفائیہ" (مطب حکیم شفائی خاں") ہے، جو ۵۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ پہلے اور چوتھے رسالہ کی توضیح درج ذیل ہے:

"تلخیص مسیحائی" اوراق ۱۰۱، سطور ۱۵، پیمانہ ۲۴ × ۱۶، ۲۰ × ۱۰.۵ سنٹی میٹر۔
یہ رسالہ ایک مختصر قرابادین ہے، جس میں ادویہ مرکبہ کے نسخے جمع کیے ہیں۔ ترتیب حروف تہجی پر مبنی ہے۔ ترقیمہ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اس کے جامع کا نام حکیم عابد علی متخلص بکوثر ہے۔
جامع نے بعض نسخوں کے ذیل میں اس کی تصریح بھی کی ہے کہ یہ نسخہ کس کے لیے مرتب کیا گیا، ایسے چند نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں: (۱) قمر الدین حسین (۲) نواب سردار محل صاحبہ، (۳) حکیم میر محمد نواب (۴) خورد محل صاحبہ (۵) سلطان عالم خلد اللہ ملکہ، (۶) امام علی خاں (۷) حضور عالم بہادر (۸) انیس الدولہ بہادر (۹) امداد علی (۱۰) نواب سلطان محل صاحبہ (۱۱) محمد تقی خاں (۱۲) گلبن الدولہ (۱۳) دیوان رام چرن۔ کتابت خط تعلیق میں ہے۔ کاتب: کالکا پرشاد، سن کتابت ۱۲۹۶ھ = ۷۹-۱۸۷۸ء، ACC نمبر ۲۶۹۶ ہے۔

ابتدا: "بعد تسمیہ، حرف الالف اطریفل مواد صفراویہ و بلغمیہ گل سرخ، آلو بخارا، مویز منقیٰ"

انتہا: " با شربت خشخاش، شربت بنفشہ، بنات سفید مقوم بسر شتند"

مطب حکیم محمد صادق فیض آبادی: یہ رسالہ چند مخصوص امراض کے علاج پر مشتمل ہے۔ تپ صفراوی کے مختلف نسخے پہلے روز سے چالیسویں روز تک کے لیے درج کیے ہیں۔ نیز منضج صفرا، سودا، بلغم وغیرہ کے نسخے بھی تحریر کیے ہیں۔
دیباچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے معتمد الملک علوی خاں کے بیان کردہ چند قواعد اپنے استاذ میر زین العابدین الحسینی عرف میر نواب بن سید اصلح الدین خاں ______ کے واسطے سے نقل کیے ہیں۔ موصوف علوی خاں کے شاگرد تھے۔ فہرست مشترک میں یہ تجربات رضوی کے نام سے ذکر کیا ہے۔ مؤلف کا نام سید محمد صادق متطبب رضوی ہے۔ فہرست نگار نے مؤلف کا عہد ۱۲ ویں صدی کے اواخر اور ۱۳ ویں صدی کے اوائل میں بتایا ہے۔[⊠] اوراق کی تعداد ۶ ہے۔ سطریں ۱۸ ہیں۔ طول و عرض ۲۴ × ۱۶، ۲۰ × ۱۱

[⊠] فہرست مشترک پاکستان ج ۱، ص ۷۲۲-۷۲۳، اطبائے عہد مغلیہ ص ۵۰

Marfat.com

سینٹی میٹر ہے۔ کتابت خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام اور سن کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ ۱۳ ویں صدی ہجری ہے۔

ابتدا: "الحمدللہ رب العلمین ... اما بعد ... میگوید ... محمد صادق المتطبب الرضوی کہ چند قواعد کہ ... بوساطت استاذی میرزین العابدین ... "

انتہا: "نسخہ عرق شیر بہ تجویز حکیم شفائی خاں ... گل سرخ، گل نسترن ہمہ در دیگچہ عرق کشند۔ فقط تمام شد" مخطوطہ کا ہینڈ لسٹ نمبر ۲۲۹۶ ہے۔

مجموعہ رسائل: یہ مجموعہ دس رسالوں پر مشتمل ہے۔ ازاں جملہ چھ رسالے طب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ رسالے خط نستعلیق، نیز خط شکستہ میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض رسائل مستقل تالیف نہیں، بلکہ بیاض کی حیثیت سے رکھتے ہیں۔ کاتب کا نام بیشتر جگہ محمد علی مرقوم ہے۔ کتابت کے سال ۱۲۳۶، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، اور ۱۲۵۹ ہیں۔ صاحب بیاض کا نام سرفراز حسین خاں لکھا ہے۔

(۱) بیاض نسخہ جات مجربات: (ق ۱ = ۱۱): اس بیاض میں مختلف امراض کے نسخے جمع کیے گئے ہیں، مثلاً فدا حسین خاں، حکیم جواد علی خاں بنارسی، حکیم فتح علی خاں مرحوم، شاہ یٰسین صاحب مولانگر، حکیم بہادر علی۔

(۲) بیاض نسخہ جات: (ق ۲۲ — ۲۶) = ۵ — یہ بیاض بھی مذکورہ بالا بیاض کا حصہ ہے، اس میں بھی مختلف امراض کے نسخے جمع کیے گئے ہیں۔

(۴) بیاض نسخہ جات (ق ۴۰ - ۴۲) = ۲½): یہ رسالہ بھی بیاض مذکورہ کا حصہ ہے۔ اس میں بھی مختلف امراض کے نسخے جمع کیے ہیں۔

(۵) رسالہ چیچک، مؤلفہ محمد سعید بن محمد باقر۔ (ق ۴۴ - ۴۵ = ۱½): مؤلف نے اپنا نام محمد سعید بن محمد باقر طبیب بتایا ہے، اور دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ مرض بچوں کو زیادہ ہوتا ہے اور صحیح علاج نہ ہونے کے سبب بیشتر جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جالینوس نے اس کا علاج مشکل تر بتایا ہے — یہ ۱½ ورق کسی طویل رسالہ کے ابتدائی اوراق ہیں۔ بعد کے اوراق موجود نہیں ہیں،

Marfat.com

مؤلف نے دیباچہ میں کہا ہے کہ اس رسالہ کو ایک مقدمہ، دس کلمے اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ جبکہ کلمۂ اوّل کا صرف ایک صفحہ موجود ہے، اس کے معنی ہیں کہ بیشتر اوراق غائب ہیں۔

(۶) بیاض نسخہ جات (ق ۵۰ ب — ۵۱ الف) = ۱): یہ بھی مذکورہ بیاض کا حصہ یہ حصہ نسخۂ حنا وغیرہ پر مشتمل ہے۔ نسخۂ حنا کی نسبت بیاض آصف الدولہ کی طرف ہے۔

(۷) علاج جانوران (ق ۵۸-۶۴) = ۷): یہ رسالہ جانوروں کے علاج سے متعلق ہے کاتب کا نام مذکور نہیں ہے اور سن کتابت بھی مرقوم نہیں ہے۔ تخمینہ ۱۳ ویں صدی ہجری۔

ابتدا: "یادگار شاہ محمد میر شکار وغیرہ کہ درامتحان آمدہ برای ذبح کردہ جانوراں"

رسالہ نمبر ۲، ۴ اور ۹ غیر طبی ہیں۔ نمبر ۳ جنسیات سے متعلق ہے اور مخطوط کا ہینڈ لسٹ نمبر

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات (عربی)

	صفحہ
اسرار العلاج	۴۵
اکمل الصناعۃ (الجزء العملی...)	۴۳
تذکرۃ الکحالین	″
ترویح الارواح من علل الاشباح	۳۹
تقویم الادویۃ	۴۱
جامع الامانی	۵۰
حاشیہ شرح اسباب المسمی بہ کشف الاشکالات	۴۶
حاوی الشفا	۵۲
حقائق اسرار الطب / حقائق الطب	۳۰، ۹۲
خاتمۃ من کتاب السیاسۃ فی تدبیر الریاسۃ	۹۱
خلاصۃ التذکرۃ فی طب التجربۃ	۴۴
دیوان الحیوان	۵۴
(ذیل الحیوان)	۵۷
ذیل کتاب التذکرۃ	۴۲
رسالہ حدود الاعراض = حقائق اسرار الطب	
رسالۃ فی الکلیس	۳۸
رسالۃ فی المعالجات (ابن بیطار)	۲۱
زبدۃ الطب (اسمٰعیل الجرجانی)	۱۷
شرح فصول البقراط (ابن اللباد)	۲۳
″ ″ ″ (ابن الحزم القرشی)	۲۴
شرح الموجز	۴۵
شفاء الاسقام ودواء الآلام (خضر بن علی)	۳۳
(عنوان الدیوان)	۵۵
غایۃ الفہوم فی تدبیر المحموم	۴۷
فروق الامراض	۶
قرابادین القلانسی	۱۹
کتاب الابدال لما عدم فی الحال	۴۳

	صفحہ
کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد (ابن جمیع الاسرائیلی)	۱۸
الکتاب الاشرف فی صناعۃ الدریاق / المنقذ للنفوس الشریفۃ من التلف (القوخی)	۲۵
کتاب الاغذیۃ	۲
کتاب الاقوال الکافیہ والفصول الشافیہ	۵۲
کتاب البول (اسحاق بن سلیمان اسرائیلی)	۷
کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف (الزہراوی)	۱۲
کتاب الحشائش (لدیاسقوریدوس)	۴
کتاب الخیل (البیطرہ)	۵۳
کتاب شافی فی الطب	۲۹
کتاب طب الجدید الکیمیاوی	۳۷
کتاب فی حفظ الصحۃ وازالۃ المرض (قسطا بن لوقا)	۱۱
کتاب فی الوبا واسبابہ (قسطا بن لوقا)	۱۰
کتاب لطیف فی الطب	۴۲
کتاب المختار (ابن ہبل)	۲۰
کتاب المشجر / المشجر الکبیر	۱
کتاب المغنی فی الطب (سعید بن ہبۃ اللہ)	۱۴
کتاب المغنی (ابن بیطار)	۲۳
کتاب المنصوری	۲
کتاب المائۃ	۹
کتاب الوصلۃ الی الحبیب فی وصف الطیبات والطیب	۲۶
کنز الفوائد فی تنویع الموائد	۳
مفرح النفس	۲۷
منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان (ابن جزلہ)	۱۵
النزہۃ الزہیۃ فی احکام الحمام الشرعیۃ والطبیۃ	۴۸

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات (فارسی)

	صفحہ
اختیارات بدیعی	۶۳
الاغراض الطبیہ	۶۰
انیس الاطبا	۶۷
بیاض مجربات	۸۸
بیاض نسخہ جات	۹۵
" "	"
" "	۹۶
بیاض نسخہ جات مجربات	۹۵
تلخیص مسیحائی	۹۴
جواب شافی	۸۶
خلاصۃ التشریح	۸۹
خیر التجارب	۶۵
ذخیرہ خوارزم شاہی	۶۲
رسالہ اطریلال	۹۲
رسالہ بیخ چینی	۹۰
رسالہ خوردن فادزہر	۹۲
رسالہ چیچک	۹۵
رسالہ در ابدال ادویات	۹۲
رسالہ در افیون	۹۱
رسالہ در باب سموم	۹۲
رسالہ در باب قلع آثار	۹۱
رسالہ در بحران	۸۳
رسالہ در بیان احوال جواہر	۹۰
رسالہ در فوائد طب	۸۴
رسالہ ما بال (ترجمہ)	۸۱
رسالہ ماکول و مشروب	۷۹

	صفحہ
رسالہ سنخنات	۹۲
رسالہ معجونات یاقوتی	۹۰
رسالہ نار فرنگی	۱۱
رسالہ ہیضہ	۹۳
ریاض الفوائد	۷۱
سنہ ضروریہ در حال وبا و معالجہ آن	۷۸
الاسرار	۹۱
سفینۃ الحکمۃ	۸۲
شفاء القلوب	۶۹
شفاء المریض	۸۸
شمسیۃ الطب	۸۵
علاج الامراض	۷۷
علاج جانوران	۹۶
قانون (ترجمہ)	۹۳
قرابادین سریانی	۷۲
قرابادین کافی	۷۳
قرابادین معصومی	۶۸
تجربات بوعلی خاں	۷۵
مجربات یحیٰی	۸۰
مجربات التداوی	۸۳
مخزن اسرار اطبا	۷۶
مطب حکیم محمد صادق فیض آبادی	۹۴
منتخب الاطبا	۶۴
نافع الخلق	۶۸
نور العین	۵۹

Marfat.com

ضمیمہ ۸

خدابخش لائبریری کے اہم اور نادر طبی مخطوطات

خدابخش نوادر پر مقالہ شائع ہونے کے بعد خدابخش کے جو مزید نوادر سامنے آئے ذیل میں ان کی مختصر فہرست درج کی جاتی ہے

عربی

- اصول التراکیب : نجیب الدین السمرقندی م ۶۱۹ھ اصول دواسازی پر ایک قدیم تصنیف ، ق ۶۸ ک ۱۲۲۵ھ ، $\frac{\text{ہ.۲۱۷۹}}{\text{ج.۵۹}}$ ق ۳۴ ک ۱۱۵۱ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۹۸}}{\text{ج.۵۹}}$
- اطعمۃ المرضیٰ : السمرقندی امراض کے لحاظ سے ماکولات و مشروبات ، ق ۳۸ ک ۱۲۲۵ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۷۹}}{\text{ج.۵۸}}$
- الاغذیہ والاشربۃ : السمرقندی اغذیہ و اشربہ صحتمندوں کے لیے ، ق ۲۰ ک ۱۲۲۵ھ ، $\frac{\text{ہ.۲۱۷۹}}{\text{ج.۵۸}}$
- تدبیر الحبالیٰ والاطفال والصبیان : احمد البلدی م ۳۸۰ھ حاملہ و بچوں کی نگہداشت و علاج پر ایک قدیم تصنیف ، ق ۳۰۵ ک ۱۲ ویں صدی $\frac{\text{ہ.۲۱۲۳}}{\text{ج.۱۱}}$
- تفسیر کتاب التشریح الصغیر : جالینوس کی تشریح الابدان کی شرح از ابن طیب م ۴۳۵ھ ، ق ۱۵۸ ک ۱۲ ویں صدی $\frac{\text{ہ.۲۱۸۰}}{\text{ج.۵۳}}$
- تقویم الابدان فی تدبیر الانسان : ابن جزلہ م ۴۹۳ھ حاجات پر ایک اہم کتاب بشکل جدول ، ق ۵۹ ک ۱۲۲۵ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۷۹}}{\text{ج.۱۱۷}}$ ، ق ۱۱۵ [illegible] ہ.۲۰۹۴
- تقویم الصحۃ : ابن بطلان م ۴۵۸ھ اغذیہ و اشربہ پر تحریکات ، ریاضت جسمانی اور مختلف کیفیات انسانی کا مبسوط بیان ، ق ۰ ک ۱۳ ویں صدی [illegible] ہ.۲۰۹۴
- التلویح فی اسرار التنقیح : فخر الدین الخجندی م ۷۰۰ھ القانون کی تنقیح کی تشریح ، ق ۲۹ ک ۱۲۱۳ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۲۳}}{\text{ج.۶۶}}$
- تنقیح المراق والاحتراق : محمد دانا المتطبب م ۳۸۰ھ امراض احتراق و مراق کی تشخیص اور علاج ، ق ۵۵ ک ۵ [illegible] $\frac{\text{[illegible]}}{\text{[illegible]}}$
- توضیحات القانون : سدید الدین الکازرونی م ۷۵۷ھ القانون کلیات و ادویات کی شرح ، ق ۳۵۹ ، ق ۱۰۳ [illegible] ، $\frac{\text{۱۲۲۵ - ۲۹}}{\text{ج.۳۳ - ۳۴}}$
- دفع مضار الاغذیہ : الانطاکی م ۱۰۰۸ھ اغذیہ و اشربہ کے متعلق ایک اہم کتاب ، ق ۹۰ ک ۱۲ ویں صدی [illegible]
- دواء النفس من النکس : عبداللہ بن علی المخزومی م ۷۴۰ھ بکوم حیوانیہ و نباتیہ و معدنیہ اور دافع سموم پر مفید رسالہ ، ق ۶۰ ک ۱۲۰۵ھ $\frac{\text{[illegible]}}{\text{[illegible]}}$
- رسالہ ارسطاطالیس : جسم انسانی کی مختلف حالات و کیفیات کے اسباب ، ق ۵ ک ۱۳ ویں صدی ۳۲۶۵
- رسالہ ترکیب الروح والنفس والجسد : رسالہ علم کیمیا منسوب بہ ابن سینا ، ق ۵ ک ۱۳ ویں صدی $\frac{\text{۵۳۹}}{\text{ج.۳۷۵۵ B}}$
- الرسالۃ الشہابیۃ فی الصناعۃ الطبیہ : شہاب الدین ابراہیم الفارسی امراض و علاج ۱۰ ابواب ، ق ۳۳ ک ۱۲۱۴ھ $\frac{\text{[illegible]}}{\text{[illegible]}}$
- رسالۃ فی الاسئلۃ والاجوبۃ : ابن سینا مختلف طبی سوالات کے جوابات ، ق ۵ ک ۱۲ ھ $\frac{\text{۲۵۵۹}}{\text{ج.۱۰۹}}$ ؛ ق ۴ ک ۱۳ ویں صدی ۳۶۹۲

- رسالۃ فی المرونیا فی الوہم : غیرمعمولی اور نامناسب اشیاء کے کھانے کی خواہش اور اس کا علاج ، ق ۲ ک ۱۳ ویں صدی ۳۲۰۰ ، ق ۵۵ [illegible]
- رسالۃ فی الفرق بین الحرارۃ الغریزیۃ والغریبۃ : ابن سینا ، ق ۲ ک ۱۲۰۵ھ $\frac{\text{ہ.۲۵۵۹}}{\text{ج.۱۰۹}}$
- رسالۃ فی معرفۃ النفس والنبض : ابن سینا شیخ کی مجلس النظر سے ماخوذ رسالہ موسوم بہ فصول طبیہ ، ق ۲ $\frac{\text{ہ.۲۵۵۹}}{\text{ج.۱۰۹}}$
- شرح القانون : حکیم علی گیلانی م ۱۰۱۸ھ قانون کی ایک بسیط شرح ، ق ۶۶۵ ک ۱۲ ویں صدی $\frac{\text{ہ.۲۱۲۰ - ۳۱}}{\text{ج.۳۵ - ۳۹}}$
- شرح مسائل حنین حصہ دوم : ابن ابی الصادق م ۴۶۰ھ المسائل حنین کی شرح ، ق ۵۵ ک ۱۰ ویں صدی ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۳۳}}{\text{ج.۵۲}}$
- العمدۃ فی صناعۃ الجراحۃ : ابن القف المسیحی م ۶۸۵ھ علم الجراحت پر ایک مفید تصنیف ، ق ۲۰۵ ک ۱۰ ویں صدی ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۹۱}}{\text{ج.۶۳}}$ المطبوعہ
- الفلونیا : علاء الدین کے رسالہ سے ماخوذ ، معجون فلونیا کا نسخہ ، ق ۲ ک ۱۲۰۵ھ $\frac{\text{ہ.۲۵۵۹}}{\text{ج.۱۰۹}}$
- قرابادین علوی خاں ، حصہ اول : معتمد الملوک علوی خاں م ۱۱۶۲ھ کتابت بہ ہیئت مصنف ، ق ۱۳۴ ک ۱۱۵۹ھ $\frac{\text{ہ.۲۱۹۹}}{\text{ج.۱۰۰}}$

Marfat.com

★ کتاب الاغذیہ: حنین بن اسحاق م ۲۶۰ھ، بیشتر حکماے قدیم کے اقوال پر مبنی رسالہ، ق ۱۰۹، ک ۷ ویں صدی ھ، نادر نسخہ، H. ۲۱۴۴ / C. ۰۲/ii

★ کتاب تشریح الاعضا: مصنف ۸ ویں صدی ھ کے بعد کا ہے، تشریح الابدان اور منافع الاعضا پر کارآمد تصنیف، ق ۲۰۵، ک ۱۲ ویں صدی ھ، H. ۲۱۸۲ / C. ۹۰

★ کتاب الفتح فی التداوی: ابراہیم بن ابی سعید المغربی، فرہنگ مفردات، ق ۱۳۹، ک ۱۲ ویں صدی ھ، H. ۲۱۹۰ / C. ۱۰۰

★ کتاب فی الفواکہ وغیرہا: اغذیہ و اشربہ پر ایک مفید رسالہ، ق ۱۱۲، ک ۱۰ ویں صدی ھ، H. ۲۱۹۱ / C. ۱۰۳

★ کتاب لطیف فی الطب: محمد بن یوسف السنوسی م ۸۹۲ھ، امراض و علاج کے سلسلہ میں معدہ پر حیرت انگیز مواد کی بنیادی اہمیت، ق ۶، ک ۱۲۴۲ھ، [illegible]

★ مالایسع الطبیب جہلہ: ابن الکتبی م ۸ ویں صدی ھ، مفردات و مرکبات پر کارآمد تصنیف، ق ۱۳۱، ک ۹۹۰ھ، H. ۱۲۹۴ / C. ۹۸

★ مجمع المنافع البدنیہ: الانطاکی م ۱۰۰۸ھ، فرہنگ ادویہ مفردہ، ق ۴۰، ک ۱۲۴۶ھ، H. ۲۱۹۵ / C. ۵۵

★ المعالجۃ البقراطیہ: احمد الطبری م ۳۶۰ھ، معالجات بطریق بقراط، ق ۴۴۲، ک ۱۱۵۰ھ، H. ۲۱۷۵ / C. ۸

★ نسخہ برشعثا: ابوالبرکات (ہبۃ اللہ البغدادی م ۵۶۰ھ)، ق ۳، ک ۱۲۷۵ھ، H. ۲۵۵۹ / C. ۱۰۸/xvii

فارسی

★ بیاض نسخہ تجربات: حکیم صالح خاں ۱۳ ویں صدی، فرہنگ امراض، ق ۲۱۰، ک ۱۳ ویں صدی ھ، H. ۲۶۵۹

★ دستور الہنود: فیروز جنگ م ۱۰۴۶ھ، ق ۲۷، ک ۱۲۴۴ھ، H. C. ۱۶-۲

★ راحت الانسان: (امراض و معالجات) ق ۸۰ (ناقص الاول)، ک ۱۲۴۴ فصلی، H. ۲۲۷۳ / C. ۲۲۷۳

★ رسالہ چوب چینی / عین الحیات: محمد ہاشم تہرانی، ق ۸۲، ک ۱۳ ویں صدی ھ، H. ۳۲۶۶

★ رسالہ چوب چینی: عماد الدین محمود، ق ۲۳، ک ۱۳۰۹ھ، H. ۳۲۶۲

★ رسالہ در سموم: عماد الدین محمود، ق ۲۱، ک ۱۳ ویں صدی، H. ۳۲۸۱

★ رسالہ معالجات: شفائی خاں، ق ۱۰۲، ک ۱۳ ویں صدی، H. ۳۱۱۳

★ ریاض عالمگیری حصہ دوم: محمد رضا طبیب، ادویہ مرکبہ کے نسخے اور تراکیب، ق ۲۰۰، ک ۱۲ ویں صدی، H. ۳۱۲۵

★ علاجات دارا شکوہی: نور الدین بن حکیم عین الملک، معالجات پر ۱۰۴۴ھ کی تصنیف ۲ جلدوں میں، ق ۲۸۴ + ۵۵۳، ک ۱۳ ویں صدی ھ، ۹۸۸-۹ / ۹۹۲-۳

★ علاج مالیخولیاے دماغی: شرف الدین ابن محمد صادق، ق ۳۶، ک ۱۳ ویں صدی ھ، H. ۱۶۸۰ / C. ۱۶۸۳

★ عین الشکار: نواب مقرب خاں، معالجات ۳ فصول (موجود فصل ۱ تا ۶۳)، ق ۲۹، ک ۱۳ ویں صدی ھ، H. ۲۲۹۰

★ معدن تجربات: حکیم محمد مہدی ابن محمد جعفر، ادویہ مرکبہ متعلقات پر ۱۱۷۰ھ کی تصنیف، ق ۴۵۲، ک ۱۲ ویں صدی ھ، H. ۳۵۹۳

★ مفتاح الخزائن حصہ دوم: زین العطار م ۸۰۶ھ، در ابدال و مصطلحات، ق ۲۱، ک ۱۱ ویں صدی، H. ۳۱۲۴

★ مفردات معصومی: محمد معصوم بھکری م ۱۰۱۵ھ، ق ۲۴، ک ۱۱۱۰ھ، H. ۱۰۰۸ / C. ۹۸۵

مخففات:

م = متوفی • م بعد = متوفی بعد سنہ … • ع = زندہ در سنہ … • ک = کتابت • ق = ورق

کتاب نمبر اس ترتیب سے کہ اوپر ہینڈ لسٹ نمبر نیچے کیٹلاگ نمبر دونوں سے مخطوطہ دستیاب ہو سکتا ہے، مثلاً H. ۲۱۹۸ / C. ۵۹ کا مطلب ہے ۲۱۹۸ ہینڈ لسٹ نمبر، ۵۹ کیٹلاگ نمبر

Marfat.com

علی گڑھ کے

نادر طبّی مخطوطات

حکیم سیّد ظلّ الرحمٰن

شعبۂ علم الادویہ

اجمل خاں طبّیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

۱۹۸۸ء

Marfat.com

ظلّ الرحمٰن صاحب نے علی گڑھ کے طبی مخطوطات سے ان نوادر کا تعارف کرایا ہے جو ان کے خیال میں کوئی نہ کوئی اہمیت رکھتے ہیں۔ پہلے عربی مخطوطات کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ اس کے بعد فارسی کی۔

علی گڑھ کے ذخیرے میں یونیورسٹی کے ایسے مخطوطات کے علاوہ دو ذاتی ذخیرے (ذخیرۂ رحمت اللہ خاں اور ذخیرۂ ظلّ الرحمٰن) بھی شامل ہیں۔ ساتھ ہی یونیورسٹی کلیکشن میں سبحان اللہ ذخیرہ اور یونیورسٹی کے اجمل خاں طبیہ کالج ذخیرہ کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

عربی و فارسی طبی ذخیرے کے نوادر

Marfat.com

Marfat.com

عربی مخطوطات

۱- برء الساعۃ مؤلف مغربی : مغربی کا پورا نام دیمک کی نذر ہو گیا ہے۔ یہ محمد بن زکریا رازی کے رسالہ برء الساعۃ کے طرز پر ہے لیکن یہ اس سے زیادہ ضخیم ہے۔ اس میں بارہ نمط کے تحت متعدد فصلیں ہیں۔ یہ نسخہ ناقص الاوّل ہے اور اس میں پہلی نمط نہیں ہے۔ مؤلف نے لکھا ہے کہ یہ نسخے سرعت تاثیر میں سحر کی طرح ہیں۔ زکریا رازی کے رسالہ کے علاوہ تحفۃ المومنین کا حوالہ بھی اس میں دیا گیا ہے۔

صفحات کی تعداد ۴۱ ہے۔ یکشنبہ ۴ جمادی الاوّل، ۱۱۸۸ھ/۱۷۷۴ء کو محمد بن اسمٰعیل نے اسے نقل کیا ہے۔ اس پر مرزا محمد حسام کی ایک مہر ثبت ہے۔ آخر میں تین صفحات میں زکریا رازی کا رسالہ برء الساعۃ بھی نقل ہے۔

۲- تبیان العرفان، مؤلف شفاء الدولہ میر افضل علی خاں المعروف بہ شفائی خاں : اطبا نے جس طرح مفرد دوا کے مزاج کی تحقیق کے لئے کثیر تجربات کئے، اسی طرح مرکب دوا کے مزاج کے تعین میں بھی انھوں نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مختلف مزاج رکھنے والے مفردات کی ترکیب سے کسی بھی مرکب دوا میں مجموعی طور پر جو مزاج قائم ہوتا ہے، اسے انھوں نے ریاضی کے اصول کے ذریعہ متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

استخراج مزاج مرکب اور معرفت درجہ مزاج مرکبات کے سلسلہ میں جو رسالے لکھے گئے، ان میں یہ رسالہ بھی شامل ہے۔ یہ ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں آصفجاہ ثالث سکندر جاہ اور واجد علی شاہ اودھ کے حضور اظہار عقیدت کیا گیا ہے۔ شفائی خاں کتاب کے مؤلف شاہجہاں پور کے رہنے والے تھے، وہاں سے حیدرآباد پہنچے اور راجہ چندو لال کی وساطت سے آصف جاہ ثالث سکندر جاہ اور آصف جاہ رابع ناصر الدولہ کے عہد میں دربار دکن میں بڑی ناموری حاصل کی۔ شفاء الدولہ کے علاوہ معتمد الملوک کا خطاب اور سات ہزار سالانہ کی جاگیر اور ایک ہزار تنخواہ تھی۔ یہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں جن میں علاج الاطفال، حیات شفائی خاں، رسالہ استعمال چوب چینی، معالجات چندو لعل، قوت لایموت، جامع اصول طبیہ، رسالہ شفائی خاں، رسالہ طب، رسالہ شفائیہ وغیرہ ہیں۔ ان میں سے بعض رسالہ کا تذکرہ "علی گڑھ کے طبی مخطوطات" کے اس تعارف میں

Marfat.com

شامل ہے۔ میزان المزاج کے نام سے ان کے جس رسالہ کا حوالہ ملتا ہے، وہ غالباً یہی رسالہ تبیان العرفان ہے۔ نسخہ کی اہمیت یہ ہے کہ اسے مؤلف کے شاگرد محمد قاسم علی نے ۶ جمادی الثانی ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء کو نقل کیا ہے۔ یہ مطلّیٰ و مذہب نسخہ جس اہتمام سے لکھا گیا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ عجب نہیں یہ وہ نسخہ ہو، جو بارگاہ آصفی میں پیش کیا گیا ہو۔

۳- **تقویم الابدان فی تدبیر الانسان**° ، مؤلفہ ابن جزلہ بغدادی : ابوالحسن علی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن علی، بن جزلہ بغدادی (وفات ۴۹۳ھ/۱۰۹۹ء) خلیفہ مقتدی بامراللہ کے عہد کا یگانۂ عصر طبیب تھا۔ طب کی تعلیم سعید بن ہبۃ اللہ سے حاصل کی تھی۔ تقویم الابدان کے علاوہ منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان، اور کتاب الاشارۃ فی تلخیص العبارۃ، اس کی مشہور کتابیں ہیں۔ کتاب الاشارۃ دراصل تقویم الابدان کی تلخیص ہے۔

تقویم الابدان، تقویم نجومی کی طرح جدول میں لکھی گئی ہے۔ اور اس طرز کی کتابوں میں سب سے عمدہ سمجھی جاتی ہے۔ اس میں ہر مرض کو بارہ خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۱- نام ۲- مزاج ۳- عمر ۴- بلدان ۵- ریاح ۶- سالم یا مخوف ۷- اسباب ۸- کیفیت استفراغ ۹- مزاج ادویہ معمولہ ۱۰- مداوی ۱۱- آسان نسخے ۱۲- تدابیر عامہ۔

منہاج البیان کی طرح یہ کتاب بھی خلیفہ مقتدی بامراللہ کے نام معنون ہے۔ نسخہ ناقص الاول ہے۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

۴- **حاشیہ نفیسی**، مؤلفہ سید محمد ہاشم : سید محمد ہاشم ابن میر قاسم حسینی گیلانی طب میں شارح قانون حکیم علی گیلانی (وفات ۱۰۱۸ھ/۱۶۰۹ء) کا شاگرد ہے۔ اس حاشیہ میں حکیم الملک شمس الدین محمد سے بھی اپنے تلمذ کا ذکر کرتے ہوئے بڑی عقیدت سے ان کا نام لیا ہے۔

حکیم ہاشم احمد آباد میں طبی درس و تدریس میں مشغول رہا۔ وہیں شاہجہاں کی طرف سے صدارت و طبابت پر فائز ہوا۔ بعد میں شہزادہ اورنگ زیب کا اتالیق مقرر کیا گیا۔ اورنگ زیب نے اس کو سہ ہزار کا منصب اور مسیح زماں کا خطاب عطا کیا تھا۔ ۸۰ سال کی عمر میں اورنگ آباد میں ۱۰۶۱ھ/۱۶۵۰ء میں فوت ہوا۔ سید ہاشم کے بیٹے حکیم جعفر علی خاں مہاراجہ جے پور کی خواہش پر جے پور منتقل ہو گئے تھے۔

حاشیہ نفیسی کے علاوہ شرح اسباب و علامات ہندی، شرح ہدایت الحکمۃ اور تفسیر بیضاوی

° طبع شدہ

Marfat.com

پر بھی سید ہاشم کے حاشیے ہیں۔

حاشیہ نفیسی کا یہ نسخہ مولانا عبدالحلیم ابن مولانا امین اللہ فرنگی محلی نے حیدرآباد میں ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں خریدا تھا۔ اس پر ان کے صاحبزادہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محل کے بھی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء کے دستخط ہیں۔ ترقیمہ نہیں ہے۔ تعداد صفحات ۵۰۴ ہے، اس حاشیے کے نسخے کتب خانہ دارالعلوم دیوبند اور سالار جنگ حیدرآباد میں بھی موجود ہیں۔

۵- حفظ الاسنان، حنین ابن اسحٰق : عباسی عہد کا عظیم ترجمہ نگار اور بیت الحکمت کا نگران اعلیٰ حنین بن اسحٰق عبادی (پیدائش ۱۹۴ھ/۸۰۹ء) وفات ۶ صفر ۲۶۴ھ/۸۷۷ء) جس نے یونانی طبی ذخیرہ کو عربی زبان میں منتقل کرکے مہتم بالشان خدمات انجام دیں۔ اس کی ترجمہ کردہ کتابوں کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ اپنے تراجم کی وجہ سے دنیا کے بہترین مترجمین کی صف اوّل میں شمار کیا جاتا ہے۔ عربی زبان و ادب میں یہ خلیل بن احمد اور طب میں یوحنا ابن ماسویہ کا شاگرد تھا۔

تحفظ و اصلاح دندان میں اپنے اس رسالہ میں اس نے دانتوں کی حفاظت کے طریقے بیان کئے ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ معدہ میں غذا اور پانی کے فساد سے بچنا چاہیئے۔ گوند والی اشیاء کو چبانا اور سخت چیزوں کو دانتوں سے توڑنا مضر ہوتا ہے۔ تلخ اور انتہائی ٹھنڈی اور اسی طرح عفونت کو جلدی قبول کرنے والی غذاؤں اور خلال کو اس نے نقصان دہ لکھا ہے۔ بنجن کے متعدد نسخے بھی تحریر ہیں۔ ۳۰ صفحے کا رسالہ ہے۔ ۱۱ رجب ۱۰۵۸ھ/۱۶۴۷ء تاریخ نقل ہے۔

۶- حل المعضلات حاشیہ شرح اسباب مؤلفہ حکیم سید حسین : حکیم سید حسین مولانا سید محمد ابن سید ابراہیم لکھنوی کے صاحبزادہ اور سید علی اکبر موسوی المعروف حکیم سید اکبر شاہ اور مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں کے شاگرد ہیں۔ انھوں نے مفتی محمد یوسف کے حسب الامر برہان الدین نفیس کی شرح اسباب و علامات (تالیف ۸۲۷ھ/۱۴۲۳ء) کا یہ حاشیہ لکھا ہے۔ برہان الدین نفیس کی یہ کتاب دراصل نجیب الدین سمرقندی کی کتاب 'الاسباب والعلامات' کی شرح ہے جسے شرح اسباب و علامات کے نام سے ایک مستقل کتاب کا درجہ حاصل ہے۔

اس کی تیاری میں کشف الاشکالات حکیم محمد ہاشم گیلانی، حاشیہ شرح اسباب حکیم علوی خاں، حاشیہ حکیم شریف خاں (فوائد شریفیہ)، حاشیہ حکیم احمد اللہ خاں لکھنوی، حاشیہ مسیح الدولہ المسمیٰ التحقیقات الشامخات، حاشیہ حکیم مظفر حسین خاں اور شرح حکیم عابدی سرہندی کے علاوہ دوسری کتابوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

حل المعضلات کا یہ مسودہ جو دو جلدوں پر مشتمل ہے محمد برکت اللہ فرنگی محلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مطبع یوسفی میں ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں طباعت کے لئے نقل کیا گیا ہے۔

ذخیرہ عبدالحی فرنگی محلی میں اس مسودہ کے علاوہ مسودہ حاشیہ موجز مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی، مسودہ حاشیہ نفیسی مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی اور مسودہ تکملۃ حل النفیسی مولانا عبدالحی ابن مولانا عبدالحلیم بھی محفوظ ہیں۔

۷۔ **رسالہ شافیہ**، مؤلفہ غیاث الدین منصور: صفوی عہد کے نامور طبیب غیاث الدین منصور نے اس رسالہ کے پہلے جزء میں طب نظری امور طبعیہ، نبض، بول وغیرہ پر اور دوسرے جزء میں حفظ صحت اور ازالہ امراض پر نہایت اختصار کے ساتھ قلم اٹھایا ہے۔ کل ۱۲ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس کی کتابت ۱۷ رجب کو ہوئی ہے۔ مخطوطہ صاف اور خوشخط ہے۔ حاشیہ کو سنہری لکیروں سے مزین کیا گیا ہے۔

یہ رسائل کے جس مجموعہ میں شامل ہے۔ اس میں غیاث الدین منصور کا تاریخ پر بھی ایک فارسی رسالہ ہے۔ اس مجموعہ کے دوسرے قابل ذکر رسالوں میں نصیرالدین طوسی کا رسالہ 'انعکاس شعاع' (عربی) اور بہا محمود عاملی کا رسالہ 'اصطرلاب' ہیں۔ یہ مجموعہ ۱۰۸۳ھ / ۱۶۷۲ء کا مکتوبہ ہے۔

۸۔ **رسالہ فی بواسیر**، مؤلفہ عبدالمسیح بن یحیی: یہ رسالہ دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مقالہ میں چار ابواب ہیں، جن میں اصناف، اسباب، علامات اور مداواۃ مرض پر تحقیق و نکتہ رسی سے لکھا ہے۔ دوسرا مقالہ ادویہ مرکبہ سے متعلق ہے۔ اس کے دو ابواب کے تحت علی الترتیب ۵ اور ۱۴ فصلیں ہیں۔ پہلے مقالہ کے صفحات کی تعداد ۴۶ اور دوسرے مقالہ کے صفحات کی تعداد ۵۲ ہے اور یہ ۱۲ جمادی الاول ۱۰۵۷ھ اور ۱۴ رجب ۱۰۵۷ھ / ۱۶۴۷ء کے مکتوبہ ہیں۔

ابن مندویہ اصفہانی کا رسالہ فی البواسیر اس موضوع کی وقیع کتابوں میں ہے۔

۹۔ **رسالہ فی القولنج والاحتباس**، مؤلفہ محمد بن محمود بن حاجی شروانی: قولنج پر محمد بن زکریا رازی ابن سینا اور ابن مندویہ اصفہانی کے رسائل کے بعد اہم ترین کتاب ہے۔ مقدمہ میں تشریح امعاء کی ہے۔ باب اول قولنج اور باب دوم ایلاؤس کے بیان میں ہے اور علی الترتیب یہ تین اور نو فصلوں پر مشتمل ہیں۔ کتاب میں مرض کے اسباب، علامات اور معالجات پر عالمانہ حیثیت سے روشنی ڈالی ہے۔ متعلقہ مرض کی مفرد و مرکب دوائیں بھی مذکور ہیں۔ جمادی الثانی ۸۳۷ھ / ۱۴۳۳ء کی تصنیف ہے۔ مخطوطہ جمادی الاول ۱۰۵۷ھ / ۱۶۴۷ء کا لکھا ہوا ہے۔

۱۰۔ **رسالہ قولنج**⊙، مؤلفہ محمد بن زکریا رازی: لفظ قولنج قولون سے ماخوذ ہے۔ طب یونانی

⊙ طبع شدہ

Marfat.com

ﺞ یہ اس درد سے عبارت ہے جو قولون میں عارض ہوتا ہے۔ طبی ذخیرہ میں قولنج پر کافی مواد فراہم کیا گیا ہے۔ ﺍﺭ ﺫکریا رازی کی یہ کتاب ۱۸ فصلوں پر مشتمل ہے۔ ان میں مختلف دردوں میں فرق، قولنج خالص وغیر خالص، اجناس ﻮﻟﻨﺞ، علامات، علاج، ادویہ مسہلہ، حقنہ، حمول، شیافات، تکمید، ضماد، آبزن، حمام، ادویہ مسکنہ درد ادویہ کاسر ریاح اسی طرح وہ غذائیں جو قولنج میں مفید اور مضر ہیں اور وہ اسباب جو قولنج کا باعث ہیں اور وہ اسباب جو دفع قولنج میں معاون ہوتے ہیں، بیان کئے گئے ہیں۔

مخطوطہ نامکمل ہے۔ کتبخانہ ملک اور ایا صوفیہ استنبول میں اس کے نسخے موجود ہیں۔ ذخیرہ عبدالحی رنگی محلی کے جس مجموعہ مکتوبہ ۱۰۵۷ھ میں یہ رسالہ شامل ہے۔ اس میں زکریا رازی کا رسالہ فی الجدری والحصبہ ﺍﻭﺭ ابن سینا کا رسالہ عشق (نامکمل) بھی ہے۔

۱۱- شرح رسالہ بحرانیہ، مولفہ شاہ حسین اسدی :

شاہ حسین اسدی نے المقالۃ النوریۃ ﻓﻲ شرح الرسالۃ الکافوریۃ سے فراغت کے بعد احباب کی فرمائش پر رسالہ بحرانیہ کی یہ شرح لکھی ہے۔ شرح ﻛﺎ سال آغاز محرم ۱۲۹۲ھ /۱۸۷۵ء ہے۔ رسالہ بحرانیہ ان کے ایک اہم عصر فاضل طبیب محمد تقی شیرازی ﻛﻰ تصنیف تھی۔ محمد تقی شیراز سے حجاز گئے، وہاں ان کا مرزا احمد طبیب التنکلی (وفات ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء، ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء میں علمی مناظرہ رہا۔ آخر میں وہ تہران میں مقیم ہوئے۔

بحران کا شمار طب کے اہم مباحث میں رہا ہے۔ جالینوس کی تصانیف میں بھی اس پر ایک رسالہ ملتا ہے۔ صرف جالینوسی درسیات بلکہ بعد میں طبی نصاب میں بھی اس نے جگہ پائی۔ شرح رسالہ بحرانیہ میں مسائل بحران پر دلنشیں انداز میں قلم اٹھایا ہے۔ یہ ۱۱۰ صفحات کا مجموعہ ہے۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

۱۲- شرح فصول بقراط⊙، مولفہ علاء الدین قرشی ابن نفیس :

بقراط نے سات مقالوں پر مشتمل کتاب الفصول کے نام سے جو کتاب لکھی تھی، اس کی اہمیت یہ ہے کہ وہ خود بقراط کی بعض دیگر کتابوں کی تلخیص ہے۔ یہ کتاب ہر دور میں علماء طب کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ جالینوس نے اس کی ایک نہایت عمدہ شرح لکھی ہے۔ عرب عہد میں ابوالفرج بن طیب (معاصر ابن سینا) ابن ابی صادق (تلمیذ ابن سینا)، امین الدولہ ابن تلمیذ (وفات ۵۶۰ھ/۱۱۶۴ء) ابن البذوخ (وفات ۵۷۶ھ/۱۱۸۰ء) یوسف بن حدائی، ابوالحجاج یوسف اسرائیلی (طبیب ﻣﻠﻚ الظاہر ابن سلطان صلاح الدین ایوبی)، عبداللطیف بغدادی (وفات ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء) صدقۃ السامری (وفات ۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء کے بعد)، رضی الدین رحبی (وفات ۶۳۱ھ/۱۲۳۳ء)، طاہر بن ابراہیم السنجری اس کے

⊙ طبع شدہ

Marfat.com

ممتاز شارحین ہیں۔ یکتائے عصر ابوخلیفہ رشید الدین (پیدائش ۵۹۱ھ/۱۱۹۴ء) کے بارے میں ملتا ہے کہ انھیں بقراط کی یہ کتاب حفظ تھی۔

علاء الدین قرشی نے فصول بقراط کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ ایک صغیر، جس میں بقراط کی عبارت لکھ کر شرح کی ہے۔ دوسرے کبیر، اس میں بقراط کی عبارت پھر جالینوس کی شرح لکھ کر ان دونوں پر تبصرہ کیا ہے۔

پیش نظر نسخہ ۲۶ صفر ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء کو نقل ہوا ہے۔ ناقل کا نام فضل رسول بن حکیم سید امام بخش حسینی واسطی ہے۔ تعداد صفحات ۲۷۰ ہے۔

۱۳۔ **شرح قانونچہ**، مؤلف عماد الدین محمود شیرازی: محمود بن عمر چغمینی (وفات ۷۴۵ھ/۱۳۴۴ء) نے قانونچہ کے نام سے قانون کا جو جامع اختصار مرتب کیا تھا وہ اہل علم کا مرکز نظر بنا رہا۔ ایران کے نامور معالج مصنف عماد الدین محمود شیرازی (وفات تقریباً ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۰ء) جنھیں شرح تشریح القانون کی تصنیف کا اعزاز حاصل ہے۔ قانونچہ کے شارح کی حیثیت سے بھی امتیاز خاص رکھتے ہیں۔ قانونچہ کے دیگر شارحین میں حسین بن محمد استرآبادی، محمد بن محمد (طبیب سلطان بایزید عثمانی) حسن بن ولی جبلی، ملا یحییٰ فتاحی، شیخ محمد مومن جزائری، عبد البسیط بن خلیل، عبد الفتاح بن عبید اللہ قزوینی، عبد الفتاح بن اسمٰعیل حسین لاہوری وغیرہ ہیں۔

عماد الدین محمود شیرازی کی شرح قانونچہ کمیاب ہے۔ مخطوطہ کے صفحات کی تعداد ۳۲۴ اور کاتب کا نام قدرت اللہ ہے۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ اس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رامپور میں بھی ہے۔

۱۴۔ **شرح کلیات قانون**، مؤلفہ قطب الدین شیرازی: قطب الدین ابوالثنا محمود بن مسعود بن مصلح شافعی شیرازی ۶۳۴ھ/۱۲۳۶ء میں شیراز میں پیدا ہوا۔ ایران کے مشاہیر حکما و متکلمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے زمانہ کے بیشتر علوم طب، نجوم، حکمت، موسیقی اور شعر و ادب میں کمال رکھتا تھا۔

اپنے طبیب باپ ضیاء الدین مسعود اور عالم چچا کمال الدین ابوالخیر اور شمس الملۃ والدین محمد بن احمد شمس کبتی اور علامہ وقت شرف الدین لاکی بوشکابی سے جو کلیات قانون کے درس اور اس کے مشکل مقامات کی تشریح میں یگانہ تھے، تعلیم حاصل کیا۔ اس نے مدتوں آذربائیجان میں زندگی بسر کی اور خواجہ نصیر الدین طوسی (وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) کی مجالس درس سے استفادہ کیا اور مراغہ کی رصدگاہ میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ وہ اور اباقا اس کے فضل و کمال کے معترف تھے اور اباقا اسے نصیر الدین طوسی کے تلامذہ میں سب سے افضل شرح کلیات قانون اس کے علمی مرتبہ کی شاہد ہے۔ شروح قانون میں اسے بہت اہم نظر سے دیکھا

Marfat.com

قانون کی ۱۲ بیش روشرحوں کے علاوہ دوسری بہت سی طبی کتابوں سے اس کی تصنیف میں مدد لی گئی ہے۔ یہ ضخیم شرح جسے ۶۸۲ھ/۱۲۸۳ء میں لکھنا شروع کیا تھا۔ ۷۱۰ھ/۱۳۱۰ء میں مکمل ہوئی ہے جو شارح کا سنہ وفات بھی ہے۔ یہ کتاب سعدالدولہ محمد بن تاج الدولہ احمد الساوی (وفات ۷۱۱ھ/۱۳۱۲ء) کے نام معنون ہے اور انہی کے نام پر التحفۃ السعدیہ اس کا نام رکھا گیا ہے۔ اس شرح میں فخر الدین رازی کی شرح کا رد کیا گیا ہے۔

قطب الدین شیرازی کی دوسری تصانیف میں شرح حکمت الاشراق شیخ شہاب الدین سہروردی، درۃ التاج، التحفۃ الشاہیۃ ونہایۃ الادراک، شرح مختصر ابن الحاجب، شرح المفتاح شامل ہیں۔

شرح کلیات قانون کے نسخے ہندوستان میں سالار جنگ، اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، خدابخش پٹنہ، دارالعلوم دیوبند اور رضا لائبریری رامپور میں ہیں۔

۱۵- الشفاء العاجل مؤلفہ مجیب علی المشہور بہ صدرالدین محمد طبیب: مؤلف کے مطابق محمد بن زکریا رازی کی برء الساعۃ کے سوا معالجات میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس میں بیماریوں کو فوری اور جلد ٹھیک کرنے والی دواؤں کا بیان ہو۔ محمد بن زکریا رازی نے جو رسالہ لکھا ہے اس میں امراض کی تعداد بھی کم ہے اور اس میں اقسام امراض کا تذکرہ بھی نہیں ہے۔ الشفاء العاجل میں متقدمین ومتاخرین کی کتابوں کے علاوہ مؤلف نے جو اکابر سے سنا ہے اور ذاتی تجربہ میں جو مفید پایا ہے۔ اسے اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اس میں جن دواؤں کا تذکرہ ہے، وہ ایک سے تین روز کے اندر مرض کو اچھا کرنے والی ہیں۔ اس میں مرض کی مختصر وضاحت اقسام وعلامات کے ساتھ کی گئی ہے۔

یہ مقدمہ اور پانچ ابواب پر منقسم ہے۔ ۸۰ صفحات کے اس رسالہ کی کتابت میر نجف علی بن حکیم میر تراب علی نے شنبہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۲۰ جلوس اکبر شاہ غازی کو کی ہے۔

۱۶- کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد، مؤلفہ ابن جمیع مصری:

ہبۃ اللہ ابن جمیع مصری (وفات ۵۹۴ھ/۱۱۹۷ء) جو اپنی تنقیدی کتاب التصریح بالمکنون فی تنقیح القانون کی وجہ سے آسمان طب کا تابندہ اختر ہے۔ مصر کے اطبا متقدمین میں ابن رضوان اور متاخرین میں ابن جمیع بہت صاحب مرتبہ سمجھے جاتے ہیں۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا طبیب خاص تھا۔ شیخ سدیدالدین بن ابو البیان اس کے ممتاز تلامذہ میں ہیں۔ اس کی دوسری کتابوں میں مقالہ فی اللیمون، مقالہ فی الریوند، مقالہ فی الحدبہ، رسالہ السیفۃ فی الادویۃ الملوکیۃ (توضیح کے بیان میں ہے) قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

کتاب الارشاد نہایت بلند پایہ تصنیف ہے۔ یہ چار مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقالہ اول قوانین کا
مقالہ دوم ادویہ مفردہ واغذیہ، مقالہ سوم حفظ صحت ومداوۃ امراض، مقالہ چہارم ادویہ مرکبہ واغذیہ
اس کا شمار طب کی نایاب کتابوں میں ہے۔ پیش نظر نسخہ یونیورسٹی نے ۱۹۵۲ء میں خدا بخش لا
پٹنہ کے مخطوطہ سے نقل کرایا ہے۔ صفحات کی تعداد ۱۰۷۵ ہے۔ نقل کی قیمت ۳۱۵ سو ۴۵ روپیہ ۷۵ پیسے
ادا کی گئی ہے۔ چوتھا مقالہ نہ ہونے کی وجہ سے نسخہ نامکمل ہے۔ یہ مقالہ جو ۲۲ فصلوں پر مشتمل ہے ا
کی صرف فصول کی فہرست موجود ہے۔

۱۷۔ **کتاب الفتح فی التداوی**، مؤلفہ ابو سعید بن ابراہیم المغربی العلائی: ادویہ
متعلق تصانیف کی ایک قسم جدول وملخصات ہیں۔ علم کے بہترین مجموعوں کے طور پر اطبا نے اپنی معلو
کے جدول تیار کئے۔ چونکہ مواد کی مقدار میں اس تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا کہ ان سب کو یاد رکھنا مشک
اس لئے بعض چیزوں کا بروقت پیش نظر رکھنا ضروری سمجھا گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کی گئیں جن میں ا
صفحہ میں مجمل طور پر دوا سے متعلق تمام ضروری معلومات جمع ہوں۔

ادویہ مفردہ بہ انداز جدول شمس الامرا وابوالشجاع ذوالقرنین بن عین الدولہ بن الامیر
(وفات ۵۵۷ھ/ ۱۱۶۲ء) کے عہد کی کتاب ہے۔ اس میں ساڑھے پانچ سو دوائیں بیان کی گئی ہیں۔
یہ کتاب ذخیرہ سرشاہ سلیمان مولانا آزاد لائبریری میں کتاب الجداول فی الادویۃ المفردہ
کے نام سے مذکور ہے۔ اس طرح مخطوطہ سے نہ کتاب کے اصل نام کا پتہ چلتا ہے اور نہ مصنف کے نام
روشنی پڑتی ہے۔ رضا لائبریری رامپور میں موجود نسخہ کے موازنہ سے کتاب اور مصنف کا نام معلوم ہوسک
کتاب الفتح فی التداوی کے علاوہ کنز الحکما (الالواح) بھی اس کی ایک تصنیف ہے۔ اس
ادویہ مفردہ کی ترتیب بلحاظ اعضا قائم کیا گیا ہے۔ رضا لائبریری میں اس کا مخطوط محفوظ ہے۔
بہ رالساعۃ کے نام سے المغربی کی جس کتاب کا مولانا آزاد لائبریری کے مخطوطات میں تذکرہ کی
ہے۔ وہ اس سرزمین کے دوسرے مصنف کی یادگار ہے۔

کتاب الفتح فی التداوی (الادویۃ المنجحہ) کے ہر جدول میں ۱۶ درج ذیل خانے ہیں:
۱۔ دوا کا نام ۲۔ ماہیت دوا ۳۔ اقسام ۴۔ بہترین قسم ۵۔ مزاج ۶۔ قوت ۷۔ منف
امراض راس ۸۔ منفعت آلات تنفس ۹۔ منفعت آلات غذا ۱۰۔ منفعت جمیع بدن ۱۱۔ کیف

Marfat.com

۔مقدار ۱۳۔مضر ۱۴۔مصلح ۱۵۔بدل ۱۶۔علامت عدد ادویہ۔

علم الادویہ میں تقویم کے طرز پر مجدول کتابوں کی اعلیٰ مثال میں ابن بکلارش (۱۱۰۶ء کا شہرت یافتہ) کی کتاب "المستعین المجدولۃ فی الادویۃ المفردۃ" ابراہیم مغربی علائی کی تقویم الادویۃ المفردہ، جمال الدین ابوالفضل حبیش طفلسی کی تقویم الادویہ، ابن بطلان (وفات ۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء) کی تقویم الصحۃ (تقویم الاطبار) وغیرہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔ موخرالذکر دونوں کتابیں سالار جنگ حیدرآباد میں محفوظ ہیں۔ اس طرز کی مقبولیت کا اثر فارسی میں بھی نمایاں ہے۔ (اس سلسلہ میں 'تقویم الادویہ' از محمد بن علی، جدول طبیہ از عبدالرحمٰن بن حکیم ابوبکر تقویم الاطبا وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مخطوطہ کے درمیان کے چند ورق غائب ہیں۔ ترقیمہ نہیں ہے۔

۱۸۔مفردات الادویہ، مؤلفہ حکیم خادم حسین : یہ دراصل ادویہ مفردہ کی فہرست ہے جو لحاظ امراض مرتب کی گئی ہے۔ مثلاً شقیقہ، سبات، کزاز، فالج، لقوہ کی مفرد دواؤں کے صرف نام درج کیے گئے ہیں۔ ۱۶۰ صفحات کا یہ مخطوطہ نامکمل ہے اور یہ امراض رأس اور امراض عین کی دواؤں کے بیان تک ہے۔ علم الادویہ اور معالجات دونوں کے نقطۂ نظر سے یہ ایک مفید کتاب ہے اس سے انتخاب ادویہ اور ترتیب نسخہ میں خاص رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

رسالہ میں بعض دواؤں کے استعمال کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ آیا وہ جوشاندہ، خیسانده، ضماد، کحل وغیرہ کس شکل میں مستعمل ہیں۔ ایک جگہ تذکرہ سویدی کا حوالہ دیا گیا ہے۔
اس جلد کے شروع کے ۸ صفحات میں حکیم محمد ولی اللہ فرخ آبادی کی کتاب سے قانون ترکیب دوا مرکب کو بھی نقل کیا گیا ہے۔ یہ صفحات محمد سعادت علی رضوی نے ۱۲۱۳ھ/۹۸-۱۷۹۷ء میں فرخ آباد میں لکھے ہیں۔

۱۹۔مقالہ علق، مؤلفہ اروفس : افسس کا رہنے والا یہ طبیب اپنے عہد کا یونان کا نامور معالج و مصنف تھا۔ ابن ابی اصیبعہ کے ہاں اس کی تقریباً ۴۰ کتابوں کے نام ملتے ہیں جنھیں عربی میں منتقل کیا گیا تھا۔ اس کی تصانیف اس پایہ کی ہیں کہ جالینوس نے انھیں ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے۔ کتاب المالیخولیا، کتاب تسمیۃ اعضاء الانسان، مقالہ وجع مفاصل، مقالہ احتباس طمث، مقالہ فی بیان الخلع، مقالہ فی الصرع، مقالہ فی الادویۃ القتالۃ، مقالہ فی مراتب الادویۃ، مقالہ ذات الجنب وذات الریہ وغیرہ قابل ذکر کتابیں ہیں۔

Marfat.com

مقالہ علق ڈھائی صفحے کا رسالہ ہے۔ اس میں مختلف امراض کی مناسبت سے جونک لگانے کے مقامات اور مواقع استعمال کا ذکر کیا ہے۔ نسخہ ۱۰۵۷ھ کا مکتوبہ ہے۔

۲۰- مقالہ فی السواک والسنون، مؤلفہ یوحنا بن ماسویہ : خلیفہ ہارون رشید کے عہد سے متوکل علی اللہ کے زمانہ تک دربار خلافت کا نہایت محترم اور ذی عزت طبیب تھا۔ معالجہ و درس میں یکتا اور ترجمہ نگاری میں بمثیل۔ کثیر تعداد میں یونانی اور سریانی زبان سے عربی میں کتابیں ترجمہ کیں۔ تقریبًا ۵۰ کتابیں اس کی یادگار ہیں۔ ۴ جمادی الثانی ۲۴۳ھ/ ۸۵۷ء سرمن رای میں فوت ہوا۔ کتاب الاغذیہ، کتاب الاشربہ، کتاب الجواہر، کتاب فی الادویۃ المسہلہ، کتاب دفع مضار الاغذیہ، کتاب السموم وعلاجہا، کتاب الابدال، علم الادویہ سے متعلق اس کی تصانیف میں ہیں۔

مقالہ فی السواک والسنون ۹ صفحے کا رسالہ ہے۔ اس میں مختلف مزاجوں کے لحاظ سے مختلف درختوں کی مسواک کی سفارش کی گئی ہے اور دانتوں کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے منجن کے نسخے تجویز کئے گئے ہیں۔ ۱۰۵۷ھ/ ۱۶۴۷ء کے مکتوبہ مجموعہ میں شامل ہے۔

۲۱- نزہۃ الزمان فی تعدیل الابدان، مؤلفہ داؤد بن عمر انطاکی : متعدد طبی کتابوں کا مصنف داؤد انطاکی (وفات ۱۰۰۵ھ/ ۱۵۹۶ء) علم الادویہ کی مشہور زمانہ تصنیف "تذکرہ اولوا الالباب" کی وجہ طبی دنیا کی نہایت معروف شخصیت ہے۔ اسے جالینوس زماں اور افلاطون عصر سے یاد کیا گیا ہے۔

رسالہ نزہۃ الزماں کے مقدمہ میں تعریف طب اور اس کے موضوع و اقسام پر گفتگو کی گئی۔ یہ رسالہ سات فصلوں میں پہلی فصل امور طبعیہ، دوسری تشریح، تیسری اسباب، چوتھی احوال بدن، پانچویں وصایا و قوانین، چھٹی امراض باطنہ، ساتویں امراض ظاہرہ کے بیان میں ہے۔ خاتمہ میں بحران اور کسر و خلع کا تذکرہ ہے۔ اس طرح ۶۸ صفحے کے اس مختصر رسالہ میں طب کے ضروری مباحث پر بطرز ایجاز قلم اٹھایا ہے۔ خط بہت عمدہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۱۰۲ھ/ ۱۶۸۷ء تاریخ نقل ہے۔ پہلے صفحہ پر علی بن عبداللہ نائب الحرم کے ۱۲۲۴ھ/ ۱۸۰۹ء کے دستخط ہیں، جن کی ملکیت میں یہ نسخہ رہا ہے۔

Marfat.com

فارسی مخطوطات

۱- اختیاراتِ ظفر یار خانی ، مؤلفہ ابوالظفر حسام الدین المخاطب بخطاب ظفر یار خاں -

ابوالظفر حسام الدین المخاطب بخطاب ظفر یار خاں بن صدر الدین محمد افغان طوسی کی یہ کتاب ادویہ مفردہ کی تحقیق مزاج و منفعت پر ایک بیش قیمت علمی کاوش کا درجہ رکھتی ہے ۔ مؤلف کے پیش نظر یہ بات رہی ہے کہ اکثر لوگوں نے اپنی کتابوں میں احکام ادویہ مفردہ سے پہلو تہی اختیار کی ہے اور بیشتر مصنفین نے کتب سابقہ کے بیانات پر تکیہ کیا ہے ۔ چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ دنیا میں جس قدر بیانات پائے جاتے ہیں کوئی شخص بذات خود ان کا معائنہ کر سکے اور براہ راست ان سب کے بارے میں معلومات پیش کر سکے ۔ اس لئے دوسرے مصنفین پر اعتماد کرتے ہوئے جو تفصیلات قلمبند کی گئی ہیں ان میں کافی غلطیاں پائی جاتی ہیں ۔ آب وہوا اور مٹی کے اختلاف ، پہاڑوں اور دریاؤں کی قربت ، امتداد زمانہ وغیرہ کی وجہ سے جو فرق رونما ہوتا ہے اس کی وجہ سے شناخت اور خواص میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ۔ غلطیوں کا ایک بڑا سبب اسے نظر انداز کرنا ہے ۔

اس کتاب میں ادویہ کی شناخت و منافع پر محققانہ طور پر قلم اٹھایا ہے ۔ مفردات کے ساتھ ہی مؤلف نے اپنی دوسری کتاب تعلیم العلاج سے مرکبات کا حصہ نقل کر کے اضافہ کیا ہے تاکہ ادویہ مفردہ و مرکبہ دونوں کا ایک جگہ مطالعہ کیا جا سکے ۔ اختیارات ظفر یار خانی کے علاوہ انھوں نے اسے مفردات تعلیم العلاج کا نام دیا گیا ہے ۔ مفردات کا حصہ بڑے سائز کے ۳۴۴ صفحات اور مرکبات کا حصہ ۹۰ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اودھادت ولد جواہر لعل ولد سیتارام برہمن ساکن موضع جلال آباد نے پہلے حصہ کی ۲۱ محرم سمت ۱۸۹۱ اور دوسرے حصہ کی سمت ۱۸۹۱ مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء کو کتابت کی ہے ۔

۲- الحیوٰۃ فی ازالۃ سم الحیات مؤلفہ حکیم عبدالعلیم محمد نصر اللہ خاں : حکیم عبدالعلیم بن شیخ نصر اللہ خاں خویشگی خورجہ ضلع بلند شہر کے باشندہ تھے ۔ حکیم منصور علی نجیب آبادی (وفات ذی قعدہ ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء) سے تلمذ تھا ۔ مہاراجہ رندھیر سنگھ والی کپورتھلہ و بوندی وغیرہ کے لشکر کے

Marfat.com

ہمراہ علاقہ بہرائچ میں ان کا قیام رہا۔ اس لشکر میں ایک درویش رسول شاہ بھی تھے، جو دو پشت سے مہاراجہ کے ملازم تھے اور سانپ کے علاج میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ ان کی رفاقت میں مؤلف کتاب کو اس سلسلہ کی کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ ۲ صفر ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء رسول شاہ کا ان کے وطن جالندھر میں انتقال ہوا۔ شاہ صاحب فاروقی النسل تھے۔ ان کا آبائی سلسلہ بندگی شیخ نظام نارنولی پہ منتہی ہوتا ہے۔ شاہ صاحب کو سانپوں سے متعلق یہ معلومات حضرت محبوب شاہ چشتی صابری سے حاصل ہوئی تھیں، جو فن مارگیری و علاج میں یگانۂ روزگار تھے۔

اس رسالہ میں سانپ کی مختلف اقسام اور ان کے علاج پہ ماہرانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اپنے موضوع کے لحاظ سے منفرد کتاب ہے۔ اس رسالہ "تریاک" کی تالیف ۷ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۶۲ء کو ہوئی ہے۔ ایک جگہ انھوں نے اپنے ماموں الداد خاں کا حوالہ دیا ہے۔

یہ مخطوطہ بھرت پور میں مولوی حکیم سید علی حسن رئیس امروہہ کی حسب فرمائش جو بغرض سیر و تفریح بھرت پور گئے تھے، لچھمی نرائن نے ۲۹ اگست ۱۸۶۳ء کو نقل کیا ہے۔ یہ ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۔ انتخاب اختیارات بدیعی، مؤلفہ: علی بن حسین انصاری

علی بن حسین انصاری مشہور بہ زین العطار کی کتاب اختیارات بدیعی تالیف ۷۷۰ھ/ ۱۳۶۸ء علم الادویہ کی ایک نہایت مشہور کتاب ہے۔ اس کا پہلا مقالہ جو کتاب کی اصل شہرت کا باعث ہے مفردات اور دوسرا مقالہ مرکبات پر مشتمل ہے۔

اس انتخاب کا تعلق اس کے صرف مرکباتی حصہ سے ہے اور یہ درج ذیل ۱۶ فصلوں پر تقسیم ہے۔ پہلی فصل مفرحات، دوسری معاجین، تیسری جوارشات، چوتھی اطریفلات، پانچویں مربیات، چھٹی اشربہ، ساتویں لعوقات، آٹھویں سفوفات، نویں حبوبات، دسویں اقراص، گیارہویں ایارجات، بارہویں شیافات، تیرھویں تریاقیات، چودھویں سنونات، پندرھویں ردغن اور سولھویں مراہم۔ لیکن یہ مخطوطہ جو نہایت نفیس ہے اور سنہرے حاشیہ سے مزین ہے، ناکمل ہے اور صرف اقراص کے بیان تک ہے۔

یہ انتخاب جس مجموعہ کے ساتھ شامل ہے اس کا پہلا رسالہ اسامی الادویہ ہے۔ ترقیمہ کے مطابق جمعہ جمادی الثانی ۸۸۹ھ/ ۱۴۸۴ء کو اس کی کتابت ہوئی ہے۔ رسالہ کے صفحات کی تعداد ۱۶ ہے۔ شروع کے کچھ صفحات غائب ہیں۔

Marfat.com

مجموعہ کی تیسری کتاب خود اختیارات بدیعی ہے۔ یہ جمادی الثانی ۸۸۸ھ/۱۴۸۲ کا مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام حسن علی المشہور بہ صبوری ہے۔ مجموعہ کی تینوں کتابیں ایک ہی قلم کی یادگار ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اختیارات بدیعی کے حصہ مرکبات کا یہ انتخاب اصل کتاب کی تالیف کے زیادہ عرصہ بعد نہیں کیا گیا ہے۔

اختیارات بدیعی کے تکملہ کے طور پر بھی ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ حاجی جلال الدین بن امین طبیب المرشد گازرونی کی قرابادین جلالی ہے۔ اختیارات بدیعی میں جو چیزیں رہ گئی تھیں انھیں اس میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کا ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۵ء کا ایک مخطوطہ حیدرآباد میں ہے۔ قرابادین جلالی کے نام سے ایک ہندوستانی مصنف حکیم جلال الدین امروہوی کی بھی کتاب ہے۔ لیکن وہ اس سے مختلف تصنیف ہے

۴- بستان افروز مؤلفہ سید عبدالفتاح : سید عبدالفتاح المخاطب بہ خواجہ عبداللہ تمکین نے اس رسالہ میں بعض ہندی و سندھی نباتات کے خواص و منافع قلمبند کئے ہیں۔ چونکہ اکثر ادویہ بستان میں پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ رسالہ بستان افروز کے نام موسوم کیا گیا ہے۔

انھوں نے لکھا ہے کہ یونانی دوائیں تازہ اور سبز حالت میں کمیاب ہیں اور اکثر لوگ ان کے فائدہ سے محروم ہیں۔ اس لئے نبات ہندیہ و سندھیہ کے بیان میں اسے تالیف کرنے کی کوشش کی ہے۔

بیشتر امراض کے علاج میں سات دواؤں سے کام لیا جاتا ہے۔ ان میں مفرح القلوب' موتیا، عین الادویہ آکھ، ملین الامراض گل داؤدی، مزیل الوحشت گڑھل، شفیق النباتات نیم۔ معطش[1] الامراض گل عباسی قاتل دیدان یعنی زخم حیات مؤلف نے انھیں امہات سبعہ سے تعبیر کیا ہے۔ ان کا نفع اس طرح پھیلا ہوا ہے

کمثل حبۃ ـــ سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ؛

ان سات امہات کے لئے چار خوشبوئیں ضروری ہیں۔ مولف نے انھیں "بوٹی چہار آبائی" کہا ہے۔ ان میں ایک معدل المزاج و مذکر الصحت یعنی تلسی دوسرے کثیر المنافع یعنی بھکنی (گندی بوٹی) تیسرے انعکاس القمر یعنی گل چاندنی، چوتھے رائحۃ اللیل یعنی رات کی رانی (شب بو) ہیں۔

ان خوشبوؤں کے دو خادم شمس و قمر یعنی سونا اور چاندی ہیں۔ چنانچہ ان کے خواص بھی تحریر ہیں۔ گویا احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین"

ان آباء و امہات کی ۲۷ اولاد ہیں۔ (۱) معدل الصفراء یعنی گل (۲) حی القیظ یعنی دوپہریا۔

---

[1] العطش یعنی ترش سے معطش الامراض، یعنی امراض کو ترش کھٹا کرنے والی دوا۔

Marfat.com

(۴) مزیل السنۃ یعنی آسن (کاکنج بستانی) (۴) محلوق الراس یعنی منڈی (۵) مخرج سودا الراس یعنی آکاش بیل (۶) نافع النسیان والجنون یعنی گل جعفری (۷) وضیعہ مسکہ یعنی گل جنبیلی (۸) خلیفۃ اللہ یعنی تھوڑ (۹) القیم للشفا یعنی سنبھالو (۱۰)۔ اکلیل الدیک یعنی تاج خروس (۱۱) شک مفتح یعنی مشکرانہ (۱۲) لبنی یعنی دودھی (۱۳) مقطع یعنی کشائی (۱۴) ماتی الملک یعنی اندرانی (۱۵) دو ثلاث اوراق یعنی تیتی (۱۶) مطفی یعنی آگن جھاڑ (۱۷) عاصی الامراض یعنی نافرمان (۱۸) معطس یعنی نک چھکنی (۱۹) قابل التحسین یعنی دھنیا (۲۰) کثیر الازہار یعنی بہلائی (۲۱) کبیر الاشجار یعنی بڑ (۲۲) متعفن الافعال یعنی کیکر (۲۳) کثیر النفع یعنی سرس (۲۴) شاب النباتات یعنی برنا (۲۵) مستقیم القامۃ یعنی سرو (۲۶) قصب الشفا یعنی بانسہ (۲۷) سم السموم یعنی بس کھپرہ۔ اس طرح امہات، آبا، خادم اور اولاد کل ۴۰ ہوئے۔ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ۔

رسالہ میں لاہور اور پنجاب کے حوالوں سے مؤلف کے پنجاب سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ نسخہ حکیم سید حسین نے ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء میں حکیم برکت علی جے پوری کے منقول نسخہ سے نقل کیا ہے۔

۵۔ بوالعجب :- قواعد و فوائد میں مختصر رسالہ ہے۔ اس میں اس صنعت میں کام آنیوالی اشیاء اور حقائق کی معرفت اور ان کی تدابیر، تسمیع۔ تطہیر ارواح، تکلیس اجساد، تدبیر اجساد تدبیر حملان، تنقیہ اجساد و ارواح کے علاوہ اکسیرات کی مختلف انواع، اعمال متعلقہ کافور، سم الفار افیون وغیرہ اسی طرح تدبیر کشتہ سیماب، زرنیخ، فولاد وغیرہ کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔ علم الکیمیا و تکلیس کے طلبا کے لئے ایک مفید کتاب ہے۔

امین علی نے ۲۲ رمضان بروز سہ شنبہ بمکان حضرت شاہ مردان شاہجہاں آباد اس کو نقل کیا۔

۶۔ تاریخ الحکما :- یونانی و عربی علماء طب کا مختصر تذکرہ ہے۔ اس میں جن حکما کے حالات درج ہیں وہ تقریباً سب معروف شخصیات ہیں اور تاریخ و تذکرہ کی کتابوں میں اس سے زیادہ تفصیل سے ان کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ یہاں ان کے ترجمہ میں کوئی نئی یا اضافی بات پڑھنے کو نہیں ملتی ہے اس طرح یہ اس موضوع کی کوئی خاص کتاب نہیں ہے۔ صفحات کی تعداد ۳۷ ہے۔

محمد ابو القاسم نے ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء کو کتابت کی ہے اور یہ نواب مختار الملک بہادر کے نسخہ سے منقول ہے۔

Marfat.com

۷- **تبصرۃ الاطبا** مؤلفہ سید امیر بخش، طب یونانی میں امراض بالخصوص امراض مزمنہ میں تنقیہ مواد و استفراغ اخلاط سے کام لیا جاتا ہے۔ اگرچہ کلیات علاج میں قوانین انضاج واسہال اور علاج امراض میں ان کے نسخے تحریر ہیں۔ لیکن اس موضوع پر علیحدہ سے نہیں لکھا گیا ہے۔ سید امیر بخش حسنی سے حسینی کی المعروف سید نتھو شاہ درویش نے قوانین کلیہ وجزئیہ کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔

مولف کے پیش نظر جو ماخذ رہے ہیں، ان میں رضی الدین محمد خاں کی ام العلاج خاص طور پر شامل ہے۔ ام العلاج میں بعض وہ دوائیں جو اس سلسلہ میں بمنزلہ اصول ہیں مذکور نہیں ہیں مثلاً سقمونیا، عصارہ قثا الحمار، فرنون، شراب ترید، عصارہ ریوند وغیرہ۔ اس مجموعہ میں ان حذف شدہ دواؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ ام العلاج کے علاوہ مجیدی، اقسرائی اور قرابادین قادری وغیرہ سے مدد لی گئی ہے، اس طرح اس میں منضج ومسہل ادویہ مرکبہ کی تیاری کے طریقے، خواص، اوقات جلاب، ادویہ مانع اسہال، بلغمی، سوداوی، صفراوی مسہلات وغیرہ پر خاص معلومات جمع ہو گئی ہیں۔

سال تالیف ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء ہے۔ مخطوطہ ۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ رائے سنگھ ساکن موضع گوادہ متصل دریائے راوی نے ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں اسے نقل کیا ہے۔ مالک کی حیثیت سے لعل خاں ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء کی کئی مہریں کتاب پر ثبت ہیں۔

۸- **تحفہ خانی** مؤلفہ محمد یوسف بن عبداللہ طبیب مشہدی: علم پرور امیر عبدالرحیم خانخاناں کے نام معنون ہے۔ بڑے القاب وآداب کے ساتھ اس کا نام لیا گیا ہے۔ قوی وحواس کلیات طب کے اہم مباحث میں ہیں۔ ان پر یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔

مخطوطہ خوشخط لکھا ہوا تھا۔ مگر تجلید کے وقت بٹر پیپر اس طرح لگا یا گیا ہے کہ کتاب پوری طرح قابل استفادہ نہیں رہی ہے۔ پنڈت گلاب رائے عرف فوط دراز نے ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء کو کتابت کی ہے۔

۹- **تحفۃ المجربات**: علاج امراض پر ۸۴ ابواب کی اس کتاب میں اگرچہ اختصار کے ساتھ کارآمد نسخے تحریر ہیں۔ لیکن متعدد باب بعض دیگر عنوانات مثلاً ترتیب خوردن، چوب چینی ساختن، مفرحات وآئینہ، ساختن افیون وانگوزہ، پختن گندھک، شرابہائے مفید، خواص گوشت، شناختن نبض وبول، کاشتن ترکاری، کشتن طلا ونقرہ ومس وغیرہ، کشیدن جسد خراطین، کشیدن آتش از آہک، فرہنگ ادویات وغیرہ کے لئے بھی وقف ہیں۔ ایک فصل طلسماتی نسخوں پر بھی ہے۔ مخطوطہ نامکمل ہے۔

Marfat.com

اور اس میں صرف ۸۰ ابواب ہیں۔ صفحات کی تعداد ۲۳۸ ہے۔

۱۰۔ تحفۃ المجربات: ـ نام سے خیال ہوتا ہے کہ یہ مجربات کی کوئی کتاب ہے۔ لیکن یہ در اصل اسامی ادویہ پر ایک بیش قیمت تالیف ہے۔

علم الادویہ میں عام طور پر مختلف زبانوں کے مترادف نام تحریر کئے گئے ہیں۔ ہم معنی ناموں کی یہ اس اعتبار سے دلچسپ ہے کہ اس سے ان زبانوں کے اصلاحات سامنے آتے ہیں جو بالخصوص جغرافیائی اور ان کی جائے پیدائش سے تعلق رکھتی ہیں۔

ابن میمون، ابن جلجل، ابن وافد، الغافقی، ابن بیطار، البیرونی، داؤد انطاکی ان سب کا انداز رہا اور اسے بعد کے مصنفین نے بھی قائم رکھا۔ مترادفات کے بیان کا یہ سلسلہ صرف مفردات کی کتابوں تک نہیں رہا۔ اسامی ادویہ پر علیحدہ سے رسالے بھی تصنیف کیے گئے۔ صدقۃ السامری (وفات ۶۲۰ھ) کا عربی رسالہ اسامی الادویۃ المفردہ اس سلسلہ کی بہترین کوشش ہے

تحفۃ المجربات کا پہلا ورق موجود نہیں ہے۔ ترقیمہ کے مطابق ۹ صفر ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء کو اس کی کتابت ہوئی ہے۔ ترقیمہ کے نیچے اس کا نام 'تحفۃ المجربات' کسی دوسرے قلم سے تحریر ہے۔ یہ ۴۶ صفحات کا ر[illegible] اسامی ادویہ پر انتخاب اختیارات بدیعی کے مجموعہ میں جو رسالہ شامل ہے اس کے موازنہ سے ظاہر ہے کہ یہ رسالہ اس سے مختلف ہے۔ پہلے رسالہ کے مقابلہ میں اس میں ادویہ کی تعداد زیادہ ہے۔ ان دونوں کے ذریعہ لغات و اسامی ادویہ کے مطالعہ میں کافی رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ تفریح الجنان فی علم الابدان مؤلفہ سید محمد مشرف: سید محمد مشرف بن سید لطف رسول بن سید غلام اشرف سندیلوی جو قرابادین 'فرحت العیون' کے مصنف ہیں، لکھنؤ کے مشہور اور صاحب درس و افادہ تھے۔ قرابادین 'فرحت العیون' کے مخطوطہ میں ان کا نام سید محمد مشرف مشہور لطف رسول اور 'تفریح الجنان' کے مخطوطہ میں سید محمد اشرف ابن سید لطف رسول لکھا ہوا ہے۔

حکیم اکبر ارزانی نے مفرح القلوب کے نام سے فارسی میں قانونچہ میں جو شرح کی ہے وہ ایک ز[illegible] طبی نصاب کی اہم کتابوں میں شمار کی جاتی رہی ہے۔ سید محمد اشرف نے طالبان علم کے استفادہ کے لئے ا[illegible] طوالت اور تفصیل کے پیش نظر اس کے اختصار اور اجمال کے ساتھ بعض مقامات کی تشریح و توضیح کی [illegible] محسوس کرتے ہوئے یہ کتاب مرتب کی۔ چونکہ یہ مختصر منتخب لوگوں کے لئے موجب فرحت ہے اس[illegible]

Marfat.com

ریح الجنان کے نام سے موسوم کیا ہے۔

۱۲۱۴ھ/ ۱۷۹۹ء کی مؤلفہ یہ کتاب پانچ مقالوں پر مشتمل ہے۔ اس میں حسب مواقع آیات اور احادیث بھی درج کیا گیا ہے۔ مخطوطہ ۴۳۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

محمد خاں نے حسب فرمائش سید آل محمد مارہروی ۹ جمادی الاول ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۱ء میں مارہرہ (؟) میں اسے نقل کیا ہے۔

۱۲- **جام حکمت:** ماہیت جسم انسان کے بارے میں ارسطو اور دیگر ماہرین طب و حکمت اور ماہرین نجوم و ہیئت نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انھیں اس کتاب میں سوال و جواب کے طرز پر مرتب کیا ہے۔ مضامین کی ترتیب مثلاً اس طرح ہے سوال متعلقہ ماہیت سر، ماہیت چشم، ماہیت ناک، ماہیت کان، ماہیت دہن، ماہیت دندان، ماہیت زبان اسی طرح گردن، ناخن، پستان، پشت، معدہ، بول، خون وغیرہ اکبر شاہ ثانی کے عہد کی کتاب ہے۔ سال تالیف کے لئے کہا ہے:

سال تاریخ از جم دل خواستم ÷ عقل جام حکمت محض است گفت

۲۴ صفحات کا یہ مخطوطہ یکم اپریل ۱۸۲۱ء/ ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۳۶ھ کو فتح گڑھ میں نقل کیا گیا ہے۔

۱۳- **جواہر نامہ**، مولفہ محمد بن منصور: معدنی دواؤں میں قیمتی احجار اور فلزات پر اس باب میں سیر حاصل طور پر لکھا گیا ہے۔ یہ ایک مقدمہ اور دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں ماہیت اجسام معدنی و کیفیت تکوین کا بیان ہے۔ پہلا مقالہ جواہرات سے متعلق ہے اور اس میں ۲۰ الباب ہیں۔ یہ زیادہ تر قیمتی پتھر مثلاً یاقوت، زمرد، زبرجد، الماس، لعل، عقیق وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ہر باب میں متعدد فصلیں قائم کی گئی ہیں۔ مقالہ دوم فلزات کے بیان میں ہے، اس میں مثلاً سونا، چاندی، تانبہ، سیسہ، لوہا، وغیرہ کے معادن، اقسام اور خواص پر لکھا ہے۔

یہ کتاب سلطان ابوالنصر حسن بہادر خاں کے نام معنون ہے اور ملتان میں یکشنبہ ۱۴ جمادی الاول ۱۰۰۱ھ/ ۱۶۲۱ء میں تصنیف ہوئی ہے۔ یہ نسخہ بخط مصنف ہے اور شنبہ ۲ رجب ۱۰۳۱ھ/ ۱۶۲۱ء کو اس کی کتابت کی گئی ہے۔ یہ احوال جواہر کے نام سے بھی موسوم ہے۔ مولانا آزاد لائبریری کے ذخیرہ سبحان اللہ سبحان اللہ خاں میں اس کتاب کا دوسرا نسخہ بھی محفوظ ہے۔ یہ پہلے نسخہ سے ۵ ربیع الاول ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۶ء کو نقل ہوا ہے اور ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۱۴- خواص الاختلاج مؤلفہ حکیم سید ریاض الدین علی بخاری: اس مختصر منظوم میں مختلف اعضا کے پھڑکنے کی خاصیتیں درج ہیں۔ مثلاً خواص اختلاج سر، اختلاج گوش، اختلاج پیشانی، اختلاج پلک، اختلاج ناک، اختلاج رخسار، اختلاج لب، اختلاج زبان، اختلاج گردن، اختلاج دوش، اختلاج شکم، اختلاج ران اور اختلاج پا وغیرہ۔

خواص الاختلاج احمد شاہ کے عہد کا رسالہ ہے۔ سال تالیف ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء ہے۔ میر محبعلی بہادر کی شان میں بھی مدحیہ اشعار ہیں۔

مخطوط کی کتابت اورنگ آباد میں ۹ ربیع الثانی ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۸ء کو ہوئی ہے۔ اس مجموعہ میں تاریخ کی ایک کتاب "کارنامہ کارزار احمد شاہ ابدالی" بھی شامل ہے۔

۱۵- دستور العلاج: مؤلف نے اپنے والد اور استاد کے مطب کو اس فن سلیقہ سے مرتب کیا کہ معلومات و دستور کے ساتھ ہی فائدہ کے تحت تجویز و مطب عملی سے متعلق بڑی کام کی باتیں آگئی ہیں۔ مؤلف کی زیادتی یہ کی ہے کہ نہ صرف اپنا بلکہ اپنے والد اور استاد کا نام بھی کہیں نہیں درج کیا ہے۔ حالانکہ اس خاص ضخیم کتاب کے تقریباً ہر ورق میں ان کے حوالے پیش کئے ہیں۔ مؤلف کا تعلق امیٹھی سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک جگہ ایک صاحب کے لئے ۲۲ صفر ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۸ء کا بعہد نواب وزیر الممالک غازی الدین حیدر نسخہ تحریر ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ امیٹھی کے شیخ سراج الدین کے لئے ایک نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔ مخطوط کی کتابت ۱۰ رجب ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء کو محمد عطا نے کی ہے۔

۱۶- دستور العمل مؤلفہ حکیم مرزا محمد علی اصم: حکیم مرزا محمد علی اصم (وفات ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء) لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ ساری عمر لکھنؤ میں گزری اور وہاں کے مشاہیر اطبا میں شمار ہوئے۔ ان کا یہ دستور العمل ان کے کسی شاگرد نے مرتب کیا ہے۔ چنانچہ ابتدا میں تحریر ہے "نسخہا کہ در امراض راس و اصلاح دماغ وغیرہ تجویز فرمودہ اند"۔ صاحب نزہتہ الخواطر نے دستور العلاج کے نام سے ان کی جس کتاب کا ذکر کیا ہے اس سے یہی دستور العمل مراد ہے۔ ۴۷ صفحات کے اس رسالہ میں امراض راس سے امراض ظاہرہ بدن تک تمام امراض کے ان کے معمولہ مطب نسخے تحریر ہیں۔ حسین علی نے ۱۲ محرم ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء میں اسے نقل کیا ہے۔ صفحہ اول پر ۲۳ رجب ۱۲۷۰ھ کو کسی کے دستخط ہیں۔

۱۷- رسالہ اسامی الادویہ مؤلفہ حکیم مہدی اکبرآبادی:- دواؤں کے مترادف ناموں کے بیان میں ادویہ مفردہ کی کتابوں میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں، علم الادویہ کے طالب علموں سے وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔ شناخت

Marfat.com

سلسلہ کا بڑا استناد ان مترادفات کی بنیاد پر ہے۔ ادویہ کے ہم معنی ناموں کے تعلق سے حکیم مہدی اکبرآبادی کی یہ کوشش قدر کی مستحق ہے۔

اس میں ہندی ناموں کی وضاحت کی گئی ہے اور ان کے فارسی مترادفات تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ اکثر ادویہ متعارفہ پر حاوی ہے۔ اگرچہ چند لفظوں میں خواص بھی درج ہیں۔ لیکن رسالہ کی تصنیف کا اصل مقصد ناموں کی تفسیر ہے اور اسی میں اس کا امتیاز ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ نسخہ کے صفحات کی تعداد ۳۰ ہے۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

۱۸۔ **رسالہ ام الصبیان**: اہم امراض پر اطبا نے جو مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں، ان میں ایک رسالہ 'ام الصبیان' بھی ہے۔ عام کتب معالجات اور بالخصوص امراض اطفال کی کتابوں میں اگرچہ اس مرض پر بھی لکھا گیا ہے۔ لیکن یہاں اس کے مختلف درجات اور عوارضات کے لحاظ سے تفصیل سے کافی کام کی باتیں آگئی ہیں۔ متعلقہ مرض کے کارآمد علاج اور نسخوں کا یہ ایک اچھا رسالہ ہے، صفحات کی تعداد ۱۶ ہے۔

سنہ کے بغیر، ربیع الاول بروز سہ شنبہ کتابت کی تاریخ درج ہے۔ اس مجموعہ میں یوسفی کا رسالہ ستہ ضروریہ، دلائل النبض، دلائل البول، شرح رسالہ قبریہ (عربی) رسالہ اصل الاصول، منظوم یوسفی بخط نجم الدین مکتوبہ ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء موجود ہیں۔

۱۹۔ **رسالہ بیخ چینی**: یہ رسالہ ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ء کی تصنیف ہے۔ اس کے مطابق ۹۲۰ھ/۱۵۱۴ء میں (رسالہ فخر الدین میں ۹۴۰ھ/۱۵۳۳ء تحریر ہے)

پرتگالیوں کی ہندوستان میں آمد کے بعد اس دوا کا یہاں شہرہ ہوا۔ اس سو سالہ عرصہ میں اس کے استعمال سے جو نتائج برآمد ہوئے انھیں اس کتاب میں قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں عماد الدین محمود شیرازی کے علاوہ عہد اکبری کے اطبا، حکیم علی گیلانی اور حکیم دوائی گیلانی کے حوالے ہیں۔ مصنف نے کاشغر، سمرقند، بخارا، عراق، خراسان اور روم کا ہندوستان کی آب و ہوا سے موازنہ کرتے ہوئے چوب چینی کی قوت اور مزاج پر بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے۔

رسالہ کے ۱۸ صفحے چوب چینی کے لئے وقف ہیں۔ آخر کے دو صفحے قہوہ کے بیان میں اور دو صفحے تنباکو کے بیان میں ہیں۔ تنباکو کے بارے میں وضاحت کیا ہے کہ ہندوستان میں اس کے ظہور کا آغاز جلال الدین اکبر کے انتہائی عہد میں ہوا اور جہانگیر کی تخت نشینی کی ابتدا ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء میں فرنگیوں کے وارد ہند ہونے

Marfat.com

کے بعد اس کی اشاعت عمل میں آئی ۔ تاریخی اعتبار سے یہ بڑا اہم رسالہ ہے ۔ نہ صرف چوب چینی بلکہ ہندوستان میں تنباکو کے استعمال کی تاریخ بھی اس سے ظاہر ہوتی ہے ۔ مصنف کا نام و پتہ نہیں چلتا ۔ ترقیمہ ندارد ہے ۔

۲۰- **رسالہ تشریح طب**، مؤلفہ مسیح الطبیب گیلانی : یہ رسالہ بر سبیل اجمال کلیاتِ طب سے متعلق ہے ۔ اس میں جزء علمی و جزء عملی پر بہت مختصر طور پر لکھا ہے ۔ جزء علمی ۴ ابواب میں منقسم ہے ۔ اوّل امور طبعیہ، دوم احوال بدن انسان، سوم علم اسباب احوال، چہارم دلائل ۔ جزء عملی دو اقسام پر ہے ایک حفاظت صحت جس میں ستہ ضروریہ کا بیان ہے ۔ دوسرے علم علاج ۔ علم علاج کی تین قسمیں ہیں ۔ ایک علاج بالتدبیر یعنی حسب ضرورت ستہ ضروریہ میں تصرف، دوسرے استعمال دوا اور تیسرے اعمال ید مثلاً فصد، حجامت، شگاف وغیرہ ۔ کتاب کا بیشتر حصہ جزء نظری پر مبنی ہے ۔ جزء عملی میں حفظ صحت پر مختصراً لکھا ہے ۔ کوئی خاص کتاب نہیں ہے ۔ صفحات کی تعداد ۹۰ ہے ۔

سرافراز خاں افغانی ساکن جالندھر وارد حال اجمیر نے ۵ ذی الحجہ ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں اسے نقل کیا ہے ۔

۲۱- **رسالہ جنین** مؤلفہ حسن قلی خاں : امراض اطفال کے ساتھ جنینیات کے مطالعہ کی طرف بھی اطباء کی توجہ رہی ۔ علم الاطفال اور معالجات کی عام کتابوں کے علاوہ اسے مستقل موضوع قرار دے کر بھی کام کیا گیا ہے ۔ عبدالرحیم الدخوار (وفات ۱۲۳۰ء) کی کتاب الجنین اور احمد بن محمد یحییٰ البلدی کی کتاب تدبیر الحبالیٰ والاطفال اس سلسلہ کی عمدہ کتابیں سمجھی گئی ہیں ۔

زیر نظر رسالہ میں علم جنین کے معروف عنوانات مثلاً کیفیت تولد جنین، جلوس فرزند در شکم مادر، تدبیر مولود اور امراض اطفال سے گفتگو کی گئی ہے ۔ ۱۵-۱۶ صفحے کا مختصر رسالہ ہے، ترقیمہ ندارد ہے ۔

۲۲- **رسالہ در چگونگی مروارید**، مؤلفہ شیخ محمد علی حزیں : احجار و ادویہ معدنیہ پر مستقل کتابوں کے سلسلہ کی طرح کسی ایک مفرد دوا کو موضوع بنا کر بھی کام لیا گیا ہے ۔ رسالہ مروارید اس کی بہترین مثال ہے ۔ محمد المشتہر بہ علی بن ابی طالب، بن عبداللہ، بن علی الجیلانی الزاہدی (شیخ محمد علی حزیں) نے اس رسالہ میں مروارید کی ماہیت، معدن، اقسام الوان، اشکال، مقدار، آفات و محافظت اور خواص و منافع پر ماہرانہ انداز میں لکھا ہے ۔ رسالہ دہلی میں ۱۱۵۸ھ / ۱۷۴۵ء میں تالیف ہوا ہے ۔

مخطوطہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے ۔ لکھنؤ میں ربیع الثانی ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء میں کتابت کی گئی ہے ۔ کاتب کا نام بعد میں کسی نے کوشش کر کے مٹا دیا ہے ۔

Marfat.com

۲۲۳- رسالہ در شناختن چوب چینی، فخرالدین: چوب چینی کے بارے میں اس ہندوستانی مصنف سے شہادت ملتی ہے کہ ہندوستان میں پرتگالی قبضہ کے بعد ۹۴۰ھ/۱۵۳۳ء میں اطبائے ہند اس دوا سے متعارف ہوئے۔ ۹۸۵ھ/۱۵۷۷ء میں اس کتاب کی تصنیف کے وقت تک اس کی شہرت عام ہو چکی تھی اور مختلف امراض میں اس کا استعمال رواج پا گیا تھا۔ مصنف کتاب حکیم فخرالدین حکیم اسحاق کا شاگرد ہے۔ ایک رباعی میں اس نے حکیم اسحاق کے متعلق لکھا ہے کہ آگرہ اور لاہور میں ان کا ثانی نہیں تھا۔ انہی کے حسب ارشاد اس رسالہ کو تالیف کیا گیا ہے۔

یہ رسالہ درج ذیل ۹ ابواب پر مبنی ہے: (۱) شناختن چوب چینی (۲) تعریف چوب چینی (۳) بیان چوب چینی (۴) مقدار و کیفیت جوشانیدن و پختن (۵) شناختن بیان و کیفیت بجوشانده و نگاه داشتن (۶) بیان تنقیہ بدن (۷) سفوف چوب چینی (۸) کشیدن عرق (۹) معجون چوب چینی۔

اس رسالہ کے خاتمہ کے بعد "فائدہ طریق استعمال چوب چینی" کے تحت تحریر ہے کہ اس دوا کے ظہور اور آغاز استعمال نویں صدی ہجری سے اس وقت یعنی ۱۰۳۰ھ/۱۶۲۰ء تک اس دوا پر متعدد رسالے تصنیف کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزاج کے ذیل میں حکیم عمادالدین محمود، مرزا قاضی اور مرزا ہاشم بیگ کے حوالوں کے بعد اپنے تجربہ کی روشنی میں ذاتی تحقیق پیش کی ہے اور اسے سرد درجہ اول مرتبہ اور خشک درجہ دوم مرتبہ اول کہا ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دوسری تحریر دوسرے رسالہ سے متعلق ہے جو ۱۰۳۰ھ/۱۶۲۰ء کا تصنیف کردہ ہے، جبکہ عمادالدین وغیرہ کی کتابیں آ چکی تھیں۔ فخرالدین کے رسالہ میں کسی مصنف کا حوالہ درج نہیں ہے۔ چوب چینی کے سلسلہ کا یہ ایک قدیم ترین رسالہ ہے جس کا زمانہ تصنیف عمادالدین محمود سے قبل کا ہے اور یہ بڑے شرف کی بات ہے کہ ایرانی اطبا سے قبل ایک ہندوستانی مصنف نے اس کے بارے میں اس قدر تفصیلی اطلاعات فراہم کیں۔ یہ واضح رہے کہ نوراللہ کا رسالہ کل تین صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے صفحات کی تعداد ۱۳ ہے۔

رسالہ کے حاشیہ میں حکیم اسحاق کے قرابادین سے ایک نسخہ مرقوم ہے، جو اگرچہ چوب چینی سے متعلق نہیں ہے لیکن اس سے حکیم اسحاق کی تصنیفی حیثیت ظاہر ہوتی ہے۔ ترقیمہ نہیں ہے مگر آخر میں ایک طرف

Marfat.com

۱۲۰۷ھ/۱۷۹۲ء کی تاریخ درج ہے۔ اس مجموعہ میں چغمینی کا قانونچہ (عربی) اور ایک فارسی منظومہ شامل ہے۔

۲۴- رسالہ چوب چینی، حکیم شفائی خاں: اس کے مقدمہ میں حکیم ارشد شفائی خاں (وفات ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء) نے لکھا ہے کہ میرے اساتذہ نے چوب چینی کو جس طریقہ سے استعمال کیا ہے اور کثیر تجربات کے نتیجہ میں جو فوائد اس سے حاصل ہوئے ہیں اس رسالہ میں ان طریقوں کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

یہ رسالہ انھوں نے اپنے صاحبزادہ سید صادق حسن خاں کے لئے تالیف کیا ہے۔ اس میں ایک مقدمہ اور ۱۳ ابواب ہیں۔ عماد الدین محمود شیرازی، مرزا قاضی، مرزا ہاشم طہرانی، مرزا محمد حسین کا بطور حوالہ تذکرہ ہے۔ مزاج کے سلسلہ میں اپنی ذاتی تحقیق پیش کی ہے۔ اس کو انھوں نے معتدل و مرکب القویٰ کہا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک ذوالخاصہ دوا ہے۔ انھوں نے جہاں اس کے مزاج سے دلائل کے ساتھ بحث کی ہے، وہاں مختلف عمروں اور مختلف امراض میں اس کی افادیت اور استعمال کے مختلف طریقوں کے تحت مثلاً جوشاندہ، خیساندہ، سفوف، عرق، معجون، حریرہ، مرہم وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ ایک جگہ حکیم میر امام الدین خاں، ابن حکیم میر غریب اللہ کا بھی تجویز کردہ نسخہ تحریر ہے۔

۷۰ صفحات کا یہ مخطوطہ ۴ ربیع الثانی ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء کا مکتوبہ ہے۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد اور راقم الحروف کے ذخیرہ میں اس کے نسخے ہیں۔

۲۵- رسالہ شرفیہ: اس کتاب میں دو مقالے ہیں۔ پہلا مقالہ حفظ صحت سے متعلق ہے اور اس میں اسباب ستہ ضروریہ ہوا ء محیط، ماکول و مشروب، حرکت و سکون بدنی، حرکت و سکون نفسانی، نوم و یقظہ، استفراغ و احتباس کے لحاظ سے ۶ فصلیں ہیں۔

دوسرا مقالہ عام امراض سوء مزاج کے بیان میں ہے اور یہی اس کتاب کا اصل اور لائق نظر حصہ ہے۔ طب یونانی میں امراض مفردہ تین اقسام سوء مزاج، سوء ترکیب اور تفرق اتصال میں منقسم ہیں۔ ان میں امراض سوء مزاج کا جہاں تک تعلق ہے وہ طب یونانی کے امتیازات میں ہے۔ دوسری طبوں میں اس قسم کے امراض کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ معالجات کی عام کتابوں میں اگرچہ امراض سوء مزاج کا بیان شامل رہتا ہے لیکن مستقل حیثیت سے اس پر کوئی کتاب نہیں ملتی ہے۔ مصنف کی یہ کاوش نہایت قدر کی مستحق ہے کہ اس نے امراض کی اس مخصوص قسم پر ایک جامع کتاب تصنیف کی۔ اس میں سوء مزاج کی سادہ و مرکب قسموں کے مطابق ۸ فصلیں قائم کی گئی ہیں اور ان کے تحت مختلف اعضا کے سوء مزاج کی علامات و علاج پر بہت تفصیل سے لکھا ہے۔

Marfat.com

اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ منفرد اور قابل مطالعہ کتاب ۶۰۰ صفحات پر محیط ہے۔ مصنف کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ مخطوطہ ۱۲۱۳ھ/۱۷۹۸ء کا نقل شدہ ہے۔

۲۶- **رسالہ شفائیہ مؤلفہ حکیم شفائی خاں:** علاج امراض پر حکیم شفائی خاں کے اس رسالہ میں اسباب و علامات کے مختصر تذکرہ کے ساتھ اصول علاج بیان کیا گیا ہے۔ معمولات و منتخبہ نسخوں سے مختلف پر ایک علمی انداد کی تحریر ہے۔ اسباب و علامات کے اختلاف اور ان کی رعایت سے جو طرز علاج اختیار کیا گیا ہے وہ معالجات کے عام مصنفین کی طرح محض کتابی یا نظری قسم کا نہیں ہے۔ چونکہ یہ ایک حاذق معالج کی فنی کاوش کا نتیجہ ہے اس لئے اس میں عملی اور تجرباتی رنگ پوری طرح نمایاں ہے۔

مخطوطہ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ مصنف کی حیات میں لکھا گیا ہے۔ ترقیمہ میں انھیں "سرآمد اطباء کرام، سرگروہ حکمائے عظام، حکیم العصر شیخ الزماں شفائی خاں سلمہ الرحمٰن" کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔
اس کی کتابت امان رائے کائستھ ساکن سکندر آباد نے چودھری خادم حسین، قانون گو، قصبہ مارہرہ کی خاطر ۸ رمضان ۱۲۲۲ فصلی کو کیا ہے۔ صفحات کی تعداد ۶۰ ہے۔ شروع اور آخر صفحہ پر مالک کی حیثیت سے دلدار حسین کی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء کی مہر ثبت ہے۔

۲۷- **رسالہ مسہل:** یونانی طریقۂ علاج میں بالعموم اور امراض مزمنہ میں بالخصوص نضج و اسہال کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ معالجات و اصول علاج کی کتابوں میں اگرچہ اس کا مواد ملتا ہے۔ لیکن یہ موضوع علیحدہ سے بہت کچھ لکھنے کا متقاضی ہے۔ پیش نظر رسالہ میں اس سلسلہ کی پُرمغز معلومات پیش کی گئی ہیں۔ آئین و قوانین مسہل پر مشتمل یہ رسالہ پانچ ابواب میں تقسیم ہے:

پہلے باب میں ۱۰ فصلیں ہیں، جن میں احوال اخلاط، کیفیت طبیعت، احتباس طبیعت، قانون نضج، موانع اسہال، اوقات مسہل، اسباب مسہل، تدابیر قبل و بعد از مسہل، حفاظت قوت پر لکھنے کے علاوہ دسویں فصل میں بتایا ہے کہ کن اصحاب کے لئے قوی مسہل سے اجتناب ضروری ہے۔

دوسرا باب منضجات اخلاط و ادویہ مفردہ مسہلہ میں ہے۔ اس میں ۱۵ فصلیں ہیں۔ اس میں منضج و مسہل دواؤں کے ساتھ مناسب اخلاط اغذیہ کا بھی تذکرہ ہے۔ اسی طرح باب سوم، چہارم اور پنجم میں مسہلات سے متعلق ضروری باتیں تحریر ہیں۔ ترقیمہ ندارد ہے۔ صفحات ۱۱۰ ہیں۔

۲۸- **سراج العلاج، مؤلفہ مظفر بن محمد بن قاسم ہروی:** سراج العلاج سلسلہ قرابادینات کی

Marfat.com

ایک ضخیم اور جامع کتاب ہے۔ حسین المشتہر بہ مظفر بن محمد بن قاسم ہروی المخاطب بہ حکیم مہابت خاں
۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۰ء میں اسے مرتب کیا ہے۔ اس میں انھوں نے ذاتی مجربات کے علاوہ اپنے والد ماجد بزرگوار اور
دوسرے اطبا مثلاً حکیم شاہ محمد اکبر آبادی، حکیم مرزا سلیمان شیرازی، حکیم اسمٰعیل، حکیم محمد جعفر، حکیم اجمل خاں
حکیم احمد، حکیم عابد، حکیم محمد حیات لاہوری، حکیم داؤد تقرب خاں (بعہد شاہجہانی) وغیرہ کے مجربات شامل
ہیں۔ اپنے استاد حکیم بقراط خاں اور اُن کے والد حکیم معصوم خاں کے حوالے سے بھی متعدد نسخے تحریر ہیں
مؤلف حکیم علوی خاں سے خاص طور پر متاثر نظر آتا ہے۔ اس نے ان کا اور ان کے والد گرامی کا جگہ جگہ احترام
کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ محض قدیم کتابی نسخوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ اس میں اگر ایک طرف حکما ہند کی تراکیب اور
ان کے معمولات کثرت سے پیش کیے گئے ہیں تو دوسری طرف ذاتی مخترعہ نسخوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے
اس سے مؤلف کی فن مہارت اور حذاقت کا اظہار ہوتا ہے۔

کتاب ۵ مقالوں میں منقسم ہے۔ مقالہ اول اُن دواؤں کے بیان میں ہے جو کسی عضو سے مختص
ہیں بلکہ ان کے منافع اکثر امراض میں عام ہیں۔ مقالہ دوم ادویہ، مرکبہ مسہلہ۔ مقالہ سوم اشربہ مسکرہ اور مقالہ
چہارم ان مرکب دواؤں کے بیان میں ہے جو مخصوص اعضا اور مخصوص امراض سے متعلق ہیں۔ مقالہ پنجم ادویہ
کے اعمال کے بیان میں ہے پہلے تین مقالے ۱۰۰ صفحے پر ختم ہوئے ہیں۔ چوتھا مقالہ بہت طویل ہے اور یہ ۴۸۶
پر پھیلا ہوا ہے۔ پانچواں مقالہ موجود نہیں ہے۔ مخطوطہ کی کتابت ۲۱ دسمبر ۱۸۶۰ء کو ہوئی ہے۔

۲۹ - شرح ادویہ ہندیہ (اسامی الادویہ) مؤلف حکیم مہدی اکبر آبادی: دواؤں کے
ناموں کے بیان میں ادویہ مفردہ کی کتابوں میں عام طور سے جو غلطیاں پائی جاتی ہیں علم الادویہ کے طالب
سے وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔ شناخت کے سلسلہ کا بڑا تنازعہ ان مترادفات کی بنیاد پر ہے۔

ادویہ کے ہم معنی ناموں کے تعلق سے حکیم مہدی اکبر آبادی کی یہ کوشش قدر کی مستحق ہے۔ اس میں
ناموں کی وضاحت کی گئی ہے اور ان کے فارسی مترادفات تحریر کیے گئے ہیں۔ رسالہ اکثر ادویہ متعارفہ پر
ہے۔ اگرچہ چند لفظوں میں خواص بھی درج ہیں۔ لیکن رسالہ کی تصنیف کا اصل مقصد ناموں کی تفسیر
اسی میں اس کا امتیاز ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ مخطوطہ کے صفحات کی تعداد ۳۰ ہے
ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

Marfat.com

۳۰-شفاء الصبیان : معالجات کی عام کتابوں میں دوسرے امراض کے ساتھ اگرچہ اطفال پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ لیکن اس کی مستقل حیثیت کے پیش نظر اطبّا نے ہر دور میں اس پر علیحدہ سے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ہندوستانی طبیبوں کی یادگار کتابوں میں ایک شفاء الصبیان ہے جس میں معالجہ اطفال سے متعلق کافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

یہ کتاب دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقالہ اوّل کا تعلق تدبیر حبالہ و مولود سے ہے اور اس میں فصلیں ہیں۔ مقالہ دوم جو کتاب کا اصل حصّہ ہے۔ امراض و معالجات اطفال سے متعلق ہے اور ۴۴ فصلوں پر منقسم ہے۔

مخطوطہ حکیم امام علی سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ سعد خیرآبادی کے صاحبزادہ کی ملکیت رہا ہے۔ ۱۱ صفحات کی اس کتاب میں ترقیمہ نہیں ہے۔ مصنف کے نام کا بھی اظہار نہیں ہوتا ہے۔ رسائل کے اس مجموعہ میں محمد بن زکریا رازی کے رسالہ برء الساعۃ کے علاوہ معمولات حکیم معالج خان بھی شامل ہے۔ نواب رحمت اللہ خاں شروانی کے ذخیرہ میں شفاء الصبیان کا ایک ناکمل نسخہ محفوظ ہے۔

۳۱-طب قاضی عارف، مؤلفہ قاضی محمد عارف : خادم شرع قاضی محمد عارف نے ذی الحجہ ۱۱۰۰ھ/۱۶۸۹ء مطابق سنہ ۲ جلوس اورنگ زیب عالمگیر نے اسے تالیف کیا ہے۔

اس کتاب میں امراض کا نہایت مختصر اور کم اجزا پر مشتمل دواؤں سے علاج لکھا ہے۔ تقریبًا ہر مرض کے آخر میں نظم میں بھی دوائیں تحریر ہیں۔ خصوصیت یہ ہے کہ زیادہ تر علاج مقامی جڑی بوٹیوں اور ملک میں پائی جانے والی دواؤں سے تجویز کیا ہے۔ بلکہ یہ دوائیں اب اس کثرت سے اطبّا ہند کے معمول میں شامل نہیں ہیں اور بیشتر یونانی علاج کم ادویہ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ادویہ اور علاج کے میدان کو وسیع کرنے کے لئے اس قسم کی کتابوں کی بڑی اہمیت ہے۔ جن میں رواجی اور عام معروف و متداول دواؤں کے بجائے نئی دواؤں اور نئی ترکیبوں کو اختیار کیا گیا ہے۔ مؤلف نے خود بھی لکھا ہے کہ ہندوستانی زبان سے جو بعض نئی چیزیں سنی ہیں۔ انھیں اس کتاب میں خاص طور سے پیش کیا گیا ہے۔

۲۶۰ صفحات کا یہ مخطوطہ ناکمل ہے اور اس میں ۱۵ ابواب میں سے آخری ۳ باب نہیں ہے۔ طرز خط نفیس اور خوشنما ہے۔

Marfat.com

۳۲- **عین الحیٰوۃ**، مؤلفہ حکیم مبارک : ۸۰ ابواب کی یہ کتاب امراض کے کم اجزا پر مشتمل نسخوں سے علاج کے بیان میں ہے۔ طبّی علاج کے ساتھ روحانی علاج بھی تجویز ہے جس میں مختلف آیات، ادعیہ، افسوں اور تعویذ وغیرہ کی افادیت کا تذکرہ ہے۔ ارشادات رسولؐ بھی درج ہیں۔ تصوف اور روحانیت سے گہرے تعلق کی وجہ سے بعض اطبّا کے معمولات میں دواؤں کے ساتھ دعا اور تعویذ کا سلسلہ بھی رہا ہے۔ یہ کتاب اسی قسم کے اعمال کا مجموعہ ہے اور اس میں ازالہ مرض کے دونوں قسم کے طریقے تحریر کئے گئے ہیں۔ مخطوطہ نامکمل ہے اور اس میں ۲۶۲ صفحات ہیں۔

۳۳- **قرابادین علوی خاں** : حکیم علوی خاں جیسے حاذق طبیب کی یہ قرابادین ہندوستانی قرابادین سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ ابتدائی ۱۲۰ صفحات قرابادین کے بنیادی مباحث کے لئے وقف ہیں۔ مقصد اوّل قویٰ و ترکیب ادویہ، مقصد چہارم کیفیت ترکیب، مقصد پنجم استخراج کیفیات و قویٰ درجات امزجہ مرکبات، مقصد ششم مزاج ثانوی و مدت بقا قوت ادویہ مرکبہ، مقصد ہفتم اوزان و اکیال کے بیان میں ہے۔

ان قوانین اور ضروری امور کے بعد مرکبات کا بیان شروع ہوتا ہے جس کی ابتدا اثاماسیا سے کی گئی ہے۔ ۴۱۲ صفحات کا یہ ضخیم مخطوطہ صرف حرف میم تک ہے۔ اس کی کتابت ۱۰ صفر کو امام علی نے لوائی جے پور میں کی ہے۔ سنہ کا اندراج نہیں ہے۔

اس جلد میں قرابادین علوی خاں کے ساتھ دوسری کتاب 'رجوع الشیخ الی الصباہ فی تقویت الباہ' مؤلفہ احمد بن یوسف الشریف کا فارسی ترجمہ شامل ہے۔

۳۴- **قسطاس الاطبا خان زمانی**، مؤلفہ نورالدین محمد عبداللہ بن عین الملک شیرازی : حکیم نورالدین محمد عبداللہ متعدد طبّی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مصطلحات اطبا اور لغات طب پر ان کی یہ کتاب طبّی لغت کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ شفا، قانون، حاوی کبیر، موجز مع شروح، منہاج، جامع ابن بیطار، حدود سنجری، منصوری، نزہتہ الارواح، عین الخلیل، بحر الحکمت، قاموس، دستور، مجموع اللغت، تاج، صحاح وغیرہ کتب معتبرہ کے ذریعہ اسے مرتب کیا گیا ہے۔

مؤلف کتاب مرزا امان اللہ فیروز جنگ خان زماں کے دامن دولت سے وابستہ تھا۔ اس نے نہایت احترام اور القاب و آداب کے ساتھ اس کا نام لیا ہے اور اسی سے عنوان کتاب کو مزین کیا ہے۔ اس نے خان زماں کی کتاب 'گنج بادآورد' کی بہت تعریف کی ہے۔ 'قسطاس الاطبا' ۱۰۴۰ھ/۱۶۳۰ء کی تالیف

Marfat.com

الفاظ جید طب تاریخ این کتاب است" اور دوسری جگہ کہا ہے:

چون شجر لفظ گشت و معنی تخم　　　سال ختم رقوم کرد د تخم

اس طرح "الفاظ جید طب" اور "تخم" دونوں سے تاریخ ۱۰۴۰ برآمد ہوتی ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ معالجات و کلیات کی اصطلاحات کی خاص طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ علم الادویہ کے ناموں کی تفسیر نہیں ہے۔ نسخہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء کو مصنف کے خطی نسخہ سے مولوی حسن رضا کی حسب فرمائش نقل ہوا ہے۔ صفحات کی تعداد ۲۸۴ ہے۔

طبیہ کالج علیگڑھ کی لائبریری میں اس کا ایک عمدہ نسخہ موجود ہے۔ لکھنؤ میں منہل داس کا ستھ نے چہارشنبہ ۶ ذی الحجہ اس کی کتابت کی ہے۔ سنہ کی وضاحت نہیں ہے۔ صفحہ اول پر اکبر حسین کی ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء کی مہر کندہ ہے۔

۳۵- مجربات حکیم علوی خاں: ہندوستان میں بحیثیت صاحب فن معالج اور استاد طب جو رفعت و شہرت حکیم علوی خاں کو حاصل ہوئی زمانہ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کی تصانیف احوال اعضاء النفس، تذکرۃ العلاج، عشرہ کاملہ، قرابادین، مفردات، رسالہ موسیقی، شرح ہدایۃ الحکمۃ، میبذی، شرح اقلیدس، شرح مجسطی وغیرہ کے علاوہ جس کثرت سے ان کے مطب، دستور العلاج، مجربات، معمولات، قواعد و قوانین علاج وغیرہ ناموں سے ان کے شاگردوں نے ان کے طبی افادات جمع کیے ہیں۔ دوسرے اساتذہ فن کے ہاں اس کی مثالیں نہیں ملتیں۔ اس قسم کی متعدد چیزیں ہندوستان کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ مثلاً: سالار جنگ حیدرآباد میں قواعد علوی خاں مرتبہ حکیم محمد صادق رضوی اور قوانین العلاج علوی خاں محفوظ ہیں، راقم الحروف کے ذخیرہ میں دستورات علاج علوی خاں کے نام سے ایک مخطوطہ ہے۔

زیر نظر رسالہ میں کسی طبیب نے علوی خاں کے مجربات جمع کیے ہیں۔ اس کی حیثیت ایک بے ربط بیاض کی ہے۔ نسخوں کے بیان میں کوئی ترتیب قائم نہیں ہے۔ مثال کے طور پر پہلا نسخہ داد کا ہے، دوسرا دفع رطوبت و قولنج، اسی طرح تمام نسخے کسی نظام کے بغیر درج ہیں۔ لیکن یہ نہ صرف اپنے اثر و اختصار کی وجہ سے ایک معالج کے لئے کارآمد ہیں بلکہ علوی خاں کے مطالعہ کے سلسلہ میں بھی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔

نسخہ ناقص الآخر ہے اور صرف ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۶- مخزن الحکمت، مؤلفہ اسمٰعیل: یہ منظوم کتاب علم الکیمیا سے متعلق ہے۔ محمد بن زکریا رازی

Marfat.com

اور جابر بن حیان نے اس موضوع پر جو عربی میں لکھا ہے، اسے فارسی نظم کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ مؤلف کا تعلق ملتان سے معلوم ہوتا ہے۔

اس میں سیماب، نوشادر، زرنیخ اور خواص فلزات کے علاوہ تکلیس و تدبیر، صلایہ، تنقیہ، تصعید، تسمیع، حل اجساد، عقد اشیا و محلول وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ یہ ۱۰ صفحے کا رسالہ ہے۔ امان علی نے شاہ جہاں آباد میں کوٹھی مہاراج کلیان سنگھ میں ۱۰ صفحہ کو کتابت کی ہے۔ سنہ مٹ گیا ہے۔

۳۷۔ معمولات حکیم معالج خاں: حکیم معالج خاں اپنے زمانہ کے فاضل طبیب اور مطب و معالجہ میں یکتا تھے۔ درس و افادہ کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت بڑی تعداد میں طلبا حاضر رہتے تھے۔ ان کے شاگردوں میں ممتاز طبیبوں کے نام ملتے ہیں۔ متعدد مخطوطات پر ان کے دستخطوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتابوں کا بھی ان کے پاس اچھا ذخیرہ تھا۔ مجربات کے بعض مجموعوں میں ان کے مرتبہ نسخے مؤلفین نے اعتماد کے ساتھ نقل کئے ہیں۔

زیر نظر رسالہ میں حکیم معالج خاں کے نسخہ ہائے معمولات ہیں جنھیں ان کی وفات کے بعد ان کے شاگردوں نے بطور اجمال قلمبند کیا ہے۔ یہ محض نسخوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ معالجہ سے متعلق بعض اہم ہدایات اس میں درج ہیں۔ رسالہ نامکمل ہے اور استسقا کے بیان تک صرف ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۸۔ مفتاح التجارب، مؤلفہ سید آل حسین مارہروی: محمد اشفاق حسین ذکی بن شیخ محمد الطاف حسین ابن روشن علی کمبوہ مارہروی نے اپنے استاد سید آل حسین ابن سرور علی واسطی بلگرامی ثم مارہروی کے طبی فرمودات اور تجارب روزمرہ مرتب کئے ہیں۔

حکیم آل حسین نے دہلی میں طب کی تعلیم حاصل کی تھی اور اپنے زمانہ کے حاذقین میں شمار تھا۔ ان کے مطب کا اصل مجموعہ مفتاح التجارب کے نام سے ہے۔ پیش نظر کتاب دراصل اس کا انتخاب ہے اور اسے "شفاء العلیل" سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاریخ تالیف ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۸ء ہے۔

مجموعہ قرابادین کے طرز پر مرتب ہے۔ مختلف امراض کے نسخے مرکب شکل میں حروف تہجی کے لحاظ سے درج ہیں۔ آبزن کے نسخوں سے ابتدا ہوئی ہے۔ آخری نسخہ وجور کا ہے۔ اس میں بعض دوسرے اطبا کے حوالوں سے بھی مرکبات نقل ہیں۔ ان میں حکیم خیر اللہ، حکیم قیام الدین، حکیم شاہ محمد اکبر آبادی، حکیم شریف خاں دہلوی، حکیم علوی خاں وغیرہ ہیں۔

Marfat.com

قرابادین کے صفحات کی تعداد اگرچہ ۳۶۷ ہے، مگر درمیان کے کافی صفحات سادہ ہیں۔
کتاب پر سید آل حسین کے دستخط ثبت ہیں۔

۳۹- **مفردات ہندیہ، مؤلفہ حکیم مہدی اکبرآبادی:** حکیم مہدی بن محمد جعفر اُن اطباء ہند میں ہیں، جنھوں نے مفردات بالخصوص مقامی جڑی بوٹیوں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ انھوں نے نہ صرف دواؤں کے مقامی ناموں کی توضیح میں ایک رسالہ سپرد قلم کیا۔ معدن تجربات جیسی جامع کتاب کا تیسری فصل ادویہ کے لئے اس طرح مخصوص کیا کہ وہ خود ایک مستقل تصنیف بن گئی۔ بلکہ مفردات ہندیہ کے عنوان سے بھی ایک یادگار کتاب لکھی۔

ہندی دواؤں پر مشتمل اس کتاب کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے ہے۔ ابتدا آم سے کی گئی ہے۔ اشٹ برک، امل بید، آکاہولی، ارجن، امرت پھل، پچھیڈا، چینا، روداسن، راشنا، اتالو، سداسہاگن، سہجنہ، سہدیوی وغیرہ ایسی ادویہ کے خواص تحریر ہیں، جو مفردات کی عام کتابوں میں پڑھنے کو نہیں ملتی ہیں۔

۸۸ صفحات کا یہ مخطوطہ قلم سنبھال کر نہیں لکھا گیا ہے۔ ترقیمہ کی عبارت جلد بندی کی نذر ہو گئی ہے۔

۴۰- **منتخب الاطباء**، مؤلفہ خیر اللہ الٰہ آبادی: حکیم خیر اللہ الٰہ آبادی نے طب کی معتبر کتابوں کی روشنی میں منتخب الاطباء کے نام سے اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ یہ ۲۹ ابواب پر منقسم ہے۔ پہلا باب شناخت نبض اور دوسرا معائنۂ قارورہ کے بیان میں ہے۔ اس کے بعد کے ابواب معالجہ امراض سے متعلق ہیں، جن کے تحت منتخب نسخے نقل کئے گئے ہیں۔ مخطوطہ ناقص الاخر ہے اور اس میں آخری ۱۳ باب موجود نہیں ہے۔

۴۱- **وافیہ:** محمود بن عمر چغمینی (وفات ۷۴۵ھ/۱۳۴۴ء) نے قانونچہ کے نام سے قانون کا جو جامع اختصار مرتب کیا، اسے اس قدر مقبول عام حاصل ہوا کہ نہ صرف کثرت سے اس کی اشاعت عمل میں آئی، بلکہ مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے اور اس کی شرح و حاشیہ پر اہل علم کی صلاحیتیں صرف ہوئیں۔ اس کے عربی شرح نگاروں میں فاضل بغدادی، حسین بن محمد استرآبادی، محمد بن محمد حسن حلبی، ملا یحیٰی فتاحی، مومن جزائری، عبد الفتاح قزوینی، عمادالدین محمود شیرازی جیسی شخصیتیں ہیں۔
وافیہ کے نام سے اس کی یہ فارسی شرح تیموری سلطان شاہ رخ والی خراسان کے عہد میں

Marfat.com

۸۵۰ھ/۱۴۴۶ء میں کی گئی ہے۔ شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ قانونچہ کے مباحث و معانی کے حل میں یہ ایک اچھی شرح ہے۔

یہ مخطوطہ نامکمل ہے اور ۱۷۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ دوسری کتاب شفاء العلیل (عربی) مجلد ہے۔ طب وافیہ کا ایک نسخہ ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد میں اور ایک نسخہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں محفوظ ہے۔ اوّل الذکر نسخہ کی کتابت یکشنبہ ۱۱۰۴ھ/۱۶۹۲ء کو پٹنہ میں فرخ بیگ نے کی ہے اور دیوبند کا مخطوطہ ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء کا مکتوبہ ہے۔

۴۲- ہدایۃ القوی الی منہج البنوی، مولفہ محمد غوث بن ناصر الدین محمد نائطی شافعی ارکاٹی: محمد غوث شافعی جید فقیہ اور عالم تھے۔ ۷ ارمضان ۱۱۶۷ھ/۱۷۵۳ء کو محمد پور ارکاٹ میں پیدا ہوئے۔ اپنے دادا مولانا نظام الدین سے درسی کتابیں پڑھیں اور ان سے سندِ حدیث لی۔ مولانا امین الدین صدیقی اور ملک العلما مولانا عبدالعلی بن ملا نظام الدین فرنگی محلی سے بھی تلمذ کا موقع ملا۔ امیر الامراء ابن والاجاہ کے ہاں بڑا اعزاز تھا۔ ان کے بیٹے عظیم الدولہ کے استاد مقرر ہوئے۔ اپنے والد مولانا ناصر الدین کی وفات کے بعد عدل و قضا کے منصب پہ فائز کیے گئے۔ عمدۃ الامرا ابن والاجاہ کے زمانہ حکومت میں معزول ہوئے اور ۱۲۱۳ھ/۱۷۹۸ء میں حیدرآباد پہنچے۔ لیکن پھر عظیم الدولہ بن امیر الامرا کے برسرِ اقتدار آنے پر مدراس واپس آئے۔ وزارت سپرد ہوئی۔ شرف الدولہ، شرف الملک غالب جنگ کے خطابات عطا ہوئے۔ ۱۲۲۳ھ/۱۸۰۸ء تک اس عہدہ جلیلہ پہ فائز رہنے کے بعد علیحدگی اختیار کر لی۔

محمد غوث نائطی عربی و فارسی میں دو درجن سے زیادہ مذہبی کتابوں کے مصنف ہیں۔ 'ہدایۃ القوی' کے علاوہ 'خواص الحیوان' بھی ان کی ایک کتاب ہے۔ سینچر ۱۱ صفر ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء میں انتقال ہوا۔

ان کی یہ کتاب طب نبوی میں جلال الدین سیوطی کے رسالہ 'منہج البنوی' کی شرح ہے۔ جس میں بعض ضروری مفید باتوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں ان احادیث کی وضاحت کے ساتھ جو طب سے متعلق ہیں ایک باب ان مفردات کے لئے بھی مخصوص ہے جس کا آنحضرت نے تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ ادویہ مفردہ حروفِ تہجی کے لحاظ سے مرتب ہیں۔ مثلاً آس، اترج، بادنجان، بنفشہ وغیرہ۔

۱۶۶ صفحات کے اس مخطوطہ میں کم از کم دو قلم استعمال ہوئے ہیں۔ دونوں خط اچھے نہیں ہیں اور سرسری انداز میں لکھے گئے ہیں، ترقیمہ ندارد ہے۔

Marfat.com

اجمل خاں طبیہ کالج لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

عربی و فارسی طبّی ذخیرے کے نوادر

Marfat.com

Marfat.com

عربی مخطوطات

۱۔ تقویم الادویہ، مؤلفہ محمد بن علی اسفرائنی: علم الادویہ پر بیش قدر کتاب ہے۔ یہ مفردات و مرکبات دونوں کے بیان میں ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جدول کے طرز پر ہے۔ اس میں بارہ جدولیں پیش کی گئی ہیں:

۱۔ عربی و یونانی نام، ۲۔ فارسی نام، ۳۔ بیان دوائیت و غذائیت، مثلاً دوا ر منقول یا دوا ر غذائی وغیرہ، ۴۔ شناخت، ۵۔ انواع و اقسام، ۶۔ بہترین قسم، ۷۔ درجات مزاج، ۸۔ مقدار خوراک، ۹۔ منافع، ۱۰۔ مضر، ۱۱۔ مصلح، ۱۲۔ بدل۔

پہلا باب ادویہ مفردہ پر ہے جو کتاب کی اصل جان ہے۔ یہ بہت طویل ہے اور اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ فصل اوّل ادویہ نباتیہ، فصل دوم لحوم اور شحوم اور اسی طرح مختلف اقسام کے دودھ ان کے منافع، فصل سوم روغن، فصل چہارم کھانے کے طریقوں اور فصل پنجم مختلف قسم کے پانیوں کے بیان میں ہے۔

کتاب کا دوسرا باب ادویہ مرکبہ سے متعلق ہے جو بہت مختصر ہے۔ خاتمہ بھی طویل نہیں ہے۔ اس میں حشرات اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج تحریر کیا گیا ہے۔ جن کتابوں سے اس کی تالیف میں مدد لی گئی ہے ان میں جامع ابن بیطار، قانون، حاوی، منہاج، نجیبیات، قرابادین، قلانسی، خجندی، موجز وغیرہ ہیں۔ ترقیمہ کے مطابق جمادی الاوّل ۱۰۱۱ھ جلوس اکبر شاہ کتابت ہوئی ہے۔ تقویم الادویہ کے نام سے کمال الدین ابوالفضل حبیش بن ابراہیم محمد التفلیسی (وفات تقریباً ۶۰۰ھ / ۱۲۰۳ء) کی بھی ایک اہم کتاب ہے۔

۲۔ حاشیہ شرح اسباب، مؤلفہ حکیم شریف خاں: حکیم شریف خاں بن حکیم اکمل خاں بن حکیم واصل خاں سے پہلے اگرچہ خاندان میں طب کی تین پشتیں گزر چکی تھیں مگر ان کی بے مثال شخصیت، حذاقت اور تبحر کی وجہ سے یہ خاندان ان کے نام سے موسوم ہوا۔ خاندان شریفی کے متقدمین بنیا خواجہ خاوند

Marfat.com

محمود اور متاخرین میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں نہایت گراں قدر شخصیتیں ہیں۔ حکیم شریف خاں ۱۱۳۸ھ/۱۷۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ شارح اسباب و علامات حکیم عابد سرہندی کا سے تلمذ کا موقع تھا۔ شاہ عالم کے زمانہ میں ۱۲۳۱ھ/۱۷۹۹ء میں انتقال ہوا۔ مدارک الحکیم یعنی حاشیہ نفیسی، حاشیہ قانون، اسرار المعالجہ، علاج الامراض، عجالہ نافعہ، تالیف شریفی، رسالہ خواص الجواہر، تحفہ عالم شاہی وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔

حاشیہ شرح اسباب ۵۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ آخر کے کئی صفحات کی عبارت دیمک کی نذر ہو گئی ہے اور اس پر سادہ کاغذ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ مخطوطہ کے شروع اور آخر میں حکیم مظفر حسین خاں لکھنوی کی مہریں ثبت ہیں۔

۳۔ **حاشیہ شرح اسباب** مؤلفہ حکیم اسد علی: حکیم اسد علی حکیم درویش محمد کے صاحبزادے اور عارف حکیم نجم اللہ ملقب بہ حافظ عالم خاں کے پوتے ہیں۔ یہ شاہجہاں آباد کے مضافات کے رہنے والے تھے۔ حکیم شریف خاں کا حاشیہ شرح اسباب چونکہ بہت طویل اور بسیط ہے۔ اس کے مضامین کے مطالعہ میں طلبا کی دشواری کے پیش نظر حکیم اسد علی نے یہ حاشیہ لکھا ہے۔ اس میں اس بات کا لحاظ ہے کہ کتاب کا نفس مطالب اور حل نہایت زر طلبا کے سامنے تمام ضروری مباحث آجائیں۔ یہ شرح ۱۲۲۶ھ/۱۸۱۱ء میں کی گئی ہے اور یہ ۵۵۲ صفحات پر مشتمل ہے ترقیمہ ندارد ہے۔

۴۔ **شرح قانون** جلد سوم، مؤلفہ علاء الدین قرشی: علاء الدین علی بن ابی الحزم قرشی المعروف بہ ابن النفیس جسے جالینوس ثانی کے نام سے یاد کیا گیا ہے، طبی مصنفین اور شارحین قانون کے درمیان بہت عظیم المرتبت نام ہے۔ دمشق میں مہذب الدین الدخوار سے طب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قاہرہ کے طبی مدرسہ منصوری سے متعلق رہا۔ اور وہیں بروز جمعہ ۱۱ ذیقعدہ ۶۸۷ھ/۱۲۸۸ء کو وفات پائی۔ ابن النفیس نے شادی نہیں کی تھی۔ اپنا عالیشان مکان، دوسری جائداد اور کتابیں سب بیمارستان منصوری کے لئے وقف کیں۔

ابن النفیس نے زندگی بھر تدریسی و تصنیفی مشغلہ جاری رکھا۔ تقریباً دو درجن کتابوں کا مصنف ہے قانون کی پانچوں جلدوں کی شرح کے علاوہ موجز القانون جیسی مشہور زمانہ کتاب اپنی یادگار چھوڑی۔ اس کے بے شمار شاگردوں میں امین الدولہ، ابن القف، السدید الدمیاطی، ابو الفرج سکندری، ابن البرہان جرائحی، شامی ناموران گار العمری جیسی شخصیتیں ہیں۔ عام شارحین قانون کا انداز بجائے اور

Marfat.com

حمایت لکھی ہے جس میں ابن سینا کی ہر مسئلہ میں تائید اور مدافعت کی گئی ہے۔ وہ نہ نئی بات کہہ سکے اور نہ اق کی شرحوں میں مزید اضافہ اور تحقیق کی گنجائش محسوس کی جا سکی۔ علاء الدین قرشی اس خالص اعتقادی اور تقلیدی طرز سے مستثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کے ہاں اعتدال باقی نہیں رہ سکا۔ شیخ پر تنقید میں وہ حد سے زیادہ بڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ بقول حکیم غلام حسنین کنتوری قانون کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جسے اس نے مخدوش نہ قرار دیا ہو۔ جبکہ آملی اور گیلانی نے یہ روش اختیار کی کہ شیخ کی صفائی میں قرشی کے ہر اعتراض کا جواب ضروری سمجھا۔

قرشی کی شرح کلیات کا ایک نفیس مخطوطہ حکیم محمد احمد خاں دہلی کے پاس راقم نے دیکھا تھا۔ اس پر دوسری مہروں کے ساتھ ایک مہر عنایت خان شاہجہانی ۱۰۴۲ھ کی تھی۔ خدا بخش لائبریری میں اس کی صرف جلد اوّل ودوم کی شرح ہے۔ جلد دوم پر ایک مہر ۱۰۸۴ھ کی ثبت ہے۔ کتب خانہ دار العلوم دیوبند میں شرح قرشی کے چار مکمل حصے موجود ہیں۔ وہاں صرف جلد پنجم کی شرح نہیں ہے۔ حیدر آباد میں معالجات کی شرحیں ہیں۔ راقم الحروف کا ذخیرہ بھی جلد سوم چہارم اور پنجم کی شرح سے مزین ہے۔ ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد میں جلد سوم و چہارم یعنی معالجات کی دونوں شرحیں ہیں۔ رضا لائبریری رام پور کا یہ امتیاز ہے کہ وہاں اس کے پانچوں حصے محفوظ ہیں۔

طبیہ کالج علی گڑھ میں شرح معالجات جلد سوم کا نسخہ نہایت نفاست و اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ اس ضخیم کتاب کے قلم کا حسن آخر تک اسی پرکاری کے ساتھ برقرار ہے۔ پہلا صفحہ مطلّیٰ ہے اور اس کی تزئین دیدہ زیب ہے۔ ہندوستان میں موجود نسخوں میں یہ سب سے عمدہ اور نفیس مخطوطہ ہے۔ یہ مخطوطہ سلاطین اودھ کے کتب خانہ میں رہا ہے۔ اس پر امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کی مہریں ہیں۔ احمد نگر میں یہ کسی صاحب ذوق کی ملکیت رہا ہے اس کے ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء کے دستخط ہیں۔ ۲۱۰ قیمت درج ہے۔ دوسرے دستخط ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۳ء کے ہیں۔ مولانا آزاد لائبریری میں شرح قرشی کلیات کے ناتمام نسخہ کے علاوہ شرح قرشی جلد سوم بھی محفوظ ہے۔ یہ امراض جگر کے بیان سے شروع ہوتی ہے۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

۵۔ شرح قانون جلد چہارم و پنجم، مؤلفہ علاء الدین قرشی: یہ حمیات قانون (جلد چہارم) اور قرابادین قانون (جلد پنجم) کی شرح ہے۔ اس کے ذریعہ نہ صرف ابن سینا بلکہ علاء الدین قرشی کی حمیات اور ادویہ مرکبہ کے سلسلے میں تحقیقی کاوشیں سامنے آتی ہیں۔ قرابادینی مطالعہ میں جلد پنجم کی

Marfat.com

یہ شرح نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ قانون کے اس حصہ کو زیادہ موضوع نہیں بنایا گیا ہے حالانکہ مختلف اعتبارات سے یہ اہل فن کی توجہ کا مستحق ہے۔

طبیہ کالج میں موجود یہ دونوں شرحیں ایک جلد میں مجلد ہیں۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے اور نہ جلد سوم کی شرح کے مخطوطہ کی طرح اس میں کوئی ندرت ہے۔

۶۔ **شرح قانون** جلد چہارم، مؤلفہ علی گیلانی: علی گیلانی کو مکمل قانون کی شرح کی عزت حاصل ہے۔ اس کی جلد اول یعنی کلیات کی شرح آملی کی شرح کلیات کے ساتھ جامع الشرحین کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔ باقی چاروں جلدیں غیر مطبوعہ ہیں۔ طبیہ کالج لائبریری میں صرف جلد چہارم یعنی حمیات کی شرح موجود ہے۔ گیلانی معانی کی تحقیق اور ندرت کے خیال میں اگرچہ اپنے پیش رو شارح علاء الدین قرشی ابن نفیس کے مرتبہ کا نہیں ہے لیکن مکمل قانون کی شرح کے امتیاز کے ساتھ ہی اس کے بعض اضافے قابل قدر ہیں۔ اجمل خاں اس کی شرح قانون کے بہت معترف تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ گیلانی نے قانون کی شرح میں ہر عضو کے امراض کی تشریح کر کے آخر میں بہت سے نو امراض اسباب، علامات و معالجات اپنی طرف سے اضافہ کئے ہیں جنہیں شیخ نے نہیں لکھا ہے۔

شرح گیلانی کے نسخوں کے سلسلہ میں ایک دلچسپ لطیفہ اجمل خاں کے استاد حکیم جمیل الدین صدیقی نگینوی کے حوالے سے ملتا ہے۔ "حکیم گیلانی نے جو دربار اکبری کے نورتنوں میں سے تھے جب قانون کی شرح لکھی تو اپنے غلاموں کو ایک خاص طرح کے خط نسخ کی مشق کرا کے شرح مذکور کی متعدد نقول ان سے لکھوائیں۔ ان میں کا ایک نسخہ حکیم اجمل خاں کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس شرح کا خط حکیم صاحب کو بہت پسند آیا۔ وہ اس کی پوری پوری نقل کر لیا کرتے تھے۔ حکیم عبد المجید خاں مزاحاً ان کے اس شوق کو "کار غلامان" کہا کرتے تھے"۔
راقم الحروف نے حکیم محمود احمد خاں مرحوم کے پاس شرح مذکور کا یہ نسخہ دیکھا تھا۔

حکیم اجمل خاں نے ایک کتاب المحاکمۃ بین القرشی والعلامۃ کے نام سے لکھی تھی۔ خدا جانے اس کے مسودے کا کیا حشر ہوا۔ انھوں نے اس کتاب پر قرشی و گیلانی کے درمیان متنازعہ مسائل میں اپنی فیصلہ کن رائے ظاہر کی ہے۔ قرشی کی ذہانت اور قانون پر تنقیدی اعتراضات اور گیلانی کی شیخ کی طرف سے صفائی کی کوشش اور ان سے اجمل خاں کے تاثر کے پیش نظر یہ محاکمہ بہت دلچسپ اور اہم ہوگا۔

۷۔ **شرح مسائل حنین**، مؤلفہ ابو القاسم عبد الرحمٰن بن علی بن ابی صادق: ابن ابی صادق ابن

Marfat.com

ینا کے ممتاز شاگردوں میں ہے۔ یہ نیشاپور کا باشندہ اور صاحب فن طبیب تھا۔ بقراط اور جالینوس کی تصانیف پر گہری نظر تھی۔ اس نے ۴۵۹ھ/۱۰۶۶ء میں جالینوس کی کتاب منافع الاعضاء کی شرح کی۔ بقراط کی کتاب الفصول اور کتاب تقدمۃ المعرفۃ پر بھی اس کی شرحیں ہیں۔ حنین بن اسحق کی کتاب المسائل کی اس نے بڑی مفصل شرح لکھی ہے۔

شرح مسائل دس فصول پر مشتمل ہے۔ کلیات، معالجات، قوانین ادویہ مفردہ و مرکبہ، حمیات، اورام وغیرہ ان کے مباحث اس میں شامل ہیں۔ کتاب المسائل کی پوری عبارت لکھنے کے بعد شرح تحریر کی گئی ہے۔ اس طرح اس کے ذریعہ نہ صرف ابن ابی صادق کی شرح بلکہ اصل کتاب بھی سامنے آجاتی ہے۔ ابن ابی صادق کی کتابوں میں اس شرح کا اختصار بھی ملتا ہے۔ شرح مسائل کا یہ نسخہ ۲۱۲ صفحوں میں ہے۔ ناقل کا نام اور سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں حکیم عابد حسین بن حکیم محمد حسین بن مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں لکھنوی کی ملکیت میں پہنچی ہے۔

۸۔ کشف الاشکالات، مؤلفہ حکیم محمد ہاشم بن حکیم محمد احسن بن حکیم محمد متوسل دہلوی:
برہان الدین نفیس کی کتاب شرح الاسباب والعلامات جو معالجات کے نصاب کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے مشکل مقامات کی توضیح میں حکیم محمد ہاشم نے عربی ہی میں یہ ضخیم کتاب تالیف کی ہے۔ شرح اسباب کی تشریح اور حل مطالب میں یہ کتاب شاہ عالم کے عہد میں لکھی گئی ہے۔ ہندوستانی اطباء کے عربی ذخیرہ اور بالخصوص معالجاتی ذخیرہ کی ایک اچھی کتاب ہے۔ نام سے تاریخ تالیف برآمد ہوتی ہے۔ شرح اسباب کا حاشیہ انہوں نے اپنے زمانہ شباب میں ۱۱۸۴ھ میں لکھا تھا۔ مخطوطہ ۵ محرم بروز شنبہ ۱۲۸۱ھ کو نقل کیا گیا ہے۔ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں بھی اس کے نسخے موجود ہیں۔ ذخیرہ سبحان اللہ مولانا آزاد لائبریری کا نسخہ ۱۲۶۱ھ کا مکتوبہ ہے۔ فضل رسول بن حکیم سید امام بخش حسینی واسطی بلگرامی اس کے ناقل ہیں۔ صفحات کی تعداد ۸۰۴ ہے۔

۹۔ کتاب المیامیر، مؤلفہ فخرالدین محمد بن علی بن ابی نصر نیشاپوری اسفرائنی: معالجات پر ایک قابل قدر کتاب ہے جس میں اس فن کی معتبر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس میں ۳۲ میامر ہیں اور ہر میمر متعدد مقالات اور انواع پر مشتمل ہے۔ مرض کی ماہیت اور اسباب سے بہت اچھے انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ مثلاً خناق کے مختلف اسباب گنتے ہوئے ایک سبب حلق کے داخلی عضلات کا

Marfat.com

کا ورم یا فقرات العنق میں سے سقط، ضربہ یا عضلات کے ورم کی وجہ سے کسی فقرہ کا ہٹنا ہے۔

۵۱، صفحات کی اس کتاب کو ۲۵ رجمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ کو سید حامد حسین نے نقل کیا ہے۔

فخر الدین اسفرائنی نے ۵۰۷ھ/۱۳۴۹ء میں قال اقول کے نام سے الفصول الایلا قیہ کی شرح کی ہے۔ ان کی کتاب تقویم الادویہ کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں آچکا ہے۔

۱۰۔ مجربات خواص، مؤلفہ ابوالعلاء بن زہر: یہ ابن زہر کے مجربات ہیں۔ ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ حرف الف کی ابتداء انسان سے ہوتی ہے۔ انسان کے بال، ناخون، دودھ، بول وعرق کے خواص بیان کئے ہیں۔ اس میں اگرچہ ادویہ مفردہ تحریر ہیں لیکن ابن زہر نے صرف انہی دواؤں کو لیا ہے جو اس کے ذاتی تجربہ میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ حیوانی ادویہ کی تعداد کافی ہے۔ جن اطباء کے حوالے ہیں ان میں عرب اطباء علی بن ربن الطبری، محمد بن زکریا رازی، یوحنا بن سرابیون اور یحییٰ کے علاوہ عیسیٰ یونانی عہد کے مصنفین ہیں۔ مجربات ابن زہر کے حوالے بعد کے لوگوں کے ہاں کثرت سے ملتے ہیں۔ ڈیڑھ سو صفحات کا یہ مخطوطہ کافی خوشخط ہے۔ ترقیمہ اگرچہ نہیں ہے لیکن نسخہ زیادہ قدیم نہیں معلوم ہوتا ہے۔

۱۱۔ مدارک الحکیم: مؤلفہ حکیم شریف خاں دہلوی: حکیم شریف خاں (وفات ۱۲۳۱ھ/۱۷۹۹ء) جنہوں نے طبع زاد کتابوں کے علاوہ درسی کتابوں کے حاشیئے شرح اور ترجمے کے فرائض انجام دیئے ہیں، جہاں انہوں نے حاشیہ قانون، ترجمہ حمیات قانون، شرح موجز، حاشیہ شرح اسباب لکھا وہاں مدارک الحکم کے نام سے نفیسی کا حاشیہ بھی تحریر کیا۔ یہ نفیسی کے فقرات کی عالمانہ توضیح ہے جس سے ان کی جامع فنی اور اعلیٰ علمی قابلیت کا اظہار ہوتا ہے۔

ترقیمہ نہیں ہے۔ مدارک الحکم کے نسخے رضا لائبریری رامپور، اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد اور خدابخش پٹنہ میں ہیں۔ اس کا ایک مخطوطہ حکیم محمود احمد خاں دہلوی کے ذخیرہ میں راقم کو دیکھنے کو ملا تھا اس پر ان کے جد بزرگوار حکیم محمود خاں کے دستخط تھے جو حکیم شریف خاں کے پوتے ہیں۔

۱۲۔ منتخب کتاب الارشاد فی مصالح الانفس والاجساد، یہ کتاب الارشاد کا صرف تیسرا مقالہ ہے۔ اسی لئے اس کو منتخب کتاب الارشاد کا نام دیا گیا ہے۔ یہ تیسرا مقالہ حفظ صحت و مداواۃ امراض میں ہے اور اس میں ۴۲ فصلیں ہیں۔ پہلی فصل مثلاً قوانین حفظ صحت، دوسری حمیات، تیسری وبا، چوتھی بحران، پانچویں جدری وحصبہ چھٹی جرب وحکہ اسی طرح پھر دوسری فصلیں امراض سے متعلق ہیں۔ آخری فصل

Marfat.com

ض ناخن کے بیان میں ہے۔ ان فصلوں میں مرض کی مختصر ماہیت کے بعد علاج تحریر کیا گیا ہے۔ یہ تیسرا مقالہ
۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ترقیمہ ندارد ہے۔

۱۳۔ معالجات ایلاقی: سید محمد بن محمد بن یوسف ایلاقی نیشاپوری (وفات ۴۶۰ھ/۱۰۶۷ء)
ہویں صدی کا معروف طبیب اور ابن سینا کا شاگرد ہے۔ اس کی ذات علمی و عملی کمالات کا مجموعہ تھی جیسا
اس کے رفیق درس ابو عبید جوزجانی نے تفسیر مشکلات قانون لکھ کر قانون کی پیچیدہ مقامات کو سمجھانے
کوشش کی ہے اسی طرح اس نے الفصول الایلاقیہ کے نام سے استاد کی کتاب کا اختصار تیار کیا اس
تلخیص طلبہ کے علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ متعدد لوگوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ اس کے شارحین
محمد بن علی المعروف فخر الدین استرابادی، سدید الدین محمد سمنانی، محمد آملی، ابو الثنا مظفر بن موید تبریزی
بن عمران وغیرہ ہیں۔

فصول ایلاقیہ کے علاوہ اس نے معالجات قانون جلد سوم و چہارم کی بھی تلخیص کی ہے جو [illegible]
قی کے نام سے موسوم ہے۔ یہ امراض کے لحاظ سے مرتب ہے۔ طبیہ کالج کا یہ نسخہ ۱۰۰۵ [illegible] ۱۶
توب ہے۔ اور یہ ۲۰۳ صفحات میں ہے۔ رضا لائبریری میں اس کا ایک زیادہ قدیم مخطوطہ ۹۶۴ھ/
۱۵۵ کا ہے۔ اسی لائبریری میں اس کا دوسرا نسخہ ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۳ء کا بھی محفوظ ہے۔ مولانا آزاد لائبریری
علاوہ ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد میں اس کا ۱۲۳۵ھ کا نقل شدہ نسخہ ہے۔

ذخیرہ سبحان اللہ خان مولانا آزاد لائبریری میں اس کا متعدد رسائل کے جس مجموعے کے ساتھ شامل
اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ رسالہ بیخ چینی، عماد الدین محمود شیرازی
۲۔ رسالہ [illegible]
۳۔ رسالہ چوب چینی حکیم مرزا نامی بن کاشف الدین۔ اس میں خواص تہوہ و جاوِر کا بیان بھی
چوب چینی کے ذیل میں عماد الدین محمود کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے جبکہ عماد الدین
رسالہ چوب چینی کے صفحات کی تعداد ۱۰ ہے۔
۴۔ اصول التراکیب محمد بن علی بن عمر سمرقندی عربی
۵۔ مطلع النیرین، بیراگی خاں

Marfat.com

یہ مجموعہ حکیم مولوی تراب علی بلگرامی کی حسب فرمائش سید خیر علی نے یکم ذی قعدہ ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء کو نقل کیا ہے۔ اس کے سرورق پر مالک کی حیثیت سے حکیم تراب علی کی تحریر ہے۔ بعد میں یہ کتاب علی نقی بن سید مظہر احمد حسینی کی ملکیت میں آئی ہے۔ ان کے ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء کے دستخط ثبت ہیں۔

کتاب الطب الایلاقی کے نام سے مولانا آزاد لائبریری کے ذخیرہ سر شاہ سلیمان میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔ ۶۸۶ صفحات پر پھیلا ہوا یہ بڑا بیش قدر مخطوطہ ہے۔ تجلید نو کے وقت درمیان میں باریک کاغذ لگا کر اسے محفوظ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

۱۴۔ منافع الاعضاء جالینوس: علم منافع الاعضاء پر یونانی طب میں دوسرے مضامین کے مقابلہ میں بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جالینوس ان مصنفین میں ہے جسے اس موضوع پر پہلے مصنف کا درجہ حاصل ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس موضوع کو جدید مضمون سمجھ لیا گیا ہے جبکہ ماہیت الامراض اور حالات وغیرہ یونانی مضامین کے بطور شامل ہیں۔ اور یونانی مصنفین نے ان موضوعات پر جو کام کیا ہے اسے اہل فن کے ہاں پوری اہمیت حاصل ہے۔ لیکن منافع الاعضاء جیسا اہم مضمون بالکل ہمارے ہاتھ سے نکلا ہوا ہے اور اس میں یونانی نظام طب کی روشنی میں کوئی قابل ذکر کام موجود نہیں ہے۔ جالینوس کی یہ کتاب اس مضمون کے مطالعہ میں ایک بنیادی اور ابتدائی خاکہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسے بنیاد بنا کر اس کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

۴۵۹ صفحات کا یہ مخطوطہ اگرچہ قدیم نہیں ہے اور یہ سید ابوالقاسم عرف سید مولوی کشمیری کا ۵ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء کا مکتوبہ ہے۔ لیکن یہ جس نسخہ سے منقول ہے وہ نواب علوی خاں کے دست خاص سے لکھا ہوا تھا۔ اس سے حکیم علوی خاں کے اس مضمون سے شغف کا پتہ چلتا ہے۔

Marfat.com

فارسی مخطوطات

۱۔ آئینہ سکندری: سلطان سکندر لودھی کے عہد میں جو علمی و فنی کام انجام پائے ان میں معدن الشفا سکندر شاہی نہایت معلوم کتاب ہے۔ جس کا اس عہد کی کتابوں کے ساتھ عام طور پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اس عہد کی کتاب آئینہ سکندری محتاج تعارف ہے اور عام طبی و تاریخی حلقے اس کے نشان سے بے خبر ہیں۔ دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے۔ "چوں حضرت سلطان نشان، نشانی خاقانی ذات ملک سلیمانی عین انسان عالم عین الخلد آدم المنفرد بالدولۃ الابدیۃ المختص بالسعادۃ السرمدیہ من الملک المنان جلال الحق والسلطنۃ والدین الخان بن الخان سلطان سکندر بہادر اجری اللہ تعالیٰ آثار معدلہ علی مفارق العالمین در ربط روابط دولۃ واطناب سرادقات الخلافۃ باوتاد الخلد الی یوم الدین ازیں مکینہ بدرگاہ عالم پناہ رسالہ مشتمل بر معالجات بیماریہای دیدہ طلب فرمودند ایں خاکسار باوجود عدم بضاعت بالعین والراس الطاعت نمودن واجب دیدہ بر تالیف آں اہتمام نمود و ایں رسالہ را آئینہ سکندری نام نہاد۔ وباللہ التوفیق۔"

معالجہ عین کے بیان سے قبل بطور مقدمہ آنکھ کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ پہلے باب میں ۲۵ فصلیں ہیں۔ اس میں دمعہ، ناسور، بیاض، تہیج، توتہ، ثؤلول الکنہ، سلاق، شرناق، شعر زائد، انقلاب شعر، شترہ، التصاق وغیرہ امراض کا بیان ہے۔ دوسرا باب امراض طبقہ ملتحمہ سے متعلق ہے اور اس میں سات فصلیں ہیں۔ تیسرا باب امراض طبقہ قرنیہ پر ہے اور اس میں تین فصلیں ہیں۔ چوتھا باب امراض طبقہ عنبیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ پانچواں باب بینائی کے احوال میں ہے اور اس میں چار فصلیں ہیں چھٹا باب دردہائے چشم از تدابیر ادویہ کے بیان میں ہے اس میں شادنج، توتیا، مرتشیا اور سنگ سرمہ کا طریقہ استعمال درج کیا گیا ہے۔ ۱۷ صفحات کے اس رسالہ میں ہر صفحہ میں تقریباً ۱۱ سطریں ہیں۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے۔ حکیم ضیاء الحسن بھوپال کے ذخیرہ کی کتاب ہے۔

۲۔ انتخاب التحفہ و منتخب التحفہ، مؤلفہ امیر علی: تحفۃ المومنین تصنیف ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۶۹ء

Marfat.com

حکیم میر محمد مومن تنکابنی کی علم الادویہ کی مشہور کتاب ہے۔ امیر علی نے اس ضخیم کتاب کا انتخاب تیار کیا ہے۔ انھوں نے لکھا بھی ہے کہ تحفۃ المومنین کی طوالت کی وجہ سے جس میں کہ خواص الاشیا، ضروری اور غیر ضروری مرقوم ہے مطالعہ میں دقت پیش آتی ہے، طالب علموں کی آسانی کے لیے خاص طور پر اس اختصار کی ضرورت محسوس کی گئی۔ آخر کے صفحات موجود نہیں ہیں اور یہ "ل" کی تختی میں حرف لین تک کے بیان میں ہے۔

امیر علی حکیم سید محمد حسین دہلوی سانبھر والے کے صاحبزادے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے ایک دلچسپ بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اس کے مخطوطہ میں مرتب کے نام کی یہ عبارت "خواجہ عباس علی بن خواجہ محمد اعظم خاں نبیرہ خواجہ ایوب المخاطب نواب جمیل بیگ خاں اورنگ آبادی از شفقت و عنایت استاد من جناب حکیم صاحب قبلہ حکیم میر محمد حسین سانبھری" قلمزد کرکے اس کی جگہ امیر علی ولد حکیم میر محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اس طرح خواجہ عباس علی نے تلاسے مرتب کرکے اپنے استاد زادہ کا نام دے دیا ہے۔

۳۔ **احسن التجارب**، مؤلفہ ہردیال منشی مہندسی: منشی ہردیال طب (اول)، ہندسہ اور نجوم کے ماہر تھے۔ انھوں نے اپنے اور دوسرے ماہرین فن کے تجربات احسن التجارب کے نام سے مرتب کئے ہیں۔ اس کا یہ کام ۱۲۱۱ھ/۱۷۹۸ء میں انجام پایا ہے۔ اس میں امراض کے نسخے نہیں ہیں بلکہ اس کے فن اول کے باب اول میں بعض ادویہ کا امتحان، باب دوم میں اصلاح ادویہ، باب سوم میں کیفیت ترتیب ادویہ مرکبہ، باب چہارم کی فصل اول میں طریق گرفتن ادویہ، فصل دوم میں مدت بقائے ادویہ مرکبہ، فصل سوم میں خسل مجربات، باب پنجم میں تکلیس معدنیات، باب ششم میں تدبیر ادویہ، باب ہفتم میں استخراج و ترتیب اجزاء کا بیان ہے۔ فن دوم معالجات امراض میں ہے۔ اس مجموعہ میں رسالہ فصد محمد بیگ بھی شامل ہے۔

۴۔ **النسخ المجربات المنتشرات**، مؤلفہ رحمت اللہ: مرتب نے اس رسالہ میں متفرق مجرب نسخے جمع کئے ہیں۔ یہ کسی ترتیب کے بغیر ہے۔ پہلا نسخہ خضاب کا ہے، پھر شبکوری، آتشک۔ اسی طرح متفرق نسخے مختلف امراض کے تحریر ہیں۔ جن لوگوں کے حوالوں سے نسخے بیان کئے ہیں ان میں مرزا یار علی، رمضان علی، حکیم محمد خاں کے علاوہ زیادہ نسخے حکیم ولی اللہ کے حوالے سے ہیں۔ نسخہ کی کتابت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بہت خوش خط لکھا ہوا ہے۔ ۵۷ صفحات کا مجموعہ ہے۔

۵۔ **بیاض حکیم نور الحسن**، حکیم سید نور الحسن بھوپال کے گرامی منزلت طبیب ہیں۔ ان کے دادا حکیم سید حسن نواب سکندر بیگم کے عہد میں بھوپال پہنچے تھے۔ حکیم نور الحسن نے حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں دہلوی

Marfat.com

اور حکیم محمد محسن (بھوپال) سے طبی تعلیم حاصل کی۔ نواب سلطان جہاں بیگم کے زمانہ میں افسر الاطبار ریاست ہوئے۔ بھوپال میں بڑی شان سے انھوں نے طبی روایات کو آگے بڑھایا۔ ۱۳۲۱ھ/ ۱۹۰۳ء میں آصفیہ طبیہ کالج کے قیام میں ان کا بڑا حصہ رہا۔ انہیں کے زیر نگرانی اس نے اپنی ابتدائی منزلیں طے کیں۔ ۱۹۱۲ء میں ان کے انتقال پر فرمانروائے وقت نواب سلطان جہاں بیگم نے ان الفاظ میں انہیں خراج عقیدت پیش کیا تھا۔

"ان کا دماغ طب کے لیے نہایت موزوں تھا۔ اور اس کے ساتھ خلق و انکسار اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی صفت بھی بدرجہ اتم ان میں موجود تھی۔ نواب نصیر زمانہ ولی عہدی میں میری ڈیوڑھی کے طبیب تھے جب میں مسند نشین ریاست ہوئی اور حکیم فرزند علی نے انتقال کیا تو میں نے بلحاظ استحقاق و قابلیت افسر الاطبار کے عہدہ پر مامور کیا۔ ان کا وجود ایثار و خلق کا ایک بہترین نمونہ تھا جو بھوپال کے ہاتھ سے جاتا رہا"

افسر الاطبا حکیم سید ضیاء الحسن اور حکیم سید قمر الحسن مدیر اعلیٰ روزنامہ ندیم ان کے عالی قدر صاحبزادے تھے۔ حکیم نور الحسن کی یہ بیاض ادویہ باہ کا ایک مجموعہ ہے۔ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کی تاریخ اختتام ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ تحریر ہے۔

اس میں متعدد نسخے ان کے استاذ حکیم غلام محمد کے حوالے سے مذکور ہیں، ایک جگہ شیخ قطب الدین کو بھی اپنا استاذ لکھا ہے۔

اس جلد میں حکیم نور الحسن کی مرکبات پر مشتمل ایک بیاض بھی ہے جس میں قرابادینی طرز پر ادویہ مرکبہ درج ہیں۔ طبیہ کالج لائبریری میں حکیم نور الحسن کی ایک بیاض تجربات ڈاکٹری بھی موجود ہے۔ اس میں فارسی میں مختلف امراض کی ایلوپیتھی دوائیں لکھی ہیں۔

۶۔ بیاض علوی خاں: یہ دراصل علوی خاں کی قرابادین ہے۔ اس میں حروف تہجی کے لحاظ سے مرکبات درج ہیں۔ مثلاً پہلا مرکب اطریفل اسطوخودوس ہے۔ دوسرا اطریفل زمانی۔ اس طرح مختلف شکلوں کے مرکبات، حب، جوارش، لعوق، معجون، مفرح وغیرہ شامل کتاب ہیں۔ یاقوتی مرکبات پر کتاب ختم کی گئی ہے۔

مخطوطہ بروز یکشنبہ ۵ رجمادی الثانی ۱۲۲۵ھ افضلی کو نقل ہوا ہے۔ حکیم ضیاء الحسن کے ذخیرہ کی کتاب ہے۔

Marfat.com

۷۔ **تذکرہ شریفی**: حکیم شریف خاں دہلوی ہندوستان کے مایۂ ناز طبیب ہیں۔ ان کی متعدد کتابیں علاج الامراض، تالیف شریفی وغیرہ طبع ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب دراصل ان کے اقوال اور نسخہ ہائے مطب کا مجموعہ ہے جسے ان کے کسی شاگرد نے مرتب کیا ہے۔ نہایت تجربہ پر مبنی ہے یہ طبی ارشادات دوران درس یا دوران مطب طلباء کے افادہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں علاج امراض سے متعلق بڑی کام کی باتیں آگئی ہیں۔ ان کے مطب کے علاجی واقعات بھی مذکور ہیں۔ اس سے تشخیص و تجویز کے سلسلہ میں خاص طور پر رہنمائی ملتی ہے۔ ۱۷۶ صفحات کی یہ کتاب شریف خانی سلسلہ کی ایک لائق مطالعہ کتاب ہے۔ اس کا تعلق بھی حکیم ضیاء الحسن کے ذخیرہ سے ہے۔

۸۔ **جامع المجربات**، مؤلفہ حکیم امام بخش: حکیم امام بخش بن شیخ پیر محمد ساکن بلور گھاٹ جونپور، حکیم سید غلام علی جونپوری (محلہ سپاہ) کے شاگرد ہیں۔ انھوں نے اپنے استاذ حکیم غلام علی کے مجربات کے علاوہ دوسری بیاضوں اور حواشی کتب متفرقہ کے ذریعہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اس کی ترتیب میں انھیں استاذ کے صاحبزادہ قاضی سلامت علی خاں سے بھی مدد ملی ہے۔ اس کا سال تالیف ۱۲۶۶ھ/۱۸۲۰ء ہے۔ دوسری حوالہ جاتی کتابوں میں علاج الامراض بطور خاص شامل ہے۔ ۲۱۷ صفحے کے اس مجموعہ کو قاضی احمد حسین (نبیرۂ قاضی سلامت علی خاں) نے ربیع الاول ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء میں برائے حکیم احمد حسین ساکن دہلی نقل کیا ہے۔

۹۔ **خزینۃ المجربات**، مؤلفہ حکیم امان: حکیم امان علی علوی دہلی اطباء کے حاذقین میں تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ شاہ عبدالقادر سے حدیث اور دوسرے علوم کی کتابیں پڑھیں۔ درس وافادہ اور معالجہ میں عام شہرت تھی۔ آثار الصنادید میں ان کا تذکرہ ہے۔ حکماء متقدمین و متاخرین کے یہ مجربات حکیم محمد صادق کی فرمائش پر مرتب کئے ہیں۔ حکیم صادق کا نام کافی احترام سے لیتے ہوئے انھیں حکمت پناہ لکھا ہے۔ اس سے یقیناً حکیم صادق خاں دہلوی مراد ہیں۔ اس میں بلحاظ امراض ترتیب قائم کر کے مجرب دوائیں تحریر کی گئی ہیں۔ نسخہ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ افسر الاطباء حکیم سید نور الحسن بھوپالی کے قلم کی یادگار ہے۔

۱۰۔ **خلاصۃ العلاج**، مؤلفہ حکیم علی بن محمد المشہور بہ عوض: مصنف نے لکھا ہے کہ ارباب فضل و کمال کی خدمت میں عمر کا بڑا حصہ صرف ہوا ہے۔ معالجہ امراض میں یہ کتاب لوگوں کے فائدے کے لئے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک مقدمہ اکیس ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں قانون معالجات کلی کو بیان

Marfat.com

کیا ہے۔ ابواب امراض کی ماہیت، اسباب، علامات اور علاج کے لئے وقف ہیں۔ آخری باب تدبیر سموم پر ہے۔ خاتمہ میں امراض صبیان اور ان کے معالجہ کا ذکر ہے۔

علاج میں نسخے نہیں پیش کئے گئے ہیں بلکہ باقاعدہ اصولی طور پر معالجہ کے بارے میں لکھا ہے۔ اصول علاج کے لحاظ سے یہ ایک اچھی کوشش ہے۔

مخطوطہ کی کتابت شیخ عبدالرحمٰن ساکن محلہ گوجر ٹولہ رامپور نے بروز پنجشنبہ غرہ ذی قعدہ ۱۲۷۰ھ کی ہے۔

۱۱۔ **دستور العلاج**، مؤلفہ حکیم شفائی خان: یہ دستور العلاج فوائد شافیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں بیس ابواب ہیں۔ پہلا باب امراض راس میں اور آخری باب اورام و بثور میں ہے۔ جیسے جدری و حصبہ کے علاج پر ختم کیا گیا ہے۔ معالجہ امراض میں یہ حکیم شفائی خان کا دستور مطب ہے جس میں علاج کے ساتھ ہی علامات اور تشخیصی نکات بھی درج ہیں۔

۱۲۷ صفحہ کے اس مخطوطہ کی کتابت سید اولاد علی خاں نے حکیم سید حسن علوی (جد گرامی حکیم سید ضیاءالحسن بھوپالی) کے حسب فرمائش بروز یکشنبہ ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء میں کی ہے۔

۱۲۔ **دستور العلاج**، مؤلفہ سید محمد علی تقی: سید محمد علی نقوی مولوی سید بندہ حسن کے صاحبزادہ ہیں۔ اپنے زمانہ کے مشہور معالج تھے۔ انہوں نے معالجات و ضروریات مطب کے لحاظ سے نسخہ جات مجربہ اور تراکیب نادرہ کا انتخاب کرکے یہ دستور علاج مرتب کیا ہے۔ نسخوں کے ساتھ ہی اس میں مرض کی وضاحت اور سبب وغیرہ بھی مختصر طور پر لکھا ہے۔ ترتیب امراض روایتی طریقہ پر ہے۔ امراض راس سے شروع کرکے اورام وغیرہ اور تدبیر سموم پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔

اس مجموعہ میں دوسری کتاب رسالہ نبض ہے جو کل بارہ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس میں تعریف و شرائط نبض، عرق کے نام اور ان کے حدود، کیفیت نبض اور مختلف امراض میں ان کی منفعتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء روز سہ شنبہ کو یہ نقل کیا گیا ہے۔

۱۳۔ **دستور العمل**، مؤلفہ حکیم مسیح الدولہ: مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں اپنے عہد کے لکھنؤ کے سربرآوردہ طبیب تھے۔ ان کے والد حکیم الملوک حکیم مرزا علی بن جواد علی المعروف مرزا جھو منطق فلسفہ اور طب میں مہارت رکھتے تھے۔ مولانا دلدار علی مجتہد سے تلمذ تھا۔ امراض متشابہ کی تفریق اور

Marfat.com

ادویہ متشابہ کی شناخت میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ شاہان اودھ کے درباروں میں معزز رہے اور حکیم الملک کے خطاب سے نوازے گئے۔ ان کے شاگردوں کی بہت تعداد ہے، جن میں حکیم مسیح الدولہ بھی شامل ہیں۔ جمعرات ۱۵ صفر ۱۲۴۹ھ کو فوت ہوئے۔ ناسخ نے "لے دار سے مرزا علی خان بہادر" سے تاریخ نکالی۔

سلطان الحکما، حیات الملک حکیم مسیح الدولہ شاہی شفا خانہ کے طبیب اعلیٰ اور سلاطین اودھ کے خصوصی معالج رہے۔ مطب اور درس کا بڑا وسیع حلقہ تھا۔ ان کے مطب کے متعدد نسخے ہندوستان کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ۱۲۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ امیر لکھنوی کے مصرعہ "رفت از جہان جناب مسیحا بر آسمان" سے تاریخ نکلتی ہے۔ حکیم مرزا مظفر حسین (وفات ۳ صفر ۱۲۹۸ھ) ان کے عالی قدر بیٹے تھے اس خاندان کے طبی اثرات بہت بعد تک قائم رہے۔ ان کے تلامذہ میں مشہور طبیبوں کے نام ملتے ہیں۔

مسیح الدولہ کا یہ دستور العمل دراصل ان کے معمولات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۳۸۲ نسخے درج ہیں۔ حکیم سید حسن اور ان کے صاحبزادہ حکیم سید نور الحسن (بھوپال) نے اسے نقل کیا ہے۔ مسیح الدولہ کا مطب نظامیہ طبیہ کالج اور اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد میں بھی ہے۔

۱۴۔ **دستور العمل حمیات**، مؤلفہ حکیم محمد محسن خیر آبادی: اس پر قانون کلی کے طور پر علاج حمیات کے ساتھ ہی معمولات مطب بھی تحریر ہیں۔ اسے ان کے شاگرد نجف حسین نے نقل کیا ہے۔ نجف حسین حکیم خادم حسین (بھوپال) کے بھائی ہیں۔ اس میں حکیم محمد محسن فاروقی خیر آبادی کے والد محمد نذیر کو حاذق الحکما اور بطلیموس عہد جیسے القاب سے مخاطب کیا ہے۔ ۶۴ صفحات کا رسالہ ہے۔ یہ کتاب حکیم ابن حسن دعم مکرم حکیم سید ضیاء الحسن کی ملکیت ہی ہے۔ ان کے ۸ رجب ۱۳۱۸ھ کے دستخط ہیں۔ اس میں دوسرا رسالہ فرحت العیون مجلد ہے۔

۱۵۔ **رسالہ اطریفلات**، مؤلفہ حکیم علوی خان: اطریفلات کے علاوہ اس میں انوشدارو اور انقرویا کے نسخے بھی درج ہیں جو یا علوی خان کے مرتب کردہ ہیں یا قدیم نسخوں میں علوی خان نے ترمیم کی ہے۔ عماد الدین محمود شیرازی، اور ان کے صاحبزادہ محمد باقر کے مرتبہ نسخوں میں جو شاہ طہماسپ، شاہ عباس صفوی، شاہ سلیمان صفوی کے لئے لکھے گئے ہیں ان میں انہوں نے خاص طور پر تصرف کیا ہے۔ سترہ صفحات کا یہ مختصر رسالہ ۲ رمضان کو نقل ہوا ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ درج نہیں ہے۔

۱۶۔ **رسالہ حکیم شفائی خاں**، حکیم شفائی خاں اودھ کے ممتاز طبیبوں میں ہیں۔ ان کا

Marfat.com

رسالہ علاج امراض پر ہے، جس میں اقسام مرض اور علامات مختصر طریقہ پر لکھ کر ان کا علاج درج کیا گیا ہے۔ اس طرح بیان کے معمولات سے متعلق ایک جزء ہے۔ ۱۲۲ صفحات کے اس رسالہ کو بروز چہارشنبہ، رجب ۱۲۸۹ھ کو سید محمد عسکری نے نقل کیا ہے۔

رسالہ شفائی خاں کا ایک نسخہ مولانا آزاد لائبریری میں بھی محفوظ ہے۔

۱۷۔ رسالہ حدود الحمیّات، مؤلفہ حکیم میر محبوب علی: حکیم میر محبوب علی حکیم معالج خاں کے شاگرد ہیں، معالج خاں کشمیری دہلوی اپنے وقت کے اطباء کبار میں تھے۔ محمد شاہ کے دربار میں بڑی قدر و منزلت حاصل تھی۔ معالج خاں کے خطاب سے سرفراز ہوئے اور اسی سے شہرت پائی۔ شجاع الدولہ کے عہد میں فیض آباد پہنچے۔ شجاع الدولہ اور ان کی بیگم احترام کے خصوصی معالج ہوئے۔ فیض آباد ہی میں پوری زندگی گزری۔ آصف الدولہ کے زمانہ میں وفات پائی۔ حکیم میر محبوب بھی اپنے علاج اور علمی صلاحیت کی وجہ سے ممتاز تھے۔ ان کا یہ مختصر رسالہ حدود الحمیات جو اگرچہ صرف گیارہ صفحات کا ہے لیکن حمیات المفردہ و مرکبہ کی تعریف و تقسیم کے لحاظ سے جامع ہے۔ اسے سید محمد عسکری نے پنجشنبہ ۲۹ شوال ۱۲۸۸ھ نقل کیا ہے۔ یہ درج بالا رسالہ کے ساتھ مجلد ہے۔

۱۸۔ رسالہ علاج حمیٰ صفراوی، مؤلفہ حکیم محمد صادق رضوی: حکیم محمد صادق رضوی حکیم میر زین العابدین حسینی عرف میر نواب بن سید اصلح الدین خاں کے تلمیذ رشید ہیں۔ حکیم میر نواب اور ان کے والد حکیم سید اصلح الدین دونوں کو حکیم علوی خاں سے تلمذ حاصل تھا۔ اس طرح حکیم محمد صادق علوی خاں کے طبی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی منظوم کتاب کا تعارف آئندہ صفحات میں درج ہے۔

حکیم صادق نے اس رسالہ میں اپنے اساتذہ کے علاج حمیٰ صفراوی سے متعلق قواعد تحریر کیے ہیں اور ان کے مطابق پہلے روز سے چالیسویں روز تک کے لیے دوائیں تجویز کی ہیں۔ ۱۰ صفحے کا یہ رسالہ بھی سید محمد عسکری کا ۱۵ شوال ۱۲۸۸ھ کا رقم کردہ ہے اور درج بالا رسالہ کے ساتھ مجلد ہے۔

۱۹۔ ریاض الشفاء، مؤلفہ حکیم شفائی خاں: ریاض الشفاء میں ان جڑی بوٹیوں اور پھلوں کے خواص تحریر کیے گئے ہیں جن کا قدیم کتابوں میں تذکرہ نہیں ہے۔ یہ زیادہ تر ہندوستانی پیداوار ہیں۔ مفردات کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے ہے۔ اس میں مثلاً آم، امرود، اناس، آڑو، اروی، اروسہ، لوبیا، ناشپاتی، کرم کلہ، گنگرونده، گل عباسی، عشبہ، شلجم، شریفہ، جل نرم، تمباکو، پلاس، پیپل، پستہ، بھنڈی،

Marfat.com

پنڈ، لکھنؤ، لائبریری وغیرہ میں۔ ادویہ مفردہ کے سلسلہ میں شفائی خاں کی یہ قابل ستائش کوشش ہے۔

۲۳۷ صفحات ہیں، اس نسخہ کی کتابت ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۶ء میں ہوئی۔

۲۰۔ ریاض عالمگیری، مؤلفہ محمد ریاض شیرازی: یہ کتاب سات ریاض پر مشتمل ہے اور عالم گیر کے نام پر ریاض عالم گیری کے نام سے موسوم ہے۔ محمد رضا شیرازی بن ابوالفضل المشہور بہ سلیمان اس کے مؤلف ہیں۔ تاریخ تالیف کے بارے میں انھوں نے کہا ہے ؎

از پے تاریخ آں چوں متفکر شدم — عقل بگفتا کہ شد "سبز ریاض ابد"

مؤلف کے ذوق شعری کا اظہار نہ صرف اس میں پیش کردہ اشعار سے ہوتا ہے بلکہ ہر ریاض مختلف چمنوں پر مشتمل ہے ایک چمن میں متعدد نخل اور ایک نخل میں متعدد شگوفے ہیں۔ اطبا ر قدیم مثلاً بقراط، جالینوس، حنین بن اسحٰق، محمد بن زکریا رازی وغیرہ کے حوالے کثرت سے پیش کئے گئے ہیں۔

ریاض اوّل حفظان صحت کے موضوع پر ہے۔ اس میں تعدیل بدن، سبب وبا، تدبیر برائے ہوائے وبائی، مختلف مزاجوں کے لئے اغذیہ و اشربہ، حرکت و سکون بدنی و نفسانی، مادہ برائے حفظ حرارت غریزی، نوم و یقظہ، استفراغ و احتباس وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ کتاب کا خاص حصہ مختلف اعضاء کی حفظ صحت کی دواؤں کے بیان سے متعلق ہے۔ اس میں مثلاً حفظ عین، حفظ دہن، حفظ انف، حفظ زبان و حفظ دندان، حفظ معدہ، حفظ قلب، حفظ کبد، حفظ طحال، وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے لئے مختلف دوائیں تجویز کی گئی ہیں۔ تدبیر اشخاص مولود، مرضعہ، مسافر اور معرفت سوء مزاج کے علاوہ مختلف مزاج و درجات کی دوائیں تحریر ہیں۔

زیر نظر مجموعہ صرف ریاض اوّل کے چار چمنوں پر مشتمل ہے اور اس میں ۱۲۵ صفحات ہیں۔ جہاں تک اس ریاض اوّل کا تعلق ہے یہ خود ایک مکمل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں حفظان صحت سے متعلق سارے ضروری عنوانات آگئے ہیں۔ طبیہ کالج لائبریری میں ریاض دوم بھی موجود ہے۔ یہ معالجات پر ہے۔ خاتمہ کے شروع کے صفحات غائب ہیں۔ اسے ۲ر شوال ۱۲۱۴ھ بروز پنجشنبہ رام چند کائستھ نے لکھا ہے۔

ریاض عالمگیری کا ایک نسخہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں عہد محمد شاہی کا مکتوبہ موجود ہے۔ سالار جنگ اسٹیٹ لائبریری اور نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد میں بھی اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

۲۱۔ سلم الدرجات، مؤلفہ احمد اللہ: استخراج درجہ مرکب اور قدر شربت پر اگرچہ کچھ کتابیں

لکھی گئی ہیں، لیکن اس نوع کی کتابوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ حکیم احمد اللہ صاحب کا یہ قابل قدر کام ہے۔ اس میں مرکب دوا کے مزاج نکالنے کے طریقے کے ساتھ ہی تعداد خوراک کے استخراج پر بھی قلم اٹھایا ہے، انھوں نے لکھا ہے اکثر اوقات طبیب کو ان دونوں باتوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن کسی کتاب یا رسالہ میں اس سلسلہ میں شافی معلومات نہیں تھی، اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے یہ رسالہ تالیف کیا گیا۔ ١١٧٠ھ/١٧٥٦ء اس کا تاریخ تالیف ہے۔ ٢١ صفحے کے اس مختصر رسالہ کی کتابت عبدالنبی اسطا نے برائے خاطر میاں فراح الدین ١٩ شعبان ١٢٥٩ھ کو کی ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی اور اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں بھی اس کے نسخے موجود ہیں۔ اس کی دوسری کتابوں میں شفاء المجدور اور تفریح القلوب ہیں۔

٢٢۔ **شرح محسنی**، مؤلفہ حکیم محمد محسن خیرآبادی: حکیم محمد محسن فاروقی خیرآبادی بھوپال کے صاحب علم و فضل طبیب تھے۔ موجز کے درس کے دوران اپنے تلمیذ رشید سید وزیر علی باقری کی درخواست پر انہوں نے موجز کی یہ شرح مرتب کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ یہ شرح دوسری شروح مثلاً سدیدی، نفیسی اور مفرح القلوب سے بے نیاز کرے گی اور اس کی موجودگی میں ان کی احتیاج باقی نہیں رہے گی۔ یہ شرح ١٩٨ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور سید وزیر علی کی مکتوبہ ہے۔ انھوں نے بھوپال میں نواب سکندر بیگم کے عہد میں ٢٤ محرم ١٢٨٢ھ کو اسے لکھا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس کتاب کا اصل نسخہ ہے اور غالباً واحد بھی ہے۔

٢٣۔ **شفاء المریض**، مؤلفہ حکیم محمد نور عالم: حکیم محمد نور عالم سکندرآباد بلند شہر کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے بپاس خاطر محمد قطب عالم اپنے اساتذہ کے نسخہ ہائے مطب جمع کیے ہیں۔ ان اساتذہ میں خصوصیت کے ساتھ حکیم ذکاء اللہ خاں المشتہر بہ طبیب اعمی اور میر قدرت اللہ تلمیذ حکیم شریف خاں دہلوی شامل ہیں۔ ٢٩٠ صفحے کے اس مطب بطرز دستور العمل کو افسر الاطبا حکیم نور الحسن نے ١٨ محرم ١٣٠٢ھ بروز جمعہ مکمل کیا ہے۔ اس کی کتابت انہوں نے ٢٨ ذی قعدہ ١٣٠١ھ کو شروع کی تھی۔ کتاب کے سادہ اوراق پر حکیم نور الحسن کے صاحبزادہ حکیم ضیاء الحسن کے قلم سے کچھ نسخے تحریر ہیں۔ سکندرآباد میں حکیم نور عالم کا خاندان آج بھی طبی اعتبار سے معروف و ممتاز ہے۔ ان کے بھائی حکیم قطب عالم کے احفاد میں حکیم مسعود عالم آنریری مجسٹریٹ اور مشہور طبیب تھے۔ حکیم مسعود عالم کے والد حکیم افضل عالم بھی آنریری مجسٹریٹ تھے۔ حکیم افضل عالم کے والد حکیم صدر عالم اور دادا حکیم قطب عالم تھے (بحوالہ محب مکرم شیخ عصمت اللہ قادری سکندرآبادی)

٢٤۔ **طب النبی**، مؤلف کا نام کتاب سے ظاہر نہیں ہوتا۔ سنیچر ٥ شعبان ١٠٧٨ھ کو اس

Marfat.com

کی تکمیل سے فراغت ہوئی ہے۔ سرورق مطلّیٰ و مذہب ہے۔ سرخیاں سرخ روشنائی سے اور حاشیہ سرخ آسمانی اور سنہری لائنوں سے مزین ہے۔ کتاب میں ۱۵ ابواب ہیں جو امراض کے لحاظ سے مرتب ہیں۔ سال کتابت ندارد ہے۔

۲۵۔ غیاث الطب، مؤلفہ حکیم محمود بن الیاس: طبیہ کالج لائبریری میں طب محمودی اور غیاث الطب (غیاثی) کے نام سے دو کتابیں محفوظ ہیں۔ دونوں میں بطور مصنف حکیم محمود بن الیاس کا نام ہے۔ یہ دراصل دو علیحدہ کتابیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی کتاب کو دو ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ طب محمودی کے نام سے اس کا نسخہ ناقص الآخر ہے۔ اور غیاث الطب کے نام سے جو نسخہ ہے اس کا صرف آخری ورق موجود نہیں۔ دیباچہ کے مطابق مصنف نے اس کا نام غیاثی رکھا ہے اور یہ غیاث الدین کے لیے تصنیف کی گئی ہے۔ نجم الدین محمود بن الیاس شیرازی کی کتاب کے حوالے بعد کے اطباء کے ہاں پڑھنے کو ملتے ہیں۔

یہ چار مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقالہ اوّل علم نظری، مقالہ دوم جزء عملی، مقالہ سوم ادویہ مفردہ و خواص اور مقالہ چہارم ادویہ مرکبہ میں ہے۔ ہر مقالہ کے تحت متعدد ابواب ہیں۔ مخطوطہ ۶۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس مخطوطہ کو حکیم محمد حسین شیرازی نے دہلی میں بعہد اکبر شاہ ثانی نقل کیا ہے۔ اس مجموعہ میں کفایہ مجاہدیہ جلد اوّل منصور بن احمد اور خلاصۃ العلاج علی بن محمد عوض شامل ہیں۔ یہ دونوں کتابیں بھی حکیم محمد حسین کی مکتوبہ ہیں۔ ان پر حکیم محمد حسین کے بیٹے حکیم محمد حسن کی ۱۲۶۲ھ کی مہریں اور ان کے نبیرہ حکیم سید ضیاء الحسن کے دستخط ہیں۔ دوسرا نسخہ جو ناقص الآخر ہے اس کے ساتھ کو کا پنڈت کی تالیف لذت النساء (فارسی) بھی مجلد ہے جو ۲۹ رجب ۱۲۱۵ھ کی مکتوب ہے۔

طب غیاثی کا ایک نسخہ سالار جنگ حیدر آباد اور ایک نسخہ ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد میں بھی

۲۶۔ فوائد المرضیٰ، مؤلفہ حکیم غلام امام اکبر آبادی: علاج الغرباء کے مصنف حکیم غلام امام کی تصنیف ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ان کے آباء و اجداد اس علم پر مہارت رکھتے تھے۔ اور ان کا فیض عام تھا۔ اس کتاب میں کتب سلف کے اقوال و مجربات جمع کیے گئے ہیں۔ فوائد المرضیٰ تاریخی نام ہے جس سے سال تالیف ۱۲۷۰ھ برآمد ہوتا ہے۔ جالینوس، ابن سینا، علی بن عباس مجوسی، ابو سہل مسیحی، محمد بن زکریا، علاء الدین قرشی، نفیس کرمانی، فخر الدین رازی، داؤد انطاکی، فضل اللہ تبریزی، اکبر ارزانی، نور الدین عبد اللہ کے حوالے ملتے ہیں۔ یہ امور طبیعیہ، علم الاحوال والاسباب تا الاعراض، ادویہ، معالجات وغیرہ کے بیان میں ہے۔ ۲۵۰ صفحات کے اس مخطوطہ کی ۲۶ رمضان ۱۲۲۸ھ کو کتابت ہوئی۔ حکیم ضیاء الحسن بھوپال کے ذخیرہ کی کتاب ہے۔

Marfat.com

۲۷- قرابادین فرحت العیون، مؤلفہ سید محمد شرف: حکیم سید محمد شرف مشہور بہ سید سید لطف رسول بن سید غلام اشرف سندیلوی کے جد امجد حضرت مخدوم سید علاء الدین جاجنیری واسطی تھے جنھوں نے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے حسب ہدایت سندیلہ میں اقامت کی۔ حکیم سید محمد شرف شاہجہاں پور کے حکیم سید شمس الدین مشہور بہ سد جی کے شاگرد ہیں۔ حکیم سد جی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادۂ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حکیم شرف کا لکھنؤ میں قیام رہا۔ اس کتاب کی تالیف کے وقت ان کی عمر کا بھی علم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ انھوں نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں ۸۰ سال سے معالجہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ۸۶ صفحہ کی یہ کتاب لکھنؤ ہی میں ۱۲۳۸ھ میں تالیف کی ہے۔

اس قرابادین میں مرکبات کی وجہ تسمیہ بھی درج ہے۔ مثلاً قرابادین کے لئے لکھا ہے کہ یہ یونانی لفظ "اکرابادین" کا معرب ہے جس کا اطلاق اس دفتر پر ہوتا ہے جس میں ادویہ مرکبہ لکھی جاتی ہیں۔ انوشدارو کے بارہ میں لکھا ہے کہ ہندی ترکیب ہے اور انوکھی دارو سے معرب ہے۔ مرکبات کی ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔

سید وزیر علی باقری قادری نے ۵ رشوال ۱۲۸۴ھ بروز جمعہ اس مخطوطہ کی کتابت کی ہے۔ سید وزیر علی خواجہ باقی باللہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ بھوپال میں حکیم محسن خیرآبادی کے شاگردوں میں تھے۔ اس رسالہ کے ساتھ غلام امام اکبرآبادی کی کتاب کا ایک باب جو اغذیہ سے متعلق ہے مجلد ہے۔ اسے سید وزیر علی نے بھوپال کے نامور طبیب حکیم مولوی سید خادم حسین سندیلوی کی کتاب سے ۱۹ رشوال ۱۲۸۴ھ کو نقل کیا ہے۔ مخطوطہ کا تعلق افسر الاطباء حکیم سید ضیاء الحسن کے کتب خانہ سے ہے۔

۲۸- قامع الامراض طب اورنگ شاہی، مؤلفہ حکیم درویش محمد امنابادی: کتاب میں شیخ فریدالدین گنج شکر سے ارادت کا اظہار کیا گیا ہے اور اورنگ زیب عالمگیر کی مدح کرتے ہوئے اسے طب اورنگ شاہی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ باب اوّل میں ارکان، اخلاط، خلقت جنین، اعضاء رئیسہ اور دوسرے کلیاتی مباحث کے علاوہ نبض، بول و براز اور باب دوم میں امراض کا تفصیلی بیان ہے۔ یہ دوسرا حصہ ضخیم ہے اور ۱۱ فصلوں پر مشتمل ہے۔ باب سوم امراض زنان پر ہے۔ باب چہارم دھاتوں کے کشتوں اور انہیں صاف کرنے کے طریقوں پر ہے اور اس میں مختلف دھاتوں کے کشتوں کی تیاری پر بہت اچھے انداز میں لکھا ہے۔ باب پنجم اسہال، قے، فصد، حجامت وحقنہ وغیرہ کی تدابیر پر۔ باب ششم معاجین، سفوف، اشربہ، حبوب اور مرکبات پر اور باب ہفتم مرکبات پر ہے، جو حروف تہجی کے لحاظ سے ہے۔ مخطوطہ ضخیم ہے

Marfat.com

اور ۴۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد میں بھی ہے۔

۲۹۔ گنج بادآورد صاحب قرانی، مؤلفہ امان اللہ خاں المخاطب بہ خان زمان فیروز جنگ:
ہندوستانی قرابادین سلسلہ کی نہایت اہم بالشان تصنیف ہے۔ قرابادین خان زمانی اور قرابادین داراشکوہی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ کتاب شاہ جہاں کے زمانہ میں ۱۰۴۰ھ میں تصنیف ہوئی ہے۔

سال ختمش از خرد جستم و گفت　　　ختم شد تاریخ ختم این کتاب

سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ دیباچہ میں شاہ جہاں کی توصیف کے علاوہ تینوں بیٹوں داراشکوہ، شاہ شجاع اور اورنگ زیب کو منظوم خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ داراشکوہ کو شاہجہان ثانی لکھا ہے۔ یہ دفتر دراصل اطباء دارالشفاء کے لئے بطور دستور ہے۔ یہ سولہ مفتاح اور تین گنجور پر مشتمل ہے۔ مفتاح اول ماخذ کے بیان میں مفتاح دوم تعریف غذا و دوا و زہر، مفتاح سوم التقاط وادخار، مفتاح چہارم مزاج درجات ادویہ، مفتاح پنجم مختار دوا (یعنی دوا کا کون جزو اور کونسی قسم اختیار کی جائے) مفتاح ششم امتحان دوا، مفتاح ہفتم صنائع ادویہ و اجساد (اس میں وصفتیں مثلاً تدبیر ادویہ، ترتیب ادویہ، قتل اجساد، غسل احجار، ترکیب حرق بریاں، استخراج اجساد، سحق و صلایہ، حل اجساد، تنقیہ حشرات)، مفتاح ہشتم کیفیت ترکیب و استعمال ادویہ، مفتاح نہم یافتن درجہ ادویہ مرکبہ، مفتاح دہم اوزان وکیال۔ مفتاح یازدہم قدر شربت۔ دوازدہم مصلحات و ابدال ادویہ۔ سیزدہم اعمار و بقاء ادویہ چہاردہم اعراب و اسماء ادویہ، پانزدہم معانی بعض اسامی ترکیب، شانزدہم بعض مخصوص ادویہ مفردہ۔
گنجور اول ادویہ مفردہ مرکبہ، اس گنجور میں متعدد عقد میں اور ان عقدوں میں مختلف نظام کی ادویہ درج ہیں۔ گنجور دوم دراصل قرابادین ہے۔ یہ بھی بہت سے عقدوں پر مشتمل ہے۔ مثلاً تریاقات، معاجین اطریفلات وغیرہ۔ گنجور سوم عطریات، اغذیہ، حلوی، اچار، نمک، کھانا تیاری سموم و دارو بے ہوشی وغیرہ اس پر بھی متعدد عقود ہیں۔ اس طرح تقریباً گیارہ سو صفحات کی اس کتاب میں نہایت شرح و بسط سے قرابادینی اور ادویہ مرکبہ کے متعلقہ تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ کتاب بڑے سائز میں ہے اور ہر صفحہ میں زیادہ تر ۲۴ سطریں ہیں۔ کاتب کا نام اور سنہ درج نہیں ہے۔ ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد اور ندوۃ العلماء لکھنؤ میں بھی اس کے نسخے ہیں۔

۳۰۔ ماہیت عظام سر، مؤلفہ مفتی شرف الدین: رام پور کے مولانا مفتی شرف الدین صاحب

Marfat.com

رسالہ تشریح راس پر لکھا ہے۔ یہ اگرچہ ۱۶ صفحات کا مختصر سا رسالہ ہے اور اس میں کوئی خاص اور نئی بات بھی نہیں ہے لیکن اس موضوع پر علیحدہ سے رسالے نہ لکھے جانے کی وجہ سے اسے ایک قسم کی ندرت حاصل ہے۔ مفتی شرف الدین رام پور کے ممتاز عالم اور صاحب فن طبیب تھے۔ رام پور ہی کے سراج الدین خاں نے ۱۱ جمادی الاول ۱۲۶۹ھ میں اس کی کتابت کی ہے۔ اس رسالہ کے ساتھ ترکیب ملا الجبن و خوردن چوب چینی، رسالہ در علاج حیات، حکیم محمد عثمان خاں اور رسالہ قبریہ بھی مجلد ہیں جو سب سراج الدین کے مکتوبہ ہیں۔ آخری رسالہ انھوں نے ریاست جاورہ (مدھیہ پردیش) میں ۱۶ صفر ۱۲۷۱ھ کو لکھا ہے۔

۳۱۔ **مجموعۃ الصنائع**، مولفہ حکیم شمس الدین محمد فیلسوف اندلسی مغربی: حکیم شمس الدین اندلسی (وفات ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) کی صنعت تکلیس پر ایک اہم تصنیف ہے۔ یہ ۴۲ ابواب اور ۱۴۰ فصول پر مشتمل ہے۔ اس میں معدنی دواؤں کے ترکیب استعمال، طریقہ تیاری اور کشتہ سازی پر بہت تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ صنعت تکلیس پر یہ ایک قابل ماخذ کتاب ہے اور چونکہ یہ ایک ایسے مصنف کے قلم کی یادگار ہے جس کا ہندوستان سے تعلق نہیں ہے اس لئے اس کا مطالعہ اور بھی زیادہ اس لئے اہم ہے کہ اس موضوع کے ہندوستانی مصنفین نے آیورویدک معلومات اور مقامی تراکیب کو بھی اپنی کتابوں میں شامل کر دیا ہے اور اس مضمون کی بیشتر معلومات ہندی محققین سے منسوب ہیں۔ اس کتاب کے ذریعہ یہ تجزیہ کیا جا سکے گا کہ قدیم یونانی ذخیرہ میں فن تکلیس سے متعلق کس قدر مواد موجود تھا۔ اور بعد میں طب کے ہندوستانی دور میں اس پر کتنا اضافہ کیا گیا۔

مخطوطہ بہت خوش خط اور نہایت اہتمام سے لکھا گیا ہے اور پہلے صفحہ پر کافی تزئین و آرائش کی گئی ہے۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

۳۲۔ **مخزن الجواہر**، مولفہ حکیم سید حسن: حکیم سید حسن ابن حکیم محمد حسین علوی شیرازی صاحب مخزن الادویہ تراباد دین کبیر دہلی سے سکندر بیگم کے عہد میں بھوپال آئے۔ بھوپال میں طبیب کے طور پر ملازم ہوئے۔ آس پاس کی ریاستوں، کورنائی، کھلچی پور، راج گڑھ، نرسنگھ گڑھ، محمد گڑھ، باسودہ، چندر گڑھ وغیرہ میں بحیثیت طبیب خدمات انجام دیں۔ ایک جگہ مستقل قیام نہیں رہا۔ بھوپال میں فوت ہوئے۔ تیز طبیعت اور لوے لڑانے کا شوق تھا، سکندر بیگم کے دربار میں پان کھانا آداب کے منافی تھا مگر انہیں بطور خاص اجازت تھی اس لئے یہ دو بیڑے والے طبیب کے نام سے مشہور تھے۔ سکندر بیگم کے زمانہ میں

Marfat.com

میں ریاست کی ملازمت سے استعفیٰ دیدیا تھا۔

حکیم حیدر حسن، حکیم محمد حسن، حکیم احمد حسن، حکیم صدیق حسن، حکیم شریف حسن اور حکیم نور الحسن چھ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں۔

اس کتاب میں اہل ہند کے امزاق اور امزجہ کا لحاظ کرتے ہوئے نسخہ جات مرکبہ تحریر کئے گئے ہیں اس میں متقدمین و متاخرین اطباء بالخصوص ہندوستانی طبیبوں کے معمولات کثرت سے ملتے ہیں۔ ان میں حکیم علی گیلانی، حکیم سعد اللہ گیلانی، حکیم اکمل خاں، حکیم علوی خاں، شریف خاں، حکیم محمد جعفر، حکیم ذکاء اللہ، حکیم ارزانی، حکیم محمد تقی لاہوری، حکیم علی اکبر وغیرہ ہیں۔ لیکن یہ کافی ضخیم مخطوطہ بے ربط نسخوں کا مجموعہ ہے اور اس میں کوئی ترتیب قائم نہیں ہے۔

۲۳۔ مطب حکیم مرزا محمد علی لکھنوی: حکیم مرزا محمد علی اپنے ہم عصروں میں طبی علوم میں فائق اور کبار علماء میں تھے۔ لکھنؤ میں حکیم سید محمد اصغر حسینی سے طبی درسیات کی تکمیل کی۔ مسند درس پر اس طرح فائز ہوئے کہ طبی ریاست ان پر ختم تھی۔

علاج کے معاملہ میں امراء اور وزیر کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نصیر الدین حیدر ایک مرتبہ ان کے زیر علاج تھے۔ بتلائے ہوئے پرہیز پر جب انہوں نے عمل نہیں کیا تو حکیم صاحب نے علاج ترک کر دیا۔ آخر میں خود وزیر نے ان کی خدمت میں پہنچ کر علاج کے لئے اصرار کیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ بادشاہ کی حکومت اجسام پر ہے اور میری حکومت قلوب پر ہے اگر میں صحرا میں بھی بیٹھ جاؤں گا تو لوگ میرے پاس آئیں گے غرباء کی طرف ان کی توجہ مبذول رہتی تھی۔ طلباء کی توقیر کرتے تھے۔ ان کی ضرورتوں اور اخراجات کے کفیل رہتے تھے۔ ملوک اور امراء کی طلبی کے باوجود اوقات درس کا ناغہ نہیں کرتے تھے۔

جمعرات ۶ ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ بعمر ۸۶ برس فوت ہوئے۔ علی اوسط لکھنوی نے "افسوس طبیب ہائے حاذق افسوس" اور "طبیب بے نظیر بے پردہ ہے" سے تاریخ نکالی ہے۔

ان کی تصانیف میں ایک کتاب حکیم درویش محمد کی مباحث الاطباء کے جواب میں ہے۔ کتب خانہ دار العلوم دیوبند میں ان کی کتاب تبصرۃ الاطباء محفوظ ہے۔ ۲۳۸ صفحات کی اس کتاب میں امراض اور اسباب پر اطباء کے اقوال نقل کر کے ان کی تشریح کی گئی ہے۔ یہ نسخہ وفات کے دو سال بعد ۱۲۶۴ھ کا منقول ہے۔ دیوبند ہی میں ان کی ایک کتاب منتخبات حیدری بھی ہے۔ یہ ادویہ مفردہ و مرکبہ کے بیان

Marfat.com

ہے اور ۱۲۹۹ھ کی مکتوبہ ہے۔ ان کا ایک دستور العمل مولانا آزاد لائبریری میں محفوظ ہے۔

طبیہ کالج میں موجود ان کے اس مطب میں امراض راس سے امراض ظاہرہ بدن تک مختلف بیماریوں کے ان کے معمول نسخے تحریر ہیں۔ مخطوطہ نہایت خوشخط ہے اور بڑی تختی کے تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ حاشیے میں بھی نسخے نقل ہیں۔

(۲) اس مجموعہ پر قرابادین انداز پر سو صفحے کی ایک بیاض شامل ہے اس میں اطریفل سے یاقوتی تک مختلف مرکبات درج ہیں۔ نسخوں کی ترکیب بہت عمدہ ہے۔ یہ نسخے جن لوگوں کے لئے تجویز کئے گئے ان میں سلطان عالم واجد علی شاہ "خلداللہ ملکہ" حضور عالم (علی نقی خاں وزیر اعظم)، شرف الدولہ انیس الدولہ، چھوٹی شہزادی صاحبہ، میر قمر الدین حسین، محمد مصطفیٰ خان، خرد محل صاحبہ، حبیب اللہ خان، عمدہ امین، نواب سلطنت محل، نواب سرفراز محل، اقبال الدولہ، راجہ کندن لعل، میر مخلص حسین، شیخ مفضل علی، شیخ رجب علی، نواب سردار محل، گلشن الدولہ، مقبول الدولہ، مولوی جعفر علی، دیوان رام چرن، میر ابوالحسن وغیرہ ہیں۔ مؤلف واجد علی شاہ کے معالج خاص ہیں اس لئے کہ اس میں زیادہ نسخے انہیں کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔

(۳) اس قرابادین کے علاوہ مجموعہ میں اور بھی معمولات اور دستورات علاج شامل ہیں۔ اگرچہ ناموں کی وضاحت نہیں ہے، لیکن ان میں جن اطبار کے تجویز کردہ نسخے تحریر ہیں، ان میں اطبائے لکھنؤ میں حکیم محمد یعقوب، حکیم محمد ابراہیم، حکیم میر محمد صادق وغیرہ ہیں۔

۲۴۔ مطب حکیم فرزند علی فرخ آبادی، مؤلفہ حکیم سید امیر بخش: حکیم فرزند علی بن امام الدین بن غریب اللہ فرخ آباد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد سے تحصیل علم کی اور انہیں سے مطب سیکھا۔ پھر درس وافادہ اور معالجہ میں ان کے جانشین ہوئے اور بڑی تعداد میں لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔ مفتی ولی اللہ نے تاریخ فرخ آباد میں لکھا ہے کہ یہ جالینوس عصر اور بقراط زمانہ تھے۔

حکیم سید امیر بخش فرخ آبادی ان کے تلامذہ میں تھے۔ امیر بخش کو ان کے علاوہ حکیم تیغ علی سے بھی تلمذ تھا۔ امیر بخش کے والد سید علی بخش اپنے زمانہ کے اچھے خوش نویس تھے۔ فرخ آباد سے وہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر منتقل ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جب ان کے والد کی مراجعت ہوئی تو اس درمیان استاد کا انتقال ہو چکا تھا۔ فرخ آباد پہنچ کر استاد کے صاحبزادہ حکیم مراد علی سے ان کے پراگندہ اور منتشر نسخے

حاصل کر کے انھیں مرتب کیا۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ ہر مرض کے تحت متعلقہ مرض کے تعلق سے استا
کے مزعومات درج کئے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ مثلاً صداع کے تحت لکھا ہے
"ایلوا اور مرچی کی بو باعث درد سر ہے۔ صاحب صداع کو ان سے باز رکھا جائے"۔ "اشیا ربادہ س
پچھلے حصہ پر ضماد نہ کریں یہ اعصاب دماغ کے لئے موجب مضرت ہوتا ہے"۔

مخطوطہ دو شنبہ ۲۸ صفر ۱۲۹۹ھ/ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۱ء کو حکیم کریم بیگ ولد محمد بیگ ساکن ہاپوڑ
نے نقل کیا ہے، حکیم ضیاء الحسن کی ملکیت رہا ہے۔

۴۵۔ مطب علوی خاں: معتمد الملوک حکیم علوی خاں کا یہ مطب جو ان کے مخترعات
اور تجربات روزمرہ کا مجموعہ ہے ان کے کسی شاگرد نے مرتب کیا ہے۔ نسخوں کی ترتیب امراض کے لحاظ
ہے۔ اطباء کے جو معمولات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں ان میں یہ نہ صرف اپنی ضخامت کے لحاظ سے بل
اصول فن اور معیار نسخہ کے اعتبار سے بھی بہت اہم ہے، اس میں محض نسخے جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا
بلکہ کلینکل واقعات اور مریض کی روئداد درج کرتے ہوئے دوائیں تجویز کی گئی ہیں۔ نسخوں کے مجموعوں کے
سلسلہ میں اصل اہمیت اسی کی ہے۔ موقع اور محل سے بے پروا ہو کر اگر کسی مرض میں کوئی کتابی اور مجر
نسخہ استعمال کرایا جائے گا تو اس کے وہ فوائد سامنے نہیں آئیں گے۔ علم اصول ترکیب اور قواعد استخر
مرکبات کی اہمیت پوری طرح محسوس کرنی چاہیے۔ اس کے بغیر نسخہ نویسی میں مہارت نہیں پیدا ہو سکتی
اطباء مجربین کے مطب اور ان کے نسخوں کے نمونے اسی وقت رہنمائی کا کام انجام دے سکتے ہیں جب
تشخیص اور مواقع استعمال میں غلطی نہ ہو۔

اس مجموعہ کے ناقل نے ایک زیادتی یہ کی ہے کہ اس میں علوی خاں کے ساتھ حکیم شریف خاں
معمولات بھی درمیان میں لکھ دیے ہیں۔ اس طرح یہ نسخوں کا ایک اچھا مجموعہ ضرور بن گیا ہے لیکن یہ خال
علوی خاں کا مطب نہیں رہا۔

یہ خوش خط مجموعہ ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ سید نذیر علی باقری قادری نے نواب سکندر
کے عہد میں پنجشنبہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ اسے نقل کیا ہے۔ آخر میں ۲۷ صفحات میں اس کتاب سے کچھ
نکات اخذ کر کے فائدہ کے عنوان سے درج کئے ہیں۔ مخطوطہ پر حکیم سید ضیاء الحسن کے دستخط ہیں۔
خاں کا ایک مختصر مطب طبع ہو چکا ہے راقم کے پیش نظر فخر المطابع کی اس کا ایک قدیم اشاعت

Marfat.com

جس میں صرف ۱۸ صفحات ہیں۔

۳۶۔ **معالجات حسینی**، مؤلفہ حکیم احسن اللہ اکبر آبادی: حکیم احسن اللہ حکیم عطاء اللہ اکبر آبادی کے صاحبزادہ ہیں۔ دونوں اپنے زمانہ میں علم اور حذاقت میں معاصرین میں امتیاز رکھتے تھے۔ حکیم عطاء اللہ کے دامن فیض سے سینکڑوں شاگردوں نے استفادہ کیا۔ ان کے تلامذہ میں حکیم احسن اللہ کے علاوہ سید حمزہ بن آل محمد حسینی مارہروی اور حکیم ثناء اللہ وغیرہ ہیں۔ صفر ۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء میں ۷۹ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ (کاشف الاشیا و نزہۃ الخواطر)۔

حکیم احسن اللہ نے اس کتاب میں امراض کے اسباب و علامات وغیرہ سے مختصر بحث کی ہے۔ زیادہ زور نسخوں پر ہے۔ عنوانات امراض کے لحاظ سے قائم کیے گئے ہیں۔ اور ان کے تحت مختلف قسم کے مرکبات درج ہیں۔ اس ضخیم کتاب کی جلد اوّل امراض معدہ تک ہے اور یہ ۴۸۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں امراض معدہ سے امراض ظاہرہ بدن تک کا بیان شامل ہے۔ یہ ۱۰۱ صفحات میں ہے۔ معالجہ امراض کے تعلق سے ہندوستان میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ ایک اہم اور معرکۃ الآرا کتاب ہے۔

مخطوطہ صاف اور خوشخط ہے۔ جلد دوم کی کتابت جگو رکشور ولد دست سنگھ ساکن مارہرہ نے بروز پنجشنبہ ۵ صفر ۱۲۵۱ھ کی ہے۔ اس پر ۱۲۵۲ھ ہی کے محمد عطا مارہروی کے دستخط ہیں۔ کاتب نے لکھا ہے کہ اس نے مصنف کے خطی نسخہ سے اسے نقل کیا ہے۔ اس جلد میں عماد الدین محمود شیرازی کا رسالہ چوب چینی بھی مجلد ہے۔

۳۷۔ **مجربات نعیمی**، مؤلفہ حکیم نسیم اللہ: ایک جگہ مجربات سلیمی المعروف بہ نعیمی درج ہے یہ حکیم مولوی نعیم اللہ کے مجربات ہیں۔ جنھیں حکیم مولوی نسیم اللہ علی گڑھ نے مرتب کیا ہے۔ ایک جگہ اپنے جد امجد کی بیاض کا ذکر کیا ہے "از بیاض جد امجد در موضع کلوا پور ضلع پوریاں محلہ شاہجہاں پور" ایک جگہ "راقم محمد نسیم اللہ بن حکیم علیم اللہ بن حکیم امین اللہ ساکن" لکھا ہوا ہے۔ آخر کتاب میں حکیم نسیم اللہ کی شان میں بصنعت توشیح ایک قصیدہ ہے۔ اس میں انھیں آفتاب سپہر حکمت ماہتاب، رشادت، ارسطو نظر، نقلان حکمت، دریائے سخاوت، اختر سماء ذہانت رئیس علی گڑھ" لکھا ہے اور راقم ہیں محمد علیم اللہ۔ علیم اللہ غالباً ان کے لڑکے ہیں علیم اللہ کی تاریخ وفات ۳ مارچ ۱۹۱۸ء ہے۔ حکیم نسیم اللہ کے داماد حکیم مجید اللہ کے نام کا بھی کتاب کے صفحات سے پتہ چلتا ہے۔ صفحات کی تعداد ۱۰۸ ہے۔

Marfat.com

۳۸۔ مفردات محسنی، مؤلفہ سید وزیر علی باقری قادری: سید وزیر علی میر ظہور اللہ سالار کے بیٹے اور خواجہ باقی باللہ دہلوی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے اپنے استاد حکیم محمد محسن کے نام سے اس کتاب کو موسوم کیا ہے۔ حکیم محمد محسن خیرآباد کے رہنے والے تھے، بھوپال میں قیام رہا اور وہاں بحیثیت معالج اور استاد طب بڑی شہرت پائی۔ ۱۳ شعبان ۱۳۰۰ھ میں انتقال ہوا۔ حکیم محمد محسن کے والد حکیم محمد نظیر کو مسیح الزماں کا شاہی خطاب تھا۔

مفردات محسنی کے ابتدائی کافی صفحات میں باعتبار افراط جدول کے طرز پر درج کئے گئے ہیں اس کے بعد نباتی حیوانی اور معدنی ادویہ کا ضروری تفصیلات کے ساتھ بیان ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عرب اور یونان کے خواص ان کے ہندوستانی ناموں کے عنوانات کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔ ماخذ کے طور پر بعض ہندی مصنفین کے علاوہ دیسقوریدوس، ابن ماسویہ، اسحٰق بن عمران، ابن بیطار وغیرہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ حکیم شریف خاں کے حوالے کثرت سے ملتے ہیں۔

بعض جگہ انھوں نے متقدمین سے اختلاف کرتے ہوئے اپنی ذاتی تحقیق بھی پیش کی ہے۔ مثلاً ادرک کے مزاج کے بارہ میں لکھا ہے کہ "اس کی طبیعت گرم تیسرے درجہ کے آخر میں اور خشک دوسرے درجہ میں ہے۔ ابن ماسویہ نے تیسرے درجہ کے آخر میں گرم اور پہلے درجہ میں تر قرار دیا ہے۔ میرے نزدیک یہ پہلے درجہ میں تر نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر درجہ اوّل میں تر ہوتی تو تیسرے درجہ کی حرارت اس کو فنا کر دیتی اس لئے پہلا قول صحیح ہے۔"

ریاست بھوپال میں لکھی جانے والی طبی کتابوں میں یہ ایک بیش قدر کتاب ہے اور یہ غالباً اس کا واحد نسخہ ہے جو بخط مصنف ہے۔ اس کی کتابت نواب سکندر بیگم والیہ ریاست بھوپال کے عہد میں ۷ شوال ۱۲۸۰ھ کو ہوئی ہے۔ مخطوطہ ۷۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۹۔ مفردات علوی خاں: علوی خاں کی مفردات کا یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ الف کی تختی میں اطریلال سے اس کی ابتداء ہوتی ہے اور ریب کی تختی میں عرف بنطافلن تک ہے۔ اصطلاح علم الادویہ میں مفردات اور مرکبات دونوں پر علوی خاں کی کتابیں ہیں۔ ہندوستانی عہد میں مفردات کے تعلق سے جو کام کیا گیا ہے یہ اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا مکمل نسخہ جو ۳۵۰ اوراق پر مشتمل ہے کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں موجود ہے۔

Marfat.com

۴۰۔ مفتنت المجربین، مؤلفہ سید ابوالقاسم عرف میر قدرت اللہ قادری: اپنے دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ فصول الامراض ترجمہ حدود الامراض اور تغیر و ترتیب تالیف شریف (حکیم شریف خان دہلوی) سے جب فراغت ہوئی تو راجہ اجیت سنگھ نے فرمایا کہ وہ ایک عرصہ سے حصاۃ کلیہ میں مبتلا ہیں اور اکثر سیر و تفریح میں ان کا رہنا ہوتا ہے۔ اگر سنگ گردہ و مثانہ میں ایک کتاب لکھی جائے تو وہ بطور زاد راہ اپنے ساتھ رکھیں۔ ان کے حسب الحکم یہ کتاب تصنیف ہوئی۔ ۱۲۰۵ھ اس کا سال تصنیف ہے "سال تحسین مفتنت المجربین" سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔

۲۶۰ صفحات کی یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے مثل ہے۔ زکریا رازی کا رسالہ حصاۃ کلیہ و مثانہ اگر نقش اول تھا تو اسے نقش ثانی کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مقدمہ دو ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ اس میں حصاۃ و رمل کی ماہیت، حصاۃ کی پیدائش کے مقامات، تشریح گردہ و مثانہ، اسباب تولید حصاۃ، علامات، معالجات اور ادویہ مفردہ و ادویہ مرکبہ پر خاص طور پر قلم اٹھایا ہے۔ اپنے ذاتی معمولات اور طریقہ علاج کے لئے ایک مستقل باب وقف کیا ہے۔ اس سے ان کی حذاقت اور کامیاب معالج کی حیثیت سے ان کی شخصیت پر روشنی پڑتی ہے۔ انھوں نے کلینکی طور پر مطب کے واقعات لکھے ہیں۔

مخطوطہ سلطان سنگھ ولد کنور سین نے ۱۹ ذی قعدہ ۱۲۰۵ھ کو مہاراجہ اجیت سنگھ کے لئے "دار الامن" میں لکھا ہے۔ عجب نہیں یہ اس تصنیف کا واحد نسخہ ہو۔

۴۱۔ منتخب الاطبا، مؤلفہ کریم اللہ: مرتب کتاب کریم اللہ خود طبیب نہیں تھے وہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے اور اطبا وقت نے علاج میں بے رخی اختیار کی تو انھوں نے مجرب معالجات عام لوگوں کے استفادہ کے لئے طب کی معتبر کتابوں سے انتخاب کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔ اس کا پہلا باب نبض کی شناخت، دوسرا قارورہ اس کے بعد کے ابواب معالجات کے بیان میں ہیں۔ نسخوں کا انتخاب میں طبیب نہ ہوتے ہوئے بھی سلیقہ سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے مؤلف کی ذہانت اور ان کے علمی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ مخطوطہ کی کتابت ۸ رجب ۱۱ جلوس اکبر شاہ بادشاہ غازی ہوئی ہے۔

۴۲۔ منظوم طب، مؤلفہ حکیم صادق بن کاظم رضوی: طب کے منظوم ذخیرہ کی رفیع الشان کتاب ہے (اس میں) امور طبیہ، ستہ ضروریہ، نبض بول و براز اور معالجات کے تمام مباحث شاعرانہ

Marfat.com

عظمت کی آئینہ دار ہے۔ فارسی میں متعدد منظوم طبی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن شیخ احمد قنوجی کی منظوم کتاب تحفۃ الاطبار (شرح قانونچہ) کے بعد یہ ہندوستان میں لکھی گئی سب سے ضخیم کتاب ہے۔ ساڑھے چار سو صفحے کا یہ نسخہ ہزاروں اشعار پر مشتمل ہے۔

حکیم سید محمد صادق محلہ اشرف آباد لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ ان کے صاحبزادہ حکیم سید یحییٰ خان گوالیار میں مقیم رہے۔ وہاں مطب اور درس کا سلسلہ تھا۔ ان کے ایک شاگرد سید اوصاف علی جلالی ضلع علی گڑھ نے اپنے بیٹے سید محمد حسین کے لیے اس کتاب کو حکیم یحییٰ خان کے مکان چاوڑی بازار لشکر گوالیار میں اصل کتاب سے ۱۲ جمادی الاول ۱۲۵۶ھ میں نقل کیا ہے۔ "اغراض الطبیہ" کے نام سے اس کا ایک نسخہ کتب خانہ دار العلوم دیوبند میں ہے۔ مولانا آزاد لائبریری علیگڈھ اور ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ میں بھی طب منظوم کے نسخے موجود ہیں۔

Marfat.com

ذخیرۂ حکیم سیّد ظلُ الرّحمٰن

عربی و فارسی طبی نوادر

Marfat.com

عربی مخطوطات

۱۔ اختیارات العلاج، مؤلفہ ابوالفرج عبداللہ بن طیب: معاصرین ابن سینا میں ابوالفرج عبداللہ بن طیب نہایت مرتبہ کا طبیب ہے۔ ابن سینا اس کی طبی فضیلت کا معترف تھا لیکن فلسفہ میں اس کا قائل نہیں تھا۔ ابن سینا کی تصانیف میں ایک رسالہ ابوالفرج بن طیب کی تردید میں ہے۔ یہ بیمارستان عضدی بغداد سے وابستہ رہا۔ وہاں علاج کے علاوہ طبی درس کا سلسلہ بھی رہتا تھا۔ اس نے جہاں ارسطو کی فلسفیانہ کتابوں کی شرحیں لکھیں وہاں بقراط اور جالینوس کی طبی کتابوں کی بھی تشریح کی تصنیف و تالیف خاص شغلہ تھا۔ اس کی بیشتر کتابیں بطور املاء تصنیف ہوئی ہیں۔ وہ بولتا تھا اور تلامذہ لکھتے تھے اس کے تلامذہ میں ابن بطلان جیسا فاضل زمانہ طبیب ہے۔ یہ کتاب بھی بطور املا لکھی گئی ہے۔

اختیارات علاج یونانی معالجہ کی ایک قدیم معتبر کتاب ہے۔ ۸۰ صفحے کے اس مجموعے میں امراض کے منتخب نسخے تحریر ہیں۔ اسباب، علامات وغیرہ سے بحث نہیں ہے۔ اس کی ابتداء امراض راس میں داء الثعلب سے ہوتی ہے۔

یہ کتاب شمار الکتب الستہ عشر کے مجموعے میں شامل ہے۔

اسرار العلاج والسراج الوہاج، مؤلفہ حکیم مرزا علی شریف: حکیم مرزا علی شریف (؟)

Marfat.com

محمد زمان ذہبی لکھنوی) لکھنؤ کے حاذق طبیب ہیں۔ ان کے والد حکیم محمد زماں کو حکیم علوی خاں سے تلمذ تھا۔ حکیم مرزا علی شریف نے مولانا دلدار علی مجتہد نصیر آبادی اور دوسرے علمائے لکھنؤ سے نیز فقہا اور اطباء کبار سے طب کی تعلیم حاصل کی معالجہ میں کمال کے ساتھ منطق، فلسفہ اور علم کلام میں امتیاز رکھتے تھے۔ علم کلام کی کتابوں پر ان کے حواشی اور تعلیقات ہیں۔ لکھنؤ میں ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کو وفات پائی۔ ان کی ایک کتاب مجموع الطب بھی ہے۔ غازی الدین حیدر نے انہیں "رئیس الاطباء" کا خطاب عطا کیا تھا۔

تعلیقات علی حمیات قانون ایک نفیس کتاب ہے۔ یہ اسرار العلاج کے نام سے موسوم ہے۔ حمیات پر عربی میں یہ ضخیم کتاب انہوں نے اپنے فاضل دوست مولوی میر علی کے لیے تالیف کی ہے۔ ہندوستانی طبی مصنفین کی عربی کتابوں میں یہ ایک قابل قدر اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ اصول سے فروع کے استنباط کے طریقوں پر اچھے انداز میں لکھا ہے۔ اقسام بخار مثلاً حمیٰ یوم، حمیٰ شطرالغب اور حمیٰ دق کا ان کی تمام تفصیلات کے ساتھ بیان ہے۔

۱۸۷۱ء کا یہ مخطوطہ نامکمل ہے اور آخری چند ورق غائب ہیں۔

ذخیرہ سبحان اللہ خاں مولانا آزاد لائبریری میں بھی اس کے دو مخطوطے موجود ہیں۔ ایک نسخہ مکمل ہے اور یہ ۳۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں ترقیمہ نہیں ہے۔ دوسرا نسخہ جو عمدہ اور نفیس خط میں ہے اس کے پہلے ورق کے بعد دو ورق غائب ہیں۔ صفحات کی تعداد ۲۹۲ ہے۔ سید رسول بن سید احمد نے سہ شنبہ ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۷۶ھ/۱۸۰۹ء کو اسے نقل کیا ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ خدا بخش میں بھی ہے۔ حکیم علی شریف کے بیٹے حکیم جعفر بھی لکھنؤ کے مشہور طبیب تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے طبی کتابیں پڑھی تھیں اور مطب حکیم مرزا محمد علی اصم سے سیکھا تھا۔ دارالشفا لکھنؤ کے طبیب اوّل رہے۔ مطب اور درس کا سلسلہ تھا۔ آخر محرم ۱۲۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

۲۔ الطب المسکی: مؤلفہ ابوسہل مسیحی: ابوسہل مسیحی کی اگرچہ طب میں ۸ کتابوں کے نام ملتے ہیں لیکن کتاب المائۃ کے بعد اس کی جس کتاب کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی وہ الطب المسکی ہے۔ یہ کلیات اور معالجات دو مقالوں پر مشتمل ہے اور واقعہ یہ ہے کہ دونوں مقالے اس کی اعلیٰ فنی قابلیت اور تجربے پر شاہد ہیں۔ یہ ابن سینا سے مختلف رازی اور مجوسی کی طرح خالص معالجات کا آدمی ہے اس لیے اس کے ہاں منطقی استدلال کے بجائے سادہ انداز میں فنی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اس کی بعد کی

Marfat.com

کتابوں میں مقالہ فی الجدری، کتاب فی الوباء، کتاب اظہار حکمۃ اللہ فی خلقۃ الانسان۔ (منافع الاعضاء) وغیرہ ہیں۔ ۹۲ صفحات کا یہ مخطوطہ بھی شمار الکتب الستۃ عشر کے مجموعے میں شامل ہے۔ اس کا ایک نسخہ سالار جنگ حیدرآباد میں بھی ہے۔

۴۔ **بضاعۃ الاطباء:** مؤلفہ حکیم محمد علی کوجک، یہ دراصل حکیم محمد علی کوجک کے جوابات ہیں جو انھوں نے حکیم درویش محمد کے سوالات کی تردید میں لکھے ہیں۔ رد مباحث الاطباء کے نام سے بھی اسے موسوم کیا گیا ہے۔ اس میں انہی بیس مباحث پر گفتگو کی گئی ہے جو مباحث الاطباء میں ہیں۔ یہ ۹۲ صفحات پر مخطوطہ ان دونوں رسالوں میں متعلقہ مباحث پر بڑی دلچسپ اور کام کی باتیں آگئی ہیں۔ قدما کے حوالوں سے اپنے قول کی تائید میں جو دلیلیں پیش کی گئی ہیں وہ قاری کو بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کی زحمت سے بچاتی ہیں۔ اس طرح ان میں وہ بہت سا مواد جمع ہو گیا ہے جو کسی ایک کتاب میں پڑھنے کو نہیں ملتا۔

مخطوطہ یکشنبہ بتاریخ ۸ (مہینہ کا نام چھوٹا ہوا ہے) ۱۲۶۴ھ کا مکتوبہ ہے۔

۵۔ **تحریم الدفن**، مؤلفہ جالینوس: دس صفحے کے اس رسالہ میں جالینوس نے لکھا ہے کہ بعض امراض میں موت کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور غلط فہمی کی وجہ سے زندہ آدمی کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ پہلے مقالہ میں اس نے دماغی عوارض دیہوشی دوسرے مقالہ میں وجع القلب، تیسرے میں غم مفرط یا فرح مفرط اور چوتھے مقالہ میں اودیہ قتالہ یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے پر موت جیسی علامت کا تذکرہ کیا ہے، اور بتایا ہے کہ دفن میں جلدی نہیں کرنا چاہیئے۔ اس نے امراض کے علاج پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ مخطوطہ بروز جمعہ ۶ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ کو نقل کیا گیا ہے۔

کتب خانہ دیوبند میں اس کا ۱۱۶۰ھ کا مکتوبہ نسخہ ہے۔

۶۔ **ترویح الارواح**، مؤلفہ ابن سعد الدین: ابن سعد الدین کی کتاب شرح تنقیح المکنون مباحث القانون شروح قانون میں امتیازی مرتبہ کی حامل ہے۔ اس شرح کی تکمیل کے بعد اس نے دوسری کتاب ترویح الارواح تصنیف کی۔ یہ وزیر سعد اللہ کے نام معنون ہے۔ اس میں امراض کی تعریف اور اسباب علامات اور متعلقہ غذاؤں اور مفرد و مرکب دواؤں اور ان کے مصلحات، ابدال، اور مقدار شربت سے بہت شرح و بسط سے گفتگو کی گئی ہے۔ قانون ابن سینا کے بعض مقامات کی وضاحت اور اس کے معانی کی شرح بھی پیش کی ہے۔ یہ کتاب مقدمہ، ۱۲۰ اقوال اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں ۱۵ مسلک ہیں۔ ان میں

Marfat.com

بھی مسلکوں میں مفردات و مرکبات کے بیان کے علاوہ اصول و قوانین ادویہ سے متعلق بڑی اچھی بحث کی گئی ہے کتاب کا انداز یہ ہے کہ مثلاً پہلا قول احوال دماغ میں ہے اور اس میں تین تعلیم ہیں۔ اس میں پہلی تعلیم اس کے امراض کی تعریف، دوسری تعلیم ان سے متعلق ادویہ مفردہ اور تیسری تعلیم ان کے علاج اور اسباب و علامات پر مشتمل ہے، اس طرح ہر قول جو مختلف نظام کے امراض سے متعلق ہے اس کی تعلیمات کی ترتیب اسی انداز پر قائم ہے، اور ہر دوسری تعلیم متعلقہ امراض کی ادویہ مفردہ کے لیے وقف ہے۔ معالجات کی کسی کتاب کا یہ ایک اچھوتا اور مفید طرز ہے اس طرح نہ صرف معالجات بلکہ مفردات کے مطالعہ میں اس کتاب سے خاص رہنمائی ملتی ہے۔ ترویح الارواح کے مصنف کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

مخطوطہ اگرچہ ۱۲ ذی قعدہ ۱۲۶۱ھ کا مترجمہ ہے لیکن اصل کتاب سے مقابلہ و محنت تام کے بعد تصحیح سے فراغت پائی گئی ہے۔

۷۔ ثمار الکتب الستۃ عشر لجالینوس (جوامع الاسکندرانیین)، مؤلفہ ابوالفرج عبداللہ بن الطیب :۔ جالینوس کی ۱۶ تصانیف پر مشتمل یہ دُرِّ یکتا ہندوستان کے معلوم کتب خانوں کی فہرستوں کے مطابق ملک کے کسی کتب خانہ میں موجود نہیں ہے۔ اطبائے اسکندریہ نے جالینوس کی ۱۶ تصانیف پر مبنی جو طبی نصاب تیار کیا تھا اس کی نہ صرف رومی عہد میں متعدد شرحیں کی گئیں بلکہ عربی عہد میں بھی اس کے ترجمے شرح اور تلخیص پر فاضل اطباء کی بہترین علمی صلاحیتیں صرف ہوئیں۔ بیشتر عرب مصنفین کا کام ان کی بعض مخصوص کتابوں کی حد تک رہا۔

ابوالفرج عبداللہ بن الطیب ان مصنفین میں ہے جسے ان مکمل ۱۶ کتابوں کی شرح کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ اپنے زمانہ کا زبردست عالم طب و فلسفہ، فاضل استاذ و مصنف اور حاذق معالج تھا۔ طب کی تعلیم اس نے ابوالحسن بن خمار سے حاصل کی تھی۔ ابن سینا سے معاصرانہ چشمک رہی۔ بیمارستان عضدی بغداد میں جن طبی کتابوں کا وہ درس دیتا تھا ان میں اس کی یہ شرحیں بھی شامل تھیں جو اس نے جالینوس کی ۱۶ تصانیف پر لکھی ہیں۔ کتاب اغلوقن کے ایک نسخہ پر کسی شاگرد نے جو تاریخ درس بطور یادداشت درج کی ہے وہ روز پنجشنبہ ۱۱ رمضان ۴۰۶ھ / ۱۰۱۵ء ہے۔ ان سولہ کتابوں کے علاوہ اس نے بقراط کی کتاب الفصول، کتاب طبیعۃ الانسان، اور کتاب الاخلاط کی بھی شرح کی ہے۔ جالینوس کی کتاب المنافع للاعضاء

Marfat.com

اور حنین بن اسحٰق کا کتاب المسائل کی شرح مرتبہ ۲۰۵ھ ۱۰۱۴ء بھی اس کی تالیف میں ہیں ۔

جالینوس کی تصانیف کی یہ شرحیں اس نے حسب عادت املا کرائی ہیں ۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ کتاب الفرق ۲۔ کتاب الصناعۃ الصغیرۃ ۳۔ کتاب النبض الصغیر ۴۔ کتاب اغلوقن ۵۔ کتاب الاسطقسات (کتاب الارکان) ۶۔ کتاب المزاج ۷۔ کتاب القوی الطبیعیہ ۸۔ کتاب التشریح الصغیر ۹۔ کتاب العلل والاعراض ۱۰۔ کتاب علل الاعضاء الباطنہ ۱۱۔ کتاب النبض الکبیر ۱۲۔ کتاب الحمیات ۱۳۔ کتاب البحران ۱۴۔ کتاب ایام البحران ۱۵۔ کتاب حیلۃ البرء ۱۶۔ کتاب تدبیر الاصحاء ۔

ان کتابوں کی تہذیب و شرح کی وجہ سے اگرچہ جالینوس کی تحریرات اصل شکل میں باقی نہیں رہی ہیں پھر بھی ان کے اور حنین بن اسحٰق کے تراجم کے مطالعہ کے ذریعہ عہد جالینوس کی معلومات، اور بعد کے عرب اضافات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔ یونانی عہد کی قدیم گمشدہ کتابوں کے بطور ان کا مطالعہ طبی تحقیق کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے ۔

مخطوطہ میں ترقیمہ نہیں ہے لیکن اس کی قدامت کا اس سے اظہار ہوتا ہے کہ اصل کتاب کے کاغذ کو محفوظ کرنے کے لیے بعد میں کسی نے حاشیہ کے ساتھ جو دوسرا کاغذ لگایا تھا اس پر بھی دست برد زمانہ کے آثار نمایاں ہیں ۔

تمام الکتب الستۃ عشر الطبیۃ لجالینوس من املاء ابی الفرج عبداللہ بن الطیب

کے علاوہ اس مجموعے میں کتاب المائۃ اور کتاب الطب الکلی ابوسہل مسیحی، مقالۃ تسطاین لوتھافی الفرق بین الروح والنفس اور اختیارات العلاج من املاء ابی الفرج عبداللہ بن الطیب شامل ہیں ۔

یہ مجموعہ حکیم حاذق خاں کی ملکیت رہا ہے ۔ متعدد مہروں کے علاوہ ایک جگہ کتب خانہ میں داخل ہونے کی تاریخ ۱۱۱۶ھ اور دوسری جگہ دوسرے کتب خانہ میں داخل ہونے کی تاریخ ۱۹ جمادی الاول ۱۱۴۰ھ لکھی ہوئی ہے ۔

۸۔ **جوامع الاسکندرانیین**، تصانیف جالینوس: جالینوس کی وہ ۱۶ تصانیف جنہیں اطبائے اسکندریہ نے اس کی تمام تصانیف میں سے درس کے لیے منتخب کیا تھا جوامع الاسکندرانیین نام سے مشہور ہیں ۔

ابوالحسن علی بن رضوان (وفات ۴۵۳ھ) نے کتاب النافع میں طب کی تعلیم کے بارہ میں لکھا ہے کہ اطبائے اسکندریہ نے جالینوس کی جملہ کتابوں میں سے سولہ[16] کتابیں درس کے لیے منتخب کی تھیں ۔ یہ اختصار ایک طالب علم کے لیے کافی تھا اس کے ذریعہ اسے فن کو سمجھنے کا شعور اور ضروری طبی معلومات حاصل ہو تی تھیں

Marfat.com

نصاب اسکندریہ کے طبی مدرسہ میں رائج تھا۔

ابن بطلان (وفات ۴۵۴ھ) کے بقول کے مطابق اسکندریہ کے ان اطباء میں انقیلاؤس، اصطفن، جاسیوس، تاؤدوسیوس، اکیلاہاؤس، فلاذیسوس، اور یحیٰی نحوی جیسے ممتاز طبیب شامل ہیں، جنہوں نے یہ ۱۶ کتابیں جمع کیں اور ان میں سے ہر ایک نے الگ الگ ان کتابوں کی شرح کی۔ ان میں جاسیوس کی شرح سب سے اچھی سمجھی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انقیلاؤس پہلا شخص ہے جس نے ۱۶ کتابوں کا نصاب مرتب کیا۔ اصطفن، انقیلاؤس اور جاسیوس یہ تینوں جالینوس کے معاصر طبیب ہیں۔ یہ ۱۶ کتابیں سات درجوں میں تقسیم کی گئی تھیں جن کی ترتیب درج ذیل ہے۔

درجہ اوّل: ۔کتاب فی الفرق الطبیہ، کتاب الصناعۃ الصغیرۃ، النبض الصغیر، کتاب اغلوقن ۔

درجہ دوم: ۔کتاب الاسطقسات، کتاب المزاج، کتاب القوی الطبیہ، کتاب التشریح الصغیر۔

درجہ سوم: ۔کتاب العلل والاعراض ۔

درجہ چہارم: ۔کتاب علل الاعضاء الباطنہ (کتاب المواضع الآلمہ)، کتاب النبض الکبیر

درجہ پنجم: ۔کتاب الحمیات، کتاب البحران، کتاب ایام البحران

درجہ ششم: ۔کتاب حیلۃ البرء

درجہ ہفتم: ۔کتاب تدبیر الاصحاء

جوامع الاسکندرانیین کے نام سے راقم الحروف کے ذخیرہ میں موجود اس دوسرے مجموعہ میں درج درج ذیل آٹھ کتابیں شامل ہیں: ۔

۱۔ فرق الطب ۲۷ صفحات	۲۔ الصناعۃ الصغیرۃ ۳۷ صفحات
۳۔ النبض الصغیر ۳۵ صفحات	۴۔ کتاب الی اغلوقن ۱۲۴ صفحات
۵۔ کتاب العناصر ۲۸ صفحات	۶۔ کتاب المزاج ۴۲ صفحات
۷۔ کتاب القوی الطبیعیہ ۴۰ صفحات	۸۔ کتاب التشریح الصغیر ۶۶ صفحات

یہ کتابیں حنین بن اسحٰق کی ترجمہ شدہ ہیں۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے اور نہ مجموعہ پر کوئی مہر یا کسی کے دستخط ہیں۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جوامع الاسکندرانیین کا ایک مجموعہ جو رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے

Marfat.com

وہ بھی مکمل سو تصانیف کے بجائے اپنی درج بالا آٹھ تصانیف پر مشتمل ہے۔ اس کی کتابت ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء کو ہوئی ہے۔ ان میں سے دو رسالے فرق الطب اور کتاب الجماہر (مستعملات) بخط حکیم علوی خاں ڈبٹنک میں حکیم محمد عمران خاں کے ذخیرہ میں ہیں۔

۹۔ **رسالہ آتشک**، مؤلفہ عماد الدین محمود شیرازی: عماد الدین شیرازی علم و فن اور حذاقت طب کی وجہ سے ایک یادگار شخصیت اور ہند و ایران کے طبی رشتہ کی تاریخ میں بہت اہم نام ہے۔ اس کے تلامذہ میں خواجہ خاوند محمود، حکیم غیاث الدین بن منصور، اور حکیم ابوالفتح گیلانی جیسے یگانہ عصر شامل ہیں۔ عماد الدین نے شاہ طہماسپ اور شاہ اسماعیل صفوی کے درباروں میں طبی خدمات انجام دیں۔ ۱۰۰۰ھ/ ۱۵۹۲ء کے قریب وفات پائی۔ یہ کثیر التعداد کتابوں کا مصنف ہے۔

آتشک پر ۱۵۶۹ء سے قبل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ اس موضوع کی پہلی کتاب کی تصنیف کا سہرا عماد الدین کے سر ہے اس کے مطابق متقدمین کے ہاں اس مرض کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ امیر بہاء الدولہ نوربخشی پہلا مصنف ہے جس نے خلاصۃ التجارب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

عماد الدین نے اپنے اس رسالہ میں غسل خانہ کے ذریعہ آتشک کی سرایت کو قلمبند کیا ہے۔ اس رسالہ سے اس کی آستانہ رضویہ مشہد سے وابستگی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ ہندوستان میں رسالہ آتشک کے نسخے ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ، اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد اور خدا بخش پٹنہ میں بھی ہیں۔

ڈاکٹر سرل۔ ایلگوڈ نے اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو نیویارک سے ۱۹۲۱ء میں طبع ہوا ہے۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں رسالہ آتشک کے نام سے سید محمود گیسو دراز کی ایک فارسی تصنیف محفوظ ہے۔

۱۰۔ **رسالہ اطعمۃ المرضیٰ**، مؤلفہ محمد بن زکریا رازی: اس میں مختلف امراض کی غذائیں تجویز کی گئی ہیں۔ چار صفحے کے اس رسالہ میں داء الثعلب، صداع حار، صرع، فالج، لقوہ، تشنج، سکتہ، اوجاع عین، خناق، سعال، اوجاع معدہ، اوجاع کبد، اوجاع طحال، خفقان و وحشت، اسہال، قولنج، ضعف باہ میں جو غذائیں مفید ہیں ان کا اندراج ہے۔ اسی طرح ان امراض میں جن غذاؤں سے اجتناب کرنا چاہیے انہیں بھی اس میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۔ **رسالہ فی الفصل بین الروح والنفس**، مؤلفہ قسطا بن لوقا: قسطا بن لوقا عربی عہد کے طبی مترجمین کی صف اوّل میں شمار کیا جاتا ہے۔ مختلف زبانوں کا ماہر تھا۔ متعدد یونانی مصنفین کی کتابوں کے

Marfat.com

اس نے عربی ترجمے کئے۔ ۹ صفحات کے اس مختصر رسالے میں روح اور نفس کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ طبی منافع الاعضاء میں ان دونوں کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ کلیاتی مباحث میں ان پر تفصیلی گفتگو ملتی ہے۔ بعض لوگوں نے علٰحدہ سے ان پر مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں۔ ابن سینا کی کتابوں میں رسالہ فی معرفۃ النفس والنبض کے نام سے ایک رسالہ ملتا ہے۔

یہ رسالہ ثمار الکتب الستہ عشر کے مجموعے میں شامل ہے۔

۱۲۔ **رسالہ نقرس**، مؤلفہ قسطا بن لوقا: قسطا بن لوقا ابتدائی عربی عہد کے ممتاز ترجمہ نگاروں میں ہے اور اس کی متعدد علمی یادگاریں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کسی ایک مرض کو بنیاد بنا کر عرب اطباء نے جو تحقیقی کام کیا ہے، قسطا بن لوقا کا رسالہ نقرس اس کی ایک بہترین مثال ہے۔ اس میں نقرس کے اسباب علامات، علاج کھانے پینے کی تدابیر، حمام، ریاضت، ادویہ مشروبہ، اطلیہ ضمادات، فصد کے ذریعہ اخراج دم، حجامت وغیرہ کے علاوہ نقرس و وجع المفاصل کا فرق اور نقرس کے حدوث وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ رسالہ ابوجعفر محمد بن یحیٰی کے لئے تالیف کیا گیا ہے۔

مخطوطہ کی کتابت ۱۰ رجمادی الاوّل ۱۱۵۸ھ کو ہوئی ہے۔

قسطا بن لوقا کی ایک کتاب "فی تدبیر البدن فی سفر الحج" رضا لائبریری اور اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں ہے۔

۱۳۔ **شفاء الاسقام**، مؤلفہ خضر بن علی الخطاب المعروف بالحاج پاشا: شفاء الاسقام و دواء الآلام دو ضخیم جلدوں میں معالجات کی بیش بہا اور کمیاب کتاب ہے، جلال الدین خضر بن علی نے برسوں بیمارستان منصوری قاہرہ میں معالجہ کے فرائض انجام دینے کے بعد اپنے تجربات اور اعمال طبیہ کی روشنی میں ۸۱۶ھ/۱۴۱۳ء میں اس کو تالیف کیا ہے، یہ متقدمین کی کتابوں کے گہرے مطالعہ کا عکس بھی ہے۔ اپنے استاذ شیخ جلال الدین المعروف ابن الصوفی سے استفادہ کا دیباچہ میں خاص طور پر تذکرہ کیا ہے۔ کتاب کا انتساب سلطان عیسیٰ بن محمد بن آیدمر کے نام ہے۔ یہ چار مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ کلیات طب، دوسرا اغذیہ و اشربہ تیسرا امراض خاص اور چوتھا امراض عامہ کے بیان میں ہے۔

کتاب الشقائق النعمانیہ کے مطابق خضر بن علی روم کے علاقہ آیدین کا رہنے والا تھا۔ وہاں سے یہ قاہرہ منتقل ہوا جہاں اکمل الدین اور مبارک شاہ منطقی سے درسیات کی تکمیل کی۔ ایک شدید بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد

Marfat.com

طب کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا اور اس فن میں مہارت پیدا کی۔ بیمارستان مصر میں طبی خدمات انجام دیں اور جنوبی ممالک میں مشہور ہوا۔ طب میں کتاب الشفاء تصنیف کی اور کتاب التسہیل کے نام سے اس کا ایک اختصار لکھا۔ طبی تعلیم کے حصول سے قبل اس نے قطب الرازی کی کتاب شرح المطالع پر حاشیہ لکھا تھا۔ اس کا یہ حاشیہ سید شریف کے حاشیہ شرح المطالع سے پہلے کا ہے۔ اس لئے سید شریف نے اس کے فضیلت کے اعتراف کے ساتھ بعض مقامات میں اس کی تردید کی ہے۔

مخطوط خوش خط اور دیدہ زیب ہے۔ شروع ترقیمہ نہ ہونے کی وجہ سے سن کتابت کا پتہ نہیں چلتا۔ راقم کے ذخیرہ میں اس کا دوسرا نفیس خطی نسخہ بھی ہے۔ شفاء الاسقام کا ایک مخطوط نواب رحمت اللہ خاں شروانی کے ذخیرہ میں ہے، سالار جنگ حیدرآباد میں بھی اس کا ایک نسخہ ہے۔

۱۴۔ **صادقہ**، مؤلفہ محمد یوسف بن عبداللطیف: بقراط کے مشہور رسالہ خمس و عشرون قضایا جو رسالہ قبریہ کے نام سے مشہور ہے اس کی یہ ایک جامع شرح ہے۔ یہ شرح ۹۵۴ھ/۱۵۴۷ء میں کی گئی اور یہ شیخ الاسلام محمد صادق کے نام معنون ہے اور انہی کے نام پر تبرکاً اس کا نام رکھا گیا ہے۔ ۸۱ صفحہ کا یہ رسالہ یکشنبہ ۱۶ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ کو نقل ہوا ہے۔ خدابخش میں بھی اس کا مخطوطہ ہے۔

۱۵۔ **طب الملوک**، مؤلفہ محمد بن علی بن محمد النجدذانی: مؤلف محمد بن علی نے اس میں دراصل اپنے استاد فضل اللہ تبریزی کے افادات اور تجربات جمع کئے ہیں۔ اس طرح یہ فضل اللہ تبریزی کے فنی کمالات کا آئینہ ہے اور فضل اللہ کے مطالعہ میں اس کی نہایت اہمیت ہے۔ اس میں انہیں جامع الفضائل والکمالات، محقق الحقائق والاشارات، معتمد الامراء والسلاطین۔ استاذنا مولانا جلال الملۃ والدنیا والدین جیسے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے، ابن سینا کی دونوں کتابوں قانون اور اشارات کی تحقیق میں انہیں جو امتیاز حاصل تھا اس کا خاص طور پر اشارہ ہے۔

معالجات کی اس کتاب میں اسباب و علامات سے مختصر بحث کرتے ہوئے علاج پر تفصیل سے لکھا گیا اور یہی کتاب کا زیادہ اہم حصہ ہے۔ نہ صرف متقدمین اطباء اور اپنے استاذ کے آزمودہ اور کارآمد نسخے درج ہیں بلکہ تشخیصی واقعات اور ذاتی تجربات بھی مفید انداز میں بیان کئے ہیں۔

مخطوطہ ۲۹ شعبان ۱۱۳۰ھ بروز جمعہ شاہ جہان پور میں نقل ہوا ہے، ناقل کا نام محمد صلاح عرف خلیفہ طاؤس ہے جسے انہوں نے محمد طاہر کیلئے لکھا ہے۔

Marfat.com

۱۶۔ عین الحیوٰۃ، مؤلفہ محمد بن یوسف طبیب ہروی: عین الحیوٰۃ المعروف بہ رسالہ عمرہ اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت اہم اور بلند پایہ عربی تصنیف ہے۔ ۹۳۹ھ/۳۲-۱۵۳۱ء کی اس تصنیف میں حرارت غریزی کو تقویت دینے والی اور عمر بڑھانے والی ذرائع بیان کی گئی ہیں۔ تین مقالوں پر مشتمل اس کتاب کا پہلا مقالہ حرارت غریزی کی تخلیق دوسرا مقالہ حرارت غریزی کو قوی کرنے اور عمر میں اضافہ کرنے والی ادویہ اور تیسرا مقالہ حرارت غریزی کو کمزور اور عمر کو کم کرنے والی ادویہ کے بیان میں ہے۔

اس موضوع پر مستقل حیثیت میں میری نظر سے کوئی کتاب نہیں گذری ہے اور نہ طبقات تاریخ سے اس نوعیت کی کسی کتاب کا علم ہو سکا ہے۔ یہ ایک اچھوتا اور ندرت کا کام ہے۔ علم الادویہ کے لحاظ سے اس کی اہمیت پوری طرح محسوس کئے جانے کے لائق ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے قائم کی گئی ہے۔

ترقیمہ کی عبارت دیمک کی نذر ہو گئی ہے، لیکن مخطوطہ کافی قدیم معلوم ہوتا ہے۔ پہلے صفحہ پر ۲۸ ربیع الاول ۱۰۱۶ھ کی تاریخ کے ساتھ کسی کے دستخط تھے جو مٹا دیئے گئے ہیں۔ ایک اور مٹے ہوئے دستخط کے ساتھ تیسرا نام سید علی پڑھا جا سکتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مختلف لوگوں کی ملکیت رہی ہے۔

مولانا آزاد لائبریری میں بھی اس کا ایک نسخہ محفوظ ہے جو ترقیمہ سے خالی ہے۔ عین الحیوٰۃ کا نہایت بیش قدر خود مصنف کے قلم کا لکھا ہوا نسخہ حکیم محمد عمران خاں کے ذخیرہ میں ٹونک میں موجود ہے۔

۱۷۔ فروق الامراض، مؤلفہ نجیب الدین سمرقندی: امراض کی تشخیص فارقہ پر نہ صرف عام اطباء کی کتابوں میں لکھا گیا ہے بلکہ اس کی اہمیت کی وجہ سے علاحدہ سے بھی مستقل کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ اسحق بن حنین (وفات ۲۹۸ھ/۹۱۰ء) کا ایک رسالہ اس سلسلہ میں عربی عہد کی ابتدائی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ نجیب الدین سمرقندی (وفات ۶۴۲ھ) جو اپنی کتاب اسباب و علامات اور اپنی قرابادین کی وجہ سے شہرہ آفاق ہے اس نے بھی اس کو موضوع بنایا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اسباب و دلائل کے اشتراک کی وجہ سے امراض میں مشابہت پائی جاتی ہے اور ان کی تشخیص میں دشواری ہوتی ہے۔ اس لیے اس کتاب میں اشتراک اور تشابہ اور ان کے درمیانی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۵ مقالوں پر مشتمل ہے۔ ۶۶ صفحات کا یہ مخطوطہ بچہار شنبہ ۱۵ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ کو نقل ہوا ہے۔

نجیب الدین سمرقندی کی دوسری کتابوں میں اغذیۃ المرضیٰ، ترتیب العلل، اصول التراکیب الادویہ، کتاب المفردات من الادویہ، کتاب المفردات من الاغذیہ وغیرہ میں سے اس مجموعہ میں دوسرے

Marfat.com

درج ذیل مخطوطات بھی شامل ہیں۔ مجربات ابن بیطار، رسالہ باہ، معادقہ (شرح رسالہ قبریہ) سوالات حکیم درویش محمد خاں (مباحث الاطبار) لبضاعۃ الاطبا، (رد مباحث الاطبا) جوابات حکیم محمد علی کوچک اسرار العلاج (رسالہ حمیات) رسالہ تحریم الدفن جالینوس

۸۔ **کتاب المائۃ**، مؤلفہ ابو سہل مسیحی: ابو سہل عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراہیم مسیحی (وفات ۴۵۲ / ۱۰۶۰ء) ان سربرآوردہ طبع زاد عربی مصنفین میں ہے جنہوں نے عربی عہد میں طب کے ابتدائی نقوش قائم کئے۔ یہ کتاب سو ابواب پر مشتمل ہونے کی وجہ سے کتاب المائۃ کہلاتی ہے۔ اس میں امور طبعیہ، اغذیہ و ادویہ اور معالجات پر نہایت شرح و بسط سے لکھا گیا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ۱۹۶۳ء میں حیدر آباد سے طبع ہو چکا لیکن دوسرا حصہ جو معالجات سے متعلق ہے غیر مطبوعہ ہے۔ ابو سہل ابن سینا کا ہم عصر ہے۔ اس کے بارہ میں یہ روایت کردہ ابن سینا کا استاد ہے صحیح نہیں ہے۔ کتاب المائۃ طب کی قابل اعتماد ماخذ ہے اور اہل فن کے ہاں اسے قدر کی خاص نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ معالجاتی حصہ کمیاب ہے۔ کتاب المائۃ کی جن لوگوں نے شرحیں اور حاشیے لکھے ہیں ان میں ابن تلمیذ جیسا مرتبہ کا طبیب ہے۔

یہ مخطوطہ ثمار الکتب الستۃ عشر کے مجموعہ میں شامل ہے۔

۱۹۔ **کتاب المفتاح**، مؤلفہ ابو الفرج علی بن حسن بن ہندو: ابو الفرج بن ہندو (وفات ۴۲۰ھ) اپنے زمانہ کا عالی مرتبہ اور فاضل اجل تھا۔ طب کی تعلیم ابو الخیر حسن بن سوار المعروف ابن خمار سے پائی تھی۔ طب کے علاوہ ادب اور بلاغت میں خاص دستگاہ حاصل تھی۔ مفتاح الطب کے علاوہ کی کتابوں میں دیوان شعر رسالہ ہزلیہ اور الکلم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ ہیں۔ موخر الذکر کتاب مصر سے ۱۹۰۰ء میں طبع ہو چکی ہے۔ کتاب المفتاح جسے اس نے اپنے تلامذہ کے لئے تصنیف کیا ہے دس ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل: علی تعلیم الصناعات عموماً و تعلیم علم الطب خصوصاً، باب دوم: فی اثبات صناعۃ الطب
باب سوم: فی حد الطب باب چہارم: فی شرف الطب باب پنجم: فی اقسام الطب
باب ششم: فی فرق الطب، باب ہفتم: فی ذکر الطرق التی بہا استنبطت صناعۃ الطب
باب ہشتم: فی تحدید ما یجب علی الطبیب معرفتہ من العلوم لیکون کاملاً فی صناعتہ،
باب نہم: فی کیفیۃ تدرج المتعلم الطب و ذکر مراتب الکتب فیہ، باب دہم: فی العبارات والحدود الطبیۃ

Marfat.com

مخطوطہ میں ۸۳ صفحات ہیں۔ کاتب محمد حسینی۔ مکتوبہ ۲۰ رجمادی الثانی ۱۱۵۷ھ در شاہجہاں آباد۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں بھی اس کا ایک مخطوطہ محفوظ ہے۔

۲۰۔ مباحث الاطباء، مؤلفہ درویش محمد: مختلف علوم و فنون کے ماہرین میں جو علمی چشمکیں اور معاذ آرائیاں رہی ہیں، اطباء کے ہاں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ نہ صرف ابن سینا اور اپنے عہد کے دوسرے ممتاز اطباء مثلاً ابن بطلان و ابن رضوان کو اس سے سابقہ پیش آیا بلکہ ہندوستان میں بھی معاصر اطباء کے درمیان اس قسم کے علمی مناظرے ہوئے۔ خاندان شریفی دہلی اور خاندان عزیزی لکھنؤ کے علمی مباحثے اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ طرفین کی طرف سے مخالفت و موافقت میں متعدد رسالے تصنیف کئے گئے ہیں۔ حکیم درویش محمد اور حکیم محمد علی کوچک اپنے زمانہ کے صاحب فن طبیب تھے، ان کے درمیان بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ حکیم درویش محمد بن علیم خان صدیقی رامپوری مشہور بہ نجم اللہ صدیقی شاہجہان پور میں رہنے والے تھے، والی رام پور نواب سید احمد علی خاں کی سرکار سے وابستہ رہے ۱۲۳۲ھ / ۱۸۱۷ء میں رحلت کی۔ حکیم درویش محمد نے مباحث الاطباء میں جن مسائل پر قلم اٹھایا تھا حکیم محمد علی (اصم لکھنوی)، حکیم محمد علی کوچک لکھنوی اور حکیم فتح الدین گوپاموی نے ان کے جوابات تحریر کئے۔ حکیم عاشق ابن بندہ حسن لکھنوی نے ان کا فارسی ترجمہ "النتائج الحسینیہ" کے نام سے کیا ہے۔ حکیم مظفر حسین لکھنوی نے التحقیقات العلیۃ میں اس کا جواب دیا ہے اور اطباء مذکور کا اس میں تعقب کیا ہے۔ حکیم درویش محمد کے صاحبزادے حکیم اسد علی لکھنؤ میں رہے یہ صاحب درس و افادہ تھے۔ ان کے شاگرد حکیم فتح الدین گوپاموی نے "حل مشکلات المباحث" لکھا ہے۔ ترکیب القوانین بھی فتح الدین کی ایک کتاب ہے۔

مباحث الاطباء میں پہلی بحث تعریف طب، دوسری تقسیم طب (جز علمی و عملی) تیسری موضوع طب، چوتھی ارکان، پانچویں مزاج، چھٹی اخلاط، ساتویں اعضاء، آٹھویں ارواح، نویں قوی، دسویں افعال نفس، گیارھویں احوال بدن انسان، بارھویں اسباب، تیرھویں علامات، چودھویں قول کلی (متعلق علاج بالضد)، پندرھویں ادویہ مفردہ، سولھویں ادویہ مرکبہ، سترھویں امراض مخصوصہ، اٹھارھویں حمیات، انیسویں بحران، بیسویں اسئلہ متفرقہ پر ہے۔

بروز جمعہ ۲۶ (مہینہ کا نام درج نہیں ہے) ۱۲۶۴ھ کو مخطوطہ کی کتابت ہوئی ہے اور یہ ۱۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ حکیم درویش محمد کا رسالہ فی الطب عربی کا ایک نسخہ رضا لائبریری میں ہے۔

۲۱۔ مجربات ابن بیطار، جامع الادویہ والاغذیہ جیسی عظیم کتاب کے مصنف ابن بیطار

Marfat.com

کے مجربات یقیناً صاحبان فن کے لئے باعث قدر ہیں۔ اس میں امراض کے تحت مجرب وکارآمد دوائیں تحریر کی گئی ہیں۔ دیباچہ پر اس نے لکھا ہے کہ لوگوں نے معالجات پر ضخیم کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن ان سے مجرب دواؤں کا انتخاب مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں ان دواؤں کو بیان کیا گیا ہے جن کی تجربہ نے شہادت دی ہے اور جو اگر ایک طبیب کے پیش نظر رہیں تو اسے علاج میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔ اس پر مرض کی مختصر وضاحت کرتے ہوئے علاج تجویز کیا گیا ہے۔ علاج زیادہ تر متعلقہ مرض کی کارآمد مفرد دواؤں پر مشتمل ہے اور اگر مرکب نسخہ درج ہے تو وہ بھی چند مفردات سے زیادہ کا نہیں ہے۔ ایک حاذق اور ماہر ادویہ کی یہ تصنیف مجربات کی کتابوں میں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے نہایت بلند ہے۔

سہ شنبہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۲۶۴ھ کو ۱۴۲ صفحہ کے اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں بھی اس کا ایک خطی نسخہ موجود ہے۔

۲۲۔ **معالجات البقراطیہ**، مؤلفہ احمد بن محمد الطبری: ابن سینا (۱۰۳۷ - ۹۸۰ء) سے پہلے کے طبی مصنفین میں ابوالحسن احمد بن محمد الطبری (وفات ۳۶۶ھ/۹۷۶ء) نہایت سربرآوردہ نام ہے۔ یہ (امیر رکن الدولہ) کا طبیب خاص اور اپنے وقت کا زبردست معالج تھا۔ طبی کتابوں میں اس کی تصنیف معالجات البقراطیہ (۹۶۸ء) کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں امراض اور علاج کا بڑی تحقیق کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس نے پہلی مرتبہ بتایا کہ سل ایک مادی مرض ہے اور یہ پھیپھڑے کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی ہو سکتا ہے۔ خارش کا سبب اس نے ایک قسم کے کیڑوں کو قرار دیا۔ یہ کتاب دس مقالوں میں منقسم ہے۔ اس کی جلد اول حکیم ضیاء الحسن کے ذخیرہ میں تھی جو اب طبیہ کالج لائبریری علی گڑھ میں ہے اور جلد دوم جو آٹھویں، نویں اور دسویں مقالہ پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف کے ذخیرہ کی زینت ہے۔ آٹھواں مقالہ امراض صدر وریہ وغشاء حاجب، وجملہ آلات نفس وقلب، نواں مقالہ امراض معدہ اور دسواں مقالہ امراض کبد وطحال سے متعلق ہے۔ اس کے صفحہ اول پر افسر الاطباء حکیم معز الدین خاں کے قلم سے یہ عبارت تحریر ہے "ہر دو جلد کتاب ہذا بقیمت مبلغ بست وپنج روپیہ حالی از کتب خانہ حکیم محمد اعظم خان صاحب برائے دار الشفاء ریاست (بھوپال) خرید کردہ شد، مورخہ سی ام جمادی الاول ۱۳۰۷ھ" اس عبارت کے نیچے حکیم معز الدین خاں کی ۱۲۹۸ھ کی مہر ثبت ہے۔ مخطوطہ صاف اور خوشخط ہے۔ بروز جمعہ ۵ رمضان ۱۲۴۳ھ میں کتابت ہوئی۔ کاتب کا نام ارشد علی بہاری ہے۔ حیدرآباد کے تین نسخوں کے علاوہ رضا لائبریری رامپور اور مولانا

Marfat.com

آزاد لائبریری علی گڑھ میں بھی اس کے مخطوطے محفوظ ہیں ۔

۲۳۔ معالجات محمد بن زکریا و علی بن عباس: معالجات محمد بن زکریا رازی و علی بن عباس مجوسی کے مرتب کا نام اس مجموعے سے ظاہر نہیں ہوتا ۔ مرتب نے ان دونوں نامور طبیبوں کی کتابوں سے ان کے محض مجرب نسخے جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ مریض کی پوری روئداد از مرض کی پوری نوعیت و حدت کے ساتھ علاج قلمبند کیا ہے ۔ دوسرے مصنفین نے اس طرح علاجی واقعات کو ضبط تحریر میں لاتے ہوئے محض مجربات اور نسخے جمع کیے ہیں ۔ اس میں چونکہ مرض کی کیفیت کے بیان کے بعد علاج درج کیا گیا ہے اس لیے مطلب عملی اور سریری نقطۂ نظر سے یہ ایک اہم مجموعہ ہے ۔ زکریا رازی کے علاجی واقعات "قصص و حکایات مرضیٰ" کے نام سے ایران سے طبع ہوئے جس میں عربی کے ساتھ فارسی ترجمہ بھی شامل ہے ۔

مخطوطہ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۵۲ھ کا مکتوبہ ہے کتابت اولاد علی موہانی کی ہے ۔ اس کاتب کی دوسری کتاب بیاض محمد علی گیلانی راقم کے ذخیرہ میں ہے ۔ یہ مخطوطہ بھی اکبر حسین کی ملکیت رہا ہے ۔ ان کے ۱۲۹۵ھ کے دستخط آخر پر ثبت ہیں ۔ معالجات محمد بن زکریا و علی بن عباس کا کوئی اور نسخہ کہیں میری نظر سے گذرا ہے ۔

۲۴۔ مقالہ نبیذ مؤلفہ روفس: جالینوس سے پہلے کے مشہور یونانی طبیب روفس کے مقالہ نبیذ کا عربی ترجمہ عباسی عہد میں دوسری یونانی کتابوں کی طرح عربی جامہ پہنایا گیا ہے ۔ اس کا مترجم قسطا بن لوقا البعلبکی ہے ۔ سات صفحے کے اس رسالہ میں نبیذ کے منافع اصناف و طریق استعمال پر بہت اچھے انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے ۔

۲۰ جمادی الاول کا مکتوبہ یہ نسخہ جس مخطوطے سے منقول ہے وہ بروز منگل ۲ شوال ۶۹۱ھ کا لکھا ہوا تھا ۔

Marfat.com

فارسی مخطوطات

احسن القرابادین، مؤلفہ حکیم احسن اللہ خاں دہلوی: حکیم احسن اللہ خاں بن عزیز اللہ صدیقی دہلوی شیخ زین الدین ہروی کی اولاد سے تھے۔ ان کے بزرگ ہندوستان میں پہلے کشمیر آئے، وہاں سے دہلی پہنچے۔ حکیم احسن اللہ خاں مغلیہ عہد کے آخری عظیم المرتبت طبیب ہیں۔ ابتدا میں نواب فخر الدولہ کی سرکار سے وابستہ ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد نواب فیض اللہ خاں جھجر کے معالج خاص تھے اور ان کی آخر زندگی تک وہاں طبی خدمات انجام دیں۔ پھر اکبر شاہ ثانی کے عہد میں شاہی طبیب کا اعزاز ملا۔ اور عمدۃ الملک حاذق الملک کے خطاب سے نوازے گئے۔ بعد میں بہادر شاہ کے طبیب خاص مقرر ہوئے احترام الدولہ ثابت جنگ کے خطابات عطا ہوئے، اور وزیر اعظم کے عہدہ سے سرفراز کیے گئے۔ یہ بڑے دانشور، صاحب تدبیر و سیاست تھے۔ جو معالجہ اور درس میں جواب نہیں رکھتے تھے۔ جہاں رہے وہاں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد بھوپال میں نواب سکندر بیگم کے عہد میں افسر الاطباء مقرر ہوئے۔ وہ ریاست کے پہلے افسر الاطباء تھے۔ اس سے قبل یہ عہدہ وضع نہیں ہوا تھا۔ کچھ ہی عرصہ بعد مہاراجہ بڑودہ کی دعوت پر گراں قدر مشاہرہ پر بڑودہ گئے جہاں بڑا اعزاز و افتخار حاصل ہوا۔ بڑودہ ہی میں ۱۲۹۰ھ میں وفات پائی "وائے لقراط وقت مرد افسوس" سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔

راقم کے ذخیرہ میں حکیم احسن اللہ خاں کی بیاض کا ۱۱۲ صفحات کا انتخاب ہے۔ حکیم سید کرم حسین (تجارہ ساکن) کو حکیم بلدیو سہائے میرٹھی کے واسطہ سے ان سے تلمذ کی نسبت حاصل تھی۔ ان کے معمولات میں زیادہ تر احسن اللہ خاں کے مجربات شامل تھے بلکہ ان کے تجارہ کے ذخیرہ میں احسن القرابادین کا ایک نسخہ بھی تھا جو فسادات تجارہ کی نذر ہو گیا۔ حکیم بلدیو سہائے کے شاگرد حکیم محمد حسن حاذق میرٹھی نے اپنی قرابادین میں حکیم احسن اللہ خاں کے متعدد نسخے تحریر کیے ہیں۔ میرے علم میں حکیم احسن اللہ خاں کی قرابادین کے درج ذیل نسخے ہیں۔

۱۔ کتب خانہ محل مہاراجہ جے پور　۲۔ نواب صابر علی خاں، نواب محمد گڑھ

۳۔ ڈاکٹر عبد الحمید راجہ لائل پور

Marfat.com

۴۔ رضا لائبریری رام پور میں اس کا جو نسخہ ہے اس کی اہمیت یہ ہے کہ اس کا سال کتابت ۱۲۷۵ھ ہے جو قرابادین کا سال تالیف ہے۔

۲۔ **انیس العشاق**، مؤلفہ میر نوازش علی خاں: میر نوازش علی نے امور تعشق، مقدمات باہ، اور اس کے متعلقات پر مختلف کتابوں سے انتخاب کرکے اسے مرتب کیا ہے۔ رسالہ حکیم گیلانی، رسالہ ناجیہ در قوانین جماع تالیف حکیم ابونصر علی بن ابی سعد، وصیت امام علی بن امام علی بن موسی رضا کا اس میں حوالہ ہے۔ اس ۴۴ صفحے کے مختصر رسالہ میں نسخے مختلف مرکب شکلوں میں مثلاً معجون، طلاء، حبوب وغیرہ تحریر ہیں۔ ترقیمہ ندارد ہے۔

۳۔ **بیاض**، مؤلفہ برادر میر سید وارث علی الہ آبادی: اس بیاض میں فہرست امراض کے ساتھ نسخے درج ہیں۔ صاحب بیاض کا نام معلوم نہیں ہو سکا لیکن اس کے صفحات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ الہ آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کے بڑے بھائی کا نام میر وارث علی تھا جو سورام میں تحصیل دار تھے۔ صاحب بیاض کے دو لڑکوں سید نادر حسن اور محمد ضامن اور ایک لڑکی کلثوم کا نام بھی اس میں ملتا ہے۔ ان کے آرہ اور عظیم آباد کے سفر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مشہور معاصر اطبا جن سے ان کی ملاقاتیں ہوئیں اور جن کے مجوزہ نسخے تاریخ کے حوالے کے ساتھ انھوں نے درج کیے ہیں ان میں حکیم فخر الدین عرف حکیم بادشاہ صاحب، حکیم مسیح الدولہ لکھنوی اور حکیم خلیل الدین خاں لکھنوی وغیرہ ہیں۔ ایک نسخہ حکیم احسن اللہ خاں دہلوی وزیر اعظم بہادر شاہ ظفر کا ہے جو انھوں نے ۲ فروری ۱۸۷۲ء بروز یکشنبہ الہ آباد میں بروانگی بڑودہ گجرات، مولوی سمیع اللہ خاں وکیل ہائی کورٹ کے مکان پر بطور مہمان قیام کے دنوں میں لکھا ہے۔ حکیم مسیح الدولہ بہادر لکھنوی کا نسخہ ۱۰ فروری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ بروز شنبہ لکھا ہے جسے انھوں نے ان کے بھائی سید وارث علی کے لیے تجویز کیا ہے۔

بیاض کے نسخوں کی تاریخیں ۱۸۵۳ء/۱۲۶۹ھ اور ۳۰ اگست ۱۸۷۳ء (۶ رجب ۱۲۹۰ھ) کے درمیان کی ہیں۔

۴۔ **بیاض اشرف محمد خاں**، حکیم اشرف محمد خاں بھوپال کے ذی علم حاذق طبیبوں میں تھے۔ نسخہ نویسی میں ملکہ اور دست شفا کی وجہ سے ان کا مطب مرجع خلائق تھا۔ یہ حکیم محمد یوسف خاں (وفات ۱۳ ربیع الاول ۱۲۶۴ھ) کے صاحبزادے تھے اور ریاست کے نواب خاندان سے قرابت قریبہ رکھتے تھے

Marfat.com

ان کی پیدائش کی خوشی میں نواب سکندر بیگم نے قیدیوں کو رہا کیا تھا اس لیے یہ "بندی چھوڑ" کہلاتے تھے۔ بھوپال میں اسی نام سے شہرت ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں انھوں نے مجاہدین کا ساتھ دیا۔ نواب سکندر بیگم نے جو انگریزوں کی طرفدار تھیں "باغیوں اور مفسدوں" کے خلاف کارروائی کی اور بعض دوسرے افراد کے ساتھ حکیم بندی چھوڑ بھی قید میں مبتلا ہوئے۔ انھوں نے بیاض میں ایک جگہ لکھا ہے "۲۸ ربیع الثانی ۱۲۷۴ھ ایام غدر میں مردمان ذیل کو نواب سکندر بیگم صاحبہ نے بطور حوالات بہ پیشی صاحب اجنٹ روانہ سیہور کیا۔ فریدالدین، سعیدالدین، حکیم بندی چھوڑ خان، منصب علی، بخشی محمد طاہر، قاضی کوثر علی، دیوان پربھو لال، باقر علی اور گرگڑھی سیہور میں نظر کشی ہوئے۔ اور ۹ جمادی الاول ۱۲۷۴ھ گڑھی سے اٹھ کر چھاؤنی سیہور میں مقیم ہوئے، اور بتاریخ ۲ صفر ۱۲۷۵ھ کو پھر گڑھی میں آکر قیام کیا اور بتاریخ ۵ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ کو حکیم بندی چھوڑ خاں اور فریدالدین گڑھی سیہور سے فتح گڑھ آئے اور بتاریخ ۱۷ ذی قعدہ ۱۲۷۹ رہائی پاکر حکیم بندی چھوڑ خاں اپنے گھر بخیر و عافیت آئے اور فریدالدین نے فتح گڑھ میں خودکشی کی۔"

حکیم بندی چھوڑ نے دو سو صفحہ کی اس بیاض میں اپنے ذاتی مجرب و قابل اعتبار نسخے درج کئے ہیں۔ راقم کے ذخیرہ میں حکیم بندی چھوڑ کی درج ذیل اردو کتابوں کے بھی خطی نسخے ہیں جو سب بخط مصنف ہیں۔

۱۔ **اشرف الاسرار**: اس میں امراض کے دلائل اور ردی و محمود علامات کا بیان ہے یہ دلائل اطباء متقدمین کے تجربات کے علاوہ ان کے ذاتی تجربوں پر مبنی ہیں۔ یہ کتاب انھوں نے اپنے صاحبزادہ عنایت محمد خاں کی تعلیم کے لئے مرتب کی تھی۔ یہ بھی تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔ **بحث بحران**: یہ رسالہ بھی انھوں نے اپنے صاحبزادہ عنایت محمد خاں کے لیے تالیف کیا ہے۔ اس میں ۲۲ (بائیس) صفحات ہیں۔

۳۔ **رسالہ حمی دق**: نواب شاہ جہاں بیگم اور نواب صدیق حسن خاں کے نام معنون ہے۔ شعبان ۱۲۹۵ھ میں یہ رسالہ انھوں نے اپنے صاحبزادہ عنایت محمد خاں کی طبی تعلیم کی غرض سے مرتب کیا ہے۔ اس میں انھوں نے جو تجربات پیش کئے ہیں دیباچہ کے مطابق وہ ان کے چالیس سالہ مطب کا نچوڑ ہے۔

۵۔ **بیاض علی گیلانی**: حکیم علی گیلانی عہد اکبری کا مشہور طبیب اور مصنف ہے۔ دوسرے

Marfat.com

علمی کارناموں کے علاوہ عربی میں قانون کی شرح کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ بیشتر شروح کا تعلق قانون کے کلیاتی حصہ سے ہے لیکن مکمل قانون کی شرح کا شرف صرف دو شارحین کے حصہ میں آیا ہے ایک علاء الدین قرشی المعروف بہ ابن نفیس اور دوسرے ہندوستان کا مایہ ناز طبیب علی گیلانی۔ جامع الشرحین کے نام سے شرح آملی کے ساتھ گیلانی کی شرح کلیات طبع ہو چکی ہے لیکن باقی حصوں کی شرح مخطوطات کی شکل میں ہندوستان کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہے۔ شرح قانون کی تصنیف کے علاوہ بیاض کی شکل میں اس نے اپنے تجربات بھی جمع کئے ہیں۔ اس بیاض کی نایابی کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اطباء عہد مغلیہ میں حکیم کوثر چاندپوری نے لکھا ہے "اکثر طبی کتابوں میں تجربات گیلانی کا نام بھی گزرا ہے لیکن تجربات حکیم علی کے متعلق وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی کوئی مجلد کسی لائبریری میں ہے یا نہیں۔" روغن زیبودار حکیم علی کے اختراعات میں ہے۔

حکیم علی علوم متداولہ میں شیخ عبدالنبی اور طب میں اپنے ماموں حکیم الملک شمس الدین گیلانی اور فتح اللہ شیرازی کا شاگرد تھا۔ حذاقت اور معالجہ کے ساتھ ہی سیاسی طور پر بھی اس کی شخصیت ممتاز تھی۔ لاہور میں حکیم علی کا حوض مشہور تھا۔ جس میں اس نے کمال فن کا مظاہرہ کیا تھا۔ آگرہ میں بھی اس نے اس قسم کا ایک حوض بنوایا تھا۔ عہد اکبری میں اسے ہفت صدی منصب، جالینوس الزماں کا خطاب اور صوبہ بہار کی صدارت حاصل تھی۔ جہانگیر کے زمانہ میں دو ہزاری منصب عطا ہوا۔ ۵ محرم ۱۰۱۸ھ تاریخ وفات ہے۔

زیر نظر مخطوطہ کی کتابت اولاد علی نے ۲۹ ربیع الاول ۱۲۵۲ھ کو فرخ آباد میں کی ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۹۰ھ میں اکبر حسین کی ملکیت رہا ہے۔ صفحہ آخر پر ان کے دستخط ہیں۔

راقم کے ذخیرہ میں اس بیاض کا دوسرا نسخہ بھی ہے جسے نواب محمد شاہجہاں خاں نے ۵ جمادی الاول ۱۲۵۱ھ کو نقل کیا ہے اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۵۱ھ کو سید احمد حسین نے اس کے مقابلہ و تصحیح کے فرائض انجام دیئے ہیں۔

۶۔ **تحفۂ دوستان**، مؤلفہ سید ماجد علی عظیم آبادی: مؤلف کتاب عظیم آباد (پٹنہ) کے رہنے والے ہیں۔ والد کا نام سید امام علی رضوی ہے۔ اپنے استاذ حکیم امام بخش اور ان کے بیاض کے حوالہ سے متعدد نسخے نقل کئے ہیں۔ منشی قاسم علی کا بھی بطور استاذ ذکر ہے اور انہیں طبیب حاذق لکھا ہے ایک

Marfat.com

محرر نسخہ لالہ رام دیال اور ایک نسخہ محی الدین خاں کے حوالہ سے مرقوم ہے۔ "تحفہ دبستانی" سا غرچیار" سے تاریخ تالیف ۱۲۶۵ھ برآمد ہوتی ہے۔

علاج امراض پر یہ نسخوں کا اچھا مجموعہ ہے۔ منقولات کے علاوہ اصول علاج سے بھی گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب دو مقالوں اور خاتمہ پر مشتمل ہے، لیکن یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ اس مجموعہ میں درج ذیل دیگر رسائل شامل ہیں۔

(۱) خمسہ عشرون قضایا بقراط (۲) دلائل نبض یوسفی (۳) دلائل بول یوسفی تالیف ۹۴۲ھ (۴) مختصر البیان فی ضروریات البحران۔ محمد بدر الدین بن خواجہ جمال الدین۔ (۵) انیس التشریح (علم تشریح کی مشہور جامع کتاب ہے) (۶) رسالہ ستہ ضروریہ یوسفی۔ تالیف ۹۴۴ھ (۷) رسالہ ماکول ومشروب یوسفی (منظوم) (۸) رسالہ حمیات مفردہ و مرکبہ۔ حکیم سید حیدر علی تلمیذ حکیم میر محبوب علی (زمانکمن)۔

ان میں صرف رسالہ ماکول ومشروب میں تاریخ کتابت ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۶ھ بروز یکشنبہ درج ہے، لیکن چونکہ پورے مجموعے کا کاغذ اور خط یکساں ہے اس لئے تمام رسائل کی کتابت تقریباً اسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

ترجمہ عین الخواص، امیر ابونصر اسفارینی بن رستم دیلمی کی عربی کتاب "عین الخواص" کا فارسی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ ۶۲۶ھ میں سلطان دیالم احمد بن ہوشنگ بن اسفندیار کے حکم سے کیا گیا ہے۔ کتاب تین مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقالہ اوّل میں حیوانات، مقالہ دوم میں نباتات اشجار و خشائش اور مقالہ سوم میں جواہر و احجار کے خواص لکھے گئے ہیں۔ مترجم کا نام کتاب سے ظاہر نہیں ہوتا۔ دیلمی کی کتاب عین الخواص کا ذکر کشف الظنون میں ہے۔

ترکیبات طعومات: مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلتا۔ اس میں مختلف غذاؤں مثلاً مقلیٰ گوشت، مختلف قسم کے دوپیازے، دوپیازہ کلہ، دوپیازہ بادنجان، دوپیازہ کریلہ، دوپیازہ قلیہ، دوپیازہ کچنال، دوپیازہ، ساگ چولائی، مختلف قسم کے بھرتے، پلاؤ، تہوئی، مُتنجن، نان ورق، بورانی، حلوہ کی تیاری کے طریقے تحریر ہیں۔ خصوصیت یہ ہے کہ محض پکانے کا طریقہ درج نہیں بلکہ غذا کو طبی لحاظ سے مفید بنانے کے لئے انہیں مختلف ادویہ کی آمیزش کے ساتھ ترکیب دیا گیا ہے۔ خوشبودار ادویہ

Marfat.com

ور مسالوں مثلاً قرنفل، دارچینی، زعفران، ادرک، مرچ سیاہ، کشنیز، الائچی، بادام، کشمش، پستہ
شنگرف وغیرہ کی شمولیت سے ذائقہ کی لذت کے علاوہ طبی فوائد حاصل کئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع کے
لحاظ سے منفرد کتاب ہے۔ کتابت ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

تریاق فاروق، مؤلفہ حکیم کمال الدین حسین شیرازی: حکیم کمال الدین بن حکیم نور الدین بن
مولانا کمال الدین صفوی عہد کے ایران کے نامور طبی اساتذہ میں ہیں۔ حکیم کمال الدین نے شاہ اسماعیل
صفوی کے ہاں طبی خدمات انجام دیں۔ یہ شاہ نور الدین نعمت اللہ الباقی الحسینی کا مرید و معتقد تھا۔
یزد میں جہاں ان کا قیام تھا وہاں ایک مدت تک یہ طبی معالجہ میں مشغول رہا۔ شاہ اسماعیل صفوی کی وفات
تک وہاں اس کی اقامت رہی۔ شاہ طہماسپ حسینی صفوی کے سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد
وہاں کے دربار سے وابستہ ہوا پھر شاہ اسماعیل ثانی کے زمانہ میں اسے اور عروج حاصل ہوا۔ لیکن بعض
مخالفتوں کی وجہ سے اسے قزوین چھوڑنا پڑا اور وہ گیلان خان احمد خاں شاہ کی خدمت میں پہونچا
جہاں اس کا نہایت اعزاز و اکرام ہوا۔ خان احمد نے اسے اپنا طبیب اور مصاحب خاص بنایا اور عہدہ
صدارت پر فائز کیا۔

یزد کے زمانہ قیام میں شاہ نعمت اللہ کے ایما پر اس نے تریاق فاروق تصنیف کی۔
اس کتاب میں تریاق کبیر یعنی تریاق فاروق پر شرح و بسط لکھا ہے۔ یہ ایک مقدمہ، تین رکن اور خاتمہ
پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں اس کی وجہ تسمیہ اور محاسن پر روشنی ڈالی ہے۔ پہلے رکن میں اس کے نسخوں
پر تفصیلی بحث ہے، دوسری رکن میں اس کی مفردات کا بیان ہے جس میں ان کی ماہیت، درجات
اور جزئی و کلی افعال سے بحث کی گئی ہے۔ اس طرح نسخہ میں شامل ہر دوا کی کافی تفصیل آگئی ہے۔
یہ حصہ ادویہ مفردہ سمیہ کے لحاظ سے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ تیسرے رکن میں سبب ترکیب
تریاق اور اس کے اجزا کے انتخاب کی وجہ لکھی گئی ہے۔ خاتمہ میں تریاق کی عمر اور قواعد امتحان اور فوائد
و خواص بیان کئے ہیں۔ علم السموم کے مطالعہ میں یہ ایک اہم کتاب ہے۔ طب یونانی میں سموم و تریاق کو سمجھنے
میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ اس موضوع پر اس قدر مکمل اور جامع انداز میں دوسری نہیں لکھی
گئی ہے۔ مخطوطہ میں ۶۶ صفحات ہیں۔

تعلیمات بہادر شاہی، مؤلفہ حکیم عسکری: تعلیم الطب بہادر شاہ اور تعلیمات عسکری

Marfat.com

سے بھی اس کتاب کو موسوم کیا گیا ہے ۔ مؤلف کتاب حکیم عسکری کے بارہ میں کتاب سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کی ایک کتاب مقدمۃ الطب بھی ہے ، ۴۷۶ صفحات کی ضخیم کتاب "تعلیمات بہادر شاہی" طبیات طب سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس کی ترتیب کلیات کی عام کتابوں سے مختلف ہے ۔ یہ سات اظہار پر منقسم ہے ۔ اظہار اول فضیلت طب ، دوم آداب و اخلاق اطباء ، سوم ضروری علوم برائے طبیب ، چہارم حد طب ، پنجم احوال بدنی (صحت و مرض وغیرہ) ششم موضوعات طب ، ہفتم تقسیم طب (جزو علمی و جزو عملی) پھر جزو علمی میں امور طبیعیہ ، علم الاحوال و الاسباب و الاعراض ، نبض و بول و براز کا بیان شامل ہے ۔

دوسرا حصہ جو جزو عمل سے لیطرلق کلی متعلق ہے اس میں بحث اول بیان حیات و موت بحث دوم تدابیر مولود اور بحث سوم حفظان شبان میں ہے ۔ جزو علمی کی کتابت حکیم فیض علی خاں نے کی ہے ، اور جزو عملی سید احمد علی کے قلم سے بروز دوشنبہ ۱۲۲۰ھ کو مکمل ہوا ہے ۔ ایک ورق پر ۱۲۱۹ھ کی مہر کندہ ہے ۔

خلاصۃ الادویہ ، مؤلفہ حکیم میر جان : حکیم میر جان لکھنؤ کے فاضل طبیب تھے ۔ ان کی مہارت فن اور حذاقت کا عام شہرہ تھا ، شوال ۱۲۶۱ھ وفات پائی ۔ سید علی اوسط لکھنوی نے "ماہ شوال حیف لیل خمیس" سے تاریخ نکالی ۔

یہ مختصر تالیف جدول کے طرز پر ادویہ مفردہ کے بیان میں ہے اور اسے سات دوائر میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ منشا یہ ہے کہ بیک نظر دوا کے اقسام کی تفصیل سامنے آجائے ۔ مؤلف نے غرہ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ سے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا اور غرہ جمادی الثانی میں اس کی تکمیل کی ۔ یہ کتاب غازی الدین حیدر کی بارگاہ میں پیش کی گئی ہے ۔ ۱۹ رمضان ۱۲۵۱ھ کے اس مکتوبہ نسخہ کے کاتب کا نام مظہر علی ہے اس طرح یہ نسخہ مؤلف کی حیات میں لکھا گیا ہے ۔

دستور الاطباء ، مؤلفہ امان اللہ حسینی المخاطب بخان زمان فیروز جنگ : مؤلف کتاب خان خاناں مہابت خاں (وفات ۱۰۴۴ھ/۱۶۳۴ء در برہانپور) سپہ سالار شاہجہان کے صاحبزادے ہیں ۔ امور سلطنت کے ساتھ ہی طب میں دستگاہ کامل رکھتے تھے ۔ ابتداءً کابل کے گورنر رہے پھر منصب عطا ہوا بعد میں بنگال کے گورنر بنائے گئے ۔ شاہجہاں نے پنج ہزاری منصب خان زمان کا خطاب

اور مالوہ کی صوبیداری سے سرفراز فرمایا۔ آخر میں دکن میں مامور ہوئے اور وہیں بالاگھاٹ میں ۱۰۴۶ھ/ ۱۶۳۶ء میں سفر آخرت اختیار کیا۔ یہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ام العلاج کے علاوہ جو طبع ہو گئی ہے، گنج بادآورد ان کی مشہور طبی کتاب ہے۔ تاریخ عام، چہار عنصر دانش اور ایک دیوان بھی ان کی تصانیف میں ہے۔

دستور الاطبار ۱۰۴۸ھ میں برہان پور میں تصنیف کی گئی ہے۔ دیباچہ کے مطابق یہ دستور الاطبار دراصل "دستور الحل اطبار ہند" ہے، اس میں غذا اور شراب کے فوائد اور نقصانات پر بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ غذا میں گوشت، شہد اور سبزیوں کے تعلق سے کافی معلومات فراہم کی گئی ہیں اور کتاب کی ۹ تدبیریں اس سے متعلق ہیں۔ دسویں اور گیارہویں تدبیر ادویہ کے بیان میں ہے۔ پہلے استفراغ کرنے والی دوائیں اس کے بعد ادویہ مسہلہ بیان کی گئی ہیں۔ بارہویں تدبیر سے معالجات امراض کا بیان شروع ہوتا ہے، اور مختلف نظام کے امراض کا علاج ترتیب کے ساتھ لکھا ہے۔ اس طرح کتاب ۶۱ تدبیروں پر تقسیم ہے۔

مخطوطہ ۹ رجب ۱۲۵۳ھ کو [illegible] آباد میں بندہ علی نے نقل کیا ہے۔

دستور الصید مؤلفہ خواجہ محمد رضا بن خواجہ محمد یوسف: یہ کتاب اگرچہ شکار کے قوانین اور جانوروں کے احوال میں ہے اور یہ ۱۹۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں متعدد باب جانوروں کی دوا و علاج کے بیان کے لئے مخصوص ہیں۔ علم الادویہ کے نقطہ نظر سے ان دواؤں کے مطالعہ کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ آخری بات فرہنگ اسامی ادویہ سے متعلق ہے۔

یہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کی ۱۰۹۹ھ کی تالیف ہے۔ اورنگ زیب کے علاوہ حسن علی خان بہادر کی بارگاہ میں بھی نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ مؤلف دہلی کا باشندہ تھا اس نے شاہجہان آباد عرف دہلی استعمال کیا ہے۔ نسخہ بہت خوشخط اور اہتمام سے لکھا ہوا ہے۔ سرخیاں روشنائی سے ہیں۔ ۲۲۸ صفحات کی اس کتاب کا پہلا اور آخری ورق نایاب ہے۔

دستورات علاج علوی خان: حکیم محمد ہاشم شیرازی المعروف بہ نواب معتمد الملک حکیم علوی خان ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۶۹ء میں شیراز میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۱۱ھ میں ہندوستان آئے پہلے اورنگ زیب کی خدمت سے اس کے بعد محمد اعظم کی سرکار سے وابستہ رہے۔ بہادر شاہ کے زمانے میں بھی وہ بلند مرتبہ رہے اور علوی خان کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ محمد شاہ [illegible] گیا۔ چھ ہزاری منصب اور معتمد الملوک کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۱۵۱ھ میں نادر شاہ انہیں اپنے ہمراہ

Marfat.com

نے گیا وہاں سے حج بیت اللہ سے فارغ ہوتے ہوئے ۱۱۵۶ھ میں وہ ہندستان واپس آئے اور ۲۵ رجب ۱۱۶۰ھ / ۲۷؍۱۷۴۷ء کو فوت ہوئے۔ درگاہ حضرت نظام الدین میں آسودۂ خاک ہیں۔ نہ صرف شہرۂ آفاق معالج کی حیثیت سے ان کی حذاقت اور مسیحائی کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مذکور ہیں بلکہ ان کے درس کی وسعت کا یہ عالم رہا کہ ہندوستان کے بیشتر گرامی منزلت طبیبوں کا سلسلہ ان پر منتہی ہوتا ہے۔ بے شمار طلبا نے ان سے استفادہ کیا۔

تذکرۃ العلاج (کتب خانہ دار العلوم دیوبند میں دو جلدوں پر مشتمل اس کا مخطوطہ علوی خاں کی حیات میں لکھا گیا ہے۔ اس پر محمد شاہ کی ۱۱۳۲ھ کی مہر کندہ ہے۔ عشرہ کاملہ، قرابادین علوی خاں، المفردات علوی خاں وغیرہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ مطب علوی خاں ان کی عام مقبول کتاب ہے۔ دستور العلاج میں امراض مثلاً سوداء لقینیہ، استسقاء، قرحہ کلیہ و مثانہ اور بواسیر کے علاج کے قوانین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مظہر علی نے ۱۹ محرم ۱۲۴۶ھ اس نسخہ کی کتابت کی ہے۔

دستور العمل، حکیم شفائی خاں: طبی دستور العمل پر متعدد مشہور ماہرینِ طب نے قلم اٹھایا ہے۔ اس موضوع کا تعلق اعلیٰ علمی یا کتابی قابلیت سے زیادہ فنی حذاقت، معالجانہ شعور اور مطب و نسخہ نویسی میں مہارت سے ہے۔ اس لئے عام مصنفین کے بجائے حاذق طبیبوں نے اپنے تجربات اور معالجات کی روشنی میں اس موضوع پر لکھا ہے۔ اس قسم کی کتابوں میں مطب میں کام آنے والے رموز و نکات ملتے ہیں اور ایک معالج کے لیے وہ ضروری باتیں جن سے وہ کامیابی کے ساتھ علاجی فرائض انجام دے سکتا ہے۔

حکیم محمد ارشد بن عبدالشافی خاں مسیح الملک دہلوی المعروف بہ شفائی خاں (وفات ۱۲۲۰ھ) مشہور معالج اور مصنف ہیں۔ دہلی سے احمد شاہ درانی کے حملے کے وقت فیض آباد منتقل ہوئے۔ اس دستور العمل میں سبب مرض پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے علامات، تشخیصی نکات اور اصول علاج کے بعد معمولات مطب نسخے تحریر کئے گئے ہیں۔ علامات مرض کے بیان میں خوبی یہ ہے کہ ان سے تشخیص مرض میں خاصی رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ شفاء العلیل، فوائد شفائیہ شرح موجز القانون کے علاوہ جواہر المعانی نیز لکھا ان کی ایک کتاب ہے۔ اس میں ادویہ غذائیہ کے جرم کے عدم بقا پر لکھا ہے۔

Marfat.com

معرزا حیدر نے ادعاء المجانین کے نام سے اس کی تردید میں مولانا دلدار علی (وفات ۱۲۳۵ھ/ ۱۸۱۹ء) کی حیات میں ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ اسٹیٹ لائبریری اور رضا لائبریری میں ہے۔ جنیہ المجانین فی ادحراء المعاندین کے نام سے ایک کتاب دارالعلوم دیوبند میں بھی ہے۔ دستور العمل کا یہ نسخہ ۱۶۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ۸ رجمادی الثانی ۱۲۶۹ھ کا مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام باقر علی ہے۔

دستور العمل قرابادین شفائی کا ایک نسخہ جواہر میوزیم مولانا آزاد لائبریری میں بھی ہے۔ عہد اکبری کا طبیب مظفر بن محمد الحسینی (وفات ۱۰۲۷ھ) بھی اپنے تخلص "شفائی" سے مشہور ہے۔ قرابادین شفائی اس کی مقبول عام کتاب ہے۔

رسالہ ادویہ مفردہ و مرکبہ امراض عین، مؤلفہ حکیم باقر۔ عماد الدین محمود شیرازی کا بیٹا حکیم محمد باقر بھی اپنے وقت کا حاذق معالج اور ماہر امراض چشم تھا۔ یہ شاہ عباس صفوی کے دربار سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے آنکھ کی بیماریوں کے علاج پر شہنشاہ کے لیے یہ کتاب تصنیف کی، اس کی فرمائش شاہ نے اس وقت کی تھی جب سنہ ۱۶۰۲ء میں تبریز پر حملہ کرنے کے لیے اصفہان چھوڑ رہا تھا اور حکیم باقر اس کے ہمراہ تھا۔ حکیم باقر کے تلامذہ میں صدر الدین بن فخر الدین شیرازی المشہور بہ مسیح الزمان (وفات ۱۰۶۱ھ) ہیں۔ صدر الدین شیرازی عہد رسالت کے طبیب حارث بن کلدہ کی اولاد میں سے تھے۔

۸۶ صفحات کا یہ رسالہ امراض عین اور قروح اورام اور جراحات کی مفرد و مرکب دواؤں پر مشتمل ہے۔ فصل سوم میں مفرد دواؤں کا بیان ہے اور یہی اس کتاب کا اصل حصہ ہے۔ اس میں امراض کے متعلق مفردات درج ہیں۔ مرکبات میں شیافات، اکحال ذرور، برود، باسلیقون، مصل وغیرہ کے بہت سے نسخے بیان کیے ہیں۔ ادویہ مفردہ قروح و جراحات کی تعداد ۲۰ ہے۔ علم الجراحت کے مطالعے میں یہ حصہ نہایت قابل قدر ہے۔ مرکب ادویہ میں مراہم اور طلاء وغیرہ کے کافی نسخے درج ہیں۔ تدبیر الاستفراغ کے نام سے بھی حکیم محمد باقر کا ایک رسالہ ہے۔

رسالہ افیون، مؤلفہ عماد الدین محمود شیرازی: لسان الاطباء میر عماد الدین محمود شیرازی مرزا بزرگ نہایت قد آور شخصیت ہے۔ اس کی تصانیف و مؤلفات اس کے فضائل اور کمال فن کا آئینہ ہیں۔ طبی علوم کے دقائق میں اسے ید طولی حاصل تھا۔ سلاطین و امراء کے دربار سے وابستگی رہی وہ شاہ اسماعیل صفوی کا طبیب خاص تھا۔ ابوالحسن علی بن موسی رضا کے آستانہ سے بھی منسلک رہا۔ اس کی تصانیف میں رسالہ

Marfat.com

افیون اپنی نوعیت اور مضمون کے اعتبار سے منفرد ہے ۔ ۸۲ صفحات کے اس خاصے ضخیم رسالہ میں افیون کا ماہیت، طبیعت، کیفیت استخراج، خالص افیون کی صفات و طریق امتحان، مدت عمر، کیفیت استعمال، منافع و مضار، علاج سمیات افیون، سبب نشہ و نشاط، رفع عادت افیون، عوارضات بعد از ترک افیون کے استعمال سے لاحق ہونے والے امراض کا علاج، افیون کے استعمال کا طریقہ، مرکبات افیون مثلاً برشعثا وغیرہ کے علاوہ دوسری نشہ آور دوائیں مثلاً اجوائن خراسانی، جوز ماثل، شوکران، لفاح، بیروح الصنم، کے علاوہ مفرح ادویہ مثلاً زعفران، عنبر، الائچی، کندر، قہوہ کو بھی مختصر بیان کیا ہے۔ سمیات کے مطالعہ میں نہایت اہم کتاب ہے ۔

خدابخش پٹنہ کے ناقص الطرفین نسخہ کے علاوہ ادارہ تاریخ و تحقیق طب نئی دہلی اور اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں اس کے نسخے ہیں ۔ رضا لائبریری رامپور میں اس کی ایک تلخیص موجود ہے ۔ صاحب تلخیص کا نام رسالہ سے معلوم نہیں ہوتا ۔

راقم الحروف کے ذخیرہ کا نسخہ ۱۱۰۵ھ اور ۱۱۰۷ھ کے درمیان کا مکتوبہ ہے ۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں عمادالدین کے رسالہ جدری و آتشک کے علاوہ رسالہ بیخ چینی، رسالہ افیون اور رسالہ امراض صبیان بھی محفوظ ہیں ۔

رسالہ جراحی، مؤلفہ حکیم جبری ڈسلوا: فن جراحت پر ہندوستانی اطباء نے زیادہ کام نہیں کیا ہے اور یوں بھی اس موضوع پر طب یونانی میں کم کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ حکیم جبری ڈسلوا کی ۲۴ صفحات کی یہ کتاب اس مضمون میں ایک قابل قدر اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس میں امراض جراحیہ کو شرح و بسط سے بیان کرنے کے ساتھ ہی ان کے مفید اور کارآمد نسخے تحریر ہیں ۔ یہ مخطوطہ مصنف کے قلم کی یادگار ہے ۔ بمقام بیدر میں ۲۷ رجولائی بروز دوشنبہ ۱۸۲۷ء اس کی کتابت ہوئی ہے ۔ راقم کے ذخیرہ میں اس کا دوسرا نسخہ بھی محفوظ ہے ۔

رسالہ چوب چینی، مؤلفہ حکیم عمادالدین محمود شیرازی: چوب چینی (SMILAX) جو SARSAPARILLA کا مشرقی بدل ہے ۔ زہر کے تریاق کے طور پر معلوم کی گئی ہے ۔ اس سے پہلے متعدد تریاق دریافت کیے گئے تھے ۔ لیکن مصنفین نے ان کی زود اثری کے بارے میں بہت زیادہ وثوق سے کوئی بات نہیں لکھی تھی ۔ چوب چینی ایرانی اطباء کی دریافت ہے ۔ جس سے ایران و ہند

Marfat.com

طبی دنیا کو سب سے پہلے عماد الدین کے اس رسالے نے متعارف کرایا۔ اس نے لکھا ہے کہ مشہور و معروف دواؤں پر طبی کتابوں میں کافی معلومات پیش کی گئی ہیں لیکن چوب چینی کے خواص و منافع چونکہ ابھی معلوم نہ تھے اس لیے اس رسالہ میں اس پر لکھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ رسالہ شاہ سلیمان صفوی کے حسب الامر تصنیف ہوا ہے۔ تاریخ تصنیف ۹۹۳ھ/۱۵۸۵ء ہے۔ اس میں چوب چینی کی دریافت، مزاج، مختلف امراض میں اس کی افادیت، استعمال کی شرطوں اور کھانے کے طریقوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

مخطوطہ تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ کاتب کا نام سید ہدایت ہے۔ کتابت صفر سنہ ۲۱ جلوس شاہ عالم میں ہوئی ہے۔

رسالہ چوب چینی، مؤلفہ حکیم نوراللہ: علاء الدین محمود شیرازی کا ہم عصر حکیم نوراللہ علاء الدین چوب چینی پر پہلے لکھنے والوں میں ہے۔ اس کے رسالہ نے بعد کے مصنفین کے لیے رہنمائی کا کام کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ حکمائے فرنگ نے چوب چینی کی اگرچہ بیس خاصیتیں لکھی ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی اور دوسرے منافع ہیں۔ اطبائے فرنگ نے جن بیس امراض میں اس کی افادیت بیان کی ہے ان میں آتشک کہنہ، استسقاء، مالیخولیا، برص، بہق، جذام، فالج، لقوہ، قرع، بواسیر، حمی ربع، جرب، حکہ، داء الفیل، داء الثعلب اورام احشاء، صرع، قمدر وغیرہ ہیں۔ رسالہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا حکیم نوراللہ کا بیس برس ہندوستان میں قیام رہا اور یہاں کے اطباء سے انھیں اس کے جو فوائد معلوم ہوئے انہیں انھوں نے قلمبند کیا۔

نسخہ کی کتابت ۱۶ ربیع الاوّل ۱۱۴۹ھ کو ہوئی ہے۔

رسالہ چوب چینی و قہوہ و چائے، مؤلفہ مرزا قاضی بن کاشف الدین: مرزا قاضی بن کاشف الدین محمد یزدی (وفات ۱۰۷۵ھ/۱۶۶۴ء) شاہ عباس صفوی کے طبیب کا بیٹا اور اصفہان کا قاضی القضاۃ تھا۔ اس کے رسالہ چوب چینی کی تاریخ تصنیف تقریباً ۱۶۵۰ء ہے اور یہ شاہ عباس صفوی کے نام معنون ہے۔ اس کے مطابق چوب چینی سنہ ۱۴۹۰ء میں شاہ اسمٰعیل صفوی کے زمانہ میں اطبائے فرنگ کی تصانیف کے ذریعہ بلاد عراق میں متعارف ہوئی۔ یہ وہی سال ہے جس میں آتشک کا ظہور ہوا لیکن جیسا کہ ڈاکٹر الگوڈ نے بھی لکھا ہے قاضی کا یہ بیان بہت مشتبہ ہے اور اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ سترہویں صدی کے وسط سے قبل خود یورپ میں چوب چینی سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔ دوسرے یہ کہ بہاء الدولہ نے جس نے نہ صرف یہ کہ پہلی مرتبہ آتشک کو بیان کیا ہے بلکہ اس کے علاج سے اپنی کتاب خلاصۃ التجارب میں تفصیل

Marfat.com

سے بحث کی ہے۔ اس دور کا ذکر نہیں کیا ہے، جب کہ چوب چینی اس مرض کی خاص دوا قرار دی گئی ہے اس لیے عماد الدین کے سر ہی سب سے پہلے اس سے متعارف کرانے کا سہرا جاتا ہے۔ الگوڈ کا اندازہ ہے اس کا رسالہ چوب چینی ۱۵۵۰ء کے قریب لکھا جانا چاہئے لیکن الگوڈ کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ رسالہ کی تاریخ تصنیف ۹۹۳ھ / ۱۵۸۵ء ہے۔

مرزا قاضی نے لکھا ہے کہ اطبائے فرنگ کے یہاں اس کے مزاج کا ذکر نہیں تھا۔ عماد الدین محمود نے اس کا مزاج متعین کیا اور حار رطب قرار دیا۔ قاضی کا بیان ہے کہ اس کے والد کاشف الدین اس کے قائل تھے اور حکیم کمال الدین حسین شیرازی نے بھی اسی کو نقل کیا ہے۔ لیکن مرزا قاضی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس کا مزاج دلیل و تجربہ کی روشنی میں مرکب القوی بتایا ہے، اور کہا ہے کہ یہ حار نہیں ہے۔ بلکہ سرد جزہی اس میں غالب ہے اور یہ خشک ہے نہ کہ رطب۔ چونکہ یہ آتشک کی مخصوص دوا تھی اور خود آتشک کا شمار ان امراض میں ہے جس کا تقریباً اسی زمانہ میں ظہور ہوا تھا۔ اس لیے عماد الدین نے نہ صرف چوب چینی بلکہ آتشک پر بھی مستقل کام کیا۔

مرزا قاضی نے تجربات و معالجات کی روشنی میں اس کے استعمال و منافع پر لکھا ہے۔ اس رسالہ میں جہاں وہ ایک تجربہ کار معالج کی حیثیت سے نظر آتا ہے وہاں اس سے اس کی ندرت ذہنی اور ذوق تحقیق کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ جگہ جگہ اپنے پیش رو مصنفین سے اختلاف کرتا ہے۔ اس نے نتائج تک پہونچنے کی خود کوشش کی ہے۔ اور عماد الدین کی باتوں کو دہرایا نہیں ہے اسی لیے اس کے یہاں بعض نئی چیزیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اس رسالہ کے آخر میں قہوہ اور چاہ کے منافع پر بھی مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔ بعد کے مصنفین کے یہاں مرزا قاضی کے کثرت سے حوالے ملتے ہیں۔ مخطوطہ نہایت خوش خط مطلیٰ و مذہب ہے۔ ۲۱ صفحات کے پورے مخطوطہ کی زمین طلائی ہے۔ حاشیہ کی لائنیں بھی دوسرے رنگوں کے علاوہ سنہری ہیں پہلے صفحہ کا لاجوردی و طلائی کام اور اس کی زینت و آرائش دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ تاریخ کتابت درج نہیں ہے لیکن یہ یقیناً شاہی خاندان کے کسی فرد کے لئے لکھا گیا ہے۔

راقم کے ذخیرہ میں اس کا دوسرا خطی نسخہ بھی ہے جو ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی کتابت ۶ ربیع الاوّل ۱۱۴۹ھ کو ہوئی ہے۔

چوب چینی کے علاوہ خاد زہرا اور رسالہ جام جہاں نمائی عباسی" بھی اس کی تصانیف ہیں۔ جا

Marfat.com

بیان نما شاہ عباس صفوی کی فرمائش پر لکھا گیا ہے ۔ یہ شراب کے منافع ' پینے کے آداب و قواعد اور اس
مضرتوں کو دور کرنے کے بیان میں ہے ۔ اس رسالہ میں مرزا قاضی نے بہار الدین محمد العاملی کو اپنا استاد
بتایا ہے ۔ اس سے مرزا قاضی کے خطاب حکیم الملک کا بھی پتہ چلتا ہے ۔ ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء کی یہ تالیف
رضا لائبریری رامپور اور اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں ہے ۔

رسالہ در حمیات مرکبہ ' مؤلفہ مولانا رستم جرجانی : مولانا رستم جرجانی اپنے وقت کے کامل طبیب
تھے ۔ خان احمد بادشاہ گیلان کے اطبا و معالجین میں انہیں امتیاز خاص حاصل تھا ۔ کچھ ایسے حالات پیدا
ہوئے کہ انھیں وطن کو خیرباد کہنا پڑا ۔ پہلے حج بیت اللہ کے لیے گئے وہاں سے ہندوستان کا رخ کیا اور
دکن میں سلطان نظام شاہ کی سرکار سے وابستہ ہوئے ۔ یہ رسالہ انھوں نے علاقہ بیجاپور کے قیام میں
۹۷ھ میں اس وقت قلمبند کیا ہے جب نظام شاہ نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا ۔ یہ کل ۶ صفحے کا رسالہ
ہے ۔ اس میں جدول کے طرز پر حمیات کو بیان کیا ہے اور بخار کی نوبت اور وقفہ راحت پر جس خاص انداز
سے لکھا ہے وہ حمیات سے متعلق دوسرے مصنفین کے ہاں پڑھنے کو نہیں ملتا ۔ یہ ان کا اچھوتا طرز ہے ۔
تاریخ کتابت ۱۲ ربیع الاول ۱۱۴۹ھ ہے ۔

مولانا رستم جرجانی کی ایک کتاب رشیدیہ کا مخطوطہ حکیم علیم الدین بلخی ندوی پٹنہ کے ذخیرہ میں
ہے ۔ یہ نبض ' دلائل احوال تنفس ' بول ' عرق ' علاجات سموم کے بیان میں ہے ۔ یہ بڑا خوبصورت مطلی
مذہب نسخہ ہے اس کی کتابت ربیع الاول ۹۵۲ھ / ۱۵۴۵ء میں دولت آباد میں علی کرمانی کے ہاتھوں
ہوئی ہے ۔ ان کی ایک کتاب ذخیرہ نظام شاہی ہے ۔ جو سالار جنگ میوزیم میں موجود ہے ۔

رسالہ عالم شاہی ' مؤلفہ حکیم محمد شریف خاں : خاندان شریفی دہلی کے گل سرسبد اور حکیم
اکمل خاں کے بیٹے حکیم محمد شریف خاں ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۵ء میں بعہد محمد شاہ پیدا ہوئے ۔ خاندانی بزرگوں
کے علاوہ محشی و شارح اسباب و علامات حکیم عابد سرہندی کا (۱۱۵۱ھ / ۱۷۳۹ء) جیسے فاضل زمانہ
استاذ کی شاگردی کا موقع ملا ۔ شاہ عالم کے زمانہ میں ان کی علمی شہرت عروج کو پہونچی ۔ دہلی میں ان
کے مطب اور درس کی دھوم تھی ۔ ہندوستان بھر سے مریض اور طلبا ان کی خدمت حاضر ہوتے
تھے ۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۷ محرم ۱۲۲۱ھ / ۱۷۹۹ء میں فوت ہوئے ۔ شاہ عبدالعزیز نے " دخل
الجنۃ بلاحساب " تاریخ وفات کہی ۔ مہرولی میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی

Marfat.com

درگاہ میں مدفون ہیں ۔

یہ رسالہ ہندوستانی غذاؤں پر ہے اور اس میں مقامی پھلوں اور ترکاریوں کے خواص اور ان کی طبی منفعتوں پر تفصیل سے لکھا ہے نام بھی ہندوستانی استعمال کئے گئے ہیں ۔ طب یونانی کو ہندوستانی بنانے اور یہاں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیوں سے استفادہ کے سلسلہ میں حکیم شریف کی جو مساعی رہی ہیں یہ مختصر رسالہ انہی کا ایک حصہ ہے اور اسی کتاب تالیف میں اسی جذبہ کی کارفرمائی ہے کہ اطبا کو زیادہ سے زیادہ مقامی پیداوار کی طبی منفعتوں سے روشناس کرایا جائے ۔

رسالہ شاہ عالم کے نام معنون ہے ۔ ترقیمہ نہیں ہے لیکن کتابت میں خاص حسن اور اہتمام سے کام لیا گیا ہے ۔ پیشانی طلائی اور خوش نما رنگوں سے آراستہ ہے ۔ ہر صفحہ میں سنہرا اور آسمانی حاشیہ ہے ۔ اور سرخیاں سرخ روشنائی سے تحریر ہیں ۔ مخطوطہ جن لوگوں کی ملکیت رہا ہے ان میں کسی نے عدالت ہردوئی کے کسی مقدمہ کی تاریخ ۱۳ر اگست ۱۸۶۶ء بطور یادداشت درج کی ہے ۔

اس مجموعہ میں حکیم شریف خاں کا دوسرا رسالہ خواص الجواہر الموسوم تحفہ عالم شاہی بھی شامل ہے خواص جواہر پر ان کا یہ رسالہ تالیف شریفی کے حاشیہ پر طبع ہو چکا ہے لیکن ان کی دوسری کتابوں کی طرح طبی حلقوں میں معروف نہیں ہے ۔

مخطوطہ کی پیشانی دیدہ زیب حسین اور دلکش بیل بوٹوں اور رنگوں سے مزین ہے ۔ اور اس کے بھی ہر صفحہ میں خوبصورت سنہرا اور آسمانی حاشیہ ہے ۔ دونوں رسالے ایک ہی کاتب کے حسن کتابت کا مرقع ہیں ۔ ان کے علاوہ حکیم شریف خاں کی دوسری طبی تصانیف میں حاشیہ شرح اسباب علاج الامراض فوائد شریفیہ ، حاشیہ کلیات نفیسی ، عجالہ نافعہ ، تالیف شریفی ، ترجمہ و شرح حمیات قانون اور غیر طبی کتابوں میں ترجمہ قرآن مع تفسیر ، کاشف المشکوٰۃ (حدیث ، سوالات اربعہ (تصوف) ، آثار نبوت ، حاشیہ حمداللہ (منطق) ہیں ۔

ان کی تصانیف میں رسالہ چوب چینی ، رسالہ قوت باہ ، رسالہ مار الجبن انتقال کے بعد اور ترجمہ کلیات قانون ، ترجمہ معالجات بقراطیہ کے مسودے ان کی زندگی ہی میں ضائع ہو گئے تھے ۔ حکیم شریف خاں کے پوتے حکیم غلام محمد خاں کی تصانیف میں بھی ایک رسالہ عجالہ غریب یعنی چوب چینی میں ہے ۔ تالیف شریفی کے حاشیہ پر طبع ہو چکا ہے ۔ رسالہ ستہ ضروریہ ، رسالہ زبدۃ الاخلاق ، رسالہ احوال خنثیٰ کے علاوہ

Marfat.com

ان کا ایک رسالہ ماکول و مشروب بھی ہے۔

شفاء المجدور، مؤلفہ حکیم احمد اللہ: حکیم احمد اللہ حکیم علوی خاں کے صاحب فضل اور صاحب تصنیف تلامذہ میں ہیں۔ حیدر آباد میں قیام رہا۔ ابن سینا کی کتاب الادویۃ القلبیۃ کا فارسی میں تفریح القلوب کے نام سے انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔ تفریح القلوب کے تین خطی نسخے اسٹیٹ لائبریری، سالار جنگ اور نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد میں محفوظ ہیں۔ شفاء المجدور میں چیچک کی ماہیت، اقسام، اسباب، علامات، علاج، حفظ اعضاء اور دفع نشانات پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے اور یہ ۴۳ صفحات پر منقسم ہے۔

نسخہ کی کتابت ۱۰ رمضان ۱۲۳۹ھ بروز پنجشنبہ ہوئی ہے۔ کاتب کا نام نوازش علی ہے۔

شفاء المرض، مؤلفہ حکیم لوئس ڈ سلوا: بھوپال کے مشہور پرتگالی طبی خاندان ڈ سلوا کے ممتاز طبیب حکیم لوئس ڈ سلوا کی ۱۶۰ فصلوں پر مشتمل یہ تصنیف نہ صرف طب کے منظوم سرمایہ میں ایک اضافے کے بطور بلکہ ایک غیر ملکی خانوادہ کی طب کے علاوہ فارسی زبان و ادب میں مہارت کی بنا پر خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ خاندان جس طرح اپنی طبی خدمات کی وجہ سے شہرت یافتہ رہا اسی طرح اپنی شعری و ادبی خدمات کے لحاظ سے بھی اسے امتیاز حاصل ہے۔

حکیم لوئس ڈ سلوا کے جد امجد حکیم دون پیڈرو ڈ سلوا ترچناپلی سے ہندستان آئے اور شہنشاہ محمد شاہ کی بیٹی کے کامیاب علاج پر خردمند خاں کے خطاب سے نوازے گئے۔ پالکی جھالردار اور منصب عطا ہوا۔ سوائی جے سنگھ مہاراجہ جے پور بحصول اجازت محمد شاہ اپنے ہمراہ جے پور لے گئے بعد میں خاندان بھوپال منتقل ہوا ______ حکیم لوئس ڈ سلوا (ابن حکیم دون الیشٹس ڈ سلوا ابن حکیم دون جزی ڈ سلوا ابن حکیم شوبر ڈ سلوا ابن حکیم دون پیڈرو ڈ سلوا) کے دادا حکیم دون جزی ڈ سلوا معالجات پر تجربات دون جزی (مجربات مسیحی) جیسی اہم بالشان کتاب کے مصنف ہیں۔

حکیم لوئس کے بھائی حکیم جون ڈ سلوا کو نواب سکندر بیگم والیہ ریاست بھوپال نے ارسطوئے زماں کا خطاب دیا تھا۔ حکیم جوان ڈ سلوا کے پوتے حکیم الیاس ڈ سلوا عبرت (وفات ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء بعمر تقریباً ۸۵ سال) اس خاندان کے آخری اہم فرد تھے۔ یہ بھی صاحب تصنیف ہیں۔ ان کا ایک رسالہ "آفتاب نبض" (تاریخی نام ۱۳۳۴ھ) اور دوسرا تعلیم المبتدی ہے جس سے ان کا آغاز ترتیب

Marfat.com

۱۳۳۳ھ برآمد ہوتا ہے، اس کا دوسرا نام قلم مخزن حکمت ہے جس سے سن اختتام ترتیب ۱۳۳۵ھ نکلتا ہے۔ یہ دونوں رسالے اردو میں ہیں اور بخط مصنف یکم جولائی ۱۹۱۸ء کے لکھے ہوئے ہیں۔ راقم کے ذخیرہ میں ہیں۔

حکیم لوئس ڈسلوا کے بیٹے حکیم فرانسیس ڈسلوا فطرت اور حکیم تبیس ڈسلوا (وفات نومبر ۱۹۱۷ء) اپنے زمانہ کے اچھے شاعر و طبیب تھے۔ حکیم لوئیس ڈسلوا نے ۱۳۱۵ھ میں وفات پائی حکیم فرانسیس ڈسلوا فطرت نے قطع تاریخ وفات کہا ہے:۔

بماہ محرم کہ چوں بست و هفت ۔۔۔ سنہ سیزدہ پانزدہ باکریم
نماندہ بعالم فلاطون زمان ۔۔۔ ارسطو منش لوئسی صاحب حکیم

ادارہ تاریخ و تحقیق طب تغلق آباد نئی دہلی میں تالیف ڈسلوا مکتوبہ ۱۸۸۰ء تالیف ڈسلوا اردو ترجمہ مکتوبہ ۱۸۸۸ء خلاصہ علم طب لوئس ڈسلوا مکتوبہ ۱۸۹۸ء تین کتابیں محفوظ ہیں۔

طب صدیقی، مؤلفہ ابوبکر صدیق ناگوری: ابوبکر صدیق حنفی ناگوری حاذق طبیب تھا۔ ادویہ ہندیہ کی شناخت و معرفت میں اسے خاص مہارت حاصل تھی۔ اہل ہند کے اصول پر معالجات میں یہ عہد جہانگیری کی منظوم کتاب ہے جسے ۱۰۲۴ھ میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں امراض اور ادویہ کے ہندی نام استعمال کیے گئے ہیں۔ اور حتی الامکان عربی و فارسی الفاظ سے گریز کیا ہے۔ اس نے خود بھی کہا ہے:۔

نوشتم دوا ہا بہندی زبان ۔۔۔ کہ حاجت بعز مینگ بنود دراں

آیورویدک سے بھی اس میں استفادہ کیا گیا ہے۔ ۱۰۵ صفحات کا یہ مخطوطہ مکمل ہے لیکن ترقیمہ نہ ہونے کی وجہ سے سال کتابت معلوم نہیں ہو سکا۔ کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں اس کا ۱۰ رجب ۱۱۸۳ھ کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ مولانا آزاد لائبریری علیگڑھ ذخیرہ سبحان اللہ گنج میں اس کے ۲۱ صفر ۱۲۲۸ھ کے لکھے ہوئے نسخہ کی اشیری سنگھ نے قصبہ بہٹ میں کتابت کی ہے۔ اس کے ساتھ خیر التجارت نواب خیر اندیش خان کا نسخہ بھی مجلد ہے جو بھی اشیری سنگھ ساکن لکھنؤ نے قصبہ بہٹ سے محرم ۱۲۲۷ھ کو نقل کیا ہے۔

طب فیروز شاہی، مؤلفہ شاہ قلی: ہندوستان کے ابتدائے اسلام عہد میں جو طبی کتابیں

Marfat.com

لکھی گئی ہیں ان میں ایک مشہور کتاب طب فیروز شاہی ہے۔ اس کے نام سے اگرچہ ذہن فوراً فیروز شاہ تغلق کی طرف منتقل ہوتا ہے لیکن یہ فیروز شاہ تغلق کے عہد ۷۵۵-۷۹۰ھ سے تقریباً سو سال قبل ۶۸۰ھ کی تصنیف ہے، دہلی میں اس زمانہ میں سلطان معز الدین کیقباد سریر آرائے سلطنت تھا۔ مگر اس کا خطاب فیروز شاہ نہیں تھا۔ جلال الدین خلجی جس کا عہد حکومت ۶۸۷ سے ۶۹۵ھ تک ہے اس کا خطاب البتہ فیروز شاہ ملتا ہے۔ ممکن ہے اس کا تعلق اسی عہد سے ہو۔ رہبر فاروقی نے جلال الدین خلجی کے عہد سے اسے منسوب کرتے ہوئے ۶۸۰ھ کو کتابت کی غلطی کا امکان ظاہر کیا ہے۔ لیکن ۶۸۰ھ کا اندراج صرف ان کے پیش نظر حیدرآبادی کے نسخے میں نہیں ہے، جسے انھوں نے اس تصنیف کا واحد نسخہ خیال کیا ہے۔ راقم کے ذخیرہ میں موجودہ نسخہ میں بھی سال تصنیف ۶۸۰ھ ہی منقول ہے۔ یہ نسخہ ۲۶ شوال ۱۰۶۵ھ جلوس ۴۰ کا لکھا ہوا ہے۔ اکبر نگر میں نور محمد صدیق نے اس کی کتابت کی ہے۔

طب فیروز شاہی اگرچہ پرندوں کے معالجہ میں ہے لیکن علم الادویہ کے نقطہ نظر سے اس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ نہ صرف لسانی اعتبار سے بلکہ ادویہ کے ہم معنی ناموں کے لحاظ سے بھی اس میں استعمال کیے گئے مقامی و دیسی نام خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ چنانچہ اس میں الائچی، پھٹکری، سرکھوکر، پیپل دراز، سہاگہ، گھونگچی، لونگ، بیربہوٹی، میتھی، کافور، بھیم سینی، برگ مہندی جیسے نام ملتے ہیں۔ جو آج بھی اطبا کے درمیان اپنے فارسی ناموں کے ساتھ مستعمل ہیں۔

علاج الاطفال، مؤلفہ سید فضل علی المخاطب بہ شفائی خاں: حکیم سید فضل علی شفائی خاں حیدرآباد کے گرامی منزلت طبیب ہیں۔ ان کا اصلی وطن شاہ جہاں پور تھا۔ شاہ جہاں پور ہی میں پیدا ہوئے۔ مولانا عبد العلی لکھنوی سے درسیات پڑھی پھر مدراس گئے اور حکیم احمد اللہ مدراسی سے طبی تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے حیدرآباد پہنچے۔ راجہ چندو لعل کا تقرب حاصل ہوا۔ پھر نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث (وفات ۱۷ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ) کے دربار سے وابستہ ہوئے اور معتمد الملوک کے خطاب سے نوازے گئے۔ ایک ہزار روپیہ ماہانہ مشاہرہ مقرر ہوا، یہ زبردست عالم، حاذق طبیب اور صاحب فہم و فراست تھے۔ ۱۲۵۷ھ وفات پائی۔ نواب ناصر الدولہ (وفات ۲۴ رمضان ۱۲۷۳ھ) کے عہد حکومت اور راجہ چندو لعل کے دور وزارت میں انھوں نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔ جن احباب کی حسب فرمائش یہ عمل انجام پایا ہے ان میں حکیم میر محمد علی خاں بھی شامل

Marfat.com

ہیں۔ حکیم احمد اللہ چیچک پر شفاء المجدور نام کی ایک کتاب کے مؤلف ہیں۔ علاج الاطفال کے خاص مآخذ اگرچہ حکیم احمد اللہ، حکیم علوی خان، حکیم اکبر ارزانی، بہاء الدولہ اور ابن سینا ہیں لیکن مؤلف نے اپنے ذاتی تجربات اور علاجی واقعات بھی بیان کیے ہیں۔ اس سے نہ صرف کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے بلکہ اس سے ان کی حذاقت اور حسن معالجہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ حیدرآباد میں ۶ ربیع الاوّل ۱۲۵۷ھ کو ۱۰۲ صفحات کے اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے۔ اور ۲۹ شعبان ۱۲۶۳ھ کو اس کی تصحیح و مقابلہ کا کام انجام پایا ہے۔ ذخیرہ سبحان اللہ، مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بھی تحفۃ العاشقین (علاج الاطفال) کا ایک مخطوطہ محفوظ ہے۔

عین الحیوٰۃ (فوائد و منافع چوب چینی)، مؤلفہ محمد ہاشم بن محمد طاہر: چوب چینی ان دواؤں میں ہے جس سے اطبائے قدیم لاعلم تھے، یہ سولہویں صدی میں دریافت ہوئی۔ متعدد طبی محققین نے اس پر مستقل رسالے تصنیف کئے۔ ان میں عماد الدین محمود شیرازی، حکیم نوراللہ، مرزا قاضی کے ساتھ ہی محمد ہاشم بن محمد طاہر، طبیب طہرانی بھی شامل ہیں۔ انھوں نے اپنے تجربات کی روشنی میں اس پر مجتہدانہ طور پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ شاہ سلیمان صفوی کے نام معنون ہے۔ دیباچہ کے مطابق اس کی تالیف کے وقت ان کی طبی خدمات کو چالیس سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔ مقدمہ کے بعد اس رسالہ کے پہلے مقالہ میں صفحہ پر محیط ہے۔ چوب چینی کے مزاج و خاصیت اور مختلف امراض، اسنان و فصول میں اس کے منافع و نقصانات، ضرورت فصد و تنقیہ، قدر خوراک، مدت استعمال، دستور خوردن اور قانون استعمال تفصیل سے لکھا ہے۔ ۶۰ صفحات کا دوسرا مقالہ عشبہ مغربی کے بیان میں ہے جو اکثر منافع میں چوب چینی سے مشابہ ہے اور بعض امزجہ و امراض میں اس سے زیادہ نافع اور بہتر ہے اور قدیم طبی کتابوں میں اس کا بیان مذکور نہیں ہے۔ کتاب کے دیباچہ میں دو ہی مقالوں کا ذکر ہے لیکن اس میں تیسرا مقالہ بھی شامل ہے جس میں باب اوّل خواص جدوار، باب دوم فادزہر، باب سوم مومیائی پر ہے۔ یہ دراصل ان کی دوسری تصنیف ہے جسے اس رسالہ میں تیسرے مقالے کے طور پر شامل کر دیا گیا ہے۔ فادزہر پر عماد الدین شیرازی اور مرزا قاضی کے بھی رسائل ہیں۔ محمد ہاشم کا یہ رسالہ المعروف تحفۂ سلیمانی شاہ سلیمان صفوی کے نام منسوب ہے اور اس کا سال تصنیف ۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء ہے۔ محب گرامی حکیم علیم الدین بلخی ندوی پرنسپل گورنمنٹ طبی کالج پٹنہ کے ذخیرہ میں عین الحیوٰۃ اور تحفۂ سلیمانی در خواص جدوار و فادزہر کا ۱۰۹۶ھ/۱۶۸۴ء کا مکتوبہ نسخہ موجود ہے۔

Marfat.com

جو تصنیف کے صرف سترہ سال بعد کا نقل شدہ ہے۔ راقم کے ذخیرہ میں موجود عین الحیاۃ کا نسخہ سیّد ہدایت اللہ نے حسب فرمائش حکیم مرزا محمد جان غرہ ماہ صفر ۱۳ جلوس شاہ عالم نقل کیا ہے۔

راقم کے ذخیرہ میں "رسالہ طریق خوردن چوب چینی" کے نام سے بھی ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔ یہ مظہر علی کا ۱۷ محرم ۱۲۴۶ھ کا مکتوبہ ہے۔

طبیہ کالج لائبریری علی گڑھ میں عین الحیاۃ کا ایک بہت عمدہ نسخہ موجود ہے۔ اسے مقبول نبی نے مہاراجہ اجیت سنگھ بہادر کے حسب الامر ۲۷ رجب سنہ ۳۵ جلوس شاہ عالم نقل کیا ہے۔ چونکہ اس کی کتابت ایک فرمانروا کے لیے ہوئی ہے اس لیے نفاست اور حسن تحریر میں یہ واقعی ایک حکمراں کے شایان شان ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مولانا آزاد لائبریری میں بھی ہے۔

فصول الاعراض، مؤلفہ سید ابوالقاسم میر قدرت اللہ قادری:۔ فصول الاعراض حکیم اکبر ارزانی حدود الامراض کی شرح ہے۔ اس میں نہ صرف تشریح و توضیح کا حق ادا کیا گیا ہے بلکہ مؤلف نے بعض مقامات میں جہاں اسباب علامات اور وجہ تسمیہ امراض سے اعراض اختیار کیا تھا شارح نے اس کو بھی بر سبیل اجمال تحریر کیا ہے۔

حکیم قدرت اللہ قادری سید احمد بن محمد کے سلسلہ میں داخل تھے درسیات کی تکمیل مولوی خواجہ احمد جان سے کی اور طب میں حکیم شریف خاں دہلوی کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ریاست بلم گڑھ وفرید آباد میں انھوں نے طبی خدمات انجام دیں اور وہاں کے علم پرور فرمانروا مہاراجہ اجیت سنگھ (ابن چودھری بشن سنگھ بن راؤ بلرام) کی حسب فرمائش حدود الامراض کی شرح کی۔ تاریخ ۱۲۹۳ھ اس شعر سے برآمد ہوتی ہے:۔

شد نام بدی چو خارنج ازوی گفت   ہاتف تاریخ از فصول الاعراض

مخطوطہ میں ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

فوائد الانسان، مؤلفہ حکیم دوائی: حکیم دوائی گیلانی عہد اکبری کا مشہور طبیب ہے اکبر کے دربار میں رسائی اور بلند مرتبہ رکھتا تھا۔ طب اور شاعری میں امتیاز کے علاوہ صاحب درس وافادہ بھی تھا۔ اس کے تلامذہ میں حکیم علیم الدین چنیوٹی (وفات ۱۰۵۰ھ) کے علاوہ شاہجہاں بھی شامل ہے۔ شاہجہاں کہا کرتا تھا کہ دوسرے اساتذہ کے مقابلہ میں حکیم دوائی کی تعلیم کے حقوق

Marfat.com

مجھ پر زیادہ ہیں۔ فوائد الانسان اس کی تین سال کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اکبر سے جب اس کتاب کے نام کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا "شدہ احسن فوائد الانسان" اتفاق سے برجستگی سے ادا کئے ہوئے اس جملہ سے اس کا سال تصنیف ۱۰۰۴ھ برآمد ہوتا ہے۔ طب کے منظوم ذخیرہ کی بہترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے یہ نسخہ صاف خوشخط اور مکمل ہے لیکن ترقیمہ ندارد ہے۔ فوائد الانسان کا ایک دوسرا عمدہ مخطوطہ بھی راقم کے ذخیرہ کی زینت ہے۔ اس کی کتابت ۱۱۵۰ھ اور ۱۱۵۷ھ کے درمیان کی ہے۔

قرابادین، مؤلفہ خواہرزادہ حکیم عماد الدین محمود شیرازی: حروف تہجی کے مطابق ادویہ مرکبہ پر ایک بہترین کتاب ہے جو طب کے قرابادینی ذخیرہ میں توجہ اور قدر کی مستحق ہے۔ یہ استحقاق اسے نہ صرف ایک عالی مرتبت خانوادہ طب کے ایک فرد سے انتساب کی وجہ سے بلکہ اس کے نسخوں کے حسن اور ترکیب کی خوبی سے بھی ہے۔ مؤلف حکیم عماد الدین شیرازی کا بھانجہ اور شاگرد ہے اس نے "من املاء خالی مرحوم عماد الدین محمود" کہہ کر ان کے متعدد نسخے نقل کئے ہیں۔ ان کے علاوہ اپنے جن دوسرے اساتذہ کے نسخے انھوں نے درج کئے ہیں ان میں مثلاً "مولانا شرف الدین حکیم شیرازی، مولانا جلال الدین محمد گیلانی، حکیم کمال الدین حسین شیرازی ہیں جن کے آگے اس نے زانوے تلمذ تہہ کیا ہے۔ مزید برآں ایران کے اس عہد کے نامور اطبا، مثلاً حکیم صدر الدین محمد شیرازی، مولانا عبد الرزاق گیلانی، مولانا صدر ترکہ لاہیجانی، مرزا محمد حکیم شیرازی حکیم تاج الدین شیرازی، حکیم غیاث الدین علی، حکیم رکن الدین کے نسخے اس میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔ یہ نسخے زیادہ تر ایران کے شاہی خاندان کے افراد یا امراء مثلاً شاہ طہماسپ شاہ اسماعیل، نواب شاہ رخ مرزا، نواب سلطان حسین مرزا، نواب سلطان سلیمان مرزا، نواب سلطان ابراہیم مرزا، نواب خان احمد وغیرہ کے لیے تجویز کیے گئے ہیں۔

تین سو صفحہ کی اس قرابادین کی کتابت ۱۰ رجادی الثانی ۱۰۷۵ھ میں بلدۂ اردبیل میں کی گئی ہے۔ اس پر ایک مہر غلام مسیح کی ۱۱۲۹ھ کی ثبت ہے۔

قرابادین جلالی، مؤلفہ مولانا حاجی جلال بن امین طبیب مرشدی گازرونی: یہ قرابادین اختیارات بدیعی کے حصہ مرکبات کی تہذیب یافتہ شکل ہے اس کے دیباچہ میں مؤلف نے لکھا ہے کہ اختیارات بدیعی کے مقالہ دوم مرکبات میں جو فروگذاشتیں ہوتی ہیں۔ انھیں اس قرابادین میں دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اختیارات بدیعی میں بہت سے مستعمل مرکبات کو چھوڑ دیا گیا ہے اور

Marfat.com

بعض کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان کی تکمیل بھی دوسرے اساتذہ کی کتب اور ذاتی تجربہ کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اس طرح قرابادین پر ایک جامع کتاب لکھنے کا جذبہ جو مؤلف کے دل میں تھا وہ کامیاب شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ قرابادین ذخیرہ خوارزم شاہی اس کا خاص ماخذ ہے۔

مخطوطہ کی کتابت امام بخش ساکن جلالی ضلع علی گڑھ نے باحقرس میں ۱۴ محرم ۱۲۵۰ھ کو کی ہے۔ نسخہ کے پہلے صفحہ میں حکیم محمد عبدالحمید کے ۱۰ ستمبر ۱۸۹۸ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ بروز سنیچر کے دستخط ہیں۔ یہ حکیم عبدالحمید شفاء الملک لکھنوی ہیں جن کی ملکیت میں یہ نسخہ رہا ہے۔

حیدرآباد میں قرابادین جلالی کا ایک زیادہ قدیم مخطوطہ موجود ہے۔ وہ دولت آباد میں ۲۶ شعبان ۱۰۹۰ھ میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام حافظ قلندر ہے۔ اس مخطوطہ پر صمصام الملک کے علاوہ شفا طلب خاں کی ۱۱۹۵ھ کی مہر ہے۔

راقم کے ذخیرہ میں حاجی جلال کی اس قرابادین کے انتخاب کا بھی ایک نامکمل نسخہ ہے جو چند صفحات پر مشتمل ہے۔ انتخاب کرنے والے کے نام کا اس سے پتہ نہیں چلتا۔ قرابادین جلالی کے نام سے حکیم جلال الدین امروہوی کی بھی ایک کتاب ہے۔

قرابادین فرنگی، مؤلفہ حکیم جرمی ڈسلوا: صاحب مجربات فرنگی حکیم ڈسلوا کی یہ قرابادین ایک فرنگی کتاب کا ترجمہ ہے جسے انھوں نے فارسی جامہ پہنایا ہے۔ انگریزی کی اصل کتاب کا نام یا مصنف کا اگرچہ پتہ نہیں چلتا لیکن اس کا مطالعہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں جو مرکبات تحریر ہیں وہ عام قرابادینی مرکبات سے بالکل مختلف ہیں۔ ترتیب و ترکیب دونوں لحاظ سے اس کے نسخوں میں نہ صرف جدت اور ندرت ہے بلکہ افادیت و اثر کے اعتبار سے بھی یہ اہمیت کے حامل ہیں۔

یہ نسخہ خود مصنف کے قلم کا لکھا ہوا ہے اور اس کی کتابت بروز شنبہ ۲۹ دسمبر ۱۸۲۸ء کو بھوپال کے قصبہ آشٹہ میں ہوئی ہے۔ اس مجموعہ میں ان کا ایک رسالہ جراحی مکتوبہ ۲۷ جولائی ۱۸۲۰ء در بحر قدیم اور رسالہ عجیب (اردو) مکتوبہ ۳۱ جولائی ۱۸۲۹ء در بحر تیور شامل ہیں۔

راقم کے ذخیرہ میں مجربات فرنگی کا بھی ایک نسخہ بخط مصنف محفوظ ہے، جو ان کی عالمانہ حیثیت اور علمی فضیلت کے ساتھ ہی ان کے حسن تحریر کا آئینہ ہے۔ خط اس قدر پختہ، پاکیزہ اور دلکش ہے کہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک غیر ملکی خاندان نے خطاطی میں بھی اس قدر ملکہ حاصل کر لیا تھا کہ اچھے

Marfat.com

اچھے اہل زبان خطاط اس کے آگے شرمائیں گے۔ ۲۱ سطروں پر مشتمل ۱۳۴۰ صفحات کی اس کتاب میں جو انداز خط پہلے صفحہ کا ہے اس میں آخر تک سر مو فرق نہیں آیا ہے۔ اور پوری آب و تاب کے ساتھ قلم کی وہی یکسانیت برقرار ہے۔ شعر و ادب اور طب و سیاست کے علاوہ خط کی پاکیزگی بھی اس خاندان کے امتیازات میں ہے۔ چنانچہ اس خانوادے کے ایک اور رکن حکیم اگستین ڈسلوا کی مکتوبہ طب اکبر جو تقریباً ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کے قلم کا حسن بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور طرز خط کی وہی یکسانیت آخر تک قائم ہے طب اکبر کا یہ نسخہ انھوں نے بھرتپور میں راجہ بلونت سنگھ کے عہد میں دسمبر ۱۸۴۴ء حکیم جزی ڈسلوا کیلئے نقل کیا ہے۔

قرابادین معصومی، مؤلفہ معصوم بن کریم الدین شیرازی: حکیم محمد معصوم شیراز میں پیدا ہوا۔ شاہ جہاں کے زمانہ میں ہندوستان آیا۔ ۱۰۵۰ھ/ ۱۶۴۰ء میں اس نے قرابادین معصومی تصنیف کی۔ یہ طب کے قرابادینی ذخیرہ کی خاص کتابوں میں ہے۔ مصنف نے جیسا کہ وہ دیباچہ میں رقم طراز ہے معمول مرکبات کے علاوہ جو کتب متداولہ میں مذکور ہیں اور جو تجربات اطباء میں مفید ثابت ہو چکے ہیں نہ صرف ان کا انتخاب اس قرابادین میں پیش کیا ہے بلکہ وہ تراکیب جن کا متقدمین کے ہاں ذکر نہیں ہے اور جنھیں متاخرین نے وضع کیا ہے اور وہ اہل ہند کے تجربہ و امتحان میں پوری اتری ہیں انھیں بھی اس کتاب میں شامل کیا ہے۔

اس کی ترتیب قرابادین کے روایتی طرز حروف تہجی کے لحاظ سے نہیں ہے چنانچہ مثلاً مقالہ اوّل کا پہلا باب تریاقات، دوسرا مفرحات، تیسرا معاجین، چوتھا جوارشات، پانچواں اطریفلات چھٹا ایارجات کے بیان میں ہے۔

یہ تصنیف مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ سات مقالوں پر منقسم ہے۔ مقدمہ کے بارہ فائدوں میں مثلاً فائدہ اوّل کیفیت ترکیب ادویہ، دوم غسل حجریات، سوم سوختن ادویہ و تکلیس وغیرہ۔ مقالہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ مقالہ دوم شربت، لعوق، مربا، رب، سکنجبین، حلوا، سفوف، سنون مقالہ سوم حب، بندق، قرص، ذرور، سنون، لخلخہ، بخور، شموم۔ مقالہ چہارم مائیات، جوشاندہ خساندہ، نطول، غرغرہ، قطور، سعوط، حقنہ۔ مقالہ پنجم ضماد، طلا، خضاب، دہن، مراہم، فرزجہ۔ مقالہ ششم مقیات، انواع ... ، شیاف وغیرہ۔ مقالہ ہفتم ادویہ عینی۔ خاتمہ میں خاد زہر پر گفتگو کی گئی ہے نسخہ کرم خوردہ ہے لیکن عبارت صاف پڑھی جا سکتی ہے۔ ترقیمہ نہیں ہے۔ ...

Marfat.com

غلام عباس کی ۱۲۳۹ھ کی مہر ثبت ہے۔ یہ نسخہ جن ہاتھوں میں رہا ہے ان میں سے کسی نے شروع اور آخر کے صفحات پر بعض نسخے بھی تحریر کئے ہیں۔ ایک نسخہ جو خضاب کا ہے جمیل خواص بہادر شاہ کیلئے لکھا گیا ہے۔ مولانا آزاد لائبریری میں اس کا ۱۲۷۵ھ کا مکتوبہ نسخہ ہے۔

معصوم بن کریم الدین کے ہم نام میر محمد معصوم سندھی (وفات ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء در بکھر) کی مفردات معصومیہ کے نام سے ایک کتاب ہے۔

مفردات، مؤلفہ حکیم سید نوازش علی: مؤلف نے یہ کتاب اپنے فرزندوں کی تعلیم کے لئے مرتب کی ہے۔ اس میں ہندی اور یونانی مفردات ادویہ بیان کی گئی ہے۔ ہندوستان میں مفردات پر لکھی جانے والی کتابوں کے سلسلہ کی یہ ایک کڑی ہے۔ مؤلف کی شخصیت کے بارہ میں کتاب کے اوراق سے روشنی نہیں پڑتی ہے۔

ترقیمہ کے مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۲۴۱ھ کو اس کی کتابت کی گئی ہے۔ مؤلف کی دوسری کتاب انیس العشاق ہے۔

مفردات ہندی، مؤلفہ حکیم جزی ڈسلوا: اگرچہ بعض دوسری کتابوں میں بھی ادویہ ہندیہ کو موضوع بنایا گیا ہے اور ہندوستانی دواؤں کے خواص تفصیل سے لکھے گئے ہیں لیکن ان کے علاوہ مشہور دواؤں کا بیان بھی ان میں شامل ہے۔ حکیم جزی ڈسلوا نے یہ اہتمام کیا ہے کہ اس کو صرف ہندی عقاقیر و نباتات کے خواص تک محدود رکھا ہے۔ چنانچہ مقامی دواؤں کے مطالعہ میں یہ ایک نہایت اہم اور کارآمد کتاب ہے جس سے ہندوستانی طبیبوں کے یہاں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیوں سے دلچسپی اور ان کے خواص اور یونانی نقطہ نظر سے ان کے مزاج کے تعین کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک طویل فہرست ایسی ادویہ کی پیش کی جا سکتی ہے جنہیں اس سے قبل یونانی طب کے مصنفین کے ہاں نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ نباتی ادویہ کے ساتھ حیوانی اور معدنی دوائیں بھی درج کی گئی ہیں۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ جن ادویہ کے مترادف عربی یا فارسی نام ملتے ہیں انہیں بھی مقامی ہندی ناموں کے عنوان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مخطوطہ کی کتابت ۵ شعبان ۱۲۲۰ھ مطابق ۶ جلوس اکبر شاہ ثانی کو ہوئی ہے۔

اس کا ایک دوسرا نسخہ بھی راقم کے ذخیرہ کی زینت ہے اسے جزی ڈسلوا نے اپنے صاحبزادے

Marfat.com

کے سٹالوگ کیا گئے ۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء کو نقل کیا ہے۔ یہ پہلے نسخہ کے مقابلہ میں زیادہ مکمل ہے۔

مفردات ہندی، مؤلفہ شرف الدین: ادویہ مفردہ پر ہندوستان میں جو چند بہترین کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے اس کتاب کا شمار کیا جانا چاہیے۔ ۴۰۰ صفحات کی اس ضخیم کتاب میں خواص ادویہ کے بیان میں کافی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ ان کے مآخذ میں تحفۃ المؤمنین، اختیارات بدیعی، ریاض الادویہ یوسفی تالیف شریفی، خلاصۃ المفردات، تالیف میر نجم الدین علی وغیرہ ہیں۔ لیکن انھوں نے تحفۃ المؤمنین پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ اگرچہ اس فن کی جامع کتاب ہے لیکن صاحب تحفہ نے اکثر دواؤں کے خواص جہاں سے بھی انہیں دستیاب ہوئے تحقیق یا عدم تحقیق کی پروا کیے بغیر اس میں جمع کر دیے ہیں۔ اسی لیے ان کے اقوال اکثر محققین کے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہیں۔ ہاں اگر دوسری معتبر کتابوں کے ذریعہ اس کی تائید ہو تو وہ درجہ پذیرائی رکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی خیال رکھا ہے کہ مفردات کے بعض مصنفین کی طرح اپنی کتاب میں مرکبات کا بیان شامل کر کے اسے زیادہ طول نہیں ہونے دیا ہے۔ مرکبات کی کتابوں میں انھوں نے قرابادین شفائی کی خاص طور پر تعریف کی ہے۔

حکیم شرف الدین سہاور ضلع ایٹہ کے باشندہ تھے ان کے والد کا نام قاضی شمس الدین تھا۔ انھوں نے اپنے دو بیٹوں علیم الدین اور رفیع الدین کی تعلیم کے لیے ۱۲۲۱ھ میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اور اس میں انہیں دواؤں کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو عام طور پر استعمال میں آتی ہیں۔ اور جن کی دستیابی آسان ہوتی ہے۔ وجہ تسمیہ کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے "چونکہ اس میں مفردات کے ہندی نام تحریر کیے گئے ہیں اور ادویہ ہندیہ کے خواص طور پر درج کیے گئے ہیں اور مؤلف اسی سرزمین کا باشندہ ہے۔ لہٰذا اسے مفردات ہندی کے نام سے موسوم کیا ہے۔

حکیم محمد شرف الدین مشہور طبیب حکیم رحم علی خاں سکندر پوری (وفات ۱۲۲۶ھ) کے شاگرد تھے۔ علی متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ان کی دو کتابوں بدیع النوادر اور بضاعۃ الاطبا کا حکیم شرف نے حوالہ دیا ہے۔ ان کے علاوہ بدیع التجارب اور بعض دوسری کتابیں بھی ان کی یادگار ہیں۔ اور میں ۱۲۲۴ھ کو وفات پائی۔ "الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند" میں ایک جگہ ان کا سال ۱۲۲۴ھ اور دوسری جگہ ۱۲۲۵ھ لکھا ہوا ہے۔ نزہۃ الخواطر ج ۷ صفحہ ۲۰۶ پر ان کا تذکرہ ہے۔
مخطوطہ کی کتابت ۲ جمادی الثانی ۱۲۷۴ھ کو ہوئی ہے اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ انیسویں صدی

Marfat.com

کے نصف آخر کے مشہور معالج اور مصنف افسر الاطبا حکیم اصغر حسین فرخ آبادی (وفات ۱۳۱۴ھ) کے ہاتھوں میں رہ چکا ہے۔ سالار جنگ اور اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، نیشنل باٹنیکل گارڈن لائبریری لکھنؤ اور رضا لائبریری رام پور میں اس کے مخطوطات محفوظ ہیں۔

معالجات النبوی معروف بہ تجربات امامی' مؤلفہ حکیم غلام امام اکبرآبادی: طب نبوی پر کئی مصنفین نے مختلف انداز سے کام کیا ہے۔ اور اس موضوع پر سیوطی، جغمینی، ذہبی جیسے ممتاز علما کی کتابیں ہیں۔ غلام امام اکبرآبادی نے اس کتاب میں نہ صرف ان ادویہ کے خواص تحریر کیے ہیں جو احادیث پر مشتمل ہیں بلکہ خواص ادویہ یونانی کے بجائے خواص ادویۂ ہندی بھی بیان کیے ہیں۔ ادویہ کی ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ حکیم سید غلام امام کی دوسری کتابوں میں مصباح الجربات موسوم بہ سراج الحکمت، خلاصۃ الشروح، فوائد المرض تالیف ۱۱۸۲ھ علاج الغربا وغیرہ ہیں۔ غلام امام کا سال وفات ۱۲۱۴ھ ہے۔

معالجات النبوی کے کافی مخطوطات ملتے ہیں۔ رضا لائبریری رام پور (دو نسخے)، ذخیرہ سبحان اللہ خاں مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، سالار جنگ حیدرآباد، نیشنل باٹنیکل گارڈن لائبریری لکھنؤ کے علاوہ بھی حکیم صیانت اللہ امروہہ کے پاس بھی اس کا ایک نسخہ ہے۔

معدن تجربات' مؤلفہ حکیم محمد مہدی بن محمد جعفر اکبرآبادی: ۱۱۷۰ھ کی ادویہ مرکبہ اور ہندوستانی ادویہ مفردہ کے ذخیرہ کی قابل قدر کتاب ہے۔ مرکبات کی تفصیل بیان کے علاوہ اختیارات بدیعی، تحفۃ المؤمنین اور الفاظ الادویہ کی ان غلطیوں کی خاص طور پر نشاندہی کی گئی ہے جو ان کے مصنفین نے مفردات کے عربی وفارسی ناموں کے ہندی مترادفات کے سلسلہ میں کی ہیں۔ ادویہ کی شناخت اور ہم معنی ناموں کے مطالعہ میں مؤلف کی کوشش نظرانداز نہیں کی جاسکیں گی۔ درج بالا پیش رو مؤلفین کی عدم تحقیق پر جس تنقیدی انداز میں لکھا گیا ہے اس سے صاحب کتاب کی تحقیقی کاوشوں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ مخطوطہ کتاب کی فصل سوم پر مشتمل ہے جس کا تعلق مفرد ادویہ سے ہے۔ شروع کا حصہ جو مرکبات سے متعلق ہے وہ اس مخطوطہ میں نہیں ہے۔ اس طرح یہ نامکمل مخطوطہ ادویہ مفردہ کے لحاظ سے ایک مکمل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ "معدن تجربات" تاریخی نام ہے۔

ترقیمہ کے مطابق "کتاب طب فرہنگ ادویہ مفردات من کتاب معدن تجربات" کی قاضی امداد علی بن فتح علی ساکن جیکلا ... نے ادویہ ہندی و ولایتی کے مطالعہ اور دریافت احوال کی خاطر ۱۲۱۰ ۱۲ ذی الحجہ۔

Marfat.com

۱۲۱۲ھ میں کتابت کی ہے۔

ذخیرہ سبحان اللہ علی گڑھ میں اسکا جو نسخہ محفوظ ہے وہ بھی فصل سوم سے متعلق ہے "فصل سوم از قرابادین خان صاحب وقبلہ حکیم یار علی خاں در ابدال و مزاج و مصلح و شربت ادویہ مفردہ بترتیب حروف تہجی معنونہ بحرف اوّل و ثانی"۔ پہلی دوا اطریلال ہے گلزار خاں نے ۲۰ صفر ۱۲۵۲ھ ۲ رجون ۱۸۲۷ء کو سکرول بنارس میں اسے نقل کیا ہے۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، خدابخش پٹنہ، اور حکیم سید کمال الدین حسین ہمدانی جلالی ضلع علیگڑھ کے پاس اسکا مکمل نسخہ موجود ہے۔ مفردات ہندیہ کے نام سے مولانا آزاد میں بھی جو کتاب ہے، وہ معدن تجربات ہی کا ایک حصہ ہو۔ حکیم مہدی کی ایک کتاب مخزن اسرار الطبا اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں ہے۔

نسخہ جات مؤلفہ حکیم فرید الدین عرف حکیم کلو کے معمولات اور معالجاتی تجربات پر مشتمل یہ ضخیم مجموعہ ان کے پوتے نے مرتب کیا ہے۔ حکیم کلو اپنے زمانہ کے مشہور طبیب اور حاذق معالج تھے۔ ان کا ایک مطبوعہ رسالہ بھی ہے۔ دوسرے مصنفین کے ہاں بھی ان کے حوالے مجرب نسخے پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ترقیمہ ندارد ہے۔

نور الفواد مؤلفہ شیخ طاہر: اس کتاب میں مختلف امراض کے نہایت مختصر اور مجرب نسخے تحریر ہیں۔ حکماء ہند کی تعلیم تراکیب اور معمولات کو خاص طور پر پیش کیا گیا ہے۔ معالجہ امراض کے لحاظ سے ۱۰۶۶ھ کی یہ تالیف مغلیہ عہد کی عمدہ کتابوں میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔ ۱۶۰ صفحات کی اس کتاب میں ۴۹ فصلیں ہیں۔ ہر فصل کا تعلق مختلف نظام کے امراض سے ہے۔ نسخوں کا اختصار کتاب کی خاص خصوصیت ہے۔ یہ نسخے محض کتابی نہیں ہیں بلکہ کامیاب مطب اور عملی تجربہ کا آئینہ دار ہیں۔

کاتب کا نام اور سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ قرابادین شیخ طاہر کے نام سے مولانا آزاد لائبریری علیگڑھ میں ہے۔ یہ نسخہ بہت سرسری انداز میں لکھا گیا

ہدایہ محمدیہ مؤلفہ ابن عبد القادر: طب نبوی کو موضوع بنا کر عربی، فارسی، ترکی اور اردو میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض میں ادویہ بعض میں امراض اور بعض میں احادیث کا عنوان قائم کیا گیا ہے۔ ہدایہ محمدیہ میں امراض مثلاً صداع، سرسام، طاعون، نسیان، صرع، جنون، عشق، وجع الاسنان، رعاف، بخر، ذات الجنب، وجع القلب، غشی، امراض معدہ، یرقان، جرب، بثور، جذام، برص، بہق، قولنج کی فصلوں کے علاوہ حمام اور حجامت کے عنوانات کے تحت ارشادات رسولؐ کے بعد طبی اعتبار سے ان کی توضیح کی گئی ہے۔

۶۲ صفحے کے اس مخطوطے کے شروع کا ایک ورق اور آخر کے چند صفحات غائب ہیں۔ کتاب سے مؤلف کے بارے میں صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ اس کے والد کا نام عبد القادر ہے۔

Marfat.com

ذخیرۂ نواب رحمت اللہ خاں شیروانی

عربی و فارسی طبی نوادر

Marfat.com

Marfat.com

عربی

کتاب الکافی فی الکحل، مرون بن الحکیم موفق الدولہ بن ابی الحسن الحلبی

طب یونانی کے بہ منت ارتقا کے زمانہ میں جو موضوعات اطبا کی خاص توجہ کا مرکز رہے، ان میں ایک علم العین بھی ہے۔ امراض چشم کو مستقل موضوع بنا کر جہاں بیش قدر تحقیقی کام کیا گیا وہاں اس پر کثرت سے کتابیں تصنیف کی گئیں۔ ان کثیر التعداد تصانیف میں کتاب الکافی فی الکحل ایک نہایت اہم مرتبہ تصنیف ہے۔

مصنف نے اس کی تیاری میں جن ماخذ کو پیش نظر رکھا ہے ان میں عشر مقالات فی العین حنین بن اسحٰق، کتاب تعریف امراض العین جیش بن الاعصم، تذکرہ علی بن عیسیٰ الکحال، کتاب العین رازی، مقالہ ابن ذہیل مصری فی العین، کتاب موسیٰ بن ابی طاہر الکحال، مقالہ ابن سیار فی العین، کتاب عبدان الکحال، تذکرہ منصور، مقالہ ابو المطرق ذوالوزارتین المغربی، نزہتہ الافکار فی علاج الابصار، کتاب اصلاح الباصرہ والبصیرہ، ارجوزہ للحفی فی العین و امراضہا جیسی بلند پایہ کتابیں ہیں، جن سے مصنف کے تبحر اور اعلیٰ علمی مذاق کا اظہار ہوتا ہے۔ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول میں درج ذیل چھ فصلیں ہیں۔

۱۔ حد العین و مزاجہا والوانہا و اسباب ذالک ۲۔ تشریح طبقات العین
۳۔ رطوبات العین ۴۔ زوج باصرہ ۵۔ اعصاب و کیفیت الصار ۶۔ عصب محرک عین ۶۔ تشریح عضل العین و عضل الجفن

جلد ثانی میں بھی چھ فصلیں ہیں۔ ان میں حفظ صحت و امراض عین ادویہ مفردہ و مرکبہ پر سیر حاصل طور پر لکھا گیا ہے۔

۲۳۸ صفحات کی اس کتاب میں دماغ اور آنکھ کی تصاویر کے ساتھ آلات عین کی تصاویر بھی پیش کی گئی ہیں۔ یہ تصویریں رنگین اور دیدہ زیب ہیں۔ ان کی تیاری میں جس تزئین و اہتمام سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے فن مصوری کی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ آلات کی تعداد ۳۶ ہے۔

یہ مخطوطہ اس لحاظ سے بھی بیش قیمت ہے کہ یہ شاہی کتب خانوں کی زینت رہا ہے۔ اس پر شاہجہاں اور عالمگیر کی مہریں ثبت ہیں۔ دوسری مہروں کے علاوہ جن لوگوں کے دستخط ہیں ان میں عبداللہ بن عین الملک بن حیدر علی شیرازی بھی ہیں۔ ایک دستخط کے نیچے ۲۴ رجب ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء کی تاریخ درج ہے۔

رضا لائبریری رامپور کے نسخہ میں اس کے مصنف کا نام "خلیفہ بن ابی المحاسن الاسرائی الحلبی" (وفات ۶۷۴ھ/۱۲۷۵ء) سے قبل تحریر ہے۔

Marfat.com

فارسی

حاوی الدستور، حکیم احمد بخش

پہلا مقالہ امور طبعیہ، ستہ ضروریہ، احوال بول و براز کے بیان میں ہے۔ دوسرا مقالہ ادویہ مفردہ و مرکب ماہیت و علامات امراض اور نسخ امراض مختلفہ پر مشتمل ہے۔ مرکبات کا بیان خاص طور پر اہم ہے اور کافی تعداد میں امراض کے مرکب نسخے درج ہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مرکب ادویہ کے بیان سے پہلے ہر مرض کی مفرد دوائیں تحریر کی ہیں۔ یہ بڑا اچھا طریقہ ہے، اس سے ترتیب نسخہ میں مدد ملتی ہے۔

اس ضخیم کتاب کے علاوہ اس مجلد میں دو رسالے اور شامل ہیں۔ ایک رسالہ شفاء الصبیان (نامکمل) دوسرے خلاصۃ الطب امام بخشی جو صرف چودھویں فصل پر مشتمل ہے۔

طب عملیات

ظہور اسلام سے پہلے بھی جادو، منتر اور دعا تعویذ کے ذریعہ ازالہ امراض کی کوشش کی جاتی تھی۔ حصول صحت کے لئے مذہب کا سہارا اختیار کرنے کی تاریخ کا تعلق بعید ترین انسانی تہذیب کے زمانے سے ہے اسلام میں دوسرے مذہبی عقائد و اعمال کی طرح طبی عملیات کی شکل میں بھی تبدیلی واقع ہوئی۔ اور مخصوص دینی عقیدوں کی روشنی میں علاج و مداوے کی تدبیریں اختیار کی گئیں۔ قرآنی آیات، دعا، تعویذ، اسم بزرگوں سے منقول بعض اعمال سے اس سلسلہ میں مدد لی گئی۔

سینہ بہ سینہ منتقلی کے علاوہ اس موضوع پر کافی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ زیر نظر کتاب روحانی طبی ذخیرہ کی کتابوں میں سے ایک ہے۔ اسمیں جہاں مختلف بیماریوں کے نسخے تحریر ہیں، وہاں کافی تعداد میں متعلقہ دعائیں اور تعویذ بھی درج ہیں۔

مطلع النیرین، بیراگی خاں

کتاب کا تعلق طبی کیمیا و اکسیری اعمال سے ہے۔ مختلف دھاتوں اور اُپ دھاتوں کے تصعید، تحلیل، تکلیس، تنقیہ وغیرہ کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۹ ابواب پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اس موضوع کی اچھی کتابوں میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔ وزیر الدین حسن بن غلام جیلانی نے مولوی حافظ سید محمد وجاہت کے لئے ۱۲ جمادی الاوّل ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء کو مین پوری میں اسے نقل کیا ہے، محمد علی حیدر حسینی کے ۱۲۵۱ھ/۱۸۳۵ء کے دستخط اور مہر ثبت ہیں۔ صفحات کی تعداد ۳۲ ہے۔

اس مجموعہ میں اسی صنعت میں دوسرا رسالہ برہان اور تیسرا رسالہ فن کیمیا پر جو زکریا رازی کی کسی کتاب کا ترجمہ ہے، شامل ہیں۔

مطلع النیرین کا ایک نسخہ ذخیرہ سبحان اللہ خاں مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات (فارسی)

	صفحہ
آئینہ سکندری	۱۲۸/۹
احسن التجارب	۱۲۸/۱۰
احسن القرابادین	۱۲۸/۴۴
اختیارات ظفریارخانی	۱۰۹
انتخاب اختیارات بدیعی	۱۱۰
انتخاب التحفہ منتخب التحفہ	۱۲۸/۹
انیس العشاق	۱۲۸/۴۵
بستان افروز	۱۱۱
بوالعجب	۱۱۲
بیاض	۱۲۸/۴۵
بیاض اشرف محمد خان	۱۲۸/۴۵
بیاض حکیم نورالحسن	۱۲۸/۱۰
بیاض علوی خان	۱۲۸/۱۱
بیاض علی گیلانی	۱۲۸/۴۶
تاریخ الحکما	۱۱۲
تبصرۃ الاطبا	۱۱۳
تحفہ خانی	۱۱۳
تحفہ دوستان	۱۲۸/۴۷
تحفۃ المجربات	۱۱۳، ۱۱۴

	صفحہ
تذکرہ شریفی	۱۲۸/۱۲
ترجمہ عین الخواص	۱۲۸/۴۸
ترکیبات طوبیات	۱۲۸/۴۸
تریاق فاروق	۱۲۸/۴۹
تعلیمات بہادر شاہی	۱۲۸/۴۹
تفریح الجنان فی علم الابدان	۱۱۴
جام حکمت	۱۱۵
جامع المجربات	۱۲۸/۱۲
جواہر نامہ	۱۱۵
حاوی الدستور	۱۲۸/۴۲
الحیوۃ فی ازالۃ سم الحیات	۱۰۹
خزینۃ المجربات	۱۲۸/۱۲
خلاصۃ الادویہ	۱۲۸/۵۰
خلاصۃ العلاج	۱۲۸/۱۲
خواص الاختلاج	۱۱۶
دستور الاطبا	۱۲۸/۵۰
دستور الصید	۱۲۸/۵۱
دستور العلاج	۱۱۶، ۱۲۸/۱۳
دستور العمل	۱۱۶، ۱۲۸/۱۳، ۱۲۸/۵۲

	صفحہ
دستور العمل حمیات	۱۲۸/۱۴
دستور العلاج علوی خان	۱۲۸/۵۱
رسالہ ادویہ مفردہ و مرکبہ امراض عین	۱۲۸/۵۳
رسالہ اسامی الادویہ	۱۱۶
رسالہ اطریفلات	۱۲۸/۱۴
رسالہ افیون	۱۲۸/۵۳
رسالہ ام الصبیان	۱۱۷
رسالہ بیخ چینی	۱۱۷
رسالہ تشریح طب	۱۱۸
رسالہ جراحی	۱۲۸/۵۴
رسالہ جنین	۱۱۸
رسالہ چوب چینی	۱۲۰، ۱۲۸/۵۴-۵۵
رسالہ چوب چینی و قہوہ و چائے	۱۲۸/۵۵
رسالہ حدود الحیات	۱۲۸/[illegible]
رسالہ حکیم شفائی خان	۱۲۸/۱۴
رسالہ در چگونگی مروارید	۱۱۸
رسالہ در حمیات و غیرہ	۱۲۸/۵۷
رسالہ در شناخت چوب چینی	۱۱۹
رسالہ شرقیہ	۱۲۰

Marfat.com

	صفحہ
رسالہ شفائیہ	۱۲۱
رسالہ عالم شاہی	۱۲۸/۵۷
رسالہ علاج حمی صفراوی	۱۲۸/۱۵
رسالہ مسہل	۱۲۱
ریاض الشفا	۱۲۸/۱۵
ریاض عالمگیری	۱۲۸/۱۶
سراج العلاج	۱۲۱
سلم الدرجات	۱۲۸/۱۶
شرح ادویہ ہندیہ	۱۲۲
شرح محشی	۱۲۸/۱۷
شفاء الصبیان	۱۲۳
شفاء الجدری	۱۲۸/۵۹
شفاء المرض	۱۲۸/۵۹
شفاء المریض	۱۲۸/۱۷
طب صدیقی	۱۲۸/۶۰
طب عملیات	۱۲۸/۷۴
طب نیروز شاہی	۱۲۸/۶۰
طب قاضی عارف	۱۲۳
طب النبی	۱۲۸/۱۷
علاج الاطفال	۱۲۸/۱۶
عین الحیوۃ	۱۲۴

	صفحہ
عین الحیوۃ (فوائد و منافع چوب چینی)	۱۲۸/۶۲
غیاث الطب	۱۲۸/۱۸
فصول الاغراض	۱۲۸/۶۳
فوائد الانسان	۱۲۸/۶۳
فوائد المرضی	۱۲۸/۱۸
قامع الامراض طب اورنگ شاہی	۱۲۸/۱۹
قرابادین	۱۲۸/۶۴
قرابادین جلالی	۱۲۸/۶۴
قرابادین علوی خان	۱۲۴
قرابادین فرحت العیون	۱۲۸/۱۹
قرابادین فرنگی	۱۲۸/۶۵
قرابادین معصومی	۱۲۸/۶۶
قسطاس الاطباء خان زمانی	۱۲۴
گنج باد آورد صاحب قرانی	۱۲۸/۲۰
ماہیت عظام سر	۱۲۸/۲۰
مجربات حکیم علوی خان	۱۲۵
مجربات نعیمی	۱۲۸/۲۵
مجموعۃ الصنائع	۱۲۸/۲۱
مخزن الجواہر	۱۲۸/۲۱
مخزن الحکمت	۱۲۵
مطب حکیم فرزند علی فرخ آبادی	۱۲۸/۲۲
مطب حکیم مرزا محمد علی لکھنوی	۱۲۸/۲۲

	صفحہ
مطب علوی خان	۱۲۸/۲۲
مطلع النیرین	۱۲۸/۶۴
معالجات حسینی	۱۲۸/۲۵
معالجات النبوی	۱۲۸/۶۹
معدن تجربات	۱۲۸/۶۹
معمولات حکیم معالج خان	۱۲۶
مفتاح التجارب	۱۲۶
مفتت الحجرین	۱۲۸/۲۷
مفردات	۱۲۸/۶۷
مفردات علوی خان	۱۲۸/۲۴
مفردات محشی	۱۲۸/۲۹
مفردات ہندی	۱۲۸/۶۷، ۱۲۸/۶۸
مفردات ہندیہ	۱۲۷
منتخب الاطباء	۱۲۷، ۱۲۸/۷۷
منظوم طب	۱۲۸/۲۷
النسخ المجربات المنتشرات	۱۲۸/۱۰
نسخہ جات	۱۲۸/۷۰
نور الفواد	۱۲۸/۷۰
وافیہ	۱۲۷
ہدایۃ القوی الی منہج البشری	۱۲۸
ہدایۃ محمدیہ	۱۲۸/۷۰

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات (عربی)

	صفحہ		صفحہ
اختیارات العلاج	۱۲۸/۳۰	رسالہ فی بواسیر	۱۰۲
اسرار العلاج و السراج الوہاج	۱۲۸/۳۰	رسالہ فی الفصل بین الروح والنفس	۱۲۸/۳۶
برء الساعۃ	۹۹	رسالہ فی القولنج والاحتباس	۱۰۳
بضاعۃ الاطباء	۱۲۸/۳۲	رسالہ قولنج	۱۰۲
تبیان العرفان	۹۹	رسالہ نقرس	۱۲۸/۳۴
تحریم الدخان	۱۲۸/۳۲	شرح رسالۃ الکحالیہ	۱۰۳
تنقیح الارشاد	۱۲۸/۳۲	شرح فصول بقراط	۱۰۲
تقویم الابدان فی تدبیر الانسان	۱۰۰	شرح قانون جلد سوم، چہارم و پنجم	۱۲۸/۴۰،۳۰،۲
تقویم الادویہ	۱۲۸/۱	شرح قانونچہ	۱۰۴
ثمار الکتب الستۃ عشر لجالینوس	۱۲۸/۳۳	شرح کلیات قانون	۱۰۴
جوامع الاسکندرانیین	۱۲۸/۳۳	شرح مسائل حنین	۱۲۸/۴
حاشیہ شرح اسباب	۱۲۸/۲۰۱	شفاء الاسقام	۱۲۸/۲۷
حاشیہ نفیسی	۱۰۰	الشعار الواجل	۱۰۵
حفظ الاسنان	۱۰۱	صادقہ	۱۲۸/۳۸
حل المعضلات، حاشیہ شرح اسباب	۱۰۱	الطب الکلی	۱۲۸/۳۱
رسالہ آتشک	۱۲۸/۳۶	طب الملوک	۱۲۸/۳۸
رسالۃ الطعم المنی	۱۲۸/۳۹	عین الحیوۃ	۱۲۸/۳۹
رسالہ شافیہ	۱۰۲	فروق الامراض	۱۲۸/۳۹

Marfat.com

	صفحہ		صفحہ
کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد	۱۰۵	معالجات ایلاقی	۱۲۸/۷
کتاب النفع فی التداوی	۱۰۶	معالجات بقراطیہ	۱۲۸/۴۲
کتاب الکافی فی الکحل	۱۲۸/۴۳	معالجات محمد بن زکریا و علی بن عباس	۱۲۸/۴۳
کتاب الخائنة	۱۲۸/۴۰	مفردات الادویہ	۱۰۷
کتاب المفتاح	۱۲۸/۴۰	مقالہ علق	۱۰۷
کتاب المیامیر	۱۲۸/۵	مقالہ فی السواک والسنون	۱۰۸
کشف الاشکالات	۱۲۸/۵	مقالہ نبیذ	۱۲۸/۴۳
مباحث الاطبار	۱۲۸/۴۱	منافع الاعضاء جالینوس	۱۲۸/۸
مجربات ابن بیطار	۱۲۸/۴۱	منتخب کتاب الارشاد فی مصالح الانفس والاجساد	۱۲۸/۶
مجربات خواص	۱۲۸/۹	نزہۃ الزمان فی تعدیل الابدان	۱۰۸
مدارک الحکیم	۱۲۸/۲		

Marfat.com

ذخیرۂ برکاتی، پاکستان

کے

۲ نادر طبّی مخطوطے

خدا بخش جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار کا مقالہ

حکیم محمود احمد برکاتی

برکات اکیڈمی
کراچی

Marfat.com

حکیم محمود احمد برکاتی (پ اکتوبر ۱۹۲۶ء)، الٰہ آباد سے فاضل ادب، اجمیر سے فاضل دینیات، دہلی سے فاضل طب وجراحت، برکات اکیڈمی پاکستان کے بانی! طب میں علمی دسترس اور عملی مہارت کے ساتھ ساتھ آپکی علمی دلچسپیاں گوناں گوں نوعیت کی حامل ہیں۔ آپ کی مشہور تالیفات میں شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کا خاندان، فضل حق خیرآبادی اور سن ستاون، سیرت فریدیہ، معین المنطق، ترجمہ الروض المجود، ترجمہ اتقان العرفان فی ماھیۃ الزمان، کتاب الصیدنۃ فی الطب للبیرونی (شریک مرتب)، اور نشان راہ (دینیات) قابل ذکر ہیں — مزید براں ترجمہ الاسباب والعلامات، آئینہ افلاک، برعظیم میں طب قدیم کا ارتقاء، حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی اور مشاہدات فرنگ (محمد حسین لندنی کا سفرنامہ) زیر طبع ہیں۔ ان کے علاوہ طب وجراحت پر تین درجن سے زائد اور مختلف موضوعات پر دو درجن سے زائد مقالات، ہندو پاک کے مشہور طبی اور علمی وادبی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

●●

Marfat.com

مجمع البحرین
طب یونانی و طب ہندی کی نایاب کتاب

طب یونانی کے علما نے طب ہندی (آیورویدک) کی طرف شروع ہی سے توجہ کی ہے۔ کئی ویدوں کو بغداد بلایا اور متعدد کتابوں کے عربی میں تراجم ہوئے۔ پھر ان تراجم سے طلبا نے استفادہ کیا۔ مثلاً علی بن ربن الطبری نے فردوس الحکمۃ میں مقالہ رابعہ کو (جس میں ۳۶ باب ہیں) طب ہندی کی ترجمانی کے لئے مختص کیا۔ پھر اس علاقے کے اطبا نے یہ فن حاصل کیا اور اسے فارسی میں منتقل کیا اور بکثرت کتابیں طب ہندی پر لکھی گئیں جن میں خصوصیت سے قابل ذکر یہ ہیں: ۹ ویں ہجری میں طب شفا محمد شاہی۔ ۱۰ ویں صدی میں معدن الشفا۔ ۱۱ ویں صدی میں دستور الاطبا (اختیارات قاسمی) دستور الہنود، طب صدیقی۔ یہ کتابیں مستقلاً طب ہندی پر ہیں، جن میں تمام فنون طبیہ بشمول کلیات کی ترجمانی کی گئی ہے۔

جہاں تک صرف مفردات ہندیہ اور مرکبات ہندیہ کا تعلق ہے، اس کی طرف بھی ابتدا ہی سے زیادہ توجہ کی گئی، مگر فرق یہ ہے کہ طب ہندی کے کلیات کی حد تک ہمارا اعتنا صرف علم و نظر کی وسعت تک محدود رہا۔ قبول و تعلیم کی ضرورت نہیں لاحق ہوئی۔ قبول و تسلیم کا معاملہ صرف یہاں کے مفردات اور مرکبات کے ساتھ ہوا اور اس کا آغاز بھی متقدمین نے ہی کر دیا تھا۔ شیخ نے قانون میں ۹۴ ہندی الاصل مفردات اور ۲۵ ویدک مرکبات شامل کیے ہیں۔ البیرونی کی الصیدنۃ اور الجامع میں یہ تعداد اور بھی زیادہ ہے۔ برعظیم آکر انھوں نے ۸ ویں صدی سے مفردات ہندیہ پر کتابیں لکھیں یا اپنی کتب مفردات میں مفردات ہندیہ بھی شامل کیں۔ ضیا بخشی، شہاب ناگوری، یوسفی، اکبر ارزانی، محمد حسین خان شیرازی، محمود علی خاں، رضا علی خاں، شریف خاں، اعظم خاں وغیرہ کے نام خصوصیت سے اس ذیل میں قابل ذکر ہیں۔ مگر ان حضرات نے یہ کام ایک شان احتیاط کے ساتھ انجام دیا۔ آیورویدک کو ایک مستقل نظام طب سمجھتے ہوئے اور اپنے کلیات فن میں ترمیم و اضافہ پر راضی ہوئے بغیر۔ آیورویدک ایک مستقل اور طب یونانی سے مختلف نظام ہے، اس کے اپنے کلیات ہیں، اپنے اصطلاحات ہیں۔ ہم یہاں کے جن نباتات و ادویہ سے متعارف ہوئے ان کو اپنے

Marfat.com

ذخیرہ مفردات میں شامل کیا مگر ان کے افعال و خواص کا بیان آریو ویدک اصطلاحوں میں نہیں کیا بلکہ اپنی اصطلاحات میں کیا، اپنے نظریہ ارکان اربعہ اور اخلاط اربعہ کی روشنی میں کیا اور یوں ہم نے یونانی فن کلیات طب پر اپنے ایقان کو متزلزل نہیں ہونے دیا۔

مختصر یہ ہے کہ طب محمود شاہی، معدن الشفا، دستور الاطبا وغیرہ مستقلاً ویدک پر ہیں۔ ان میں ویدک کے اصول و کلیات کو فارسی میں منتقل کیا گیا ہے اور اسی لئے ان کو کتب یونانی میں شامل کرنا ہی صحیح نہیں ہے، بلکہ انھیں کتب ویدک بفارسی میں محسوب کیا جائے تو غلط نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں صرف ویدک کی ترجمانی ہی نہیں وکالت و حمایت بھی کی گئی ہے، تائید و تصویب بھی کی گئی ہے۔ آج جس کتاب کا تعارف مقصود ہے، وہ بنیادی طور پر طب یونانی کی کتاب ہے جس میں ساتھ ساتھ طب ہندی کی بھی ترجمانی کی گئی ہے۔ اور جیسا کہ نام مجمع البحرین سے ظاہر ہے، دونوں نظام ہائے طب کی جامع ہے۔

مصنّف کی شخصیت سے تعارف کا اس کتاب کے سوا اور کوئی ذریعہ ہماری دسترس میں نہیں ہے اور کتاب کے مختلف مقامات سے مصنّف کے متعلق صرف اس قدر معلومات حاصل ہوئی ہیں:

نام محمد امانت اللہ خاں سہروردی (صفحہ ۲)، ان کے جد کا نام پیر خاں شہید (باب ہشتم۔ ص ۳۸۶) ان کے مرشد شیخ احمد چشتی بن ابی محمد عبدالمجید بن بہاء الدین بن بندگی طٰہٰ بن عبدالاحد (والد شیخ مجدد) (باب ہشتم ۱۹۶) ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ اصلی ارادت شفیع فقیر از خاندان سہروردیہ ست" اور اپنے سہروردی مرشد کا نام شاہ کریم اللہ بتایا ہے جن کا سلسلہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی پر منتہی ہوتا ہے۔ مصنف کے استاد طب حکیم عبدالقادر رامپوری تھے۔ افسوس ہے کہ ان کا بھی کوئی سراغ نہ مل سکا۔ مصنّف موزوں طبع بھی واقع ہوئے تھے۔ کتاب میں چار مقامات پر انھوں نے مضمون کو نثر کے بجائے نظم میں بیان کیا ہے۔

کتاب کی تاریخ تصنیف کتاب کے عرف "امانت خانی" سے ۱۱۶۴ھ برآمد ہوتی ہے۔ اس طرح مصنف ۱۲ویں صدی ہجری/ ۱۸ویں صدی عیسوی کی شخصیت تھے اور حکیم محمد اکبر ارزانی، حکیم علوی خاں، شاہ اہل اللہ عابد سرہندی، حکیم بقا خاں، حکیم واصل خاں اوّل کے معاصر تھے اور حکیم شریف خاں، حکیم محمد حسین خاں اور حکیم ذکاء اللہ خاں سے متقدم۔

دیباچے میں مصنف نے مآخذ کی جو فہرست دی ہے اس میں ویدک میں کوک چوک، نین سکھ، پران سکھ اور بیرون ہند کے اطبائے متقدمین کی حسب ذیل کتابیں قانون، موجز، نفیسی، ذخیرۂ خوارزم شاہی، اختیارات بدیعی

Marfat.com

قرابادین مفتاح الخزائن، شرح اسباب و علامات، تحفۃ المومنین اور برِ عظیم کے اطبا کی حسب ذیل مصنفات ہیں:
کفایہ منصوری، قرابادین معصومی، قرابادین شفائی، دستور الاطبا، طب یوسفی، طب بنائی، طب ناصری، قرابادین قادری، ریاض الفوائد، بیاض حکیم جعفر، بیاض مقرب خاں، مجربات علوی، طب سکندری، طب بقائی، الفاظ ادویہ، عین اطبا، طب فیروز شاہی، طب ابراہیم شاہی، طب طاہری، طب امیر کبیر، طب الامراض، تحفۃ المجربات، خزائن الادویہ، مفردات شاہی۔

برِ عظیم کی ان ۲۴ کتابوں میں سے مقدم الذکر ۱۶ کے مصنفین کا تو علم ہے، یعنی محمد بن مظفر شفائی، معصوم تستری، قاسم فرشتہ، منصور بن محمد، یوسفی، بینا عثمانی، طاہر بن ابی بکر، اکبر ارزانی۔ محمد امان بن محمد افضل، جعفر جودھپوری، مقرب خاں، علوی خاں، بہوہ بن خواص خاں، بقا خاں اصغر، عین الملک نور الدین محمد، محمد بن یوسف۔ لیکن موخر الذکر آٹھ تالیفات اور ان کے مصنفین کم سے کم میرے علم کی حد تک ہنوز محتاج دریافت ہیں۔ تاریخ طب کے طالب علم کے لئے یہ فہرست دعوتِ فکر و تحقیق ہے۔

کتاب جوامع کئی نوع سے اور طب کے تمام فنون پر حاوی ہے۔ کلیات، تشریح، خواص المفردات، ترکیب الادویہ، معالجات، قرابادین حتیٰ کہ بیطرہ (علاج مویشی)، بزیرہ (علاج طیور) اور زردقہ (علاج وتحفظ نباتات) کے بھی تفصیلی مباحث ہیں۔ تین ہزار صفحات کی یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے، جن میں ۱۶۲ مقالات اور ۱۳۱۲ فصول ہیں، جن کی صرف فہرست ۵۶ صفحات پر محیط ہے۔

باب اول: کلیات کے بیان میں ہے اور ۴۱۶ صفحات پر حاوی ہے۔ اور ارکان، اخلاط، مزاج، قویٰ، اعضا، ارواح، افعال، اسباب ستہ ضروریہ، اسباب غیر ضروریہ پر ۱۷ مقالات ہیں۔
پہلا مقالہ ارکان و اخلاط و مزاج پر ہے اور ۲۰ صفحات میں ہے۔

دوسرا مقالہ اعضا (تشریح) کے بیان میں ہے اور متاخرین کی عادت کے مطابق مختصر ہے۔ کُل سات فصلوں اور ۲۴ صفحات میں تشریح کا حصہ ختم کر دیا ہے۔

تیسرا مقالہ، دربیان ارواح میں روح کا بیان: مطابق شرع بقول متکلمین، بقول فلاسفہ۔

پانچواں مقالہ قارورے کے بیان میں ہے۔ چھٹا مقالہ نبض کے، ساتواں براز کے۔ تینوں میں طب ہندی کے طریقہائے تشخیص بھی بہ تفصیل بیان کئے ہیں۔

پندرھواں مقالہ لوازم طبیب کے بیان میں ہے اور ۴۰ صفحات میں ہے۔ ان میں سے ایک فصل مراتب طبیب

Marfat.com

پر بھی ہے اور ایک فصل مذاہب حکما پر بھی ہے، جیسے : مشائین، اشراقیین، صوفیا اور متکلمین۔ ۱۶واں مقالہ بیمار کے خوابوں اور اوقات سعد و نحس۔ ۱۷ویں مقالے میں ایک فصل قیافہ دانی پر ہے۔ ایک فصل دوائے رجال الغیب۔

باب دوم :- مفردات پر ہے۔ اس کے ابتدائی دو مقالوں میں اجساد و فلزات کی تکلیس و تصفیہ و احراق پر ہے۔ ایک مقالہ میں مدارج و مراتب ادویہ بقول یونانیان، بقول هندیان، بقول فرنگیان، بقول جوگیان۔

چار باب معالجات کے لئے مختص ہیں جن میں دو ہزار ۹ سو ۳۷ امراض کا بیان ہے۔ ان میں سے آخری باب کا ایک مقالہ گھوڑوں کے علاج پر ہے اور اس میں ۹ فصلیں ہیں اور ۲۰ صفحات پر حاوی ہے ایک مقالہ باز، جرہ، شاہین وغیرہ کے علاج پر ہے۔ ۱۶ فصول۔ ۱۳ صفحات۔ ایک مقالہ طوطی، بلبل، کلنگ اور کبوتر وغیرہ کے علاج پر ہے، ۷ صفحات۔ ایک مقالہ بہائم کے علاج پر ہے۔ ۴ فصول۔ ۶ صفحات ایک مقالہ نباتات کے امراض پر ہے۔ ۱۳ فصول، ۱۰ صفحات (کل ۵۵ صفحات) اسی باب کا ایک مقالہ علاج عادی شراب ہے اور ایک فصل مراتب نشہ شراب پر ہے۔ ایک مقالے میں حریفوں کو ضعیف و مریض بنا دینے اور ہلاک کر ڈالنے کی ادویہ اور تدابیر بھی بیان کی ہیں۔ ایک فصل میں حریف کے ازالہ بصارت کی ادویہ تحریر کی ہیں۔ حمیات کے حصے میں حمائے جن اور حمائے سحر کا بیان اور اس کے ازالے کے لئے حاضرات کی مفصل ترکیب بھی درج کی ہے۔

اس باب میں امراض کی اس کثرتِ تعداد کا راز یہ ہے کہ اسباب کے لحاظ سے ہر مرض کی کئی تقاسیم کی ہیں اور ہر قسم کا ایک مستقل نوع کے طور پر ذکر کیا ہے۔ مثلاً ۱۵واں مقالہ صرف یرقان پر ہے اور ۲۱ فصول میں یرقان کی ۲۱ اقسام کا مستقل بیان ہے۔ یرقان صفراوی از گزیدن حیوان زہرناک۔ یرقان صفراوی از ضعف مرض یرقانی از سدۂ مجرائے مابین جگر و مرارہ، یرقان از سدۂ مابین مرارہ و امعا۔ اسی طرح یرقان اسود کی ۶ قسمیں ہیں۔ ایک مقالہ (۷ فصول) علاج عقر پر ہے۔ ایک مقالہ حمل پر ہے جس میں استقرار حمل، منع حمل، امتحان حمل وغیرہ پر ۱۱ فصول ہیں۔ ۳ مقالے جن میں ۷ فصول ہیں۔ سمیات حیوانی، سمیات معدنی اور سمیات نباتی پر ہیں۔ امراض اطفال پر ۲۵ فصول ہیں۔ ایک مقالہ دایۂ اطفال پر ہے۔ حمیات کے باب میں حمیات پر ۲۲ فصول، حمائے دق پر ۱۰ فصول، حمیات عفنہ پر ۳۰ فصول ہیں۔

ساتواں باب ۵۷۸ پر حاوی ہے، یہ قرابادین کے لئے مختص ہے۔ اس میں معروف انواع مرکبات

Marfat.com

طب ہی میں۔ اطریفل، جوارش، سفوف، مرہم، معجون، وغیرہ مرکبات کے علاوہ حسب ذیل مفردات
کو قلعی بنانے کے نسخے بھی ہیں۔

افیون۔ بسد، حلتیت، زعفران، زمرد، زبرجد، زنجفر، عنبر، فلفل دراز، لعل،
لاجورد، لولو، مشک، موسیائی۔

حسب ذیل ادویۂ غذائیہ یا اغذیہ دوائیہ سب میں سے ہر ایک کے متعدد نسخے ہیں: آچار
...ہ، حریرہ، فالودہ، فرنی، قہوہ، گلگلہ، برقاب، طعام بیماران، طعام تن درستاں۔

طب سے غیر متعلق حسب ذیل اشیا کے نسخے بھی ہیں: بارود، بندوق، تیزاب، دباغت چرم،
کاغذ، رنگ جامہ، رنگ خط، سیاہی، صابن، عطر، ماء السیف۔

حسب ذیل اعمال کے طریقے: قدح، قلع، جنتر، جبیرہ، دعوت، دعا، تعویذ۔

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کتاب میں ابتدا سے انتہا تک طب یونانی کے ساتھ طب ہندی کے
مسلک اور ترجمانی کا اہتمام ہے لیکن کہیں کہیں تطبیق اور کہیں مختصر محاکمے کے بعد کسی ایک کی ترجیح
تائید بھی کی گئی ہے۔ مثلاً اخلاط کے مبحث میں خون کے متعلق ویدک نقطۂ نظر بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں
"اما این قول پدیجے ست" (۱/۳۸)۔ یا تشریح رحم میں ویدوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مادۂ منویہ
و دم طمث باہم منعقد ہو کر تکوین جنین کرتے ہیں اور پھر اس پر تنقید کی ہے۔ اور پھر مقولۂ اہل ولایت
یونانی اطبا کا نقطۂ نظر) بیان کیا ہے کہ طرفین کے مواد منویہ کے انعقاد سے خلقت جنین ہوتی ہے۔ (۱/۴۳)
اعضائے تولیدی کے سلسلہ میں ویدوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ خون کے چار قطرات سے منی کا ایک قطرہ بنتا ہے۔
پھر لکھا ہے: "اما محقق این کہ منی خلاصۂ تمام رطوبات بدنی ست" (۱/۴۷)
مزاج ضعف اناث کے مزاج ضعف ذکور سے زیادہ حار ہونے کے متعلق طب ہندی کا مسلک بیان
کرنے کے بعد طب یونانی کا مسلک واضح اور اس کو مبرہن کیا ہے (۱/۶۲)۔

اطبائے یونانی کے بعض اقوال پر بھی تعریض کی ہے۔ مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: "اہل ولایت تپ
نباتات را بسرسام و لیفوریا و انفیاقوس گمان میبرند گمان محض است زیرا کہ تپ نباتات
نجاست کہ موسم برشگال کرن جاست (۶/۳۲۷)۔

ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ اہل ولایت تپ بلغمی بے علتش قبل بحران بے مطبوخ ونضج دینے کو روا

Marfat.com

نہیں رکھتے، کیونکہ مطبوخ حرارت غریبی کا محرک اور حرارت غریزی کا ضعف ہے اور اہل ہند اسے روا رکھتے ہیں : " اما انصاف آن ست کہ در تپ بلغمی و سوداوی کہ مزاج صاحب مرض بارد و رطب باشد مطبوخ بہتر از جلاب و شیرجات و لعاب ست کہ بدن نفع و تحلیل مواد فی الفور ست" (۷/۳۵۰)۔

طب یونانی ویدک کے سلسلے میں مصنف کے بحیثیت معالج طرز عمل کا اندازہ ان کے اس اظہار سے ہوتا ہے جو انھوں نے ایک مقام پر برسبیل تذکرہ کیا ہے۔ پانی کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ ہر ملک اور مقام کے پانی کی طبیعت اگرچہ ایک ہی ہے مگر خاصیت الگ الگ ہوتی ہے۔ اشیا کی طبیعت و خاصیت کے اس اختلاف کی مثال :

" حکمت یونانی و ہندی ست یعنی در اختلاف ملک و مکان ہر دو جانب نظر باید کرد۔ خاکسار از استاد خود شنیدہ کہ حکیم حاذق چوں دستۂ میزان میاں پلۂ میزان می باید، از طب یونانی و ہندی یعنی ہر جانب کہ بار گران بیند، سر فرود آورد۔ اگر چناں نباشد مثال کسی ست کہ از دو چشم یکے داشتہ باشد و ازیں سبب فقیر بیان ہر دو عمل می کند آں چہ مناسب طبائع ملک و مکان و سن و سال دانستہ آں کنند کہ بعضی از امراض حار و یابس را عمل ہندی و بعضی امراض بارد رطب را عمل یونانی بکار آید" (۱/۳۰)۔

مختصر یہ ہے کہ مجمع البحرین، بنیادی طور پر طب یونانی کی کتاب ہے جس میں ہر فن میں طب ہندی کا مسلک بھی بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی اظہار رائے اور محاکمہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

کتاب مختلف اعتبار سے وقیع اور اہم ہے اور اس لحاظ سے یاد رہے کہ کسی فہرست میں اس کے دوسرے نسخے کا ذکر نظر سے نہیں گزرا۔

مخطوط برکات اکادمی۔ تالیف ۱۱۶۴ھ/ ۵۱-۱۷۵۰ء - کتابت ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ء - صفحات ۳۰۰۰ - تقطیع ۲۸ × ۱۲ سم -

Marfat.com

کتاب جرّاحی

۱۸ ویں صدی کا ایک نادر طبّی مخطوطہ

براعظم پاک و ہند میں طب مغرب کے نمائندہ معالجین کی آمد کا سلسلہ ۱۶ ویں صدی عیسوی سے شروع ہو گیا تھا۔

اس سلسلے میں پہلا نام ایک پرتگالی معالج فرماںلوپ کا آتا ہے، جو ابراہیم عادل شاہ ثانی (۱۶۲۸-۱۵۸۲ء) کے دربار میں مشہور مؤرخ اور طبیب محمد قاسم ہندو شاہ فرشتہ[1] کے ساتھ سرکاری معالج تھا۔ دوسرا نام ڈاکٹر پیر ڈی لان[2] کا ہے، جو سلطان عبداللہ قطب شاہ (۱۶۷۳-۱۶۳۲) کا معالج تھا[2]۔ پھر ڈاکٹر برنارڈ[3] ہے، جو نورالدین جہانگیر کے دربار میں آمد و رفت رکھتا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر برنیئر[4] اور ڈاکٹر باؤٹن[5]، عہد شاہجہان[5] (۱۶۵۸-۱۶۲۷ء) میں اور ڈاکٹر منوچی[6] میکنزی اور ولیم مارٹن[7] عہد عالمگیر (۱۷۰۷-۱۶۵۸ء) میں برعظم آئے اور عرصہ تک یہاں رہے۔

طب مغرب کے تراجم کا سلسلہ ۱۷ ویں صدی میں شروع ہوا، اور یہاں طب مغرب کا پہلا ترجمہ ۱۶۴۸ء میں ہوا تھا۔ اس کتاب کا نام ہے قرابادین آصفی فرنگی[8]۔ مصنف ہے آصف الزماں مسیحی فرنگی۔ دوسری کتاب تحفۃ المسیحا ہے جو ۱۷۴۸ء میں لکھی گئی۔ اس کے مصنف کا نام ڈاکٹر ڈومنیک گریگوری باؤٹیسٹ DOMINIC GREGORY BAUTIST اور عرف نے دکھتی بیاگ[9]۔

پھر اسی ۱۸ ویں صدی کے ربع آخر میں ایک فاضل حکیم میر محمد حسین لندنی ہے۔ یورپ کے سفر سے مراجعت کے بعد (۱۷۷۷ء میں) جدید مغربی طب کے انکشافات و نظریات کے تعارف کے لئے عربی میں دو[2] رسالے لکھے: ایک رسالہ در علم فزکس (PHYSICS)، دوم رسالہ طبیہ۔ یہ دونوں رسالے طبع بھی ہو گئے تھے[10]۔

سلطان فتح علی ٹیپو (ش ۱۷۹۹ء) نے اپنے مختصر سے دور حکومت میں اسٹوارٹ (STEWART) کے بقول مختلف علوم پر جو ۴۵ کتابیں لکھوائی تھیں ان میں سے چار کتابیں طب مغربی سے ترجمہ کی گئی تھیں:

۱- رہبر فاروقی۔ طب اسلامی۔ صفحہ ۱۴۰۔ حیدرآباد دکن ۱۹۳۸ء - (۲) ایضاً صفحہ ۳- سفرنامہ برنیر صفحہ ۵۸۲ و مابعد۔ طبع کراچی ۴- ایضاً۔ ۵- ہاشمی فرید آبادی۔ تاریخ ہند۔ جلد چہارم صفحہ ۲۱۔ ۱۹۲۱ء حیدرآباد دکن۔ ۶- نکولائی منوچی۔ داستان عہد مغلیہ، لاہور ۱۹۶۰ء ۷- محمد ساقی مستعد خاں۔ مآثر عالمگیری صفحہ ۲۳۲، کراچی ۱۹۶۱ء۔ ۸- بیاض المعارف العلمیہ مولوی عبدالرحیم پشاور۔ ۹- ایوانوف (۲۱۰/ II ۲۹۴)

۱۰- عبدالرزاق ملیح آبادی۔ مولانا آزاد کی کہانی صفحہ ۲، دہلی

Marfat.com

(۱) قانون در طب علم (۲) ترجمۂ کتاب انگریز (۳) ترجمۂ کتاب فرنگ (۴) مقرب در علم طب[1]

اس وقت جس کتاب کا تعارف مقصود ہے، وہ ۱۸ ویں صدی کی ہی ہے۔ کتاب کا نام ہے کتاب جراحی۔ مصنف کا نام ہے انتونیون کردوس اور مترجم ہے "شوئر مسیحی ولد فرنگی خاں مرحوم ابن حکیم موسی مارٹن علیہ الرحمۃ والغفران" گویا مصنف اور مترجم دونوں فرنگی ہیں۔

جہاں تک مصنف کا تعلق ہے داخلی شہادتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ برعظیم ہی میں مقیم کوئی ڈاکٹر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ۱۸ ویں صدی میں ایک یورپین ڈاکٹر کا ذکر ملتا ہے جس کا نام "انتون مسیح فرنگی" تھا۔ اس کے شاگرد حکیم محمد اسحاق (ف ۱۷۷۸ء) نے اپنی کتاب تذکرۂ اسحاقیہ اور المرکبات الاسحاقیہ میں اس کا ذکر کیا ہے، جو لاہور میں مطب کرتا تھا اور بڑا مقبول تھا[2]۔ خود مصنف انتونیون کردوس (انتون مسیح) نے اپنے استاد "حکیم جوان مسیح" کا ذکر کیا ہے جو نواب امیر خاں ناظم کابل کا معالج رہا تھا (صفحہ ۶۳) نواب امیر خاں ۱۶۶۰ سے ۱۶۶۷ء تک کابل میں رہا تھا[3]۔ اس طرح انتون ۱۸ ویں صدی کی شخصیت ہوا۔

کتاب کے مترجم نے اپنا نام شوئر (غالباً XAVIER) اور دادا کا نام حکیم موسیٰ مارٹن لکھا ہے۔ اس نام کے ایک فرنگی معالج کا ذکر عہد شاہ عالمگیر میں آتا ہے جس نے شاہ کی ملکہ (جہاں زیب بانو بیگم) کے علاج کی پیشکش کی تھی۔ مگر شرط یہ تھی کہ مقام مرض (پستان) کا معائنہ میری ایک عزیزہ کرے گی جو طبیبہ حاذق ہے۔ چنانچہ وہ طبیبہ دہلی سے اورنگ آباد بلوائی گئی۔ مگر دین دار ملکہ نے پہلے اس کے کردار و سیرت کی تحقیق ضروری سمجھی اور معلوم ہوا کہ وہ ۴۰ سال سے میخوار ہے، تو ملکہ نے شدت مرض کے باوجود ایک آلودۂ معصیت طبیبہ کا لمس اور معائنہ گوارا نہ کیا اور اصرار کے باوجود راضی نہیں ہوئی[4]۔ ممکن ہے شوئر انہی حکیم موسیٰ مارٹن کا پوتا ہو۔ کتاب فارسی میں ہے۔ ضخامت ۱۰۲ صفحات۔ ابتدا کے ایک دو ورق غائب ہیں۔ تقطیع ۱۳ × ۲۰ سم۔ خط شکستہ و خراب۔

۱۔ فہرست کتب خانۂ سلطنت خداداد از اسٹیورٹ (STEWART) لندن ۱۸۰۹ء، و کتب خانہ سلطنت خداداد۔ از محمود احمد برکاتی۔ بھارت۔ کراچی ۱۹۶۴ء

۲۔ رجز فغفوری صفحہ ۱۴۵، بحوالہ نقوش لاہور (لاہور نمبر) حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔

۳۔ المرکبات الاسحاقیہ۔ مخزونہ کتب خانۂ ہمدرد۔ کراچی۔

۴۔ محمد ساقی مستعد خاں، مآثر عالمگیری صفحہ ۲۳۲، کراچی ۱۹۶۱ء

Marfat.com

کتاب کے ۲ دو حصے ہیں، پہلے حصے کو کتاب جراحی اور دوسرے کو " قرابادین کتاب جراحی " لکھا گیا ہے۔ پہلے حصے میں جراحات سینہ و شکم و مثانہ ؛ دماغ اور اورام ضفارع و سرطان اور دبیا فلغمونی وخناق وغیرہ کا بیان الگ الگ فصلوں میں ہے۔ دوسرے حصے میں مرکبات ہیں۔ لیکن وہ بیشتر قدیم اور مشرقی یا یونانی اور معروف مرکبات ہیں مثلاً: مرہم کافور، مرہم داخلیون، سکنجبین، شربت گلاب اطریفل غدودی؛ ایارج فیقرا۔

مرکبات کے اجزا مقامی ہیں اور ان کے نام بھی مقامی (اردو، ہندی، متعدد دواؤں کے انگریزی نام بھی لکھے ہیں کہ " بلغت فرنگی " اس کا یہ نام ہے۔ جراحت میں مستعمل آلات کی تفصیل الفاظ میں اور دو ایک جگہ خاکوں سے بھی کی گئی ہے۔

قدیم اور مشرقی مآخذ میں قانون شیخ' خلاصہ (؟) دستور العلاج، شفاء العلیل از حکیم عبد اللہ[1]۔ کتاب شیخ شہاب الدین سہروردی (؟) کے حوالے ہیں۔ جدید اور مغربی مآخذ میں کتاب جزئی از پادری رواجیو۔ اور حکیم الیگز از حکیم جوان دیویکو' حکیم اندری؛ حکیم کاریو، حکیم نیکلاؤ وغیرہ کے حوالے جگہ جگہ ہیں۔ سب کا نام بڑے احترام سے لیا ہے۔ جالینوس فاضل بیمزاید' شیخ الرئیس بوعلی سینا اپنے استاد کے لئے عنوان بیاہ حکیم جوان میسح۔

کتاب میں کئی حکایات اور واقعات بھی درج کیے ہیں جن میں بعض مریضوں کا حال اور اپنی دست کاری اور مجوزہ ادویہ کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بوڑھا میرے پاس آیا جس کے پیڑو میں ورم تھا۔ مجھ سے ورم کی تڑپن کی شکایت کی۔ میں نے یہ سوچ کر کہ پیم ہوگی، نشتر کی نوک سے شگاف دیدیا۔ دو روز تک پیم زرد آتی رہی، اس کے بعد بدبو بلا رنگ مواد آیا۔ اس کے بعد فضلہ غذائی نکلا اور زخم میں کوئی سخت سی چیز محسوس ہوئی۔ جب وہ چیز برآمد ہوئی، تو ہڈی تھی۔ میں نے مریض سے دریافت کیا کہ تم نے سری جپائے کھائے تھے۔ اس نے اقرار کیا کہ بہت سے کھائے تھے۔ چونکہ میرے دانت نہیں ہیں، گوشت کے ساتھ ہڈیاں بھی نکل گیا تھا۔ غرض چھ ہڈیاں نکلیں جیسی کہ سری میں چھوٹی چھوٹی پیدا ہوتی ہیں (ص ۹۱)۔

مؤلف کہتا ہے کہ ایک ڈھائی سالہ بچے کے سر پر ورم ہو گیا تھا اور ورم اس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ دو سر کے برابر ہو گیا تھا۔ آنکھیں چھپ گئی تھیں۔ میں نے ورم میں شگاف دیدیا اور پورے

۱۔ شفاء العلیل از عبد اللہ بن یوسف علی کحال۔ تالیف ۹۷۵ھ / ۱۶۶۷ء۔

Marfat.com

تین روز تک اس کا مواد بہنے دیا۔ دو سیر ہندوستانی کے برابر پانی نکلا جو انڈے کی سفیدی کی قوام کا سا تھا (صفحہ ۶۹) غفران پناہ استاذی حکیم جوان مسیح فرماتے ہیں کہ نواب امیر خاں جو دار الملک (دار السلطنت) دہلی کے ناظم تھے کے پاؤں کی انگلی میں ورم ہو گیا تھا۔ میں نے سفیدی بیضۂ مرغ اور روغن گل سے تین روز علاج کیا صحت تمام ہو گئی (صفحہ ۹۳) مصنف کے برعظیم میں قیام کے اثرات اور مشرقی تہذیب کا رنگ طرز بیان سے نمایاں ہے۔ "بفرمان اللہ تعالیٰ۔ (صفحہ ۱۳) - باذن خالق تعالیٰ (صفحہ ۲۴) امید بجناب عزۃ الوعلی حکیم علی الاطلاق (صفحہ ۲۵) انشاء اللہ تعالیٰ بکرم الٰہی بشود" معلوم ہوتا ہے کہ مصنف ملک کے معاشرے میں خوب گھل مل گیا تھا اور اس نے ہمارے تہذیب کے محاسن و معائب دونوں اپنا لیے تھے۔ قدامت پسندی اور توہم پرستی بھی پیدا ہو گئی تھی جو کچھ اس دور کے یورپ میں بھی تھی، چنانچہ کسی یورپین ڈاکٹر الیگزار کا قول نقل کرتا ہے:۔ "زن حائضہ را از تقرب مجروح منع بلیغ نمایند و مطلقاً نزدیک او نگزارند کہ باعث خرابی جراحت و معاودت آن میگردد" اس قول کو نقل کر کے اپنی تصویب کا اضافہ کرتا ہے: "مؤلف این معنی را براء العین مشاہدہ کردہ وازپارچہای زنانہ نزدیک مجروح و جراحت نکنند و پارچہ کہ از سر جراحت بردارند بر زمین نمناک ننہند کہ باعث رطوبت زخم میگردد۔ واین را اطبا بر محک امتحان و میزان تجربہ سنجیدہ اند" (صفحہ ۲۸، ۲۹)

اشخاص کے اسماء سے پہلے اور بعد کلمات احترام، دعائیہ جملے، قدیم ماخذ سے استفادہ یہ سب باتیں مصنف کے طویل قیام اور ۱۸ ویں صدی کے ہندوستان سے اس کی محبت کا کھلا ثبوت ہیں۔ آج بہت سے برادران فن اپنے ڈاکٹر کہلائے جانے کے خواہاں اور کوشاں ہیں مگر اس دور کا ایک ڈاکٹر خود کو بھی اور اپنے تمام یورپین متقدمین کو بھی بالالتزام حکیم لکھ رہا ہے۔

یہ قلمی نسخہ غالباً مترجم کا مسودہ ہے۔ کیونکہ متعدد مقامات پر الفاظ اور عبارات کو قلمزد کرنے، نظر ثانی کے آثار نظر آتے ہیں۔

کتاب جراحی کے اختتام کے بعد مترجم نے بار دوم ہمایوں کے عہد کے ایک دبیر و طبیب محمد بیگ کا رسالہ دستور الفصد بھی نقل کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے: "تمت رسالۂ فصد تصنیف محمد بیگ الکاتب شور، ولد فرنگی خاں مرحوم ابن حکیم موسیٰ مازن خاں علیہ الرحمۃ"۔ اور کتاب جراحی کا خاتمہ ان جملوں پر کیا ہے: "تمام شد ترجمۂ انتونیون کروس بید الضعیف النحیف الاحقر محمد شور المسیحی"۔

Marfat.com

نیشنل میوزیم پاکستان

میں

طب کے دو نادر مخطوطے

خدا بخش جنوبی ایشیائی علاقائی سیمنار کا مقالہ

پروفیسر قمر آشنا ل خان
سرسید گرلز کالج، کراچی (پاکستان)

Marfat.com

قمر آستاں خاں: پ (۱۹۳۴ء) سر سید گرلز کالج کراچی میں عربی اور علوم اسلامیہ کی ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ مشہور فاضل علامہ عبدالعزیز میمن، اور معروف مفکر ڈاکٹر سید محمد یوسف کی شاگرد ہیں۔ آپ کا تحقیقی مقالہ "زوال بغداد سے قبل کے اسلامی معاشرہ کے بارے میں آداب سلطنت و رسوم معاشرت"۔ یاقوت کے معجم الادبا کے ایک تجزیاتی مطالعہ کی شکل میں غضنفر اکیڈیمی کراچی نے شائع کیا ہے (۱۹۷۶ء)۔ یہ ابتدائی چھ صدیوں کو محیط اسلامی معاشرہ کی ایک انسائکلوپیڈیا ہے۔

●●

Marfat.com

ازہار الادویہ (فارسی مخطوطہ)

کتاب کا پورا نام "تمثال اشیا و ازہار الادویہ" ہے۔

اس میں کشمیر کے اشجار و اثمار، ازہار و نباتات کوہی و بستانی اور حیوانات بحری و بری کی تصاویر ہیں اور ہر ایک کی ماہیت بیان کی ہے اور خواص تجربہ کر کے طب کے اصولوں کے مطابق درج کیے ہیں۔

کتاب رنبیر سنگھ (۱۸۵۷ - ۱۸۸۵ء) کے حکم سے حکیم غلام علی نے سمت ۱۹۲۴ مطابق ۱۸۶۷ء میں مکمل کی۔ اس کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ کشمیر کے علاقہ کی تمام جڑی بوٹیوں اور کچھ حیوانات کا ایک جائزہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ بعض ازہار و نباتات ایسے ہیں جن کا ذکر صرف اسی مصنف نے تجربہ کر کے لکھا ہے، اس کتاب کے علاوہ ان کا ذکر کہیں نہیں پایا جاتا، ان کی تعداد ۲۱۵ ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ہر ایک بوٹی اور حیوان کی رنگین تصویر دی ہے۔ بوٹی کے تمام اجزا کی نشان دہی کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ کس موسم میں اور کیسی زمین میں پیدا ہوتی ہے۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ازہار و نباتات و حیوانات کے نام بر اُس زبان و لہجہ میں دیے ہیں جو کشمیر میں پائے جاتے تھے؛ ان کی تعداد ۷۴ تک پہنچتی ہے۔

چوتھی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ برصغیر سے متعلق اور یہیں کے ایک حکیم کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ کیونکہ تمام ازہار و نباتات و حیوانات مقامی ہیں۔۔ اسی لیے آج بھی ہم ان سے باسانی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

تمثال اشیا و ازہار الادویہ: ۲۱٫۴ × ۲۶٫۲ سم — مصنف۔ حکیم غلام علی

تصاویر اشجار ۱۹۳ حیوانات ۲۵ فلک ۲۲۰ + مقدمہ ۲۰ ورق اور ۲ ورق

قطعات تاریخ سطر ۹ ابواب ۲۲۰ یہ کتاب (۱۹۲۴ سمبت = ۱۸۶۷ء) میں لکھی گئی۔

ابتدا: فی الواقع مؤلف ایں نسخہ ..... الناظر فیہ ابو محمد قلندر علی پانی پتی الزبیری السیدی ملازم سرمہاراجہ والی جموں و کشمیر .....

ابو محمد قلندر علی کی مہر

Marfat.com

اس کے بعد فہرست کتاب ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا، بوٹیوں اور حیوانات کے نام مختلف زبانوں میں دیے گئے ہیں جن کی تعداد تقریباً ۲۷ ہے! اس کے نیچے تصویر ہے۔ تصویر کے نیچے ایک سطر اس کی طبیعت، ماہیت وغیرہ کے بارے میں دی گئی ہے۔ حاشیہ میں ماہیت دی گئی ہے۔ تصویر کے نیچے اور حاشیہ میں عربی نام سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے، اس کے فوائد ورق کی دوسری جانب۔ اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ کون امراض کے لئے اس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کس طرح۔ ہر بوٹی اور حیوان کے بارے میں ایک ورق ہے۔ کچھ بوٹیاں ایسی بھی ہیں جو مصنف نے خود دریافت کی ہیں، ان کا نام ایک ہی دیا ہے، مثلاً: "نقشہ بوٹی نر وتری و نباتات آں" (ورق ۳۳)۔

(۲)

کشمیر کے راجہ رنبیر سنگھ (۱۸۵۷-۱۸۸۵ء) نے وزیر خاص دیوان کرپارام کو حکم دیا کہ وہ اشجار، اثمار، ازہار، نباتات، وحیوانات کی تصویریں بنوائیں۔ ان کے ناموں کی ہر زبان میں تحقیق کرائیں۔ اس کے خواص کا تجربہ کرا کے طب کے اصولوں کے مطابق ایک کتاب میں لکھوا دیں۔ اس کے لئے ایک تجربہ کار حکیم مقرر کیا جائے، لہٰذا حکیم غلام علی کو پیش کیا گیا جنہوں نے یہ کام انجام دیا۔

حکیم غلام علی نے اس کتاب کی شان میں آٹھ شعر بھی کہے ہیں جو مقدمہ کے بعد درج ہیں۔ آخری مصرع میں اس کتاب کے اختتام کو پہنچنے کی تاریخ ہے جو ۱۹۲۴ سمبت ہے۔ "تاریخ ہجریہ" "تمثال اشیا" ۱۲۸۳ھ اور "روضۂ ازہار الادویہ" دی گئی ہے۔ کاتب نے اس کی کتابت کی تاریخ "اختتام این کتاب" ۱۲۸۳ھ ۲۶ واسمبت دی ہے، جو مطابق ۷۰-۱۸۶۹ء ہے۔

تصاویر کو اس طرح چسپاں کیا گیا ہے کہ پہلے مختلف زبانوں میں نام آجائیں؛ اس کے بعد تصویر اور نیچے ایک سطر اور بعض میں دو سطریں اس کے متعلق آجائیں۔ صرف گلاب کے ذیل میں پانچ سطریں کر دی ہیں۔ بعض تصاویر مثلاً شقائق، ہزاری پورے صفحے پر ہیں۔ نقشہ بوٹہ کے ساتھ نام اور نیچے تصویر ہے۔ ان کے نام مختلف زبانوں میں حاشیہ پر دیے گئے ہیں، بوٹہ اصابع الصفر (ورق ۷)، بوٹہ اصابع الصفر مع نقشہ تخم (ورق ۸)۔

Marfat.com

کتاب کے پہلے ورق کے پہلے صفحے پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے ۔ "فی الواقع مؤلف این نسخ و مصنف این مجموعہ درتحقیق ادویہ جدیدہ و تصویرات حیوانات و تماثیل اشجار و نباتات جہد موفور و سعی مشکور بذل نمود ......" اس کے نیچے تھوڑی جگہ چھوڑ کر لکھا ہے : "الناظر فیہ ابو محمد قلندر علی پانی پتی الزبیری الاسیدی ملازم سرکار مہاراجہ والی جموں و کشمیر ابقاہ اللہ و زینہ وسلطنتہ ما دام العمر دائراً فی التدویر" [مہر] قلندر علی کی —— پھر ورق کے دوسری جانب فہرست کتاب ازھار الادویہ ہے ۔

فہرست میں ازھار کے نام حروف تہجی کے لحاظ سے دیے گئے ہیں ۔ پہلے سرخ روشنائی سے حرف تہجی لکھا ہے اس کے ساتھ ایک چھوٹے خانے میں ان بوٹیوں کی تعداد لکھی ہے ، جو اس حرف سے شروع ہوتی ہیں ، اس کے بعد نمبر شمار لکھ کر تمام بوٹیوں کے نام لکھے ہیں ۔ ورق کا نمبر اور بوٹی کا نمبر ایک ہی ہے کیونکہ ہر ورق پر ایک بوٹی کا بیان ہے ۔

۱۴	حرف الالف	۱	آذریون	۲	ابرون	۳	ادرک
۴	اذخر	۵	اسطوخودوس	۶	اسفنج	۷ ۸	اصابع الصفر

ان خانوں کے کونوں پر نیلے رنگ سے نقش بنائے ہوئے ہیں ۔ فہرست سے اوپر بھی نیلے اور سرخ رنگ سے نقش و نگار ہیں ۔ فہرست میں حروف تہجی سرخ روشنائی اور باقی سیاہ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ یہ فہرست ۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۱۹۵ بوٹیوں کے نام ہیں ۔ اس کے بعد گزشتہ نمبر شمار سے تسلسل کے ساتھ "فہرست تصویرات جانوران مختلفۃ الصور" ہے ۔ یہ چوتھے ورق کے دوسری جانب ہے ۔ ان میں حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب نہیں ہے ۔ یہ ۲۴ نام ہیں اور ۲۲۰ نمبر پر ختم ہوتے ہیں ۔

اس کے بعد فہرست ادویہ پیداوار کشمیر تین صفحات پر ہے ۔ یہ اصل کتاب میں چسپاں کی گئی ہے اسی لئے اس کا کاغذ بھی مختلف ہے اور تحریر بھی ۔ یہ تعداد میں ۱۱۲ ہیں ۔

اس فہرست کے بعد کتاب کا مقدمہ ہے ۔ صفحہ کا ابتدائی حصہ سرخ طلائی نقش و نگار

Marfat.com

سے آراستہ ہے۔ حاشئے میں سرخ، گلابی، ہرے، نیلے، سفید، اور سنہری رنگوں سے نقش ونگار ہیں۔ اس کے بعد جو صفحہ ہے وہ بھی مطلّی ہے اور حاشیہ میں طلائی رنگین گل بوٹے ہیں۔ اس کے بعد مقدمے کے صفحات ہیں۔ ان پر ان دونوں کے مقابلے میں کم نقش ونگار ہیں اور طلائی کام بھی کم ہے۔ مقدمہ مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہے۔ حمد: تین صفحات پر مشتمل ہے۔

کشمیر کا وصف:-

(الف) عام توصیف ساڑھے تین صفحات پر مشتمل ہے۔ (ب) ساڑھے تین صفحات میں یہاں کی جڑی بوٹیوں کی توصیف ہیں ان کے وہ نام استعمال کیے گئے ہیں جو آئندہ صفحات میں ہیں۔ (ج) تین صفحات یہاں کے حیوانات کی توصیف میں ہیں۔ اس میں بھی ان جانوروں کے نام استعمال کیے گئے ہیں جو کتاب میں آئے ہیں۔ (د) ۲ صفحات پر کشمیر کے پھلوں کی توصیف اور ان کے نام ہیں۔ (ہ) اس کے بعد سات اشعار پر مشتمل ایک نظم ہے۔ (و) نظم کے بعد ۸ صفحات مہاراجہ کی توصیف میں ہیں جس میں اشعار بھی لکھے ہیں۔ (ز) بعد ازاں یہ لکھا ہے کہ کس طرح مہاراجہ نے نظام الملک مدار المہام دیوان کرپارام جی کو بلا کر فرمائش کی کہ اس طرح ایک کتاب لکھی جائے جس میں اشجار، اثمار، ازھار، نباتات کوہی و بستانی اور حیوانات بحری و بری کی تصاویر ہوں اور ہر ایک کے خواص تحریر کرکے طب کے اصولوں کے مطابق درج کیے جائیں۔ اس طرح کے کام کے لئے حکیم غلام علی کو مقرر کیا گیا، جنہوں نے یہ کتاب مسمّی بہ "تمثال اشیا و ازھار الادویہ" تالیف کی۔ (ح) مقدمہ کے آخر میں کاتب نے "اختتام این کتاب" سے سمت ۱۹۲۶ (بکرمی) نکالا ہے اور "تمثال اشیا" سے اور روضۂ ازھار الادویہ" دونوں سے الگ الگ ۱۲۸۶ھ تاریخ نکالی ہے۔ پورا مقدمہ پندرہ صفحات پر مشتمل ہے۔ عبارت مقفیٰ ہے۔ مشکل الفاظ کے نیچے سرخ روشنائی سے باریک حروف میں اس کے معنی کی وضاحت کردی ہے۔ تاریخ کتابت بھی علاحدہ روشنائی سے ان فقروں کے اوپر لکھی ہے جس سے تاریخ نکالی ہے۔ مقدمہ کے بعد اصل کتاب کا پہلا ورق شروع ہوتا ہے۔

صفحے کی ابتدا میں "نقشہ، بوتہ ..... وناھا بزبان مختلفہ" درج ہے۔ 'بوتہ' کے بعد اس بوٹی کا نام دیا ہے، سطر کے آخری حصہ میں ان زبانوں کی تعداد لکھی ہے۔ جن میں اس بوٹی کے نام دیے گئے ہیں مثلاً: نقشہ بوتہ ابرون وناھا بزبان مختلفہ" ۷ ناموں کے لئے سرخ روشنائی سے خانے بنائے ہیں۔ بعض خانوں میں زبان کا نام لکھ دیا ہے۔ لیکن کسی زبان میں اس کا نام معلوم نہ ہو تو وہ خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر کسی زبان میں

Marfat.com

بوٹی کے کئی نام ہیں تو وہ سب درج کیے ہیں اور زبان کے آگے یہ لکھ دیا ہے کہ اس زبان میں اس بوٹی کے کتنے نام ہیں۔ مثلاً :

فارسی ۱	عربی ۱	یونانی ۲	
ہمیشہ بہار	حی العالم	دایم الحیواۃ	ابرون
ترکی ۱	ہندی ۱ انگریزی ۱	شاستری ۱	کشمیری ۱
	گلوئی	سدا یوسپ	ہمیشہ بہار

نے ضرورت کے اعتبار سے بنائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کتابت کے وقت خانے زبانوں کی تعداد کے اعتبار سے اندازاً بنائے تھے۔ ضرورت پڑنے پر ایک خانے کے دو حصے کر لیے ہیں۔ بعض زبانوں کے نام لکھے ہیں مگر اس زبان میں اس بوٹی کا نام نہیں لکھا ہے۔ بعض جگہ کتابت کی غلطی بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً اسی نقشہ میں دو یونانی نام ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک دائم الحیوٰۃ عربی نام ہے۔ خانوں کے کونوں میں نیلے رنگ سے ڈیزائن بنے اور حاشیہ میں رنگین نقش و نگار ہیں۔ "شاستری" زبان کے نام نستعلیق اور دیوناگری دونوں میں لکھے ہیں۔

مختلف اوراق پر مندرجہ ذیل زبانوں میں نام دیے گئے ہیں :-

(۱) یونانی (۲) عربی (۳) فارسی (۴) کشمیری (۵) شاستری (۶) ہندی (۷) انگریزی (زنگی) (۸) ترکی (۹) پہاڑی (۱۰) رومی (۱۱) بنگالی (۱۲) پنجابی (۱۳) سریانی (۱۴) لاطینی (۱۵) شیرازی (۱۶) بربری (۱۷) کرمانی (۱۸) تورانی (۱۹) لداخی (۲۰) زبان کستیلان (۲۱) عجمی (۲۲) اصفہانی (۲۳) اہل صقلیہ (کی زبان) (۲۴) خراسانی (۲۵) نبطی (۲۶) در مغرب (مراد اسپین) (۲۷) در شہر عراق (۲۸) اہل تنکابن (۲۹) باصطلاح اہل تکہ (۳۰) بزبان اعرابیان کشمیری (۳۱) بزبان کشمیری اہل شہر (۳۲) زبان اہل حجاز (۳۳) زبان استعمال [illegible] صاحب تحفۃ المومنین (۳۴) لغت مصر (۳۵) در شام (۳۶) در روم (مصنف نے اس کے تحت تین نام دیے ہیں) (۳۷) زبان دیسقوریدوس صاحب کتاب الحشائش (۳۸) در حصورہ نکمت (۳۹) در ہرات (۴۰) مؤلف جامع تیمی۔

اس کے علاوہ کچھ نام مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت دیے ہیں :-

Marfat.com

(۱) بکدام زبان (۲) لغت دیگری (۳) بزبان مختلفہ (۴) در بعض بلاد (۵)
قول (۶) ملیغتی (۷) باصطلاح (اس کے تحت ص۱۳۹ پر ۱۲ نام دیے ہیں)

کتاب مندرجہ ذیل ازھار وحیوانات پر مشتمل ہے :-

ازھار :- (۱) آذریون (۲) ابردن (۳) ادرک (۴) اذخر (۵) ا
(۶) اسفنج (۷ و ۸) اصابع الصفر (۹) امدریان (۱۰) امرود (۱۱) انجرہ (۱۲) انج
(۱۳) ایرساء ابیض (۱۴) ایرسای آسمانجونی -

(ب) (۱۵) بادام (۱۶) بادنجان بستانی (۱۷) بادنجان بری (۱۸) بابر نج (۱۹
(۲۰) باقلای نبطی (۲۱) بدرکون (۲۲) بردی (۲۳) برنجاسف (۲۴) بطیخ (۲۵) بطیخ ہن
(۲۶) بقلۃ البراری (۲۷) بقلۃ الحمقاء بستانی (۲۸) بقلۃ الحمقاء بری (۲۹) بقلۃ یمانی (۳۰
(۳۱) بنفسج (۳۲) بنج -

(ت) (۳۳) تردتروی (۳۴) تشمیزج (۳۵ و ۳۶) تفاح بستانی (۳۷) تنباکو (
توت سیاہ (۳۹) توت ترش (۴۰) توت سفید (۴۱) تین -

(ث) (۴۲) ثیل -

(ج) (۴۳) جزل (۴۴) جوز (۴۵) جوزماثل (۴۶ و ۴۷) جورم -

(ح) (۴۸) حب النیل (۴۹) حرمل (۵۰) حرف المشرقی (۵۱) حسک (۵۲) حضض (۵۳
(۵۴) حنظل -

(خ) (۵۵) خترق (۵۶) خبہ (۵۷) خردع (۵۸) خس بستانی (۵۹) خس بری (۶۰) خ
(۶۱) خصیۃ الثعلب (۶۲) خطمی (۶۳) خطمی برار (۶۴) خلاف البلخی (۶۵) خلاف (۶۶)
(۶۷) خیری احمر (۶۸) خیری بنفسجی (۶۹) خیری ابیض (۷۰) خیری اصفر -

(د) (۷۱) ڈڈ (۷۲) دربہ (۷۳) دفنس (۷۴) دلب (۷۵) دواء المجنون -

(ر) (۷۶) رازیانج (۷۷) رمان (۷۸) ریحان سلیمانی -

(ز) (۷۹) زردکیاہ (۸۰) زرکش (۸۱) زعفران (۸۲ و ۸۳) ژہ کل (کتاب میں ژ

Marfat.com

) زینت الریاحین -

(س) (۸۵) سرخ (۸۶) سرپاینک (۸۷) سعتر جلی بستانی (۸۸) سلو (۸۹) سلطان الریاحین
سمارغ (۹۱) سسم (۹۲) سنجد (۹۳) سنبل (۹۴) سنکھارا (۹۵) سوسن صحرائی کبود
سوسن سفید (۹۷) سوسن صحرائی ابیض (۹۸) سیسبر -

(ش) (۹۹) شاہترہ بستانی (۱۰۰) شاہترہ بری (۱۰۱) شالی شاہ کرد (۱۰۲) شالی ربن (۱۰۳)
ت (۱۰۴) شعر الجبال (۱۰۵) شقایق النعمان (۱۰۶) شقائق ہزارہ شنگرفی بزرگ (۱۰۷) شقائق ہزارہ
گرفی خورد (۱۰۸) شقائق ہزارہ ابیض (۱۰۹) شقاقل (۱۱۰) شلجم بستانی (۱۱۱) شلجم ابیض (۱۱۲)
ران (۱۱۳) شوکت البیضا (۱۱۴) شیرمار -

(ص) (۱۱۵) صعتر -

(ط) (۱۱۶) طرخشقوق (۱۱۷) طلحب -

(ع) (۱۱۸) عباسی ابیض (۱۱۹) عباسی نافرمانی (۱۲۰) عباسی اصغر (۱۲۱) عدس (۱۲۲) عشقی ایرانی
۱) علیق (۱۲۴) عناب (۱۲۵) عنب (۱۲۶) عنب الثعلب (۱۲۷) عناب بستانی (۱۲۸) عود الفرج -

(ف) (۱۲۹) فراسیون -

(ق) (۱۳۰) قثا (۱۳۱) قرع (۱۳۲) قراصیا (۱۳۳) قصب (۱۳۴) قصب الذریرہ
۱۳۰) قطن (۱۳۶) قطف بری (۱۳۷) قنطوریون کبیر (۱۳۸) قنا بری (۱۳۹) قنب -

(ک) (۱۴۰) گاؤزبان (۱۴۱) کیکج ابیض (۱۴۲) کیکج قرمزی (۱۴۳) کیکج شنگرفی (۱۴۴)
یکج زرد (۱۴۵) کتان (۱۴۶) کرسنہ نخل (۱۴۷) کرفس (۱۴۸) کرسنہ (۱۴۹) کزبرہ (۱۵۰) کنہا
۱۵۱) گل ہند اصفر ہزارہ بزرگ (۱۵۲) گل ہند اصفر (۱۵۳) گل ہند ابیض (۱۵۴) گل ہند گلنار (۱۵۵)
ل ہند آسمانی (۱۵۶) گل ہند اصفر خورد (۱۵۷) کماۃ (۱۵۸) کمازریوس (۱۵۹) کونی
۱۰) کندس (۱۶۱) کبر -

(ل) (۱۶۲) لالہ ایستادہ (۱۶۳) لالہ سرنگوں احمر (۱۶۴) لالہ سرنگوں اصفر (۱۶۵) لالہ نعمانی
۱۶۶) لبلاب ابیض مائل بسرخی (۱۶۷) لبلاب نافرمانی (۱۶۸) لبلاب ابیض (۱۶۹) لدر (۱۷۰) لسان الحمل صغیر
(۱۷۱) لسان الحمل کبیر (۱۷۲) لعبت بربری

Marfat.com

(م) (۱۷۳) ماش سبز (۱۷۴) مارشیر (۱۷۵) مرزنجوش (۱۷۶) مرو (۱۷۷) مشک ...
(۱۷۸) مشک طرامشیع۔

(ن) (۱۷۹) نان کلاغ (۱۸۰) نرگس (۱۸۱) نسترن (۱۸۲) نسرین (۱۸۳) نعناع بری (۱۸...

(و) (۱۸۵) وج (۱۸۶) ورد احمر بستانی (۱۸۷) ورد ابیض بستانی (۱۸۸) ورد احمر بری

(ہ) (۱۸۹) ہامک (۱۹۰) ہندبای بستانی (۱۹۱) ہندبای بری۔

(ی) (۱۹۲) یاسمین ابیض اصفر (۱۹۳) یاسمین بری (۱۹۴) یقطین (۱۹۵) یاسمین۔

حیوانات :- (۱۹۶) بلبل (۱۹۷) بلبل رنگین (۱۹۸) عندلیب بانہالی (۱۹۹) عندلیب
(۲۰۰) ببغا، نر (۲۰۱) ببغا، مادہ (۲۰۲) ہدہد (۲۰۳) عصفور نر (۲۰۴) عصفور مادہ (۲۰۵)
سترہ سبیر (۲۰۶) قبیح نر (۲۰۷) قبیح مادہ (۲۰۸) غراب الابقع (۲۰۹) غراب اسود (۲۱۰)
حداۃ نشستہ (۲۱۱) حداۃ پرندہ (۲۱۲) دیک اوز (۲۱۳) بط (۲۱۴) دیک (۲۱۵) اس...
(۲۱۶) اسید (۲۱۷) ثعلب۔ (۲۱۸) ایل (۲۱۹) ارنب (۲۲۰) غزال۔

ازھار، جو مؤلف کی دریافت ہیں :-

بعض ازھار ایسے ہیں جو مولف کی دریافت ہیں۔ ان کے بارے میں لکھا ہے (ورق ۲۱) بزرگ...
اور تجربہ کاروں سے معلوم کر کے، اور خود تجربہ کر کے !

۳۳ - تر و تزی - ۴۶ گل چودم - ۷۲ گل دنبہ - ۷۹ گل زرد - ۸۲ - ۸۳ اژدہ گل -
(اس کا دو اوراق پر ذکر ہے جو تقریباً یکساں ہے)

۸۶ گل سرپانک - ۹۲ گل سنجد - ۱۱۱ گل شلغم سفید - ۱۱۴ شیر مار - ۱۱۸ گل عباسی سفید
۱۱۹ گل عباسی نافرمانی - ۱۲۰ گل عباسی اصفر - ۱۲۱ عدس بری - ۱۴۶ کرسونجل - ۱۲۱ کھر -
۶۹ رگل لذر - ۱۷۴ مارشیر - ۱۸۱ گل نسترن - ۱۸۹ گل ہامک

زیادہ تر بوٹیوں میں تصویر کے نیچے موٹے قلم سے یک سطری عبارت ہے۔ چند بوٹیوں کے نیچے جو...
ہیں دو سطریں لکھی ہیں:- (۱) بادام (لوز) ص۱۵ (۲) بادنجان ص۱۶ (۳) بادرنج بویہ ...

Marfat.com

(۴) باقلای نبطی (۵) برنجاسف

(۶) فرفخ یا البقلۃ الحمقاء ص۲۷ (۷) تنباکو ص۳۷ (۸) توت ص۴۰ (۹) تین ص۴۱ -

گلاب کے نیچے ۵ سطریں معمولی قلم سے لکھی گئی ہیں۔ بین السطور طلائی کام ہے۔ یہ تحریر دوسرے صفحہ پر بھی تسلسل کے ساتھ ہے۔ پودوں کی تصویر کے نیچے ایک یا دو سطریں (گلاب میں زیادہ سطروں میں) ماہیت، طبیعت یا خاصیت لکھی ہے۔ اس سے قبل اس بوٹی کا نام سرخ روشنائی سے لکھا ہے ــــ حاشیہ میں پودے کی ہیئت، پتوں اور اس کی اقسام وغیرہ کے بارے میں تفصیل دی ہے ــــ دوسرے صفحہ پر مختصر طور پر اس کے رنگ، پھل اور ہیئت کے بارے میں لکھا ہے اور مختلف استعمال اور فوائد بتائے ہیں۔

حیوانات سے متعلق تصویر کے نیچے ماہیت تحریر کی ہے، رنگ، جثہ اور اعضا سے متعلق معلومات ہیں۔

پودوں اور حیوانات سے متعلق تفصیلات کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

ازہار کے سلسلے میں حاشیہ میں مندرجہ ذیل تفصیلات بتائی گئی ہیں:-

(ا) **ماہیت**:- (۱) قسم ــ درخت، گیاہ، نبات، ثمر نبات، دانہ - (۲) لمبائی - (۳) ساق کا موٹا، باریک، نازک ہونا - لمبائی - رنگ - (۴) دوسرے پودوں یا ازھار سے مشابہت -

(۵) پھول کا سائز اور رنگ وغیرہ (۶) شاخ کا وصف (۷) برگ کا وصف - رنگ - نرم، نازک سخت وغیرہ (۸) بیخ کا بیان، رنگ وغیرہ - (۹) کس ماہ میں پایا جاتا ہے، کب پھول کھلتا ہے -

(۱۰) منبت ــــ صحرا، جبال، باغ، نمناک، آب، بیشہ، دامن کوہ، کنار جو، خرابہا، ریگزار

(۱۱) اس کے پھولوں کے کیا استعمال ہیں، مثلاً عرق بناتے ہیں وغیرہ (۱۲) دست ثمر کا بیان (۱۳) میوہ کب پکتا ہے۔

(۲) **طبیعت**:- سرد، گرم، خشک و تر کے اعتبار سے ان کا درجہ -

(۳) **افعال**، **خواص**، **منافع** اور اس کے مختلف اجزا کے متفرق استعمال -

حیوانات سے متعلق مندرجہ ذیل تفصیلات:-

(الف) **ماہیت**:- (۱) صنف: طیور سے ہے، یا حیوان ہے - (۲) اس کی ظاہری باطنی خصوصیات مثلاً جبلی و غیر جبلی، ذکی الحس وغیرہ - (۳) قسم: اہلی، وحشی، جنگلی، سباع -

(۴) سینگ (۵) عمر (۶) رنگ، ناخن وغیرہ - (۷) اگر پرندہ ہے تو بڑا یا چھوٹا - رنگ یا پنجے، چونچ، پر، آنکھ وغیرہ سے متعلق تفصیلات (۸) انڈے (۹) پرواز (۱۰) کہاں پایا جاتا ہے، شہر،

Marfat.com

عمارات، اشجار، بیشہ، جنگل (۱۱) کس موسم میں کہاں زمستاں، گرما وغیرہ۔

(ب) طبیعت (ج) افعال و خواص۔

تمام تصاویر سیاہ کاغذ پر ہیں۔

تصاویر میں سفید رنگ سے برگ، گل تازہ، غنچہ، گل نیم شگفتہ، گل شگفتہ، بیخ، میوہ پختہ، میوہ نیم پختہ، خام، تخم، علف، گل پژمردہ وغیرہ لکھ کر ان کی نشاندہی کی ہے۔ کہیں کہیں مثلاً مرغابیاں اور تتلیاں بھی بنائی ہیں۔ تتلیوں کو 'پروانہ' لکھا ہے۔

جن پودوں کی دو مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ ان کی تصاویر دو علیحدہ اوراق پر دی ہیں۔ جیسے شقائق ہزارہ (۱۰۷-۱۰۸) سنبل کی تصویر کی زمین زرد رنگ کی ہے۔ اس پر ہرے نیلے اور کاسنی رنگ سے پودا بنایا ہے (۹۳) — نرگس کی تصویر میں نیلی زمین پر سفید، پیلے اور ہرے رنگ سے تصویر بنائی ہے۔ عنابی رنگ سے شیڈ رنگ کی ہے — ورق ۱۸۵ 'ب' و 'ج' (از...) کی تصویر نیلی زمین پر ہرے گلابی اور کتھئی رنگ سے بنائی گئی ہے — ورق ۱۹۶/۱۹۷ پر بلبل کی تصویر ہے جس کی زمین نیلی، عنبری اور ہرے رنگ کی ہے۔ بقیہ تمام تصاویر کی زمین سیاہ ہے۔ بعض تصاویر صرف دو رنگوں سے بنائی گئی ہیں اور بعض زیادہ رنگوں سے۔

تمام تصاویر نہایت خوبصورت ہیں۔ شیڈ رنگ کی ہوئی ہے۔ قدرتی رنگوں کا خیال رکھا ہے۔ اکثر تصاویر کے رنگ ایسے تازہ ہیں جیسے ابھی بنائی ہوئی ہوں۔ ضرورت کے لحاظ سے رنگ استعمال کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

المشجر الكبير (عربی مخطوطہ)

مصنّف کے بارے میں :- ابوزکریا، یوحنا ابن ماسویہ نصرانی و سریانی -

خلیفہ ہارون الرشید نے ابو زکریا یوحنا ابن ماسویہ کو ان طبی کتب کے ترجمے پر مامور کیا، جو انگورہ، سوریہ اور دیگر بلاد روم پر اسلامی قبضہ کے بعد دستیاب ہوئی تھیں۔ یوحنا کو نہایت قابل کاتب ملے ہوئے تھے، جو اس کے پاس بیٹھ کر کتابت کیا کرتے تھے۔[1] اس نے بغداد میں ایک علمی مجلس بنائی ہوئی تھی جن کے جلسوں میں علمی مضامین پڑھے جاتے تھے۔ اس مجلس کے علاوہ بھی لوگ یوحنا کے علم سے فیضیاب ہوتے تھے۔ شاگردوں کی ایک جماعت تحصیل علم کے لئے ہمیشہ اس کے پاس موجود رہتی تھی۔[2] جبرئیل بن بختیشوع کی وفات کے بعد یوحنا کو بغداد کے شفاخانے میں رئیس الاطباء بنایا گیا۔[3] قرون وسطیٰ کے مغربی مصنفین اسے میسوئز (MESSUES) کہتے تھے۔[4] یوحنا، ہارون الرشید، امین، مامون اور ان کے جانشینوں یعنی معتصم، واثق، اور متوکّل کے درباروں میں رہا۔ متوکل کا بھی طبیب خاص تھا۔ شاہان عباسیہ کا قاعدہ تھا کہ جب تک طبیب پاس نہ ہوتا تھا، کھانا نہ کھاتے تھے۔ اس لئے ہر ایک کا طبیب خاص ہوتا تھا۔[5] یوحنا بغداد میں ایک بلند مرتبہ انسان سمجھا جاتا تھا۔[6] یوحنا ابن ماسویہ نے طب پر عربی میں گراں قدر کتابیں لکھیں۔ یوحنا کی وفات متوکل کے زمانے میں (۸۵۷ء / ۲۴۳ھ) میں ہوئی۔[7]

"عیون الانباء فی طبقات الاطباء" (طبع بیروت ۱۹۶۵ء) میں ابن ابی اُصیبعہ نے ص ۲۵۵ پر اس کی ۴۴ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ چوتھی کتاب کا نام "کتاب الحمیات مشجر" لکھا ہے لیکن المشجر کے نام سے علیحدہ کتاب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ممکن ہے "کتاب الحمیات' اور 'المشجر' کو ملا کر سہواً ایک کتاب لکھ دیا ہو۔

---

[1] تاریخ الحکما للقفطی۔ مطبوعہ ۱۹۰۳ء ص ۳۸۰ [2] ایضاً ص ۳۸۱-۳۸۲ [3] ایضاً ص ۳۸۲

[4] طب العرب ترجمہ عربین میڈیسن از ای جی براؤن طبع دوم ۱۹۷۹ء ص ۱۱ [5] قفطی ص ۳۸۰

[6] قفطی ص ۳۸۱ [7] لیگسی آف اسلام ایڈیشن ۱۹۳۱ء ص ۳۱۶

Marfat.com

قفطی نے یوحنا ابن ماسویہ کی ۴۸ کتابوں کا ذکر کیا۔ کتاب المشجر ساتویں نمبر پر ہے اور اسے ایک قابل قدر کناش (بیاض) لکھا ہے[1]۔

محمد بن اسحاق الندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں یوحنا کی ۲۹ تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ ان میں چوتھی 'حمیات المشجر' ہے[2]۔

صاعد اندلسی کی طبقات الامم میں یوحنا کی ۴۰ تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے جن میں چوتھی 'کتاب الحمیات' ہے اور گیارھویں قرابادین معروف بالمشجر ہے[3]۔

القفطی نے اپنی کتاب تاریخ الحکماء میں اس مصنف کی ۲۸ کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں چوتھی 'کتاب الحمیات' اور ساتویں 'کتاب المشجر' ہے جس کے لئے 'کناش' کا لفظ بھی استعمال کیا ہے[4]۔

ان حوالوں کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن ماسویہ کی ایک کتاب 'حمیات' ہے اور ایک 'المشجر' جس کے لئے ایک تذکرہ نگار نے قرابادین کا لفظ استعمال کیا ہے اور ایک نے کناش کا۔ ان سب میں القفطی کا بیان نہایت واضح ہے۔ اس نے فہرست (ابن ندیم سے بھی استفادہ کیا ہے جس کا حوالہ اس نے دیا ہے۔

رامپور اور کراچی کے نسخے میں مصنف کا نام یوحنا کے بجائے یحیٰ لکھا گیا ہے۔ پٹنہ کے نسخے میں یوحنا ہے[5]۔

'یوحنا' یونانی لفظ 'یوحانان' سے بنا ہے جس کے معنی اللہ کا توفیقی انعام ہے (قاموس کتاب مقدس) اصل عبرانی کلمہ 'یحیٰ' ہے جو ایک پیغمبر کا نام تھا اور دوسرے اشخاص کا نام ہوتا ہے۔

(قاموس الاعلام، لغت نامہ دہخدا)۔

---

[1] القفطی ص ۳۸۱   [2] کتاب الفہرست لابن ندیم مطبوعہ ۱۸۷۱ء ص ۲۹۶

[3] طبقات الامم القاضی صاعد الاندلسی، اردو ترجمہ ص ۵۸

[4] تاریخ الحکما جمال الدین القفطی مطبوعہ ۱۹۰۳ء ص ۳۹۱

[5] رضا لائبریری کے عربی مخطوطات کا کیٹلاگ ج ۵، ص ۱۶۴

Marfat.com

○

کتاب کے بارے میں :- جیسا کہ اس کتاب کے نام 'المشجر' سے ظاہر ہے، یہ کتاب جداول کی شکل (TABULAR FORM) میں لکھی گئی ہے۔ طب کی کتابوں میں یہ پہلی کتاب ہے جو مشجر ہے اور قرائن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابن ماسویہ اس طرز کا موجد ہے۔

'ابن جزلہ' نے اس طرز کو اپنی کتاب 'تقویم الابدان' میں استعمال کیا ہے۔ اس کے بعد یہ طرز نجیب الدین السمرقندی کی کتاب "الاسباب والعلامات" میں زیادہ پختگی اور تکمیل کے ساتھ سامنے آتا ہے[1]۔

تشجیر یا جدول نگاری کا استعمال اس لئے کیا جاتا ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ حقائق کو قاری کے سامنے وضاحت کے ساتھ پیش کیا جا سکے۔ اس کتاب میں یہ طرز نہایت خوبی کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اس حیثیت سے یہ کتاب اپنے مطالب میں جامع بھی ہے اور مانع بھی۔ یہی اس کا خاص وصف اور کمال ہے جس کے لئے خاص طور سے یہ طرز ایجاد کیا گیا ہے۔

تشجیر کے علاوہ اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ یہ ایک پرانی تصنیف ہے جو تیسری صدی کے نصف اول میں لکھی گئی۔ ابن ماسویہ نے ۲۴۳ھ (=۸۵۷ء) میں وفات پائی۔

یہ کتاب اس اعتبار سے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ یہ کلیات، امراض اور علاج تینوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ اختصار نویسی اس پر مستزاد ہے۔

کتاب کا مصنف ابن ماسویہ بغداد کے شفاخانے کا رئیس الاطبا تھا نیز خلیفہ کی جانب سے طب کی کتابوں کی تصنیف و تالیف اور ترجمہ پر مامور تھا، خود عربی و سریانی کا عالم تھا۔ اس لئے ان دونوں زبانوں کے علمی ذخائر سے واقف تھا۔ مصنف کی پیشہ وارانہ اعلیٰ فضیلت کے اعتبار سے بھی اس کتاب کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

○

مخطوطہ کے بارے میں : خدابخش لائبریری کا نسخہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ کلیات سے متعلق ہے جس میں 'طب' کی دو قسمیں کی گئی ہیں : علم اور عمل۔ اس کے بعد دونوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے[2]۔ کتاب کا دوسرا حصہ امراض، ان کے اسباب و علاج پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ مکمل نہیں۔ آخر کے ۶ ابواب اس نسخے

---

[1] خدابخش لائبریری فارسی عربی مخطوطات کیٹلاگ جلد ۴ ص۲

[2] المشجر، خدابخش لائبریری۔ ورق ۲ - ۸

Marfat.com

میں نہیں جو نیشنل میوزیم کراچی کے نسخے میں موجود ہیں۔

پٹنہ کے نسخہ میں "اوجاع الاذن"، اوجاع الانف"، اوجاع اللسان، البخر و وجع الفخذ"، اوجاع الطحال، علامات الذکر والانثی، احتباس دم الحیض، اوجاع المقعد والبواسیر کے ابواب بھی نہیں ملتے جو نیشنل میوزیم کراچی کے نسخہ میں موجود ہیں۔ اس نسخے میں تورم اللھا والحنک' کا علیحدہ باب ہے اور "نوازل" کا علیحدہ۔ جبکہ پٹنہ کے نسخے میں یہ دونوں ایک باب کے تحت ہیں۔

پٹنہ کے نسخے میں دونوں حصے پائے جاتے ہیں، لیکن دوسرا حصہ نامکمل ہے۔ نیشنل میوزیم کراچی کا نسخہ دوسرے حصے پر مشتمل ہے۔ لیکن مکمل ہے۔ یہ نسخہ آٹھویں صدی ہجری یعنی پندرھویں صدی عیسوی میں لکھا گیا ہے[1]۔

رضا لائبریری رام پور میں اس کتاب کا جو نسخہ ہے اس کے دو حصے ہیں۔ پہلا "کلیات"، دوسرا امراض اور ان کے علاج سے متعلق ہے۔ یہ نسخہ ۱۰۸۶ھ، مطابق ۱۶۷۵ عیسوی میں لکھا گیا ہے[2]۔ اس وقت جو تین نسخے کراچی، پٹنہ اور رام پور میں پائے جاتے ہیں، ان میں کتابت کے اعتبار سے نیشنل میوزیم کراچی کا نسخہ قدیم ترین ہے۔

المشجر الکبیر (نسخہ کراچی): کناش علل الامراض و دلائلہا و علاجاتہا وھو الکناش المعروف بالمشجر الکبیر۔

تفصیلات۔ • مصنف: یحییٰ بن ماسویہ الطبیب۔ • تصنیف: ۲۴۳ھ سے قبل (مصنف کی وفات ۲۴۳ھ)۔ • زبان: عربی۔ • کاتب: ابوالمظفر بن علی بن ابی الفتوح القرشی۔ **سال کتابت: ۷۵۹ھ۔ • خط: نسخ۔ • اوراق: ۱۵۱ • سطر: ۱۷ – • تقطیع: ۲۳ × ۱۶.۸ سم • نمبر:** ۱۷.۱۹۶۵ء (نیشنل میوزیم کراچی)، پوری کتاب شجرے کی صورت میں ہے۔ ابتدائی ۲ ورق اور آخر کے چند ورق زیادہ دریدہ ہیں اور کاغذ لگا کر جوڑے گئے ہیں۔ ۱۵۱ اوراق کے علاوہ ابتدا میں دو ورق فہرست ابواب کے ہیں اور اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ورق کم ہے۔ ابواب کی فہرست الباب الرابع والعشرین سے شروع ہوتی ہے اس ورق کے اوپر کا حصہ بھی دریدہ ہے لیکن اس کے ساتھ کاغذ چسپاں کر دیا گیا ہے۔ تحریر کتاب کے طول میں ہے۔ ابواب کی فہرست صفحے کے طول میں دو حصوں میں تقسیم کر کے

---

[1] تذکرہ "النوادر من المخطوطات العربیہ" حیدر آباد دکن، ۱۳۵۰ھ، خدا بخش کیٹلاگ جلد چہارم

[2] رضا لائبریری، عربی مخطوطات کا کیٹلاگ، جلد ۵ ص ۱۶۴

Marfat.com

بنائی گئی ہے، اس طرح ایک سطر میں دو باب لکھے گئے ہیں۔ کتاب کے آخری صفحے پر جو عبارت ہے، جسے کاتب نے بعینہٖ نقل کر دیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب سریانی میں تھی جسے منصور بن طلحہ مولی امیرالمومنین کے حکم سے عربی میں منتقل کیا گیا۔ منصور بن طلحہ کی وفات ۲۵۰ھ یعنی ۸۶۴ء کے آس پاس ہوئی ہے۔ اس طرح اس کتاب کا ترجمہ بھی تیسری صدی کے نصف اول میں ہی ہو گیا۔

یہ کتاب ۸۰ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب کی سرخی کے بعد بیماری کا نام تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ بعض جگہ اس کا سریانی اور یونانی نام لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کی قسمیں بتائی گئی ہیں۔ اس کے اسباب، اعراض و علامات بتائے گئے ہیں۔ آخر میں اسباب و وجوہ کے اعتبار سے مختلف علاج تحریر کیے ہیں۔ تحریر میں سرخ روشنائی اور سیاہ روشنائی استعمال کی گئی ہے۔

○

یہ کتاب مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہے:

● ۱- فی داء الثعلب ● ۲- فی الحزاز ● ۳- فی البثور وانواع الخراج والقروح التی تعرض فی الراس ● ۴- فی القمل ● ۵- فی الصداع ● ۶- فی النسیان ● ۷- فی السبات السهری ●۸- فی الدوار ● ۹- فی الوجع المسمی بالیونانیہ قرانیطس وهو السرسام ● ۱۰- فی الوجع المسمی فلغمونی ای الورم الحار ایکائن فی الدماغ ● ۱۱- فی الحمرة الکائنة فی الدماغ من قبل المرة الصفراء ● ۱۲- فی کثرة النوم العارض فی الحمیات ● ۱۳- فی السبات ویسمی بالیونانیہ فاروس وبالسریانیہ طویاما ● ۱۴- فی المالیخولیا وهو فساد الفکر وذهاب العقل بلاحمی ● ۱۵- فی الداء الکلب ویسمی بالسریانیہ فافرونا ● ۱۶- فی الهذیان وذهاب العقل الکائن من المرة الصفراء ویسمی عبارا ● ۱۷- فی الصرع ویسمی بالیونانیہ ابلمسیا ای اخذ الحواس ● ۱۸- فی الرعونة وفساد آخر الدماغ ● ۱۹- فی الوجع المسمی القطرب ● ۲۰- فی الوجع المسمی الکابوس ● ۲۱- فی العشق ● ۲۲- فی السکتة والفالج والاسترخاء الاعضاء ● ۲۳- فی اللقوة والاسترخاء العارض فی الاعضاء ● ۲۴- فی التشنج ● ۲۵- فی الامتداد وهو کزاز الرطب ● ۲۶- فی الارتعاش ● ۲۷- فی اوجاع العین ● ۲۸- فی اوجاع الاذن وعللها ● ۲۹- فی اوجاع الانف والمنخرین ● ۳۰- فی اوجاع اللسان ● ۳۱- فی البخر ووجع الفم والاسنان ● ۳۲- فی تورم اللهاة والخنکسیو اللوزتین والخوانیق ● ۳۳- فی النوازل والزکام

Marfat.com

۳۴- فی السعال ● ۳۵- فی الوجع المسمی وھو لوموبنا وھو ورم یعرض فی الرئیة ● ۳۶
فی نفث الدم ● ۳۷- فی الوجع المسمی فیلسیس والتقریح ● ۳۸- فی الوجع المسمی فاروتا وزسس
بالیونانیه وبالسریانیة غاروثا وھو البرسام ● ۳۹- فی اوجاع القلب ● ۴۰- فی اوجاع الثدی
● ۴۱- فی تغییر رائح العرق والصنان ● ۴۲- فی الاوجاع التی تعرض للمعدۃ ● ۴۳- فی اوجاع الکبد
وعلاماتها وعلاجاتها ● ۴۴- فی الیرقان ● ۴۵- فی الاستسقا ● ۴۶- فی اوجاع الطحال ● ۴۷
فی اختلاف البطن وانواعه وعلاجاته ● ۴۸- فی المغص وانواعه وعلاجه ● ۴۹- فی القولنج وانواعه
وعلاجه ● ۵۰- فی الوجع المسمی ایلاؤس وتادیله دب ارحم دھو فی الذیل ● ۵۱- فی الدیدان واسبابها وعلاجها
● ۵۲- فی اوجاع الکلی ● ۵۳- فی تقطیر البول ● ۵۴- فی عسر البول ● ۵۵- فی الوجع المسمی ذیابیطس
● ۵۶- فی سیلان المنی ● ۵۷- فی الوجع المسمی غاریموس فربا فیسیموس ● ۵۸- فی الوجع المسمی
غافسونا (یا افسوا) (یا غافشونا) ● ۵۹- فی الجماع ومنافعه ومضاره ● ۶۰- فی الاوجاع التی تعرض للذکر
● ۶۱- فی الرحم واوجاعه وعلاجه ● ۶۲- فی علامات المذکر والانثی وعسر الولادۃ وعلاجها ● ۶۳- فی
احتباس دم الحیض وترفه (تشفه) ● ۶۴- فی اوجاع المقعدۃ والبواسیر ● ۶۵- فی النقرس وعرق النسا
ووجع المفاصل ● ۶۶- فی القوبا الکائنة فی بسیط الجسد ● ۶۷- فی البرص واسبابه وعلاجها ● ۶۸-
فی البھق وانواعه وعلاجه ● ۶۹- فی الحمرۃ وعلاجها (یہ بھی نامکمل ہے) ● ۷۰- فی الخدر الذی
یعرض للاصابع والبرد الشدید والشقاق واوجاع الاظفار ● ۷۱- فی الوجع المسمی الجمار وھو
نتفط کالذی یعرض من حرق النار والحکه ● ۷۲- فی الجذام ویسمی داء الاسد ● ۷۳- فی السج الذی
یکون من الخف واللحم النابت فی اصول الاظفار ● ۷۴- فی المسامیر التی تخرج فی اصابع الرجل ● ۷۵-
فی الخنازیر وداء الفیل والثآلیل ● ۷۶- فی الجرب والحکة والحصبة والجدری ● ۷۷- فی الاکلة
وحرق النار والنورۃ ● ۷۸- فی عض الکلب الکلب وعلامته ● ۷۹- فی لدغ الحیات والعقارب والزنابیر
وصفات السموم القاتله ● ۸۰- فی الحمیات واعراضها وعلاجها ـــــ اخیر میں لکھا ہے:- تم کتاش المتحوالکبیر
لیحیی بن ماسویه الطبیب ابوالفضل وفرغ من نسخه مملوکه تشجیره ابوالمظفر بن علی بن ابی الفتوح القرشی المتطبب فی
یوم الجمعة تاسع جمادی الاولی من سنة سبع وتسعین وخمسمائة ہجریة۔

Marfat.com

حکیم محمد زماں حسینی (کلکتہ)

محمد بن زکریا رازی کی
کتاب الفاخر

۳۹-۱۹۴۰ء کی بات ہے، میں "شرح الاسباب والعلامات" کا طالب العلم تھا کہ پہلی مرتبہ صداع ریحی کی علامات کے ذیل میں، دوران درس قرأت عبارت کے وقت ــــ قال الرازی فی الفاخر ...." کی عبارت سامنے آئی اور اس کے بعد بار بار متعدد مواضع میں الرازی فی الفاخر یا کناشہ المشہور بالفاخر کے الفاظ، دورانِ اسباق سامنے آتے رہے اور حافظہ میں یہ حقیقت محفوظ ہو گئی کہ مشہور زمانہ طبیب یگانہ محمد بن زکریا رازی (المتوفی ۳۲۰ھ کی مصنفات طب میں ایک اہم کتاب الفاخر بھی ہے۔

مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ طبی تدریس اور اشتغال مطالعہ نے اس حقیقت کو اور استحکام عطا کیا کہ "الفاخر" رازی کی ایک اہم طبی اور فنی کتاب ہے۔ مگر چونکہ الفاخر خطی اور کمیاب ہے اس لئے اس کی زیارت کی نوبت نہیں آئی تھی۔

میرے ایک برگزیدہ اور بزرگ کرمفرما ملک کے نامور محقق اور فرد یگانہ ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی (مرحوم) متوفی ۱۹۷۶ء، صدر شعبۂ عربی و فارسی کلکتہ یونیورسٹی نے اپنی وفات سے تقریباً سال بھر پہلے از راہ دلنوازی، حسب عادت، میرے کاشانۂ طب قاسمی دواخانہ، کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشی، یوں طرفین کی آمد و رفت از راہ مودت و محبت لگی رہتی تھی اور علمی مذاکروں سے قلب و دماغ کو سرور بے پایاں حاصل ہوتا رہتا تھا، مگر آج کی ملاقات کے جلو میں ایک جدید مبارک اضافہ دکھائی پڑا ــــ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے میری میز پر ایک ضخیم مجلد، فل اسکیپ سائز سے کچھ سوا، رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ کتاب "الفاخر" کا قلمی نسخہ ہے! یہ سنتے ہی میرے منھ سے برجستہ یہ نکلا کہ "محمد بن زکریا رازی کی؟" کیونکہ ایک دوسرے مصنف عمر بن عبد الحمید اندلسی کی بھی اس نام کی ایک کتاب ہے، اس لئے میں نے یہ استفسار کیا۔ ڈاکٹر صاحب کا شاہکار کارنامہ "فردوس الحکمۃ" کی شکل میں برابر میرے ذہن میں گھومتا رہتا تھا۔ اس بنا پر میرا ذہن

Marfat.com

رازی ہی کی کتاب کی طرف فوراً منتقل ہو گیا۔

میرے اس استفسار پر ڈاکٹر صاحب تعجب و خوشی کے انداز میں کہنے لگے کہ تم تو باخبر نکلے! مجھ کو بہت خوشی ہوئی، تم اسے دیکھ لو، دو چار دن کے بعد تم سے مشورہ کروں گا۔ حکیم عبد الحمید صاحب دہلوی متولی ہمدرد دواخانہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس کو ایڈٹ کردوں، تاکہ وہ اس کی طباعت و اشاعت کرا سکیں۔

میرے لئے یہی تقریب ہے "کتاب الفاخر"[1] کی زیارت کی۔

اس کی تحقیق کے لئے ڈاکٹر صاحب اپنی ضعیفی کی معذوری کی بنا پر مجھے اس کام میں اپنا معاون بنانا چاہتے تھے، جس کے لئے میں تیار تھا۔ لیکن نامساعدت حالات و مقدرات کی بنا پر میں نہیں لگ سکا، اور دوسری متبادل شکل پر ڈاکٹر صاحب قادر نہ ہو سکے، تا آنکہ ان کی رحلت کا حادثۂ فاجعہ پیش آ گیا۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

مجھے جب خدا بخش لائبریری کی جانب سے اس طبی سیمینار میں شرکت کا دعوت نامہ ملا تو میں نے کتاب الفاخر کے تعارف اور اس کی قدر و قیمت پر چند سطریں حوالۂ قلم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ مگر آغاز کار سے پہلے یہ لازم تھا کہ الفاخر کا خطی نسخہ پیش نظر ہونا چاہیے کہ کتاب کا افتتاحیہ اور اختتامیہ اور مافی الکتاب کا صحیح جائزہ لینا ممکن ہو سکے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی مرحوم کے فرزند اکبر، ماہر امراض قلب، ڈاکٹر خالد صدیقی زیدت معالیہ کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ قبلہ حکیم عبد الحمید صاحب متولی ہمدرد دواخانہ دہلی کی تحویل میں 'الفاخر' واپس جا چکی ہے۔

میں نے قبلہ حکیم عبد الحمید صاحب زید مجدہٗ کو دہلی خط لکھ کر 'الفاخر' کے بارے میں معلومات چاہی، حکیم صاحب نے جواب دیا:

> "کتاب الفاخر ابھی ایڈٹ بھی نہیں ہو سکی، اس کے تمام مسودات او صاف صاحب کے پاس ہیں، ان سے جلد ہی بعد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کو مناسب جواب دیا جائے گا۔"

حکیم صاحب کے اس گرامی نامے کے بعد میں یکسو ہو گیا اور رجال طب کی کتابوں کی اوراق گردانی میں لگ گیا۔

---

[1] کتاب الفاخر، ایک اور مصنف، عمر بن عبد المجید اندلسی، المتوفی ۷۰۹ھ کی بھی ہے جس کا پورا نام "الفاخر فی شرح جمل عبد القاہر" ہے۔ (ایضاح المکنون، ذیل کشف الظنون جلد ثانی صفحہ ۱۵۲)

Marfat.com

اس علمی جد و جہد اور کد و کاوش کے نتیجے میں جو معلومات حاصل ہوئیں وہ پیش کر رہا ہوں۔

مجھے الفاخر کے سلسلے میں بزرگوں کی تین طرح کی علمی روشیں دکھائی پڑی ہیں جنھیں میں بترتیب بیان کرتا ہوں:

پہلی روش:۔ (الف) اقدم ترین ماخذ "کتاب الفہرست لابن ندیم" (المتوفی ۳۸۵ھ) ہے، اس میں مصنف نے صفحہ ۴۱۶ تا صفحہ ۴۱۹ ذکریا رازی کی ۱۲۰ مصنفات کی طویل فہرست دی ہے مگر ان کتابوں میں 'الفاخر' کا ذکر نہیں ہے۔

(ب) قاضی صاعد اندلسی (المتوفی ۴۶۲ھ) کی کتاب "طبقات الامم" میں رازی کا دو جگہ تذکرہ ہے۔ انھوں نے صفحہ ۹۱ پر یہ صراحت کی ہے کہ سو سے اوپر رازی کی کتابیں ہیں، جن میں سے اکثر فن طب میں ہیں اور باقی علوم طبیعیات و الٰہیات میں ۔۔۔ بس اسی پر انھوں نے اکتفا کر لیا ہے اور فہرست کتب سے صرف نظر کیا ہے۔

(ج) نظامی عروضی (المتوفی درحدود ۵۵۰ھ) نے چہار مقالہ صفحہ ۶۰-۹۰ پر محمد بن زکریا رازی کی ان کتابوں کا تذکرہ کیا ہے جو عروضی کی نگاہوں میں فنی اور طبی افادہ کے اعتبار سے مفید ترین ہیں (۱) مرشد (۲) منصوری (۳) حاوی (۴) تحفۃ الملوک۔ "الفاخر" کے ذکر سے چہار مقالہ بھی خالی ہے۔

(د) ظہیر الدین ابوالحسن علی ابن ابی القاسم زید البیہقی (المتوفی ۵۶۵ھ):۔ انھوں نے بھی تتمہ صوان الحکمۃ میں رازی کے تذکرے میں بس یہی تحریر کیا ہے، "واشتغل بعلم الطب حتی نسخت تصانیفہ تصانیف من قبلہ من الاطباء المتقدمین" (تتمہ صوان الحکمۃ ص ۔)

انھوں نے بھی فہرست کتب نہیں دی ہے۔

(ھ) جمال الدین القفطی (المتوفی ۶۴۶ھ) انھوں نے بھی 'الفاخر' کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(و) ابن خلکان (المتوفی ۶۸۱ھ) کی کتاب وفیات الاعیان جلد خامس صفحہ ۱۵۸ پر رازی کے تذکرے میں صرف یہ تحریر کیا ہے: "ولہ مصنفات کثیرۃ"

(ز) طاش کبری زادہ (المتوفی ۹۶۸ھ) نے مفتاح السعادہ جلد اول صفحہ ۲۴۳ پر رازی کا ذکر کیا ہے، بیان فضائل و کمالات کے بعد تحریر فرمایا ہے، "وتصانیفہ تبلغ مائۃ وست عشرین الکتب والرسائل فی الطب والفلسفۃ کلہا نافع فی بابہ" انھوں نے

Marfat.com

بھی الفاخر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(ح) موجودہ صدی کے ڈاکٹر غلام جیلانی خاں لاہوری نے بھی تاریخ الاطبا میں رازی کی فہرست کتب میں الفاخر کا ذکر نہیں کیا ہے۔

منقولہ ماخذ میں بنیادی ماخذ ابن ندیم ہی ہے۔ اس کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ "کتاب الفاخر" سے نا واقف ہے اور دوسرے بزرگوں نے تتبع کیا ہے۔

پس ؛ ان حضرات کی یہ روش "عدم ذکر" کی ہوئی۔ اس بنا پر محمد بن زکریا کی جانب اس کتاب کا انتساب ان حضرات کے اعتبار سے درست نہیں ہوگا

"عیون الانباء فی طبقات الاطباء" کے نامور مصنف ابن ابی اصیبعہ الخزرجی المتوفی ۶۶۸ھ) کی روش الفاخر کے بارے میں تشکیکی ہے۔

محمد بن زکریا رازی کی فہرست کتب کی تعداد ان کے نزدیک ۱۹۱ ہے، اس فہرست میں انہوں نے صرف اسامی کتب کی نقل پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ مواد کتاب، درجۂ کتاب، انتساب کتاب پر موقع بموقع رائے زنی بھی کرتے جاتے ہیں۔ زکریا رازی کے حقیقت پسند ہمدرد ہیں۔ جس کا یوں پتہ چلتا ہے کہ رازی کی فہرست کتب میں ایک کتاب مسمّٰی بہ "کتاب فیما یرویہ من اظہار ما یدعی من عیوب الاولیاء" کا جب ذکر آیا ہے تو اس موقع پر جوش حمایت میں تحریر فرماتے ہیں : "اقول وھذا الکتاب ان کان قد الف واللہ اعلم فربما ان بعض اشرار المعادین للرازی قد الفہ ونسبہ الیہ لیسئی من یری ذالک الکتاب او یسمع بہ الظن بالرازی و الا فالرازی اجل من ان یحاول ھذا الامر وان یصنف فی ھذا المعنی وحتی ان بعض من یذم الرازی بل یکفرہ کعلی بن رضوان المصری وغیرہ یسمون ذالک الکتاب کتاب الرازی فی مخاریق الانبیاء (صفحہ ۳۳۰ عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج-۱)۔ یعنی یہ کتاب رازی کی نہیں ہے کسی سخت دشمن نے لکھ کر اس کو بدنام کرنے کے لئے اس کی جانب منسوب کر دی ہے۔ رازی اس قسم کی جعل سازی سے بہت بلند اور بری ہے۔ علی بن رضوان مصری وغیرہ نے عناداً رازی کی تکفیر کا ذریعہ اسی کتاب کو بنایا۔

.... ایسے ہمدرد محقق نے مصنفات رازی میں الفاخر کا نام شمار کیا ہے مگر واقعی یہ

Marfat.com

کتاب رازی ہی کی ہے؟ اس باب میں انھیں تردد وشبہ ہے جس کا انھوں نے اظہار یوں کیا ہے:
اقول وانما اثبت ھذا الکتاب فی جملۃ کتبہ لکونہ قد نسب الیہ واشتہر انہ
لہ" (عیون الانباء فی طبقات الاطباء، جلد اول صفحہ ۳۱۸) الفاخر کو میں رازی کی مصنفات
میں محض اس لئے برقرار رکھتا ہوں کہ اس کی نسبت انہی کی جانب لوگ کرتے ہیں اور اسی کی شہرت ہو گئی ہے۔

افسوس انھوں نے وجہ شک کی وضاحت نہیں کی ہے جس سے نفس حقیقت پر کچھ روشنی پڑتی،
اس تردد وشبہ کے باوجود انھوں نے مواد کتاب اور اس کی افادیت پر اظہار اطمینان کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:
وبالجملۃ فانہ کتاب جید قد استوعب فیہ مؤلفہ ذکر الامراض ومداواتہا
واختیار معالجاتہا علی اتم ما یکون وافضلہ" (عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد
اول صفحہ ۳۱۸)۔

بہرصورت الفاخر نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ مؤلف نے اس میں نہایت جامعیت اور
سادگی سے بیماریوں اور اس کے ازالہ کی تدبیروں اور علاجوں کو سمیٹ کر بیان کر دیا ہے۔ اس کے بعد
مندرجات کتاب پر فرماتے ہیں: "وجمھور ما فیہ منقول من کتاب التقسیم والتشجیر
للرازی ومن کناش ابن سرابیون وکل ما فیہ من کلام الرازی فاولہ قال محمد
.... (عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد اول صفحہ ۳۱۸) الفاخر میں کل مواد علی محمد بن زکریا
رازی کی کتاب التقسیم والتشجیر سے منقول اور کناش ابن سرابیون سے ماخوذ ہے۔ ان دونوں
حضرات کے مضامین میں امتیاز یوں ہوتا ہے کہ رازی کے کلام کے آغاز میں قال محمد لکھا ہے۔
کتاب التقسیم والتشجیر کا شمار رازی کی مسلم کتابوں میں ہے، اس کی وضاحت بھی صاحب عیون
نے کی ہے۔ اس کے طریق بیان کے بارے میں فرماتے ہیں: یذکر فیہ تقاسیم الامراض واسبابہا
وعلاجہا بالشرح والبیان علی سبیل تقسیم وتشجیر الحاصل" الفاخر" اپنے مواد
و شمولات کے لحاظ سے صاحب عیون کی نگاہوں میں گو مفید و معتبر ہے لیکن محمد بن زکریا کا، اس کا مصنف
ہونا ان کے نزدیک مشکوک ہے ——— بزرگوں کی باتوں کا دائرۂ اثر بڑھتا اور پھیلتا ہے کہ اس کی
گرفت میں بعد کے اکابر بھی آ جاتے ہیں۔ چنانچہ صاحب عیون کے اظہار شک وتردد نے دوسرے محققین کو
بھی متاثر کیا اور ان کی رائے بھی الفاخر کے انتساب میں تشکیکی ہو گئی۔ مثال کے طور پر میں اس موقع

Marfat.com

صرف ایڈورڈ جی براؤن کا اسم گرامی پیش کرتا ہوں۔ انھوں نے عربین میڈیسن میں رازی کی مبسوط طبی کی فہرست میں الفاخر کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے "لیکن فاخر کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہنا کہ اس کا مصنف رازی ہی ہے" (طب العرب ص ٦٦) مترجم کتاب مرحوم حکیم نیر واسطی نے بھی ڈاکٹر صاحب کی اس رائے کو بلا نقد و تبصرہ چھوڑ دیا ہے، ممکن ہے ان کی بھی یہی رائے ہو۔

تیسری روش: امین الدولہ ابن تلمیذ (المتوفی ٥٦٠ھ) ایک عظیم طبیب گزرا ہے، ما... نے اس کی شان میں لکھا ہے: "اوحد زمانہ فی صناعۃ الطب وفی مباشرۃ اعمالہا ویدل علیٰ ذلک ما ہو مشہور من تصانیفہ وحواشیہ علی الکتب الطبیۃ" (عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد اوّل ص ٢٥٩) ابن تلمیذ فن طب اور سرجری میں یکتائے زمانہ تھا۔ اس کی کتابیں اور طبی کتابوں پر اس کے حواشی کی شہرت اس کی عظمت پر شاہد عدل ہیں — اس نے یقین کے ساتھ الفاخر کو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف قرار دیا ہے۔ صاحب عیون نے لکھا ہے: ولامین الدولہ ابن تلمیذ حاشیۃ علیٰ ہذا الکتاب (الفاخر) وانہ للرازی قال الذی کثیراً ما یذکرہ الرازی فی کتاب الفاخر (عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد اوّل صفحہ ١٣٨) امین الدولہ نے الفاخر پر حواشی بھی لکھے ہیں اور صراحت کی ہے کہ کتاب الفاخر رازی کی ہے۔

ایک دوسرے طبیب محمد حسن طبیب معتمد باللہ بغدادی نے بھی لکھا ہے "ولہ کتاب عجیب فی تجاربہ الا انہ قلیل الوجود الا ببغداد المحروسۃ" (عیون الانباء فی طبقات الاطباء جلد اوّل صفحہ ٣١٨) زکریا کی ایک عجیب کتاب اس کے تجارب پر مشتمل ہے مگر قلیل الوجود ہے۔ صرف بغداد میں ملتی ہے، اس کی مراد الفاخر سے ہے۔

ایک تیسرے محقق دوران، طبیب ہیں، علامہ نفیس بن عوض۔ ان کی بھی قطعی اور واضح رائے الفاخر کے بارے میں یہی ہے کہ یہ اہم کتاب محمد بن زکریا رازی ہی کی ہے۔ اس میں انہیں کوئی تردد مطلق نہیں ہے۔ علامہ نفیس ابن عوض کی ایک اہم کتاب "شرح الاسباب والعلامات" ہے جو سن ٨٢٧ھ میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں مسائل طب پر نہایت ہی محققانہ بحثیں ہیں، مصنف نے سوا سو سے زیادہ اکابر اطباء کی کتابوں اور رایوں سے استفادہ کیا ہے، اکابر کے نام اور کتابوں کی صراحت کا خیال رکھا ہے۔ ارباب فن، مصنف اور کتاب کی عظمت سے خوب واقف ہیں، انہوں نے اس کتاب

Marfat.com

الاولاد کو جناب محمد زکریا رازی صرف جلد اول میں نو مقامات پر کیا ہے تفصیل یوں ہے ،

جلد اول صفحہ ۱۷ قال الرازی فی الفاخر

" " " ۳۵ ومحمد بن زکریا الرازی فی کتابہ المشہور بالفاخر

" " " ۵۷ قال الرازی فی الفاخر

" " " ۱۰۶ والرازی نقل عنہ ھذا الکلام فی کتابہ المشہور بالفاخر

" " " ۱۶۴ ونقل الرازی فی الفاخر

" " " ۲۰۹ وقد ذکرہ الرازی فی الفاخر

" " " ۲۱۵ ھکذا قال الرازی فی الفاخر

" " " ۲۵۱ وکذلک قال الرازی فی الفاخر

" " " ۲۵۳ لکنہ ذکر ھٰھنا عبارۃ الرازی فی الفاخر

(شرح اسباب مطبع یوسفی لکھنؤ مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

مصنف کا یہ طرز عمل الفاخر کو زکریا رازی کی تصنیف قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

عصر حاضر کے محققین کی رائیں بھی علامہ نفیس کی ہمنوائی اور تائید میں ہیں

(۱) ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی مرحوم نے فردوس الحکمۃ کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے " ان ابابکر محمد بن زکریا الرازی تلمیذہ وان کان قد سبقہ وبذّ فی الطب لم یزل یردد صدی فردوس الحکمۃ فی بعض تالیفہ ویغترف من بحرہ ویستفید من متنہ ویشیر الینا استفادہ منہ بقولہ قال الطبری کما ھو فی کتاب الفاخر وکتاب الحاوی فقد استفاد فی الاول بالنقل من الباب الثالث والرابع للمقالۃ الثانیہ فی النوع الرابع من فردوس الحکمۃ (مقدمہ فردوس الحکمۃ صفحہ ۱۵) اس مقام پر ڈاکٹر صاحب مرحوم کا حاشیہ ملاحظہ ہو..... لکھتے ہیں، " Browne & Ms. P.2.F.F. 57.a-58.b ھذا الکتاب لابی بکر زکریا الرازی لم یطبع الی الآن والنسخ القلمیۃ لہ ایضا قلیلۃ الوجود جدا وانی وجدت ھذہ الاقتباسات فی النسخۃ پروفیسر براؤن المرحوم وھو رحمۃ اللہ اھدی کتبہ الخطیۃ لخزینۃ الکتب الجامعۃ کیمبرج (حاشیہ فردوس الحکمۃ صفحہ ۱۵) پوری عبارت کا خلاصہ یہ ہے

Marfat.com

کہ رازی نے اپنی کتاب الفاخر میں اپنے استاد ابن ربن طبری کی کتاب "فردوس الحکمۃ" کے بعض اقتباسات لئے ہیں، الفاخر کا خطی نسخہ ڈاکٹر براؤن کے پاس تھا جس کو صدیقی صاحب نے برتا ہے ڈاکٹر براؤن نے اس نسخہ کو کیمبرج یونیورسٹی کو ہدیہ کر دیا۔

اس موقع پر میرے ذہن میں یہ بات آرہی ہے کہ فردوس الحکمۃ پر صدیقی صاحب کا کل کام جب براؤن کی نگرانی میں ہوا ہے تو ضرور الفاخر کے انتساب والی عبارت مذکورہ براؤن کی نگاہوں سے گذر کر طبع ہوئی ہے جو اربن میڈیسن والی رائے کے خلاف ہے۔ ممکن ہے ۱۹۲۱ء کی براؤن کی رائے ۱۹۲۸ء میں بدل گئی ہو اور الفاخر کے بارے میں صدیقی صاحب کی رائے بھی براؤن کی بدلی ہوئی رائے ہی کا چربہ ہو۔

(۲) ہندوستان کے صاحب تصانیف حکیم محمد اعظم خاں رامپوری (المتوفی ۱۳۲۰ھ) نے بھی الفاخر کو محمد بن زکریا رازی کی کتاب قرار دیا ہے۔ حکیم صاحب کی عظیم کتاب اکسیر اعظم جو ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اس کے دیباچہ میں ایک سو چھپن کتب ماخذ کی طویل فہرست میں تحریر فرماتے ہیں "وکتاب حاوی کبیر ومن لا یحضرہ الطبیب، وبرء الساعۃ، وسامل الادویہ، ومقالات وکناش فاخر ہم از محمد بن زکریا رازی (دیباچہ اکسیر اعظم جلد اوّل صفحہ ۵)۔

(۳) ڈاکٹر محمود نجم آبادی (ایرانی مصنف) نے بھی اپنے رسالے میں رازی کی کل تصنیفات کی طویل فہرست دی ہے۔ اور ہر کتاب پر جدید معلومات کی روشنی میں مفصل تبصرے کئے ہیں وہ بھی تحریر فرماتے ہیں "کتاب الفاخر فی الطب" اس میں سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کا بیان ہے اور قانون شیخ کی اکثر شرحوں میں اس کا نام آیا ہے (حکماء اسلام جلد اوّل صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ ندوۃ المصنفین)

(۴) ملا چلپی صاحب کشف الظنون (المتوفی ۱۰۶۷ھ) نے بھی الفاخر کا دو جگہ تذکرہ کیا ہے پہلی مرتبہ "علم الطب" کے زیر عنوان "الکتب المؤلفۃ فیہ" کے ذیل میں لکھا ہے (ف فصول بقراط وشروحہ ـــــ الفاخر۔ جلد ثانی صفحہ ۱۰۹۴) اس مقام پر گویا مصنف کے نام کا ذکر کیا ہے لیکن مقام ذکر کی اہمیت کے اعتبار سے یہ قابل لحاظ ہے، دوسری مرتبہ جلد ثانی ہی میں صفحہ ۱۲۱۵ پر ذکر کیا ہے تحریر فرماتے ہیں "الفاخر فی الطب۔ للفیلسوف الفاضل ابی بکر محمد بن زکریا الرازی (المتوفی [illegible] شن کی عشموۃ وثلثمائۃ ق)۔

Marfat.com

(۵) اسماعیل پاشا بغدادی مصنف ھدیۃ العارفین ضمیمۃ کشف الظنون نے بھی جلد سادس صفحہ ۲ پر بعنوان السرازی، اس کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور الفاخر فی طب کو رازی کی تصانیف میں شمار کیا ہے۔

الفاخر کے حجم و ضخامت اور تعداد جلد کے لحاظ سے درج ذیل معلومات حاصل ہوئیں۔

(۱) حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی متولی ہمدرد دہلی کا نسخہ صرف ایک جلد ہے۔

(۲) صاحب شرح الاسباب والعلامات علامہ نفیس بن عوض کے پیش نظر صرف ایک جلد ہے جو امراض رأس سے لیکر امراض معدہ کو حاوی ہے۔

میری رائے ہے کہ ان کو صرف یہی حصہ کتاب خطی نسخے کا ملا ہے شرح اسباب جلد ثانی پوری سطروں کی سطریں دیدہ ریزی سے دیکھ ڈالیں مگر دوسرے حصے میں کہیں الفاخر کا ذکر نہیں ملا پھر خیال ہوا کہ علامہ نفیس کی معرکتہ الآراء کتاب "نفیسی" کا جائزہ لوں۔ اس کتاب کو شرح الاسباب العلامات کے بعد علامہ نے تصنیف کیا ہے، جس کی صراحت معالجات نفیسی صفحہ ۲۰۲ میں انہوں نے ان الفاظ میں کی ہے" وادلۃ الفریقین واجوبتہم مذکورۃ فی شرح الاسباب والعلامات چنانچہ میں نے مطبوعہ نولکشور، کلیات و معالجات کے ہزار سے اوپر صفحات کی سطر خوانی نہایت جگر کاوی سے کی مگر اس میں الفاخر کا کہیں بھی سراغ نہیں ملا تب میں نے وہ رائے قائم کی جس کا اوپر ذکر کیا ہے۔

(۳) ڈاکٹر محمد نجم آبادی نے صراحت کی ہے کہ الفاخر کے قلمی نسخے کتبخانہ لینن گراڈ (روس) کتب خانہ شہید علی پاشا (استنبول) اور کتب خانہ آقا حسین ملک (ایران) میں ہیں، ملک کے کتب خانہ کا نسخہ ۳۷۲ صفحوں میں ہے اور ہر صفحے میں ۲۵ سطریں ہیں اس کتاب کے دو حصے ہیں اس کا دوسرا حصہ برلن کے سرکاری کتب خانہ میں موجود ہے، (حکمائے اسلام جلد اوّل صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ)۔

(۴) مگر علامہ چلپی نے لکھا ہے کہ وھو مجلد ____ اولہ الحمد للّٰہ رب العلمین الخ یہ صرف ایک جلد ہے۔ جس کی ابتداء ہے الحمد للہ رب العالمین الخ سے ممکن ہے ان کی دسترس میں علامہ نفیسی کی طرح یہی ایک حصہ رہا ہو۔

مشمولات الفاخر کے لئے صرف تین چیزیں پیش کر سکتا ہوں۔

Marfat.com

(۱) علامہ چلپی کی صراحت ذکر انہ جمع فیہ آراء الفلاسفۃ فیما ینفع ویضر من الادویۃ والاغذیۃ واضاف الی ذالک آراء المحدثین والمتقدمین فی الصنعۃ علی نحو ما وردت بمصنفاتھم من عوارض مایلحق الانسان من الفرق الی القدم لیکون دستوراً یرجع الیہ ورتبہ علی ستۃ وعشرین باباً (کشف الظنون جلد ثانی صفحہ ۱۲۱۵) مگر لفظ ذکر سے مجھے شبہ ہو رہا ہے کہ چلپی نے مندرجات کا خود مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اس کی عبارت منقولہ میں "من الفرق الی القدم" کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ تصنیفی اعتبار سے کتاب مکمل ہے صرف امراض حادہ تک نہیں ہے۔ اس کی تائید ڈاکٹر محمود نجم آبادی کے حوالوں سے بھی ہوتی ہے۔

(۲) صاحب عیون الانباء نے الفاخر کے مشمولات کے بارے میں جو صراحت کی ہے اس کو نقل کر چکا ہوں۔

(۳) علامہ نے شرح الاسباب والعلامات میں الفاخر کی جو عبارتیں استشہاد کے لئے نقل کی ہیں انہیں بحوالہ صفحات میں بھی ہدیہ ارباب فن کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ الفاخر کی مندرجہ ذیل عبارتیں شرح اسباب میں منقول ہیں:

(۱) قال الرازی فی الفاخر ویلزمہ شدۃ ضربان الاصداغ لما ان الطبیعۃ تروم نقص تلک الابخرۃ وتنقیۃ الروح منھا فتنبض الشرائین وتتحرک حرکۃ شدیدۃ مستکرھۃ لذالک (شرح الاسباب والعلامات جلد اول ص بحث امراض راس زیر عنوان وقد یکون الصداع من ریاح غلیظۃ)

(۲) وصنعتہ علی ما قال الرازی فی الفاخر ان یوخذ عند المقرب لبن معز حمراء فتیۃ صحیحۃ ولدت من اربعین یوماً او اکثر من ذالک بیسیر قد علفت بالخیار والکزبرۃ الرطبۃ والخس وورق بزر قطونا ویغلی فی قدر برام علیہ شدیدۃ ثم ینزل عن النار ویصب علی کل رطلین ثلث رطل من سکنجبین الصادق الحموضۃ او ماء الحصرم ویحرک بقضیب رطب من شجر التین مرضوض ماخوذ لحارۃ لیتعلق بہا ماء الجبن من اللبنیۃ والتوعیۃ التی فی الخثر

Marfat.com

قوة تعينه على الاسهال، حتى ينحل ثم يلقى فى كرباس صفيقة ويعلق حتى يصفو ويسيل منه الماء ثم يصفى من الغد ويغلى ويخرج رغوته فاذا انقطعت الرغوة يصفى ويشرب مع السكنجبين (شرح الاسباب والعلامات جلد اول ص۵۷ زیر عنوان دوار بحث امراض راس)

(۳) لان ابن سرافيون ذكر فى كتابه ان الدماغ مقسوم بقسمين يفرق بينهما خط مستوى ليكون مضاعفا حتى اذا العمنه جانب بقى الجانب الآخر على صحته كالعينين والاذنين ووعائی الصدر والخصيتين وما اشبه ذالك والرازى نقل منه هذا الكلام فى كتابه المشهور بالفاخر (شرح الاسباب والعلامات جلد اول ص۱۰۶ بحث امراض راس

(۴) نقل الرازى فى الفاخر عن سرافيون ان فى هذا النوع من الجرب تحدث فى جفن العين ثقب يشبه الثقب الكائنة فى اسافل القصب من التين ولذا سمى به فعلى هذا يكون التينى بالياء منقوطة بواحدة لكن الاسم اليونانى يخالف هذا القول (شرح الاسباب والعلامات جلد اول ص۱۶۴) امراض چشم میں جرب۔

(۵) قال الرازى فى الفاخر وسببه ان مادة السرسام والبرسام حارة لطيفة سريعة التحليل فاذا انصبت الى اللسان وهو عضو سخيف متخلخل مستعد لان يتحلل ما فيه بسرعة تحلل لطيف المادة وصار الباقى صلباً غليظاً غير مستعد للاستفراغ ويزداد يوماً فيوماً ويعين على ذالك ايضاً حرارة موضعة فيتحجر ويبقى على ذالك بخلاف البلغم (شرح الاسباب والعلامات جلد اول ص۲۱۵) امراض اللسان والعينين والفم

کتاب الفاخر کے تعارف اور اس کی افادی قدر و قیمت کے اندازہ کے لئے میری چند سطریں انشاءاللہ کافی ہوں گی۔ مذکورہ بالا تفصیلات کی بنا پر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ الفاخر واقعی رازی ہی کی تصنیف ہے۔

خاتمہ کلام پر میں اپنی اس آرزو کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ کاش! "الفاخر" عربی یا ...

Marfat.com

فاخرہ سے مزین و مرصع ہوکر سامنے آجاتی، اس کے مطالعے سے میرے دیدۂ دل منور و شاد کام ہوجاتے جس طرح رازیؒ کی الحاوی نے دائرۃ المعارف العثمانیہ کی کاوشوں کے نتیجہ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہونے کے بعد اربابِ طب و حکمت کی دنیا میں نئی روشنی پیدا کر دی، الفاخر کی روشنی اس میں مزید اضافے کا سبب بن جاتی، نورٌ علیٰ نور۔

فللّٰہ الحمد اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

••

Marfat.com

مسائل حنین ابن اسحاق

(حکیم) صیانت اللہ، امروہہ

Marfat.com

حنین ابن اسحاق نام ہے اور کنیت ابو زید ۔ عرب کے مشہور قبیلہ بنی عاد کی نسل میں عیسائی مذہب کا پیرو و پابند رہا ۔ حیرہ جو عراق کا مشہور شہر ہے اس میں اس کی سکونت تھی، لیکن بغداد میں بھی خاصی زندگی گزری ۔ بغداد میں خلیفہ مامون رشید کا درباری طبیب رہا اور خلیفہ متوکل علی اللہ کے عہد تک دربار سے وابستگی رہی ۔ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر میں ۲۶۴ھ میں انتقال کیا ۔ حنین نہایت ذہین وفطین تھا، اسی لئے اپنے تعلیمی دور میں اپنے استادوں سے محیر العقول سوالات کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے اپنے ایک استاد یوحنا ابن ماسویہ کی سرزنش بھی برداشت کرنا پڑی ۔

حنین کی تصنیفات و تالیفات اور تراجم کی فہرست خاصی طویل ہے ۔ کتاب المسائل بھی اس کی تالیفات کا ایک جزء ہے جو مبتدئین وطالبین علم طب کے لئے لکھی گئی ہے ۔ زیر نظر کتاب میں طبی درسیات کے بطور تشجیر کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ طالب علموں کے ذہن نشین کرانے کا اس دور کا ایک جدید و بہتر طریقۂ تعلیم ہے ۔ لیکن یہ ابھی تحقیق طلب ہے کہ اس کتاب میں جو عمل تشجیر اختیار کیا گیا ہے وہ حنین کا اپنا اسلوب ہے یا حنین کے بعد اس کو اس قالب میں ڈھالا گیا ہے، کیونکہ کتاب المسائل کا جو مخطوطہ رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے وہ تشجیر سے خالی ہے اور عرف عام کی کتابت ہے ۔ لیکن اس تحقیق طلب مسئلہ کے باوجود تشجیر یہ اسلوب اور طریقۂ تعلیم، مضامین و مسائل کی ترتیب و تقسیم کو سمجھنے اور ذہن نشین کرانے کا آج بھی ایک احسن و اسہل تعلیمی طریقۂ کار ہو سکتا ہے ۔

اس کتاب کی تدوین میں بعض شارحین کی رائے ہے کہ حنین اس کتاب کی تسوید کی تکمیل اپنی زندگی میں نہ کر سکا اور اس نا تمام تسوید کو اس کے بھانجہ اور شاگرد حبیش الاعسم نے مکمل کیا، اور اپنی طرف سے بعض اضافات بھی کیے ۔ اسی لئے اس کتاب کو کتاب المسائل بزیادات حبیش الاعسم سے بھی شہرت ہے ۔ کن کن مقامات پر حبیش نے اضافات کیے اس میں محققین کی مختلف آراء ہیں ۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس نے ...

Marfat.com

ادویاتِ اربعہ کے حبیش نے اضافات کیے ہیں۔ ایک تحقیق یہ بھی کہ حبیش نے صرف تریاقات کا اضافہ کیا ہے۔ ورنہ مکمل کتاب حنین ہی کا مسودہ ہے۔ یہ دونوں رائیں قیاسی معلوم ہوتی ہیں جس کا اثبات کسی مستحکم دلیل سے نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو محققین کے پاس کتاب کا کوئی ایسا نسخہ موجود نہیں تھا، جس سے اصل مسودہ اور اضافات حبیش کا تعین ہو سکتا۔ لیکن زیرِ نظر کتاب میں ایک ایسی واضح عبارت بھی موجود ہے جس سے مسودۂ حنین اور اضافاتِ حبیش کا تعین ہوتا ہے۔ ادویۂ مرکبہ میں ادویۂ مفردہ کی تعداد کیا ہو اس کے اصول کے بیان میں اصحاب تجارب واصحاب القیاس کی بحث کے بعد بطور تتمہ یہ عبارت موجود ہے:

"ھھنا انقضی کلام حُنین وتبعہ بما ازدہ بہ حبیش من کلامہ"

اس محولہ عبارت سے یہ ثبوت تو فراہم ہوتا ہے کہ حنین کا مسودہ کہاں تک ہے اور حبیش نے اضافات کہاں سے شروع کیے۔ لیکن دلیلاً کسی نسخہ معتبرہ کا ذکر نہیں کیا گیا جس سے یہ عبارت سند بن سکے۔ اگر اس عبارت کو قول فیصل تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ بھی مسلمات سے ہوگا کہ تقریباً نصف کتاب حنین کی مرتومہ ہے اور نصف حبیش کی۔ پھر بھی ہر دو مذکورہ آرا کے مقابلہ میں جن میں کسی عبارت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اس محولہ عبارت سے کسی حد تک اصل مسودہ اور اضافات کا تعین ہوتا ہے۔

کتاب کی خصوصیات :- نظریاتِ طب یونانی کے اعتبار سے اس میں اگرچہ طب کی نظری وعملی اُن تمام اصناف واقسام کا خصوصی لحاظ رکھا گیا ہے جن کا بطور مبادیات ایک طالب علم کے لئے جاننا ازبس ضروری ہوتا ہے۔ لیکن مسائل کو تشریح جس طرح تقسیم کیا گیا ہے، وہ کتب متاخرہ سے جداگانہ وممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ نیز ایجازاً وضمناً ایسے مسائل کی نشاندھی ہوتی ہے جن سے شروع ہی سے ایک مبتدی کی ذہن سازی میں مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً طب یونانی کے اساسی موضوع اخلاط اربعہ کے بیان میں خلط سودا کی اقسام کا ذکر اس طرح کیا ہے:

اصناف السوداء صنفان

الطبیعة الجاریة المجری عکر الدم ویسمی خلطاً سوداویاً وھذا الصنف بارد یابس۔ والخارجة من الطبیعة وتتولد من الاحتراق الاخلاط و یسمی فی الحقیقة مرة سوداوھی حارة یابسة وکیفیتھا حادة مھلکة۔

(کتاب المسائل ص ــــ)

Marfat.com

اطبائے یونانیین کے یہاں خلط سودا کی اس تعریف و تقسیم میں کوئی اختلاف نہیں اور بعض امراض کا سبب مرۃ سودا کو قرار دیتے ہوئے ان کو عسیر البرأ اور مہلک بھی کہا ہے ۔ لیکن سودا کی تعریف و اصناف کے بیان میں اس کو حنین کے علاوہ متاخرین میں کسی نے بھی "وکیفیتہا حادۃ مہلکۃ" نہیں کہا ہے ۔ اگر ایک طالب علم کے ذہن میں ابتدائی تعلیم ہی سے مرۃ سودا کی ہلاکت آفرینی مستحضر ہے تو آئندہ امراض و اسباب کی تعلیم میں سرطان جیسے مہلک اور خنازیر و جذام جیسے موذی و عسیر البرأ امراض کے اسباب میں مرۃ سودا کے عوامل کو سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے ۔

کتاب المسائل سے امراض آلیہ جن کو متاخرین نے امراض الترکیب سے تعبیر کیا ہے ۔ ایک علمی وتحقیق طلب بحث کا در بھی کھلتا ہے ۔ یہ کہ حنین نے اپنے اساتذہ و متقدمین کی نظریاتی رہبری میں امراض آلیہ کی چار اقسام بیان کی ہیں :

مرض الخلقۃ ، مرض المقدار ، مرض العدد ، مرض الوضع

اس تقسیم کو متاخرین نے بھی مسلم قرار دیا ہے ۔ حنین نے مرض الخلقۃ کی پانچ اقسام اس طرح بیان کی ہیں

(۱) مرض الشکل کالرأس المسفط	(۲) مرض التجویف مثل ان یکون اخمص القدم ممتلی	(۳) مرض المجاری وہذا بان یضیق ویتسع
(۴) مرض الخشونۃ کخشونۃ قصبۃ الرئۃ	(۵) مرض الملابسۃ کملابسۃ الرحم	(کتاب المسائل ص)

لیکن متاخرین نے جن میں شیخ بوعلی سینا بھی شامل ہے ۔ مرض الخلقۃ کو چار اقسام میں تقسیم کیا ہے اور مرض الخشونۃ اور مرض الملابسۃ کو امراض السطوح میں شامل کرکے ایک ہی مرض قرار دیا ہے ۔ ترمیم و تبدل کس دور میں اور کن ہاتھوں سے ہوا، یہ تحقیق طلب ہے اور بحث طلب بھی ۔

نظریاتِ طب یونانی کے اعتبار سے طب یونانی کے دورِ عروج کو علاج بالدواء بطریق مفرد و ترکیب نسخہ سے علاحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اسی طرح موجودہ فنی اخلاط و زوال بھی علاج بالمفردات و اصولِ ترکیب نسخہ سے اغماض و صرف نظر کو ، ایک اہم سبب تسلیم کرنا ہوگا ۔ علاج الامراض ازالۂ طبیب میں امامانِ فن نے علاج بالمفردات و مرکبات اور علم الادویہ کے جو اصول و قوانین مرتب کیے تھے ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ مگر آج کے طبی نصاب میں ابتدائی درجات کے

Marfat.com

علم الادویہ کی ضمنی معلومات کے بطور جو کتابیں جزء نصاب ہیں وہ یا تو اتنے ایجاز و اختصار پر مشتمل ہیں کہ ایک ابتدائی درجہ کے طالب علم کے لئے کفایت نہیں کرتیں، یا اتنے اطناب و مطولات پر محمول ہیں کہ ان کی طویل فہرست مضامین کو دیکھ کر ہی ایک مبتدی خوفزدہ ہو جائے۔

کتاب المسائل میں علم الادویہ کے جو عنوانات و مندرجات ہیں وہ قوانین کلیہ و موضوعات کے اعتبار سے بہت حد تک ذہن رسا ہیں اور تشجیراً جو کلیات ادویہ بیان کیے گئے ہیں ترتیب و بیان کے لحاظ سے بھی حنین کو اس میں ایک امتیاز حاصل ہے۔ کلیات طب کے جزو عملی میں بطور مداواۃ و علاج تین امور کو اہمیت دی گئی ہے : اصلاح ستۂ ضروریہ، استعمال الادویہ، علاج بالید۔

حنین نے اول و آخر امور کا ضروری حد تک ذکر تو کیا، لیکن ان دونوں امور کے مقابلہ میں استعمال الادویہ پر بہت زیادہ توجہ صرف کی ہے۔ اگر شروع ہی سے ایک طالب علم کے ذہن پر یہ اصول کلیہ مرتسم ہو جائیں، تو آخر تک یہ اصول شمع رہ علم و عمل ثابت ہوں گے۔ علاج بالمفردات میں استخراج مزاج نسخہ پہلا فنی سرمایہ افتخار و نشان امتیاز رہا ہے اور اطباء کے حذاق کے لئے یہ خصوصیت نقطۂ انعطاف بھی تھا۔ یہی کلیات ادویہ استخراج مزاج نسخہ کے رہنما اصول رہے ہیں اور آج بھی ہو سکتے ہیں۔

ابتدائی ہندوستان میں طبی نصاب تعلیم کی جو تدوین ہوئی ہے۔ اس پر اگر نظر ڈالی جائے تو مختلف درجات و ادوار میں مبتدیین و منتہین کے لئے جو درسی کتب شامل نصاب رہی ہیں وہ قانونچہ، میزان الطب، طب اکبر، کفایۂ منصوری، مفرح القلوب، موجز القانون، سدیدی، اقسرائی، شرح الاسباب والعلامات، نفیسی، اور کتاب القانون پر مشتمل ملتی ہیں۔ لیکن اگر ان کتب کے مضامین کا تجزیہ کیا جائے تو ان تمام کتب پر کتاب القانون کا عکس نظر آتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض وہ کتب جن کی بطور مطالعہ خاص اہمیت رہی ہے اور آج بھی ہے ان کی بعض عبارات تو کتاب القانون کا بعینہٖ عکس معلوم ہوتی ہیں۔ اس محل پر میں صرف ایک مثال پر اکتفا کروں گا جبکہ کچھ دیگر مثالیں بھی موجود ہیں۔ ذخیرۂ خوارزم شاہی اسماعیل جرجانی کی مشہور کتاب ہے۔ اس میں امراض وبائیہ کے ذیل میں ایک عبارت ہے کہ:

"ہرگاہ کہ بینند حشرات الارض و جانوران زمینی کہ از عفونت، تولد کنند"

(ذخیرۂ خوارزم شاہی، جلد پنجم ص۶)

یہ عبارت کتاب القانون کے اسی موضوع کی ایک عبارت کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے کہ،

"وتری الحیوانات المتولدۃ من العفونۃ قد کثرت"، (کتاب القانون ج۲ ص۹۵)

Marfat.com

مذکورہ بالا مثال ماضی بعید کی تھی۔ ماضی قریب کی دو مثالیں بھی دلچسپی سے خالی نہ ہونگی:

(۱) " لیکن فن طب کی تکمیل کے لحاظ سے یہ بات باقی رہتی ہے کہ عملی طور پر صحت کی حفاظت اور مرض کا ازالہ کیا جائے تو یہ ضروری ہے کہ دونوں حالتوں (حفظ صحت وازالۂ مرض) کے لئے بھی ان کے اسباب وذرائع کے لحاظ سے کچھ موضوعات ہوں، اور وہ تین ہیں: اوّل: ستہ ضروریہ میں تصرف کرنا۔ دوم: ادویہ کا استعمال کرنا۔ سوم: دستکاری (اعمال ید)" (قانون عصری ص۱)

(۲) " علاج تین امور سے مکمل ہوتا ہے، یعنی علاج تین امور سے کیا جاتا ہے: (۱) تدبیر سے یعنی اسباب ستہ ضروریہ، یا چھ ضروری اسباب کھانا پینا ہوا، ریاضت وغیرہ میں تغیر وتبدل اور ہیر پھیر کرنے سے۔ (۲) دواؤں سے (۳) اعمال ید یا دستکاری سے۔" (افادہ کبیر ص۱۲۵)

مذکورہ بالا دونوں مثالیں بعینہ ترجمہ ہیں کتاب القانون کی حسب ذیل عبارت کا:

"قول کلی فی العلاج۔ نقول ان امر العلاج یتم من احد اشیاء ثلثہ احدھا التدبیر والتغذیہ والاخر استعمال الادویہ والثالث استعمال اعمال الید والتی بالتدبیر التصرف فی الاسباب الضروریہ... الخ" (کتاب القانون ج۱ ص۲۶۰)

چنانچہ یہ بات ثابت ہوئی کہ ہماری نصابی کتب کے ایک بڑے حصہ کا ماخذ کتاب القانون تو پھر یہ سوال بھی پیدا ہوگا کہ خود کتاب القانون کے ماخذ کیا ہیں۔ شیخ کی ذہنی افتاد طبع کے مطابق کی تصنیفات وتالیفات میں بعض متقدمین کو اگر اسماً کچھ مقام ملا ہے تو جالینوس کا نام زیادہ سامنے ہے۔ بقراط ودیگر متقدمین کے نام کم سے کم ملتے ہیں اور یہ بات شاید تعجب سے سنی جائے کہ ابو بکر ابن زکریا رازی کا نام لے بغرض طنزاً "قد زعم بعض المتطببین" لیکر اس پر تنقید بھی کی اور لاحق ہوئی تو رازی کی مشہور کتاب 'الحاوی فی الطب' سے استفادہ کرتے ہوئے پوری ایک عبارتیں معمولی ترمیم کے ساتھ کتاب القانون میں نقل کرلی ہیں۔ نظیراً یہاں صرف ایک مثال کافی

"یقطع العنصل ویجعل فی برنیۃ قد کان فیھا خل ویطین رأسھا وتوضع فی زاویۃ یستقبل الجنوب ولا یستقبل الشمال

Marfat.com

البتہ فی الصیف الشدید اربعین یوما عند طلوع الکلب اقلبها فی کل یوم فی الصیف الرجمیع نواحیها ثم خذ فانک تجد العنصل قدارق مائہ فخذ ذالک الماء و یخلط بعسل دانق و اعط منہ ملعقۃ صغیرۃ للصبی وکبیرۃ للرجل " (کتاب الحاوی جزء سابع ص۲۳)

" یوخذ الاشقیل و یجعل فی برنیۃ قد کان فیها خل و لیشد راسها بصمام قوی و یطلی بجلد الثخین و یترک فیہ اربعین یوما اولها قبل الطلوع الشعری بعشرین یوما و تنصب البرنیۃ فی الشمس معترضۃ الجنوب و ینقلب کل حین لیکون مایصل الی اجزاءہ من الحر متشابھۃ الوصل ثم یفتح البرنیۃ فیجد الاشقیل کا لمطبوخ المتھرا فیعصر و تاخذ عصارہ و تخلط بعسل و تسقی من کل یوم قدر ملعقۃ "

(کتاب القانون جلد ثالث ص۱۱)

ہر دو محولہ بالا عبارتوں میں کس حد تک یکسانیت ہے اور شیخ کی عبارت میں کس طرح مترادفات کی فراوانی ہے، یہ بات ارباب نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ ان کے علاوہ بھی کتاب القانون کی صرف جلد ثالث میں ۳۹ عبارتیں منقولات کے بطور پیش کی جا سکتی ہیں جس کا یہ محل نہیں۔

اس ذیل میں اگر زیر تبصرہ "کتاب المسائل" کا سطراً سطراً جائزہ لیا جائے تو یہ باور کرنے میں ذرا بھی دقت ہوگی کہ کتاب المسائل بھی کتاب القانون کا ماخذ رہی ہے اور اس ادعا کے ثبوت میں چند عبارتیں کافی ہوں گی۔ ماقبل صفحہ میں "قانون عصری" اور "افادہ کبیر" کی دو عبارتوں کا ماخذ کتاب القانون کی مندرجہ ذیل عبارت ثابت کی جا چکی ہے:

" قول کلی فی العلاج۔ نقول امر العلاج یتم من احد اشیاء ثلثۃ احدها التدبیر و التغذیۃ، والآخر استعمال الادویۃ، و الثالث اعمال ید و نعنی بالتدبیر التصرف فی الاسباب الضروریۃ الخ " (کتاب القانون جلد اول ص۲۲۰)

مذکورہ بالا عبارت ماخوذ ہے درج ذیل عبارت سے: " المداواۃ علی العموم بثلثۃ اشیاء۔ اصلاح الستۃ الضروریۃ، استعمال الادویۃ بایرادھا علی البدن من داخل او خارج و علاج الیہ " (کتاب المسائل ص۱)

Marfat.com

موضوع ولفس مسئلہ کی ثلاثی تقسیم میں مکمل یکسانیت کے ساتھ اگر کتاب القانون کی عبارت "قول کلی فی العلاج" اور کتاب المسائل کی عبارت "المبدا و تد عطی العموم" کا اردو میں ترجمہ کیا جائے تو یقیناً ترجمہ ایک ہی ہوگا - اسی طرح اعراض مضار افعال کے ذیل میں ایک یہ عبارت ہے :

" ومضار الانفعال علی وجوہ ثلثہ بان الافعال اما ان ینقص کالبصر تضعف رویۃ فیری اقل اکثناھا او اقرب مسافۃ والمعدۃ لا تنھضم اعسر وابطأ واقل مقدارا - واما یتغیر کالبصر مالیس اویری الشی ر ویتہ غیر ما علیہ وکالمعدۃ یفسد الطعام و بسیٔ نھضمہ اما ان یبطل اصلا کالعین لایری والمعدۃ لاتنھضم البتۃ" (کتاب القانون ج اول ص ۱۶۲)

مندرجہ ذیل عبارت یقیناً اس کا ماخذ ہے :

" اجناس الاعراض وعددھا ثلثۃ الاول ان یصر وینقسم الی

بطلان الفعل کالعمی والتخمہ | ولقصانہ کظلمۃ البصر ونابطء والھضم | وتغیرہ عن حالہ

مثل ان یری قدام عینیہ بقلیۃ او عیدانہا و تیغیر الطعام فی معدتہ الی الدخانیہ والحموضۃ" (کتاب المسائل ص ک)

ہر دو عبارتوں کے موضوع میں نہ صرف مماثلت ہے، بلکہ اعراض الافعال کی مثالیں تک یکساں ہیں - یہ بطور جملہ معترضہ عبارات بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ فی زمانہ عرف عام کی زبان میں دو مرض گیس اور تیزابیت بلائے عام کی حیثیت رکھتے ہیں - دخانیۃ اور حموضۃ ان کی اچھی تعبیر ہے -

یہ سلسلۂ تطابق خاصا طویل ہے اور مثالوں کی بھی مزید گنجائش ہے، اگر طول کلام سے محترز رہتے ہوئے ایک مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف مطابقت، بلکہ فنی ضرورت کے تحت اس محل پر اس کا اظہار ضروری بھی ہے -

Marfat.com

حنین نے امراض آلیہ و ترکیبیہ میں مرض الخلقۃ کی جس طرح تقسیم کی اور ان کی جو مثالیں بیان کی ہیں سوائے ایک معمولی ترمیم کے یہ عبارتیں اور مثالیں کتاب القانون کے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان امراض کے اسباب کا ذکر شروع ہوا تب بھی یہ ماخذی مماثلت برقرار رہی۔ مثلاً مرض الخلقۃ کی تیسری اور چوتھی اقسام یعنی مرض التجویف اور مرض المجاری کے تین اسباب اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

اسباب المجاری والتجویف

لانضمام یکون بشدۃ قوۃ الماسکۃ	والتحام	والسدۃ تکون بشی تقع فی المجری
او یضعف الدافعۃ وغلبۃ برد او قبض	یکون	مثل کیموس او حجر او دم جامد
او یبس او حفظ وثاق او سدۃ الواقعۃ	تقدم	او مدۃ او شی ینبت فی المجری
تحفظ علی الشکل او ورم یحدث فیہ	قرحۃ	کاللحم الفوائد والثولول

(کتاب المسائل ص ۸)

اسی مسئلہ کو کتاب القانون میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"وقد تعرض السدۃ لالتحام المنفذ بسبب اندمال قرحۃ فیہ او بنبت شی زائد کنبات لحم ثولول ساد او لانطباق المجری لمجاورۃ ورم ضاغطۃ او لیقبض برد شدید او لیشد یبس حادث من المقبضات او شدۃ قوۃ من القوی الماسکۃ او یعصب عصا شدید الشد وانشاء یکثر فیہ السدد لکثرۃ احتقان الفضول وتقبض البرد" (کتاب القانون ج اول ص ۱۲۹)

یہ قریب قریب دونوں مماثل عبارتیں اسباب مجاری کے التیام والضمام کی ہیں۔ اتساع مجاری کی تقسیم اس طرح بیان کی گئی ہے:

تنقسم اسباب اتساع الی

حرکۃ ردیۃ	او ضعف	او غلبۃ	او ادویۃ
من الدافعۃ	من الماسکۃ	الحرارۃ	فتاحیۃ

([illegible] ص ۸)

Marfat.com

مذکورہ بالا مماثل عبارتوں اور نفس موضوع کا یہ عکس ماضی ہمارے سامنے حال کے بعض امراض کی کثرت کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ آج کل قلبی امراض کس حد تک عمومی حیثیت رکھتے ہیں وہ کسی فرد سے بھی پوشیدہ نہیں۔ لیکن یہ سمجھا جا رہا ہے اور باور یہ کرایا جا رہا ہے کہ یہ تحقیقات جدیدہ کا ماحصل ہیں۔ حالانکہ انجیا ئنا، بلڈ پریشر

یا ان جیسے دیگر اور امراض قلب و شرائین، ان سب کا تعلق شرائین کی طبعی ساخت میں غیر طبعی حالات پیدا ہو جانے سے ہے، جو مکمل طور پر مذکورہ بالا اسباب امراض مجاری و تجاویف میں محصور ہیں اور ہماری کتب قدیمہ میں ان کا اجمالی و تفصیلی بھی موجود ہے۔

یہاں صرف ایک مثال شاید بے محل نہ ہو۔ ابوبکر محمد ابن زکریا رازی نے الرابعة من الاعضاء الالمہ کے حوالہ سے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ:

"کان رجل طبیب فی عرقہ جمیع ضروب الاختلاف بلا حمی فأعلمتہ ان ذلک لسدۃ فی الشریان الذی فی الرئہ ثم جعلت أسئلہ هل بہ ایہ ضیق نفس فقال : لا، ثم بدا بہ فاشتد أمرہ وانحلت قوتہ وأخذہ الغشی ومات کما یموت اصحاب علل القلب۔"

(کتاب الحاوی الکبیر جز ۷ ص ۱)

پھیپھڑے میں آنیوالی شریان اور اس میں سدہ لاحق ہو جانے کی تشخیص اور علامات مہلکہ کی دریافت اسباب امراض مجاری سے متعلق ہے۔ آج کل کے قلبی و دماغی امراض کی عمومیت اور اسباب خارجی و داخلی کی وسعت کو کتاب المسائل کے بیان کردہ ان نکات کلیات کے تحت ایک مبتدی طب کی اس طرح ذہن سازی ممکن ہے کہ وہ بغیر کسی احساس کمتری کے حال و مستقبل کی ترقیات سے ہم آہنگ ہو سکے اور پوسٹ گریجویشن میں پہنچ کر ایک کامیاب محقق اور ریسرچ اسکالر کہلا سکے۔

کتاب المسائل، کلیات طب پر ایک مختصر ترین کتاب ہے جو صرف ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے ۲۲×۱۸ سائز ہے۔ چونکہ موضوعات تشجیر میں ہیں اسلئے ہر صفحہ کی سطروں کا تعین نہیں ہو سکتا۔ کاغذ، روشنائی اور کتابت سے کم از کم تین سو سال قدامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ خط باریک ہے۔ کتاب میں کتابت کی کافی اغلاط ہیں اور کہیں کہیں مسائل بھی بے ترتیب ہیں۔ یہ بھی کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے ——— میری نظر میں زیر تبصرہ یہ مخطوطہ ترجمہ و تصحیح کے ساتھ ابتدائی درجات طب کے لئے موزوں و مناسب ہے۔

Marfat.com

جناب حکیم اسرار الحق

رسالہ فی المعالجات لابن بیطار

یہ رسالہ ابن بیطار کی تصنیف ہے۔ خط نستعلیق، زبان عربی، سائز ۲۵×۱۷، صفحات ۲۰، کاتب بلا حسن ہیں ۱۳۰۹ھ کی کتابت ہے۔ رسالہ شفاء الملک حکیم مظاہر احمد صاحب کے یہاں سے آیا ہے۔ اس پر حکیم صاحب موصوف کا دستخط ہے۔ اور رسالہ کا نام بھی انہیں کے قلم سے ہے "ہذا الرسالہ من ابن بیطار" یہ رسالہ خدابخش لائبریری میں ہے۔

ابن بیطار ساتویں صدی ہجری کے آدمی ہیں۔ ان کا تعلق مالقہ کے ابن بیطار خاندان سے تھا۔ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب ج ۱، ص ۴۳۹ لاہور نے مختلف حوالہ جات سے ابن بیطار کا تعارف اس طرح کرایا ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن احمد ضیاء الدین ابن البیطار المالقی جڑی بوٹیوں اور نباتات کا مشہور ماہر اس کا تعلق غالباً مالقہ کے ابن البیطار خاندان سے تھا۔ (قب ابن الابار، المعجم شمارہ ۳۵، ۱۶۵، ۲۲۱)

اور وہ چھٹی صدی ہجری / بارہویں میلادی کے ربع آخر میں پیدا ہوا تھا۔ علم نباتات میں اس کے استاذ کی حیثیت سے ابوالعباس النباتی کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے جس کے ساتھ وہ اشبیلیہ کے گرد و نواح میں پودے جمع کرتا تھا۔ تقریباً بیس سال کی عمر میں وہ علم نباتات کے مطالعہ کی غرض سے افریقہ، مراکش اور ٹیونس اور الجزائر کی سیاحت پر روانہ ہوا۔

جب وہ مصر پہنچا تو وہاں ایوبی خاندان کا بادشاہ الملک الکامل حکومت کر رہا تھا۔ ابن البیطار نے اس کی ملازمت اختیار کرلی اور "رئیس علی سائر العشابین" (تمام ماہر نباتیات کا افسر اعلیٰ) مقرر ہوا۔ الملک الکامل کی وفات کے بعد اس کے بیٹے الملک الصالح نجم الدین کے عہد میں بھی جو دمشق میں رہتا تھا، وہ اپنے منصب پر بدستور مامور رہا۔ دمشق کے قیام کے زمانہ میں اس نے شام اور ایشیائے کوچک میں جڑی بوٹیوں کے جمع کرنے اور ان کا مطالعہ کرنے کا کام جاری رکھا اور اسی موضوع پر دو کتابیں لکھیں۔ جو اس کے مطالعہ اور تحقیق کا نچوڑ ہیں اور جن کی بدولت اسے بہت شہرت حاصل ہوئی۔

کتاب الجامع فی الادویہ المفردۃ (ابن اصیبعہ: ج ۲ ص ۱۳۳) جو ۱۸۳۱ء میں "کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ" کے نام سے چار جلدوں میں بولاق میں طبع ہوئی۔

Marfat.com

یہ کتاب حیوانات، نباتات اور معدنیات کے ذریعہ معالجہ کے سہل نسخوں کا مجموعہ ہے جنہیں اس نے یونانی اور عرب مصنفین کی کتابوں اور خود اپنے تجربات سے فراہم کیا تھا۔ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ دوسری کتاب "المغنی فی الادویۃ المفردۃ" یا المغنی فی العلاج بالادویۃ المفردہ" یہ مفرد دواؤں پر ایک کتاب ہے جس نے اعضاء کا ذکر کے اعتبار سے سہل شکل میں طبیبوں کے استعمال کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔

ابن البیطار نے ۶۴۶ ہجری/۱۲۴۸ء میں دمشق میں انتقال کیا۔

مذکورہ کتاب کا ترجمہ جے وی سنتقائی مر نے کیا ہے۔ وہ ناقص ہے لیکن لیکلرک (Leclerc) نے اڈیشن ۱۸۷۷-۱۸۸۳ء میں طبع کیا ہے۔ اسے قابل اعتبار سمجھا جا سکتا ہے۔ زیر نظر رسالہ غالباً اس کی دوسری کتاب ہے جو المغنی فی الادویۃ المفردہ یا المغنی فی العلاج بالادویۃ المفردہ کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اب تک اس کی دو کتابوں کا ہی پتہ لگ سکا ہے۔ یا تطاول زمانہ کی وجہ سے معالجات لابن بیطار کے نام سے موسوم ہو سکتی ہے کہ کاتب کو یہ تو معلوم تھا کہ رسالہ ابن بیطار کا ہے لیکن نام کی تصریح نہ تھی۔ اس نے یہ دیکھ کر کہ کتاب میں امراض اور اس کے علاج ہیں معالجات لابن بیطار نام لکھ دیا۔ اس کتاب کا مخطوطہ اسکندریہ میں موجود ہے۔ اس کے تقابلی مطالعہ سے اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

ابن اصیبعہ جو اس کا ہم عصر ہے اور جسے اس کے ساتھ جڑی بوٹیوں کی تحقیق کا موقع ملا ہے۔ وہ اس کا تعارف بڑے شاندار الفاظ میں کراتا ہے۔ اس کے اخلاق حسنہ صفات جمیلہ جود و سخا رافت و رحمت حسن معاشرت علم و فضل تحقیق و تفتیش، عقل و دانش، تجربہ و مشاہدہ فہم و فراست ذکاوت و درایت فی النبات کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔

اس کی ملاقات ابن بیطار سے ۶۳۳ھ میں دمشق میں ہوئی وہ اس کے علم و فضل تحقیقات و تنقیحات اور علم نباتات میں اس کی معلومات کو دیکھ کر اس کا ایسا گرویدہ ہوا کہ اس کے ساتھ مل کر اس نے اپنی تحقیقات کو جاری رکھا۔

ابن اصیبعہ اس کے سامنے دیسقوریدوس اور جالینوس کی کتابوں کو پڑھتا تھا۔ اور ابن البیطار نباتات کے یونانی، شامی اور دوسرے ممالک میں بولے جانے والے نام بتاتا پھر اس کے افعال و خواص پر تبصرہ کرتا۔ دیسقوریدس[۳] نے جڑی بوٹیوں کے مزاج افعال و خواص کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اسے بیان کرتا۔ پھر اس دوا کے متعلق جالینوس کی رائے بیان کرتا۔ اور متاخرین نے اس کے متعلق کیا لکھا ہے۔ متقدمین سے کیا اختلاف کیا ہے بیان کرتا پھر ان کے افعال و خواص کے متعلق ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرتا۔ اس کے ساتھ مل کر ان کتابوں کو جمع کرتا تھا سب

Marfat.com

سے زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز یہ بات ہے کہ دلیقوریدوس اور جالینوس کی کتابوں میں جتنی دوائیں ہیں وہ اسے جب تک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیتا اور اس کے افعال و خواص کی تحقیق نہ کر لیتا۔ بیان نہیں کرتا تھا۔

وہ اس کی جلالت شان، عزت تمکنت کا ہر جگہ خیال رکھتا ہے۔ اس کا تعارف ان الفاظ شروع کرتا ہے۔ ضیاء الدین بن البیطار ھو الحکیم الاجل العالم ابو محمد عبداللہ بن احمد المالقی النباتی یعرف بابن البیطار اوحد زمانہ، علامۃ وقتہ فی معرفۃ النبات وتحقیقہ واختیارہ ومواضع بناتہ ونعت اسمائہ علی اختلافہا وتنوعہا۔

وہ ابن بیطار کی تصانیف کی تعداد چار لکھتا ہے۔

۱۔ الابانۃ والاعلام بما فی المنہاج من الخلل والاوہام شرح ادویہ کتاب دلیقوریدوس۔ ۲۔ کتاب الجامع فی الادویۃ المفردۃ۔ ۳۔ کتاب المغنی فی الادویۃ المفردہ ۴۔ کتاب الافعال الغریبہ والخواص العجیبہ۔

ابن اصیبعہ کے بیان سے اس کے نام کی بھی تحقیق ہو جاتی ہے۔ نام ضیاء الدین عبداللہ کنیت ابو محمد عرف ابن البیطار والد کا نام احمد ہے۔ ایک شبہ اور رہ جاتا ہے۔ ابن اصیبعہ کی شاگردی کا تو وہ بھی ابن اصیبعہ کے قول "اول اجتماعی بہ کان بدمشق" سے رفع ہو جاتا ہے۔ دونوں کی ملاقات دمشق میں ہوئی دونوں نباتات کے عالم تھے جس طرح ایک اسکالر دوسرے اسکالر سے استفادہ کرتا ہے۔ ابن اصیبعہ نے بھی ابن البیطار سے استفادہ کیا اور اس کا اقرار وہ فخر کے ساتھ کرتا ہے، غالباً اس کے شاگردی کا شبہ لوگوں کو اس کے لفظ قرأت علیہ سے ہوتا ہے۔

رسالہ معالجات لابن بیطار میں مصنف نے حمد و نعت کے بعد رسالہ کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب پندرہ بابوں پر مشتمل ہے۔

پہلا باب۔ اسباب ضروریہ کی تعدیل کے بیان میں، دوسرا باب۔ فضلات بدن کے بیان میں، تیسرا باب۔ جنس فضلات کے بیان میں، چوتھا باب۔ امراض راس کے علاج کے بیان میں، پانچواں باب۔ امراض حلق کے علاج کے بیان میں، چھٹا باب۔ امراض آلات تنفس کے علاج کے بیان میں، ساتواں باب۔ امراض آلات غذا و امراض بطن کے علاج کے بیان میں، آٹھواں باب۔ امراض آلات بول کے علاج کے بیان میں، نواں باب۔ امراض آلات براز کے علاج کے بیان میں، دسواں باب۔ امراض فخذ، ساق۔ قدم کے علاج کے بیان میں، گیارہواں باب۔ بخاروں کے علاج کے بیان میں، بارہواں باب۔ امراض جلد کے علاج کے بیان میں،

Marfat.com

تیرھواں باب - امراض زینت کے بیان میں، چودھواں باب - زہر اور دوا سمیہ کے ذریعہ علاج کے بیان میں، پندرھواں باب - اہم اور ضروری وصیتوں کے بیان میں -

پہلے باب میں اسباب ضروریہ اور حرکت و سکون کے اعتدال کو بیان کرتے ہوئے ریاضت (ورزش) کے منافع کو بیان کیا ہے۔ چہل قدمی اور گھوڑے کی سواری کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ گھوڑے پر سواری کرنا ان لوگوں کے لئے مضر ہے جن کے جسم کے اوپر کے حصے (نصف اعلیٰ) میں درد یا قرحہ (زخم) ہو اور یہ بھی بتایا ہے کہ گھوڑے کی سواری نصف بدن کی ریاضت ہے۔ فضلات کو معدہ سے نکالنے میں معین و معاون ہے۔ چہل قدمی جسم کے نچلے حصہ کی ریاضت ہے اور ان لوگوں کے لئے مضر ہے جن کے نصف اسفل میں درد یا زخم ہو۔

استحمام (حمام میں غسل کرنا) کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ وہ سلعہ، خنازیر، وجع المفاصل، سبل فی العین اور سوداوی لوگوں کے لئے مفید ہے۔

نوم ویقظہ: کے ذکر میں بیان کرتے ہیں کہ زیادہ سونا بدن کے لئے مضر ہے اس سے بدن میں ترہل (ڈھیلاپن) پیدا ہوتا ہے اور رات کے کھانے کے بعد فوراً بعد سونا برا ہے اور دن کو کھانے کے بعد سونا (قیلولہ) بہتر ہے۔

کثرت طعام کی مضرت:- زیادہ کھانے کے نقصان کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ زیادہ کھانا معدہ کی حرارت کو بجھا دیتا ہے جس طرح زیادہ لکڑی یکایک آگ پر ڈال دی جائے تو وہ بجھ جاتی ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے غیر منہضم غذا جسم میں جاتی ہے جس سے سقوط قوت اور اطفاء حرارت ہوتا ہے۔

پھر فصول دہر کا ذکر ہے اس سلسلہ میں اہم بات یہ بتائی ہے کہ نابالغ بچوں کا استفراغ نہیں کرنا چاہئے ہاں جب بہت ضروری ہو تو استفراغ کی دوا دی جا سکتی ہے۔

دوسرا باب فضلات بدن کے ادرار (نکالنے) کے بیان میں اس میں لکھتے ہیں کہ فضلات بدن دس ہیں - دموع (آنسو)، تھوک، رینٹھ، دودھ، منی، حیض، بول، براز، بخار، عرق (پسینہ) پھر ہر ایک کے ادرار (اخراج) کی ضرورت کن کن امراض میں ہوتی ہے۔ ان کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد مسہل صفرا و سودا ادویہ کا بیان اور اس کے نسخہ جات ہیں اور حقنہ (انیما) کے بعض نسخے دیئے گئے ہیں۔

تیسرے باب میں حبس فضلات اور اس سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور اسکا علاج و دوا مذکور ہے۔
چوتھے باب میں سر میں پیدا ہونے والی بیماریوں کا ذکر ہے اس ضمن میں صداع (درد سر) اس کے اقسام اور علاج صرع (مرگی) مالیخولیا، جنون، نسیان، امراض عین میں رمد، بثور العین، قروح العین، بیا

Marfat.com

روحہ، سبل، ظفرہ، جرب الجفن، سلاق، ناسور الانف، پلک کی مختلف بیماریاں اور ناک دانت منہ کی بیماریوں کا ذکر ہے۔

پانچواں باب میں حلق اور گردن میں پیدا ہونے والے امراض کا علاج ہے۔ مرض خناق کے بیان میں لکھتے ہیں۔

الخوانیق هو ورم حار یعرض فی الحلق من داخل و هو مرض مخوف خطر اکثر خطره

الی یوم الرابع لانه اکثر ما یقتل دون خمسة ایام و علاجه المبادرة بالفصد عند اول الاحساس بالورم

وعسر البلع۔ خناق ورم حار ہے جو حلق کے اندرونی حصہ میں پیدا ہوتا ہے اور وہ نہایت ہی خطرناک مرض ہے۔ زیادہ تر

اس کا خطرہ چوتھے دن ہوتا ہے کیونکہ زیادہ تر خناق کے مریض پانچ دن سے کم ہی میں فوت ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے

کہ ورم حلق اور مشروب وما کول نگلنے میں تکلیف کا احساس ہو تو فوراً فصد لینا چاہئے۔ علاج کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

دواء یشفی بخاصته من جمیع اوجاع الحلق وهو ان یخنق الافعی بخیط الابریشم الاحمر

فاذا مات ذالك واخذ الخیط عنده فاحفظ۔ فانه تریاق عجیب یشفی من جمیع سائر

وجاع الحلق ...... اذا علق فی العنق۔

ذکر جالینوس انه ابراء جماعة من الخوانیق والخنازیر بهذا التدبیر ص ۱۷۸۔

خناق وخنازیری فیتہ:۔ وہ دوا جو بالخاصہ حلق کی تمام تکلیفوں اور دردوں کو دور کرتی ہے یہ ہے

کہ افعی کے گردن میں سرخ ریشم کا دھاگہ باندھ کر اس کو اتنا کسا جائے کہ اس کا دم گھٹ جائے اور وہ مر جائے۔ افعی کے

مرنے کے بعد دھاگے کو لیکر محفوظ رکھو کیونکہ وہ عجیب تریاق ہے اس کا گردن میں لٹکانا حلق اور گردن کے تمام

دردوں کو دور کرتا ہے۔

جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اس نے اس تدبیر سے خناق اور خنازیر کے بہت سے مریضوں کو اچھا کیا ہے۔

اس کے بعد سعال (کھانسی) کا علاج اور اس کی دواؤں کا بیان ہے۔

چھٹے باب میں آلات تنفس کے امراض اور اس کا علاج بیان کیا ہے اس ضمن میں ضیق النفس،

نفث الدم وغیرہ کا بیان ہے۔

ساتویں باب میں پیٹ اور اس کے متعلقہ اعضاء کے امراض اور اس کے علاج کا بیان ہے۔ اس میں

استسقاء تمام قسموں کی [illegible] الاحشاء وغیرہ کا ذکر ہے۔

[illegible] کو بیان کیا ہے۔

نویں باب میں آلات براز کے امراض کا علاج مثلاً بواسیر، انشقاق فی المقعد، بروز المقعد، زحیر، مغص وغیرہ کا بیان ہے۔

Marfat.com

دسویں باب میں فخذین، قدمین، ساقین کے امراض کا علاج مثلاً وجع الورک والرکبۃ، عرق النساء والحکۃ فی القدمین والساقین نقرس وغیرہ کا بیان ہے۔

وجع الورک اور عرق النساء کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یحذر اللبن وسائر الاطعمۃ الاشربۃ للبلغم۔

دودھ اور بلغم پیدا کرنے والی تمام اغذیہ ومشروبات سے پرہیز واحتراز لازمی ہے۔

نقرس کے بیان میں فرماتے ہیں۔ النقرس صاحبہ یستضرّ بالجماع فلیحذرہ فان لم یجامع مطلقا لا یصیبہ النقرس۔ ص ۱۹۶

نقرس کے مریض کو جماع سے نقصان ہوتا ہے تو اسے اس سے بچنا چاہئے اگر وہ مطلقاً مباشرت ومجامعت نہ کرے تو اسے نقرس نہ ہوگا نقرس کے متعلق اتنی واضح ہدایت دوسری جگہ نہیں ملتی ہے۔

علامہ علاء الدین قرشی فرماتے ہیں لان الجماع ایضاً اقوی اسباب ھذا المرض خصوصاً علی الامتلاء جماع نقرس کے قوی اسباب میں ہے خصوصاً امتلاء کی حالت میں۔

گیارہویں باب میں حمیات کے مختلف اقسام کا بیان ہے۔ بارہویں باب میں جرب، بہق، داء الثعلب کا بیان ہے۔ تیرہواں باب امراض زینت کے بیان میں۔ چودہویں باب میں سموم (زہر) کا علاج مذکور ہے۔ پندرہویں باب میں وصایا لئے عہد بیان کئے گئے ہیں اس ضمن میں سب سے

۱۔ پہلی بات جو بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ ہر ذی ہوش اور صاحب عقل وخرد کو حزن وغم سے بچنا چاہئے کیونکہ وہ بدن کو بہت تیزی سے سقیم وبیمار اور کمزور کرتا ہے۔ ۲۔ دوسری ہر ایسی غذا جسے معدہ ہضم نہ کر سکے اور جو معدہ پر بار ہو۔ ان سے پرہیز لازمی ہے۔ ۳۔ صوم دہر و ہمیشہ روزہ رکھنا۔ ۴۔ ہمیشہ بھوکا رہنا وغیرہ۔

پھر دوائے مسہل اور مقی پینے والوں اور فصد لینے والوں کی ہدایتیں مذکور ہیں۔ آخر میں حمیات میں کن غذاؤں سے بچنا چاہئے اور حملئے دموی والوں کے قارورہ کا بیان ہے۔ اخیر میں لکھتے ہیں:

فھذا ما رایتہ کافیا فی حفظ الصحۃ وھو الذی یلیق ایرادہ فی ھذہ التذکرۃ واللہ الموفق والمعین۔

رسالہ اپنی افادیت کے لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے اور اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ شائع کیا جائے۔

Marfat.com

حکیم محمد اشرف کریم

الکناش المنصوری

(۲۳۶ ھ ——— ۳۲۰ ھ)

یہ ایک نادر طبی عربی مخطوطہ ہے جس میں طب کے علمی و عملی اصول اور تشخیص و علاج کے طریقے نہایت جامع طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

اس میں کل اوراق ۱۴۵ ہیں۔ سائز 22 1/2×17 c.m (17 1/2×10 c.m.

ہر صفحہ میں شروع سے آخر تک لکھی ہوئی عبارت کو پانچ مختلف لکیروں سے گھیرا گیا ہے۔ پہلی باریک لکیر سرخ روشنائی سے، دوسری اور تیسری لکیر سیاہ روشنائی سے بنائی گئی ہے۔ چوتھی لکیر جو کشادہ ہے وہ مطلا ہے۔ پانچویں باریک لکیر سیاہ روشنائی سے بنی ہوئی ہے۔ کاغذ کی قدامت اور دوسرے قرائن سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس مخطوطہ کی کتابت سولھویں صدی عیسوی مطابق دسویں یا گیارھویں ہجری میں ہوئی ہے۔

(بحوالہ توضیحی کیٹلاگ جلد ۲۲ نمبر ۲ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری)

اس نادر اور اہم کتاب کا مصنف، چوتھی صدی ہجری کا مشہور اور حاذق طبیب علامہ ابوبکر محمد بن زکریا رازی ہے۔

معجم المؤلفین اور کشف الظنون کے حوالے سے رازی کی تاریخ پیدائش ۲۲۶ھ اور بقول بعض ۲۴۰ھ ہے اور تاریخ وفات ۳۱۱ھ اور بقول بعض ۳۲۰ھ ہے۔

یہ ایران کے مشہور شہر رے کا رہنے والا تھا (۳) لئے رازی سے مشہور ہوا۔

اسکو جملہ علوم متداولہ میں درک اور مہارت تھی۔ اس نے طب خصوصی طور پر علی بن ربن طبری صاحب فردوس الحکمۃ سے حاصل کی۔

Marfat.com

طب کے علمی و عملی میدان میں اتنا کامیاب ہوا کہ وہ جالینوس العرب کے لقب سے مشہور ہوا
رازی، مشہور طبیب اسحق بن حنین عبادی کا معاصر تھا۔

ابوبکر محمد بن زکریا رازی اور امیر خراسان، منصور بن اسمٰعیل کے درمیان بہت زیادہ تعلقات اور ان میں دوستی تھی، اسی لئے رازی نے اپنی معالجات کی اس اہم کتاب کو امیر منصور کے نام سے موسوم کیا اور المنصوری نام رکھا۔ درحقیقت زکریا رازی نے معالجات کی اس اہم کتاب کو نئے انداز سے ترتیب دے کر متاخرین اطباء کے لئے ایک روشن مثال قائم کی ہے۔

انھوں نے اختصار اور جامعیت کے ساتھ طب نظری اور طب عملی دونوں کو ایسے دلنشین انداز میں بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا اس کو پوری دلچسپی سے پڑھتا ہے۔ اکتاتا نہیں۔

پوری کتاب دس مقالے پر مشتمل ہے۔

پہلے مقالہ میں اعضاء مفردہ، عظام، اعصاب، رباطات، شرائین و اوردہ وغیرہ کی مکمل تشریح و وضاحت اور ان سے وابستہ افعال و وظائف کا جامع بیان ہے۔

دوسرے مقالہ میں ابدان و اخلاط کے مزاج اور علاماتِ مزاج کا مفصل بیان ہے۔

تیسرے مقالہ میں اغذیہ و ادویہ کے افعال و خواص اور ان کے مزاج سے بحث کی گئی ہے۔

چوتھے مقالہ میں حفظانِ صحت کے ضروری اسباب بیان کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ چند ایسی علامتیں بھی بیان کی گئی ہیں جو بعض خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہونے کی خبر دیتی ہیں اور ان کا علاج بھی بتایا ہے جیسے اگر شدید درد سر اور شقیقہ دیر تک قائم رہ جائے تو نزول الماء اور انتشار العین کی خبر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر دوا سے فائدہ نہ ہو تو کن پٹی کے دونوں طرف شریان صدغی میں فصد دینے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔

اسی طرح چہرہ کا بار بار پھڑکنا لقوہ میں مبتلا ہونے کی خبر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں قوی اسہال اور قے کی ضرورت ہے۔ پرانی شراب کے سرکہ میں پودینہ جوش دے کر چہرہ پر ملا جائے، تقلیلِ غذا اور ترک شراب کرائی جائے اور مناسب غرغرہ اور چھینک لانے والی دوا استعمال کرائی جائے۔ چہرہ اور پلکوں کا متورم ہونا استسقاء کی خبر دیتا ہے۔

اس مقالہ کے آخر میں محنت الطبیب کے عنوان سے بتایا ہے کہ طبیب اپنے اوقات

Marfat.com

فرصت میں قدیم اطبا اور فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے اور وہ متکلمین اور مناظرہ کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھ کر مناظرہ اور بحث میں حصہ لیتا ہے یا لہو و لعب اور شراب وغیرہ میں مشغول رہتا ہے۔ پہلی جماعت کے لوگ قابل بھروسہ اور علاج کے سلسلے میں اعتماد کے لائق ہیں۔ دوسری جماعت کے اطبا سے بھلائی کی کوئی توقع نہیں۔

پانچواں مقالہ امراض زینت کے تذکرے اور علاج میں مخصوص ہے۔

آخری مقالہ میں مخمور کے خمار کو دور کرنے کی ترکیب بتائی ہے کہ اسے دیر تک سلایا جائے۔ اس کے بعد حمام کرایا جائے۔ معتدل ہوا کی جگہ پر بٹھا کر سر پر نیم گرم پانی ڈالا جائے۔ پھر حمام سے نکال کر آب انگور وغیرہ کے ساتھ چوزہ پکا کر کھلایا جائے۔ اس کے بعد بھی درد سر قائم رہے تو اس کے سر پر خالص شراب، روغن گل، عرق گلاب کو برف سے ٹھنڈا کر کے اس کی مالش کی جائے۔

چھٹے مقالہ میں مسافروں کی تدابیر بتائی گئی ہیں۔

آخر مقالہ میں بحری سفر کرنے والوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ اس کو چکر اور متلی آنے کا خطرہ ہو تو اپنے ساتھ رب فواکہ رکھ لینا چاہیئے۔

شروع سفر میں چند دن غذا کم کر دے اور پانی کی طرف نہ دیکھے۔ ساتھ میں خوشبودار عطر وغیرہ جو غشی میں مفید ہو ساتھ رکھے۔ حب سماق، حب رمان اور رب فواکہ استعمال میں رکھے۔

مسافر جب سفر پر نکلتا ہے تو دھوپ اور ہوا کی تیزی سے اس کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے اس سے حفاظت کی صورت یہ بتائی گئی ہے کہ سایہ میں آرام کرے اور چہرے پر رومال یا کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹ کر باہر نکلے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کتیرا، صمغ عربی، لعاب اسپغول، لعاب بہدانہ سفیدی بیضہ مرغ ملا کر یا آب خرفہ میں لت کر چہرہ پر مالش کر کے سفر پر نکلے اور منزل پر پہنچ کر چہرہ دھو ڈالے۔

ساتویں مقالہ میں زخم، پھوڑے، ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی لگانے اور دستکاری کے متعلق ضروری ہدایات بیان کی گئی ہیں۔

آخر مقالہ میں عرق مدنی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ مرض گرم و خشک علاقوں میں پیدا ہوتا ہے جہاں پانی اور سبزہ زار کی کمی کے باعث فضا خشک ہو جاتی ہے۔

عرق مدنی اکثر پنڈلیوں پر ہوتا ہے۔ کبھی دوسری جگہوں پر بھی ہوتا ہے۔ جب یہ استعداد

Marfat.com

میں ہوتا ہے تو اس جگہ پہلے سوزش اور لہر ہوتی ہے پھر آبلہ بن کر دھاگے کی شکل میں نکلنے لگتے ہیں۔

اس مرض سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ بدن میں غذا اور حمام کے ذریعہ ترطیب پیدا کی جائے ایسے ممالک کے باشندوں کو جہاں یہ مرض کثرت سے واقع ہوتا ہو پھل اور سبزیوں کا کثرت سے استعمال کرنا چاہیئے۔

اس کا مخصوص علاج یہ بتایا ہے کہ جب پنڈلیوں میں آبلہ پھوٹ کر عرق مدنی نکلنا شروع ہو جائے تو پہلے دن نصف درہم صبر کھلایا جائے، دوسرے دن ایک درہم تیسرے دن ڈیڑھ درہم استعمال کرایا جائے اور صبر ہی سے مقام ماؤف پر طلا کیا جائے۔ اس طرح مرض بالکلیہ زائل ہو جاتا ہے لیکن جب عرق مدنی نکلنا شروع ہو جائے تو ایک درہم وزن کے سیسہ کے ایک ٹکڑہ پر لپیٹ کر گرہ دے دیا جائے۔ سیسہ کے وزن سے وہ رگ پنڈلی سے جلد جلد نکلنا شروع ہوگا۔ اگر زیادہ طویل ہو جائے تو تھوڑا سا کاٹ کر پھر سیسہ کے ٹکڑہ پر لپیٹ دیا جائے۔ کاٹنے میں احتیاط برتی جائے کہ جڑ سے ہرگز نہ کاٹیں ورنہ سکڑ کر گوشت کے اندر داخل ہو جائیگا اور وہاں ورم پیدا کر کے قروح ردیہ کا باعث ہوگا۔ اسی لئے آہستہ آہستہ کھینچنے اور نکالنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کا کوئی حصہ اندر باقی نہ رہ جائے۔ اسکے بعد مقام ماؤف پر مناسب دہن طلا کیا جائے اور اس پر منبت لحم دوائیں استعمال کی جائیں۔

آٹھویں مقالہ میں چند مخصوص زہریلی دواؤں کی زہریلی تاثیرات اور بعض مشہور زہریلے جانوروں کے ڈسنے اور ان کے مخصوص علاج کا تذکرہ ہے۔

نویں مقالہ میں سر سے پاؤں تک کے جملہ امراض اور ان کے علاج کا بیان ہے۔

مثلاً رعاف (نکسیر) کے خون کو روکنے کے لئے بتایا ہے کہ جنگلی تلسی (بادرنجبویہ) کے پانی میں کافور حل کر کے ناک میں ٹپکایا جائے، تو اس سے خون رک جاتا ہے۔ یا پھر گچ، کاغذ سوختہ، مازو، دم الاخوین، چونہ، پھٹکری سب کو باریک پیس کر ناک میں پھونکا جائے یا ایک بتی تر کر کے یہی دوا چھڑک کر ناک میں داخل کی جائے۔ یا شب یمانی کو سرمہ سا باریک کر کے فتاسہ ملا کر ناک میں پہنچایا جائے اگر اس پر بھی رعاف کا خون نہ رکے تو دونوں بغل کے پاس دونوں بازو کو اور کنج ران و انثیین کے پاس دونوں ران کو کس کر باندھ دیا جائے۔ اگر خون رک جائے تو ٹھیک ہے ورنہ رگ قیفال میں فصد دے کر خون نکالا جائے۔

Marfat.com

اگر اس تدبیر سے فائدہ ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ جس جانب رعاف ہے اسی طرف پیٹ میں محجم
داری (سنگھی) کے ذریعہ نکسیری خون کا امالہ کیا جائے۔

اسی طرح فواق (ہچکی) کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اگر ثقیل و غلیظ غذا اور شراب کثیر کے استعمال
کے بعد ہچکی پیدا ہو جائے تو مریض کو نیم گرم پانی میں زیرہ، نمنا (پودینہ) کندر جوش دے کر تھوڑا تھوڑا
پلایا جائے، سونے کی ہدایت کی جائے، پیٹ سینکا جائے اور چند دن غذا روک دی جائے اس کے
بعد حمام کرایا جائے اور خشک جاذبِ رطوبت غذا دی جائے۔ جیسے مصالحہ دار بھنے ہوئے
گوشت وغیرہ۔

اگر فواق بخار کے بعد پیدا ہو یا ہچکی کے ساتھ بے چینی غشی پیاس اور منہ میں خشکی محسوس
ہو تو مریض کو نیم گرم پانی تھوڑی تھوڑی دیر پر پلاتے رہیں۔

اگر اس سے شفا ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ماء الشعیر میں روغن مغز بادام شیریں ملا کر دیا جائے
اور پشت و گردن کے مہروں پر نیم گرم تیل کی ہلکی ہلکی مالش کی جائے اور لعاب اسپغول، عرق گلاب
اور آب انار ملا کر پلایا جائے۔

آخر میں رازی نے بتایا ہے کہ ہچکی کے مریض کو چھینک لانے والی دوا استعمال کرائی جائے
اور مریض کو سانس روکنے کی ہدایت کی جائے۔ اس طرح اکثر ہچکی خود بخود دور ہو جاتی ہے۔

دسویں مقالہ میں حمیات کے متعلق نہایت واضح اور تفصیلی بیان ہے جس میں بخار کے
اقسام، اسباب ان کی علامتیں اور علاج کو بیان کیا گیا ہے۔

بخاروں کے بحران، بخاروں کے مریضوں کی مخصوص غذا و پرہیز، اعراض لاحقہ کی تدابیر، نضج مواد
اور علامت منذرہ وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے آخری دو اوراق میں چند ایسے امراض کا بیان ہے جن سے مریض فوری طور پر
شفایاب ہو سکتا ہے۔ جن کو اصطلاحاً بُرءُ السَّاعَۃ کہتے ہیں۔

علامہ زکریا رازی نے بُرءُ السَّاعَۃ کو وزیر ابو القاسم بن عبد اللہ کی فرمائش پر ترتیب
دیا ہے۔ ان میں سے مثال کے طور پر چند امراض حسب ذیل ہیں:۔

قلع اسنان (دانت اکھاڑنا):۔ عاقر قرحا کو شراب میں ایک ماہ تک بھگو یا جائے یہاں

Marfat.com

تک کہ آٹا کے مانند نرم ہوجائے۔ اس کو درد والے دانت پر ضماد کرنے سے دانت اکھڑ جاتا ہے
یا آب توت شامی کو شیشے کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھا جائے۔ چند دن کے بعد دانت
پر لگائیں۔ دانت اکھڑ جائے گا۔

خلفۃ الصبیان (بچوں کا اسہال) بکری کے بچے کا پنیر مایہ ماں کے دودھ میں حل کر کے دینے
سے بچوں کا اسہال فوراً رک جاتا ہے۔

زحیر اطفال (بچوں کی پیچش) اس کے لئے حب الرشاد ساڑھے چار ماشہ، زیرہ کرمانی
ماشہ باریک سفوف کر کے گھٹے کے پرانے گھی میں ملا کر ماں کے دودھ کے ساتھ کھلانے سے بچہ کی پیچش
فوراً دور ہوجاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

دَوِی الاذنین (کان کی سنسناہٹ)، اس کے لئے افیون خالص پانی میں گھول کر کان میں
ٹپکانے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔

رُعاف (ناک سے خون بہنا) شب یمانی باریک سفوف کر کے ناک میں پھونکا جائے
یا جس جانب سے خون آرہا ہے اسی جانب پیٹ پر محجم ناری استعمال کرنے پر فوری فائدہ ہوتا ہے۔

حرق النار (آگ سے جلنا) آگ سے جل جانے پر اکثر سخت درد و ازہر ہوتا ہے اس کے لئے
مردار سنگ، بجھا ہوا چونا، برگ گلاب، برگ حنا سے ایک ایک جز لے کر خوب باریک سفوف کریں
مقام ماؤف پر روغن گل تازہ طلا کر کے یہی سفوف چھڑک دیں، اس سے فوراً سکون ہوجائے گا۔ زیادہ سے
زیادہ ۲ دن میں پورا آرام ہوگا۔

عرق النساء (درد عرق النساء) یہ ایک خطرناک بیماری ہے جس میں بہت سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں
یہ درد پاؤں کے بیرونی جانب عظم العصعص سے قدم تک پایا جاتا ہے۔ یہاں پر بغیر کسی طوالت کے مختصر طور پر
بیان کی ضرورت ہے۔

اسکا شافی علاج یہ ہے کہ صبر زرد، ہلیلہ زرد، سورنجان ایک ایک درہم کوٹ کر چھان کر گولیاں بنا
جائیں اور مریض کو کھلادی جائیں۔ اس سے مریض کو پانچ چھ دست آئیں گے اور مریض فوراً شفایاب ہوگا۔
رازی کا کہنا ہے کہ اس نے اس دوا سے ایک بوڑھے شخص کا علاج کیا جو ایک سال سے بیمار تھا
اور جو نہ اپنی جگہ سے اٹھ سکتا تھا اور نہ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدل سکتا تھا۔

Marfat.com

(۲۱)

فروق الامراض

مصنفہ اسحٰق بن سلیمان اسرائیلی

صفحات: ۸۴ سنہ کتابت: ۱۳۱۵ھ کاتب: علی حسن عظیم آبادی

مصنف نے شروع کتاب میں تحریر فرمایا ہے، چونکہ بہت سے امراض ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہیں اس لئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہوئی جس میں دو امراض کے درمیان کی مشابہت، تخیص علامات کے ذریعہ دور کر دی جائے۔

مصنّف نے "فروق الامراض" کو ترتیب دے کر اس میں کل پانچ (۵) مقالے تحریر کئے ہیں۔

پہلا مقالہ پانچ فصلوں پر مشتمل ہے جس میں کل ۲۸ تشخیصی علامات بیان کی گئی ہیں جو اجزار اس کے حالات و امراض سے متعلق ہیں۔

دوسرا مقالہ تین فصلوں پر مشتمل ہے جس میں وہ تشخیصی علامات بیان کی گئی ہیں جو آلاتِ تنفس کے حالات و امراض سے متعلق ہیں۔

تیسرا مقالہ چار فصلوں پر مشتمل ہے جس میں معدہ، کبد، طحال، گلی، مثانہ اور آلاتِ تناسل سے متعلق تشخیصی علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

چوتھا مقالہ تین فصلوں پر مشتمل ہے جس میں سارے بدن کے حالات و امراض سے متعلق تشخیصی علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

پانچواں مقالہ، بعض اقسام نبض کے فرق اور بول قارورہ کی تشخیصی علامات پر مشتمل ہے۔

تمہید میں بیان کیا گیا ہے کہ اشتباہ کبھی حقیقت میں ہوتا ہے اور کبھی امراض حقیقت میں اگر اشتباہ حقیقت میں ہے تو سوال اٹھتا ہے کہ ایسے دو متشابہ امراض میں ہم کیسے امتیاز کریں گے تو ایسی صورت

Marfat.com

میں علامات فارقہ کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جس سے وہ ایک دوسرے سے ممتاز ہو جاتے ہیں ۔

مثلاً یہ کہا جائے کہ سوء مزاج کبد، حرارت غریزیہ کے ضعف کا موجب ہے جس سے کبھی تو استسقاء ہو جاتا ہے اور کبھی اسہال غسالی ہوتا ہے - یہ دونوں لازمی طور پر ایک ساتھ نہیں پائے جاتے ۔ ایسی صورت میں علامات فارقہ کو ذہن نشین رکھ کر حالت اور مرض کی تشخیص کریں گے اور اگر اشتباہ اعراض حقیقت میں واقع ہو تو حقیقت میں اختلاف کے باوجود اس کا اشتباہ علامات فارقہ سے دور ہوگا ۔

مثلاً ضعف ہضم معدہ و ضعف ہضم کبد کبھی تو ضعف قوت ہاضمہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی قوت ماسکہ کے ضعف کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے ۔

یا جیسے کبھی بطون دماغ میں سُدّہ کی وجہ سے سکتہ واقع ہوتا اور کبھی ورم دماغ کی وجہ سے سکتہ واقع ہوتا ہے ۔ یہاں پر بھی علامات فارقہ سے حقیقت واضح ہوگی ۔

چونکہ متقدمین اطباء اپنے فن میں کامل ہوا کرتے تھے جس کے باعث ان کو فن میں قدرت اور اجتہاد کا درجہ حاصل تھا اس لئے ان کو فروق امراض سے واقفیت کی ضرورت نہیں تھی لیکن متاخرین اطباء سے تشخیص امراض میں غلطی کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے ایسے اطباء کی سہولت اور رہنمائی کے لئے فروق الامراض ترتیب دی گئی ہے تاکہ تشخیص اعلاج میں کوئی غلطی واقع نہیں ہو ۔

مقالہ اُولیٰ کی پہلی فصل میں امراض دماغیہ کے بارہ میں علامات فارقہ بیان کئے گئے ہیں بطور نمونہ چند حسب ذیل ہیں ۔

بیداری (سہر) :- یہ کبھی تو دماغ میں خشکی کے باعث ہوتا ہے اور کبھی اخلاط لاذعہ کی وجہ سے نفس بیداری میں دونوں مشترک ہیں ۔

اگر بیداری کا سبب دماغ کی خشکی ہے تو اس کے ساتھ منخرین، حلق اور آنکھ کی رطوبت میں کمی ہوگی اور اکثر ایسی بیداری سے پہلے امراض سوداویہ یابسہ، حمیات محترقہ، فکر و رنج و غم پایا جائے گا ۔

اگر بیداری اخلاط لاذعہ سے لاحق ہوتی ہے، خواہ یہ مواد دماغ میں ہوں یا معدہ میں ۔ اگر دماغ میں ہوں گے تو اس کے ساتھ دوار اور گاہ گاہ مواد کی ماہیت کے مشابہ آنکھوں کے سامنے خیالات اور اشکال

Marfat.com

نظر آئیں گی۔ ایسے مواد ناک سے جاری ہوں گے۔ پیشاب طبعی حالت پر ہوگا۔ بسا اوقات مادۂ مرض کے مشابہ احلام اور خواب نظر آئیں گے۔

اگر بیماری معدہ میں مواد نافذ ہونے کی وجہ سے ہوگی تو ایسی صورت میں فسادِ ہضم ہوگا۔ نیز اس بیماری سے مریض نے لہسن، خردل، شراب حریف وغیرہ کا استعمال کیا ہوگا۔

سکتہ ایک دماغی مرض ہے جو عام طور پر بلوں دماغ میں سُدّہ واقع ہونے سے ہوتا ہے اور کبھی ورم دماغ سے ہوتا ہے۔ یہاں حقیقتِ امراض ایک ہے اور سبب مرض جداجدا ہے۔

سکتۂ سُدّی میں سکتہ براہ راست مواد سُدّیہ سے واقع ہوتا ہے۔

سکتۂ ورمی میں ورم، مادہ کی تعداد اندر حجم میں اضافہ کر کے سکتہ پیدا کرتا ہے۔

سکتۂ سُدّی میں سکتہ، دفعتہً واقع ہوتا ہے۔

سکتۂ ورمی میں آہستہ آہستہ سکتہ واقع ہوتا ہے۔

سکتۂ سُدّی میں بخار نہیں ہوتا۔ سکتۂ ورمی میں بخار ہوتا ہے۔

مذکورہ علامات فارقہ سے دونوں سکتہ کے درمیان آسانی سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔

تیسرا مقالہ آلاتِ تنفس کے احوال و امراض کی علامات فارقہ کے تذکرہ میں ہے۔ چنانچہ اُن میں سے ایک مرض بطور مثال نفث الدم ہے۔

نفث الدم یہ کبھی پھیپھڑے سے متصل شرائین کے مُنہ کے کھُل جانے کے باعث خارج ہوتا ہے اور کبھی عروق و شریان کے پھٹ جانے کے باعث خارج ہوتا ہے۔ حقیقت نفث الدم میں دونوں شریک ہیں۔ بسا اوقات سبب یعنی کثرت دم میں بھی شریک رہتے ہیں۔

لیکن انقطاعِ عروق کا سبب ہمیشہ کثرتِ دم و امتلاءِ عروق و شریان ہوا کرتا ہے۔ انصداعِ عروق میں ان اسباب کے ساتھ اسباب بادیہ مثلاً چیخنا، چلّانا، اُچھلنا کودنا بھی شامل ہوتا ہے۔

انقطاع عروق سے نکلنے والے خون کا قوام رقیق، گرم اور رنگ شوخ سرخ ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں منفصد کے بعد خون خود بخود رک جاتا ہے۔

رگ پھٹنے سے جو خون نکلتا ہے اس کا قوام غلیظ رنگ سرخ سیاہی مائل۔ اس میں خون مقداراً زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

امراض صدر میں ذات الجنب اور شوصہ بھی ہے۔

اگر غشا مستبطن اضلاع (پسلیوں) کی اندرونی جھلی) میں ورم ہو گا تو اُسے ذات الجنب اور اگر پسلیوں کے عضلات میں ورم ہے تو اُسے شوصہ کہتے ہیں ۔

مذکورہ دونوں امراض میں عسرِ تنفس، کھانسی، بخار، سینہ کے درد پائے جاتے ہیں۔ علامات فارقہ یہ ہوں گے کہ مذکورہ جملہ علامات ذات الجنب میں سخت اور شدید ہوں گے، نیز ذات الجنب میں نبض منشاری اور صلب ہوگی، شوصہ میں یہ اعراض ہلکے اور خفیف ہوں گے اور شوصہ کی نبض منشاری یا صلب نہیں ہوگی ۔

اسی طرح اسہال دموی کبدی اور اسہال غسالی بہ سبب ضُعف کبد کے درمیان حسب ذیل علامت فارقہ سے امتیاز کیا جائیگا :۔

(۱) اسہال کبدی کے خون کا رنگ سرخ وغلیظ یا سیاہ محترق ہوگا ۔

(۲) مقام کبد پر درد ثِقل کا احساس ہوگا ۔

اس کے برعکس اسہال غسالی بہ سبب ضعف قوت مغیر میں براز کا رنگ غسالہ ہوگا اور خون کا رنگ رقیق و مائی ہوگا ۔ بدن کا رنگ بدلا ہوا ہوگا ۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں پلکوں اور پاؤں پر تہیج ہوگا ۔ اس کے باوجود بوجھ نہیں ہوگا ۔ بول و براز نفخ یافتہ نہیں ہوگا ۔

گردے اور مثانہ کی پتھری کے درمیان علامات فارقہ حسب ذیل ہوں گے ۔

(۱) گردے کی پتھری چھوٹی اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہے (۲) اس میں درد کمر کے پاس ہوتا ہے (۳) گردے میں پتھر کا اخراج دفعتہً نہیں ہوتا ۔

مثانہ سے نکلنے والی پتھری کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ اس میں پتھری ایک ہی دفعہ میں کافی مقدار میں خارج ہو جاتی ہے ۔ اس میں درد اتنا شدید نہیں ہوتا ۔

بول اسود بہ سبب احتراق اور بول اسود بہ سبب شدت برودت کے درمیان علامات فارقہ حسب ذیل ہوں گے ۔

(احتراقی بول اسود میں ۔ بول کا سیاہی سے پہلے اس کا رنگ زرد رہا ہوگا جو رفتہ رفتہ سیاہ ہوگیا ۔ (۲) پیشاب میں شدید اور تیز بو پائی جائیگی (۳) اس سے پہلے مریض کسی حار مرض میں مبتلا رہا ہو

Marfat.com

بول اسود بہ سبب شدتِ برودت میں پیشاب سیاہ ہونے سے پہلے کدورت یا خضرت کے رنگ کا حامل ہوگا جو رفتہ رفتہ سیاہ رنگ میں بدل گیا۔ (۲) ایسے پیشاب میں کوئی بو نہیں ہوگی یا بہت قلیل بو ہوگی (۳) مریض پہلے کسی امراض باردہ میں مبتلا رہا ہوگا۔

الغرض اس طرح امراضِ متشابہ کے درمیان، علامات فارقہ کے ذریعہ تشخیص مرض آسان ہو جاتی ہے۔

یہ مخطوطہ خدا بخش لائبریری میں ہے اور اس کا نمبر ۳۲۰۵ ہے۔

حکیم سید علی حیدر جعفری
علیگڑھ

طب کے دو اہم نادر مخطوطات

کتاب المنصوری اور الاسباب و العلامات

ورق :- ۱۸۸ سطر :- فی صفحہ ۲۰ سائز :- 24 x 11 cm., 13 x 19

روشنائی :- سیاہ و سرخ مصنف :- ذکریا رازی - متوفی ۳۱۱ھ تا ۳۲۰ھ باختلاف -

علیگڈھ کے علاوہ اس کے نسخے رامپور اور پٹنہ میں موجود ہیں - بیرون ہند برٹش میوزیم اعظم برلن میں بھی محفوظ ہیں - مخطوطہ کے پہلے صفحہ پر "کناش منصوری معروف بکناش فاضر از محمد بن زکریا رازی دلیہ وسالہ برد الساختہ" لکھا ہوا ہے - ازیں فارسی ترکیب دلیہ کا عربی جوڑ کاتب کی ستم ظریفی کی علامت

کتاب کا عنوان ابن ندیم نے الفہرست (۴۱۷) پر کتاب المنصوری فی الطب دیا ہے -

ابتدائی صفحہ پر جو "کناش" کی لفظ ہے اس کے بارے میں خدابخش لائبریری کیٹلاگ (جلد ۴، ص ۱۲) میں وضاحت ہے کہ منصوری کے ساتھ کناش کی لفظ غلط ہے - کناش فاضر رازی کی دوسری تصنیف ہے مصنف کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے البتہ وجہ تصنیف اور کتاب کا انتساب تحقیق طلب یقیناً ہے -

یہ کتاب رازی نے منصور کے لئے تالیف کی تھی اس کا تذکرہ طبقات الاطباء (۱: ۳۱۰) میں ہے - قاضی ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ولہ ایضا کتاب المنصوری المختصر المشہور وھو علی صغر حجمہ من الکتاب المختار جمع فیہ من العلم والعمل ویحتاج الیہ کل احد وکان قد صنفہ، لابی صالح منصور بن نوح بن نصر بن اسمٰعیل بن اسد بن سامان احد الملوک السامانیہ' وفیات (۲: ۷۸)

مزید تائید طبقات الاطباء (۱: ۳۱۰ و ۳۱۷) چہار مقالہ (۲۳۳) سے بھی ہوتی ہے اسی مناسبت سے اس کو منصوری کہا جاتا ہے -

Marfat.com

ابن خلکان نے وفیات (۲: ۷۸) وجہ تصنیف کے سلسلہ میں کہا ہے قد صنف له الرازی المذکور والکتاب المذکور فی حال صغرہ تشغل بہ یہ بیان تمام مشہور روایات کی تردید میں ہے۔

کتاب کی ابتدائی عبارت اگرچہ چند سطروں میں ہے لیکن ان چند سطروں میں ہی کتابت کی متعدد غلطیاں ملتی ہیں جن میں کچھ کی تو میں تصحیح کر سکا ہوں لیکن بعض مقامات بالکل سمجھ میں نہیں آتے ہیں کہ کاتب کیا لکھنا چاہتا ہے۔ آپ حضرات کے سامنے یہ عبارت میں اسی طرح پڑھ رہا ہوں جس طرح اصل مخطوطہ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

قال ابوبکر محمد بن زکریا انی للامیۃ (للامیر) منصور بن اسحاق بن احمد اطال الله بقائه ... فی کتابی هذا جملا وجوامع ونکتا وعیونا من صناعة الطب وتحری (متحیزا) فی ذالک الاختصار والایجاز واذکر (من حفظ والصحة) و معالجة الامراض وتوابع ذالک ولواحقه با (ما) لایزال الحدث (یحدث) ویدعو (الحاجة) وتفرط والحاجة معرفه (ویضطر الی معرفة) وتمکن اهل العقل والرای مشارکة الاطباء فیه وتارک ذکرنا (ما) لا یکا یحدث الا فی المدة الطویلة و یحتج فی معرفته الی دخول (واغراق) فی الصناعة وجاعل کتابی عشر مقالات فی کل مقالة فصولا معرتبا بالحروف علی مراتب عددها لیسهل اصابه ما یرید منها واسال الله التوفیق والقول علی یرضیه ویقرب الیه ویدنی منه هالله تعالی اعلم۔

اغراض مقالات الکتاب کے تحت حسب ذیل مقالوں کی فہرست دی ہے۔

المقالة الاولی فی شکل الاعضاء وهیا تها المقالة الثانیه فی تعرف مزاج الابدان والاخلاط الغالبه علیها۔ المقالة الثالثه فی قوة الاغذیه والادویه المقالة الرابعه فی حفظ الصحة المقالة

Marfat.com

الخامسة فی الزینة وفیما یذهب الخراز المقالة السادسة فی تدبیر المسافر فی المقالة السابعة جمل وجوامع من صناعة الجبر والجراحات والقروح المقالة الثامنة فی علاج السموم والهوام المقالة التاسعة فی الامراض الحادثة من الفرق الی القدم المقالة العاشرہ فی الحمیات **وما یتبع** ذالک مما یحتاج الی معرفة فی تجوید علاجها -

رازی نے اپنے مقدمہ میں طب کے جن جن مسائل کی طرف اشارہ کیا تھا ان تمام مسائل کو مذکورہ دس مقالوں میں اپنے انفرادی انداز میں مختصر لیکن مکمل طور سے بیان کر دیا ہے۔ یہ وہ مسائل ہیں جن سے معالج وغیر معالج دونوں کو واسطہ پڑتا ہے اس لئے رازی نے ہر ایک کو پڑھنے کا مشورہ دیا ہے۔

۲۔ الاسباب والعلامات

مصنف: سید محمد بن یوسف الایلاقی متوفی ۴۶۰ھ

علم طب کی ایک مخصوص شاخ معالجات پر ایک نہایت اہم تالیف ہے۔ اس کے دو نسخے مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں محفوظ ہیں۔ ایک نسخہ انتہائی کرم خوردہ ہے۔ نسخہ کے سرورق پر ایک عبارت ۶ سطروں پر مشتمل ہے لیکن کرم خوردگی کی وجہ سے اچھی طرح پڑھی نہیں جا سکتی ہے صرف اتنا سمجھ میں آتا ہے کہ ابن غلام محی الدین الطبیب نے محمد مقیم کاتب نسخہ سے ۱۱۲۵ھ میں خریدا۔ آخر کتاب پر بھی یہی سنہ کتابت تحریر ہے۔

پہلے اور آخری صفحہ پر عز من قنع وذل من طمع کی ایک مہر ملتی ہے جس کے اندر خفی الفاظ میں جلال الدین حمید لکھا ہے۔

یہ کتاب ۲۲۶ اوراق یعنی ۴۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ کی سطریں ۲۳ ہیں روشنائی سیاہ ہے لیکن عنوانات اور اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

دوسرا نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے لیکن پہلے صفحہ کی عبارت روشنائی کے اڑ جانے کی وجہ سے ناقابل قرأت ہے۔ اس نسخہ میں نہ تو کاتب کا نام ہے اور نہ کسی مقام پر سنہ کتابت تحریر ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۱۲۴۳ اور ۱۹ سطریں ہیں۔

Marfat.com

سائز: 25×18 , 20×12 c.m ہے۔

ابتداء: ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد کی عبارت الحمد للہ باری النسم ومنشی الاشیاء بعد العدم والصلوٰۃ علی رسولہ محمد سید العرب والعجم وعلی آلہ الاذکیاء مصابیح الظلم قال الشیخ الامام الاجل الامیر السید محمد بن یوسف الایلاقی۔

ابتدائی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کاتب عربی سے اچھی طرح واقف نہیں اس لئے کہ باری النسم عربی گرامر کے اعتبار سے کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی اصل متون میں کتابت کی غلطیوں کا امکان ہے۔ اس عبارت سے مصنف کے نام کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ محمد بن یوسف الایلاقی کو طبقات (۲۰:۲) الاعلام (۸) البیہقی (۱۳۱، ۱۳۲) حاجی خلیفہ (حرف الف) معجم المؤلفین کی لہ (۹: ۸۲) بحوالہ تاریخ حکماء اسلام متفقہ طور سے شیخ الرئیس کا شاگرد قرار دیا ہے لیکن سنہ وفات میں اختلاف ہے صاحب الاعلام نے ۵۳۶ھ، بانکی پور میں سنہ وفات ۴۶۰ھ صاحب معجم المؤلفین کا بیان کان حیاً قبل ۴۲۶ھ/۱۰۳۷ء ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بانکی پور کے کیٹلاگ کرنے مؤلف کے سنہ وفات کی تحقیق بھرپور کی ہے۔ ۴۶۰ھ شیخ الرئیس کی شاگردی کو سامنے رکھتے ہوئے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے تقریباً تمام مورخین نے اس کی تالیفات میں الاسباب والعلامات اور اختصار القانون یا الفصول الایلاقیہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اصل کتاب میں نام کا تذکرہ۔ کہیں نہیں ہے۔ جتنے نام دیئے ہیں الگ سے لکھے گئے ہیں۔ کتاب کا موضوع اس کے عنوان ہی سے ظاہر ہے۔ تصنیف کو مصنف نے مقدمہ کتاب میں خود ہی مختصر طور سے بیان کر دیا ہے۔

عام رواج کے مطابق باب، مقالہ یا فصل کے تحت امراض کی تفصیلات نہیں بیان کی ہیں بلکہ درمیان میں بھی مرض کا نام دیکر ضمنی سرخی کے تحت کثیر الوقوع امراض کے اسباب، علامات مخصوصہ اور علاج کو انتہائی ایجاز و اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نسخے سہل الحصول اور مختصر اجزاء پر مشتمل ہیں۔ مرکبات کی تیاری کا طریقہ بھی بہت سہل و آسان ہے۔ اپنے خیالات کی تائید میں جالینوس، مروفس، رازی، شیخ جیسی مستند ہستیوں کا حوالہ دے کر کتاب میں وزن پیدا کر دیا ہے۔

Marfat.com

مقدمہ میں جو مصنف نے کہا ہے کہ کتاب میں سہولت، تجزیہ اور اختصار کو فوقیت دی ہے۔ اس کا التزام آخر کتاب تک ملتا ہے جس سے قاری یا معالج کا ذہن تنفر و انقباض سے محفوظ رہتا ہے۔ سر سے پیر تک جملہ اہم امراض کی مخصوص علامات و علاج کو بیان کرنے کے بعد آخر میں بول کی شناخت اور استفراغات کی احادیث و شرائط کی مختصر تفصیل پر کتاب کو ختم کر دیا ہے۔

اسی مصنف کا دوسرا مخطوطہ بھی اسے آزاد لائبریری میں موجود ہے جس کو اختصار القانون کا نام دیا گیا ہے۔

ابن اصیبعہ (۲: ۲۰) نے تو اس کی تصانیف الاسباب والعلامات اور اختصار القانون فی طب کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن معجم المولفین (۲: ۱۲۳) میں من آثارہ مختصر القانون لابن سینا، الاسباب والعلامات والاصول الایلاقیہ فی کلیات الطب اختصر فیہ القانون لابن سینا دیا ہے۔

موجودہ فہرست غیر مطبوعہ طبی مخطوطات میں ایلاقی تصانیف میں اختصار القانون (۱۳) طب ایلاقی (۳۰ مطبوعہ) الفصول الایلاقیہ (۴۱) المعالجۃ الایلاقیہ (۴۶) غیر مطبوعہ کا تذکرہ اس فہرست کے اعتبار سے چار کتابیں الگ الگ معلوم ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس کی طبی تصانیف باعتبار ابن اصیبعہ دو ہیں۔ بانکی پور کیٹلاگ میں تحقیق کے بعد یہ تحریر ہے کہ اختصار القانون اور الفصول دونوں ایک کتاب ہے۔

کتاب کے نام الفصول اور ترتیب سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ بہت سی فصلوں کا مجموعہ ہے اس کتاب میں ہر بیان فصل سے شروع ہوا ہے۔

قانون کے خلاصے بہت سے لکھے گئے ہیں اور پھر ان خلاصوں کی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں لیکن زمانہ شیخ کی قربت کی بنا پر غالباً یہ پہلا خلاصہ ہوگا۔ اس خلاصہ کی بھی شرح لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

حکیم محمد حسین خاں شفا

فصول فیض اللہ خانی

کتب خانہ رام پور کا ایک معالجاتی قلمی تذکرہ

رام پور کے علمی[1] ذخیرے میں ایک کتاب اقتباس العلاج عرف فصول فیض اللہ خانی[2] ہے۔ اس کے صرف دو[3] نسخے میرے علم میں ہیں ایک دہلی دوسرا رامپور۔ ناظم کتب خانہ سرکاری ریاست رامپور جناب احمد علی خاں شوق (م ۱۹۳۲ء) نے نسخہ رامپور کے بارے میں تحریر کیا ہے:

"فن طب میں اس جامعیت[4] کی کتاب کم ہوگی، علاج معالجے کے ساتھ واقعات مطب و حکایات بھی لکھے گئے ہیں۔"

اس کتاب کے مصنف حکیم محمد بایزید ہیں جن کی عمر تالیف کے وقت تقریباً ستر[5] سال کی تھی انھوں نے اپنی زندگی کے طبی تجربات اس میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے

فہرست مضامین سے الگ ۵۸۶ اوراق ہیں۔ ہر صفحہ پر اکیس[6] سے تیس[7] تک سطریں ہیں تقطیع ۹×۱۴ انچ ہے۔ یہ خط نستعلیق میں ہے۔ مصنف کے کسی شاگرد نے ۱۲۶۱ھ=۱۸۴۵ء میں اصل مسودہ سے نقل کیا ہے۔ یہ داخل کتب خانہ ہونے سے قبل مختلف حضرات کی ملکیت رہ چکا ہے۔ چنانچہ اس پر دست غیر سے کچھ حواشی و نسخہ جات کا اندراج ہے۔ ورق (۴۷۹) پر بحث آتشک میں کسی شخص نے نسخہ حب توتیا حکیم علوی خاں تحریر کیا ہے اور اس کے نیچے ۱۲ اکتوبر ۱۸۶۸ء تحریر ہے۔ شروع میں ۶ صفحات پر مشتمل فہرست مضامین ہے جو ۵۸۴ عنوانات پر مشتمل ہے۔ یہ اصل مخطوطہ میں نہیں تھی۔ کارکنان کتب خانہ کی بنائی ہوئی ہے۔ اس قسم کے مخطوطات پر فہرست مضامین لگانے کا کام علامہ شبلی کی تحریک پر کتب خانہ سرکاری میں شروع کیا گیا تھا۔ حمد و نعت کے بعد ۱۲۵ کتابوں پر مشتمل فہرست ماخذ ہے۔ مصنف نے متن میں کچھ ایسی کتابوں کے نام بھی آتے ہیں جو فہرست ماخذ میں نہیں ہیں۔ اس میں کئی قدیم و جدید ایسی کتابوں کے حوالے بھی آئے ہیں جو اب نادر و نایاب ہیں۔ جدید کتابوں میں قوانین العلاج حکیم کبیر علی انصاری، دستور العمل حکیم اکمل خاں، معمولات حکیم ساجد علی خاں رامپوری اور

Marfat.com

کئی بیاضیں شامل ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکیم بایزید کے پاس خود بھی کتابوں کا وسیع ذخیرہ تھا۔

حکیم بایزید طب قدیم کے ساتھ طب جدید کے عصری رجحانات سے بھی واقف تھے۔ انھوں نے فصول میں ایک باب "ادویہ جدیدہ منہ بیلا نریجہ" کے عنوان سے قائم کیا ہے۔ دیباچہ میں مصنف نے اپنی ۶ دیگر تصانیف کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ فصول سے پتا چلتا ہے کہ حکیم بایزید کو مختلف طبی مسائل پر رسائل مرتب کرنے کا شوق تھا۔ جن کا انھوں نے مختلف امراض کے ذیل میں حوالہ دیا ہے۔ چونکہ بایزید کے عہد میں علوم الشرقیہ کا زوال پذیر تھے اور ممالک اسلامیہ بحران میں مبتلا تھے۔ عربی زبان، علوم عملیہ اور خاص طور سے فن سرجری سے بے رغبتی عام تھی۔ قوم پر پژمردگی طاری تھا۔ ایسے ماحول میں حکیم بایزید ایک مجدد طب کی حیثیت سے میدان میں آئے۔ اور انھوں نے فارسی زبان میں خود نصاب تعلیم طب مرتب کیا اور برسوں اپنی درس گاہ میں پڑھایا۔ اس نصاب کی جن کتابوں کا فصول میں حوالہ کیا ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ جرائب النعمت ۔ یہ کتاب حکیم بایزید نے بقول خود اپنے بھائی اور دیگر شاگردوں کے جزو عملی یعنی سرجری کی تعلیم دینے کے واسطے ۱۱۵۷ھ / ۱۷۴۴ء میں مرتب کی تھی۔ جو اب ان کی دیگر تصانیف کی طرح نایاب ہے۔

۲۔ فوائد نعمت نامی کتاب امراض متعدیہ آتشک وغیرہ سے متعلق ہے۔ اس کا ذکر دیباچہ اور بحث آتشک میں کیا گیا ہے۔ سنہ تصنیف ۱۱۵۷ھ / ۱۷۴۴ء ہے۔

۳۔ ایک رسالہ در معالجات حاملہ از ابتدائے نطفہ تا وضع حمل ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء کا مرتب ہے۔

۴۔ خزینۃ العلاج کے نام سے مقالات طب کو مرتب کیا جس میں طب کے اختلافی مسائل پر محاکمہ ہے۔ سنہ تالیف ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷-۸۸ء ہے۔

۵۔ ریاض الحل نامی رسالہ رموز تشخیص و عملیات طب سے متعلق ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷-۸۸ء میں مرتب کیا۔

۶۔ مرکبات میں قرابادین "ناسخ الامراض" بہت معرکہ کی کتاب ہے۔
علامہ نجم الغنی خاں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

" اس قرابادین میں نسخہ ہائے مرکب جن جن لوگوں نے تجویز کئے ہیں ان کے نام ہر نسخے کے ساتھ درج کر دیئے ہیں اس لئے یہ روہیلہ سرداروں کے امراض گوناگوں کا کچا چٹھا ہے اور دلچسپ مرقع تالیف ۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶-۶۷ء ہے۔"

حکیم بایزید کی تصانیف میں سے صرف "فصول" ہی میرے مطالعہ میں رہی ہے۔ تلاش کے باوجود کوئی

Marfat.com

اور کتاب اب تک نہیں مل سکی۔ فصول کے نام اور سنہ تالیف کے بارے میں حکیم بایزید لکھتے ہیں:۔

"چونکہ اس کتاب کی ترتیب سے جناب نواب فیض اللہ خاں کے عہد $\frac{۱۲۰۲}{۱۷۸۷}$ میں فارغ ہوا ہوں، اس وجہ سے ان کے اسم گرامی پر اس کا نام رکھا ہے۔

اس مخطوطہ کا کاتب حکیم صاحب کا عقیدت مند شاگرد ہے۔ وہ ترقیمہ میں تحریر کرتا ہے۔

"تمت الکتاب من مسودۃ المصنف قدس سرہ العزیز تصنیف مولانا ہادینا مولوی محمد بایزید ساکن بلدہ مصطفیٰ آباد عرف رام پور۔

فصول کتب طبیہ میں کئی اعتبار سے ممتاز ہے۔ اس کے علمی اندراجات کی جامعیت تاریخی واقعات کی صداقت اور علمی و ادبی حکایات کی ندرت اہل ذوق حضرات سے داد تحسین وصول کرتی ہے کہ اس مخطوطہ کی تدوین طب کی عام معالجاتی کتابوں کی طرح ترتیب اعضا پر ہے۔ جو امراض راس سے شروع ہو کر قدم پر ختم ہوتی ہے۔ لیکن بلحاظ مواد وہ اس فن کی دیگر کتابوں سے ممتاز ہے۔ بایزید نے جن اعضا کے امراض سے بحث کی ہے۔ پہلے ان اعضا کی مختصر تشریح اس کے بعد کچھ مفید معلومات اور مبادیات علاج، امراض، علامات، عام معمولات اور خاص مجربات کا تذکرہ ہے۔ پیچیدہ امراض کے سلسلے میں "فوائد" کا عنوان قائم کر کے اہم نکات اور خاص تشخیصی رموز بیان کیے ہیں۔ کہیں کہیں دستور العلاج کا عنوان قائم کر کے اطبائے قدیم و جدید کا طریقہ علاج تحریر کیا ہے، جس میں خاص طور پر دہلی اسکول اور حکیم علوی خاں کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ حکیم علوی خاں کے بارے میں اس مخطوطہ میں کافی اہم معلومات ہیں۔ حکیم بایزید نے پہلے علوی خاں سے طب پڑھی اس کے بعد علوی خاں کے کچھ شاگردوں سے بھی استفادہ کیا۔ وہ بحث بخار میں ورق ۲۷۳ پر تحریر کرتے ہیں:۔

"دریں مطلب قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم کہ استاذ فقیر بود ندازنی رازیدم"۔

علوی خاں کے ہم عصر ایسے اطبا کے نام بھی فصول میں آتے ہیں۔ جن کا دیگر تذکروں میں ذکر نہیں ہے۔ عموماً نسخے قلیل الاجزا، مفردات پر مشتمل ہیں۔ مرکبات کے سلسلہ میں اپنی تصنیف قرابادین نافع الامراض" اور دیگر قرابادینوں کے حوالے دیئے ہیں۔

امراض نزبائیر میں کہیں کہیں سنہ، موسم اور مقام کا تعین بھی کر دیا ہے۔ آخر میں رموز تشخیص، طبی مشکلات اور ان کے جوابات، علامات زاحوال اموات، وصایا طبیب، تحقیق اسمائے جمیع امراض، ادویات بطور اہل لغت فہرست ادویۂ مفردہ نیز خواص اور ورق ۵۱ ب سے حکیم ارزانی کی عربی تصنیف

Marfat.com

حدود الامراض کا بایزید نے خود فارسی ترجمہ کر کے شامل کتاب کر دیا ہے۔

فن معالجات سے متعلق حکیم بایزید نے دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی ہے اور قدیم متون کو سامنے رکھا ہے۔ اس وجہ سے بہت سی بحثیں تشنہ رہ گئی ہیں۔ کچھ عنوانات کا حق صرف چند سطروں میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

حکیم بایزید نے فصول میں اکثر امراض کی بحث میں ایک باب قصص و حکایات کا قائم کیا ہے۔ جو غیر طبیب اہل علم کے واسطے بھی بہت کار آمد ہے۔ اس باب میں آخری عہد مغلیہ سے متعلق سوانحی سماجی تاریخی اور علمی و ادبی معلومات ہے۔ چونکہ فنی طبی کتابوں کا عام طور پر تاریخی ماخذ کے بطور مطالعہ نہیں کیا جاتا۔ اسی وجہ سے ان کتاب کا یہ اہم حصہ اہل علم کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور پوری کتاب میں موتیوں کی طرح بکھرا ہوا ہے۔ مصنف نے اپنے حسب و نسب کے بارے میں دیباچہ میں صراحت کی ہے۔

حکیم محمد بایزید خلف حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ رحمت اللہ گنگوہی ابن

شاہ حافظ برخوردار از اولاد قطب عالم شاہ عبدالقدوس گنگوہی"۔

بایزید کا خاندان کئی صدیوں تک تصوف و طب میں بہت ممتاز رہا۔ جن کا مختلف کتابوں میں ذکر ملتا ہے۔ خاص طور پر بایزید کے نواسے ڈاکٹر شاہ محمد حسن صابری ام سے زائد اٹھائیس کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی تصانیف میں تاریخ آئینہ تصوف اور حقیقت گلزار صابری بہت مشہور ہیں۔ شاہ محمد حسن صاحب غیر ثقہ راوی اور عجوبہ پسند مصنف تھے۔ ڈاکٹر اسلم لاہوری نے ان کی تصانیف کو داستان امیر حمزہ، الف لیلیٰ اور طلسم ہوش ربا کی طرح محض افسانوی قرار دیا ہے۔ پھر بھی ان کی تالیفات سے بایزید اور ان کے خاندان کے بارے میں کچھ مفید معلومات، کا اضافہ ہوتا ہے۔

شاہ محمد حسن صاحب کی اکثر تصانیف حافظ برخوردار کی کتاب نقشہ قدسیہ اللہ تبرکان کے حکایتیں ماخوذ ہیں۔ محمد حسن لکھتے ہیں:-

"پنجاب کے علاقہ گجرات میں شاہ دولہ نامی ایک بزرگ تھے۔ جن کی لڑکی قمر النساء بیگم کا عقد حافظ برخوردار سے ہوا۔ جن سے شاہ رحمت اللہ پیدا ہوئے"

حافظ صاحب نقشہ قدسیہ میں تحریر کرتے ہیں:-

(میرے فرزند شاہ رحمت اللہ کی شادی بی بی اختر فاطمہ بنت حضرت سید

Marfat.com

احمد آنولہ والے سے ہوا۔ جن کے بطن سے ۱۱۳۲ھ / ۱۷۱۹ء میں حکیم بایزید تولد ہوئے۔ صاحب اولاد ہیں۔ ان کی اولاد رام پور میں ہے)

محمد حسن صاحب اپنے بارے میں لکھتے ہیں:-

"حافظ محمد عبداللہ بن حضرت شاہ نعمت اللہ کا نکاح ۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۲ء میں خدیجہ بیگم بنت حکیم بایزید سے ہوا۔ جن سے فقیر محمد حسن مؤلف تاریخ آئینہ تصوف پیدا ہوا"۔

حکیم بایزید ایک صوفی خاندان میں عملی طبیب تھے۔ ان کی پوری زندگی خدمت طب میں گذری۔ غالباً اسی وجہ سے کسی تذکرہ صوفیا میں ان کا ذکر نہیں آیا اور نہ ان کے نواسے شاہ محمد حسن صابری نے دیگر بزرگوں کے طریقت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ فصول سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم بایزید بھی تصوف سے متاثر تھے انہوں نے ورق ۳۶۴ ب پر امراض نسواں میں ایک تعویذ اس وضاحت کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ اس مرض میں ہمارے مشائخ یہ نقش دیا کرتے تھے۔

خاندان بایزید کی طبی خدمات کو سراہتے ہوئے مفتی عبدالقادر ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲-۵۳ء نے روزنامچہ میں تحریر کیا ہے ع[9]

"اس شہر رام پور میں فن طب میں ملا فقیر اخوند کا خاندان سب پر سبقت لے گیا ہے۔ ملا بایزید نے عمل جراحی کو کہ عرصہ سے اطبا اس سے عاجز تھے اور اہل فنون سے اس کام کو ذلیل بتاتے تھے۔ باوجود طبیب ہونے کے از سرنو اس فن کو حاصل کیا۔ اب ان کا بھائی نعمت اللہ اس نواح میں اس فن میں یکتائے زمانہ مشہور ہے۔ اب بھی اس گھرانے میں بیمارداری کا جاری ہے۔ ملا مرحوم کے جانشین اس کے لڑکے ملا احمد سعید ہیں"۔ [10]

علامہ نجم الغنی خاں نے اخبار الصنادید میں نواب فیض اللہ خاں کے عہد کے مشائخ و علما کے ذیل میں حکیم بایزید کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس کو حکیم کوثر چاند پوری نے اطبائے[11] عہد مغلیہ میں کچھ تسامحات کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔

چونکہ حکیم بایزید نے اپنے بھائی ملا فقیر اخوند (ولادت ۱۱۴۳ھ) کو ان کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے ہر جگہ تعظیمی کلمات سرکار صاحب سرتاج وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ جبکہ ملا صاحب بایزید

Marfat.com

سے ۱۱ سال چھوٹے تھے۔ اس وجہ سے نجم الغنی خاں نے حکیم بایزید کو چھوٹا بھائی تصور کیا ہے

صاحب۔ تحریر کرتے ہیں:۔

"حکیم بایزید حکیم کبیر علی انصاری سنبھلی کا بیٹا تھا۔"

کوثر صاحب کا یہ خیال بھی غلط ہے۔ حکیم کبیر علی انصاری بایزید کے استاد تھے۔ ان سے تعلق کچھ نہیں تھا۔ تذکرہ کاملانِ رام پور اذر حقیقت گلزار صابری وغیرہ میں خاندان بایزید کا جو ہے وہ حکیم کبیر علی انصاری کے خاندان سے نہیں ملتا۔ حکیم بایزید کو غالباً روزنامچہ نویسی کا شوق تھا حافظہ غیر معمولی طور پر قوی تھا۔ جو انھوں نے آخری عمر میں ابتدائے شباب کے واقعات تفصیل سے کر دیئے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے نفول میں (۱۱۶۱ھ۔۱۷۴۷ء) سے $\frac{۱۲۱۲ھ}{۱۷۹۷ء}$ تک کے واقعات کہیں تعین سنہ کے ساتھ تحریر کر دیئے ہیں۔ ریشتر واقعات بھی تاریخ طب کا بیش قیمت ذخیرہ ہیں

واقعات طاعون میں بایزید تحریر کرتے ہیں جب میں نواب فیض اللہ خاں کے ساتھ سرہند تھا۔ اس دوران وہاں طاعون پھیلا جس میں سیکڑوں افراد مر گئے۔ میں نے کچھ مریضوں کا جدوار پیاز وغیرہ سے علاج کیا۔ وہ ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ ورق ۲۲ پر کچھ مجربات طاعون تحریر کئے ہیں سمیات میں مزید لکھتے ہیں:۔

"سرہند میں میں نے ایک فقیر کو دیکھا۔ جو سیماب خام کھاتا تھا۔ اس نے پارا کھا کر میرے اور نواب فیض اللہ خاں کے سامنے کیا۔"

ایک جگہ احمد شاہ درانی کی غیر معمولی توانائی کا تذکرہ ہے۔ ان واقعات سے ثابت ہے کہ حکیم بایزید $\frac{۱۱۶۱}{۱۷۴۷}$ سے $\frac{۱۱۶۵}{۱۷۵۱}$ تک پنجاب اور افغانستان میں نواب فیض اللہ خاں کے ساتھ رہے۔ تاریخی مقامات کے ذیل میں بایزید نے ملتان، سرہند، افغانستان، الموڑہ، سنبھل اور پیلی بھیت وغیرہ کا کثرت سے ذکر کیا ہے۔ جس سے ان مقامات پر بایزید کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ بایزید روہیل کھنڈ کی پہلی جنگ آزادی میں حافظ رحمت اللہ خاں کے ساتھ تھے جب اپریل ۱۷۷۴ء کو حافظ رحمت خاں شہید ہوئے۔ اس کے بعد اکتوبر ۱۷۷۴ء میں نواب خاں نے رام پور کو پایۂ تخت قرار دیا۔ اور دیگر مشاہیر کے ساتھ حکیم بایزید بھی رام پور میں آگئے یہیں انتقال کیا۔ وہ مرض خناق میں استعمالِ جلنے کا ایک دلچسپ واقعہ تحریر کرتے ہیں

Marfat.com

کر:

"ابتدائے تشکیل رام پور میں نواب فیض اللہ خاں نے اطبائے دربار سے چائے کے مزاج اور نفع و نقصان کی بابت استفسار کیا۔ جس کے بارے میں شدید اختلاف رائے ہوا اور حکیم مرزا بو علی اپنی اس رائے پر اڑ گئے کہ چائے درجۂ سوم میں گرم و خشک ہے۔ نواب صاحب کو اس کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ یہ زہر کا کام کرے گی۔ جبکہ نواب صاحب انگریزوں میں متعدد بار چائے نوشی کر چکے تھے۔ نواب صاحب نے انچارج دواخانہ شاہی حکیم عطاء اللہ علی کاشمیری کو حکم دیا کہ وہ اپنی والدہ سے چائے بنوا کر لائیں۔ مرزا بو علی کو اپنی بات خراب ہونے کا احساس ہوا اور انھوں نے چائے میں خربق سیاہ (کنگی) شامل کرادی۔ جس کے پینے سے نواب صاحب کو خناق ہو گیا۔ دوسرے روز حالت بہت بگڑ گئی۔ اطبائے دربار کو جمع کیا گیا۔ جن کے نام بایزید نے یہ تحریر کئے ہیں۔

حکیم کبیر علی انصاری سنبھلی، حکیم احمد علی انصاری، حکیم محسن خاں شاگرد حکیم شریف خاں، حکیم ذکی الدین، حکیم عزالدین مرہٹی، حکیم حافظ محمد یار خاں شاہجہانپوری، حکیم محمد زماں خاں، حکیم واجد علی خاں، حکیم عنبر علی، حکیم حافظ محمد یار خاں، حکیم عطاء اللہ علی۔"

بایزید لکھتے ہیں:

"اطبا نے چائے میں زہر کی آمیزش کا شبہ ظاہر کیا۔ نواب محمد علی خاں کی تفتیش سے لالہ روپ چند عطار نے بتایا کہ والدۂ حکیم غلیمین خربق سیاہ منگائی تھی۔ جو حکیم مرزا بو علی کے اشارے پر چائے میں ڈالی گئی۔ اس انکشاف کے بعد مرزا بو علی تو فرار ہو گئے۔ فصد کھول کر اور تبرید سے فیض اللہ خاں کا علاج کیا گیا۔ نواب صاحب نے ٹھیک ہو کر انعامات سے نوازا۔"

تفصیلی فصول میں بایزید نے تحریر فرمائی ہے۔

اس ایک واقعہ کے ذیل میں بایزید نے دربار رام پور سے وابستہ ۱۱ اطبا کا ذکر کیا ہے۔ نصول

Marfat.com

فصول سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد میں ہر چھوٹا اور بڑا رئیس کسی نہ کسی طبیب کا کفیل تھا۔ جس کی وجہ سے عوام کو طبی سہولت مفت حاصل تھی۔ بایزید نے کئی دولت مند خواتین کا ذکر بھی کیا ہے۔ جن میں بیگم نواب سعد اللہ خاں بھی شامل ہیں۔ جو طبیبوں کو تنخواہ دیا کرتی تھیں۔ بایزید نے کامیاب معالجوں پر ملنے والے انعامات اور اس عہد کے رئیسوں کی علم دوستی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ وہ پیچش کی بحث میں لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ نواب محمد علی خاں کو پیچش ہو گئی۔ میں نے اور حکیم احمد علی نے علاج کیا۔ جب وہ صحت یاب ہو گئے تو نواب فیض اللہ خاں نے دونوں کو نقد انعام و جاگیر سے نوازا۔ جس میں ۵۰۰ روپے اور ۵۰ بیگھہ پختہ اراضی بشارت نگر میں حکیم بایزید کے حصے میں آئی۔"

بایزید اپنے ہم عصر اطبا میں حکیم احمد علی انصاری سے بہت متاثر ہیں۔ انھوں نے اپنے اور اپنے خاندان کے معالج کی حیثیت سے ان کا ذکر کیا ہے۔ فصول سے اطبا کے آپس میں خوش گوار روابط اور مشترکہ علاج و معالجے کے بہت سے واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں کئی غیر مسلم معالجین کا بھی ذکر ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ نواب مصطفیٰ خاں ولد حافظ رحمت خاں کی بیوی حکیم بھاگیرت مصرا اور حکیم منوہر مصرا کے زیر علاج رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے علاج سے طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی، تو نواب فیض اللہ خاں نے مجھے ان کا علاج کرنے کا حکم دیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بایزید کو امراض دماغیہ اور سرجری میں خصوصی مہارت تھی۔ انھوں نے ان امراض میں اپنے جوہر دکھائے ہیں اور قدرے تفصیل سے بحث کی ہے۔

فصول میں بایزید نے اپنے چند شاگردوں کا بھی ذکر کیا ہے جن میں حکیم شاہ نواز خاں بھی شامل ہیں۔ یہ اپنی والدہ کے علاج کے سلسلہ میں بایزید کے پاس گئے۔ جوان زیرک اور ذہین تھے۔ بایزید نے جوہر قابل کو پرکھ لیا۔ اور ان کو خدمتِ خلق اور تعلیم طب کی طرف متوجہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں شاہ نواز خاں کو ایک ماہر طبیب بنا دیا۔ یہ ایک دولت مند گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد ملا نظام الدین ولایتی یوسف زئی سالار خیل بہت با اثر رئیس تھے۔

کاملانِ رام پور وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب شاہ نواز خاں نے مطب شروع کیا تو والد اور استاد نے ان کو یہ نصیحت کی تھی کہ اللہ کا دیا معاش تمھارے پاس کافی ہے۔ طب خدمتِ خلق کا ذریعہ ہے۔ دنیاوی فوائد حاصل کرنے کا وسیلہ نہیں۔ اگر اتفاق زمانہ سے دنیاوی مصائب آجائیں تو قنا

Marfat.com

فن کا خیال رکھنا۔ علماء، سادات اور اہلِ خدمت سے کوئی رقم مت لینا۔ حکیم شاہ نواز خاں کا ساری عمر استاد کی اس نصیحت پر عمل رہا۔ اور ان کی نسل سے قدرت نے ہر دور میں کامیاب معالجین پیدا کیے۔ جن میں حکیم عبدالرحمٰن خاں ان کے بھائی حکیم عبدالرحیم خاں اور حکیم عبدالرحیم خاں کے لڑکے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اور ان کے لڑکے ڈاکٹر خالد خاں ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالحفیظ اور ڈاکٹر عبدالرشید کا بھی اسی خاندان سے تعلق ہے

رام پور کے اکثر اطبا کا سلسلہ حکیم بایزید تک پہونچتا ہے۔ جن میں حکیم محمد اعظم خاں اور حکیم نجم الغنی خاں بھی شامل ہیں۔ بایزید خدمتِ خلق تزکیہ نفس اور اخلاقی اقدار کی پابندی کو طبیب کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے (وصایائے طبیب) میں ان اصولوں پر زور دیا ہے۔ تاریخی و تہذیبی واقعات کے ساتھ فصول میں بہت سے مشاہیر کا بھی تذکرہ ہے۔ جن میں ملا نیر اخوند، ملا احمد، سید اعظم شاہ گنگوہی، مولوی منّل، ملا عبدالرحمٰن قہستانی، قاری نسیم، حافظ رحمت خاں، حکیم غلام رسول حکمت، حکیم مرزا عاشور بیگ، حکیم بھولا ناتھ، حکیم محمد افضل خاں، حکیم دوست محمد خاں، حکیم عبدالرسول، حکیم محسن خاں کاشمیری، حکیم محمد ساجد جھنجھانوی ثم رام پوری، حکیم شاہ باز خاں، حکیم محمد امان خاں، حکیم اللہ داد خاں وغیرہ شامل ہیں۔

بہت سے رئیسوں کے آپس کے تعلقات اور ان کے مصاحبین کی تفصیل بھی فصول سے معلوم ہوتی ہے۔ بایزید نے جہاں کامیاب معالجات کا تذکرہ کیا ہے۔ وہاں بعض امراض میں اطبا کی ناکامیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ بحثِ سوزاک میں لکھتے ہیں۔

"جناب قاضی سند صاحب کو سوزاک ہو گیا تھا۔ یہ نواب فیض اللہ خاں کے مصاحبِ خاص تھے۔ ان کے علاج کے سلسلہ میں نواب صاحب نے خود دلچسپی لی۔ اور حکیم غلام رسول حکمت سے علاج کرایا۔ لیکن قاضی صاحب اس مرض سے جانبر نہ ہو سکے اور ان کا انتقال ہو گیا۔"

قاضی سند صاحب کا تذکرہ سوانح حافظ جمال اللہ صاحب "مجمع الکرامات"[۱۲] میں امام الدین خاں اور فرزند غوث الاعظم"[۱۳] میں نیکش اکبرآبادی صاحب نے کیا ہے۔ قاضی صاحب کو حافظ شاہ جمال اللہ اور شاہ عبداللہ بغدادی صاحب کے درمیان ایک جھگڑے کا بانی قرار دیا ہے۔

Marfat.com

فصول سے بعض مشاہیر کے ایسے واقعات بھی معلوم ہوتے ہیں۔ جن کا کسی اور نے تذکرہ نہیں کیا ہے بایزید نے بحث دردِ سر اور افیون میں شاہ عبداللہ صاحب بغدادی کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ عبداللہ بغدادی نبیرۂ حضرت غوث الاعظم عرف بتے میاں صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے شہر بھوپال میں ایک جوان صحت مند خوش خوراک فقیر کو دیکھا۔ جو بہت بڑا افیون کا گولہ دونوں وقت کھاتا تھا اور سانپ سے کٹواتا تھا۔ لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔" تاریخ ہند کا اورنگ زیب کے بعد کا عہد کافی پیچیدہ ہے۔ اس دور میں مختلف ملکی اور غیر ملکی گروہوں نے خاندانِ مغلیہ کی جانشینی کی جدوجہد کی جن میں روہیلے بھی شامل ہیں۔ بدقسمتی سے روہیلوں کو مغل، سید، مرہٹوں اور انگریزوں نے ہدف ملامت بنایا ہے۔ بایزید نے روہیلہ عوام اور خواص کی صحیح نباضی کی ہے۔ وہ روہیل کھنڈ کی دوسری جنگِ آزادی کے سپہ سالار مصطفےٰ خاں عرف بجو خاں شہید (۲۴ اکتوبر ۱۷۹۴ء) کے فیملی معالج تھے۔ انھوں نے بجو خاں کے خاندان کے کئی افراد کا ذکر کیا ہے۔ بحث "حمیات" میں لکھتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ بجو خاں کو بخار آ گیا۔ جو حکیم دوست محمد خاں کے علاج کے باوجود کافی عرصہ چلتا رہا۔ ایک روز بجو خاں کے مصاحبین جمع تھے۔ جن میں محمد خاں جمعدار، بختی مرتضیٰ خاں تلندر خاں جمعدار، مانڈی خاں جمعدار، بشارت اللہ امروہی، میر محمد قائم، میاں تفضل حسن خاں اور حکیم سید ضیاء الدین عبرت بھی شامل تھے۔ حکیم عبرت نے کہا کیا شہر میں اور کوئی طبیب نہیں ہے۔ جو خان صاحب کا علاج کر سکے۔ اس پر حکیم دوست محمد خاں نے فرمایا خان صاحب کے ٹھیک نہ ہونے کا سبب علاج کی خرابی نہیں۔ خان صاحب کی بد پرہیزی اور علاج میں تساہل ہے۔"

بایزید کا خیال ہے کہ روہیلوں کو دوا تو پلائی جا سکتی ہے لیکن پابند پرہیز کرانا آسان نہیں۔ فصول کے ادبی لطائف میں نواب محمد یار خاں امیر اور حکیم کبیر علی کبیر انصاری سنبھلی کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ امیر اپنے عہد کے بہت بڑے رئیس تھے اور ان کی دولت کا بڑا حصہ اہلِ علم و فنکاروں کی خدمت میں صرف ہوتا تھا۔ سودا، مصحفی، قائم چاندپوری بھی ان کی دولت سے مستفید

Marfat.com

ہوتے رہتے تھے۔ بانیٔ پدامراحقی چشم میں لکھتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ امیر کی آنکھ میں سال کی لکڑی کا ایک ریزہ پڑ گیا۔ چونکہ حکیم کبیر مستقل تنخواہ دار ملازم تھے۔ انھوں نے علاج شروع کیا۔ پہلے محمد حیات جرّاح سے ریزہ نکلوایا۔ پھر زخم وورم اور دیگر تکلیفوں کی دوا دی۔ جب امیر ٹھیک ہو گئے تو انھوں نے اس خوشی میں جشنِ صحت منعقد کیا اور اپنے اکثر مصاحبین کو جن میں سید حسن شاہ، میر ضیاء الدین عبرت، میر محمد قاسم شاعر میاں عزالدین وغیرہ شامل تھے، خلعت اور نقد وجنس سے نوازا۔"

لیکن حکیم کبیر کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ ممکن ہے اس کی وجہ ان کی مستقل ملازمت ہو۔ حکیم صاحب نے اس بات کو محسوس کیا۔ اور ذیل کی رباعی لکھ کر نوازی نامی خیاط کے ہاتھ نواب محمد یار خاں امیر کو بھیج دی

جنابِ عالی کرا آج غسل صحت کا ہر اک ندیم کے تئیں عطر اور پان ملے

بجائے خلعت بست پارچہ واسپ عراق حکیم جی کو بھی کہتے ہیں تین تھان ملے

فصول کا یہ مخطوطہ تاریخِ ادب، آخری عہدِ مغلیہ کی تہذیب اور حالاتِ روہیل کھنڈ سے دلچسپی لینے والوں کے لیے بہت کارآمد ہے۔ اس قسم کے نثری مخطوطات کی اشاعت ہر طبقہ کے لیے مفید ہے۔ رام پور کے علمی ذخیرے میں میں اس قسم کے جواہر پارے اور بہت سی بیاضیں محفوظ ہیں۔

••

Marfat.com

حوالے

۱۔ فصول فیض اللہ خانی ۔ فہرست فارسی مخطوطات فن طب نمبر ۱۳۸۶

۲۔ فصول فیض اللہ خانی ۔ نسخہ دہلی ہمدرد لائبریری تغلق آباد، دہلی۔ (یہ مصنف کی اصل کاپی ہے)

۳۔ تذکرہ کاملانِ رام پور از حافظ احمد شوق مطبوعہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷۶

۴۔ فہرست زردفارسی قلمی صفحہ ۵۴ مرتبہ مولوی عبید اللہ بسمل و مہدی علی خان طب نمبر ۲۲ سابق

۵۔ تاریخ آئینہ تصوف مولفہ شاہ محمد حسن صاحب صابری مطبوعہ ۱۳۱۱ھ صفحہ ۴۹۴

۶۔ حقیقت گلزار صابری " " " مطبوعہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۳۴۹

۷۔ پروفیسر محمد اسلم لاہوری کا تبصرہ "تشریف التواریخ شاہی" بر برہان دہلی جنوری ۱۹۸۲ء

۸۔ شاہ دولہ کا تذکرہ رسالہ صاحبیہ مولفہ شہزادی جہاں آرا مرتبہ محمد اسلم لاہوری صفحہ ۶۱

۹۔ وقائع عبدالقادر خانی مخطوطہ مملوکہ رضا لائبریری مطبوعہ علم و عمل ۱۹۶۰ء مرتبہ ایوب قادری صفحہ ۸۲

۱۰۔ اخبار الصنادید جلد اول مطبوعہ ۱۹۱۸ء مولفہ حکیم نجم الغنی خان صفحہ ۶۰۱

۱۱۔ اطباء عہد مغلیہ از حکیم سید کوثر چاند پوری مطبوعہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۵۸

۱۲۔ حیات حافظ رحمت خان مولفہ الطاف حسین بریلوی مطبوعہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۲۸۵

۱۳۔ مجمع الکرامات مرتبہ امام الدین صفحہ ۵۴

۱۴۔ فرزند غوث الاعظم از میکش اکبر آبادی مطبوعہ ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۵۲

۱۵۔ منظومات جنگ در جوڑا مخطوطات فارسی وارد در رضا لائبریری و صولت لائبریری

۱۶۔ کشکول مولوی لطیف رام پوری قلمی مملوکہ کتب خانہ مدرسہ فرقانیہ

۱۷۔ "الفرقان" شیخ الحدیث مولانا ذکریا نمبر دسمبر ۱۹۸۲ء مضمون نور الحسن راشد

Marfat.com

(حکیم) وسیم احمد اعظمی

رسالہ ارسطاطالیس — ایک تعارف

نام مخطوطہ:۔ رسالہ ارسطاطالیس، مصنف:۔ ارسطاطالیس، مترجم:۔ نامعلوم، ہینڈ لسٹ ۴/۱۲ ف۳۰۔ خدابخش، سائز:۔ ۱۰×۱۸، ۱۸×۲۴ سینٹی میٹر، سطور:۔ ۱۵ خط:۔ نستعلیق، کاتب:۔ نامعلوم، سنہ کتابت:۔ تقریباً تیرہویں صدی ہجری، کیفیت:۔ کرم خوردہ، عمدہ۔

آغاز:۔ ھذہ رسالۃ الفہا ارسطاطالیس فی دقائق الحکمۃ من الطب غیرہ، وھی مشتملۃ علی اربعۃ وثمانین مسئلۃ، الخ

اختتام:۔ لم صار من بہ فواق اذا سمع خبرا یولمہ ویفزعہ سکن فواقہ؟ لان النفس اذا تحرکت تحرکت معہا البدن واذا تحرک وسخن والحرارۃ تحلل السبب المحدث للفواق۔

زیر تعارف مخطوطہ خدابخش لائبریری پٹنہ کے ایک طبی مجموعہ ہینڈ لسٹ ۔ ۳۰۱۲ کے ضمن میں موجود ہے۔

مخطوطہ میں مترجم، کاتب اور سنہ کتابت وغیرہ کی توضیحات نہیں ملتیں۔

مصنف کی تحقیق: اس مخطوطہ کا مصنف واقعی طور پر ارسطو ہے یا یہ ارسطو کی کسی کتاب سے اخذ شدہ مواد ہے۔ اس کا جواب مخطوطہ کی ابتدائی عبارت کے علاوہ اور کہیں دستیاب نہ ہوسکا۔

ھذہ رسالۃ الفہا ارسطاطالیس	نکتہ ہائے حکمت پر مبنی یہ رسالہ ارسطو۔۔۔

Marfat.com

تالیف کیا تھا جو طب و حکمت سے متعلق چوراسی مسائل پر مشتمل ہے۔ | فی دقائق الحکمۃ من الطب وغیرہ وھی مشتملۃ علی اربعۃ وثمانین مسئلۃ

یہ بھی پتہ نہیں چلتا ترجمہ یا ترتیب کس کی ہے اور کس زبان کی ہے۔ لیکن یہ خیال قائم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ یہ تصنیف اسی دور کی یادگار ہے جب حنین ابن اسحٰق مترجم دار الحکمہ نے اپنے لڑکے اسحٰق اور داؤد کے لئے جالینوس کی بعض کتابوں کو سوال و جواب کے انداز میں ملخص کیا تھا۔

چونکہ یہ اس زمانے کا رجحان تھا اس لئے جالینوس کی طرح ارسطو کے نکات کو بھی ملخص کیا گیا۔

چنانچہ ذخیرۃ الاسکندریہ (ارسطاطالیس) بھی سوال و جواب کی شکل میں ارسطو کی تحقیقات کا مجموعہ ہے جس کا ایک نسخہ رضا لائبریری رام پور میں بحوالہ کیٹیلاگ جلد ۵ صفحہ ۴۲۴ و ۴۲۵ موجود ہے کیٹیلاگ میں مجموعہ کے تمام رسائل کا اوّل و آخر مذکور نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ رسالہ ارسطاطالیس اسی مجموعہ میں سے ہو۔ مخطوطہ کی داخلی اہمیت:۔

فلسفہ، طب، طب عملی اور جنرل سائنس سے متعلق یہ چوراسی[84] سوال و جواب نہ صرف پرکشش ہیں بلکہ آج کے دور میں بھی چونکا دینے والے ہیں۔

اس مخطوطہ میں بعض ایسے مسائل کا ادراک کرایا گیا ہے جن پر ہم اس لئے غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ ہمارے روزمرّہ کے عادی مسائل ہیں۔ مثلاً (۱) حیوانات اناث میں صرف عورت اور چمگادڑ کو ہی حیض کیوں ہوتا ہے؟ (۲) تمام زبانوں میں آشوب چشم سب سے زیادہ کیوں عام ہے؛ (۳) موت ہونے پر سب سے پہلے آنتیں کیوں سکڑ جاتی ہیں؛ (۴) برف ٹھنڈا ہے تو اس سے بدن کیوں جلتا ہے (۵) بخار میں پسینہ سے شفا اور غشی میں پسینہ سے ہلاکت کیوں واقع ہوتی ہے؛ (۶) راس الغضروف اور کسے سے ہٹ جانے پر کبھی بیٹھتی ہے اور کبھی نہیں بیٹھ پاتی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؛ (۷) شہد شیریں ہے لیکن زخم میں سوزش کا احساس کیوں پیدا کرتا ہے؛ (۸) استسقا میں پیٹ پانی سے مملو ہونے کے باوجود پیاس کیوں لگتی ہے؟ (۹) گندہ دہن کو شراب نوشی کی حالت میں گندہ دہنی کیوں کافور ہو جاتی ہے؛ (۱۰) دیگر حیوانات کے بچے پیدا ہونے پر رینگنے لگتے ہیں۔ انسان کا بچہ ایک عرصہ بعد کیوں چلنا شروع کرتا ہے (۱۱) جیسے تشنج کا مریض دوران بخار اس کا تشنج کیوں کافور ہو جاتا ہے۔ (۱۲) جب مرّہ سودا کی قے ہو تو مریض کیوں لٹکا دیتا ہے؛ (۱۳) پیشاب بکثرت کے بعد پاؤں کیوں کانپ جاتے ہیں؛ (۱۴) دائرہ والے زخم

Marfat.com

دیر سے کیوں مندمل ہوتے ہیں؟ (۱۵) عصبی یا دماغی چوٹ سے مرارہ کی قے کیوں آتی ہے؟ (۱۶) مرغ کا گوشت تمام گوشتوں میں زیادہ سریع الہضم کیوں ہوتا ہے؟ (۱۷) طحال ذائقے کا ذائقہ کیوں خراب ہوتا ہے؟ (۱۸) آنکھ کے زخم میں صرف منقی دواؤں سے اندمال کیوں کر ہو جاتا ہے؟ (۱۹) وحشت زدہ کو بو کا تحمل کیوں نہیں ہوتا؟ (۲۰) پانی جلد نہیں سڑتا ہے لیکن ترمیوے جلد سڑ جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ (۲۱) سر کے بل گر جانے سے آواز کیوں بند ہو جاتی ہے۔ (۲۲) آگ کا جلا نسبتاً دیر میں کیوں اچھا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

سوالات و جوابات میں موضوعاتی ترتیب موجود نہیں ہے مثلاً ابتدا میں جنرل سائنس کے چند سوال و جواب ملاحظہ ہوں۔

(۱) لم صار من غم یبکی۔

● لان الغم ھو مرض الروح یکون بانقباضه وغوره الی داخل فاذا انقبض الروح متراجعاً نحو الدماغ عصرت شیئاً من الرطوبات المحصورة فیه

(۱) غم لاحق ہونے پر آنسو نکل آنے کی وجہ کیا ہے؟

● غم روحانی انقباض کے باعث واقع ہوتا ہے یہ انقباض دماغ کی جانب منتقل ہو کر دماغ میں محصور رطوبات کو نچوڑ دیتا ہے۔

(۲) لم صار من به عطش اذا دخل الحمام سکن عطشه ومن لا عطش به یعطش له الحام۔

● لان من به عطش فلان بدنه ایبس یجذب الرطوبات من الماء الی داخل بالمسام الخفیه ومن لا عطش به فلان بدنه ارطب یستفرغ بالعرق فیعطش۔

(۲) پیاس کی حالت میں حمام جانے پر پیاس بجھ جاتی ہے اور سیرابی کی حالت میں پیاس لگنے لگتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

● پیاس میں بدن خشک ہوتا ہے خشکی کے باعث حمام میں موجود مرطوبیت کو جذب کر لیتا ہے جس کے باعث پیاس بجھ جاتی ہے لیکن سیراب آدمی کا بدن مرطوب ہونے کے باعث مرطوب ماحول میں پہنچ کر معرق ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اسباب مرض سے متعلق چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:۔

(۳) لم صار اذا عرض للاصبع وجع تورم الحالب منه۔

Marfat.com

ج ــــ لانہ یکون حس الوجع فی الاصبع الذی فی ورم الحالب اذا لم یکن طر
المشارکۃ للاعصاب التی تنحدر الی الرجل محضا یشتد بہ الاحساس لوجع الاصبع؛

(۴) لم صار ینال المراۃ التی بہا علۃ الرحم غشی۔

ج ــــ لان الرحم عضو عصبی ویشارک فی العصبۃ المغدہ والدماغ من
حیث ینحدر الیہ۔

(۵) لم صار یتقدم الوبا اول ما یعرض فی اکثر الامر الرمد؟

ج ــــ لان الوبا انما یکون من فساد الھوا والھوا اذا فسد فانما یفسد اولا
الذی فی البدن لانہ اشد شاکلۃ ولانہ الطف والعینین خاصۃ من بین
سائر الاعضاء اذ فیھا ارواح کثیرۃ والطف واصفی فلذالک یکدر ھذا الر
فیلحقھا الرمد۔

(۶) لم صار المستسقین بطونھم مملوۃ من الماء یعطشون دائماً
ج ــــ لان الماء الذی یشربونہ لیس ینفذ فی المجری الذ
یجب علی المجری الطبیعی الذی یجری الیھا لکنہ یتوسع الی حیث
لا یجری فلذلک صار نالھم العطش مثل لا ینال من لم یشرب الماء

(۷) لم صار من بہ تشنج اذا حدثت بہ الحمی سکن عنہ التشنج
ج ــــ لان التشنج الذی یعرض للاعضاء انما ھو من فضل
رطوبتہ یجتمع فی الاعصاب. فالحرارۃ تحللھا والحمی حادۃ۔

(۸) لم صار حمیات الربیع اطول؟

ج ــــ لان الربیع ما یتولد من مادۃ غلیظۃ والغلیظ ابط
استفراغاً۔

(۹) لم صار العصب اذا نخس ورم اذا یبرا یکون احداثہ للورم اقل؟
ج ــــ لانہ اذا نخس یبقی متصلا بعض الاتصال فیمتد من
اجل التمدد ویولم وبسبب الالم یمیل الیہ المواد ویزید الورم وا ف

Marfat.com

تبرالم يتمدد ولم يولم كثيرالم، ولذالك ايضا لا ينجذب اليه مادة ولايحدث فيه الورم -

(۱۰) لم صار اذا انقبت المواضع التي فيها البهق الابيض والتي فيها البرص لم يجرح منها الدم ؟

● ـــــــ لان حدوث هذه الامراض من خلط بلغمي ابيض نغلت في هذه المواضع ويحيل لون الدم واللحم الذي فيها الى لونه -

حاصل بحث :

یہ دعویٰ تو نہیں کیا جا سکتا کہ اس مخطوطے کے مسائل کوئی نیا انکشاف ہیں لیکن یہ اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ کلیات کے ضخیم دفتروں میں بکھرے ہوئے مسائل کو چند صفحات میں جمع کر دیا گیا ہے -

●●

Marfat.com

حکیم شجاع الدین حسین ہمدانی

تحریم الدفن

(جالینوس کا ایک نادر مخطوطہ)

مختصر تعارف

جالینوس[1] کا یہ رسالہ جس کا ترجمہ قسطا بن لوقا[2] نے "تحریم الدفن" کے نام سے کیا ہے، راقم الحروف کے آبائی کتب خانہ میں عرصہ سے محفوظ ہے۔ موجودہ سیمینار کے موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صاحبانِ فن کو اس سے روشناس کرایا جائے۔

"سکتہ موت" تمام دنیا کے لئے ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ یعنی مرض کی ایک مخصوص کیفیت ایسی بھی ہوتی ہے جس میں مریض کو مردہ سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ وہ زندہ ہوتا ہے۔ جالینوس کے مطابق ایسے مریض کو دفن کرنا حرام ہے۔

جالینوس نے غالباً سب سے پہلے اس امر کی نشاندہی کی ہے اور اپنی تحقیق "تحریم الدفن" کے ذریعہ معالجین کو متوجہ کیا ہے۔

رسالہ تحریم الدفن: ایک جائزہ:۔ مؤلف: جالینوس، مترجم: قسطا بن لوقا البعلبکی، سائز: کتاب - ۱۶ × ۲۴٫۳ سنٹی میٹر حوض - ۹ × ۱۷ سنٹی میٹر، سطور: تیرہ ۱۳

---

[1] اپنے عہد کا ایک نامور اور جلیل القدر حکیم تھا، یہ فن طب کے آٹھ اماموں میں سے آخری امام تھا، مشرقی ایشیا کے جزیرہ گیموس یا نارموسا میں ۱۳۱ء میں شاہ ہیڈرین کے عہد میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی تصانیف کی تعداد تقریباً چار سو تک جا پہنچتی ہے۔ ۲۰۰ء میں فوت ہوا۔

[2] قسطا بن لوقا شام کے مشہور علمی شہر بعلبک کا رہنے والا تھا، اس کی پیدائش ۸۳۰ء کے قریب ہوئی، اور تقریباً ۹۱۲ء تک باحیات رہا۔ ابن ندیم کے قول کے مطابق یہ علم طب، فلسفہ، ہندسہ، ہیئت، حساب اور موسیقی میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ یونانی لسانیات کے عالم اور سریانی و عربی زبانوں کے ماہر کی حیثیت سے مسلم تھا۔

باقی صفحہ

Marfat.com

خط: نفیس عربی نسخ ، سنہ کتابت: تحریر نہیں ہے، تقریباً بارہویں صدی اور محمد شاہ بادشاہ کے دور کا معلوم ہوتا ہے ، دوسرے نسخے: (۱) کتب خانہ دارالعلوم دیوبند (یوپی) (۲) ذاتی ذخیرۂ کتب حکیم سید ظل الرحمان علی گڑھ (یوپی) (۳) آصفیہ حیدرآباد (۴) رضا لائبریری رام پور

آغاز کی عبارت:۔ کتاب جالینوس الذی سماہ "تحریم الدفن" واخراج سطابن لوقا، قال جالینوس انی وصفت کتابی ھذا اربع مقالات المقالۃ الاولیٰ.... الخ

اختتام کی عبارت: فاما اذا فرغنا من المقالۃ الرابعۃ وھی آخر کتابنا فقد بلغنا ما یحتاج الیہ من غرضنا فلنکمل کتابنا ھذا بحمد ذی القدرات، تمت ھذہ الرسالۃ بعون الملک الوھاب۔

مخطوطہ کی داخلی اہمیت:۔ مخطوطہ کا موضوع موت سے مشابہ ان کیفیتوں کا بیان ہے جن میں انسانی جسم کو دفن کر دینا طبی اعتبار سے ممنوع ہے، کیونکہ ان پر موت کا تسلط نہیں ہوتا بلکہ سکتہ کی سی کیفیت ہوتی ہے، زندگی ان میں موجود ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے:

"روم میں بہت سے بادشاہوں اور عوام کو اس عارضہ کے نتیجہ میں کسی قدر عجلت پسندی کی وجہ سے قبل از وقت دفن کر دیا گیا" [1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰) بیت الحکمت کے ایک مترجم کی حیثیت سے حنین ابن اسحاق العبادی کے بعد اس کا رتبہ بہت بلند ہے۔ اس کی تصانیف اور دیگر زبانوں سے تراجم کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ابن ابی اصیبعہ نے باسٹھ کتابوں کے نام بتائے ہیں (طبقات الاطباء ج ا ص ۲۴۳ و ص ۲۴۵) ابن القفطی نے تقریباً بائیس کتابوں کی نشاندہی کی ہے (تاریخ الحکماء ص ۳۶۱ فارسی ترجمہ) قاضی ابوالقاسم صاعد ابن احمد الاندلسی نے چند کتابوں کا ذکر کیا ہے (طبقات الامم ص ۴۳۔ اردو ترجمہ) ابن ندیم نے چونتیس کتابوں کا نام لکھا ہے (الفہرست ص ۲۹۵) خیرالدین الزرکلی نے انیس کتابوں کا تذکرہ کیا ہے (الاعلام ج ۶ ص ۳۰) لویس معلوف الیسوعی نے متعدد تصانیف کے وجود کا اقرار کرتے ہوئے صرف دو تصانیف کا ذکر کیا ہے (المنجد فی الادب والعلوم) حکیم عبدالحیٔ کے خیال میں قسطا بن لوقا نے ترجمہ، شرح اور تفسیر کے علاوہ چونتیس مستقل کتابیں لکھی تھیں (الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند ص ۲۰۵۔ اردو ترجمہ)

[1] تحریم الدفن ورق ۱ ب

سکتہ کی بعض کیفیتیں موت سے اتنی مشابہت رکھتی ہیں کہ معمولی صلاحیت کے حکیم اور ڈاکٹر بھی امتیاز نہیں کر پاتے، اس مخطوطہ میں ان کیفیتوں کی تفصیل اور ان کی علامتیں بتا کر انسان کو زندہ درگور ہونے سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظاہر ہے یہ موضوع دلچسپ بھی ہے، کارآمد اور اہم بھی، مزید ہمارے عہد کے حالات کو دیکھتے ہوئے اس موضوع کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

مصنف کی وضاحت :۔ جالینوس اور قسطا ابن لوقا کے عہد میں تقریباً آٹھ سو سال کا فاصلہ ہے اس لیے پیش نظر مخطوطہ جالینوس اور قسطا ابن لوقا کی ملی جلی تصنیف نہیں ہے بلکہ قسطا ابن لوقا نے جالینوس کے اس رسالے کیلئے تشریحی اضافوں کے ساتھ متعارف کرایا ہے، چنانچہ مخطوطہ کی ابتدائی عبارت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

کتاب جالینوس الذی سماہ تحریم الدفن واخراج قسطا بن لوقا [۱]	یہ جالینوس کی تصنیف جس کا نام "تحریم الدفن" ہے، اس میں قسطا بن لوقا کے اضافات شامل ہیں۔

مواد کی اہمیت :۔ تاریخی اعتبار سے زیادہ مخطوطہ کی اہمیت مواد کے اعتبار سے ہے، نہایت مختصر اور صاف ستھری تحریر، جس میں کوئی عبارت آرائی نہیں پھر اتنا اہم، قیمتی اور مفید مطلب مواد، جو جالینوس کے زمانے میں جتنا کارآمد تھا، آج بھی اتنا ہی ضروری اور کارآمد ہے۔

مخطوطہ چار مقالات پر مشتمل ہے اور ہر مقالہ اپنے جلو میں معلومات کا ایک عظیم ذخیرہ رکھتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔

المقالۃ الاولی فیمن دفن من الاغماء وھوحی [۲]	پہلا مقالہ ان افراد کے بارے میں ہے جو اغماء کے نتیجہ میں مردہ تصور کرکے دفن کر دیئے جاتے ہیں۔

اغماء دماغ میں پیش آتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے:

یہ ایسی کیفیت ہے جس میں انسان چھ سات دن تک سکتہ کی حالت میں رہتا ہے، اغماء کی یہ قسم حواس میں اس قوت نفسانیہ کے رک جانے کے نتیجہ میں عارض ہوتی ہے جو قلب اور دماغ کے درمیان مربوط ہوتا ہے، یہ عوارض حجاب صدر کے

---

[۱] تحریم الدفن ــــ ورق ۱ الف

[۲] تحریم الدفن ــــ ورق ۱ ب

Marfat.com

پھٹ جانے اور عروق قلب کے مسدود ہو جانے سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ جب مجاری میں اعصاب جلتے ہیں تو ان میں جذب ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے قلب کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ حرکت بند ہونے کی وجہ پشت کے پانچویں مہرے سے پہنچنے والی قوت کا نقصان ہے، اور اسی طرح قوت نفس کا کوئی کام نہیں رہ جاتا، نتیجہ کے طور پر قلب کی عروق پھیل جاتی ہیں اور کہیں سے بھی اس قدر حرارت بھی نہیں ملتی جو قلب کو متحرک رکھ سکے، گویا حرارت قلب میں رہ جاتی ہے اور ناواقف اطباء اس مخصوص کیفیت کو موت تصور کر لیتے ہیں اور دفن کرا دیتے ہیں۔[1]

عمار کی مذکورہ کیفیت کی وضاحت قسطا بن لوقا اس طرح کرتا ہے:

"شخص کی آنکھوں کا سیاہ حصہ ختم ہو جاتا ہے، پیشانی خشک ہو جاتی ہے۔ ناک زرد پڑ جاتی ہے، بعض اوقات سبز بھی ہو جاتی ہے، کان کی لو سخت ہو جاتی ہے۔ سانس بند ہو جاتی ہے اور نبض ڈوب جاتی ہے، قضیب سکڑ جاتے ہیں اور تمام کیفیتیں تقریباً وہی ہوتی ہیں جو حقیقی موت میں پائی جاتی ہیں"[2]

زندگی کی پہچان:۔ مذکورہ بالا کیفیت میں زندگی کی علامتوں کی شناخت کے لئے جس باریک بینی اور فنی مہارت کی ضرورت ہے وہ عام طور سے مفقود ہے۔ چند علامتیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ خصیوں کے درمیان اور احلیل میں موجود ہوا کو چھونے سے ضربا کا احساس زندگی کا پتہ دیتا ہے۔

۲۔ معالج اپنی انگلی کو روغن نیلوفر میں ڈبو کر مریض کی دبر میں ایک تہائی تک داخل کر کے چھوڑ دے تو اس رگ کی حرکت کو محسوس کرے گا جو ریخ کے قریب ہوتی ہے۔

۳۔ مریض کا چہرہ پشت کے مقابلے میں زیادہ سفید ہوگا اور ناخنوں میں سرخی کا اثر ہوگا۔

اس مقالہ میں زندگی کی علامتوں کی شناخت کے بعد موسم اور عمر کے اعتبار سے علاج کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

المقالة الثانية فيمن يدفن من دوسرا مقالہ ان افراد کے بارے میں ہے خوف

---

[1] تحریم الدفن ورق ۲ ب [2] تحریم الدفن ورق ۳ ب

Marfat.com

وجع القلب من الرعب وهو مى (ورق ۔۴)	کے نتیجے میں پیدا ہونے والے کیفیت میں مبتلا ہو جا... ہیں، جن پر موت کا گمان ہوتا ہے اور وہ دفن بھی کر دیے جاتے ہیں۔

دوسرا مقالہ خوف کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے درد دل کی کیفیت، جس میں موت کا گمان ہوتا ہے پر مشتمل ہے، مخطوطہ کے اس مقالہ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔

اس عارضہ کا سبب سودا کی زیادتی اور قلب میں اس کا حاد درجہ تغذیہ اور تیز اخلاط کا صدور... انحصار ہے، جس کی وجہ سے قوت حیوانیہ دماغ تک نہیں پہنچ پاتی، چنانچہ

"متاثرہ شخص میں زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی لیکن مریض کا رنگ زندہ لوگوں کا سا معلوم ہوتا ہے اور ہاتھ پیروں کے رونگٹے اور بال کھڑے ہوتے ہیں اور زبان کے نیچے کی رگ بھی زندگی کا پتہ دیتی ہے" (ق ۴)

خوف کے نتیجے میں قلبی صدمات کی اندھی کی شکلیں اور علامتیں ہیں جن کو مصنف نے تفصیل سے بیان کیا ہے اور اسباب اور زندگی کی علامتوں کو بتا کر علاج تجویز کئے ہیں۔

"مریض کو چہرہ کے بل لٹا دیں اور پیشانی یا دونوں کنپٹیوں (صدغین) یعنی جن مقامات پر عروق محلی پائی گئی ہوں ان میں طبائی میں شگاف دیں، خون فوراً نکلنا شروع ہوگا جس سے قلب پر دباؤ کم ہو جائے گا اور روح حیوانی کو روکنے والے مواد جو قلب میں ہیں، تحلیل ہو جائیں گے اور مریض میں حرکت پیدا ہو جائیگی"

(ق۔ ۵)

یہ پیچیدہ پیچیدہ قیاسات ہیں جن کی پوری اہمیت اس وقت واضح ہوتی ہے جب اسے مصنف کا... کے ساتھ دیکھا جائے، ہر کیفیت کے متعدد علاج، مختلف عمروں کے اعتبار سے درج ہیں، ایک کیفیت کے مختلف اسباب، اور اسباب کی مختلف کیفیتیں بھی لکھی گئی ہیں، لیکن پورے مخطوطہ میں نہ کوئی پیچیدہ نہ کوئی رطب و یابس۔

المقالۃ الثالثۃ فیمن یموت وهو حی من الغم المفرط والفرح	تیسرا مقالہ ان افراد سے متعلق ہے جو غم مفرط یا زیا... خوشی کے نتیجہ میں موت کی سی کیفیت سے دوچار ہو...

Marfat.com

...عن ط (ق - ۶) | ہوں اور انھیں زندہ درگور کر دیا گیا ہو۔

قول جالینوس کے:

"اگر کسی مریض کو ایسے مرض کے نتیجہ میں دفن کر دیا گیا ہو جس میں حمّی کے علاوہ کوئی دوسری علامت لازمہ نہیں پائی جاتی تھی اور اس کے دفن کے ۷۲ گھنٹے گذر چکے ہوں تو ایسے شخص کو گویا زندہ درگور کر دیا گیا ہے۔" (ق - ۷)

اس طرح کی موت کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، پہلی یہ کہ غضب، غم یا خوشی کا عارضہ تندرست انسان میں پیش آیا ہو یا کوئی دوسرا ایسا عارضہ جس کے نتیجہ میں قلب میں استفراغ ہو کر روح حیوانی جسم کا معطل کر دی گئی ہو ـــــ ایسے مریض کی تشخیصی علامت یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں کھلی رہتی ہیں، مریض کو تاریک کمرے میں رکھ دیں اور چراغ کا فتیلہ مریض کے سامنے لائیں اگر چراغ کا عکس مریض کی آنکھوں میں دکھائی دے تو زندہ ہے ورنہ مردہ۔

مخطوطہ میں آگے چل کے کچھ واقعات بھی درج ہیں مثلاً "شہنشاہ عباس" بادشاہ نے ناطوس نامی ایک فلسفی کو حیلہ سازی کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے اسقلاخارس المتطبب سے مشورہ کیا تو متطبب نے کہا:

"شہنشاہ اس شخص کو ایک تاریک مقام میں قید کر کے اچانک سورج کی روشنی دکھائیں، تو مر جائے گا۔ بادشاہ نے اس کا انتظام کیا، اور فلسفی کے ساتھ ۸۰ آدمی بھی رکھے گئے اور انھیں ایک تاریک ترین غار میں قید کر دیا گیا، جب دوپہر ہوئی تو اچانک غار کا منہ کھل گیا۔ سارے لوگ روشنی دیکھ کر گر گئے، لیکن فلسفی نے اپنی آنکھوں کو ڈھانک لیا اور آفتاب غروب ہو جانے کے بعد آنکھوں کو کھولا، پھر ان اسّی مردہ نما انسانوں کا علاج کیا اور ساٹھ آدمیوں کو بچا لیا، گویا اسّی مردہ تصور کئے گئے انسانوں میں ساٹھ زندہ نکلے۔" (ق - ۷)

المقالة الرابعة فيمن يدفن وهو من قبيل الادوية المخدرة السقية (ق - ۸)

چوتھا مقالہ ان افراد کے بارے میں ہے جو مخدر سمی دواؤں کو کھا لیتے ہیں اور ان پر موت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ دفن کر دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

چوتھا مقالہ ان کیفیتوں کی تفصیل اور معالجہ پر مشتمل ہے جو زہریلی دواؤں کے ردعمل کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں، کچھ دلچسپ علامات زندگی ملاحظہ ہوں:۔

"اس عارضہ میں مبتلا شخص بائیں طرف چہرہ کئے ہوگا عضو تناسل کے اندرون میں رگ متحرک ہوگی" (ق۔ ۸)

ایک اور کیفیت:

"غذا اور کیموس قلب کی طرف مائل ہوجاتے ہیں جس کے نتیجہ میں قلب کے پردے بند ہوجاتے ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ متاثرہ شخص کی عرق بھری بھری (ممتلی) معلوم ہوتی ہیں، زبان کے نیچے کی رگ متحرک رہتی ہے"۔ (ق۔ ۸)

اس کا معالجہ یہ ہے کہ فوراً اس عرق کی فصد کھولی جائے اور جب خون نکلنے لگے تو تونیز، حلتیت، فرفیون اور شحم حنظل کا طلا کیا جائے اکثر ارکھا جائے امریض فوراً اس کیفیت سے نجات پا جائے گا۔

بہرنوع مخطوطہ کی اہمیت، انفرادیت اور دلچسپی ثابت کرنے کے لئے مذکورہ بالا تعارف کافی ہے۔ یقیناً اس مخطوطہ کی ترتیب و تدوین اور اشاعت نہ صرف ایک تاریخی اہمیت کی حامل ہوگی بلکہ اس فن کو نہایت قیمتی مواد فراہم کرے گی۔

Marfat.com

از سید محمد احمد

نجیب الدین سمرقندی کے مخطوطات
(احمد حسن کلیکشن جے پور میں)

ابو حامد محمد بن علی بن عمر جو کہ نجیب الدین سمرقندی کے نام سے مشہور ہے اور فخر الدین رازی کا معاصر ہے اور مشہور فاضل طبیب ہے جسے تاتاریوں نے فتح ہرات کے وقت ۶۱۸ھ مطابق ۱۲۲۲ء میں قتل کر دیا تھا۔

اس طبیب کی سب سے زیادہ مشہور کتاب "الاسباب والعلامات" ہے جس پر علامہ نفیس نے شرح لکھ کر مقام رفیع حاصل کیا ہے۔ اس طبیب کی اور بھی تصنیفات ہیں مثلاً رسالہ "تشریح العین" اور "کتاب السموم" وغیرہ لیکن مندرجہ ذیل پانچ تصنیفات زیادہ مشہور ہیں۔ اطبا میں محمد نجیب الدین سمرقندی کے نام سے متعارف ہیں۔

(۱) قرابادین نجیب الدین سمرقندی (۲) رسالہ فی اصول التراکیب
(۳) رسالہ الاغذیہ والاشربہ للاصحاء (۴) رسالہ الاغذیہ والاشربہ للمرضیٰ
(۵) الادویہ المفردہ

ان میں سے اس وقت چار مخطوطے پیش نظر ہیں ۱۔ قرابادین ۲۔ رسالہ فی اصول التراکیب ۳۔ رسالہ الاغذیہ والاشربہ للاصحاء ۴۔ رسالہ ادویہ مفردہ

ان میں کی پانچویں کتاب رسالہ الاغذیہ والاشربہ کا نسخہ مجھے نہیں مل سکی ہے اس لئے اس وقت چاروں مخطوطوں کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

قرابادین نجیب الدین سمرقندی

سمرقندی مذکور کی مشہور تصنیف ہے اور بہت مفید اور کارآمد ہے۔۔۔ امراض کے اعتبار سے

Marfat.com

اسے ترتیب دیا گیا ہے۔ اولاً امراض راس جیسے صداع، فالج، لقوہ، پھر امراض عین، امراض انف، اسنان، امراض اذن، امراض لسان، امراض صدر و ریہ، امراض قلب، امراض معدہ، امراض کبد و طحال، امعاء، امراض کلیہ و المثانہ، امراض ثدیین و الخصیتین و الذکر، امراض نقرس و جمیع مفاصل و عرق النسا، و الحیات باقی، بواسیر، امراض جراحات، امراض شعر وغیرہ وغیرہ۔

ہر عنوان کے تحت مرکبات جیسے اطریفلات، حبوبات، سفوفات، معاجین، اثمدہ، نطول وغیرہ وغیرہ کا بیان ہے۔

مخطوطہ مذکور کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ علل و امراض کے لیے بہترین مرکبات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مرکبات کی تعداد نو سو نوے ہے۔

اس قرابادین کا مخطوطہ ٹونک کے مشہور کتب خانہ میں بھی موجود ہے اور میرے پیش نظر مخطوطہ حکیم حسن خاں صاحب ٹونکی حال مقیم بیتے پور کے کتب خانہ کا ہے بلکہ موصوف کے کتب خانے میں اس کے دو مخطوطے موجود ہیں اور ان میں تھوڑے اختلاف بھی پایا جاتا ہے اور کتابت کی بھی بہت سی غلطیاں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ صاحب عیون الانباء نے سمرقندی کی دو قرابادین بتائی ہیں ۱۔ قرابادین کبیر ۲۔ قرابادین صغیر۔

لیکن موجودہ مخطوطوں میں مطلق قرابادین نجیب الدین سمرقندی لکھا ہوا ہے اور کبیر یا صغیر لکھا ہوا نہیں ہے۔ بہرحال اس کا فیصلہ تو سب مخطوطے دیکھنے کے بعد ہی تحقیق ہو سکے گا۔

زیر مخطوطے کا سائز ۵ × ۱۰ اور تقریباً ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔

اس طرح شروع ہوتا ہے:

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین کتاب الع[illegible] ترتیب [illegible] الادویۃ علی الامراض۔

اس عبارت پر ختم ہوتا ہے:

وقد یبقی وانقاص الذراریح مع ذلک من الحدس للقشر بماء فاتر ان نضج الذراریح فی الرائب یوما ولیلۃ ویستعمل ثلث مرات فیکون کانہ

Marfat.com

الاغذیۃ والاشربۃ للاصحاء

یہ بھی نجیب الدین سمرقندی کا رسالہ ہے۔ زبان عربی ہے جس میں مصنف نے بہت تفصیل سے اغذیہ اور اشربہ سے بحث کی ہے۔ قدیم حکما بقراط اور جالینوس کے اقوال سے بھی استفادہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس قسم کے مزاج والے شخص کو کس قسم کی غذا استعمال کرنی چاہیئے۔ جفاکش اور محنتی آدمیوں کو کس قسم کی غذا لینی چاہیئے اور آرام طلب اور کم محنت کرنے والوں کی غذا کیسی ہونی چاہیئے۔

جو اشیا انسان کے لیے غذا کے طور پر کام آتی ہے انھیں چھ قسموں پر منقسم کیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے الاغذیۃ التی یغتذی بہا الانسان ستۃ انواع۔ الحبوب و اللحمان والالبان والثمار والبیض والبقول۔ کہ غذائیں چھ طرح کی ہوتی ہیں۔ حبوب اور غلّے۔ گوشت۔ دودھ۔ پھل۔ انڈے اور سبزیاں۔

پھر حبوب اور غلے کی پوری تفصیل اور کون کون سے حبوب کھانے میں غذاءً مستعمل ہیں اور کس عمر اور کس مزاج کے لوگ کب اور کس طرح کھا سکتے ہیں۔

اسکے بعد گوشت کا بیان ہے۔ تمام قسم کے گوشت بتلائے ہیں جو کھانے میں استعمال ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی تفصیل سے بتایا ہے کہ جانوروں کے گوشت کے کون کون سے حصے کیا خصوصیات رکھتے ہیں۔ مثلاً دماغ، قلب، کبد وغیرہ وغیرہ۔

جانوروں میں اہلی جانوروں کا بھی ذکر کیا ہے اور صحرائی جانوروں کا بھی ذکر کیا ہے جو شکار کرکے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور جن جانوروں کا گوشت انسانی صحت کے لئے مضر ہے اس کا بھی ذکر ہے۔

اسی طرح دودھ کس کس جانور کا کام آتا ہے۔ اور کب اور کس طرح پورے منافع اور مضار کے ساتھ اس کے بعد پھلوں کا ذکر ہے پھر انڈوں کا اور سب سے آخر میں سبزیوں کا غرضکہ ہر نوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

چونکہ ہر غذا ہر انسان کے لئے مفید نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے مزاج سے موافقت رکھتی ہو اور وہی غذا دوسرے شخص کے لئے مفید ہی نہیں بلکہ مضر ہو۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ قد یکون الغذاء الواحد ضاراً لبدن من الابدان نافعاً لآخر مثلاً فانہ ینفع الابدان الباردۃ الضعیفۃ ویضر الابدان الحارۃ الیابسۃ …… کہ کبھی ایک ہی غذا

Marfat.com

فائدہ پہنچانے والی بھی ہوتی ہے اور نقصان دینے والی بھی۔ دست آور بھی ہوتی ہے اور قابض بھی جیسے شہد کہ وہ ابدان باردہ میں بہت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے اور خون بن جاتا ہے لیکن ابدان حارہ یا بس میں صفراء میں مستحیل ہو جاتا ہے۔

اور بعض غذائیں ایسی ہوتی ہیں جن میں متضاد قوتیں جمع ہوتی ہیں جیسے کرنب اور عدس کہ یہ ایسے اجزاء سے مرکب ہیں جو متضاد قوتیں رکھتی ہیں کہ ان کا جرم تو قابض ہوتا ہے لیکن ان کا پانی دست آور ہوتا ہے۔ اور جب پانی کے ساتھ کھائی جائیں تو اگر طبیعت سریع الانطلاق ہو تو دست لاتی ہیں اور اگر طبیعت اس کے برخلاف ہو تو تبض کرتی ہیں... اسی لیے غذائے واحدہ کسی شخص کی تندرستی میں محمد و معاون ہوتی ہے اور کسی کو اور بیمار کر دیتی ہے۔ جیسا کہ مصنف لکھتا ہے «مثل الکرنب والعدس لانہما مرکبا الاجزاء فیہما قوتان متضادتان فماءھما مسھل وجرمھما قابض ومتی اکلا مع ماءھما فان وجد الطبع سریع الانطلاق اطلق وان وجدا علی خلاف ذالک امسکا... ولذالک قد یوجد غذاء واحد مصحّی البدان ومرضا للآخر۔»

انسانی غذاؤں کے تفصیلی بیان کے بعد وہ پانی کے ذکر اور تفصیلی بحث میں آتا ہے کہ پانی کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسا پانی مفید ہے اور کونسا مضر ہے۔ پانی میں کیا کیا خصوصیات ہیں۔

خالص پانیوں کے ذکر کے بعد پھلوں وغیرہ کے پانیوں کا ذکر کرتا ہے۔ مثلاً انار کا پانی، سیب کا پانی۔ انگور کا پانی وغیرہ۔

پانیوں کا بیان اس طرح شروع کرتا ہے «قد جرت العادۃ بان یسمی کل ما یشرب شرابا والشراب بالحقیقۃ ھو الشئ الذی اذا طبخ لم ینعقد منہ شئ وصار جمیعہ بخارا ولم یبق لہ طعم او کیفیۃ اخری وشانہ ان یرق الطعام وینفذہ مرکبا فقط کالماء فاما ما یبقی لہ ثفل او ینعقد منہ شئ اذا طبخ او لہ کیفیۃ اخری فھو الی الطعام اقرب منہ الی شراب وبالدواء شبہ بالماء کالالبان ورُبوب الفواکہ ومیاھھا وما یتخذ من الحبوب والثمار وان کانت ھی تیسر مسدّ الماء فی بعض الاحوال وتقوم مقامہ فالماء ھو اصل الاشربۃ کلہا وسماہ اللہ تعالٰی شرابا وجعلہ قواما لکل ما النشاء فی ھذا العالم وھو شرابا مشترکا لجمیع الحیوان لا یستغنی عنہ شئ منہا فی قوام حیاتہ» کہ عام طور سے جو چیز

Marfat.com

کے کام آتی ہے اسے اشربہ میں سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ اصل اشربہ وہ چیز ہے کہ جب آگ پر پکائی جائے تو سب کی سب بخارات بن کر اڑ جائے اور اس کے کچھ بھی اجزا جم کر ثفل نہ بن جائیں اور نہ اس میں مزا ہو نہ دوسری کیفیت۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ غذا کو پتلا کردے اور یہ صفت صرف خالص پانی میں پائی جاتی ہے لیکن جس چیز میں پکانے پر ثفل باقی رہے یا کچھ اجزا جم جائیں یا اس میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ اشربہ کے بجائے غذا اور کھانے کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے اور پانی کے مقابلہ میں دنیا سے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔ جیسے دودھ، رب، فواکہ اور میووں، پھلوں اور حبوب کے پانی تو یہ اگرچہ بعض مقام پر خالص پانی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں لیکن اصل پانی جو کہ اصل اشربہ ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے شراب کا نام دیا ہے اور جس سے اس عالم کی پیدا کردہ ہر چیز کا باعث قوام بتایا ہے اور جو کہ انسان حیوان ہر ایک کے پینے کی چیز ہے جس سے کوئی بھی مستغنی نہیں ہو سکتا وہ صرف خالص پانی ہے۔

اغذیہ اور اشربہ کے تفصیلی اور سیر حاصل بیان کے بعد مصنف مذکور مشمومات اور خوشبوؤں کا ذکر کرتا ہے کہ خوشبوئیں تقویت اور غذائے روح میں داخل ہیں۔ مشمومات کے فوائد دلائل سے ثابت کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ ولذلک رای الاطباء ان یستعینوا فی حفظ الصحۃ و اعادتہا بالمشمومات والمشموم فان تاثیر عجیب فی الابدان والانفس۔ اسی لئے اطباء نے حفظ صحت اور اعادہ صحت کے سلسلہ میں مشمومات سے مدد حاصل کی ہے کہ مشمومات عجیب تاثیر رکھتے ہیں ابدان اور انفس کے لیے۔ اور لکھتا ہے کہ والعلیل الی تقویۃ طبیعتہ بالروائح الطیبۃ احوج من الصحیح کہ بیمار اپنی طبیعت کی تقویت کے لیے مشمومات اور خوشبوؤں کا زیادہ ضرورتمند ہے تندرست کے مقابلہ میں۔

مصنف مذکور اغذیہ اشربہ اور روائح کے تفصیلی بیان کے بعد شہد، سرکہ اور سکنجبین کا بیان کرتا ہے۔

زیر نظر مخطوطہ بس یہاں تک ہی ہے اور رسالہ بالکل ختم نہیں ہوا ہے بلکہ عبارت ادھوری رہ گئی ہے لیکن چونکہ جن عنوانوں پر یہ رسالہ مشتمل ہے وہ سب ہی پورے ہو چکے ہیں۔ اس لیے خیال کیا جاتا ہے کہ شاید صفحہ آدھا صفحہ ہی باقی بچا ہے پھر بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ زیر نسخہ ناتمام ہے لیکن یہ مخطوطہ ٹونک کے مشہور کتب خانہ میں بھی نہ ہو ہے اور دوسری کتب خانوں میں بھی مل جائے گا جن سے یہ کمی پوری ہو جائیگی۔

Marfat.com

ہمیں اس رسالہ عجیبہ کے تعارف سے مقصود یہ ہے کہ یہ رسالہ ایسا ہے جسے ہر طبیب کو پڑھنا چاہیئے۔ اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا ہے۔ اگر عربی سے اردو ترجمہ کرکے شائع کیا جائے تو بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ فی زمانہ ہمارے اطباء خاص طور سے جدید و نوجوان اطباء اور آئندہ ہونے والے اطباء عربی زبان سے بہت حد تک نابلد ہیں بلکہ فارسی سے بھی کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے اس لیے ہمارے لیے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ ہم قدیم طبی ذخیرہ کو عربی اور فارسی سے اردو میں منتقل کریں اور اس طرح قابل استفادہ بنائیں۔

کل پٹنہ پہنچنے کے بعد پھلواری شریف جانا ہوا وہاں خانقاہ مجیبیہ کی لائبریری دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا تو معلومات میں اس طرح اضافہ ہوا کہ ہم نے دیکھا کہ وہاں اس کا فارسی ترجمہ موجود ہے اور یہ ترجمہ تراب علی ابن سید علی کریم رضوی بلگرامی نے ۱۲۵۷ھ میں کیا ہے جو کہ ۱۲۹ صفحات پر مشتمل ہے اور غالباً آخر سے مکمل نہیں ہے۔

ہمارے پیش نظر مخطوطہ جسے مطالعہ کرکے یہ تعارف پیش کیا وہ مولوی حکیم احمد حسن خاں صاحب مفتی لوہچم ۔ ۔ ۔ تیم ۔ ۔ پور کے کتب خانہ کا ہے۔

یہ رسالہ اس عبارت سے شروع ہوتا ہے: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولنا المصطفےٰ وآلہ اجمعین وبعد فان اللہ تعالیٰ لما خلق نوع الانسان اعدل مزاجا من جمیع الحیوانات وجعل ذالک الاعتدال عریضا غیر محصور فی حد ضیق فلذلک اختلاف صورھم وطبائعھم وامزجتھم واخلاقھم بخلاف سائر الحیوانات وجب ان یکون اغذیتھم بنفسہ کثیرۃ الاصناف۔

اور یہ عبارت اس کی آخری عبارت ہے: الفقاع۔ قد تغیر اسم اتخاذ الفقاع عما کان فی القدیم لانھم قد اتخذوہ من خبز الحواری ومن الارز ومن دقیق الشعیر فما اذا اکثروا فیہ من الافادیۃ ولذالک وصفہ قوم منھم وقوم ۔ ۔ ۔ یکرھون ۔ ۔ ۔

رسالہ اصول تراکیب

یہ رسالہ ادویہ مرکبہ اور ترکیب ادویہ مرکبہ کے سلسلہ میں نجیب الدین سمرقندی مذکور کی تصنیف

Marfat.com

ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ دوائے مرکب کی کب اور کس حالت میں ضرورت ہوتی ہے اور کس طرح۔ جب ایک دوا کو دوسری دوا سے ترکیب دی جاتی ہے تو ان میں کن کن امور کے خیال کی ضرورت ہے اور اس کے اصول و ضوابط کیا ہیں۔

یہ رسالہ بھی عربی زبان میں ہے اور ۱۹ بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلا باب اشربہ اور ربوب میں دوسرا معجون اور جوارشات میں تیسرا حبوب و ایارجات میں چوتھا مطبوخات اور منقوعات میں پانچواں حقنہ اور شیافات میں چھٹا ادویات سقیات میں ساتواں لعوقات میں آٹھواں اقراص میں نواں سفوفات میں دسواں اطلیہ اور ضمادات میں گیارہواں روغنیات اور ادہان میں بارہواں ادویہ عین شیافات، برودات، ذرورات، قطورات میں تیرہواں مراہم اور ذرورات میں چودھواں سنونات میں پندرہواں غرغرے میں سولہواں مربیات میں سترھواں سعوطات عطوسات بخورات اور شمومات میں اٹھارہواں نطولات میں انیسواں ادویہ شعر میں۔

ہماری معلومات کی حد تک یہ رسالہ اب تک طبع نہیں ہوا ہے [illegible] ہو کر طبع کیا جائے۔

زیر نظر مخطوطہ سائز ۱/۲ ۵ × ۱۰ کے صفحات ۵۸ پر مشتمل ہے اور حکیم [illegible] ٹونکی مقیم جے پور کے کتب خانہ کا ہے اور یہ مخطوطہ ٹونک کے مشہور کتب خانہ میں بھی موجود ہے پھلواری شریف کی خانقاہ مجیبیہ میں بھی بہت اچھے خط میں ابو الحسن ابن ابو الخازی کا [illegible] کا مکتوبہ موجود ہے یہ مخطوطہ اس طرح شروع ہوتا ہے:۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین قال العلامۃ نجیب الدین السمرقندی قدس اللہ روحہ [illegible] الواجب علی کل ذی لب ان یتقرب الی اللہ تعالیٰ و یتوسل الیہ بعمل ما [illegible] من القربات و حسن الوسائل۔

رسالہ ادویہ مفردہ

یہ بھی نجیب الدین سمرقندی کا عربی زبان میں رسالہ ہے جس میں صفات و خواص ادویہ مفردہ کا بیان حروف ابجد کی ترتیب سے ہے مثلاً حرف الف میں اکلیل، آس، اقاقیا، اسقیل وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

حرف یا میں بلسان بھی بلا در حرف جیم میں جنطیانہ جوز ہندی غرضیکہ خواص ادویہ بہت بہتر طریقہ سے بیا
کئے ہیں اور اس کے بعد ـــــ ادویہ مسہلہ کا تعقیب سے بیان ہے کہ کون کونسی دوا کس عادتک مسہ
ہے اور اس میں کیا منافع اور کیا مقدار ہیں اور کس مزاج میں کونسی دوائے مسہل استعمال ہوسکتی ہے ۔ اد
مسہل ۲۹ ذکر کی گئی ہیں اور ادویہ مفردہ کل ۳۰ ذکر کی ہیں ۔ یہ رسالہ اس لائق ہے کہ اردو میں ترجمہ ہو کر شا
جو مخطوطہ میرے پیش نظر ہے وہ حکیم احمد حسن خاں صاحب مفتی کے کتب خانہ کا ہے جس کا
۵/۲ × ۱۰ × ۱۱ اور ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے ۔

اوّل اس طرح ہے:

"الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ علے نبیہ محمد وآلہ اجمعین ذکر الاد
المفردۃ المستعملۃ وخواصہا وافعالہا الخاصۃ بہا المنسوبۃ الیہا المشہو
بہا"۔

آخر اس طرح ہے:

"اذا انشر مع قشرۃ وعصر بالید مع شحمہ واخرج ماءہ اخرج
الصفراء وینبغی ان یکون المعتصرۃ الحلو والحامض معاً لانہ ابلغ فی الاسہا
ولطیفۃ الحرارۃ واللّٰہ اعلم بالصواب ـ

(۲)

ٹونک کے چند اہم مطب اور رسالے

مطب حکیم سید علی حسن صاحب امروہوی

یوپی کا وہ مقام جہاں طب یونانی کے ماہر و اعلےٰ حکیم پائے جاتے تھے ۔ اسی شہر کے ایک
نہایت فاضل و کامل تھے جسے طبی دنیا میں حکیم سید علی حسن امروہوی کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ جو خا
سادات کے فرد شہیر اور حکیم بزرگ تھے ۔ جسے سلم ریاست ٹونک راجپوتانہ میں بزمانہ نواب ابراہیم علی خا
صاحب رئیس چہارم بطور طبیب خاص اور بیماران شہر کے طبیب بنے رہنے کا بہت طویل زمانہ تک

Marfat.com

ٹونک میں قیام کا وقت طاہے جن کا مطب کثرت رجوعات کے سبب نہایت مشہور تھا۔

حکیم سید علی حسن صاحب امروہوی حکیم سید نثار علی صاحب کے صاحبزادے تھے (جن کا مطب۔ قرابادین، رسالہ امراض نسائی اور طریق مطب محفوظ و موجود ہیں)۔ ان کے اجداد میں حکیم سید غلام عسکری ابن حکیم سید بخش اللہ ابن مولوی سید محمد ابن سید شاہین وغیرہ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب امروہوی کا خاندان پشتوں سے طبی خاندان تھا۔

حکیم صاحب کے بہت شاگرد و تلامذہ تھے۔ خاص طور سے ہمارے حقیقی نانا حکیم مولوی قاضی عبدالحلیم صاحب بھی تھے اور مطب حکیم سید علی حسن صاحب مذکور موصوف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

مطب حکیم صاحب مذکور بہت اہم مطب ہے اور بشکل قرابادین امراض کی ترتیب سے مرتب و مدون ہے اور چند بابوں پر مشتمل ہے جیسے امراض سر۔ امراض چشم۔ امراض اذن و انف وغیرہ وغیرہ۔

ہر باب میں مرکبات معمولہ۔ اطریفل۔ حبوب۔ سفوف۔ معجون۔ ضماد۔ طلا۔ مطبوخ اور نقوع وغیرہ وغیرہ کا ذکر ہے اور مجرب و معمول نسخے درج ہیں۔ اس زمانہ کی روش کے حساب سے ترکیب نسخہ فارسی زبان میں ہے۔ مطب مذکور اب تک چھپا نہیں ہے۔ میرے خیال میں اہم مخطوطہ قابل اشاعت ہے۔

زیر نظر مخطوطہ سائز ۷ × ½۱۰ انچ ہے۔ صفحات ۲۳ امیں اور حکیم مولوی عبدالحلیم صاحب مذکور کے دست مبارک سے لکھے ہوئے مخطوطے سے خود میرا نقل کردہ ہے۔

مخطوطہ مذکور اس طرح شروع ہوتا ہے:

"ایارج فیقرا نافع بلغم و نزلہ و استرخا و تمامی امراض سر و ثقل زبان و درد مفاصل و درد معدہ و قولنج۔"

اور اس عبارت پر ختم ہوتا ہے۔

معجون معصفر جہت فساد خون و سودا و بلغم و جوشش سر نافع و سر بجاوہ اطفال وغیرہ را نافع مجرب و معمول است پوست ہلیلہ زرد پوست بلیلہ کابلی پوست ہلیلہ ہلیلہ سیاہ آملہ منقےٰ شاہترہ کشنیز خشک گل عصفر بسفائج برگ حنا صندل برگ اسنار ہا گلوئے سبز زیرہ سفید کشنیز سبز برابر بہ عسل خالص دو چند بدستور مرتب سازند و بقدر مناسب استعمال کنند و تا یک نیم تولہ بخورند۔

Marfat.com

مطب ہفت روزہ

طب یونانی کا وہ نادر و مفید مخطوطہ ہے جسے آج سے تقریباً ایک صدی پہلے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس کے مطالعہ سے کامیاب علاج کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ مرض کی تشخیص کا سراغ ملتا ہے۔ تجویز نسخہ کا ڈھنگ جانا جاتا ہے۔ 'مطب ہفت روزہ' کا تعلق حکیم سید علی حسن صاحب امروہوی سے جن کے مختصر حالات مطب علی حسن صاحب کے ضمن میں پہلے ذکر کیے ہیں۔ چونکہ آپ کا مطب [illegible] تھا اور آپ کے مطب میں خواص و عوام کا جمگھٹا رہتا تھا۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا دی تھی۔ مطب میں نسخہ نویسی کا کام حکیم صاحب موصوف کے ذریعہ فارغ شدہ حکما انجام دیتے تھے اور صاحبان علم و حکمت اس ذات گرامی سے وابستگی اپنے لئے حصول کمال کا ذریعہ سمجھتے تھے جس زمانہ میں یہ کتاب لکھی گئی اس وقت اس سردار طب کے مطب میں متعدد اطبا نسخہ نویسی کی خدمت انجام دیتے تھے جن میں حکیم محمد صاحب، حکیم مہدی میاں اور دیگر۔ حقیقی نانا حکیم مولوی قاضی عبدالحلیم صاحب وہ مخصوص حضرات ہیں جو اس مطب کی بدولت اپنے وقت کے مشاہیر شمار ہوتے ہیں۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشہور علمی دینی اور طبی خانوادے کے فرد تھے جو پیڑھیوں اور نسلوں سے علوم سے مالامال رہا ہے۔ حکیم صاحب کے عالم دین فاضل طبیب اور صاحب قلم شاگرد نے مطب کی حاضری کے دوران اپنے حصہ میں آئے ہوئے اور لکھائے ہوئے مریضوں کے نسخے مع حالات مرض اپنے اس رسالہ میں جمع کئے ہیں لیکن یہ صرف سات روز تک یہ سلسلہ چلا ہے اور مطب مذکورہ میں صرف سات دن کے مریضوں کے حالات و نسخے درج ہیں، اس لئے اس مطب کا نام ہی ہفت روزہ رکھ دیا ہے۔

۵۷ صفحے میں مختلف النوع ۱۱۳ بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں جن میں تقریباً ایک صد مرکب نسخہ جات درج ہیں۔ آج کے زمانے میں جوش دینے بھگونے اور ہر روز تیار کرنے کی دواؤں کا استعمال بارگراں ہے۔ اس الجھن و پریشانی کو دور کرنے کا عمل اس امروہوی نابغہ کے مطب میں سو سال پہلے عملی طور پر انتہائی کمال پر نظر آتا ہے۔ یکم جمادی الاول ۱۳۱۲ھ روز شنبہ سے یہ رسالہ شروع ہو کر سات دن پورے ہوتے ہیں ۷ جمادی الاول بروز جمعہ ختم ہو جاتا ہے۔ موسم گرما کے امراض عموماً اور دیگر موسموں کی بیماریاں اس وقت میں علاج پذیر ہوتی ہیں۔ فساد خون اور سوداوی امراض کا کامیاب علاج کیا گیا حوامل و غیر حوامل کے استحاضہ کو روکا گیا ہے۔ حمل کو اسقاط سے بچا کر ولادت کاملہ تک پہنچانے کو عمل میں

Marfat.com

ہے۔ آتشک، جریان، سوزاک، اورام احشا، وجع المفاصل، نزمن، حمی، مروارید، ضعف دماغ، برد سقطہ، ضعف بصر، فالج، لقوہ، شقیقہ، حصبہ، جدری، اسہال اور دیگر کثیر بیماریوں کو ختم کر کے مریض صحت سے ہم کنار کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں مفید، مجرب و مزیل نسخہ جات جنھیں لوگوں نے مخفی کیا ہوا تھا بے کم و کاست لکھدیا ہے۔ شربت زرشک کیوڑہ والا۔ شربت زرشک تمری۔ شربت گاؤزبان۔ شربت نزمہ بارطی۔ شربت گوندی۔ کارطمی خس والا۔ کارطا بنیشہ والا۔ کارطا چھالوں والا۔ نوشدارو جدواری۔ دوائے اقاقیا۔ دوائے بوجز معجون حیار البدنی خاص نسخے میں۔

زیر نظر مخطوطہ کا سائز ۷ × ۱۰ اور صفحات ۵۰ ہیں۔ مرتب رسالہ حکیم قاضی عبدالحلیم صاحب کے دست مبارک سے لکھے ہوئے مخطوطہ سے یہ ماخوذ کا نقل کردہ ہے۔

اس طرح شروع ہوتا ہے:

"بعد حمد و صلاۃ فقیر عبدالحلیم کمترین شاگردان مولانا و مرشدنا جناب حکیم سید علی حسن صاحب مدظلہ امروہوی می گوید درین جزو زمان کہ تاریخ یکم جمادی الاول ۱۳۱۲ ہجری ہست"۔

ختم اس طرح ہوتا ہے:

"روز چہارم ماء الجبن شربت سکنجبین روز پنجم ماء الجبن شربت سکنجبین بدستور واللہ اعلم
۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۳ ماشہ ۱۵ ماشہ ۱۵ ماشہ

وعلیہ اتم۔

کافی بیاض موسوم بہ مطب حکیم سید دائم علی خانصاحب

ٹونک کے مشہور حکیم علامۃ الہند حکیم سید برکات احمد صاحب کے خاندان کی مشہور بیاض ہے جو "کافی بیاض" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بیاض حکیم صاحب کے والد حکیم سید دائم علی صاحب نے جمع کی تھی اس کے بعد حکیم سید برکات احمد صاحب نے کافی اضافہ کر کے قرابادین کی شکل میں تیار کیا جس میں ان کے صاحبزادے حکیم سید محمد احمد صاحب عرف حکیم محمد میاں نے چند نسخوں کا اضافہ کیا اور اس کے نسخے ایسے مجربات بن گئے کہ حکیم سید صاحب کے پاس جو بھی اطبا مطب میں خائف ہوتے حکیم صاحب اس بیاض کی نقل کی انھیں اجازت دیتے اور وہ اس بیاض کی نقل کر کے اپنے اپنے شہروں میں لے جاتے اور اسے مدار مطب جانتے۔ اس لئے اس زمانہ میں اسے خاص شہرت حاصل ہو گئی۔ چونکہ حکیم صاحب کے تلامذہ کا سلسلہ

Marfat.com

پورے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان، افغانستان وایران وغیرہ تک پھیلا ہوا تھا۔

زیر نظر مخطوطہ کا سائز ۶½ × ۸½ ہے تقریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے جیسا اس زمانہ میں رواج تھا نسخے کی ترکیب فارسی زبان میں ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب سے اطریفلات معجونات سفوفات لعوبات۔ حبوبات وغیرہ کے ہزاروں معمول مطب نسخے درج ہیں۔

علامہ حکیم سید برکات احمد صاحب کے شاگرد حضرت حکیم مولوی عثمان خاں صاحب نے حکیم صاحب سے فراغت طب کے بعد حکیم صاحب کی اجازت سے اصل نسخہ سے اسے نقل کیا اور حسب دستور سابق جب میں نے حضرت موصوف سے فراغت طب حاصل کی جو رشتہ میں میرے حقیقی ماموں بھی ہوتے تھے تو مجھے بھی اس بیاض کی نقل کی اجازت ملی۔ زیر نظر یہی نسخہ ہے جو خود میں نے اپنے قلم سے نقل کیا ہے اس بیاض میں بہت سے نسخے ایسے ہیں جن میں صاد کا اشارہ ہے۔ یہ نسخے بہت مجرب و کامیاب ہیں۔

اس بیاض میں جتنے نسخوں میں جن کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ حکیم عزیز اللہ خاں مرحوم والد حضرت حکیم ذکاء اللہ خاں ۲۔ حکیم شریف خاں ۳۔ داؤد انطاکی ۴۔ حکیم علوی خاں ۵۔ حکیم ارشد ۶۔ حکیم غلام نجف خاں ۷۔ حکیم نور عالم خاں ۸۔ حکیم میر ماشاء اللہ خاں ۹۔ مولوی مجتبیٰ صاحب ۱۰۔ حکیم عبدالہادی صاحب شاہجہاں آبادی ۱۱۔ میر قادر علی ۱۲۔ ابراہیم عطار ۱۳۔ حکیم غلام نقشبند خاں ۱۴۔ شیخ محمد مجاہد دہلوی ۱۵۔ سید شیر محمد خاں ۱۶۔ حکیم عسکر علی خاں شہید ۱۷۔ شیخ الرئیس ۱۸۔ حکیم محمد رضا ۱۹۔ حکیم فتح اللہ خاں ۲۰۔ عابد سرہندی ۲۱۔ حکیم قدرت خاں ۲۲۔ حکیم محمد ارزانی ۲۳۔ حکیم نقی لاہوری ۲۴۔ خواجہ میر درد ۲۵۔ حافظ داؤد خاں ۲۶۔ حکیم واصل خاں ۲۷۔ حکیم شرف الدین خاں ۲۸۔ ثابت ابن قرہ ۲۹۔ محمد زکریا ۳۰۔ جالینوس ۳۱۔ حکیم سکندر علی ۳۲۔ اشرف یار خاں ۳۳۔ حکیم بھیروں سنگھ ۳۴۔ مولانا شمس الدین دہلی ۳۵۔ حکیم عماد الدین ۳۶۔ حکیم صادق علی خاں ۳۷۔ حکیم جلال الدین ۳۸۔ حکیم نور علی صاحب (۳۹) حکیم محمود خاں مرحوم دہلوی ۴۰۔ حکیم نور عالم ۴۱۔ حکیم سعد اللہ گیلانی ۴۲۔ حکیم نصیر الدین ۴۳۔ والد حکیم شریف خاں ۴۴۔ حکیم محمد جعفر مرحوم اکبرآبادی۔

اس بیاض میں جن کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔

۱۔ شرح عابد سرہندی ۲۔ علاج الامراض ۳۔ معمولات حکیم صادق علی خاں ۴۔ قرابادین جلالی

Marfat.com

۵ قرابادین کبیر ۶ شرح حکیم علی گیلانی ۷ ———— ۸ معالجات قانون ۹
بیاض قدیم ۱۰ تالیف قدما ۱۱ منہاج ۱۲ قانون ۱۳ مخزن الفوائد ۱۴ ذخیرہ
۱۵ تجربات معتمد الملک ۱۶ ———— ۱۷ قرابادین حکیم علوی خاں ۱۸ دستور الاطبار
۱۹ مطب حکیم کاظم علی خاں ۲۰ سدیدی ۲۱ ذخیرہ اکبر شاہی ۲۲ طب ہندی ۲۳
طب کشمیریہ ۲۴ شفاء الاسقام ۲۵ مفید الاجسام ۲۶ خلاصۃ الطب ہندی ۲۷ قرابادین قانون
۲۸ طب اکبر ۲۹ مجربات حکیم داؤد انطاکی ۳۰ قرابادین عربی علوی خاں ۳۱ جمع الجوامع
۳۲ بیاض ۳۳ تحفہ ۳۴ کتاب الالسع ۳۵ مجموعہ ۳۶ قرابادین کرامۃ الشفا ۳۷ قرابادین
نادری ۳۸ ترویح ۳۹ گنج بادآورد ۴۰ معالجات تیسیلی ۴۱ قرابادین قلانسی ۴۲ منزہیۃ
۴۳ مجربات حکمائے قدیم ۴۴ مجربات قدیمی ۴۵ بیاض بعض حذاق ۴۶ زاد غریب ۴۷
شرح قرابادین قانون ۴۸ طب شاہی ۴۹ حاوی کبیر ۵۰ طب اکبر ۵۱ قرابادین معصومی
۵۲ جامع ابن بیطار ۵۳ قرابادین ابن تلمیذ ۵۴ شرح اسباب والعلامات ۵۵ تالیف
مولانا شمس الدین رودیلی ۵۶ تذکرہ ۵۷ معدن ۵۸ ذکائی ۵۹ غنا منی ۶۰ مجموعہ بقائی
۶۱ کامل الصناعۃ۔

کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے:

"علم الکتاب مرکبات کہ در مستعمل می شوند طریق کشتیزی تالیف حکیم ذکاء اللہ خاں در دفع خفقان حار دفع بخارات صاعدہ از معدہ و مراق و تقویت دل و معدہ"

اختتام اس طرح ہے:

"یاقوتی مفرح بارد منقول از قرابادین قادری یادستے تیغ مروارید بدسرخ کہربائے شمعی یاقوت سرخ بشیب سبز الی آخرہ"

۵۵

Marfat.com

حکیم علیم الدّین بلخی

اَدویہ تریاقیہ پر ایک نادر مخطوطہ

تحفۂ سلیمانی

تعارف رسالہ : زیر بحث و نظر رسالہ جس کا نام "تحفۂ سلیمانی" ہے ایک اہم اور نادر مخطوطہ ہے، جو دارالمعلومات بلخیہ فتوحہ پٹنہ کی زینت ہے۔ یہ کسی قدر کرم خوردہ ہے مگر اس کی ضروری اور کارآمد عبارتیں بآسانی پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے اوراق سفید اور دبیز ہیں۔ اس کا حجم طولانی ۷ ½ انچ اور عرضی ۴ ½ انچ ہے۔ اوراق کی تعداد ۴۱ ہے۔ یہ رسالہ ایک اور ماقبل کے رسالہ سے وابستہ اور جڑا ہوا ہے جس کا نام "عین الحیوٰۃ" ہے۔ چونکہ دونوں رسالوں کا کاغذ اور روشنائی ایک ہی ہے اور اوراق کی تعداد بھی دونوں رسالوں کی کل ملا کر (جو ایک ساتھ مجلد ہیں) ۱۷ ہے، قدیم خط میں لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دونوں رسالے ایک ہی کاتب کے دستِ قلم کے مرہونِ منت ہیں۔ ہر دو رسالوں کا خط پاکیزہ اور نستعلیق ہے۔ دونوں رسالوں کا مصنف ایک ہی ہے جس کا نام محمد ہاشم بن محمد طاہر طہرانی ہے۔

ندرت رسالہ : مذکورہ بالا دونوں رسالوں میں سے مجھے صرف "تحفۂ سلیمانی" کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ یہ رسالہ قدیم ترین نسخوں میں سے ہے جس کی طباعت ابھی تک عمل میں نہیں آئی ہے۔ مصنف نے شروع رسالہ میں حمد، صلوٰۃ اور چند تمہیدی کلمات کے بعد اس رسالہ کو ایران کے مشہور بادشاہ شاہ سلیمان صفوی الموسوی کے نام سے ہدیہ پیش کرتے ہوئے ان کی مقبولیت کی درخواست کی ہے اور اس رسالہ کا سن تصنیف ۱۰۷۹ھ لکھا ہے، جو بقول مصنف "تحفۂ سلیمان" (تحفہ اخیر کلمہ میں تا کے ساتھ) کے اعداد سے نکلتا ہے۔ شاہ سلیمان صفوی کا دور ۱۰۷۷ھ سے ۱۱۰۵ھ تک کا ہے۔ اس رسالہ پر کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ مگر سنہ کتابت ماقبل کے منسلک رسالہ "عین الحیوٰۃ" پر اس طرح درج ہے :

> "این رسالہ موسوم بعین الحیوٰۃ در روز پنجشنبہ ہشتم، ماہ یازدہم، از ماہ ہائے سال ششم
> از عشر دہم، بعد از الف، از ہجرت نبویہ علیٰ ہاجرہا الف الف الثناء والتحیۃ سمت

Marfat.com

وصورتِ اتمام پذیرفت" (یعنی ۸ ذی قعدہ ۱۰۹۶ھ)

مصنف کے سال تصنیف، رسالہ کے سن کتابت، اور شاہ سلیمان صفوی کے دور کو غور کرنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تینوں سنہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ قریب ہیں اور سال پر جبکہ کاتب کا نام درج نہیں ہے اور پھر سنہ تالیف اور سنہ کتابت کے درمیان صرف ۱۷ ہی سال کا فرق ہے تو کیا عجب کہ یہ رسالہ خود مصنف ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا بھی ہو۔ اس رسالہ کے دیگر نسخوں کا سراغ مجھے ٹھیک طرح پر نہیں مل سکا۔ صرف دو نسخوں کا علم ہو سکا ہے۔ ایک نسخہ رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔ مگر اس پر سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ اور دوسرا نسخہ انڈیا آفس لندن میں ہے، جس پر سنہ کتابت ۱۱۲۹ھ لکھا ہوا ہے، جو بہر حال زیر بحث نسخہ کے بعد ہی کا ہے۔

افسوس ہے کہ مجھے مصنف کے حالات کا پتہ تلاش و تفحص کے باوجود نہ چل سکا۔ انڈیا آفس کے کیٹلاگ میں اس مصنف کے متعلق صرف "ایران کا ایک طبیب" لکھا ہوا ہے۔

اہمیتِ رسالہ: (۱) مصنف نے جدوار اور فادِزہر سے متعلق اس رسالہ میں بحث کرتے ہوئے سبب تالیف یہ بیان کیا ہے:

"ادویہ تریاقیہ میں کوئی اور دوا ان کے مقابلہ کی نہیں ہے۔ اور ان دونوں دواؤں کے بعد مومیائی کا بھی درجہ ہے مگر افسوس ہے کہ ان ادویہ پر فارسی زبان میں ایسا کوئی رسالہ موجود نہیں ہے جس سے خواص و عوام سب ہی مستفید ہو سکیں۔ اس لئے میں اس رسالہ کو انہیں نفع پہنچانے اور ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں"۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فارسی زبان میں اس موضوع پر یہ پہلا نفع بخش رسالہ ہے۔

(۲) مصنف نے اس رسالہ میں مستند ماخذ کے بھی حوالے دیئے ہیں۔ چنانچہ شیخ الرئیس بو علی سینا کی "القانون" یحییٰ بن جزلہ کی "منہاج البیان" ابن بیطار کی "کتاب الجامع فی الادویہ المفردہ" شیخ یوسف بغدادی کی "جامع بغدادی" ابن التلمیذ کی "المغنی" وغیرہ جیسی اہم کتابوں کے جا بجا حوالجات دے کر رسالہ کو بہت وقیع اور اہم بنا دیا ہے۔

(۳) مصنف نے بعض بعض مقامات پر ذاتی تجربات بھی بیان کیے ہیں۔ چنانچہ ایرانی جدوار کے سلسلہ میں "کندہ و دیدہ" اور ہندی جدوار کے سلسلہ میں "فقیر بعضے از جدوار ہندی را با این

Marfat.com

وصدقنا دیدہ و تجربہ نمودہ نفع واثر تمام اندازہ ملاحظہ کردہ " یا بعض دوسری دواؤں کے سلسلہ میں "من مکرر تجربہ کردہ" یا " اکثرایہا بہ تجربہ معلوم شدہ" وغیرہ جیسے جملے تحریر کردیے ہیں جن سے پوری طرح یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کی بہت سی باتیں ذاتی تجربات ومشاہدات پر مبنی ہیں، نہ کہ سُنی سنائی باتوں پر۔

مشتملاتِ رسالہ : مصنف نے اپنے رسالہ کو تین بابوں پر مشتمل قرار دیا ہے۔

(۱) **پہلا باب :**۔ جدوار کے بیان میں جس کی مندرجہ ذیل فصلیں ہیں:۔ (۱) جدوار کی حقیقت وماہیت اور مزاج کے بیان میں۔ (۲) جائے پیدائش کے بیان میں اور اس سے متعلق اختلاف کا ذکر۔ (۳) جدوار کے نیک وبد سے متعلق۔ (۴) اس کے اصلی ہونے کی شناخت کے متعلق (۵) اس کے ان خواص کے متعلق جو زہروں کے تریاق ہیں (۶) اس کے ان خواص کے متعلق جو قلب کے لئے مفرح ومقوی ہیں۔ (۷) دیگر افعال وخواص کا ذکر۔ (۸) جدوار کے ذریعہ کسی افیون کے عادی کو افیون چھڑانے سے متعلق۔ (۹) بیش کے متعلق (جس کا اہم تریاق جدوار ہے)۔ (۱۰) بیشِ موش کے متعلق۔

(۲) **دوسرا باب :**۔ فادزہر کے بیان میں جو پانچ فصلوں پر منقسم ہے:۔ (۱) فادزہر کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کا ذکر (۲) فادزہر حیوانی کی تمام قسموں اور منافع کا بیان (۳) فادزہر معدنی کے متعلق (۴) حجر الحیہ کا ذکر (۵) نارجیل دریائی کا ذکر۔

(۳) **تیسرا باب :**۔ مومیائی سے متعلق ہے جس کی تین فصلیں ہیں:۔ (۱) مومیائی کی اقسام کا ذکر (۲) اس کے نیک وبد کا ذکر (۳) اس کے افعال وخواص کا ذکر۔

اس جگہ اس مختصر سے مقالہ اور مختصر سے وقت میں ہر ایک باب اور ہر ایک فصل پر تفصیلی بحث ممکن نہیں۔ اس لئے چند خاص باتیں جو اخذ کرسکا ہوں وہ پیش خدمت ہیں۔

(۱) **بیان جدوار :**۔ اس باب سے متعلق خصوصی امور تلخیص کے ساتھ ذیل میں درج

۱۔ اس لفظ جدوار کو زدوار (فارسی) کا معرب بتاتے ہوئے اور دیگر مختلف نام گناتے ہوئے مصنف نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسے ہندی میں "نربسی" اس لئے کہتے ہیں کہ یہ "دافع سم" ہے جو اس لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے۔ نیز بیش کے قریب ہی جدوار پیدا ہوتی ہے جو بیش کی خصوصی تریاق ہے۔

Marfat.com

(۲) سعد کوفی اور بیش سے اسے شکلاً مشابہ قرار دیتے ہوئے ہر سہ ادویہ کے شناختی فرق کو بہت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

(۳) صاحب منہاج البیان، صاحب تقویم الابدان اور شیخ الرئیس بوعلی سینا کے اقوال کی تائید کرتے ہوئے اسے درجہ سوم میں گرم و خشک قرار دیا ہے۔

(۴) منبت جدوار کو بیان کرتے ہوئے مصنف نے سب سے بہتر خطائی (علاقہ چین) کو قرار دیا ہے۔ اس کے بعد تبتی اور پھر اس کے بعد ہندوستانی کو، اپنے علاقہ کی خراسانی جدوار کو بھی مصنف نے استعمال کیا ہے مگر اسے عمدہ قرار نہیں دیا ہے۔ اس جگہ مصنف نے سختی سے اس خیال کی بھی تردید کی ہے کہ بیش کا پودا چونکہ جدوار کے قریب ہی اُگتا ہے اس لئے جدوار اس مقام کے بیش کے سمی افعال کو بے اثر یا کمزور بنا دیتی ہے۔

(۵) اصلی و نقلی جدوار کے فرق کو بہت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ نقلی جدوار جو رنگ چڑھا کر یا دوسری مشابہ جڑیں جو بازاروں میں اصلی کے نام پر بیچی جاتی ہیں ان کے امتحان کا طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے۔

(۶) اہم ترین اور سب سے زیادہ تفصیلی بحث جدوار کے افعال و خواص سے متعلق ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ یہ بالخاصہ مفید ہے اور صورت نوعیہ سے اثر کرتی ہے۔ اس لئے یہ ہر قسم کے سموم میں خواہ وہ حار ہوں یا بارد نافع ہے۔

یوں تو مصنف نے اس کے بہت سے منافع گنائے ہیں اور کئی تجرباتی نسخے مختلف بدرقوں کے ساتھ متعدد امراض میں پیش کیے ہیں۔ مگر چند مواقع میں اس کے استعمال کو بہت ہی زیادہ نفع بخش قرار دیا ہے۔ ایک تو اس کو ہر قسم کے سموم خوردہ نیز عقرب گزیدہ و مار گزیدہ اور دوسری قسموں کے کرم گزیدہ وغیرہ کے لئے نافع بتایا ہے۔ نیز وبائی امراض و فساد و عفونت ہوا کے موقعوں پر بطور حفظ ماتقدم اس کے استعمال کو مفید قرار دیا ہے۔

دوسرے یہ کہ جدوار کو امراض قلب میں نہایت ہی نفع بخش قرار دیا ہے اور اس جگہ شیخ الرئیس کی کتاب "ادویہ قلبیہ" کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ زہر خوردہ کے اثرات کو یہ دوا اس لئے بھی زائل کرتی ہے کہ یہ انسانی حرارت غریزی اور قوت حیوانی میں مزید طاقت بہم پہنچاتی ہے۔ یعنی ایک جانب یہ بالخاصہ

Marfat.com

دافع سموم ہے تو دوسری جانب قلب و نبض کو بھی ساقط ہونے سے روکتی ہے۔ امراض دماغیہ میں بھی اس دوا کو مفید قرار دیا ہے۔ جیسا کہ لکھتا ہے کہ ـــــ " صرع اورام الصبیان میں میں نے ذاتی اور متعدد تجربوں کے تحت اسے مفید پایا ہے "

(۷) مصنف نے جدوار کے ذریعہ کسی افیونچی کی افیون کی عادت چھڑانے کی ترکیب بھی لکھی ہے۔ پھر فصل میں ایک بحث ضمناً بیش پر بھی اس لئے کر دی ہے کہ جدوار کے قریب میں بیش کا پودا اُگتا ہے جس کا تریاق جدوار ہے۔

(۲) **بیان فادزہر:** اس باب میں فادزہر حیوانی اور فادزہر جمادی دونوں کو علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔ پورے مضمون کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

(۱) بقول مصنف فادزہر حیوانی یوں تو مختلف جانوروں کے شکم سے نکالا جاتا ہے لیکن ان میں بھی سب سے بہتر حجر التیس ہے۔ یعنی جو بکرے کے شکم سے نکالا جاتا ہے اور ان میں بھی سب سے عمدہ وہ ہے، جو مصنف کے وطن علاقہ شبانکارہ میں پایا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد فادزہر گاؤ ہے۔ فادزہر جانوروں کے پتوں اور تھنوں میں ہوتا ہے۔ مصنف یہ بھی لکھتا ہے کہ اگر اوائل میں شکم سے نکال لیا جاتا ہے، تو وہ صحیح و سالم رہتا ہے۔ ورنہ پھر بعد میں کرم خوردہ ہو کر نکلتا ہے، جو ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

(۲) فادزہر حیوانی مختلف شکلوں اور صورتوں میں ہوتا ہے۔ جو مقام اور وضع کے لحاظ سے خاص خاص شکل و رنگت اختیار کر لیتا ہے۔

(۳) فادزہر کے اصلی و نقلی ہونے کی شناخت پر بھی مصنف نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

(۴) فادزہر حیوانی کے متعلق اس کا خیال یہ بھی ہے کہ یہ بہت سے سموم کا تریاق ہونے کے باوجود اگر اس کو بے محل اور بے موقع اور عمر و موسم کا خیال نہ کرتے ہوئے زیادہ مقدار میں یا زیادہ دنوں تک دیا جائے تو یہ مہلک بھی ہو سکتا ہے۔

(۵) فادزہر معدنی جسے زہر مہرہ خطائی کہتے ہیں، متعدد قسموں کو بیان کیا ہے۔ افلاطون، ارسطو، ابن جلجل، بغدادی اور زکریا رازی کی کتابوں کے حوالوں سے یہ بتاتا ہے کہ یہ مختلف رنگ کا پایا جاتا ہے۔ بعض مور کے پر کی طرح بھی خوشنما ہوتا ہے، مگر سب سے بہتر وہ ہوتا ہے جس کا

Marfat.com

زرد اور کچھ سیاہی مائل ہو، اور وہ چین، تبت یا کشمیر کے علاقہ سے حاصل کیا گیا ہو۔ نیز وہ نرم ہو، دھوپ میں رکھنے سے اس سے کسی قدر پانی چھوٹے، بلکہ دھوپ کی تپش سے وہ ملائم بھی ہو جائے۔

(۶) یوں تو فاد زہر حیوانی کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فقیر کے استعمال میں برابر آچکا ہے۔ مگر وہ زیادہ زور فاد زہر معدنی ہی کے استعمال پر دیتا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ہر قسم کے سموم مفردہ و مرکبہ حیوانیہ، نباتیہ اور معدنیہ کے لئے تریاق ہے۔ بلکہ بعض متقدمین کے اقوال کو نقل کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے خیال میں زہر مہرہ تمام تریاقات سے بڑھ کر ہے۔

(۷) ضعف قلب میں اور بعض دیگر امراض میں اسے وہ مفید قرار دیتا ہے۔

(۸) اس کی انگوٹھی کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ جو شخص اپنی انگشتری میں اس کا نگینہ رکھتا ہے، زہر آلود کھانا کھانے کے بعد زہر کا اثر اس پر کمتر ہو جاتا ہے اور ایسا شخص بچھو کے ڈنک سے بھی محفوظ رہتا ہے، بلکہ بچھو اس کے پاس بھی نہیں جاتا۔

(۹) ایک اور فصل میں حجر الحیّہ جسے سانپ کا مہرہ کہتے ہیں، کی خاصیت و منفعت کو بھی تریاقی بتاتا ہے۔ مگر اس کے متعلق اپنی کوئی رائے نہیں دیتا ہے کہ یہ پتھر واقعی سانپ کے سر سے نکلتا ہے یا کسی اور جگہ سے۔

(۱۰) ایک چھوٹی سی فصل "نارجیل دریائی" سے متعلق بھی ہے۔ اس دوا کو مصنف نے نہ صرف ہیضہ میں مفید بتایا ہے بلکہ دیگر سموم میں بھی اس کے استعمال کو تریاقی بتاتا ہے اور آب و ہوا کی مضرتوں کو دور کرنے کے لئے بالخصوص اسے نفع بخش قرار دیا ہے۔

(۳) **بیان مومیائی** :۔ اس عنوان کے تحت مومیائی کی قسموں اور اس کے افعال کو مختلف فصلوں میں بالتفصیل پیش کیا ہے۔ جس کا ملخص ذیل میں درج ہے:

(۱) پہلی قسم معدنی کا ذکر کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ یہ قیر سے مشابہ ہوتی ہے۔ جس میں زفت کے جیسی بو آتی ہے۔ یہ پہاڑوں کے شگافوں اور دروں سے نکل کر اور بہہ کر ایک مقام پر جمع ہو جاتی ہے۔ سب سے بہتر دارابی اور اس کے بعد اصفہانی ہوتی ہے۔ ایک خاص مقام کا ذکر بھی مصنف کرتا ہے کہ جہاں سے ہر سال ۱۵۰ مثقال (ایک مثقال = ۴½ گرام) حاصل کی جاتی ہے۔ مگر اب وہاں سے صرف ۷۰ مثقال حاصل ہوتی ہے۔ مصنف اس خصوص میں لکھتا ہے کہ میں خود تو اس جگہ پر نہیں گیا ہوں مگر ایسے ثقہ اور قابل اعتماد

Marfat.com

لوگوں سے سُنا ہے جو وہاں جا چکے ہیں اور جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس مقام کو دیکھا ہے۔ معدنی مومیائی کے مزاج پر بحث کرتے ہوئے اور مختلف مصنفین کے اقوال پیش کرتے ہوئے وہ اپنا فیصلہ یہ دیتا ہے کہ حق یہ ہے کہ مومیائی درجہ دوئم کے آخر میں گرم اور درجہ دوئم کے اوّل میں خشک ہے۔

(۲) دوسری قسم حجری مومیائی کو بیان کرتا ہے۔ اس کے بارے میں وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ خاص طرح پر پتھروں کے چٹانوں سے نکالی جاتی ہے۔ اِس لئے اسے بھی پہلی ہی قسم میں شامل کرنا چاہیئے۔

(۳) تیسری قسم کی مومیائی جو انسانی لاش سے حاصل کی جاتی ہے اس کو وہ بیان کرتا ہے کہ یہی وہ مومیائی ہے جسے لوگ "قبوری مومیائی" بھی کہتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ آج سے ہزاروں برس قبل مصری اور رومی سلاطین کی لاشوں میں کچھ ادویہ مثلاً شہد اور صبر سقوطری اور کچھ دوسری ادویہ جن کا مجھے علم نہیں، لگادی جاتی تھیں جن کی بنا پر لاشیں متعفن نہیں ہوتی تھیں اور محفوظ ہو جاتی تھیں۔ پھر مصنف لکھتا ہے کہ اس قسم کی دواؤں کا نام انہوں نے "ادویہ شریفہ الٰہیہ" رکھ چھوڑا تھا۔ اس "قبوری مومیائی" کے متعلق آگے چل کر وہ لکھتا ہے "بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا اثر و فائدہ معدنی مومیائی سے بڑھ کر ہے۔ حالانکہ مردہ انسانوں کی کھال، گوشت، ہڈی کسی مصرف کے لائق نہیں۔ نہ داخلی نہ خارجی۔ یہ تو نہایت ہی نقصان دہ ہے۔ لوگ پیچھے چوری بڑی بڑی قیمتوں کے عوض اسے بیچتے ہیں جبکہ اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں اور یہ حرام الگ ہے۔" پھر مصنف لکھتا ہے "کہ اس "قبوری مومیائی" کا کچھ حصہ جس میں مختلف اعضاء کے اجزا تھے۔ میں نے خاص مکۂ معظمہ میں خریدے تھے۔ میں نے اسے استعمال بھی کیا مگر مجھے ذرہ برابر بھی اس سے فائدہ محسوس نہیں ہوا۔" مصنف پھر لکھتا ہے کہ "اس قسم کی ادویہ کے متعلق عام تصور تھا کہ چونکہ یہ "ادویہ الٰہیہ" ہیں اس لئے ان کے استعمال سے بہت بڑی طاقت و قوت حاصل ہوتی ہے اور عمر میں درازی بھی آتی ہے۔ دراصل یہ عقیدہ نو مسلم یہودیوں، نصاریٰ اور مجوسیوں نے مسلمانوں میں پھیلا رکھا ہے۔ یہ وہ نو مسلم ہیں جن کے اسلام لانے کے بعد بھی ان کے عقاید میں تبدیلی نہیں آئی ہے اور یہ اپنے دین پر قائم ہیں۔

اس جگہ مصنف اس انسانی مومیائی کو بھی بیان کرتا ہے جو کسی زمانہ میں تیار کی جاتی اور جس کا ذکر مختلف قدیم کتب و رسالوں میں ملتا ہے۔ مصنف اس عجیب و غریب تیار کردہ مومیائی کے متعلق لکھتا ہے کہ پہلے زمانہ میں کسی ایسے جوان کو جو خوبصورت اور سرخ ہوتا تھا اور اس کے بال بھی سرخ اور آنکھیں نیلگوں ہوا کرتی تھیں، اندھا سانپ سے سارے اعضا میں ڈسوا کر متورّم بنا لیا جاتا تھا اور پھر اس کے مردہ ہو جانے

Marfat.com

کے بعد اس کی لاش میں صبر سقوطری اور شہد مل کر اسے کسی شیشہ کے تابوت میں رکھ کر اس کا ڈھکن مضبوطی سے بند کر دیتے تھے اور ۴۰ سال کے بعد اس لاش کو مومیائی کے کام میں لاتے تھے۔ درمیان میں بھی ۱۲، ۱۳ برسوں پر لاش میں دوائیں دیا کرتے تھے۔

مصنف نے اس جگہ ان لاشوں کا ذکر نہیں کیا ہے جو گرم خطوں اور ریگستانی علاقوں میں قدرتی مومیائی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ یا وہ جانور جو زمین کے اندر مومیائی کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مومیائی کلیخ (کتے کی مومیائی) جن کا استعمال بھی دوا کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس مصنوعی مومیائی کا بھی ذکر نہیں کیا جو خاص طور پر بھلاواں، عنبر، مشک اور آدمی کے سر کے بال کو تیل میں پکا کر تیار کی جاتی ہے اور وہ ویدک نسخوں سے ماخوذ ہے اور ان دنوں یہی مومیائی اصلی کے نام سے بازاروں میں بکتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس طرح کی مصنوعی مومیائی ایران میں رائج نہ ہو۔

مصنف نے مومیائی کے اصلی و نقلی ہونے کی شناخت کے کئی طریقے درج کیے ہیں۔ ان میں سے سب سے مشہور طریقہ یہ درج کیا ہے کہ کسی مرغ کی ٹانگ کو کسی قدر توڑ کر اسے کچھ مومیائی کھلا دی جائے اور کچھ شکستہ ہڈی کے مقام پر لگا کر مالش کر دی جائے۔ اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر اس ہڈی کی شکستگی جاتی رہے اور مرغ کی ٹانگ پھر حالت اصلی پر آ جائے تو مومیائی اصلی ہے ورنہ نقلی۔ بلکہ بعض اوقات تو کل چھ، سات گھنٹوں ہی میں مرغ کی ٹانگ جڑ جاتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ مومیائی بہترین ہے۔

چند لائق توجہ امور: اس جگہ کتاب کی تاریخی و فنی حیثیت کو بیان کر دینے کے بعد میں جاننا چاہتا ہوں کہ کچھ اپنے ذاتی و ناقص خیالات جو اس رسالہ کے مطالعہ سے حاصل ہوئے ہیں وہ چند سطروں میں پیش خدمت کر دوں:

(۱) مصنف نے جدوار کو شیخ الرئیس بو علی سینا کی کتاب "ادویہ قلبیہ" کے حوالہ اور بعض دیگر اکابر مؤلفین کی کتابوں کے حوالوں سے نیز ذاتی تجربوں کی بنیاد پر امراض قلب میں اعلیٰ درجہ کی مفید دوا بتایا ہے اور بعد کے ہندوستانی قابل اعتماد اطبا نے بھی اسے فشار قلب میں نافع لکھا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس پر تحقیق کی جائے کہ یہ قلب کے کن کن امراض میں مفید ہے؟ اگر یہ فساد قلب میں مفید ہے تو اسے فشار الدم قوی (HIGH BLOOD PRESSUSE) اور فشار الدم ضعیف (LOW BLOOD PRESSUSE) دونوں ہی میں مفید ہونا چاہیے۔

(۲) جدوار کو مصنف نے امراض دماغیہ میں بھی مفید بتایا ہے اور دوسری مستند کتابوں میں بھی

Marfat.com

نزلہ وزکام میں نفع بخش قرار دیا گیا ہے۔ وہ نزلہ وزکام جو ورم غار الانف (SINUSITIS) کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور جس کا علاج مزمن صورتوں میں بذریعہ عمل جراحی کیا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس پر بھی تحقیق کی جائے کہ جدوار ورم غار الانف (SINUSITIS) میں مفید ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ اس عاجز کے ہاتھوں بعض مزمن نزلہ وزکام کے مریض جو کسی اطریفل یا جوشاندہ کے نسخوں سے شفایاب نہیں ہوئے ہیں وہ حب جدوار جو مشہور قرابادینی مرکب دوا ہے، اسے دینے سے صحت یاب ہوئے۔

(۳) زہر مہرہ کو تمام سموم کا تریاق بتایا ہے اور اسے قلبی امراض کے لئے خصوصی دوا بتایا ہے، اس کا استعمال ہم محلول شکل میں تو کرتے چلے آئے ہیں، مگر ضرورت ہے کہ ہم اس کا مکلس (کشتہ) بھی استعمال کریں اور اس کو عام کرکے دیکھیں کہ یہ کس حد تک سریع النفوذ اور سریع التاثیر ہو سکتا ہے۔

(۴) یہ بہت ہی افسوسناک امر ہے کہ ہمارے یہاں علاجی دواؤں CURATIVE MEDI-CINES کی تو کوئی کمی نہیں ہے مگر وقائی (PROVENTIVE MEDICINES) کا ذکر ہماری کتابوں میں یا تو سرے سے ہے ہی نہیں، یا ہے بھی تو وہ نہیں کے برابر ہے۔ اس دور میں جبکہ بہت سے وبائی امراض (EPEDIMIC DESEASES) میں جراثیم کے ٹیکوں (VACCINES) سے کام چلایا جاتا ہے اور جن کی افادیت سے انکار کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ضرورت ہے کہ مصنف نے جس طرح جدوار، زہر مہرہ اور نارجیل دریائی کو حفاظتی ادویہ (PREVENTIVE MEDICINES) بتایا ہے اور تنہا ان کے فائدہ کو مرکب نسخوں، تریاق فاروق اور تریاق مثرودیطوس سے بڑھ کر وبائی امراض کے زمانہ میں مفید بتایا ہے ضرورت ہے کہ ہم بھی وقائی حیثیت سے ان دواؤں کے استعمال کو اپنی تحقیق کا موضوع بنائیں۔

●●

Marfat.com

سید ریاض علی پرواز

امان اللہ خاں فیروز جنگ کی طبّی تالیفات
(سترہویں صدی عیسوی)

سولھویں صدی عیسوی ہندستان کی علمی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مغل حکمراں شوق جہانبانی کے ساتھ ساتھ مختلف علوم و فنون کی ترویج و اشاعت کا بھی خصوصی ذوق رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مغلیہ دورِ حکومت شروع ہونے کے ساتھ ہی فن طب میں تحقیق و تلاش کے نئے باب کھلنا شروع ہوئے۔ اس دور کے دانشور، علماء اور مترجمین نے صرف فارسی و عربی مآخذ پر ہی تکیہ نہیں کیا بلکہ قدیم ہندستانی اطبا کے کارناموں کو بھی پیش نظر رکھا اور چرک، شاناق، واگبھٹ وغیرہ کے طبّی و علمی ذخائر کا فارسی میں ترجمہ کیا کیوں کہ فارسی اُس زمانہ کی سرکاری زبان تھی۔ اس طرح طب یونانی کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ نہ صرف یہ کہ عوام نے اس فن کی طرف توجہ کی بلکہ درباری اُمراء اور اس وقت کی دیگر اہم شخصیتوں نے بھی طبّی کتب کا عمیق مطالعہ کیا اور تالیف و تصنیف کی طرف توجہ مبذول کی۔ اُس زمانہ کو تراجم کا زمانہ کہنا مناسب ہوگا۔ سترھویں اور اٹھارہویں صدی عیسوی میں مغل حکومت کے زیرِ سایہ بہت سی ممتاز طبّی شخصیتیں ہندستان کی سرزمین میں پیدا ہوئیں اور اپنے علمی کارناموں کی بدولت زندۂ جاوید ہوگئیں۔ ایسی ہی لافانی طبی ہستیوں میں حکیم امان اللہ خاں کا نام شامل ہے۔

اس کا پورا نام مرزا امان اللہ خاں بہادر فیروز جنگ مخاطب بہ خان زماں تھا۔ وہ مہابت خاں خانخاناں سپہ سالار کا، جس کا اصل نام زمانہ بیگ تھا، بیٹا تھا اور امانی تخلص کرتا تھا۔ مہابت خاں اکبری عہد کا ایک منصب دار تھا جسے جہانگیر کے زمانہ میں عروج حاصل ہوا۔ اگرچہ مؤلف قاموس المشاہیر نے خان زماں امان اللہ خاں کا تعارف عہد جہانگیر اور شاہجہاں کے ایک اعلیٰ منصب دار، مؤرخ اور شاعر کی حیثیت سے کرایا ہے۔ لیکن کسی بھی طبّی تالیف و تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔ غالباً ان کو کوئی ایسا تاریخی ماخذ نہیں ملا جو، میں ان کی طبی تالیفات و تراجم کا ذکر ہوتا۔ فاضل طبیب و مصنف علی کوثر چاند پوری نے بھی اپنی کتاب "اطباء عہد مغلیہ" میں ان کے حالات و تصانیف کا ذکر نہیں کیا۔ غالباً امان اللہ خاں کی طبی تالیفات

Marfat.com

موصوف کی نظر سے نہیں گذریں جن کے پیش نظر وہ ان کی طبی صلاحیت کا ذکر کرتے اور ان کو اطبائے عہد مغلیہ میں شامل کرتے۔

مورخین نے ان کے عہدے اور مناصب کے بارے میں یا ان کی عسکری مہموں کے سلسلہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن ان تذکروں میں ان کی علمی کاوشوں خاص طور پر طبی تالیفات کے بارے میں تفصیل نہ ہونے کے برابر ہے۔ احساس ہوتا ہے کہ ان کی منصبی اہمیت، عسکری بصیرت اور سماجی جاہ و حشمت نے ان کی علمی تخلیقات کو چشم مردم سے اوجھل کر دیا تھا۔ صمصام الدولہ شاہنواز خاں نے "مآثر الامراء" میں امان اللہ خاں کی عسکری سوجھ بوجھ، انتظامی صلاحیت اور سیاسی بصیرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کی جنگی مہمات پر بھرپور تبصرہ کیا ہے اور ساتھ ہی اس کی شخصی خوبیوں کو بھی اجاگر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے: "وہ شجاعت اور سپاہ گری میں یگانۂ روزگار اور رغبت مند تھا۔ بردباری اور تواضع کے ساتھ اس نے ایسا مرتبہ پایا کہ جو لوگ اس کے باپ کی جان کے دشمن تھے وہ بھی اس سے محبت اور خلوص برتتے تھے۔ .... وہ عقل و دانش کے اعتبار سے بھی زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔"

(اردو ترجمہ مآثر الامراء۔ جلد اوّل، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ صفحہ ۲۴۰)

اس قسم کے بیانات کی روشنی میں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امان اللہ خاں اپنے دور کی فرزانہ ترین شخصیتوں میں سے ایک تھا۔ اگر ایک طرف وہ اعلیٰ پایہ کا ادیب اور شاعر تھا تو ساتھ ہی وہ ایک مورخ، فرہنگ نویس، شاعر اور عالم طبیب بھی تھا۔ چھوٹی بڑی تقریباً بارہ کتابیں اس کے علمی ذوق اور ہمہ جہت شخصیت کی آئینہ دار ہیں۔ انشا پردازی میں اس کی دو کتابیں "رقعات امان اللہ حسینی" اور "انشائے خانہ زاد خاں" اس کی رواں دواں اور شگفتہ نثر نگاری کی شاہد ہیں۔ رقعات صوفیانہ خطوط پر مشتمل ہیں۔ یہ کتاب ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف کی صوفیانہ جہت کو ظاہر کرتی ہے۔ "انشائے خانہ زاد خاں" اس کے سیاسی خطوط کا مجموعہ ہے۔ ایک شاعر کی حیثیت سے بھی اس کا پایہ کافی بلند ہے جس کا ثبوت اس کا دیوان ہے جو اس وقت مکمل شکل میں آکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری کی زینت ہے۔ امان اللہ خاں کی "چہار عنصر دانش" اس کی فرہنگ نویسی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ یہ عربی فارسی کی ایک اچھی ڈکشنری ہے جس میں طبی مصطلحات بھی موجود ہیں۔ اس کتاب کی تمہید میں مصنف نے جہانگیر کے نظم و حکومت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس بات کا ذکر کیا ہے کہ وہ علم و فضل کی ترویج و اشاعت کا کس قدر خواہش مند تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تمہید کی بنا پر جو تاریخی واقعات

Marfat.com

سے پہ ہے، بعض فہرست نگاروں نے اسے بلاتکلف تاریخ کی کتاب قرار دیدیا ہے جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔ ایک مورخ کی حیثیت سے وہ "تاریخ سلاطین عالم" نام کی ایک تاریخی کتاب کا مؤلف ہے جس کا ذکر ڈی۔ این۔ مارشل نے اپنی کتاب Moghals in India میں کیا ہے۔ نیز مآثرالامراء میں بھی جس کا ایک سطری بیان موجود ہے۔ اس تاریخی کتاب میں ان تمام بادشاہوں کے حالات درج ہیں جو اس کے زمانۂ حیات سے قبل حکمراں رہ چکے تھے۔

اوپر پانچ کتب کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ امان اللہ خاں کی تخلیقی اور فکری صلاحیتیں ہمہ جہتی تھیں۔ لیکن موجودہ مقالہ میں امان اللہ خاں کی محض اس علمی اور تخلیقی جہت کا ذکر مقصود ہے جس کا ذکر اس کی طبی تصانیف میں ہوا ہے۔ ایسی سات کتابوں کا اب تک پتہ چل سکا ہے۔ (۱) ام العلاج (۲) مفتاح الحدود مع مقدمہ مفتاح الحدود (۳) عشرہ کاملہ خانزمانی (۴) رسالہ در طریقہ مسہلات (۵) مقدمہ بر مرآت الجواہر (۶) دستور الہنود یا ترجمہ مدن بنود (۷) قرابادین خان زمانی یا گنج بادآورد صاحبقرانی۔

پہلی کتاب "ام العلاج" ۱۸۷۲ میں مطبع نولکشور کانپور میں طبع ہو چکی ہے اور ادویہ مسہلہ کے باب میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔

دوسری کتاب مفتاح الحدود مہابت خاں کے نام معنون ہے۔ ۵۲ اوراق پر مشتمل یہ کتابچہ نیشنل میوزیم دہلی میں بخط نستعلیق نمبر $\frac{1778}{55.73}$ پر موجود ہے۔ مارشل نے اپنی ببلیوگرافی میں اس کی موجودگی خدا بخش لائبریری پٹنہ میں دکھائی ہے (ملاحظہ ہو مارشل جلد اول صفحہ ۶۹، مطبوعہ بمبئی ۱۹۶۷)۔ لیکن خدا بخش کیٹلاگ نمبر ۱۰x صفحہ ۳۰۸ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مفتاح الحدود نہیں بلکہ "مقدمہ مفتاح الحدود" ہے۔ معالجات کی یہ کتاب زمانۂ جہانگیر میں لکھی گئی۔ خدا بخش لائبریری میں اسے نادر طبی کتب کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

امان اللہ خاں کی تیسری طبی کتاب کا نام "عشرہ کاملہ خانزمانی" ہے۔ جس کی موجودگی کا پتہ اب تک نہیں چل سکا ہے۔ اس کتاب کا ذکر خود امان اللہ خاں نے ۵۰ کتب پر مشتمل اس ببلیوگرافی میں کیا ہے جو اس نے اپنی ضخیم طبی انسائیکلوپیڈیا "گنج بادآورد صاحبقرانی" کے تمہیدی اوراق میں پیش کی ہے۔

ان کی طبی تالیف "رسالہ در طریقہ مسہلات" کا بھی پتہ چلا ہے جس کا قلمی نسخہ نصرت

Marfat.com

بوٹانیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ لکھنؤ کی لائبریری میں موجود ہے۔ جس کی کتابت ۱۰۷۶ھ میں بخط نستعلیق ہوئی اس نام کی کوئی کتاب اور کسی معروف فہرست کتب میں نہیں پائی جاتی۔ اس طرح اس کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور اس حقیقت کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ مسہلات کے ترکیب استعمال اور ان کی تیاری کے سلسلہ میں امان اللہ خاں کو تخصص حاصل تھا۔

خدابخش لائبریری پٹنہ کے کیٹلاگ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۸ پر امان اللہ خاں کے ایک اور مختصر طبی رسالے کا نام موجود ہے جسے آج کل کی زبان میں مقالہ کہنا مناسب ہوگا۔ اس کا نام "مقدمہ مرآت الجواہر" ہے یہ بھی مجموعہ نمبر ۲۰۷۸ میں شامل ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس کو دیکھنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسے بھی خدابخش کے ارباب علم و فضل نے نادر کتب کی فہرست میں شامل نہیں کیا ہے۔

امان اللہ خاں کی مندرجہ ذیل دو طبی کتابیں مخطوطہ کی شکل میں انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ دہلی کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ انھیں دو خطی نسخوں پر تفصیلی تبصرہ زیر نظر مقالہ میں پیش خدمت ہے۔

چھٹی طبی کتاب کا پورا نام: مفردات کتاب دستور الہنود یا ترجمہ مدن بنود ہے۔ یہ فارسی میں ہے اور ۸½ × ۵½ سینٹی میٹر کے ۱۱۹ صفحات پر محیط ہے۔ اس نسخہ کی کتابت تیرہویں صدی ہجری میں ہوئی۔ کتاب میں کوئی ترقیمہ نہ ہونے کی وجہ سے سال تالیف معلوم نہ ہو سکا۔ یہ کتاب بھی خان زماں امان اللہ خاں فیروز جنگ کی مقبول اور پسندیدہ تالیف ہے جو شاہجہاں کے دور حکومت لکھی گئی اور اپنی اہمیت و افادیت کے اعتبار سے قابل توجہ ہے۔ اس میں ہندی ادویہ کے استعمال پر زور دیا گیا ہے اس لئے کہ وہ ہندستانیوں کے مزاج کے مطابق ہوتی ہیں۔ اسی خیال کے زیر اثر حکیم امان اللہ خاں نے دستور الہنود مرتب کی ہے جس میں ادویہ اور معدنیات کو جو ہندستانی وید صاحبان باشندگان ہند کو ہر قسم کے امراض میں استعمال کراتے تھے، وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، نیز ان کے متبادل فارسی اور یونانی نام بھی دیے ہیں۔ یہ دستور الہنود کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔

یہ نسخہ مختصر سہی لیکن نافع اور جامع ہے اور ادویہ، اغذیہ نیز مشروبات کی تحقیق کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اختصار کے ساتھ اس کے جامع ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ۱۱۹ صفحات میں تقریباً سات سو مفردات اور ادویہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ گویا مؤلف نے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ یہاں

Marfat.com

ادویہ سے ہر وہ شئے مراد لی جائے گی جس کو بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہو۔ خواہ وہ جڑی بوٹیاں ہوں یا روزانہ کام آنے والی سبزیاں اور پھل ہوں۔ اِن میں حیوانی ادویہ بھی شامل ہیں جیسے مختلف جانوروں اور پرندوں کے گوشت کے طبی خواص وغیرہ۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی واضح ہوگا کہ دھاتیں اور معدنیات بھی طبی دنیا میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ گھی اور مختلف قسم کے روغن بھی اپنی اپنی جگہ پر مذکور ہیں۔ جانوروں کے دودھ کی تشریح کے ساتھ پیڑ پودوں کے دودھ کے طبی خواص بھی فاضل مصنف کے قلم سے نہیں بچ سکے ہیں۔

تالیف کتاب ہذا کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ادویہ کے طبی خواص اور ان کے فوائد و نقصانات غیر ضروری تفصیلات سے ہٹ کر کم سے کم الفاظ میں پیش کردیئے جائیں۔ جیسا کہ طب یونانی کی کتابوں کی مشترک خصوصیت ہے سب سے پہلے ادویہ کا مزاج، گرم وسرد، خشک و رطب وغیرہ، دیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ طب یونانی اور آیورویدک کے بہت سے اصول مماثل ہیں۔ اصل کتاب شروع کرنے سے قبل مؤلف نے پندرہ صفحات پر مشتمل اس کی تمہید لکھی ہے جس کو نو مختصر ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے اور لفظ "فائدہ" باب کا قائم مقام ہے۔ اِن تمہیدی اوراق میں اسبابِ امراض، دھاتوں، کھانوں تدبیر ماکولات و مشروبات، فاقہ، خواب و بیداری، حرکت و ریاضت، استفراغات، مسہل، حقنہ، فصد، اسبابِ زینت اور دیگر طبی تدابیر کا بیان کافی دلچسپ انداز میں کیا گیا ہے۔

اسی طرح موجودہ مخطوطہ میں پانی کا بیان تمام ضروری تفصیلات پر محیط ہے بارش کے پانی، دریاؤں اور جھرنوں کے پانی، تالابوں، نہروں اور کنوؤں کے پانی اپنے طبی خواص اور محل استعمال کے اعتبار سے مذکور ہیں۔ دریائے گنگا کے پانی کے بعض فوائد قابل غور اور تحقیق طلب ہیں۔ پانیوں کے خواص کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے عرق بھی ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں۔

خاتمہ کے عنوان سے مخطوطہ کے اختتامی پانچ صفحات مفید طبی تراکیب کی تشریح پر مشتمل ہیں۔ جیسے دھات، معدنیات اور سمّی ادویہ کو تدبیر کرنے کا طریقہ، کشتہ جات کی تیاری اور استعمال پر نسبتہً تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ادویہ کا بیان دو ابواب پر پھیلا ہوا ہے۔ پہلے باب میں مفرد ادویہ کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں متفرق کھانوں کا بیان ہے۔ یہ کافی مختصر ہے۔ ادویہ کے نام سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔

Marfat.com

دستور الہنود کا دوسرا مخطوطہ کیلی فورنیا یونیورسٹی نیو یارک کی لائبریری میں موجود ہے ۔ یہ مجموعہ نمبر ۱۰۵ میں شامل ہے اس میں ۱ سا ٹھ اوراق ہیں اور سنہ کتابت ۱۱۳۰ھ ہے ۔

جیسا کہ خدا بخش سمینار منعقدہ ۲۹ تا ۳۱ مارچ ۱۹۸۴ میں پیش کردہ ایک فہرست سے ظاہر ہے، پاکستان کے کسی کتب خانہ میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے جس کی کاپی مستقبل قریب میں حاصل کی جا سکتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان خطی نسخوں کی مدد سے ایک صحیح متن مرتب کیا جا سکتا ہے ۔ تعجب ہے کہ مارشل نے اپنی ببلیوگرافی میں امان اللہ خاں کی کتابوں کے ذیل میں اس اہم اور نادر مخطوطہ کا ذکر نہیں کیا ہے ۔ یہ کتاب تا حال طبع نہیں ہوئی ۔ چونکہ یہ فارسی زبان میں ہے اس لئے ہمارے اطبا اس کتاب پر توجہ نہ دے سکے ۔ اگر دستور الہنود کا اردو ترجمہ اصل متن کے ساتھ شائع کر دیا جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ موجودہ سمینار کے سلسلے میں ارباب بست وکشاد کی مساعی رائگاں نہیں گئیں ۔

(۲)

قرابادین خان زمانی یا گنج باد آورد صاحبقرانی :۔

فارسی زبان میں یہ ضخیم طبی قرابادین خان زمانی امان اللہ خاں کی بیش قیمت تالیف ہے اور ادویہ کی شناخت، مرکب ادویہ کی اقسام اور ان کی تیاری نیز مختلف امراض کے پس منظر میں ان کے متنوع استعمالات پر ایک مبسوط طبی دستاویز ہے ۔

گنج باد آورد ہند اور بیرون ہند کی متعدد لائبریریوں میں موجود ہے جیسے : رضا لائبریری رامپور، آصفیہ لائبریری حیدرآباد، آزاد لائبریری علی گڑھ اور ادارہ تاریخ وتحقیق طب دہلی کی لائبریری وغیرہ اسی طرح بیرون ہند کی بہت سی لائبریریوں میں موجود ہے جن میں سے نجف اشرف کا نسخہ سب سے اچھا اور مکمل ہے جس کا سنہ کتابت ۱۱۵۸ھ ہے اور جو ۱۱۰۴۰ وراق پر مشتمل ہے ۔

اس نسخہ پر تفصیل سے بحث کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ اس کے بارے میں پھیلی ہوئی ایک غلط فہمی کو دور کر دیا جائے ۔ برٹش میوزیم کے فارسی کیٹلاگ جلد دوم میں صفحہ ۴۸۹ پر رسالہ تخلیہ مؤلفہ احمد بن علی بن محمد خلیلی جونپوری کا ذکر ہے جسے کتاب شجرہ نہال یا نسخہ گنج باد آورد کا خلاصہ ظاہر

Marfat.com

گیا ہے۔ اسی ماخذ کا حوالہ دیا۔ این مارشل نے بھی اپنی ببلیوگرافی میں دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس خلاصہ میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے پھل پھول، سبزیاں، اناج اور دیگر پودوں کی نگہداشت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے، یہ درست ہے کہ رسالہ نخلبندیہ کتاب شجرہ نہال کا خلاصہ ہے لیکن اسے گنج بادآورد کا خلاصہ کہنا قطعی لایعنی بات ہے۔ اسی غلط فہمی کا شکار انڈیا آفس کا فہرست نویس بھی ہوا ہے اور لکھا ہے کہ "یہ کتاب کاشتکاری پر ہے"۔ حقیقت صرف اس قدر ہے کہ گنج بادآورد کے اختتامی جزو یا Epilogue میں کاشتکاری کے نام سے ایک ذیلی عنوان قائم ہے۔ امان اللہ خاں نے کتاب کے تمہیدی باب میں اپنے ۱۰۵ ماخذ کی جو فہرست دی ہے اس میں ایک کتاب شجرہ نہال بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اختتامیہ میں کاشتکاری سے متعلقہ مواد اسی کتاب شجرہ نہال کا رہین منت ہے، لہٰذا ہم اندرونی شہادت کی بنیاد پر اعتماد کے ساتھ مذکورہ غلط فہمی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

مؤلف نے کتاب کا نام گنج بادآورد رکھا ہے جو یقیناً معنی خیز ہے۔ بظاہر تو یہ خسرو پرویز کے دوسرے خزانے کا نام تھا جس کو دوسرے الفاظ میں گنج شائیگاں بھی کہتے ہیں۔ یہ قیصر روم کا قیمتی اور بڑا خزانہ تھا جسے باد مخالف خسرو پرویز کے ملک کی طرف لے آئی تھی۔ اپنی افادیت اور اہمیت کے لحاظ سے یہ کتاب بھی اتنی ہی قیمتی ہے۔ خزانہ کی اہمیت یہ ہے کہ آدمی کی بڑی سے بڑی مادی ضرورت اس سے پوری ہو سکتی ہے۔ مؤلف کے خیال میں موجودہ کتاب سے ایک عام طبیب کی کم و بیش تمام ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ خزانہ کا دوسرا وصف یہ ہے کہ اس میں گوناگوں قسم کے اور بوقلموں رنگوں کے جواہرات ہوتے ہیں۔ گنج بادآورد بھی اس خوبی کو بدرجۂ اتم ظاہر کرتی ہے جس میں طبی نسخہ جات، علم الامراض معالجات، کلیات اور کلینکی تجربات کے ساتھ ساتھ متفرق فنون اور صنعتی اعمال کا بھی صراحت کے ساتھ بیان موجود ہے جیسے صابن سازی یا روشنائی بنانے کی ترکیب وغیرہ۔ گنج بادآورد کا ایک دوسرا مفہوم "اندر ہے" اور وہ ہے "مال مفت"۔ یہ مفہوم بھی اس کتاب پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ امان اللہ خاں نے اس کتاب کے تمہیدی باب میں اپنے ماخذ کی ایک طویل فہرست دی ہے جیسے اختیارات بدیعی، مرکبات شفائی، طب جالینوس، طب اسکندری، طب فارس، کتاب التعالوق، طب ابراہیم شاہی، رسالہ چوب چینی، ذخیرہ خوارزم شاہی، کامل الصناعہ، کفایہ منصوری، طب فیروز شاہی، خلاصۃ التجارب، صحاح الادویہ، مفتاح الحدود، خصائز ثانی عشرہ کاملہ خانزمانی، الحاوی، شرح الاسباب والعلامات، اقرائی، ذخیرہ سکندر ذوالقرنین،

Marfat.com

ترجمہ مدن بنود خانزبانی، شجرہ نہال، مفتاح الخزائن وغیرہ۔ گویا اس ایک کتاب کا پڑھنے والا فن طب کی ۱۰۵ اساسی کتب سے مفت میں بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

ماخذ کی اس فہرست میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ مؤلف نے اس میں خود اپنی تالیفات کو بھی شامل کرلیا ہے اور جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے اس کی کتاب "عشرہ کاملہ" کا نام اس فہرست کے علاوہ کہیں اور نہیں پایا جاتا۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی اندرونی شہادتیں محققین کے لئے تحقیق کا سرمایہ بہم پہنچاتی ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ دہلی کی لائبریری کا گنج باد آورد کا نسخہ ۱۴½×۲۲ سنٹی میٹر سائز میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں ۴۳۵ اور دوسری جلد میں ۳۳۸ اوراق ہیں۔ خوبصورت خط نستعلیق میں مرقوم ہے۔ شروع کے چند اوراق غائب تھے۔ جنھیں دوسرے نسخے سے بعد میں نقل کرلیا گیا ہے۔ پوری کتاب تین حصوں پر منقسم ہے۔

(۱) تمہیدی حصّہ (۲) متن (۳) اور اختتامیہ

تمہیدی حصہ مفتاح کے نام سے موسوم ہے جو سولہ ذیلی عنوانات اور ان کی تفصیلات پر محیط ہے، جیسے: غذا کی تعریف اور حد بندی، ادویہ کو محفوظ رکھنے کی تراکیب، دواؤں کے مزاج اور مدارج کا بیان، صحیح دواؤں کا انتخاب، ادویہ کی جانچ اور تیاری، ان کا استعمال، مرکبات کے درجات کی شناخت ان کی ناپ تول اور اوزان، مُصلحات، ابدال ادویہ، دواؤں کا عمر بھی ہندی و فارسی زبانوں کے لحاظ سے اُن کے ناموں کی تحقیق، بعض اساسی مرکبات اور ادویہ مفردہ کا بیان وغیرہ۔

اس کے بعد کتاب کا اصل متن شروع ہوتا ہے جو مجموعی طور پر تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ ہر جزو کو کتاب کے نام کی رعایت سے لفظ "گنجور" سے موسوم کیا گیا ہے۔ ہر گنجور کا موضوع وہ مفردات و مرکبات ہیں جو واضح طور پر مخصوص امراض کے لئے متعین ہیں۔ یہ حصہ نو ابواب پر منقسم ہے۔ یہاں لفظ "نقد" باب کا مترادف قرار پایا ہے۔ ان ابواب کے ذیلی عنوانات کو "عقد" کا نام دیا گیا ہے۔

پہلے گنجور میں درج ذیل مضامین شامل ہیں:۔

امراض سے متوافق مفردات و مرکبات، مخصوص امراض کے لئے متعینہ ادویہ، امراض جسم

Marfat.com

کی دوائیں، سرمہ جات، سونگھنے اور ناک میں ڈالی جانے والی دوائیں، امراض ذہن کی دوائیں، سنونات، ادویہ برائے بواسیر و نواصیر، ادویہ برائے استفراغات، اجابت، پیشاب اور پسینہ کی کثرت کو روکنے والی دوائیں، لوازمات زینت و خضاب، آواز کو کھولنے والی ادویہ، بیدار رکھنے والی اور خواب آور دوائیں، مقویات برائے حافظہ، موٹاپا کم کرنے والی ادویہ، مقویات باہ اور اس سے متعلق ادویہ (اور جیسا کہ طب یونانی کی کتابوں کی خاصیت ہے یہ باب خاصہ طویل ہے)، ادویہ برائے امراض النساء، ایذا دینے والے کیڑوں اور جانوروں کے کاٹنے کا علاج، زہریلے اثرات کو دور کرنے والی دوائیں، آلات حرب سے پیدا ہونے والے زخموں کا علاج وغیرہ۔

کتاب کے دوسرے گنجور میں درج ذیل عنوانات ہیں:۔

مرکب ادویہ کی مختلف اقسام جیسے تریاق، نشہ آور ادویہ، معجونات، مفرحات، حبوب، لعوق، جوارش، اقراص، سفوف، اشربہ، سکنجبین، روغنیات، عرق وغیرہ تیار کرنے کا مکمل بیان ہے۔ اس میں مختلف قسم کے چورن، پادزہر، چوب چینی، مومیائی، چائے اور قہوہ کا تفصیلی ذکر ہے۔ ان کے علاوہ بعض ہندی ادویہ خصوصاً ان مرکبات کی تفصیل جو ہندوستان کے نامور حکماء کے تجربے میں آئیں۔ زہروں کا بیان، آیورویدک اصطلاحوں کے مطابق ان مرکب ادویہ کی تشریح جو رس رسائن کہلاتی ہیں، پارے کو کھانے کے قابل بنا کر مرکبات میں استعمال کرنا، طلا اور ضماد کی تیاری، مختلف شربت، گلقند اور مربے تیار کرنا، جڑی بوٹیوں، بیجوں اور پھلوں سے عرق کشید کرنا، ان عرق کے ساتھ ہی ماء الجبن، ماء اللحم و ماء العسل کا بیان بھی شامل ہے۔ سرکوں کی تیاری اور مختلف جانوروں کے دودھ کے طبی خواص پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ان تیلوں کا بھی ذکر ہے جو ہندی اطباء نے بطور دوا استعمال کئے۔ دیسی علاج کے لئے چند مخصوص طریقوں کی بھی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ جیسے درد یا چوٹ سے متاثر جسم کے حصہ کو ایک خاص طریقے سے دبانا، اس کی مالش کرنا یا دوائیں ایک پوٹلی میں باندھ کر اس کی سینکائی کرنا یا دوا ملے پانی کو اس حصہ پر دھارنا، مریض کو بخورات کی دھونی دینا وغیرہ۔

اس کے بعد کتاب کا تیسرا گنجور شروع ہوتا ہے جو عطریات کا استعمال، حلوؤں کی تیاری، مختلف دوائی نمک اور کھار تیار کرنا، زہروں کی تفصیل اور بے ہوش کر دینے یا جسم کو سُن کر دینے

Marfat.com

ڈالی دواؤں کی تشریح پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں مریض اور صحت مند حضرات کی غذاؤں پر خصوصی روشنی
ڈالی گئی ہے۔

گنج بادآورد کا اختتامیہ لفظ طلسم سے موسوم ہے۔ یہ حصہ بعض اعمال، مختلف فنون اور صنائع
پر مشتمل ہے جن میں علم کیمیا کی تعریف، اس کے اعمال، اس فن میں مستعمل اصطلاحات کی تشریح، اشیا
کے خواص و مزاج، ان پر سیاروں کے اثرات، کیمیا سازی کے اوقات کی تفصیل، فلزات کا بیان، جواہر
کے گوناگوں اثرات اور دواؤں میں ان کا استعمال، زیورات و جواہر کی جلاکاری، صابون سازی
اور دوسری صنعتوں کا بیان موجود ہے۔

اس حصہ کا ایک ذیلی عنوان کاشتکاری بھی ہے جس میں ہندستان میں پیدا ہونے
والے بہت سے پودوں کا بیان ہے۔

مذکورہ بالا تمام موضوعات کے ساتھ ساتھ مؤلف نے جادو ٹوٹکے، شعبدہ جات اور تجربات
پر حاصل شدہ مواد کو اپنی کتاب میں شامل کر کے اسے انسائیکلوپیڈیا کا درجہ دینے کی کوشش کی ہے
دنیا کی متفرق لائبریریوں میں اس کتاب کے متعدد نسخے ہونے کے باوصف گنج بادآورد
ابھی طبع نہیں ہوئی۔ اگر ضروری حد تک اس کا خلاصہ مع اردو ترجمہ کے شائع کر دیا جائے تو یہ طب
یونانی کے احیا کی طرف ایک مثبت قدم ہوگا۔

●●

Marfat.com

عبدالحی فاروقی
سینئر ریسرچ آفیسر
۱۳۸۳۳۲

مجموعۂ ضیائی

عہد تغلق کا ایک نادر طبی مخطوطہ

برصغیر کے بیشتر کتب خانوں اور ذاتی ذخیروں میں آج بھی طب یونانی کے نادر و نایاب مخطوطات محفوظ ہیں۔ ہندوستان کے قدیم اطبا نے اپنے مطب اور علاج و معالجہ کے ذریعہ جہاں اپنے ملک کے عوام کی خدمت کر کے انھیں صحت و تندرستی کی دولت سے ہمکنار کیا تھا۔ وہیں انھوں نے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے اطباء کے علمی و عملی کارناموں سے بھی واقفیت حاصل کر کے اور ان کے طبی تجربات سے فائدہ اٹھا کر آنے والی نسلوں کے لئے ایک ایسا عظیم علمی ورثہ چھوڑا ہے، جن سے آج کے محققین اور اہل فن بیش از بیش فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور یہ عین ممکن ہے کہ ان سیکڑوں برسوں کے جمع شدہ طبی ذخائر میں کچھ ایسی ادویات اور طریق علاج معلوم ہو جائیں جن سے آج کی دنیا میں ان تمام مہلک اور خطرناک امراض کا تدارک ہو سکے جن پر قابو پانے کے لئے ابھی تک کوئی قابل اعتبار پیشرفت نہیں ہو سکی ہے، چنانچہ ہم اس 'درِ مقصود' اور 'گوہرِ مطلوب' کو صرف اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں، جبکہ اپنے اسلاف کے فنی متروکات اور ان کے علمی ورثہ کو کھنگالیں، ان کا جائزہ لیں اور آج کے ترقی یافتہ دور میں جدید طبی تحقیقات کی کسوٹی پر پرکھ کر یہ دیکھیں کہ ہماری قدیم دیسی طب موجودہ زمانے کے تقاضوں کو کس حد تک پورا کر سکتی ہے۔ خاص طور سے ان میدانوں میں جہاں جدید طب ابھی تک کوئی قابلِ ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ آج ہم ان چیزوں سے کہاں تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں، چنانچہ انہی طبی زر و جواہر کے ڈھیر میں ہمیں ایک اہم اور نادر فارسی طبی مخطوطہ حاصل ہوا ہے جس کا مختصراً تعارف کرانے کی سعادت آج حاصل کی جا رہی ہے۔

ہمدرد نگر تغلق آباد، نئی دہلی کے انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ اسے آج کے دور کے محسنِ طب جناب حکیم عبدالحمید صاحب بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

Marfat.com

کی سرپرستی حاصل ہے، اسی انسٹی ٹیوٹ کی طبی لائبریری میں عہدِ تغلق کا ایک اہم مخطوطہ "مجموعِ ضیائی" نام سے محفوظ ہے، اس کے مصنف خاندانِ تغلق کے دوسرے بادشاہ سلطان محمد بن تغلق شاہ (۱۳۲۵ء - ۱۳۵۱ء، ۷۲۶ھ تا ۷۵۲ھ) کے ایک درباری طبیب تھے جن کا نام ضیا محمد مسعود رشید زنگی عمر غزنوی المعروف بہ "مبارکباد" تھا، انھوں نے اپنی اس تصنیف کو ۷۳۷ھ میں لکھ کر مکمل کیا تھا، مخطوطہ کا سائز ۱۶ × ۲۶ سنٹی میٹر ہے جو ڈھائی سو اوراق پر مشتمل ہے جس کے ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں۔ جو نسخ کے صاف اور روشن رسم الخط میں مکتوب ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی اور جلی سے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ نسخہ اپنی قدامت کے دیکھتے ہوئے خاصی اچھی حالت میں ہے اور زیادہ بوسیدہ یا کرم خوردہ نہ ہونے کی وجہ سے قابلِ استفادہ بھی ہے۔ مخطوطہ کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم، العلم عند اللہ الشافی ھو اللہ حمدِ وافر و ثنائے متکاثر مر خالقی را کہ صورتِ لطیفِ آدمی را از جملہ مصنوعات بہتر آفرید کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم وصلواتِ بے پایاں و تحیاتِ شایاں مر حضرت نبوی را صلی اللہ علیہ وسلم بداں ...."

مخطوطہ کے آخری صفحہ پر آخری عبارت اس طرح درج ہے:

"بجہت دفع زہر مار، تلخہ آہو، تلخہ جھوجھوندری و تلخہ طاؤس و تلخہ ماہی رہو۔ دریں ہر چہار تلخہ، فلفل گرد تر کنند و بدارند مار خوردہ را ناس دہند نیکو شود، بیارد نخ لوبی، و کدو تلخ را شگاف کنند و آب نخ بیندازد تا آنکہ کدو خوشک شود و بعد صو بکشد بدارند"

آخری ڈیڑھ سطروں میں بطور ترقیمہ کے یہ عبارت تحریر ہے:

"تم الکتاب الطب فی الیوم پنجشنبہ وقت الفجر بتاریخ ۳ ماہ ذی القعدہ ۱۰۵۸ھ (مطابق ۱۶۴۸ء) العبد کاتب الحروف مخدوم حسین"

سببِ تالیف: جیسا کہ ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ اس مخطوطہ کے مصنف ضیا محمد مسعود رشید زنگی، محمد بن تغلق (وفات ۱۳۵۱ء) کے درباری طبیب تھے، ان کے حالاتِ زندگی کسی معتبر و مستند تذکرہ میں دستیاب نہیں ہو سکے۔ حتیٰ کہ 'تاریخ فیروز شاہی' کے مصنف

Marfat.com

ضیاءالدین برنی نے بھی اُن کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، ان کے مختصر حالات صرف اسی قدر معلوم ہو سکے ہیں۔ جو خود انھوں نے اپنے بارے میں لکھے ہیں۔ سلطان محمد بن تغلق نے اپنے دورِ حکومت میں دارالسلطنت دہلی کو دولت آباد منتقل کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ چنانچہ اسی کے حکم سے دہلی کی آبادی کا ایک بڑا حصہ جس میں علما، حکما، صوفیہ اور عوام کے ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ اُفتاں و خیزاں دکن کی جانب روانہ ہونے لگے۔ اس نقل مکانی اور سفرِ طولانی کے درمیان بیشمار افراد سفر کی صعوبتوں کی تاب نہ لاکر راستہ ہی میں فوت ہو گئے، اور جو باقی ماندہ وہاں پہنچے تو وہاں قحط اور مختلف النوع بیماریوں کے شکار ہونے لگے، خود مصنف "مجموع ضیائی" بھی انہی سفر کرنے والوں میں سے تھے، جن کو سلطان محمد بن تغلق نے دولت آباد جانے کی ہدایت دی تھی۔ چنانچہ یہ بھی کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچے۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے اس شہر کو بہت حسین اور خوب صورت پایا، جہاں طرح طرح کی نعمتیں، لذیذ میوے، نہریں اور خوب صورت تالاب وغیرہ تھے لیکن اُسی سال دولت آباد میں مختلف وبائی بیماریاں پھیل گئیں جن سے بہت سے باشندے لقمۂ اجل بن گئے۔ مصنف ضیا محمد مسعود رشید زنگی دولت آباد میں دو سال اور چار ماہ مقیم رہے۔ اس عرصہ میں یہ خود بھی طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا اور صاحبِ فراش رہے، ہر چند انھوں نے اپنا علاج کرایا، مگر کوئی افاقہ نہ ہو سکا۔ بلکہ مرض میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہی ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک شب خدائے شافی و دافی کی بارگاہ میں بدست بدعا ہوئے اور صحت کی درخواست کی۔ اُسی شب اپنے عم بزرگوار خواجہ شمس مستوفی کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس کا نام مجموع شمسی ہے۔ اس میں تم اپنے مرض کا علاج تلاش کرو اور صحت حاصل کرنے کے بعد علم طب حاصل کرو اور اس کے ذریعہ عوام الناس کی خدمت کرو۔ لہٰذا انھوں نے اس ہدایت پر عمل کیا اور پھر صحت یاب ہوئے اور حسب ہدایت علم طب حاصل کر کے یہ کتاب "مجموع ضیائی" مرتب کی۔ اس کی ترتیب و تسوید میں جن کتب معتبرہ سے انھوں نے استفادہ کیا تھا اس کی ایک فہرست بھی انھوں نے اپنے مقدمہ میں منسلک کی ہے جس میں حسب ذیل کتابیں ہیں :

(۱) القانون فی الطب شیخ بوعلی سینا (۲) مفردن جالینوس (۳) فردوس الحکمہ علی ابن ربن طبری (۴) کامل الصناعہ علی بن عباس المجوسی (۵) کتاب الصیدنا البیرونی (۶) ذخیرۂ خوارزم شاہی شیخ اسماعیل گورگانی (۷) مجموع ملکی (۸) شفاء الملوک (۹) مقاصد الابدان (۱۰) بستان العطار

Marfat.com

(۱۱) صحت علائی - (۱۲) مخزن الشفا (۱۳) مجموع شمسی (بعض ہندوستانی اطباء کی کتابوں کا فارسی ترجمہ)
(۱۴) طب گیلانی (۱۵) مجموعہ محمدی (تالیف خواجہ تاج الدین فیروز گاہی حکیم) (۱۶) سرمکنون
(خواجہ محمد حرکان رازی و مرسی حکیم (۱۷) نکتۃ الاصول فی فوائد الخیول (۱۸) کتاب سلطان سنجر شاہ
رحمۃ اللہ علیہ (گھوڑوں کے معالجات سے متعلق) (۱۹) زہرۃ الظاہر فی معدن الجواہر (۲۰) نزہت الا
حدیقۃ اسغبان (۲۱) منافع الناس زالانسان -

زیر بحث مخطوطہ میں کل ۳۴ ابواب ہیں اور چند ابواب کو چھوڑ کر باقی ہر باب کے ذیل میں
متعدد فصلیں ہیں - جن کی تفصیل مندرجہ ذیل "فہرست مضامین" میں اس طرح دی گئی ہے :

(۱) درمعرفت ارکان واجناس والوان از مجموعۂ محمدی - (۱) درمعرفت ارکان اجسام
(۲) در امور طبیعی و معرفت اجناس -
(۲) درمعرفت اخلاط (۳) تشریح ابدان : (۴) نبض (۵) درشناختن دلیلہا
(۶) درعلامت وعلاج تبہای مفردہ و مرکب (۷) درقوت نفس باہ (۸) درکلپ وخطا
(۹) درمعرفت روغنہا بجہت ہر علتی خارج آنکہ درباب خواص نبشتہ شدہ (۱۰) سنگ
و درد گردہ و سیلان (۱۱) درمعرفت زنان و مباشرت ایشان (۱۲) درزحمت دردسر و نیم سر
وزکام وصرع (۱۳) درعلت ہای چشم وعلاج آن (۱۴) درمعالجت زحمت گوش (۱۵) درباب
خون بینی و بوی تباہ آن (۱۶) درمعالجت پختگی دہن و زبان (۱۷) درمعرفت درد سینہ و د
(۱۸) در اندوہ شغزا علامت آنکہ تشنگی بسیار باشد (۱۹) در سرفہ و دق و سلگ و صفہوز (آ
آواز) (۲۰) در دانستن اشتہا از چہ نقصان میشود (۲۱) در اسہال و آوردن قے و قبض -

باب بست و دوم (۲۲) :— درزحمت شکم وعلاج آن -

درمعنی آنکہ شکم بسیار رود - درعلاج کہ در شکم افتند ؛ درحلہ و درد شکم ، درمعنی
درمعالجت غلول و پیچپیچ و سختی شکم ؛ درمعالجت کثال و دانستن علت آن - (۲۳) درمعرفت
(۲۴) درمعرفت باسور و ناسور شش نوع است (۲۵) درمعرفت باد خشک و تر و معرفت
اندام درباد خشک و تر، درباد لقوہ و پیچیدگی زبان ، بادی کہ در پای و کمر افتد (۲۶)
معالجت گنگی کہ در وجود آدمی پیدا میشود - درعلاج وعلامت آن چہار نوع باس

Marfat.com

در جراحت و زخمها ؛ در علاج ترقیدن پای و زخم آن ؛ بجہت ترقیدن دنبل و ماندن خون ؛ در انواع ثبورت (دنبل صفراوی) ؛ در سیلان و سوختگی و آتشک ؛ (۲۷) در سرخ باد کہ آنرا ہندوی رکت گویند (۲۸) در برص و بہق سفید و سیاہ۔ در معالجت ؛ در معالجت برص ؛ در معالجت داد ؛ در معالجت کچہ داد خارش و بہق ؛ در معالجت کلف (جھائیں) ؛ در معالجت بہق سپید و آماس ناخن ؛ در پختگی تقضیب و آماس خایہ۔ (۲۹) در معالجت زہر مار و کژدم و زہر جانوران (۳۰) در علت جنونیت و دیو گرفتہ (۳۱) در علت نار (۳۲) در علاج اطفال و دفع سرفہ (۳۳) در شربتہا ؛ در شربتہا فرحت دہندہ ؛ در شربتہای خنک ؛ در شربتہای دفع جملگی زحمتہا ؛ در آب حوض و چاہ (۳۴) در مفرحات، جوارشات، معجونات، اطریفل (۳۵) در آسامی ادویہ و خاصیت و شناخت آن۔ در شناختن گیاہ و آسامی آن ؛ در معرفت حبوب و نخیتن طعام گوشت مسکر و جغرات ؛ در منافع حیوانات (۳۶) در تقدیر ماکولات (۳۷) در کیفیات اسباب آمیختن داروہا و اختلاف و وزن آن ؛ (۳۸) در معرفت قوانین فصد و حجامت (۳۹) در معرفت استفراغ ہر عضو علیحدہ (۴۰) در کیفیت علاج بدستکاری از داغ کردن و سد دستن (۴۱) از گفتار نگ ارحم و دیگر جوگیان در کشتن سیماب و زر و نقرہ و در خوردن آہن (۴۴) منافع زخم رسیدہ و مورخ خوردہ (۴۵) و ما بدال دقت باشد کہ داروہای مفرد یا مرکب یافتہ نشود۔

موازنہ : اب تک کی تحقیقات کے مطابق دنیا میں دو ہی جگہ "مجموعۂ ضیائی" کے نسخے پائے جاتے ہیں، ایک نسخہ ہمدرد (HMMR) کی لائبریری میں اور دوسرا کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ہے۔ یہ دونوں نسخے ایک دوسرے سے سائز، صفحہ، سطر اور اوراق کے لحاظ سے مختلف ہیں لیکن ابواب اور فصول کی ترتیب تقریباً یکساں ہے۔ اگرچہ یہ دونوں نسخے اپنی فہرست کے اعتبار سے نامکمل معلوم ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود آصفیہ کے مقابلہ میں ہمدرد (HMMR) کے نسخہ میں تقریباً دس ابواب زائد ہیں۔ آصفیہ کے نسخہ میں کل ۳۴ ابواب ہیں جبکہ ہمدرد (HMMR) کے نسخہ میں ۴۱ ابواب ترتیب وار ہیں۔ پھر ۴۴ واں اور ۴۵ واں باب بھی موجود ہے۔ مزید برآں، ایک فصل بھی۔ در خوردن آہن و زر و نقرہ کے نام سے پائی جاتی ہے۔ اس مخطوطہ میں ۴۲ واں اور ۴۳ واں باب موجود نہیں ہے۔ آخری صفحات بھی کچھ بے ربط اور بے ترتیب ہیں۔ مگر ترقیمہ والا صفحہ موجود ہے۔ اس لئے خیال ہوتا ہے کہ درمیان

Marfat.com

کے اوراق غائب ہونے کے بعد جو باقی صفحات رہ گئے ہوں گے۔ انھیں جوڑ کر محفوظ کر لیا گیا ہوگا۔ ایسا ع
کیا جا چکا ہے کہ آصفیہ اور ہمدرد (H.MMR) والے دونوں ہی مخطوطے فہرست مضامین کے لحاظ سے ناقص
ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی افادیت کے پیش نظر بہت اہم ہیں۔ فہرست مضامین کے اعتبار سے جو ابو
اس مخطوط میں اب موجود نہیں ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے:

(۴۲) در معرفت کواکب و تنجیم و تسخیر آں از کتاب سر مکنون و از گفتار حکیم مع سہ فصول

(۴۳) در معرفت جواہر و خواص آن از کتاب زہرۃ الظاہر (۴۶) در علت اسپاں از
دو کتاب: نکتۃ الاصول فی فوائد الخیول و از کتاب سلطان سنجر ملک شاہ مع چہل و چہار فصول

اس طرح سے نجوم و کواکب اور جواہرات کے خواص اور علاج و معالجہ میں ان کی افادیت سے متعلق جو ابواب یا فصول تھیں اب وہ اس مخطوط میں باقی نہیں رہیں۔ اسی طرح اُس دور میں گھوڑے بڑی جنگی اہمیت کے تھے اور سواری و بار برداری کے کام میں بھی لائے جاتے تھے اس لیے ان کے علاج و دوا پر بھی خاص توجہ دی جاتی تھی۔ اس مخطوط میں بھی اس سلسلے میں پورا ایک باب تھا جس میں ۴۴ فصلیں تھیں۔ لیکن اب وہ سب مفقود ہو چکی ہیں۔ لہٰذا ان دونوں مخطوطات کا یہ دلچسپ اور اہم حصہ اب نہ تو کتب خانہ آصفیہ کے نسخے میں ہے اور نہ ہی ہمدرد IHMMR کے نسخہ میں موجود ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں ہی نسخے آخر میں ناقص ہیں لیکن اس کے باوجود اس کا جتنا حصہ بھی محفوظ رہ گیا ہے اس کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

تاریخی حیثیت: "طب یونانی" کے نام سے جو طب آج ہندوستان میں رائج ہے وہ حقیقتاً اب "یونانی" نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں نے یونانی کتابوں ہی سے اس فن کو حاصل کیا تھا اس طرح حاصل کیا کہ بالکل ہی اس کو اپنا لیا۔ انھوں نے اس طب میں اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کی بدولت اتنے اضافے اور ترمیمات کیے کہ اس کی ہیئت ہی بدل گئی، ان اضافوں اور تبدیلیوں کے باوجود مسلمانوں کی یہ فراخدلی اور وسعت نظری ہی تھی کہ انھوں نے اس طب کا نام تک تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جس سے وہی پرانی نسبت اب تک برقرار چلی آرہی ہے۔ مسلمانوں نے جہاں یونانیوں سے طبی علوم حاصل کیے وہیں انھوں نے ہندوستانی ویدک طب سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ طب یونانی اور طب ہندی کا یہ باہمی لین دین عہد عباسی میں خلیفہ منصور (وفات ۷۷۵ء) کے وقت ہی سے شروع ہو چکا تھا جس کے نتیجے میں تھوڑے ہی عرصہ میں بیشتر آیورویدک کتابیں سنسکرت سے عربی میں منتقل ہو چکی تھیں چنانچہ بغداد میں ہندوستان سے ویدک اطبا کی آمد کا سلسلہ شر

Marfat.com

ہو چکا تھا، اہم ویدک تصانیف کے تراجم عربی میں ہو چکے تھے اور اطبا اسلام ہندی طب کو اپنا کر پوری فراخدلی اور علمی بے تعصبی کے ساتھ ویدک تصانیف کے حوالے اپنی کتابوں میں دینے لگے تھے جن میں طبری، رازی، اور ابن سینا جیسے طبیب قابل ذکر ہیں جنھوں نے اپنی تصانیف بالترتیب فردوس الحکمۃ الحاوی اور القانون میں ہندی اطبا کے اقوال کا حوالہ بکثرت دیا ہے۔

آیور ویدک اور یونانی طب کا باہمی تال میل : ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کے بعد جب مسلم سلاطین نے یہاں کے علوم و فنون کے ترجمہ کی جانب توجہ دی تو خاص طور سے آیور ویدک کتابوں کے بھی تراجم کیے گئے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے جہاں ایک نئی تہذیب کی بنیاد رکھی وہیں ایک نئی طب کی بھی داغ بیل ڈالی۔ انھوں نے اپنی لائی ہوئی "یونانی" طب کو آیور ویدک طب سے اس طرح ممتزج کیا کہ اب طب یونانی، یونانی نہ رہی بلکہ ایک قسم کی دیسی طب بن گئی۔ مسلمانوں نے مقامی آب و ہوا اور جغرافیائی حالات کی روشنی میں یہاں پیدا ہونے والے امراض و علل کا مطالعہ کیا اور ان کے تدارک کے لئے ہندوستان میں پائی جانے والی ادویہ کا ہی انتخاب کیا تاکہ یہ سب چیزیں یہاں ہندوستانیوں کے مزاج کے موافق ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ دے سکیں۔ اس طرح مقامی اپنی دین کے نتیجہ میں جو کتابیں یہاں لکھی گئیں ہیں ان میں طبی نقطۂ نظر سے "مجموعۂ ضیائی" اولین اور اہم کتابوں میں ایک ہے۔ محمد بن تغلق (وفات ۷۵۲ھ) جس کے عہد میں یہ کتاب لکھی گئی تھی خود بھی ایک عالم اور علم دوست بادشاہ تھا۔ وہ فلسفہ اور معقولات میں کافی درک رکھتا تھا۔ اس کے عہد کے بہت سے علما اور ان کی تصانیف کے نام تاریخ میں ملتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس دور میں طبی سرگرمیاں کیا تھیں۔ اس بات کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔

"مجموعۂ ضیائی" کے آصفیہ والے مخطوطہ کا تعارف کراتے ہوئے حکیم عبدالوہاب پھلواری صاحب نے جو اظہار خیال کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محمد تغلق کے عہد کی طبی سرگرمیوں کا تذکرہ کسی جگہ نہیں ملتا ہے چنانچہ "مجموعۂ ضیائی" آٹھویں صدی ہجری کے ابتدائی دور کا ایک ایسا طبی مخطوطہ ہے جو ہندوستان کی تاریخ طب میں ایک اہم طبی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اور عہد تغلق کی طبی سرگرمیوں پر پہلی بار اس کے ذریعہ روشنی پڑتی ہے[1]۔ اس لحاظ سے مجموعۂ ضیائی عہد تغلق کی غالباً وہ واحد طبی

[1] ماہنامہ ہمدرد صحت دہلی نومبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

تصنیف معلوم ہوتی ہے جو آج زمانے کی دست برد سے بچ کر ہم تک پہنچی ہے۔

آیورویدک ماخذ: آیورویدک طریقِ علاج سے استفادہ کرنے اور اسے یونانی طب میں بروئے کار لانے کی کوشش اسلامی ہند میں شروع ہی سے کی جانے لگی تھی چنانچہ اس سلسلہ میں متعدد کتابوں کے نام تاریخ میں ملتے ہیں جن میں آیورویدک سے کسب فیض کرکے یونانی کو مالا مال بنایا گیا ہے اس ضمن میں ایک طبی کتاب تو وہی ہے جو "مجموعِ شمسی" کے نام سے موسوم ہے جس کے مصنف صاحب "مجموعِ ضیائی" کے عم بزرگوار تھے جن کا نام خواجہ شمس مستوفی تھا۔ یہ کتاب بعض ہندی اطبا کی طبی تصانیف کا فارسی ترجمہ تھی۔ اس کتاب کا حوالہ خود مجموعِ ضیائی ہی میں ملتا ہے۔ مصنف نے خود اس سے استفادہ کیا تھا۔ دوسری طبی کتاب کا پتہ مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے دیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"شیخ ضیاء الدین نخشبی (وفات ۷۵۱ھ) جو در اصل بداون کے باشندے تھے۔ ان کو طب اور موسیقی میں بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ ابن سینا کی طبی کتاب کلیات کے مقابلہ میں آپ نے ایک کتاب "الکلیات والجزئیات" نامی لکھی ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یونانی دواؤں کے ساتھ ساتھ خاص اُن دواؤں کا بھی تذکرہ التزام کے ساتھ کیا گیا ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر جگہ اُن دواؤں کے نام کو درج کیا ہے جس نام سے وہ ہندوستان میں مشہور ہیں۔[1]"

"مجموعِ ضیائی" ۷۰۲ھ میں تصنیف کیا گیا تھا اس کے تقریباً ۵۳ سال کے بعد یعنی ۷۵۰ھ میں ایک منظوم طبی کتاب لکھی گئی تھی جس کا نام "طبِ شہابی" المعروف بہ "شفاء المرض" تھا، اس کے مصنف حکیم شہاب الدین تھے جو ناگور کے رہنے والے تھے۔ یہ کتاب کلیات و معالجات سے متعلق تھی یہ کتاب اگرچہ چھپ چکی ہے لیکن اس کا ایک مخطوطہ ہمدرد (IHMMR) کی طبی لائبریری میں محفوظ ہے اس میں بھی جتنی دوائیں مصنف نے ذکر کی ہیں ان کے متعلق اس کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام کی تمام اس کی آزمودہ ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تمام دوائیں اس زمانے میں ہندوستان میں باسانی پائی جاتی تھیں۔ "طبِ شہابی" کے منظوم دیباچہ اور کتاب کے آخری صفحات میں مصنف نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے ہندی اطبا اور ان کی کتابوں سے بھی براہ راست استفادہ کیا ہے۔

---

[1] ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت، ص ۲۱۶، دہلی ۱۹۶۶ء

Marfat.com

"مجموعِ ضیائی" کی ترتیب و تدوین کے تقریباً ۸۰، ۸۵ سال کے بعد سلطان جلال الدین ابوالمظفر سکندر شاہ لودی کے حکم سے حکیم بہوہ بن خواص خاں نے ۹۱۸ھ میں معدن الشفا سکندر شاہی کی تالیف بھی اسی نہج پر کی تھی۔ حکیم بہوہ خاں نے تو نہایت واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حکمت یونان ہندوستان کی آب وہوا اور یہاں کے لوگوں کے مزاج کے موافق نہیں آتی ہے اور جو دوائیں فارسی زبان میں مذکور ہیں ان کی اصل حقیقت اور خواص ہمارے ملک میں معروف نہیں ہیں۔ لہٰذا اس نے حکمائے ہند کی تصانیف کو فارسی میں منتقل کر دیا ہے اور ہندی طب کی تمام خصوصیات کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ حکیم بہوہ خاں نے "معدن الشفا" کی تصنیف میں جن ہندی حکما کی کتابوں سے استفادہ کیا تھا ان میں سشرت، چرک، یادیو کرت، بھوج، سارن گدھر، چنتامنی، چکردت اور رکنی دت وغیرہ شامل ہیں۔[1]

ہر دور میں اس طرز پر طبی کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں۔ مغل دور حکومت میں تو بہ کثرت ایسی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ داراشکوہ نے بھی حکیم عین الملک شیرازی کے ذریعہ ایک اسی طرح کی طبی کتاب مرتب کرائی تھی جو "طب داراشکوہی" کے نام سے مشہور ہوئی تھی۔[2] چنانچہ "مجموعِ ضیائی" بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے جس کے ذریعہ محمد بن تغلق کے زمانے کے ایک طبی سرمایہ کا سراغ ملا ہے جو طب یونانی اور آیورویدک کا حسین امتزاج ہے، انھیں اسباب کی وجہ سے طب یونانی کو آج دیسی طب کہنا بالکل حق بجانب ہوگیا ہے۔

"مجموعِ ضیائی" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد تغلق میں طب یونانی کے ماہرین ہندوستان کی مقامی طب یعنی آیورویدک طریق علاج سے کافی واقفیت حاصل کر چکے تھے۔ انھوں نے آیورویدک تعلیمات ان کے اصل ماخذ سے حاصل کی تھیں۔ اور اس وقت کے مانے ہوئے مشہور ویدوں اور جوگیوں سے کسب فیض کیا تھا اس مقصد کے لئے انھوں نے سنسکرت زبان بھی سیکھی تھی۔ لہٰذا یونانی طب کو ہندوستان کی آب وہوا اور یہاں کے مقامی ماحول کے مطابق بنانے کے لئے بڑی حد تک تبدیلیاں کی گئیں، نئے نظریات اپنائے گئے، مقامی دواؤں سے واقفیت حاصل کی گئی اور اس وقت کے ہندوستان میں مروج مخصوص طریق علاج اپنائے گئے۔ طب یونانی اور طب ہندی کے اس لین دین سے یونانی میں بے شمار دوائیں داخل ہونا شروع ہوئیں جو خالص ہندی تھیں۔ مثلاً اطریفل (جو معرب ہے ترپھلا کا) جسے مسلمانوں نے اپنی طبی دواؤں

[1] معدن الشفا سکندر شاہی۔ حکیم بہوہ بن خواص خاں ص۳۔ نول کشور ۱۹۱۵ء۔ [2] تاریخ پزشکی ایران و پاکستان حکیم نیر واسطی ص۱۱۱

میں شامل کر کے نئی نئی ترکیبوں کے ساتھ استعمال کیا اور فائدہ اٹھایا۔ بعض خالص ویدک ترکیبوں کو بھی اپنایا گیا۔ بعض وہ دوائیں جو اگرچہ پہلے سے بھی یونانی میں مستعمل تھیں۔ مگر ان کی اصل ویدک ترکیب کو علیٰ حالہ باقی رکھا گیا جیسے چترنج (یعنی چہار تخم: ہالوں، کلونجی اور اجوائن) چترجات (یعنی تج، تیزپات، الائچی اور ناگ کیسر) ترکٹ (یعنی سونٹھ، مرچ سیاہ اور پیپل) پانچ کھار (یعنی قلیات خمسہ) پانچ لون (یعنی نمک) اور پانچ مول (یعنی پانچ جڑیں) وغیرہ جیسی بہت سی ویدک ترکیبوں کو یونانی کی نسخہ نویسی میں داخل کیا گیا۔ ادویہ مفردہ کے علاوہ ویدک قرابادین میں سے بھی بہت سے مرکب دوائیں اپنے رنگ میں اپنائی گئیں۔ چنانچہ معجون سپاری پاک، مکردھوج، معجون گوگ راج اور چیون پراش جیسی دو مشہور دوائیں ہیں جو آج بھی ہمارے یہاں معمولات مطب میں سے ہیں۔ عرب حکما کشتوں کے استعمال سے ناواقف تھے مسلمان اطبا نے ہندوستان آکر ہی اس فن کو سیکھا اور اپنی طب میں داخل کیا۔ اسی طرح بہت سی دواؤں کے کھار نکالنے، مدبّر کرنے، جلانے اور روغن نکالنے کی ترکیب جو آج ہمارے یہاں مروج ہے وہ سب آیورویدک دواسازی سے ہی ماخوذ ہے۔[۱] "مجموعِ ضیائی" کا یہ مخطوطہ مذکورہ بالا بیان کی زندہ شہادت ہے۔ اس کا ہر صفحہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ مسلم اطبا نے اپنی طب کو ہندوستانی طب سے اس طرح ہم آہنگ بنا دیا کہ آج اس کا امتیاز مشکل سے ہوتا ہے۔

مجموعِ ضیائی کا مصنف ضیا محمد مسعود رشید زنگی کے متعلق یہ یقین ہے کہ وہ سنسکرت زبان سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے ہندوستانی ویدوں اور جوگیوں کی کتابوں سے براہ راست مطالعہ کر کے ان کے نسخہ جات کو اپنی کتاب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً اس نے معاجین کی فصل میں معجون سگندھ راوت، معجون آملہ یعنی چیون پراش اور معجون امرت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح خالص آیورویدک اصطلاح دواسازی یعنی "رس" کا بھی تذکرہ بہ کثرت کیا ہے جیسے پربھاوتی رس، اگنی کمار رس، بھیروں رس، روگ ناشک رس اور پنج امرت رس وغیرہ۔ ضیا محمد مسعود نہایت مذہبی قسم کے طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مذہبی احتیاط کے پیش نظر شراب کے بارے میں ایک مقام پر انہوں نے لکھا ہے کہ

"اگرچہ در دین اسلام حرام است ولیکن چوں در ملتِ ہا دیگر مباح بودہ است اطبا منفعت و مضرتِ آں در کتب آوردہ اند۔" (ورق ۱۴۴)

---

[۱] ماہنامہ تحفہ، حیدرآباد ۱۹۵۵ء

Marfat.com

اسی طرح اکثر نسخہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ فائدہ میشود یا اللہ تعالیٰ بکرم رحمت شفا مید ہد۔ اس طرح کے جملوں سے کمال عبودیت ظاہر ہوتی ہے۔

اس مخطوطہ کا ۲۵ واں باب خاصیت ادویہ سے متعلق ہے۔ اس باب کو 'کتاب الصیدنہ' اور 'دبستان العطارین' جیسی کتابوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔ تمام دواؤں کے نام سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اور ان کی ترتیب حروفِ ابجدی کے بجائے حروفِ تہجی کے لحاظ سے قائم کی گئی ہے۔ جن مفرد دواؤں کو اس مخطوطہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد تقریباً ساڑھے گیارہ سو ہے۔ ہر دوا کا اصل یونانی نام پھر مروجہ ہندی نام۔ مزاج اور دستیاب ہونے کی جگہ اور پھر خواص وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ دواؤں کے جو ہندی نام دیئے گئے ہیں آج بھی وہ دوائیں انھیں ناموں سے جانی پہچانی جاتی ہیں جیسے، ہلیلہ، بلیلہ، پلپل، دار پلپل، تخم کتاں کے لئے السی، تشمیزج کے لئے چاکسو، حب النیل کے لئے نیل پری، خل کے لئے سرکہ، شونیز کے لئے کلونجی، کحل کے لئے سرمہ، قطران کے لئے روغن تارکول اور لسان العصافیر کے لئے اندرجو تحریر کیا گیا ہے۔ اسی طرح جواکھار، بکائین، سنگھاہولی اور گوکھرو کو انہی ناموں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

ایک مستقل فصل حیوانات کے خواص سے متعلق ہے جس میں ہندوستان میں پائے جانے والے حیوانات پرندے، چرندے، درندے اور مختلف قسم کے کیڑے مکوڑوں کے بھی خواص گنائے گئے ہیں۔ مزید برآں ایک علیٰحدہ فصل ہے جس میں مختلف جانوروں کے گوشت اور ان کے دودھ، دہی کے خواص بھی لکھے گئے ہیں۔ ایک مستقل فصل روغنیات سے متعلق بھی ہے۔ ایک فصل — در خوردن زر و نقرہ — میں مختلف جڑی بوٹیوں کے کشتہ جات کی ترکیب اور ان کے خواص ہندوستانی ویدک کتابوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں۔ اس دور میں لوگوں کے اندر ضعیف الاعتقادی زیادہ تھی اور وہ طلسمات بھوت پریت اور دیو پریوں کے بڑے قائل تھے۔ چنانچہ اس مخطوطہ میں بھی مختلف امراض کے لئے تعویذات، نقوش اور جھاڑ پھونک کے عملیات بھی تحریر کیے گئے ہیں اور جن بھوتوں و دیو پریوں کو قابو میں کرنے کے لئے متعدد عزیمتیں بھی لکھی گئی ہیں۔

غرض کہ مجموعۂ ضیائی عہد تغلق کا ایک ایسا مخطوطہ ہے جس سے اس دور کی ایک واحد طبی تالیف کا پتہ چلتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ طب یونانی کو آیورویدک سے

Marfat.com

ملانے کی کوشش ہندوستان میں ابتدائی دور ہی سے شروع ہو چکی تھی۔ طب یونانی نے، طب ہندی سے بہت کچھ سیکھا اور اپنے دامنِ علم کو مقامی گُل بوٹوں سے بڑی سیر چشمی کے ساتھ سجایا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب طب یونانی کو کوئی ذی فہم اور ذی علم بیرونی طب نہیں کہہ سکتا۔ اب، وہ بالکل دیسی اور ہندوستانی طب ہے، جو یہاں کے مزاج اور آب و ہوا سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ آج اس میں وہی تمام دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں جو اسی ملک کی پیداوار ہیں اور یہاں کے لوگوں کے مزاج کے موافق ہیں۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مجموعِ ضیائی کے آصفیہ اور تغلق آباد والے دونوں نسخوں کو سامنے رکھ کر ایک تنقیدی ایڈیشن تیار کیا جائے اور اس طرح ایڈٹ کر کے اس کو شائع کیا جائے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو اس کا اُردو میں ترجمہ بھی کیا جائے۔

●●

Marfat.com

خالد جاوید شمسی
پٹنہ

کتاب المشجر

خدا بخش کا ایک اہم طبی مخطوطہ

مصنف کے بارے میں:-

خلیفہ ہارون رشید، مامون رشید، المعتصم اور الواثق کے دور کا مشہور عیسائی طبیب اور مصنف ابوزکریا یوحنا ابن ماسویہ جو یورپ میں MESUA کے نام سے مشہور ہے، دار الترجمہ بغداد کا پہلا افسر اعلیٰ تھا۔

جیسا کہ قفطی اور دیگر مورخین نے بھی لکھا ہے، ہارون رشید کے وقت سے متوکل کے عہد تک خلفاء کی غذاؤں اور صحی تدابیر کا ہمہ وقتی مشیر تھا۔[1]

اس کا ہمعصر پیشرو اور خلیفہ معتصم باللہ عباسی کا طبیب خاص سلمویہ ابن بنان، گو اس سے ذہنی بُعد رکھتا تھا تاہم جب ابن بنان مرض الموت میں مبتلا ہوا اور المعتصم نے اس سے معالجین میں اس کا جانشین دریافت کیا تو ابن بنان نے یوحنا ابن ماسویہ کا نام ہی تجویز کیا لیکن یہ بھی کہا کہ وہ بڑا فضول گو ہے جو کچھ بتلائے اسے سوچ سمجھ کر استعمال کیجئے گا۔[2]

پیش نظر مقالہ میں اس کی پیشہ ورانہ مہارت سے زیادہ اس کی بے مثال تصنیفی برتری کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ اس لئے ہم اس کی طبیبانہ زندگی سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کی علمی کمالات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کے میدان میں اسے جو امتیاز اپنے طویل دور میں حاصل رہا اس کا

---

[1] تاریخ الحکماء قفطی ترجمہ فارسی از قرن یازدہم ہجری ص ۵۱۲۔

[2] طبقات الاطباء ج ۱ ص ۱۶۵

Marfat.com

اندازہ بھی اس کے ہمعصر ناقد ابن بنان ہی کی زبانی کیا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"یوسف بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ میرے اور سلمویہ بن بنان کے درمیان ایک روز یوحنا بن ماسویہ کا تذکرہ بحیثیت معالج آیا تو میں نے یوحنا کی تعریف کچھ زیادہ ہی کر دی تھی تو سلمویہ بن بنان نے جواب دیا کہ یوحنا ہر اس شخص کے لئے ہیبت ہے جو اس کو اپنا معالج بنالے اور اس کے کتابیاتی علم سے مرعوب ہو جائے اور اس کی لچھے دار باتوں میں آجائے" ؎

اس کے ورثۂ علمی کے باقیات میں جو مجدد انہ شان نظر آتی ہے۔ اس سے یہ بات حرف بحرف ثابت ہو جاتی ہے کہ اس کی تصانیف کی ندرت ذاتی طور پر اس کے ہمعصروں کے لئے ہیبت اور مرعوبیت کا سبب رہی ہوگی۔

کتاب کے بارے میں:

ابن ماسویہ کے سوانح حالات مولوی عظیم الدین نے کتاب المشجر کا تعارف کراتے ہوئے خدا بخش لائبریری کے کیٹلاگ جلد چہارم میں تلخیص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ تاریخ کی بیشتر کتابوں میں اس کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے ؎۔ اس لئے مناسب ہے کہ مصنف اور کتاب کے بارے میں صرف اضافی اور اختلافی مسائل سے ہی بحث کی جائے۔ اس سلسلہ میں عظیم الدین کا مندرجہ ذیل اقتباس قابل نظر ثانی ہے۔

"ابن ماسویہ کی تصنیفات میں اس کتاب کا علم ابن ابی اصیبعہ اور مرزا کلمان کو نہیں تھا۔ لیکن ابن القفطی نے (تاریخ الحکماء، ص ۳۸۱) میں کہا ہے:

؎ طبقات الاطباء ج ۱ ص ۱۲۷ و ص ۱۶۸ ابن ابی اصیبعہ۔ ؎ ملاحظہ کریں۔ فہرست ابن ندیم، طبقات الامم، تاریخ قفطی، مختصر الدول، طبقات الاطباء وغیرہ۔

Marfat.com

"وکتاب المشجر کناش لہ قدر"

عظیم الدین (خدا بخش کیٹلاگ) کا یہ خیال کہ کتاب المشجر کا تذکرہ صرف جمال الدین قفطی نے کیا اور ابن ابی اصیبعہ (یا دیگر مورخین) کی نظر سے یہ کتاب نہیں گزری قدرے تفصیلی جائزے کا محتاج ہے۔

چنانچہ ہم طب کی چار بڑی تاریخوں کو بہ ترتیب ادوار زیر بحث لاتے ہیں۔

(۱) فہرست ابن ندیم۔ زیر بحث چاروں کتابوں میں قدیم ترین ہے۔ اس میں مذکور ۲۹ تصانیف میں کتاب المشجر نام کی کوئی کتاب نہیں ہے لیکن نمبر ۴ پر حمیات مشجر کے نام سے ایک کتاب ملتی ہے۔[۱]

(۲) طبقات الامم میں ابن ماسویہ کی ۴۰ کتابوں کی فہرست ہے۔ کتاب الحمیات مشجر نام کی کوئی کتاب نہیں اور نہ کتاب المشجر نام کی کوئی کتاب ہے۔ البتہ نمبر ۴ پر کتاب الحمیات اور نمبر ۱۱ پر قرابادین معروف بالمشجر مذکور ہے۔[۲]

(۳) تاریخ الحکماء (قفطی) میں مذکور ۲۸ کتب میں نمبر ۱ پر کتاب الحمیات اور نمبر ۷ پر کتاب المشجر موجود ہے۔[۳]

(۴) طبقات الاطبا (ابن ابی اصیبعہ) نے ۴۰ کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے نمبر ۱۲ پر حمیات مشجر کا تذکرہ کیا ہے اور کتاب المشجر نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی۔[۴]

مذکورہ جائزے سے ابھر کر سامنے آنے والی حقیقت یہ ہے کہ چاروں کتابوں میں ۱۲ پر کتاب الحمیات کا نام مشترک ہے۔ لیکن ابن ندیم اور ابن ابی اصیبعہ نے کتاب الحمیات کے ساتھ مشجر کا اضافہ کیا ہے اور ان دونوں نے کتاب المشجر کا علحدہ نام نہیں لکھا ہے، اس کے مقابلہ میں صاعد اندلسی (طبقات الامم) اور قفطی نے کتاب الحمیات کے ساتھ لفظ مشجر کا اضافہ نہیں کیا بلکہ مشجر نام کی کتاب کو علیحدہ نمبر دیا ہے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ابن ندیم نے جو ترتیب میں سابق الازل ہے نقل

---

[۱] کتاب الفہرست ص ۲۹۶ لابن ندیم مطبوعہ ۱۸۷۱ء [۲] طبقات الامم ص ۵۵ صاعد اندلسی (اردو ترجمہ) [۳] تاریخ الحکماء ص ۵۱۳ قفطی (فارسی ترجمہ) [۴] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج ۱ ص ۱۸۳ لابن ابی اصیبعہ

Marfat.com

کرتے وقت عہ پر کتاب الحیات کے ساتھ المشجر کو جو علیحدہ کتاب ہے اور جسے پانچویں نمبر پر آنا چاہیئے تھا کتاب الحیات سے متصل کر دیا ہے اور گڈمڈ ہو کر یہ دو کتابوں کی ایک کتاب بن گئی ہے۔ ابن ابی اصیبعہ نے آنکھیں بند کر کے ابن ندیم کی تقلید کرلی ہے لیکن ساعد اور قفطی نے عہ پر کتاب الحیات لکھ کر کتاب المشجر کو علیحدہ لکھ دیا ہے۔ اس طرح المشجر کا تذکرہ چاروں کتابوں میں ہے لیکن دو کتابوں میں کتاب الحیات سے خلط ملط ہو گیا ہے۔ اور خواہ مخواہ ایک عالم کا سہو عالم کا سہو بن گیا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ کتاب المشجر کے بارے میں مورخین کی روایات بہر حال متواتر ہیں۔

کتاب کی سب سے نمایاں اہمیت یہ ہے کہ جدول (TABLE) کے طرز پر لکھی جانے والی یہ طب کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ مولوی عظیم الدین نے جدول نگاروں میں صرف تین نام: ابن ماسویہ، ابن جزلہ اور نجیب الدین سمرقندی علی الترتیب گنائے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن ماسویہ اب تک کی دریافت میں طبی جدول نگاری کا موجد ہے اور اس کے بعد جدول نگاری کا سلسلہ ایک طویل شکل اختیار کر لیتا ہے جس کے لئے ایک علیحدہ مقالہ درکار ہے۔ تاہم اتنی نشاندہی خارج از بحث نہیں ہے کہ جدول نگاری کی تاریخ میں ابن ماسویہ کے بعد ابن بُطلان کا نام آنا چاہیئے نہ کہ بقول عظیم الدین ابن جزلہ کا۔ بلکہ مولوی عبدالرحمان خاں مصنف "قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی علمی خدمات" نے تو "تقویم الصحۃ" کے مصنف ابن بُطلان (متوفی ۱۰۶۳ء) کو جدولی طب کا موجد تصوّر کیا ہے[1]۔ لیکن ابن ماسویہ (متوفی ۸۵۷ء) ابن بُطلان سے بہت قبل "کتاب المشجر" کے نام سے طب کی مکمل کتاب لکھ چکا تھا۔

عظیم الدین (خدا بخش کیٹلاگ) نے کتاب کا تعارف کراتے ہوئے تفصیلی فہرست امراض نقل کردی ہے۔ اس لئے اس کا اعادہ کئے بغیر یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ جس طرز کی جامع اور مختصر کتاب ہے اس کی افادیت آج کے ہنگامی دور میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے فلسفۂ طب کی طولانی بحثوں میں ڈوب کر حرف مطلب تلاش کرنا آج کے دور میں کارے دارد کا مصداق ہے لیکن کتاب المشجر میں حرف مطلب کو چھوڑ کر اور کچھ نہیں۔ مثلاً "کلیات" کے مسائل کو ابن ماسویہ نے صرف ایک باب میں محدود کر دیا ہے۔

---

[1] "قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی علمی خدمات" مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۵۰ء حصہ اول ص ۲۰۳ تقویم الصحۃ کا لاطینی نام TOBAL SANITA ہے۔

Marfat.com

ابتدا ملاحظہ ہو:

الطب ینقسم العلم والعمل والعلم ینقسم لمعرفة الاشیا الطبیعیة ولمعرفة العلل۔

اس طرح علم کی تقسیم ورق ۳ ب تک پوری ہوگئی ہے۔ نمونہ کے لئے چند سطریں بلا انتخاب نقل کی جاتی ہیں۔

والقوی النفسانیہ

منها مدبرة وهي الوهم۔ والفکر۔ والحفظ	ومنها محرکة وهي التی تکون عنها الحرکة الارادیة والانتقال	ومنها خمسة وهي السمع والبصر والشم والذوق واللمس

والارواح وهي

الروح الطبیعیة الکائنة فی الکبد وهی المنفذة للقوی الطبیعیة من الکبد فی الاوردة الی الاعضاء	والروح الحیوانیه الکائنة فی القلب وهی المنفذة للقوی الحیوانیه من القلب فی العروق النابضه الی الاعضاء	والروح النفسانیه الکائنه وهی المنفذة للحس والحرکة من الدماغ فی العصب الی سائر الجسد

ورق ۵ ب پر العمل کی تقسیم اس طرح شروع ہوتی ہے۔

والعمل ینقسم

لحفظ الصحة فی الاجساد الصحیحة ویکون ذالک بالاشیاء المشاکلة	ولاکتساب الصحة للاجساد المرضی ویکون ذالک بالاشیا المضادة

اس حصہ کا آخری نمونہ یہ ہے:

الوجوہ التی علیها مدار القصد لانواع المعالجات والماخذ الیها عشرة

اولها	ونوع المرض	ومزاجه الطبیعی	ومزاج المرض	وهیئة الترکیب	وعادته	وسنه	والزمان	والبلد	وحال الهواء

کتاب الامراض نویں ورق سے شروع ہوتی ہے۔ ابتدا میں فہرست امراض باعتبار ابواب موجود ہے۔ اس فہرست کو مخطوطہ کے اندرونی اعداد وشمار کا اضافہ کرتے ہوئے ناظرین کی خدمت میں موضوعات کے ساتھ پیش کررہے ہیں۔ امراض کا بیان:

- ۱ تا ۲۶:۔ فی داء الثعلب (باب اول)۔۔۔ فی الارتعاش (باب ۲۶) ق ۹ - ۳۰ - اس میں کل ۲۶ باب گنے جا سکے ہیں جبکہ عظیم الدین صاحب (خدابخش کیٹلاگ) نے ۲۹ باب لکھے ہیں۔
- ۲۷:۔ فی اوجاع العین (ق ۳۰ ۔۔۔ ۳۹) ایک باب
- ۲۸-۲۹:۔ فی تورم اللهاة والحنك واللوزتين والخوانيق (ق ۳۹ - ۴۲) امراض حلق سے متعلق ۲ باب
- ۳۰:۔ فی السعال (ق ۴۲ - ۴۴) ۔ایک باب۔
- ۳۱ تا ۳۴:۔ فی الوجع المسمی قریقولومونیا (ق ۴۴ - ۴۹) چار باب امراض حلق صدر اور ریہ کے بیان میں۔
- ۳۵:۔ فی اوجاع القلب (ق ۵۰) ایک باب۔
- ۳۶:۔ فی اوجاع الثدی (ورق ۵۲) ایک باب۔
- ۳۷:۔ فی تغیر روائح العرق الصبیان۔ (ورق ۵۳)
- ۳۸:۔ فی اوجاع التی تعرض للمعدة ۔ (ورق ۵۳)
- ۳۹-۴۲:۔ فی اوجاع الکبد تا فی علاجات الاستسقا (ق ۶۸ - ۸۶) چار باب امراض کبد سے متعلق [1]۔
- ۴۳ تا ۴۶:۔ فی الاخلاف تا فی الدیدان (ق ۸۶ ۔ ۱۰۳) چار باب ذرب وخلفہ سے متعلق
- ۴۷:۔ فی اوجاع الکلی (ورق ۱۰۳ ۔ ۱۰۷)

---

[1] مخطوطہ میں الباب التاسع والثلاثین کا اندراج کاتب نے غلطی سے اوجاع کبد کے علاوہ یرقان پر بھی کیا ہے۔ جو دراصل ۴۰ واں باب ہونا چاہیئے۔ مخطوطہ خدابخش ورق ۴۳ الف سے یہ غلطی آخر تک برقرار ہے۔ ناظرین ملحوظ رکھیں۔

Marfat.com

۴۸ تا ۵۰:۔ فی تقطیر البول تا فی الوجع المسمّٰی دیابیطسوس (ق ۱۰۸-۱۰۹-۱۰۹) تین باب امراض مثانہ سے متعلق۔

۵۱ تا ۵۵:۔ فی سیلان المنی تا فی الوجع الذی یعرض للذکر (ق ۱۰۹-۱۱۳) ۵ ابواب امراض مخصوصہ بمردان سے متعلق۔

۵۶:۔ فی الرحم واوجاعہ (ق ۱۱۳-۱۱۴)۔

۵۸-۶۱:۔ فی القوبا الکائن فی بسیط الجسد تا فی الحمرۃ (ق ۱۱۶-۱۱۷) چار باب امراض جلد سے متعلق ہیں اور یہیں مخطوطہ نا تمام طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

ورق ۹ کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل چار باب ضائع ہوئے ہیں۔

۶۲:۔ فی الخدر الذی یعرض بالاصابۃ البرد الشدید

۶۳:۔ فی الوجع المسمّٰی (غیر واضح)

۶۴:۔ فی الجذام۔

۶۵:۔ (عبارت جلد سازی کی رفت کاری سے چھپ گئی ہے۔

کتاب کا دوسرا نسخہ المشجر الکبیر (کناش یحیی) کے نام سے رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے[۱]۔ کیٹلاگ کی اطلاع کے مطابق رضا لائبریری کا نسخہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ کلیات اور دوسرا معالجات پر مشتمل ہے۔ کیٹلاگ نے شروع کی عبارت مندرجہ ذیل اقتباس سے کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کناش علل الامراض ودلائلھا وعلاجھا۔ وھو الکناش المعروف بالمشجر۔ الباب الاول فی ادواء التعذیب۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ صفحہ ۹ تک کا حصہ پہلی جلد میں اور ورق ۹ سے آگے دوسری جلد میں کر دیا گیا ہے۔ رضا لائبریری کے نسخہ کی ابتدائی عبارت خدابخش کی عبارت سے مل جاتی ہے، لیکن رضا کی عبارت میں کتاب کا نام الکناش المعروف

---

[۱] ملاحظہ ہو کیٹلاگ آف عربک مینوسکرپٹس۔ رضا لائبریری، رام پور، از امتیاز علی عرشی، جلد ۵ نمبر ... حوالہ ۳۸۲۳۔

Marfat.com

بالمشجر کا اضافہ ہے۔ طبقات الامم میں غالباً اسی کتاب کو قرابادین المشجر کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ناموں کے اختلاف کو ناقلوں کے اختلاف روایت پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

حاصل کلام:- مندرجہ ذیل وجوہات سے یہ کتاب اشاعت کے لئے قابل ترجیح ہے۔

(۱) یوحنا ابن ماسویہ طبی جدول نگاری کا موجد ہے اس کی زیر تبصرہ کتاب سے طب میں جدول نگاری کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس لئے طب کی علمی تاریخ میں یہ کتاب اہم تاریخی انفرادیت کی حامل ہے جو اب تک شائع نہ ہو سکی۔

(۲) یہ کلیات از امراض و علاج کی ایک مکمل کتاب ہے جو جدول کے انداز میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے اور اس جیسی کوئی مطبوعہ کتاب استفادے کیلئے موجود نہیں

(۳) یوحنا ابن ماسویہ بیت الحکمت کے مصنفین طب میں تصنیفی برتری کا حامل تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ زیر تبصرہ کتاب کی اشاعت سے کچھ ایسے نکات سامنے آنے کی توقع ہے جن کا تعلق یوحنا کی امتیازی شان اور انفرادیت سے ہوگا۔

(۴) مرتب کی نظر سے جو جدولی مخطوطات۔ مثلاً تقویم الابدان (ابن جزلہ) اور تقویم الطب۔ (فخر الدین الخجندی) وغیرہ گزرے ہیں۔ ان میں زیر بحث کتاب کم سے کم بیانیہ ہے جس میں صرف یاد رکھنے اور بار بار CONSULT کرنے والی چیزیں محفوظ کی گئی ہیں۔ ابن ماسویہ کی جدولیں مخصوص ملکہ سے بنائی گئی ہیں جیسا کہ نمونوں سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

نظام الدین احمد کاظمی

حکیم علوی خاں کی تالیفات کا تحقیقی جائزہ

حاذق الحکما، رئیس الاطبا، میر محمد ہاشم علوی خلف استاذ الحکما میر محمد ہادی علوی شیرازی کا وطن اصلی دار العلم شیراز تھا۔ نسباً علوی اور مذہباً حنفی تھے۔ ۱۰۸۰ھ/۱۶۶۹ء میں شیراز میں ان کی ولادت ہوئی۔ ۱۱۱۱ھ/۱۶۹۹ء میں تقریباً ۳۱ سال کی عمر میں ہندوستان آئے۔ اس وقت شاہ جہان آباد (دہلی) شیرازی حکیموں اور طبیبوں کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ ان کے والد ماجد میر محمد ہادی، خالِ بزرگ میر محمد صالح، برادرِ بزرگ میر ابوالحسن مسیح الزمانی، برادرِ اوسط میر محمد جعفر علوی، شاہ جہاں بادشاہ صاحبقران ثانی اور عالمگیر کے عہد حکومت میں شیراز سے ہندوستان آکر دربار شاہی کے ممتاز اطبا میں شامل ہو چکے تھے۔ حکیم میر محمد ہاشم علوی اورنگ زیب عالمگیر کے درباری اطبا میں شامل ہوئے اور علوی خاں کے خطاب سے نوازے گئے۔ یہ خطاب اتنا عام ہوا کہ لوگ ان کے اصل نام کو بھول گئے۔

۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے بعد عالمگیر نے اپنے تیسرے فرزند محمد اعظم شاہ کو دہلی کا تاج و تخت سپرد کیا، تو حکیم علوی خاں اس کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔ مگر یہ تعلق بہت کم مدت میں محمد اعظم شاہ کے قتل ہو جانے کے بعد ختم ہو گیا۔ جب اورنگ زیب عالمگیر کا دوسرا لڑکا معظم شاہ سریر آرائے حکومت ہوا، تو اس نے سابقہ اعزاز کے ساتھ حکیم علوی خاں کو شاہی اطبا کے زمرے میں شامل کر لیا۔ محمد معظم شاہ جو بہادر شاہ اور شاہ عالم (اوّل) کے لقبوں سے زیادہ مشہور ہے، ۲۱ محرم ۱۱۲۴ھ/۱۷۱۲ء میں ۷۱ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو گیا۔

محمد اعظم شاہ اور محمد معظم شاہ کے عہد حکومت میں ہندوستان طوائف الملوکی اور خانہ جنگی کا شکار بن چکا تھا۔ محمد معظم شاہ (بہادر شاہ اوّل) کی وفات کے بعد اس کے چاروں بیٹے تخت سلطنت کے لئے معرکہ آرا ہوئے۔ قسمت نے سب سے پہلے معز الدین جہاندار شاہ کو تخت و تاج کا مالک بنایا۔ اس کے بعد فرخ سیر تخت حکومت پر بیٹھا۔ پھر سادات بارہہ کی بادشاہ گری کا دور دورہ ہوا، اور چند سال کی مدت میں یکے بعد دیگرے خاندانِ مغلیہ کے چند افراد بادشاہ بنے۔ بالآخر محمد شاہ جو رنگیلے بادشاہ کے نام سے مشہور ہے۔ ذی قعدہ ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء میں دہلی

Marfat.com

کے تخت پر بیٹھا۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں حکیم علوی خاں کو عروج حاصل ہوا اور معتمد الملوک کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ چاندی میں تولے گئے اور شش ہزاری کے منصب پر فائز ہوئے۔ تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ مقرر ہوئی، جاگیریں اس کے علاوہ تھیں۔ مختصر یہ کہ علم و فضل، دربار شاہی میں اعزاز و اکرام، طبی قابلیت تامہ اور ماہرانہ حذاقت میں نہ صرف اُن کے دور میں بلکہ آج تک کوئی حکیم و طبیب اُن سے ہمسری کی جرأت نہ کرسکا۔ مشہور مسٹر ٹامس ولیم بیل مؤلف مفتاح التواریخ نے ان کی اعلیٰ حذاقت اور بہترین معالجانی قابلیت کا تذکرہ عبارت ذیل میں کیا ہے:

"حذاقت و حسن تداوی اُو در اطراف و اکناف شہرت یافتہ بود۔ شعرای در تعریف اُو بسیار گفتہ اند۔ چنانچہ محتشم علی خان حشمت تخلص در وصف اُو گفتہ:

اے دست تو دستگیر ہر شاہ و گدا | از فیض تو درماں طلباں کار روا
خلقی گوید کہ میکنی کار مسیح | من میگویم کہ میکنی کارِ خدا

لاریب کہ اس رباعی میں شاعر نے نغز گوئی اور نکتہ سنجی کے ساتھ حکیم علوی خاں معتمد الملوک کی تعریف و توصیف کا حق ادا کر دیا ہے۔ مذکورۂ بالا رباعی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف بادشاہوں کے معالج خاص نہیں، بلکہ غریبوں اور فقیروں کے بھی دستگیر و مددگار تھے۔ اُن کے بیت الشفا کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ ان کے فیض مسیحائی سے تمام درماں طلبوں کو فیض پہنچ رہا ہے اور عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ وہ مسیح کا کام کر رہے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ خدا کا کام کر رہے ہیں۔"

تذکرہ نویسوں نے خدمتِ عوام کے اس اہم پہلو کو حکیم علوی خاں کی زندگی سے خارج کر دیا ہے حالانکہ یہی وہ پہلو ہے جس نے اب تک ان کے نام کو زندہ رکھا۔ ورنہ بہت سے شاہی اطبا اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے اور آج اُن کے نام اور کام سے بہت کم اہل علم واقف ہیں۔

عبدالکریم کشمیری مؤلف "بیان واقع یا (تاریخ نادری یا نادر شاہ نامہ) نے حکیم علوی خاں کا سالِ وفات ۱۱۶۰ھ لکھا ہے لیکن مسٹر ٹامس ولیم بیل نے اس سے اختلاف کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کا سالِ وفات اصلاً ۱۱۶۲ھ / ۱۷۴۹ء جو مندرجہ ذیل مصرعۂ تاریخ سے برآمد ہوتا ہے، بیان کیا ہے:

"بر فلک رفت مسیحای جدید" ۱۱۶۲ھ

بیشتر تذکرہ نویسوں نے معتمد الملوک حکیم علوی خاں مغفور کا سالِ وفات ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۷ء لکھا ہے۔ اس لئے کہ کم

زعبدالکریم کی کتاب بیان واقع (تاریخ نادری) ہے لیکن ازراہ تحقیق مسٹر ٹامس ولیم کا بیان درست ہے۔

عبدالکریم کشمیری نے معتمدالملوک کی صرف ایک تصنیف جامع الجوامع کا ذکر کیا ہے۔ مسٹر ٹامس ولیم نے بھی صرف اسی تصنیف کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی ہمہ گیر جامعیت و افادیت کا بالفاظ ذیل اظہار کیا ہے:

"میگویند کہ از جملہ تصنیفات او کتابیست مسمیٰ بہ "جامع الجوامع" کہ اگر فی المثل تمام کتب طب معقود شوند، مسائل طبیہ از جامع الجوامع مستنبط می تواں نمود"

مذکورہ بالا عبارت کے پیش نظر جامع الجوامع کی عدیم المثال اہمیت و افادیت کا اندازہ لگائیے اور جائزہ لیجیے کہ حکیم محمد حسین خاں کی کتاب مجمع الجوامع یا قرابادین کبیر کو جامع الجوامع کہنے اور سمجھنے والے محققین نے کس قدر سہل انگاری سے کام لیا ہے۔

راقم السطور عرض کرتا ہے کہ جامع الجوامع اور مجمع الجوامع، دو الگ الگ کتابیں ہیں۔ دونوں کے مصنف الگ الگ ہیں۔ انداز بیان اور اسلوب ترتیب میں نمایاں فرق ہے۔ پھر مجمع الجوامع کے ساتھ یا جامع الجوامع کا سراسر غلط ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ مجمع الجوامع کی اساس و بنیاد جامع الجوامع پر رکھی گئی اور اس کا بہت سا حصہ جامع الجوامع سے منقول و ماخوذ ہے۔ خود مؤلف مجمع الجوامع نے اپنی اس عظیم و ضخیم کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ حکیم علوی خاں معتمدالملوک کی کتاب جامع الجوامع غیر مکمل رہ گئی تھی۔ اس لئے مجھ سے میرے پیر و مرشد نے فرمایا کہ اس کتاب کی تکمیل اسی انداز پر کرو۔ مدعا یہ تھا کہ جامع الجوامع میں جو خلا باقی رہ گئے ہیں ان کو حکیم علوی خاں کی مقررکردہ ترتیب کے مطابق پر کردیا جائے۔ لیکن حکیم محمد حسین خاں مؤلف مجمع الجوامع اس انداز پر جامع الجوامع کی تکمیل نہ کرسکے (بقول خود اپنی بے مائیگی اور بے بضاعتی کی وجہ سے) اس لئے انھوں نے عام رواج کے مطابق اپنی الگ قرابادین کو جو مجمع الجوامع کے نام سے وہ لکھ رہے تھے۔ مکمل کرنا زیادہ بہتر اور آسان سمجھا اور اس کا نام بھی مجمع الجوامع یا قرابادین کبیر رکھا۔

اس وضاحت سے میرا مقصد یہ ہے کہ مجمع الجوامع کو جامع الجوامع سمجھ کر مطبوعہ کہنا بڑا گمراہ کن مغالطہ ہے اور اسی مغالطہ نے اہل علم اور ریسرچ اسکالرس کو حکیم علوی خاں کی گرانقدر اور نادر تصنیف کی تلاش و جستجو اور اس کی طباعت و اشاعت کی طرف سے غافل رکھا۔ ورنہ جامع الجوامع ایسی کتاب ہے اس کو ڈیڑھ سو سال پہلے شائع ہوجانا چاہیے تھا۔ اگر یہ کتاب اب اپنی اصل شکل وصورت جس میں اس کی عمدہ ترتیب و تدوین بھی شامل ہے۔ شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے تو طبی دنیا میں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

Marfat.com

احقر نے اس کتاب (جامع الجوامع) کی اب تک چھ جلدیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے چار رضا لائبریری، رام پور میں اور دو میڈیکل لائبریری I. H. M. M. R تغلق آباد دہلی میں موجود ہیں۔ یہ چھ جلدیں بڑے سائز ۱۷×۲۷ ۱/۲ کے تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ کتابت ۱۳ویں صدی ہجری کی ہے۔ کتابت خوشخط ہے۔ ان جلدوں کے علاوہ اور جلدیں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن احقر کو فی الحال ان کا علم نہیں۔ تلاش و جستجو جاری ہے۔

حکیم علوی خاں کی تصنیفات میں سے ایک کتاب خلاصۃ التجارب بھی بتائی جاتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے "خلاصۃ التجارب" شاہ بہاء الدولہ، سراج الدین حسن بن میر قوام الدین قاسم متوفی ۹۲۶ھ/۱۵۱۹ء کی بڑی مستند اور جامع طبی تصنیف ہے جو ہندوستان میں طب کے نصاب تعلیم میں شامل رہی اور اس کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ نول کشور پریس کے مطبوعہ نسخے اب بھی مل جاتے ہیں۔ اس کتاب کے مقدمہ میں مصنف نے اپنا نام بہاء الدولہ لکھا ہے اور اس کا سن تالیف ۹۰۷ھ/۱۵۰۱ء لکھا ہے۔ مصنف کا پورا نام تحریر نہیں ہے۔ لیکن خدا بخش لائبریری پٹنہ اور میڈیکل لائبریری کیلو فورنیا میں خلاصۃ التجارب کے قلمی نسخے موجود ہیں۔ احقر نے ان دو کتب خانوں کی مطبوعہ فہرستوں سے مصنف کا پورا نام اور ولدیت اس مقالہ میں درج کی ہے اور اب یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ خلاصۃ التجارب حکیم علوی خاں کی تصنیف ہرگز نہیں، بلکہ بہاء الدولہ سراج الدین حسن کی تصنیف ہے۔ ہمارے ریسرچ اسکالر اس کو نوٹ فرمالیں۔

تیسرے نمبر پر جناب حکیم علی کوثر چاندپوری اور جناب نیر واسطی نے "عشرۂ کاملہ" کو حکیم علوی خاں کی تصنیف لکھا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ یہ کتاب خان زمان امان اللہ خاں فیروز جنگ مؤلف "گنج باد آورد" (قرابادین خاں زمانی) کی تالیف ہے جس کا ذکر اُنھوں نے گنج باد آورد کے دیباچہ میں کیا ہے۔ اس لئے عشرۂ کاملہ کو علوی خاں کی تالیفات میں شامل نہ کیا جائے۔ چوتھے نمبر پر "قرابادین علوی خاں" کا نام لکھا ہے۔ لیکن یہ وہی جامع الجوامع جس کا ذکر ۱ پر آچکا۔

جناب حکیم علی کوثر اور پروفیسر نیر واسطی نے حکیم علی خاں کی جن چار کتابوں کے نام "اطبای عہد مغلیہ" اور "روابط پزشکی ایران و پاکستان" میں تحریر فرمائے ہیں، اُن پر احقر کا تحقیقی اور تنقیحی بیان اس جگہ ختم ہوتا ہے اب حکیم علوی خاں کی اُن تالیفات و تصنیفات کا ذکر کیا جائے گا جن کا مطالعہ احقر نے براہِ راست کیا ہے اور ان کے مخطوطہ نسخے میڈیکل لائبریری (I.H.M.M.R) اور رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہیں یہ تمام کتابیں غیر مطبوعہ ہیں اور ان میں سے اکثر کتابوں کا صرف ایک ایک نسخہ مذکورہ بالا کتب خانوں میں پایا جاتا ہے۔ ان کا

Marfat.com

...میل درج ذیل ہے:-

(۱) جامع الجوامع محمد شاہی	۲ جلد	یہ چاروں کتابیں
(۲) مطب حکیم علوی خاں	مکمل	I.H.M.M.R کی
(۳) رسالہ امراض الاطفال	〃	میڈیکل لائبریری میں
(۴) رسالہ قوانین علاج	〃	موجود ہیں

یہ مطب حکیم علوی خاں جو نمبر ۲ پر درج ہے۔ اس کتاب سے الگ ہے، جو نول کشور پریس ... چند مرتبہ مطب حکیم علوی خاں کے نام سے شائع کی ہے۔ اس کا اصل نام دراصل "رسالہ قوانین علاج" ہے۔ ...ب علوی خاں کے نام سے اس کو شائع کرنا، ناشر کی قابل گرفت اور مغالطہ انگیز غلطی ہے۔ اس رسالہ میں کتابت کی ...لیاں بھی بہت ہیں۔ اس لئے اس کا ازسرنو مرتب ہو کر شائع ہونا بہت ضروری ہے اور مطب حکیم علوی خاں کے نام سے ...لمی نسخہ جو میڈیکل لائبریری I.H.M.M.R میں موجود ہے تصحیح اور فٹ نوٹس کے ساتھ چھاپا جائے۔

بچوں کے امراض اور معالجات سے متعلق جو رسالہ ہے اس کو بھی اپنے اصل نام کے ساتھ جداگانہ شائع کیا ...ئے۔ فی الحال مطب حکیم علوی خاں کے مخطوطہ نسخے میں شامل ہے۔

(۵) جامع الجوامع محمد شاہی	۲ جلد	یہ تینوں کتابیں
(۶) رسالہ دستور علاج سوء القنیہ و استسقا		رضا لائبریری، رام پور میں
(۷) علاج الحمیٰ (رسالہ)		موجود ہیں

اب اس مقالہ کو ختم کیا جاتا ہے۔ مزید تفصیلات کے ساتھ انشاء اللہ جلد ہی شائع کیا جائے گا۔ میں آپ حضرات کا پُرخلوص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایسے خشک مضمون کو پوری توجہ سے سماعت فرما کر احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

●●

Marfat.com

حکیم خورشید احمد شفقت اعظمی

اختیاراتِ قطب شاہی

[اختیاراتِ بدیعی کا تنقیدی مطالعہ]

اختیارات قطب شاہی دراصل قطب شاہی عہد (۹۸۹ - ۱۰۲۰ھ) کا ایک مایہ ناز فارسی زبان میں لکھا گیا شاہکار ہے جو یونانی فارماکولوجی اور میٹریا میڈیکا پر مشتمل ہے۔

اس کے دو نسخے (ایک نسخہ عمومی دوسرا شاہی نسخہ) سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد کی زینت ہیں، ایک اور نسخہ پاکستان میں موجود ہے۔

سالار جنگ میوزیم کا شاہی نسخہ ۱۲ کے تحت محفوظ ہے اور یہی ہمارے مقالہ کی بنیاد ہے۔ یہ نسخہ مشتملات کی ایک طویل فہرست کے ساتھ اس طرح شروع ہوتا ہے: "آاطریلال اسم یونانی ست و بعضی گفتہ اند بریست ......" مشتملات کے اختتام پر رب ذوالجلال کی حمد و ستائش کے ساتھ اصل کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے: "سپاس بیحد و ستائش بے عدد حکیمی راجلّت حکمتہ سزاوار است کہ انوار غرایب حکمت از ہر ذرہ از ذرات موجودات ظاہر است"۔

مکمل مخطوطہ ۱۴۵۳ اوراق پر مشتمل ہے، جس میں سے اول ۳۳ اوراق ادویۂ مفردہ کی فہرست پر مشتمل ہیں۔ دواؤں کا تذکرہ حروف تہجی کے انداز میں کیا گیا ہے۔ یہ دراصل کتاب میں متذکرہ ادویۂ مفردہ کی مکمل فہرست ہے، اوراق یا صفحات کے نمبر کے اندراج کے بعد ایک مفید اور کار آمد فہرست مدون کی جا سکتی ہے۔ تقریباً ۲۷۰۰ دوائیں بیان کی گئی ہیں۔

مخطوطہ کا سائز درج ذیل ہے:

۸ ر ۲۸ × ۲ ر ۱۷ ؛ ۹ ر ۱۷ × ۴ ر ۸

ہر صفحے پر تقریباً ۱۱ سطور ہیں۔

شاہی نسخہ کے مشتملات کے اوّل دو صفحات اور اصل متن کے اوّل دو صفحات یعنی ۳۲ اور ۳۴ خوبصورت نقش و نگار سے مزین کیے گئے ہیں اور ساری کتاب سنہرے حاشیوں سے آراستہ

Marfat.com

کی گئی ہے۔ کاغذ اور جلد نہایت عمدہ ہے۔ ابتدائے مخطوط میں نواب حیدر یار خاں ۱۱۶۵ھ کی ایک مہر بھی ثبت ہے۔

کاتب:۔ اختتامیہ کے مطابق زیر بحث شاہی نسخہ ۱۶۴۳ء میں لکھا گیا۔ کاتب کا نام محمد مومن بن عرب الشیرازی ہے جو عرب الشیرازی کے نام سے مشہور تھا۔ کاتب کی رہائش گولکنڈہ میں تھی۔ فارسی زبان کا یہ مخطوط نستعلیق کا نہایت عمدہ نمونہ ہے۔

مصنف:۔ یہ معرکۃ الآرا کارنامہ نہ صرف تنہا میر محمد مومن بن علی الحسینی الاسترآبادی نے بلکہ چند دیگر مشاہیر اطبا کے تعاون سے انجام دیا۔

قطب شاہی عہد تقریباً دو سو سال تک گولکنڈہ میں بام عروج پر رہا (۱۴۹۵ء تا ۱۶۸۶ء)

"میر محمد مومن ممتاز اور ماہر معالجین کی صف میں سب سے زیادہ ممتاز ہے جو تقریباً ۱۵۵۲ء میں پیدا ہوا۔ اسے شاہ طہماسپ کے بیٹے کا اتالیق ہونے کا بھی فخر حاصل رہا ہے۔ وہ ۱۵۸۱ء میں ترک وطن کرکے گولکنڈہ پہنچا۔ اس کی خداداد صلاحیت اور انسان دوستی کردار نے بہت جلد اسے ایک ممتاز اور ہر دلعزیز شخصیت بنا دیا، جس کے نتیجے میں جواں سال حکمراں سلطان محمد قلی قطب شاہ (۱۵۸۰ء تا ۱۶۸۶ء) بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ گولکنڈہ پہنچنے کے بعد پانچ سال کے اندر اندر "پیشوا" جیسے باعزت اور بااختیار منصب پر فائز ہوا۔ قطب شاہی عہد کے مشہور ہسپتال "دارالشفا" میں بھی وہ ممتاز معالج کی حیثیت سے وابستہ رہ چکا ہے۔"[1]

اختیارات قطب شاہی کے علاوہ میر محمد مومن نے ایک رسالہ "رسالہ مقداریہ" بھی مدون کیا، جس میں طبی اوزان اوران کے تسامحات کو درست انداز میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ اس مفید رسالہ کا فقط ایک نسخہ سالار جنگ لائبریری حیدرآباد میں محفوظ ہے۔ (دوسرے نسخے بنام میزان المقادیر یا اوزان و مقادیر کتاب خانہ گنج بخش اور کتاب خانہ راشدی، پاکستان میں موجود ہیں۔)

میر محمد مومن کا انتقال ۱۶۲۴ء میں ہوا اور دائرۂ مومن حیدرآباد میں تدفین عمل میں آئی۔

مقصد تالیف:۔ اختیارات قطب شاہی دراصل مشہور کتاب "اختیارات بدیعی"

---

[1] جگی: ہسٹری آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی، جلد ۸۔

Marfat.com

کا جامع تنقیدی مطالعہ ہے، اس مقصد کے لئے اس کا انتخاب خود حکمران وقت نے کیا تھا۔ چنانچہ مصنف اس کے وجہ انتخاب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:

"نسخۂ بدیع" اختیارات بدیعی" کہ در جمیع اقطار کالشمس فی نصف النہار شایع و مستفیدان مشمول نظر کیمیا اثر فرمودہ در اکثر اوقات اور بار رجوع میفرمود، چہ جمیع اکثر ادویۂ مفردہ و مرکبہ مذکورہ در کتب معتبرہ متداولہ این فن مانند قانون، منہاج و جامع ابن بیطار و جامع و تقویم الادویہ و امثال اینہا بود"۔

اختیارات بدیعی:۔ یہاں "اختیارات بدیعی" کے بارے میں بھی کچھ لکھنا غالباً بے محل نہ ہوگا۔ اس کا مصنف حاجی زین الدین عطار الانصاری، شیراز میں ۱۳۲۹ء میں پیدا ہوا تھا عہد خلیفہ کا یہ عظیم ماہر صیدلہ و علم الادویہ شاہ شجاع کا منظور نظر درباری طبیب تھا۔ اس کی سابقہ تصنیف "مفتاح الخزائن" کے نام سے موسوم تھی جو ۱۳۶۶ء میں مکمل ہوئی۔ یہ تین حصوں پر مشتمل تھی 'اول ادویۂ مفردہ'، دوم ادویۂ مفردہ کی اصلاح و شناخت، سوم ادویۂ مرکبہ۔ لیکن نظر ثانی کے بعد یہ کتاب باعتبار مواد بڑھ جانے کے بعد صرف دو حصوں تک ہی محدود رہ گئی یعنی ادویہ مفردہ اور ادویۂ مرکبہ۔ اس نظر ثانی شدہ کتاب یعنی "اختیارات بدیعی" کو شہزادی بدیع الجمال کے نام سے معنون کیا۔

مفرد و مرکب ادویہ کے سلسلے میں معیاری اور صحیح معلومات کے لئے "اختیارات بدیعی" ماہرین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ ادویۂ مفردہ میں دواؤں کے افعال و خواص، مختلف زبانوں میں اُن کے نام اور ابدال وغیرہ جو اس کتاب میں مذکور ہیں، دراصل متقدمین کی معیاری کتابوں کا عطر ہیں، لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ بہت سی خامیاں ماہرین کے سامنے آتی گئیں، مثلاً اس میں ذاتی تجربات و مشاہدات کا فقدان نظر آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قلی قطب شاہ نے محمد مومن بن علی الحسینی کو حکم دیا کہ وہ دیگر چند ماہرین کی معاونت سے اصل ماخذات کو دیکھ کر متحد و مفرد دواؤں کے سلسلے میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کرے تاکہ یہ کتاب اپ ٹو ڈیٹ ہو جائے، چنانچہ محمد مومن ان امور کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے:

"چوں بنا بر قلت تدرب و ممارست مولف فی الجملہ از بعضی مساہلہ و مسامحہ خالی نبود، این بندۂ دیرین محمد مومن بن علی الحسینی عفی عنہما باتفاق حکما معتبرین

Marfat.com

مامور گشت کہ ہر یک دیگرے را نامزد معین بودہ رجوع بکتب ماخذ نمودہ ہر چہ موافق ہم باشد اشارہ بموافقت کند و ہر چہ موافق بعضے و مخالف بعضی باشد ذکر مخالفت نمود و اشارات بموافقت نمود و اگر موافق ہیچ یک ازاں کتب نباشد ذکر مخالفت کند و اگر در حل عبارت ماخذ مساہلہ شد اشارہ بحل کند"۔

پوری کتاب دیکھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنف نے چند رہنما اصول تحقیق مقرر کیا اور اُن پر آخر تک پوری پابندی سے عمل پیرا رہا جیسا کہ اُس نے خود اشارہ کیا ہے:-

"و آنچہ اصل اختیارات است از زوائد و ملحقات مختارہ مذکورہ پیش نقل ہر عبارت از اختیارات بنوشتن لفظ "اصل" کہ بسرخی مرقوم گردد اشارہ باین معنی خواہد بود و پیش از ذکر آنچہ متعلق آں اصل گردید و ملحق است بسرخی لفظ "ملحق" خواہد بود"۔

وجہ تسمیہ اختیارات قطب شاہی: مولف اپنے مربی اور فرماں روائے وقت سے جو حسن عقیدت رکھتا تھا اس کا برملا اظہار اس نے حمد و منقبت کے بعد کیا ہے۔ جس کا تھوڑا بہت اندازہ اقتباس ذیل سے ہو سکتا ہے۔

"بنابر نہایت حفظ و افراد جمیع علوم منقول و معقول و غایت مہارت در مسائل فروغ و اصول اکثر اوقات شریف صحبت افاضل و تحقیق مسائل مصروف بود"۔

میر محمد مومن نے اس کتاب کو "اختیاراتِ قطب شاہی" اپنے ممدوح فرماں روائے نام منسوب کیا تاکہ اصل بدیعی سے یہ کاوش ممیز و ممتاز ہو سکے، چنانچہ وہ رقمطراز ہے: "و بجہت آنکہ بحسب اسم نیز ایں مولف ابداع را ازاں اصل امتیاز باشد بنام اعلیحضرت آمر لازال نفوذ امرہ و علو قدرہ ترکت بستہ ایں مولف مجستہ "اختیارات قطب شاہی" گردید"۔

تنقیح و تحقیق کے رہنما اصول: جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ محمد مومن نے اختیارات بدیعی کے نقطہ اس مقالہ کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے، جو ادویہ مفردہ پر

مشتمل ہے۔ سب سے پہلے اس نے اس میں درج ادویۂ مفردہ کی ایک باضابطہ فہرست مرتب کی جسے آغاز کتاب میں شامل کر دیا ہے تاکہ یہ مشتملات کی غرض سے بھی استعمال کی جا سکے۔ اس کے بعد کتاب کے اصل متن میں اختیارات بدیعی میں مذکورہ ادویہ کے نام درج کر کے دیگر معیاری کتب کے حوالے سے موافق یا مخالف انداز میں بحث کی گئی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے وہ "اصل" کے زیر عنوان بدیعی کا اقتباس پیش کرتا ہے اور پھر "ملحق" کے زیر عنوان دیگر معیاری کتب کے حوالے سے تحقیقی مواد درج کرتے ہوئے قول فیصل کی طرف اشارہ کر دیتا ہے۔ اقتباس ذیل سے اس کی علمیت، سائنٹفک انداز فکر اور تنقیدی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے:

"اصل: باب الالف آطریلال ..... الخ

"ملحق: در جامع گفتہ کہ در اول از الفست کہ اول ہمزہ ممدودہ است و در مختار الادویہ کہ مبنی بر زو الفست یکی ہمزہ ممدودہ و دیگری سوائیہ و بعد ازان طار مہملہ مکسورہ و را مہملہ مکسورہ و یا ساکن و لام الف ساکن و در اعراب الادویہ گفتہ کہ اسم یونانیست ہمزۂ اول مفتوح و دوم ممدود باقی موافق جامع است۔

..... اصل: طبیعت آطریلال گرم و خشک است در آخر درجۂ دوم۔

ملحق: موافق جامع است۔

اصل: در مداوای برص و بہق نہایت سودمند ست و بعضی تنہا بکار دارند و بعضی یکدرم ازان با دانگی عاقر قرحا بسایند و با عسل سرشتہ لعوق نمایند و یکساعت یا دو ساعت در آفتاب بنشینند چنانچہ عرق کنند و گاہ باشد کہ ہمان زمان آبلہ زند و گاہ باشد کہ روز دیگر یا شبانہ آبلہ زند و بعد ازان آب زرد بسیار ازان روانہ شود و بقدرت حق جل و علا گوشت مندمل شود و زود تر و آسان تر زایل شود تر این تجربت دیگرات جامع این کتاب امتحان کردہ این سرے عجیب است اما بشرط آنکہ اول تنقیہ کردہ باشد آن گاہ این دوا استعمال کند و باید کہ در تابستان بود و در وقتی کہ آفتاب بنشیند چندانکہ عرق کند و اگر بسایند آطریلال تنہا بعسل کف گرفتہ بسر کہ سرشتہ و ہر روز در مشقان باب گرم بیاشامند پانزدہ روز متواتر البتہ برص کلی زایل شود

Marfat.com

باذن اللہ تعالیٰ داگر آطریلال کو فتہ بجہت دربنی زن زند بچہ سپید ازد۔

ملحق : تا آخر موافق جامع است و در منہاج و قانون و سدیدی مسطور است

کہ چوں بیخ آطریلال بجوشانند و بیاشامند اسہال کہن را نافع بود و یونس

گوید قوت بیخ را نافع است و عمل سورنجان میکند بے لطف و در جامع از زہراوی نقل

کردہ کہ آشامیدن تخم این گیاہ بیخ شکمی را نافع است۔"

دوا کے ذکر کے ساتھ ساتھ میر محمد مومن اس کے نام کے ادبی و لسانی پہلو کو بھی اجاگر کرتا

جاتا ہے، جس کی مثال اوپر آطریلال میں گذر چکی ہے۔ دوا کے نام کا ماخذ و مصدر بھی پورے

اعتماد کے ساتھ بتاتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کے افعال و خواص مزاج، جائے پیدائش، ترکیب استعمال، مضر اثرات،

مصطلحات و ابدال ادویہ نہ صرف پدیلی بلکہ دیگر متفق علیہ کتب کے حوالے سے بھی بیان کئے گئے

ہیں۔ چونکہ اصل پدیلی کا ماخذ عربی کتب ہیں، اس لئے مصنف کو دوران اخذ و ترجمہ تسامحات سے

دوچار ہونے کے امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، چنانچہ میر محمد مومن نے اس کی ایسی بہت

سی خامیوں کو نہ صرف درست کیا بلکہ درست سمت میں کام کرتے ہوئے تعبیری غلطیوں کی بھی اصلاح

کی ہے، جس کا اشارہ اس نے دیباچہ میں کیا ہے۔ اس سے عربی زبان پر اس کی دسترس بھی مسلم

ہو جاتی ہے۔

خلاصہ کلام : یہ کتاب دراصل متقدمین و متاخرین کے دستیاب لٹریچر کے

گہرے تحقیقی مطالعہ کا ثمرہ اور یونانی ادویہ مفردہ کی قابل قدر اور حسین دستاویز ہے۔ اس کی روشنی

میں ایک معیاری اور عصری یونانی مٹیریا میڈیکا مدون کی جا سکتی ہے۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری

کا شاہی نسخہ نہ صرف حیدرآباد فرخندہ بنیاد بلکہ پورے ملک کے لئے وجہ افتخار ہے۔ ••

Marfat.com

حکیم مرزا عبدالنور بیگ لکھنؤ

تلخیص الطب

بارہویں صدی ہجری کا ایک اہم مخطوطہ

کاکوری (ضلع لکھنؤ) کے ایک ذاتی ذخیرہ میں تلخیص الطب نامی ایک طبی مخطوطہ محفوظ ہے جو ضلع اناؤ (یوپی) کے حکیم مرزا ظفر اسماعیل کی تصنیف ہے۔ یہ مخطوطہ بارہویں صدی ہجری کے اواخر یا تیرہویں صدی ہجری کے اوائل میں لکھا گیا تھا۔

یہ فارسی کا ایک ضخیم مخطوطہ ہے، ۴۶۸ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس پر تکمیل الطب کالج کے بانی حکیم عبدالعزیز کی ایک مہر بھی ثبت ہے۔ اس تصنیف میں مصنف نے تمام طبی معلومات جو اس عہد کی طبی کتابوں میں محفوظ تھیں اکٹھی کر دی ہیں۔

دیباچے میں کتابیات کی ایک طویل فہرست بھی دی گئی ہے جس سے ان مآخذ کا پتا چلتا ہے جن سے مصنف نے اس ضخیم کتاب کی تصنیف میں مدد لی ہے۔ یہ کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ الحاوی فی الطب ۲۔ القانون فی الطب ۳۔ موجز ۴۔ کفایہ منصوری ۵۔ ذخیرہ خوارزم شاہی ۶۔ رسالہ الذہبیہ فی الطب ۷۔ التحفہ فی الطب ۸۔ تقویم الابدان فی تدبیر الانسان ۹۔ زبدۃ الطب ۱۰۔ کتاب الجامع لمفردات الادویہ ۱۱۔ تذکرہ داؤد انطاکی ۱۲۔ تحفۃ المومنین ۱۳۔ اختیارات قاسمی ۱۴۔ اختیارات بدیعی ۱۵۔ اسرار الاطباء ۱۶۔ غیاثیہ ۱۷۔ قانون اطباء ۱۸۔ القولنج والاحتباس ۱۹۔ الاغراض الطبیہ ۲۰۔ کتاب المغنی ۲۱۔ کتاب الکلیات لابن رشد ۲۲۔ مجموعہ طب ضیائی ۲۳۔ قوانین الادویہ ۲۴۔ کتاب الکلیہ والمثانہ ۲۵۔ معالجات بقراطیہ ۲۶۔ کتاب فی حفظ الصحت و ازالۃ الامراض ۔ ۲۷۔ کتاب المائۃ فی سنۃ الطبیہ۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ مصنف نے اپنے مآخذ کی فہرست میں ابن رشد کی مشہور کتاب "کتاب الکلیات" کا بھی حوالہ دیا ہے۔ ابتک کی اطلاع کے مطابق ابن رشد کی اس کتاب کے صرف چار نسخوں کا علم تھا (ایک اسکوریال میں، دو میڈرڈ میں اور ایک ایمبن گراڈ میں) ـــــ لیکن اب اس حوالے

Marfat.com

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایک نسخہ (اگر مصنف نے اس کا مطالعہ بنفس نفیس کیا ہے) تیرہویں صدی ہجری کے آغاز تک ہندوستان میں بھی محفوظ تھا اور غالباً اودھ میں۔

کتاب کے تین حصّے ہیں۔ پہلے حصہ میں بنیادی اصولوں یعنی کلیات سے بحث کی گئی ہے دوسرے حصے میں ادویہ یعنی معالجات پر بحث ہے اور تیسرا حصہ صرف مفردات کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ ہر حصے کو پھر متعدد ابواب اور فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ نو ابواب پر مشتمل ہے جن میں عناصر، مزاج اور اس کے اقسام پر بحث ہے۔ دوسرا حصہ ۴۵ ابواب پر مشتمل ہے جن میں سر سے پیر تک کی مختلف بیماریوں سے بحث کی گئی ہے۔ تیسرا حصہ ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے جن میں مختلف مفردات پر بحث ہے۔ اس حصہ میں اوزان اور پیمائش اور ان کے آپسی متبادلات کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے۔

مصنف نے بڑے منظم انداز میں پہلے بیماریوں کی تعریف بیان کی ہے پھر اس کے اسباب پر بحث کی ہے اس کے بعد بیماریوں کی علامتوں پر بحث کرتے ہوئے ان کے تدارک کے طریقے زیر بحث آئے ہیں پھر آخر میں 'مفردات' کو بنیاد بنا کر ان کے طریقۂ علاج پر بحث کی گئی ہے۔ (تلخیص) ••

Marfat.com

۲

مطبوعہ جامع ابن بیطارؒ کے اغلاط

مخطوطات ابن بیطار کی روشنی میں

ضیاء الدین ابو محمد عبداللہ الملقی النبطی المعروف بہ ابن بیطار کی مشہور تصنیف "جامع المفردات الادویہ والاغذیہ" چار جلدوں میں قاہرہ سے ۱۲۹۱ھ میں طبع ہوئی تھی۔ لیکن یہ طبع شدہ نسخہ بہت سے اغلاط کا حامل ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ دیگر خطی نسخوں سے مقابلہ کے بعد ازسرنو اس کتاب کو شائع کیا جائے۔

طبع شدہ نسخے کی پہلی جلد کے چند اغلاط بطور مثال یہاں پیش کئے جاتے ہیں:-

صـ۳ــ اس صفحہ سے جو باب شروع ہوتا ہے اس کی پہلی لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: '(آدوسن) اسم یونانی اوله الفان منهما مهموزة ممدودة والثانية هوائية' اس جگہ لفظ 'هو ائية' صحیح نہیں۔ غالباً یہ 'هوئية' ہے۔

- اسی صفحہ کی تیسری لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "هو الدواء المعروف اليوم بالشام بحشيشة النجاة وحشيشة السلحفاة" یہاں لفظ 'نجاة' صحیح نہیں۔ دیگر حوالوں کے مطابق یہ لفظ 'لجاة' ہے۔
- اسی صفحہ کی چوتھی لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "وهو في المجس الا الخشونة ماهو ذو ساق واحدة" دوسرے خطی نسخوں میں 'في المجس' کی جگہ 'في الخشن' ہے جو مناسب ہے۔
- اسی صفحہ کی چھٹی لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "فيه بزر صغير الى العرض ماهو ذو ساق واحدة" خط کشیدہ الفاظ جملے کی مناسبت میں نہیں ہیں کیونکہ کسی بیج کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ 'زیادہ وسیع ہوتا ہے اور ایک تنے والا ہوتا ہے' غیر معقول بات ہے یقیناً طباعت کے وقت کچھ رہ گیا ہے۔ مذکورہ بالا جملہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا: "فيه بزر صغير الى العرض وماهو نبت

Marfat.com

فی مواضع جبلیۃ"

— اسی صفحہ کی ساتویں لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "مسکن البرد اذا کان بلا حمی واذا امسک بالید او نطل الیہ فعل ذالک ایضا" یہاں لفظ 'البرد' غلط معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اس سے قبل 'مسکن' کا لفظ آیا ہے غالباً یہ لفظ 'الحرد' ہے۔

دیاسقوریدس کی کتاب کے انگریزی ترجمہ میں اس کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ 'الحرد' کے ہی ہم معنی ہے۔ اسی طرح دیاسقوریدس کی کتاب کے انگریزی ترجمہ میں 'او نطل اللّٰہ' کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ قطعی مختلف ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ صحیح لفظ کو تلاش کیا جائے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے اختلافات ہیں۔

صـ۴: اس صفحہ کی دوسری لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "وتجلو ایضا جلاء لیسیرا ولذا لک صار یبقی الکلیتین ویذھب الکلف من الوجہ" اس جملے میں لفظ 'الکلیتین' (گردے) زائد ہے۔ اس جملے کو اس طرح ہونا چاہیے تھا: "ولذالک صار ینقی و یذھب الکلف من الوجہ"

— اسی صفحہ کی تیسری لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "ابو العباس قال بعض شیوخنا تما سمی عندھم فارۃ لان القلب یفز منہ الخفقان اذا شرب ھذا" اس جملے میں لفظ "فارۃ" صحیح نہیں، اسے 'قارۃ' ہونا چاہیے تھا۔ یہی نام 'حرف القاف' (جلد چہارم ص ۴) میں مذکور ہے۔ آگے کا جملہ اس طرح ہونا چاہیے تھا: "لان الکلب یفز منہ اذا شم ھذا" چنانچہ فارۃ، قلب، خفقان اور شرب یہ تمام الفاظ جو طبع ہوئے ہیں غلط ہیں۔

— اسی صفحہ کی چوتھی لائن اس طرح ہے: 'والکثر شو کالمایذور'۔ یہاں لفظ 'کمایذور' مشکوک ہے۔ گذشتہ سطروں میں جملے کے آخر میں یہ جملہ ہے: "ھو الدواء المسمیٰ بالیونانیۃ سطاخنوس وسیاتی ذکرہ فی حرف السین" لیکن حرف السین میں سطاخنوس کا تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن ایک مفردہ سطاخیس کا تذکرہ ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سطاخنوس غلط ہے یہاں بھی سطاخیس ہی ہونا چاہیے تھا۔

— اسی صفحے کی دسویں لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "وذکر الغافقی دواء اخر وسماہ عشبۃ

Marfat.com

السباع... وذكرته في حرف العين" حرف العين میں مفردہ عشبۃ السباع کا جو بیان ہے وہ اس طرح طبع ہوا ہے: "ھو نبات له قضبان كقضبان المنتان" چنانچہ لفظ منتان کو حرف المیم میں تلاش کیا گیا۔ لیکن اس کے بجائے 'مثنان' ملا جس کے بیان میں بھی کافی غلطیاں پائی گئیں۔ جنھیں دیگر نسخوں سے مقابلہ کے بعد درست کیا جانا چاہیئے۔

ص۵ اس صفحہ پر ایک مفردہ 'آکشار' کا بیان ہے۔ اس مفردہ کے بیان کی چوتھی لائن اس طرح طبع ہوئی ہے: "نبات جزوی الشکل فی رقه" اس جملہ میں لفظ 'دقه' غلط ہے۔ اسی طرح اسی مفردہ کے بیان کی گذشتہ سطروں میں بھی متعدد غلطیاں ہیں۔

ص۶ اس صفحہ پر مفردہ 'المیلس' کا بیان اس طرح طبع ہوا ہے: ھو شجر یحلیوق القامت ویتدرج" اس جملے میں لفظ 'یتدرج' صحیح نہیں غالباً یہ 'یتدوح' ہے جس کی توثیق دیگر نسخوں سے کی جاسکتی ہے۔

● ۔ اسی صفحہ پر ایک دوسرا مفردہ 'اسپھل' کا بیان ہے۔ اس کے بیان میں بھی بہت سی غلطیاں ہیں جنھیں دیگر نسخوں سے مقابلہ کے بعد درست کرنا ضروری ہے۔

نمونہ کی مندرجہ بالا اغلاط کی روشنی میں ضروری ہے کہ تصحیح متن کے بعد اس اہم تالیف کی از سر نو اشاعت کی طرف توجہ دی جائے۔

●● (ملخص)

Marfat.com

ب سکندر حسین
یدرآباد

معالجات بقراطیہ

'معالجات بقراطیہ' دسویں صدی عیسوی کا ایک نادر مخطوطہ ہے جس کے چار نسخے ہندوستان
ں محفوظ ہیں۔ پہلا نظامیہ طبی کالج حیدرآباد میں، دوسرا اسٹیٹ آرکائیوز آندھرا پردیش میں، تیسرا مولانا
زاد لائبریری علیگڑھ میں اور چوتھا خدا بخش لائبریری پٹنہ میں۔

اس کا مصنف ابوالحسن احمد بن محمد طبری ہے جو ابو ماہر بن موسیٰ کا شاگرد تھا۔ تذکروں میں اس کی
ریخ پیدائش اور تاریخ وفات نہیں ملتی۔ یہ طبرستان کے بادشاہ رکن الدین کا شاہی طبیب تھا۔ اس کا
ذکرہ نجم الدین سمرقندی (۸۶۵-۹۲۵ء) کی مشہور کتاب 'کتاب الاسباب والعلامات' میں ملتا ہے۔

نظامیہ طبی کالج میں اس مخطوطہ کا جو نسخہ محفوظ ہے وہ ۲۰۵ صفحات پر مشتمل ہے اور خط نسخ میں
ہے۔ کتاب کے سرورق پر تین مکمل اور دو نامکمل مہریں ثبت ہیں جو ناقابل قرأت ہیں۔ یہ مخطوطہ نورالدین
ملا موسوی کی ملکیت تھا جیسا کہ سرورق پر تحریر ہے:

"من جملة الكتب نورالدين محمد الموسوى ... ينتقل
هذا الكتب منى الى ولدى احمد شهود ... ۱۰۵۴ھ حرر نورالدين محمد"

آغاز کتاب سے صفحہ ۱ تک صفحہ نمبر نہیں ڈالا گیا ہے لیکن ورق ۲ تا آخر کتاب اردو میں نمبر ڈالے
گئے ہیں۔ متعدد صفحات کے حاشیہ پر متعدد تصحیحات بھی درج ہیں۔

مخطوطہ دس مقالات پر مشتمل ہے اور پھر ہر مقالہ مختلف فصلوں اور ابواب میں منقسم ہے۔
کتاب مندرجہ ذیل عبارت پر ختم ہوتی ہے:

"واغا يستخرج هذا من قوة كلام جالينوس ... ومتى وقع
تقصيره فى تامل شئ ذالك وقع بحسبه النقصان فى
المعالجة"

کاتب کا ترقیمہ درج ذیل ہے:

"تمت المقالة العاشرة من الكناش المعروف بالمعالجات

Marfat.com

البقراطیہ علی ید العبد الضعیف المحتاج الی رحمۃ اللہ الملک الغنی صابن بن شیخ کبیر المرشدی وفرغ من کتابتہ فی یوم السبت بحمد اللہ وتوفیقہ آمین"۔

دیباچہ میں مصنف نے اس کتاب کی تصنیف کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی ہیں :۔

۱۔ قدیم اطبار نے بیماریوں کی درجہ بندی صحیح ڈھنگ سے نہیں کی تھی ۔

۲۔ انہوں نے عملی معالجات کے اصول و ضوابط کی پیروی صحیح ڈھنگ سے نہیں کی تھی ۔

۳۔ ان میں سے بیشتر نے علمی حقائق سے زیادہ خیالی باتوں پر اپنی بحث کی بنیاد رکھی تھی ۔

۴۔ اعلیٰ علوم سے بے توجہی برتی گئی تھی اور اس عہد کے لوگوں سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا تھا۔

۵۔ غیر طبی علوم مثلاً علم ہیئت ، علم کائنات، علم طبیعات وغیرہ پر قدیم طبی کتابوں میں صحیح ڈھنگ سے بحث نہیں کی گئی تھی ۔

۶۔ معالجات کے متعدد مفید طریقے لاعلمی کی وجہ سے ترک کر دیئے گئے تھے ۔ مثلاً فصد (Venesection) کھولنے کا طریقہ ۔

۷۔ زخم کے مقام اور علاج کو پہلے کبھی تفصیل سے نہیں بیان کیا گیا تھا ۔

اس کتاب کا مصنف معالجات کے بقراطی نظریہ کا حامل تھا۔ بقراط جو معالجات کا استاد مانا جاتا ہے ، مشاہدہ (Observation) اور جانچ پڑتال (Verification) کا قائل تھا، چنانچہ مصنف نے اپنی اس کتاب میں معالجات کے صحیح رخ کو پیش کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور اس کتاب کا نام 'معالجات البقراطیہ' رکھا ہے ۔

مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ یہ کتاب متعدد ایسی باتوں کی حامل ہے جو پہلی بار منظر عام پر آئیں ۔ مثلاً

۱۔ پہلی بار ان وجوہات کا بیان سامنے آیا جو خارش کا سبب بنتے ہیں ۔

۲۔ پہلی بار اثیر (Ether) کا اور کائنات میں اس کی اہمیت کا واضح تصور سامنے آیا

۳۔ پہلی بار نزول الماء (Pathology of cataract) کا بیان سامنے آیا۔

۴۔ پہلی بار تپ دق (Tuberculosis) اور تپ محرقہ (Consumption) کا ایک

Marfat.com

سائنٹفک درجہ بندی سامنے آئی۔

۵۔ پہلی بار پت (Bile) اور کیلوس (chyle) کے اثرات کی تفصیل سامنے آئی۔

۶۔ پہلی بار قلت الدم (Pernicious anemia) اور اس کی علامات کی طرف رہنمائی ملی

۷۔ پہلی مرتبہ دل کی (Ischemic) کی تفصیل سامنے آئی۔

کتاب جہاں امراض کی تحلیل و درجہ بندی اور اپنی سادگی زبان میں ایک ندرت کی حامل ہے وہیں اس میں چند کمیاں بھی ہیں۔ مثلاً پہلے مقالے کے مختلف ابواب کی ترتیب میں کوئی منطقی نظم نہیں ہے۔ ہڈیوں (Bones) شریانوں (Arteries) اور رگوں (veins) پر کوئی علیحدہ تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ وضع حمل (Obstetrics) اور امراض نسواں (Gynaecology) کے مسائل پر گفتگو نہیں کی گئی اور نہ ادویہ اور ان کے تیاری پر کوئی تفصیلی گفتگو ہے۔ کتاب کے مشتملات درج ذیل ہیں: ۔

پہلا مقالہ: اس مقالہ میں علم ہیئت، علم کائنات، علم نجوم، علم طبیعیات، علم کیمیا یہاں تک کہ علم مابعد الطبیعات کے ساتھ طبی سائنس کے روابط پر بہت اچھے ڈھنگ سے بحث کی گئی ہے۔ مصنف صرف اخلاق طب پر ہی تفصیلی بحث نہیں کرتا بلکہ انسانی جسم پر سحر، ادعیہ، اعتقادات اور دیگر کاموں کے اثرات بھی بیان کرتا ہے۔ چنانچہ مختلف موضوعات مثلاً رنگ، روشنی، آواز، ذہنی ردعمل، جذبات و احساسات، حیات بعد الممات اور جزا و سزا کا فلسفہ زیر بحث آگئے ہیں۔ اس مقالہ کے آخر میں سیاسیات کے اصول پر بھی بحث کی گئی ہے۔

دوسرا مقالہ: اس مقالہ میں سر اور چہرے کے جلدی اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ ایک غیر متعلق موضوع "دردسر" پر بھی زیر بحث ہے۔ کان کی بیرونی بیماریوں پر بھی ایک بحث شامل ہے۔

تیسرا مقالہ: اس مقالہ میں دردسر، کی مختلف قسموں اور نزلہ و زکام پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

چوتھا مقالہ: اس مقالہ میں آنکھوں کی بیماریوں پر بحث کی گئی ہے۔

پانچواں مقالہ: اس مقالہ میں کان اور ناک کی بیماریوں پر بحث کی گئی ہے۔

چھٹا مقالہ: اس مقالہ میں منہ، دانت، مسوڑھے، گلے اور ہونٹ کی بیماریوں پر بحث کی گئی ہے۔

ساتواں مقالہ: اس مقالہ میں مختلف قسم کے جلدی امراض پر بحث کی گئی ہے ساتھ ہی

Marfat.com

فائلیریا اور بواسیر بھی زیر بحث آ گئے ہیں۔

آٹھواں مقالہ: اس مقالہ میں تنفس اور دل کی بیماریوں پر بحث کی گئی ہے ساتھ ہی جگر اور پھیپھڑے کی بیماریاں بھی زیر بحث آئی ہیں۔

نواں مقالہ: اس مقالہ میں پیٹ کے تمام امراض پر بحث کی گئی ہے۔

دسواں مقالہ: اس مقالہ میں گردہ، تلی (spleen) اور آنت کی بیماریوں پر بحث ہے ساتھ ہی یرقان، امراض جگر، تشمع الکبد اور اسی طرح کی دوسری بیماریوں پر بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

(تلخیص)

Marfat.com

ڈاکٹر احمد عبدالحئی
پٹنہ

کتاب التصریف

فن جراحت پر ایک معرکہ آرا تصنیف

فن جراحت کی ابتداء عربوں سے ہوئی، چنانچہ عرب ہر قسم کے اعمال بالید میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور سیکڑوں قسم کے آلات جراحی کے موجد تھے۔ اطباء عرب میں ابوالقاسم الزہراوی[5] کے علاوہ شیخ سدید (م ۵۹۲ھ)[1]، عمر بن عبدالرحمٰن الکرمانی (۳۶۸-۴۵۸ھ)[2]، رشید الدین بن الفارس و خلیفہ (۵۹۱-۶۶۰ھ)[3]، سدید الدین الشیبانی، ابن رُقیقہ (۵۶۴-۶۳۵)[4] وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے فن جراحی کو فروغ دیا۔

ابوالقاسم خلف ابن عباس الزہراوی الاندلسی کا فروغ پانچویں صدی ہجری میں ہوا۔ فن جراحی (سرجری) میں یکتائے روزگار ہونے کے علاوہ وہ بعض اعمال جراحی کا موجد بھی تھا۔ اس کی تصنیف "کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف" فن جراحی پر ایک ایسا شاہکار ہے جس پر زمانہ حال تک یورپ کے مدارس طبیہ کا دار و مدار رہا ہے۔ یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے، پہلے حصہ میں جز علمی کا بیان ہے اور دوسرے حصہ میں جراحی، آلات جراحی اور فن دایہ گری کا تفصیلی بیان ہے چنانچہ ہر قسم کے اعمال بالید یعنی چیرنے پھاڑنے، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے، فصد کھولنے وغیرہ پر ایک مستند دستاویز ہے۔ اس کتاب میں ۲۰۰ آلات جراحی پیش کر کے ان کے طریق استعمال پر بحث کی گئی ہے۔ یہ آلات جراحی موجودہ آلات جراحی کے مقابلہ میں کس قدر پھیکے ضرور ہیں تاہم یہی اہل یورپ کی سرجری کی بنیاد ہیں چنانچہ الزہراوی کو موجودہ سرجری کا استاد ہونے کا فخر حاصل ہے

---

[1] الاعلام ۱۰۵/۴ [2] الاعلام ۸۰/۵ [3] الاعلام ۲۳/۲ [4] الاعلام ۱۷۸/۷

[5] الزہراوی کے حالات بہت مختصر ملتے ہیں یہ ہسپانیہ کے مشہور شہر الزہرا میں پیدا ہوا۔ اس کے عہد کے متعلق کافی اختلاف ہے۔ بقرینہ اغلب ۴۰۴ھ میں اس نے وفات پائی۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو طبقات الاطباء جلد ۲ ص ۵۲

Marfat.com

الزہراوی کی اس کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یورپ میں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے[1] بارہویں صدی کے اواخر میں سب سے پہلے اس کتاب کا لاطینی زبان میں ترجمہ ہوا جو ۱۴۹۷ء میں وینس سے طبع ہو کر شائع ہوئی پھر اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ پندرہویں صدی کے اواخر میں اس کتاب کا ترکی میں ترجمہ ہوا۔ ترکی زبان میں اس ترجمہ کے ساتھ جو آلات جراحی کی تصویریں پیش کی گئیں ان میں آلات جراحی کے طریق استعمال کو بھی مریضوں کی تصاویر کے ساتھ آپریشن کرتے ہوئے واضح کیا گیا تھا اس بنا پر ترکی زبان کا یہ ایڈیشن کافی مقبول ہوا۔ لاطینی زبان میں عربی متن کے ساتھ پہلا جدید ایڈیشن آکسفورڈ سے ۱۷۷۸ء میں شائع ہوا جس کے بھی متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اس کے بعد ۱۸۶۱ء میں فرانسیسی زبان میں اس کا ترجمہ پیرس سے شائع ہوا۔ انگریزی زبان میں عربی متن کے ساتھ تازہ ایڈیشن لندن سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا ہے جس کی ایک کاپی خدا بخش لائبریری میں بھی موجود ہے۔ اس نسخہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے متن کی تدوین میں اس کتاب کے چودہ میسر مخطوطات پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ ان میسر مخطوطات میں سے ایک مخطوطہ خدا بخش لائبریری کا بھی ہے جو میسر مخطوطات میں سب سے قدیم مخطوطہ ہے۔ جس کی کتابت ۵۸۴ھ/۱۱۹۰ء میں ہوئی ہے۔ کتابت قدیم خط نسخ میں ہے اور آلات جراحی کی رنگین تصویروں سے مزین ہے۔ (تلخیص)

---

[1] یورپ کی مختلف زبانوں میں تراجم کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو برٹش میوزیم کیٹلاگ جلد ۱ ص ۸۴۲

Marfat.com

صیانت اللہ کلکشن

کے

اہم مخطوطات

حکیم صیانت اللہ: امروہہ کے مشہور خاندانی طبیب
ہیں۔ ان کے والد حکیم فرحت اللہ صاحب بھی نامی طبیب
تھے، آپ کا خاندانی ذخیرۂ طب کافی اہم کتابوں پر
مشتمل ہے ان میں سے اہم ترین کا تعارف پیش ہے

از

حکیم صیانت اللہ (امروہہ)

Marfat.com

فارسی

۱. منتخب الاطباء

تاریخ طب کا اگرچہ یہ قصہ نہیں ہے مگر اتنی بات شاید بے محل نہ ہو کہ طب یونانی جس حیثیت سے بھی ہندوستان میں داخل ہوئی وہ اس شکل میں آئی کہ جس شکل میں اس کی نشاۃ ثانیہ بغداد میں ہوئی تھی جہاں اطراف واکناف سے محققین طب جمع کیے گئے اور متقدمین کے نظریات کی روشنی میں باردگر اس کی تدوین ہوئی۔

یہاں یہ بات بھی عجائبات سے ہے کہ جب مغربی سامراجیت کی تیز و تند آندھیوں نے تمام دنیا طب کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا تھا اور اس فن کے موالید اولی و ثانیہ کے روشن چراغ تک بجھ گئے تھے تو متحدہ ہندوستان نے اس عظیم فن کو ان آندھیوں کے مقابلہ میں نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کی عظمتوں میں اور اضافات کیے اور یہ ملک اس عظیم فن کا وطن ثالث بنا۔ حتی کہ ہندوستانی عظمت کے احترام میں اس فن کی بعض کتب کو 'تذکرۃ الہند' جیسے ناموں سے موسوم بھی کیا گیا۔

ہندوستان میں بھی یہ طب اور غایات طب اپنے نظریات کے تحت اگرچہ حفظ صحت و ازالۂ سبب و مرض کے لیے بطور عوامی فلاح بہتا کے لیے برقرار رہی مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں یہ فن امراء رؤسا مہاراجگان اور نوابین و شاہوں کی نازک مزاجی میں زیادہ دخیل رہا۔ اس اعتبار سے ہمارے نسخہ جات میں زر و سیم، مشک، عنبر، زعفران اور دیگر بیش قیمت جواہرات جزو اعظم بن گئے اور عوامی ضروریات و اقتصاد پیش نظر نہ رہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایسے بھی دردمند و صاحب نظر گذرے ہیں جنھوں نے عمومی فلاح کے تحت اس گراں باری کو عمومی کیا اور محقق اعظم "زکریا رازی" کی من لا یحضرہ الطبیب" کی اقتدا میں 'منتخب الاطباء' جیسی تالیفات پیش کیں۔ زاد غریب اور علاج الغربا' بھی ان ہی اقتصادی محسوسات کا حصّہ ہیں۔

"منتخب الاطباء" حکیم خیر اللہ الٰہ آبادی کی مؤلفہ ہے۔ جو قلیل الاجزا نسخہ جات اور سہل الوجود مفردات پر مشتمل ہے۔ یہاں مثالاً صرف دو نسخہ کافی ہوں گے جو تپ محرقہ کے لئے تجویز ہوئے۔

۱۔ پیاده تخم ریحان بوزن یک فلوس او را در شربت قند یا مصری انداند چون تخم مذکور در آن گداز شود بنوشند تا سہ روز تپ برطرف شود۔

۲۔ ہمدرین شربت لیمو تا سہ روز بخورد دفع شود۔ و طریق ساختن او این است۔ در یک جام

Marfat.com

ب قدرے نمک سنگ مانده ساخته بیندازد و در آب حل کند و بالائے آن شیره لیموں کاغذی اندازد بنوشند تا سه روز تپ دفع شود۔

اسی طرح پوری کتاب امراض جزئیہ کے تحت کم سے کم اجزا اور آسانی سے فراہم ہو جانے والے مفردات پر مشتمل ہے۔ اس دور میں جبکہ بازار میں مفردات کی فراہمی آسان نہیں ہے۔ گرانی و گراں فروشی کی ہوس نے طب یونانی کی روایاتی ارزانی کو متاثر کیا ہے۔ اس قسم کی کتابیں بقائے فن میں معاون ہو سکتی ہیں۔

ابتدائے کتاب میں نبض و قارورہ کے جو طریقے بیان کیے گئے نہ البتہ طب یونانی کے اصول و نظریات کے مطابق نہیں ہے۔

کتاب کے کل اکتیس اوراق ہیں۔ سطریں بیس[۲۰] و پچیس[۲۵] کے درمیان ہیں۔ خط جلی اور شیخ سعد اللہ موتمن سرکار سنبھل کاتب ہیں۔ سائز ۲۷، ۲ طول اور ۴ا، ۹ عرض ہے مجھے یہ کتاب سید خورشید مصطفیٰ رضوی مؤلف جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، اور حیات ذاکر حسین اور تذکرہ بدر چشت نے عطا کی ہے۔

۲- مفردات معصومی:

کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ادویہ مفردہ کی ماہیت، مزاج، قواعد اور تقدر شربت پر مشتمل ہوگی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب بھی 'منتخب الاطبا' کی طرح امراض جزئیہ کے تحت کم سے کم اجزا نسخہ اور آسانی سے فراہم ہونے والی ادویہ مفردہ پر مشتمل ہے۔

مؤلف کا نام محمد معصوم بن سید صمصانی رشتی تبریزی ہے۔ کتاب کے چونتیس اوراق ہیں۔ ہر صفحہ کی تیئیس[۲۳] سطریں ہیں۔ کاتب و سنہ کتابت درج نہیں۔

۳- قرابادین معصومی:

معصوم بن کریم الدین الشوستری الشیرازی کی مرتبہ ہے۔ مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ قرابادین بھی کتب متداولہ ہی سے ماخوذ ہے لیکن موصوف کے تجربات میں جو مرکبات آئے ہیں ان کا ذکر کر کے دیگر قرابادینوں سے مستغنی کرنے کی کوشش ہے۔

کاغذ کتابت سے شاید از یک صدی کا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ اناسی[۷۹] اوراق ہیں۔ ہر صفحہ کی سترہ سطریں ہیں۔ سائز ۲۸، ۲ طول ۵، ۱۸، عرض ہے۔

Marfat.com

۱- خلاصۃ الطب

مولف کا نام احمد اللہ در لقب حکیم مسیح الزماں خاں ہے۔ حکیم امام بخش سے کافی شہرت ملی۔ آخر میں حکیم امام بخش کرت پوری سے متعارف ہوئے۔

حکیم ذکاء اللہ صاحب، مجموعہ ذکائی کے والد حکیم اسحاق خاں ابن اسماعیل صاحب دہلوی کے شاگرد ہیں۔ ایک طویل عرصہ شاہجہاں آباد (دہلی) میں رہکر درسیات طب میں شریک رہے اور اپنے استاد سے کسب فیض کیا۔ اس کے بعد لکھنو منتقل ہو گئے۔ اور راجہ ٹکیٹ رائے سے منسلک ہوئے اور عزت ملی۔ راجہ صاحب موصوف کی فرمائش پر ہی اس کتاب کی تالیف ہوئی۔

طب کے اصول کلیہ یعنی اصلاح ستہ ضروریہ استعمال الادویہ علاج مابعد کے مطابق اس کتاب میں اول الذکر دو نسخوں کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے لیکن موخر الذکر کو مختصراً صرف فصد تک محدود رکھا ہے۔ حفظ صحت کو علاج بالدوا پر فوقیت حاصل ہے۔ موصوف نے بھی اس اہم مسئلہ پر خصوصی توجہ دی ہے۔ حفظ آلات تنفس کے ضمنی بیان میں دورہ دمویہ کا ذکر بھی آیا جو یقیناً بعض متقدین کی اقتدا و پیروی ہے۔

علاج بالدوا کے بطور جن ادویہ مفردہ و مرکبہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ مشہور اور سہل الوجود ہیں پھر بھی بدل ادویہ کا ذکر کر دیا ہے۔

علاج بالغذا میں مغزیات و حبوبات نیز ترکاریوں اور پھلوں کا اچھا انتخاب ہے۔ ان سب کے افعال وخواص، مزاج اور زمانہ استعمال کو بھی موثر انداز میں ترتیب دیا ہے۔

کہیں کہیں حاشیہ پر دیگر اطبا کے بعض مجربات بھی درج ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو سالہ نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ باسٹھ [۶۲] اوراق ہیں۔ ہر صفحہ کی سطریں اکیس ہیں۔ کاغذ بہت عمدہ کتابت روشن ہے۔ سنہ کتابت وناقل کا نام درج نہیں۔ سائز ۲۷ طول سینٹی میٹر۔ ۱۶ عرض ۵ء ہے۔

۵- شفاء المریض

محمد نور عالم طبیب کی تالیف ہے۔ مقدمہ میں وجہ تسمیہ یوں درج ہے۔

محمد نور عالم طبیب خواستی کہ کتابے در فن طب کہ جامع نسخہائے مطب
کہ از خدمت اساتذہ خود مستفید شدہ بودم دریں مختصر بقید ضبط آوردم
بمند و کرم تا کہ طالبان این فن را معالجہ آسان بود و نامش شفاء المریض نہادم

Marfat.com

اطبائے ہند کا جو طریقہ مطب رہا ہے اسے اپنے اساتذہ کے معمولات کی روشنی میں جامعیت کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ امراض سر سے لیکر تا آخر جن معمولات مطب کو جمع کیا گیا ہے فنی اعتبار سے ان کی اہمیت ہے۔ دو سو تینتالیس ۲۴۳ اوراق ہیں۔ صفحہ آخر موجود نہیں ہے۔ ہر صفحہ پر نو ۹ سطریں ہیں۔ کتابت جلی روشن ہے۔ کاتب کا نام و سنہ کتابت درج نہیں۔ سائز ۲۶ء۱ طول --- ۱۹ء۸ عرض ہے۔

۶۔ مفردات امامی

اطبائے ہند میں حکیم غلام امام امروہوی کا نام ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ موصوف کی ایک دوسری تالیف 'علاج الغربا' کو ہندوستان میں جو مقبولیت حاصل ہوئی اور جس کے اصل تراجم کے جتنے اڈیشن شائع ہوئے کسی دوسری طبی تالیف کو ایسا درجہ کم مل سکا ہے۔

مولف نے اگرچہ فرمودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ازل و ابد میں اس کا نام 'معالجات النبوی' سے موسوم کیا ہے مگر مفردات امامی سے بھی اسے شہرت ملی۔

مفردات میں قابل قدر تالیف ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان کا اچھا ذخیرہ ہے۔ جدی حکیم حکمت اللہ خانصاحب نور اللہ مرقدہ جب ریاست رام پور میں افسر شفاخانہ جات کے اہم عہدہ و بلند مرتبہ پر فائز تھے اس وقت آنجناب نے اسے نقل کرا کے اپنے کتبخانہ میں جمع کیا تھا جو تقریباً ایک صدی سے آج تک محفوظ ہے۔ اس کتاب کا تتمہ بایں طور ہے۔

> تمہ ہذا الکتاب المسمیٰ بالمفردات امامی در مصطفی آباد عرف رام پور بپاس
> خاطر حکمت مآب حکیم حکمت اللہ خاں امروہوی بتاریخ نوزدہم شہر محرم الحرام
> ۱۲۸۹ھ تحریر یافت۔

کاتب کا نام درج نہیں۔ تین سو اڑتیس ۳۳۸ اوراق ہیں۔ صفحات کی سطریں گیارہ ہیں۔ سائز ۲۰ء۳ طول ۱۱ء۸ عرض ہے۔

عربی

۱۔ مفتاح الطب

ابو الفرج علی بن الحسن بن ہندو کی مشہور کتاب ہے۔ ابو الفرج فلسفہ و طبیعیات کا مشہور عالم

Marfat.com

اور نثر و نظم کا ادیب شہیر گزرا ہے۔ طب میں ابوالخیر حسن بن سوار کا شاگرد تھا۔ یہ کتاب ابوالفرج نے اپنے تلامذہ کے لیے تالیف کی اور حسب ذیل دس ابواب قائم کئے۔

۱۔ طب کی تعلیم میں عمومی و خصوصی طور پر کون علوم کی ضرورت ہے۔ ۲۔ علم طب کا اثبات۔ ۳۔ طب کی تعریف۔ ۴۔ طب کا شرف۔ ۵۔ طب کی قسمیں۔ ۶۔ طب کے فروق۔ ۷۔ ایسے طریقہ کار جن سے علم طب کا استنباط کیا جا سکتا ہے۔ ۸۔ ایسے علوم کا شمار جن کے ذریعہ طبیب کامل بن سکتا ہے۔ ۹۔ ایک متعلم طب کے لیے درجہ بدرجہ، مرتبہ بمرتبہ جن کتب کی ضرورت پڑتی ہے۔ ۱۰۔ طبی حدود و عبارات۔

عصر حاضر میں نصاب تعلیم و طریقہ تعلیم بے حد اہمیت کا موضوع ہے اور بعض اعتبارات سے وجہ نزاع بھی ہے۔ مذکورہ بالا موضوعات و ابواب مبادیات طب کے لیے بہترین رہنما اصول ہیں اور ان نزاعات کے ازالہ کے لیے لائق مطالعہ بھی ہیں۔ ان ابواب عشرہ کی تخلیصاً تین عبارتیں یقیناً لائق توجہ ہیں۔

۱۔ کذالک الطبیب لایکون طبیبا ان لم یعرف تشریح الابدان والادواء والدواء علی الاطلاق۔

۲۔ من لم یحسن الهندسه لاید خلن مجلسنا۔

۳۔ یجعل الفیلسوف طبیباً اولی من ان یجعل الطبیب فیلسوف۔

۱۔ یعنی کوئی طبیب طبیب نہیں ہو سکتا اگر جسم انسانی کی تشریح سے ناواقف ہے اور علی الاطلاق بیماری اور اس کی دوا نہیں جانتا۔

۲۔ جس کسی کی ریاضی بہتر نہیں وہ ہماری محفل میں ہرگز داخل نہ ہو۔

۳۔ ایک فلسفی کا طبیب بن جانا طبیب کے فلسفی بن جانے سے بہتر ہے۔

اس کتاب کا سائز بھی $\frac{22 \times 18}{8}$ ہے۔ پچہتر ۷۵ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں اکیس ۲۱ سطریں ہیں۔ کاغذ، کتابت اور روشنائی سے یہ کتاب بھی کتاب المسائل حنین کی طرح تقریباً تین ۳ سو سالہ معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ جوامع کتاب جالینوس فی البول

جالینوس کے رسائل میں یہ مختصر ترین رسالہ ہے جو کتاب المسائل حنین بن اسحاق کے ساتھ اسی سائز، کاغذ، کتابت کے اعتبار سے ایک ہی دور میں لکھی گئی اور صرف آٹھ صفحات پر مشتمل ہے مصطلح بول کی تقسیم بھی تشجیراً ہی کی گئی ہے۔

Marfat.com

طب قدیم کے اعتبار سے کلیات طب اور ذرائع تشخیص کے اصول و قوانین میں بول و براز کی اہمیت رہی ہے اور آج جدید کیمیاوی تجربہ کے دور میں بھی اہمیت ہے۔ اس میں عملاً قارورہ دیکھنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں اور ہر ہر مرض کے پیشاب کی علامات کو شیشی کا نقشہ بنا کر ان سب علامات کی طبی اصطلاحات کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ شیشی کہاں سے اور کیسے پکڑی جائے۔ اوپر، درمیان اور نیچے قارورہ میں کیا کیا رنگ ہوں گے کہاں صفائی ہوگی اور کہاں کدورت، قارورہ دیکھتے وقت روشنی کا رخ کیا ہو؟ ان سب امور کو شیشی کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔ آج ان نقشوں کو دوران درس بلیک بورڈ پر لکھ کر دکھایا جاسکتا ہے۔ ابتدائی درجات پر اصلاحاً یا ترجمۃً انسب کتاب ہوگی۔

۲۔ کتاب المائۃ ابو سہل مسیحی

ابو سہل عیسیٰ بن یحییٰ المسیحی گورگان کا ساکن اور طب کی علمی و عملی نصاب میں یگانۂ روزگار طبیب تھا۔ اس کے علمی مرتبہ میں ایک یہ چیز بھی سند بنے گی کہ وہ شیخ الرئیس بو علی سینا کا استاد رہا ہے۔ سلطان خراساں کے یہاں افسر الاطباء رہا اور صرف چالیس سال کی عمر پائی۔ کتاب المائۃ اس کی مشہور کتاب ہے۔ چونکہ یہ ایک سو مقالوں پر مشتمل ہے اس لئے اسی نسبت سے اس کا نام کتاب المائۃ رکھا گیا۔

"کتاب المائۃ" میں ابو سہل مسیحی نے بطور مقدمہ طب کے اہم مسائل کو موضوع بحث بنا لیا ہے اور بطور مبادیات طبی تعلیم کے لئے کن کن علوم کی ضرورت ہے اس پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے۔ اس اعتبار سے اس کا ایک جملہ یقیناً محتاج توجہ ہوگا کہ

> طبیب جتنا امور طبیعہ سے واقف ہوگا اتنا ہی طب میں افضلیت
> کا مالک ہوگا۔ کیونکہ علم طب طبیعات سے ماخوذ ہے۔

یہ علم طبیعی و طبیعات آج بھی فزکس کے نام سے میڈیکل کالجوں میں معیار داخلہ ہے اور ہم بھی اپنے طبیہ کالجوں میں طبیعات کے بجائے فزکس ہی سے متعارف ہیں۔

'کتاب المائۃ' کے ان نو مقالوں میں نظری و عملی طب کے تمام موضوعات کا ذکر موجود ہے۔ تشریح اعضا، منافع الاعضا، علم الاغذیہ، علم الادویہ، ادویہ مفردہ و مرکبہ اور تمام امراض کلیہ و جزئیہ کا الگ الگ عنوانات کے ساتھ ضروری حد تک احاطہ کیا گیا ہے۔

ابو سہل مسیحی منافع الاعضا کے ساتھ ساتھ دورہ دمویہ سے بھی واقف تھا جو بعد میں متاخرین

Marfat.com

کے لیے حصہ تحقیق بنا۔

کاغذ و کتابت کے اعتبار سے یہ ایک قدیم نسخہ ہے۔ نو سو آٹھ ۹۰۸ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ پر اکیس ۲۱ سطریں ہیں۔ ہدایت علی چشتی نے کتابت کی۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ ۲۰ء۴ طول ۔ ۱۲ء۴ عرض سائز ہے۔

۴۔ معالجات ایلاقی

ایلاقی کی اس دوسری کتاب کا نام کتاب الاسباب والعلامات ہے جو معالجات ایلاقی سے مشہور ہوئی۔ "کلیات ایلاقی" میں "کتاب القانون" کو جس حد تک ملخص کیا ہے "معالجات ایلاقی" میں اتنا اختصار نہیں ہے بلکہ امراض کے اسباب و علاج کے بیان میں خاصا شرح و بسط سے کام لیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ خاصی ضخیم کتاب ہے اور دو سو اٹھہتر ۲۷۸ صفحات پر مشتمل ہے اور تقریباً نصف نصف کتاب دو کاتبوں نے نقل کی ہے۔ کتاب کا سائز طولاً ۲۵ سینٹی میٹر عرضاً ۱۶ سینٹی میٹر ہے اور ہر صفحہ میں تیئیس ۲۳ سطریں ہیں۔ کاتبین کا نام کہیں نہیں ہے۔ کہیں کہیں ایک تیسرے قلم سے حاشیہ بھی درج ہے جس پر نام یا دستخط نہیں ہے۔

۵۔ حقائق اسرار الطب

مسعود بن محمد السنجری کی مصنفہ ہے۔ صاحب کتاب کے ابتدائیہ کے مطابق یہ کتاب قاسم بن عراق بن جعفر کے لئے لکھی گئی ہے اور تین فنون پر مشتمل ہے۔ فن اول کو بھی تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فن ثانی کو دو اقسام، اور فن ثالث کی چار اقسام بیان کی گئی ہیں۔

ابتدا میں کلیات و موضوعات طب اور ان کی تعریفات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے اس کے بعد امور طبعیہ، اسباب، ارکان، مزاج، اخلاط کا تلخیصاً بیان ہے۔ اعضائے بسیطہ و اعضائے مرکبہ کی اجمالاً تشریح بھی ہے۔ نبض و بول و براز اور امراض کی تعریفات کے بعد حمیات کا اجمالی ذکر ہے۔ غذا کی ضرورت، اس کی تعریف، اس کی اقسام، ادویہ مفردہ و مرکبہ ان کی جزکی تفسیر، ادویہ نباتیہ، معدنیہ، حیوانیہ کا انتخاذ اور ان کی حفاظت کے طریقے، ادویہ مفردہ و مرکبہ کی عمریں، ان کی اصلاح، تدبیر، احراق، غسل، تصفیہ وغیرہ کے اچھے کیمیاوی طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

آخر کتاب میں اعداد کے اعتبار سے طب کی تقسیم استفسارات و جوابات کی شکل میں کی گئی ہے مثلاً ثنائیات کی حیثیت سے ایک سوال قائم کرکے اس کا اس طرح جواب دیا گیا ہے "الی کم قسم ینقسم العلم الطب ینقسم الی جزئین نظری و عملی"۔ اسی طرح ثلاثیات و رباعیات، خماسیات اور عشاریات تک سوال

Marfat.com

قائم کر کے جوابات دیے گئے۔ مسائل کو ذہن نشین کرنے کا یہ بھی ایک اچھا طریقہ ہے۔

کتاب کے اکثر اوراق ہیں۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔ ۱۹ طول × ۱۱ عرض ۵/۲ سائز ہے۔

۱۔ معیار الاطباء

حکیم احمد سعید صاحب امروہوی کی ایک ضخیم تالیف ہے۔ صاحب کتاب ۱۸۴۰ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔ امروہہ و رام پور میں تحصیل علم کیا۔ تعلیم طب کی تکمیل کے بعد اپنے والد حکیم اکبر علی اور چچا حکیم نثار علی سے مطب عملی حاصل کیا۔ حیدرآباد دکن میں جب اعلیٰ شاہی پہلا یونانی شفاخانہ قائم کیا گیا تو اس کے پہلے افسر الاطبا حکیم احمد سعید ہی تھے۔ موصوف کئی اہم طبی کتابوں کے مولف تھے۔ جن میں 'رسالہ جذام'، 'تسکین النفس فی تحقیق ذیابیطس' اردو اور 'تشخیص کامل' عربی (تیرھواں مقالہ) میں شائع ہو چکی ہیں۔ باقی مقالے شائع نہ ہو سکے۔ معیار الاطبا برسوں کی محنت کے بعد تسوید سے تبییض کے قالب میں ڈھل سکی۔ یہ اہم و ضخیم کتاب ہے جس کا جزاول ہی زیر تبصرہ و تعارف ہے۔

تحمید و تسبیح کے بعد مولف نے اپنا تعارف اس طرح کرایا ہے:

وبعد فیقول العبد المتمسک بذیل عفو ربہ الحمید احمد سعید ابن الحکیم الحاذق والطبیب الفائق المؤید بالتائید الازلی حکیم محمد اکبر علی ابن مستند الحکما استاذ الاطبا المشتہر فی العالم بالحذق الاتم الفاضل اللوذعی الحکیم ابی محمد الحسن العسکری الامروھوی وطنا والحسینی نسبا۔ الخ

موصوف کا خیال تھا کہ شیخ الرئیس نے کتاب القانون میں قوانین کلیہ پر خاصی بحث کی ہے لیکن طوالت کتاب کے باوجود بھی یہ کم ہے اور یہ قوانین کلیہ ابواب قائم کرتے ہیں اس طرح متفرق ہو گئے کہ انھیں فقط مفقود ہی کہا جا سکتا ہے اور جس دروازہ کی ہمیں تلاش تھی وہ بند نظر آتا ہے۔ اس لیے میں نے ان ضروری مسائل کو فصول و ابواب میں اس طرح جمع کر دیا ہے کہ اہل بصیرۃ کے لیے فوائد کثیرہ فراہم ہو جائیں۔ ایک اعتماد کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے اس سلسلہ میں وہ راستہ اختیار کیا ہے جس پر میرے علاوہ کوئی اور قدم نہیں رکھ سکا ہے اور میں نے اس میں ایسی تحقیقات دی ہیں کہ وہ تحقیقات کتب رائجہ میں نہیں ملتیں۔ ایک ادبی بلکہ فلسفیانہ انداز میں یوں بھی کہا کہ

Marfat.com

ورائیت بتحقیقات لم اجدھا فی الکتب المتداولۃ واشرت الی تدقیقات
لم تحوھا الصحف المتطاولۃ مع نکات عذرا کانھا الخرائد الشملا۔

کتاب کی ترتیب وتدوین اس طرح ہے کہ پہلے متقدمین کے نظریات کی روشنی میں فصلوں کی ترتیب کے ساتھ قوانین کلیہ بیان کئے ان میں اگر کہیں وضاحت کی ضرورت ہوئی تو شہنا مباحث، لکھکر بہر حال بحث کی۔ کوئی مسئلہ محل نظر آیا تو اس پر اعتراض کیا، اور کسی پر اعتراض وارد ہوا تو خود بالوضاحت جواب بلکہ جوابات دیئے۔ مسائل کے بیان کے بعد کہیں کہیں 'تبصرہ' و 'ہدایت' کے عنوانات قائم کرکے اشکال واغلاط رفع کیا جہاں کہیں ضرورت لاحق ہوئی ہے فروق الامراض کے بیان کو استدلال کے ساتھ لائق توجہ وجاذب نظر بنایا ہے۔ اس پر نظر بھی گہری ہے۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ کتاب جس دور میں مدون ہوئی مولف کی عمر اس وقت صرف پچیس سال تھی۔ جیسا کہ خود صاحب کتاب نے مقدمہ میں کہا ہے کہ

قد شرعت فیہ ولم اجاوز عن ثلثین بل عن خمسۃ وعشرین

اتنی کم عمری میں ادق مسائل میں بالغ نظری یقیناً ایک وجہ امتیاز ہے۔ موصوف کا انتقال ۱۸۹۰ء میں ہوا۔ کتاب کا کاغذ دبیز، قلم جلی، سائز ۳۲ طول ۵ء ۲۰ عرض سینٹی میٹر ہے۔ چار سو ستانوے (۴۹۷) صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔

Marfat.com

حکیم سید ایوب علی
ڈاکٹر نعیم احمد خاں
حکیم ظل الرحمٰن

دار العلوم دیوبند کے

اہم طبی مخطوطات کا تعارف

ہندوستان کے اعلیٰ علمی اداروں علیگڑھ، پٹنہ، رامپور، کلکتہ، حیدرآباد اور دیوبند کے کتبخانوں میں جو مختلف علوم وفنون پر مشتمل قلمی نسخوں کے مؤقر ذخائر موجود ہیں ان میں طب وحکمت سے متعلق بھی بعض اچھے نوادرات ہیں۔ دار العلوم دیوبند کے کتبخانے کے مخطوطات کی تعداد ہزاروں تک ہے، اور ان میں طبی مخطوطات سیکڑوں تک پہنچ چکے ہیں۔ بہت سے مطبوعہ شکل میں سامنے آچکے ہیں، پھر بھی چند اہم ایسے مخطوطے بھی ہیں جو آج تک طبع نہیں ہو سکے ہیں۔ دار العلوم دیوبند کے ایک طالب العلم کی حیثیت سے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس طبی سیمینار میں ان مخطوطات میں سے مندرجہ ذیل مخطوطات کا تفصیلی تعارف پیش کروں۔

مجربات ابن بیطار المعروف بہ کتاب المغنی فی الادویۃ المفردۃ: عبد اللہ بن احمد المالقی، ابو محمد ضیاء الدین المعروف بہ ابن بیطار ساتویں صدی ہجری کا مشہور ومعروف امام النباتیین والاعشاب جس کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ دیسقوریدوس کے بعد علم الادویہ کے ذخیرے میں قابل قدر اضافات اسی جلیل القدر مصنف کی دین ہیں۔ مفردات ابن بیطار کے بعد کتاب المغنی مصنف کی دوسری اہم تصنیف ہے۔ یہ عربی مخطوطہ دار العلوم دیوبند کی طبی مخطوطات کی زینت ہے۔ صرف ۶۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ ۱۲۳۱ھ کا مرقومہ ہے۔ مقدمہ کتاب ہی میں مصنف کا نام عبد اللہ بن احمد بن محمد المالقی المعروف بابن بیطار درج ہے۔ مصنف کی شخصیت اس کتاب کی حیثیت کے تعین میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ یہ مخطوطہ اگرچہ ادویۂ مفردہ پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کا بنیادی اور مرکزی نقطہ علم العلاج سے وابستہ ہے۔ اس میں مختلف نظام ہائے جسمانی میں پیش آنے والے امراض کے تعلق سے مفرد ادویہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ اور متقدمین کے اقوال ناحوال کو سامنے رکھ کر دواؤں کے سلسلے میں ذاتی تجربات کی روشنی میں اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ چنانچہ ابن بیطار نے خود ان الفاظ کے ساتھ ابتدا کی ہے کہ "میں نے سابقہ ماہرین علم الادویہ

Marfat.com

اور استادان علم العلاج کے اقوال و احوال سے پورے طور پر استفادہ کر کے اپنے ذاتی تجربات میں ان اقوال و احوال کو درست سمجھ کر اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور ترتیب میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد کسی دوسری کتاب کے دیکھنے اور مطالعہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اسی بناء پر میں نے اس کا نام 'کتاب المغنی' رکھا۔"

ابن بیطار نے اس کتاب کا انتساب امیر المؤمنین ناصر الدین محمد بن سلطان الملک العادل سیف الدین کے نام کیا ہے، انتساب کے بعد اصل مضمون شروع کیا ہے، اور لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کو بیس ابواب پر مشتمل کیا ہے۔ باب اوّل کے تذکرے سے پہلے ادویہ مفردہ کے ماخذ کا مختصر تذکرہ ہے، اس کے بعد باب اوّل فی الادویۃ المفردۃ النافعۃ من امراض الراس" سے پہلا باب شروع ہوا اور عام مصنفین کے معمول کے مطابق امراض راس سے ابتدا کی ہے۔ دوسرے باب میں امراض عین اور اس کے متعلقات، تیسرے میں امراض اذن، چوتھے میں امراض انف ۔ انیسویں[19] باب میں سموم و تریاق اور آخری باب میں دواؤں کے مختلف احوال و خواص کا اصولی تذکرہ ہے۔

باب اوّل میں امراض راس کے ذیل میں سب سے پہلے مرض صداع اور اس کی اقسام کا بیان ہے، اس سلسلے میں استعمال ہونے والی ادویہ مفردہ کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ مثلاً صداع بارد کے لیے اکلیل الملک کے عصارے کو سرکہ اور روغن گل کے ساتھ ملا کر سر پر بہانے کی سفارش کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ اس عمل سے انتہائی سکون حاصل ہوگا۔ اسی طرح انیسون کا بخور بھی صداع بارد میں سریع النفع ہے۔ صداع حار میں افیون کو روغن گل کے ہمراہ استعمال کرنا بالخاصہ مفید ہے۔ اسی ذیل میں جالینوس کی کتاب "التریاق الی قیصر" کے حوالے سے لکھا ہے کہ صداع مزمن میں جس کے ساتھ سہر شدید کا شکایت بھی ہو، اور مریض مرض کی شدت کی بناء پر موت کے قریب بھی پہنچ گیا تو بھی افیون کے استعمال سے نجات ہو جائے گی۔ جالینوس اور دیسقوریدوس کے علاوہ رازی اور شیخ کی معالجانہ مذاقتوں سے جگہ جگہ استفادہ کیا ہے۔

اس مخطوطہ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس سے نہ صرف ادویہ مفردہ کی منفعتوں کا اندازہ ہوتا ہے بلکہ دوا مفرد سے معالجے کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ امام سویدی اور ابن قوبی نے اسی طرح

Marfat.com

اصول بنایا اور تذکرہ امام سویدی اور ابن تومی میں ہر مرض کے لئے کسی ایک دوا کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

باب اوّل میں نہ صرف صداع بلکہ سر کے تمام ہی امراض میں مستعمل ادویہ کا تفصیلی تذکرہ ہے چنانچہ شقیقہ اور اس کے اقسام، بیضہ و خوذہ، لیثرغس، عطاس، نزلات وزکام، نزع فی النوم، سکر، احتلام، خمار، مالیخولیا، سدر و دوار، کابوس، صرع، سکتہ، فالج ولقوہ، تشنج، رعشہ، خدر وغیرہ کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس کو بیان نہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح بہ ترتیب تیسرے، چوتھے یا پانچویں ابواب میں مختلف اعضاء کے امراض اور مناسب علاج کو بیان کیا گیا ہے۔

کتاب المغنی کا انداز بیان اور ترتیب اس درجہ اہم ہے کہ ان معلومات سے دواؤں کے متعلق ریسرچ اور کھوج کے میدان میں بڑی حد تک مدد مل سکتی ہے۔

کتاب المغنی کا یہ مخطوطہ اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود بہت سے نقائص کا آئینہ دار بھی ہے یہ نسخہ ناقص بھی ہے اور انتہائی بے ترتیبی کے ساتھ اس کے اوراق مرتب ہیں، جن کی وجہ سے مطالعہ میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انتہائی جستجو کے بعد چند ابواب مکمل ملے۔ چنانچہ پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا باب مکمل ہیں۔ پانچواں باب ناقص ہے اور چھٹا باب جو امراض صدر ودریہ کی دواؤں پر مشتمل ہے، اس میں ابتدائی اوراق غائب ہیں۔ اس باب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں شیخ الرئیس کی بیان کردہ ادویہ کا بہ ترتیب تذکرہ ہے۔ اور حروف ابجد کے لحاظ سے دواؤں کی ترتیب قائم کی ہے۔ چنانچہ اوّل ابرسا پھر اسطوخودوس الف سے اور آخر میں غاریقون علیی کی دواؤں میں شامل کیا ہے، اور ترتیب کے سلسلے کا یہ تذکرہ کتاب المغنی کی بڑی تختی کے آٹھ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، ان دواؤں سے متعلق افعال و خواص اور طریقہ استعمال کا خصوصی ذکر ہے۔ ساتویں باب میں امراض معدہ و کبد و طحال جیسے اہم اعضاء کے امراض کا بیان ہے، لیکن اوراق کی بے ترتیبی اور نقص نے اس باب کو تکمیل سے محروم رکھا۔ اس مخطوطہ میں اوراق کی بے ترتیبی کی بنا پر ابواب کی تعیین میں بھی انتشاری کیفیت ہے اور بے جا تقدم و تاخر پیدا ہو گیا ہے، چنانچہ ساتویں باب کے بعد پانچواں، پھر تیسرا اور اس کے بعد دوسرا باب مذکور ہے۔ اس مخطوطے سے کما حقہ استفادے کے لئے اوراق و ابواب کی ترتیب دوبارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

ساتویں باب کے بعد پھر کسی بھی باب کو بطور عنوان تحریر نہیں کیا بلکہ مسلسل عبارت جاری ہے،

Marfat.com

حتی کہ آخر کتاب میں تریاق وسموم جس کو فہرست میں انیسویں باب کی زینت بنایا ہے، اور آخر میں بیسویں باب سے متعلق احوال ادویہ و خواص منافع علاج کے ذیل میں ادویہ معدنیہ کا تذکرہ ہے اور الماس، رصاص، ذہب و فضہ کے تذکرے سے یہ کتاب تمام ہو گئی۔

اس مخطوطے کے آخری صفحے پر تین مہریں ہیں۔ ایک "وکیل احمد سکندر پوری"، دوسری "مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں بہادر" اور تیسری مہر "مظفر حسین ندوی" کی ہے۔ ابتدا کتاب میں بھی سرورق پر وکیل احمد سکندر پوری اور علی حسن خاں کی مہریں ہیں۔ کاتب کا نام درج نہیں۔ کتابت نہایت عمدہ ہے۔

اس کتاب المغنی کو بطور حوالہ تذکرہ العلاج میں حکیم علوی خاں نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور جگہ بہ جگہ اس کے حوالے پیش کیے ہیں۔

مفردات اختیارات ظفر خانی: مصنفہ ابو المظفر حسام الدین مخاطب بہ خطاب ظفر یار خاں، قدوۃ الفقراء، رئیس الفضلا، نجم الدین محمد اغلاطون تیرہویں صدی ہجری کا قابل قدر فارسی مخطوطہ ہے، ادویہ مفردہ سے متعلق تمام احکامات مثلاً مزاج، افعال مضرت و اصلاح، بدل مقدار خوراک کا تذکرہ ہے، دواؤں کے علاوہ غذا کے بارے میں بھی ضروری معلومات فراہم کی گئی ہے۔ چنانچہ ابتدا کتاب ہی میں تعارف کے طور پر مصنف کے مندرجہ ذیل الفاظ بطور سند پیش کیے جاتے ہیں۔ "این نسخہ ایست در علم تحقیق اشیاء و دریافت مزاج و منفعت و مضرت ادویہ و اغذیہ فرمودہ و اختیارات ظفر یار خانی و مفردات تعلیم العلاج نام دارد"۔ اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس مخطوطے کو مفردات اختیارات ظفر خانی کے ساتھ ساتھ مفردات تعلیم العلاج بھی کہا جاتا ہے[1]۔ یہ مخطوطہ دو سو بتیس ۲۳۲ اوراق پر مشتمل بڑی تختی میں ہے۔ مصنف چونکہ متاخرین میں ہے اس لئے مفردات کے سلسلہ میں اپنے ذاتی علم و تجربہ کے علاوہ متقدمین کی تحقیقات اور معلومات سے بھی پورے طور پر مستفید ہیں۔ چنانچہ خود اس کا اقرار کیا ہے کہ علم حقائق اشیاء کو مکمل طور پر تمام افعال و منافع کے ساتھ بچشم خود مطالعہ کرنا اور منفعتوں کا مشاہدہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے سابقہ ماہرین علم الادویہ کی تحقیق کو پیش نظر رکھ کر اس ضخیم کتاب کو مرتب کرنے کی سعی کی ہے۔

ابتدا میں اختصار کے ساتھ علم الادویہ سے متعلق اصول کلیہ کا تذکرہ ہے، چنانچہ دواؤں کے حصول و تحفظ پر بحث کی ہے۔ آخر میں دوا کی شکل کے اعتبار سے اس کی مقدار کا تعین بھی کیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ سفوف یا حبوب کی شکل میں جو دوائیں بقدر یک درہم یعنی تقریباً ساڑھے تین گرام دی

---

[1] تعلیم العلاج ظفر یار خاں کی دوسری تصنیف ہے، اور ان دونوں تصانیف کے نسخے مڈیکل لائبریری ہمدرد میں موجود ہیں (ادارہ)

Marfat.com

جاتی ہیں، اگر انھیں دواؤں کو جوشاندے یا خیساندے کے طور پر استعمال کیا جائے تو مقدار خوراک تین گنا ہونی چاہیئے۔ اسی ذیل میں "اسماعیل جرجانی" صاحب ذخیرہ خوارزم شاہی کے حوالہ سے بطور جوشاندہ چار گنی مقدار کی سفارش کی ہے۔

ان کلی مباحث کے بعد کتاب کا اصل موضوع یعنی ادویہ مفردہ کا تذکرہ شروع ہوا اور حروف تہجی کے اعتبار سے الف کی تختی سے ابتدا کی گئی۔ سب سے پہلے آطریلال کا تذکرہ ہے، ماہیت، ماخذ، مزاج، مدر، مصلح، بدل اور خصوصی افعال کی طرف تفصیلی اشارات میں لکھا ہے کہ آطریلال برص و آثار سیاہی کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس بات کا بھی خصوصیت کے ساتھ التزام کیا گیا ہے کہ دواؤں کے مختلف نام، مختلف زبانوں میں لکھے ہیں اور دوا کے منافع، متقدمین کے حوالے اور اپنے ذاتی تجربات سب بے کام وکاست تحریر کئے ہیں۔ آبریشم کے سلسلہ میں متقدمین کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ آبریشم کے استعمال کا یہ طریقہ کہ اس کو قینچی سے کاٹ کر باریک کرکے استعمال کرانا مناسب نہیں ہے اس سے معدے کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ان کے خیال میں آبریشم کے باریک اجزاء معدے کی سطح پر چپک جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اشتہائے طعام باطل ہو جاتی ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ آبریشم کو خوب جوش دیکر استعمال کرایا جائے۔ مصنف کی یہ تحقیق محل نظر ہے۔

صاحب کتاب نے اس ضخیم کتاب میں اس بات کا پورے طور پر اہتمام کیا ہے کہ دواؤں کے غیر معروف نام لکھ کر سرخ روشنائی سے معروف و مشہور نام تحریر کر دیئے ہیں۔ اور تفصیلی تذکرہ عام فہم ناموں کی تختی میں کیا گیا ہے۔ مثلاً "الف" کی تختی میں غیر معروف نام "اذن الغزال" یا "اذنی الجدی" کا ہے، تذکرہ اس کا عام فہم نام "لسان الحمل" سرخ قلم سے لکھا ہے اور اسی دوا کو اس عام فہم نام کے ذیل میں "لام" کی تختی میں پوری تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے۔

انداز بیان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ کسی دوا کے مختلف اجزاء مستعملہ کو بیان کرنے کے لئے اس کے تمام اجزا کو ایک ہی مقام پر ذکر نہیں کیا، بلکہ حروف تہجی کے اعتبار سے ہر ہر جزو کو علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا ہے۔ مثلاً یہی لسان الحمل "لام" کی تختی میں مکمل پودے کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے اور اس کے ایک جزو تخم کو "با" کی تختی میں بذر لسان الحمل کے نام سے ذکر کیا ہے۔ اسی انداز پر تمام دواؤں کے مختلف اجزاء، بیخ، برگ، گل، شگوفہ وغیرہ کو الگ الگ حروف تہجی کے اعتبار سے لکھا ہے، اس طرح ایک ہی

Marfat.com

دوا مختلف انداز سے متعدد بار نظر سے گذرتی رہتی ہے۔

صاحب کتاب نے متقدمین کے مشاہدات سے استفادہ کی طرف ابتدا ہی میں اشارہ کیا ہے، جس کا تقاضا تھا کہ کتاب اپنی ضخامت کے اعتبار سے متقدمین کے حوالوں سے پر ہوتی جیسا کہ مفردات ابن بیطار میں حوالجات کی کثرت نظر آتی ہے، اور تقریباً ڈیڑھ سو مصنفین کا تذکرہ کسی نہ کسی دوا کے ذیل میں ابن بیطار کی کتاب میں ملتا ہے۔ اس کے برخلاف اس مخطوطے میں حوالجات کم نظر آتے ہیں۔ عام طور پر رازی اور شیخ کے حوالوں پر اکتفا کیا ہے، ان کے علاوہ اسمٰعیل جرجانی اور تالیف شریفی سے بھی استفادہ کیا ہے۔

یہ مخطوطہ جس قدر مفصل ہے، مکمل بھی ہے۔ اور "الف" سے لیکر "یا" تک تمام مفرد ادویہ جو مصنف کے دور تک ذخیرہ معلومات کا جزو بن چکی تھیں مذکور ہیں۔ مخطوطے کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ خط اگرچہ نستعلیق نہیں اور بعض جگہ شکستگی بہت بڑھ گئی ہے۔ پھر بھی صاف ستھرا اس قدر ہے کہ پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی دقت نہیں۔ انداز بیان اگرچہ بہت مفصل ہے لیکن اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ ان تفصیلات کی وسعتوں میں نفس مفہوم کھو نہ جائے مجموعی اعتبار سے یہ مخطوطہ علم الادویہ کے ذخیرہ میں خصوصی اضافہ ہے۔

مخطوطے کا کوئی صفحہ کرم خوردگی سے محفوظ نہیں ہے، لیکن اس کا کوئی اثر نفس مفہوم کو سمجھنے پر نہیں پڑتا۔ حتیٰ کہ دوسو تیرہویں [۲۱۳] ورق سے دوسو سولہویں [۲۱۶] ورق تک اوراق بہت زیادہ کرم خوردہ ہیں وہ بھی ادائے مطلب میں رکاوٹ نہیں۔ ان اوراق میں "میم" کی تختی کی دواؤں کا تذکرہ ہے۔

اس مخطوطے پر اول و آخر کوئی مہر نہیں ہے، صرف ایک چوکور مہر کاتب نظام الدین ولد جلال الدین از شلہ نواب مقرب خاں کیرانوی درج ہے۔ مخطوطے پر مالک کی حیثیت سے حکیم نجیب الرحمٰن کیرانوی لکھا ہوا ہے سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ انداز کتابت اور حوالجات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انیسویں صدی کا مخطوطہ ہے۔

ریاض عالمگیری، مصنفہ محمد رضا الطبیب :۔ تقریباً ڈھائی سو صفحات پر مشتمل فارسی مخطوطہ ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں ہی اس کا نام "ریاض" تحریر کیا ہے سنہ ۱۱۵۴ھ محمد شاہی اس کا ترقیمہ ہے، مقدمہ کی عبارت اور کتاب کی آخری تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ "دماغ" "رباعی"

Marfat.com

ثانی ہے، ریاض اولی اس سے قبل لکھی جاچکی ہے اور اس ریاض ثانی کا تذکرہ، ریاض اولی میں بھی کیا گیا ہے؛ دیوبند کے کتب خانے میں صرف ریاض ثانی کا مخطوطہ ہے، آخر کتاب میں یہ تحریر درج ہے " تجربہ مسحوق تا دوازدہ شب موجب شفاء عرق النساء است " تم الریاض الثانی۔ کاتب کی حیثیت سے حکیم محمد سعید ولد حکیم محمد نافع خاں مرحوم کا نام درج ہے۔ یہ مخطوطہ جو ریاض ثانی کے نام سے موسوم ہے مکمل ہے۔ ریاض ثانی کا مقدمہ بہت مختصر ہے۔ جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ریاض اولی میں مفصل مقدمہ لکھا جاچکا ہے۔ اس مخطوطے کو ریاض ثانی عالمگیری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مخطوطہ ادویہ مرکبہ کے تذکرہ میں ہے۔ لیکن قرابادین کے طرز پر نہیں، بلکہ مختلف نظام ہائے جسمانی میں امراض کے تعلق سے استعمال ہونے والے مرکبات کا تذکرہ ہے۔

کتاب کی ابتدا میں تقریباً دس صفحات پر دواؤں کو مرکب بنانے کے مقتضیات، مرکبات میں مفرد دواؤں کی شمولیت اور ان کی مناسبت، مرکب کا مزاج، اوزان کا تعین، تخریج درجات مرکبات اور مقدار خوراک کے سلسلہ میں اصولی بحث ہے۔ شیخ، رازی، جالینوس اور دیگر متقدمین سے استفادہ بھی کیا ہے۔

اس کلی بحث کے بعد امراض راس میں استعمال ہونے والی دواؤں کا ذکر ہے، اور کتاب کے گیارہویں صفحے پر سرخ عنوان سے "جملۃ الادویۃ الراس" ابوالفضل محمد بن یحیی کے قول سے شروع کیا ہے۔ ہدایت کی ہے کہ بچوں کے سروں کو اخلاط ردیہ فضلیہ سے پاک رکھنا ضروری ہے، ورنہ خلط غلیظ دماغ میں عفونت پذیر ہو کر سر میں بثور کا باعث ہوگا۔ ترتیب اس طرح قائم کی ہے کہ کسی بھی مرض کے سلسلے میں ادویہ مرکبہ جن جن طریقوں سے استعمال کی جاسکتی ہیں ان کا بتفصیل تذکرہ ہے۔ ایسی تمام ادویہ مرکبہ جن کا ذکر شروع ہوا ہے ان کا نام کاتب نے حاشیہ پر بھی لکھ دیا ہے۔ مثلاً معجون ایارج، حب ایارج، ایارج کبیر، ایارج مرکب، گویا ایارج سے متعلق تمام مرکب صورتوں کا تذکرہ ہے۔ مرکبات کے ذیل میں اس کتاب کی تمام ادویہ مفردہ کو بیان کر دیا ہے اور ساتھ ہی مقدار خوراک بھی متعین کر دی ہے مثلاً حب ایارج، نافع علیل راس از بلغم و صفرا۔ اس کے بعد حب ایارج کے اجزائے ترکیبیہ پھر ان کا استعمال اور خوراک۔ اسی طرح اسطوخودوس اور دوسری دواؤں کے بارے میں مختلف مرکبات کا تذکرہ ہے اور اسی نہج پر ریاض ثانی کو مکمل کیا ہے۔ اس مخطوطے میں امراض راس، چشم، انف، اذن، حلق، صدر، ریہ، جگر، گردہ و مثانہ، اعصاب اور اعصابی درد وغیرہ سب کا تفصیلی جائزہ ہے اور جگہ جگہ صرف شیخ، رازی اور جالینوس کے حوالے ہیں۔ چنانچہ

Marfat.com

سرطان میں اسرب محرق کو جالینوس کے حوالے سے عجیب الفعل لکھا ہے۔

مخطوطے کی کتابت صاف ستھری، کاغذ سادہ اور ملائم اور باریک استعمال ہوا ہے ریاض ثانی کو مختلف اطبا نے اپنے لئے بنیاد بنایا ہے۔ تذکرۃ العلاج میں علوی خاں نے بیشتر مقامات پر ریاض عالمگیری کے حوالے دیئے ہیں اور اسی کے حوالے سے ہر سماق کے علاج میں نفشہ، اصل السوس اور بابونہ کے جوشاندہ سے نطول مفید بتایا ہے۔

تذکرۃ العلاج:۔ ہندوستان کی طبی تاریخ کی گرامی منزلت شخصیت حکیم علوی خاں (وفات ۱۱۶۰ھ) جن کے معالجے کی دھوم دربار شاہی سے لیکر عوام الناس تک رہی اور جن کے درس وافادہ سے بیشمار تلامذہ نے فیض پایا۔ اور وہ اپنے وقت کے مشاہیر میں شمار ہوئے۔ طبی تلمذ اور طبی سلسلوں کی تاریخ میں بھی علوی خاں ایک اصول کڑی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بحیثیت مصنف بھی انھیں امتیاز حاصل ہے۔ ان کی متعدد کتابوں میں غالباً سب سے اہم "تذکرۃ العلاج" ہے۔ اس کے نام سے اگرچہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عام معالجات کی کوئی کتاب ہے لیکن دراصل (۶۶۸) صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب معالجات عمومی کے بجائے معالجات خصوصی میں صرف امراض راس سے متعلق ہے۔ طب کے پورے ذخیرے میں کسی ایک نظام پر اس سے زیادہ مبسوط اور ضخیم کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ اس کی حیثیت بلاشبہ ایک طبی شاہکار کی ہے۔ ذاتی تجربات و اضافات کے علاوہ اس میں متقدمین اور متاخرین اطباء کے بکثرت حوالے پیش کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مقدمے میں سر کے اجزاء ترکیبیہ اور راس کی مفصل تشریح، تجاویف، مجاری، دروز، اغشیہ دماغیہ اور ان کے فوائد پر مکمل گفتگو کی گئی ہے۔ دماغ اور اس کے حصے اور ان کے افعال، احساسات دماغیہ اور اعصاب دماغی پر بھی سیر حاصل بحث ہے۔ ان امور کے علاوہ مقدمے میں اوزان ادویہ کو اصولی انداز میں بیان کیا ہے۔ نیز دماغ کا مزاج اور اس کی علامات بھی ظاہر کی ہیں اس کے بعد ورم دماغ اور اس کی علامات کی تفصیلات ہیں۔ باب اوّل میں مرض صداع اور اس کے اقسام، اسباب، علامات اور علاج نیز تدابیر

Marfat.com

ی تشریح اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ اس کے بعد علاج کے ذیل میں ادویہ مفردہ کی اہمیت ر دواؤں کے مقابل غذا سے علاج کی افضلیت پر مدلل گفتگو ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش ی ہے کہ دوا کے مقابل غذا کو بطور علاج استعمال، انسانی طبیعت اور جسم کے مماثل ہونے کی وجہ زیادہ موضوع ہے۔ نجیب الدین سمرقندی اور جالینوس کے اقوال سے اپنے اس دعوے کو لل بھی کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ادویہ مرکبہ کے مقابلے میں مفرد اور کم سے کم دواؤں استعمال زیادہ بہتر ہے۔

صداع اور اس کے اقسام کے ساتھ ساتھ اصول علاج پر بھی گفتگو ہے۔ اور جیسے مختلف نین کے تحت بیان کیا ہے۔ مرض صداع کے علاج میں بالخاصہ اثر انداز ادویہ بھی درج کی گئی ہ۔ مرجان اور ہد ہد کے سر کی جلد کو کپڑے میں باندھ کر لٹکانا مفید بتایا ہے۔ اسی طرح حجر الحیہ، یضہ، لسان الفرس (گھوڑے کی زبان) اور سداب وغیرہ بھی بطور تعلیق مفید ہیں۔ صداع کے آخر ہ ادویہ مفردہ جو مرض صداع اور اس کے اقسام میں مستعمل ہیں، کی مفصل فہرست پیش کی ہیں۔ اس سلسلے میں بقراط، جالینوس، زکریا رازی، شیخ بو علی سینا، سمرقندی اور دوسرے متقدمین اطبار ے استفادہ کیا ہے۔

مخطوطے کا پہلا جزء جو تقریباً (۲۵۰) اوراق پر مشتمل ہے اسمیں صداع کے بیان کے بعد ۱۱ اورق سے سرسام کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ صداع اور اس کے اقسام کی جس قدر تفصیل اور تشریح س کتاب میں ملتی ہے۔ کسی دوسرے مصنف کے یہاں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔ صداع کی طرح سرسام اور اس کے اقسام پر بھی مکمل بحث کی گئی ہے۔ اسباب، علامات، علاج، ادویہ مفردہ اور ان کے استعمال کی مختلف شکلیں اور انتخاب ادویہ پر بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ لیثرغس کے علاج یا ادویہ مفردہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کتاب کا جزء اول تمام ہوا ہے۔ سبات کے دس اصناف بیان کئے ہیں اور ہر صنف کے اسباب و علامات پر مفصل بحث کی ہے۔ ۲۱۵ ویں ورق پر ادویہ منومہ مفردہ و مرکبہ کا تذکرہ ہے۔ ان ادویہ کو ضماداً اور شرباً استعمال کرایا گیا ہے۔ ان دونوں قسم کی دواؤں کی ایک طویل فہرست ہے جس میں خشخاش، خس، بزرالبنج، باقلا، مرماخور، لفاح، حماض، جفتا تل، سالا لقوہ، بیخ بیروزنہ، زہرالعصفر، شیلم، لاجورد، جوار کی روٹی وغیرہ ہیں۔ ۲۵ ویں

Marfat.com

ورق سے مالیخولیا کا بیان ہے اور جنون وعشق کے بیان پر مخطوطہ ختم ہوا ہے۔ عشق کے علاج میں جو
اور معمولات بیان کئے گئے زبان " غیر" کی طرف توجہ (اشتغال بالغیر) کا بھی تذکرہ ہے۔ اس کے
شطرنج، شکار اور ذکر محبوب سے اجتناب وغیرہ کو بھی بطور تدبیر لکھا ہے۔ امراض راس کی طرح
اس کتاب میں تمام امراض بدن کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جاتی تو شاید اس انداز کی بیسوں جلدیں
ہوتیں۔ جسے غالباً کسی ایک مصنف کے لئے آسان نہیں سمجھا جائے گا۔

۱۶۸ صفحات کی اس فارسی کتاب کا مخطوطہ دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ کی زینت ہے
کتابت صاف ستھری ہے۔ بڑی تختی کے ہر صفحہ پر ۱۲ سطریں ہیں۔ مخطوطہ کے آخر میں علی مظفر خان
محمد شاہ بادشاہ کی مہر ہے۔ کتاب کی ابتدا اور انتہا میں لفظی عبارت سے مصنف کا نام ظاہر
ہوتا البتہ ابتدا میں کتاب کا نام "تذکرۃ العلاج" تحریر ہے۔ مخطوطے میں جگہ جگہ کچھ جگہیں خالی ہیں
عنوانات کو جلی قلم سے لکھنے کے لئے چھوڑی گئی ہیں بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کو موقع نہیں ملا
حکیم عزیز الرحمٰن لکچرر جامعہ طبیہ دیوبند نے ان عنوانات کو اکثر مقامات پر متعین کرنے اور جگہ جگہ کتاب
تصحیح کی کوشش کی ہے۔

ابرقوہی : قطب الدین، ابوالفضل محمد بن اسحاق بن محمد المؤید الہمدانی الابرقوہی
ثم المصری (۶۵۱ھ/ ۱۲۵۳ء) ۱۳ ویں صدی عیسوی کے نہ صرف فاضل طبیب بلکہ زبردست
محدث تھے بڑی تعداد میں لوگوں نے ان سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ معالجات طب یران کی کتاب
جو کسی نام کے بجائے مصنف کے نام سے مشہور ہے اور طب کی اہم کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔

پوری کتاب تقریباً (۳۷۷) ابواب میں تقسیم ہے اور ہر باب کے ذیل میں جسم کے کسی
کسی مرض یا مرض کی ذیلی اقسام کا تذکرہ ہے۔ ہر مرض کے سلسلے میں متعلق دواؤں کو مختلف شکلوں
اور طریقوں سے استعمال کرانے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ مفرد دوائیں جو مختلف امراض
میں مذکور ہوتی ہیں انھیں مناسب بدرجات کے ساتھ استعمال کرایا گیا ہے۔ مرض کی ماہیت
علامات نیز دوسرے احوال سے صرف نظر کرکے بطور علاج صرف ادویہ مفردہ کا تذکرہ کتاب
کی امتیازی خصوصیت ہے۔ ادویہ مفردہ میں بھی مصنف نے اس امر کی کوشش کی کہ تنہا ایک
مفرد دوا استعمال کی جائے۔ دواؤں کی کثرت متاخرین کا طریقہ ہے متقدمین کے یہاں کم سے کم دوا

Marfat.com

عمال پر جو زور دیا گیا ہے یہ کتاب اس کی بہترین نمائندہ ہے۔ اس قسم کی دوسری کتابوں میں مثال دیر کتاب المغنی اور تذکرہ امام سویدی کا نام لیا جا سکتا ہے۔

مخطوطے کی ندرت یہ ہے کہ اس میں نہ صرف مرض کو دفع کرنے والی دواؤں کا تذکرہ ہے بلکہ امراض کو پیدا کرنے والی دواؤں کا بھی خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ مثلاً صداع اور اس کی اقسام کے ذیل میں بھی ایسی دواؤں کا ذکر ہے جو ادویہ مصدعہ یعنی درد سر پیدا کرنے والی ہیں مثلاً ب، کراث، کندر، کبر، خردل، ریحان، توت، عوسج، جرجیر وغیرہ۔

بہت سے امراض کے ذیل میں بالخاصہ اثر انداز ادویہ کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً صداع میں تعلیق مرجان، ع میں تعلیق عود صلیب اور بیخ اسطوخودوس نیز حجر العتیق کی تعلیق وغیرہ۔

مانع حمل دوائیں بھی بکثرت بیان کی گئی ہیں چنانچہ جھگا در کے پتے کا حمول، تخم حماض کا حمول حمل بتایا ہے۔ اس کے مطابق بخور مریم کو عورت کے بازو پر لٹکا کر جماع سے حمل قرار نہیں پاتا ہے اور اس کا بکثرت دوائیں اس میں ملتی ہیں۔ جنہیں خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں تحقیق کا موضوع بنایا جا سکتا مخطوطہ میں سر، آنکھ، ناک، کان، حلق، سینہ، پھیپھڑہ، قلب، معدہ، جگر، آنتوں، گردہ و مثانہ اور ض رحم کا مفصل تذکرہ ہے۔ امراض جراحیہ مثلاً ضربہ، سقطہ، کسر و خلع پر بھی خاصی معلومات فراہم کی ہیں سموم و تریاق اور حشرات الارض سے پیدا شدہ سمی اثرات اور ان کے مناسب تدارک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے آخر میں فصول متفرقہ کے عنوان سے مختلف امراض سے متعلق مجرب، سریع الاثر، ثابت اثر انداز، بلیغ النفع جیسے الفاظ کے ساتھ بکثرت دواؤں کو درج کیا گیا ہے۔ ۴ صفحات پھیلی ہوئی اس قسم کی کم و بیش ۱۵ ادویہ ذکر کی گئی ہیں۔ مثلاً اطریفل کو برص میں مجرب لکھا ہے۔ زرنیخ احمر کو سرکہ میں حل کر کے اس کی کلیاں ضرس میں بلیغ النفع بتائی ہیں۔ مجرب العین میں زعفران اور ذخیرہ کے لئے عنبر سقوطری کا بطور سرمہ استعمال مجرب تحریر کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں ادویہ مفردہ کے بدل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ایک نیا عنوان ہے جس کا انداز بیان زکریا رازی کے رسالہ ابدال ادویہ کے مانند ہے۔ یہ ۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں دو سو سے زیادہ دواؤں کے بدل کا تذکرہ ہے۔ آخری صفحات [illegible]

Marfat.com

کے لحاظ سے بھی منضبط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح یہ پوری کتاب نہ صرف معالجات کے نقطۂ نظر سے بلکہ علم الادویہ کے لحاظ سے بھی نہایت قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔

مخطوطہ کی کتابت ۱۸۷۵ء میں کی گئی ہے۔ یہ (۲۱۶) اوراق یعنی (۴۳۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ مخطوطہ اگرچہ مکمل ہے مگر صفحات بہت بے ترتیب مجلّد ہیں۔ ابواب کی نشاندہی جلی اور رنگین قلم سے کی گئی ہے۔ کتابت میں کافی غلطیاں ہیں اور بسا اوقات معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے یہ نسخہ بعجلت تمام لکھا ہے۔ اس کتاب کے ساتھ یوسفی کا رسالہ 'ماکول و مشروب' بھی مجلد ہے۔ مخطوطہ لکھنؤ کے نامور طبیب حکیم مظفر حسین خاں کی ملکیت رہ چکا ہے اور اس پر ان کی مہر کندہ ہے۔

جناب محمد ظفیر الدین
(دیوبند)

کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے اہم طبی مخطوطات

یہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند ۱۸۶۶ء مطابق ۱۲۸۳ھ میں بانی دارالعلوم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے ایماء سے قائم ہوا، تاکہ اساتذہ، طلبہ اور دوسرے اہل علم اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔ یہاں مخطوطات کا ذخیرہ بھی اچھا خاصا پایا جاتا ہے، اور اس ذخیرہ میں دوسرے فنون کی طرح طبی ذخیرہ بھی بہت اچھا ہے۔ آج کی اس علمی مجلس میں انہی طبی مخطوطات میں سے چند کتابوں کا تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے، خدا کرے کچھ کام کی باتیں سامنے آجائیں۔ وہ کتابیں جو خاکسار کے علم میں اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی ہیں، ان میں سے اہم کتابوں کا تعارف پیش کرنا بہت ضروری بھی ہے اور مفید بھی، یوں کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے مخطوطات کا تعارف دو جلدوں میں بہت پہلے خاکسار کے قلم سے شائع ہو چکا ہے۔

التحفة السعدية۔ شرح کلیات القانون — بوعلی سینا کی کتاب القانون کی یہ شرح جو تحفہ سعدیہ کے نام سے لکھی گئی ہے، ابتک غالباً طبع نہیں ہو سکی ہے۔ شارح کا نام قطب الدین شیرازی (م ۷۱۰ھ) ہے۔ تاریخ میں پورا نام اس طرح لکھا گیا ہے۔ محمود بن مسعود بن مصلح الفارسی قطب الدین الشیرازی۔ شارح موصوف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ مجھ سے پہلے اس کتاب القانون کی شرح بارہ[12] نامور علماء طب لکھ چکے ہیں اور ان شرحوں کا میں نے بغور مطالعہ کیا ہے، لیکن میں نے محسوس کیا کہ ایک مزید شرح کی اب بھی ضرورت باقی ہے، جس میں جامعیت کی شان ہو، اور کتاب القانون کو پورے طور پر حاوی ہو اور بکھرے ہوئے طبی مسائل کو یہ شرح اپنے اندر سموئے۔ شارح یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس شرح کے لکھتے وقت میں نے یہ اہم تمام شرحوں کو سامنے رکھا ہے، اور بہت سے مسائل جو خوب واضح نہیں تھے اپنے زمانہ کے نامور علماء طب سے مل کر اور بحث کر کے ان کو سمجھنے کی سعی کی ہے۔ تاکہ جو کچھ لکھا جائے وہ سمجھ کر اور پوری بصیرت کے ساتھ لکھا جائے۔ بے سمجھے ہوئے کوئی بات صرف کسی کی تقلید میں نقل نہ ہونے پائے۔

انھوں نے ۶۸۲ھ میں اپنی یہ شرح لکھنا شروع کی تھی اور ۷۱۰ھ میں جا کر اس کی تکمیل ہوئی گویا اس شرح پر شارح نے اٹھائیس[28] سال مسلسل محنت کی، جس قدر محنت کر سکتے تھے اس سے کی، اپنی مدد کا وش، پوچھ تاچھ اور بحث و مباحثہ میں کوئی کمی نہیں ہونے دی۔

اس شرح کا جو نسخہ کتب خانہ دارالعلوم میں ہے اس کی پہلی دو جلدوں کی ضخامت (۶۴۵) اوراق ہیں، یعنی

Marfat.com

یہ دو جلدیں (۱۲۹۰) صفحات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہر کیف یہ ہے کہ ایک ایک صفحہ میں (۲۱) (۲۱) سطریں ہیں۔ مخ... ہے۔ سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ لیکن اندازہ ہے کہ کئی سو سال پہلے کی کتابت شدہ ہے۔ چوتھی اور پانچویں جلد... خانہ میں قلمی صورت میں موجود ہے۔ چوتھی جلد کی ضخامت (۱۲۶) اوراق، ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں۔ پانچویں جلد کی ضخامت ... ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں۔ اس کی تیسری جلد نہیں ہے۔

شرح القانون للمصری — کتاب القانون لابن سینا کی چوتھی قلمی شرح کتب خانہ دارالعلوم میں قطب الدین ... بن علی المصری (م ۶۱۸ھ) کی تالیف کردہ ہے۔ قطب الدین مصری اپنے دور کے ایک ماہر، ذی استعداد طبیب ... امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کے تلامذہ میں داخل تھے، اور اپنے دور کے بڑے عالموں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ان... بھی قیمتی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ شارح کا اصلی تعلق مغرب سے تھا، یہ وہاں سے منتقل ہو کر مصر آگئے تھے، اور ایک ... یہاں مقیم رہے۔ اسی وجہ سے المصری کے نام سے مشہور ہو گئے۔ آخر زمانہ میں خراسان چلے گئے تھے۔ یہیں نیشاپور میں ... قیام تھا کہ وہاں دفعۃً تاتاریوں کا حملہ ہوا، اس حملے میں جہاں دوسرے علماء صلحاء اور عوام و خواص قتل کیے گئے ... قتل ہوئے۔ شارح کی متعدد تصنیفات ہیں۔ شرح القانون کا یہ قلمی نسخہ جس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے وہ ۶۹۰ھ کا ... تھا۔ یعنی شارح کے زمانہ سے قریب تر عہد کا تھا۔ زیر نظر نسخہ کی کتابت ۱۱۹۶ھ میں ہوئی ہے۔ اس کی ضخامت ... اوراق، اس شرح کی صرف یہی جلد موجود ہے۔ ان کے حالات کے لیے دیکھیے معجم المؤلفین (ج ۱، ص ۴۴) عیون الانباء فی طبقات الاطباء، ص ۲، ج ۲۔

شرح القانون المعروف بشرح جدید — شرح جدید کا زیر نظر قلمی نسخہ بھی کتاب القانون کی ہی شرح ہے... کا پورا نام اس طرح ہے۔ محمود بن مسعود بن محمود بن محمد۔ آخر میں مصنف نے صراحت کی ہے کہ یہ شرح الخ... ۳ ... مکمل کی ہے۔ گویا یہ کتاب القانون کی پانچویں شرح ہے جو کتب خانہ دارالعلوم میں قلمی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ ... جلدوں میں مجلد ہے۔ ہر جلد کی ضخامت دو، دو سو اوراق ہوگی، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

شرح القانون للجیلانی — کتاب القانون کی چھٹی شرح جو قلمی صورت میں کتب خانہ دارالعلوم میں پائی جاتی ہے ... حکیم جیلانی کی شرح ہے۔ جو غالباً چھپ چکی ہے، اس کی تین جلدیں ہیں۔ دو جلدوں کی ضخامت (۲۸۱) اوراق ... کی ضخامت (۲۹۳) اوراق، جلد خامس کی ضخامت (۱۰۳) اوراق، چوتھی جلد نہیں ہے۔

شرح موجز القانون للحکیم ارشد خان الدہلوی — کتاب القانون کی تلخیص علامہ قرشی (م ۶۸۷ھ) ... تھی۔ جس کا ذکر آچکا ہے۔ اس کا نام الموجز رکھا گیا۔ یہ تلخیص الموسوم بالموجز بھی کافی مقبول ہوئی، اور اس ...

Marfat.com

طب پر شرحیں لکھیں۔ ان میں ایک شرح علامہ اقصرائی (م ۷۷۰ھ) کے قلم سے ہے۔ اس کا بھی قلمی نسخہ موجود ہے۔ کردہ طبع ہو چکی ہے، اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اس تلخیص کی ایک دوسری شرح ایک ہندوستانی عالم طب نے کی، جو غالباً ابتک نہیں چھپی ہے، اور اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں پایا جاتا ہے۔ ان ہندوستانی طبیب کا نام حکیم ارشد خان دہلوی (م ۱۲۳۰ھ) ہے۔ جو زمانے میں حکیم شفائی کے نام سے مشہور تھے۔ اور فن طب سے بڑا شغف رکھتے تھے جن کا مطالعہ تحقیق اور نظر وسیع تھی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ اس شرح کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر ذہین اور وسیع المطالعہ تھے۔ یہ پوری چار جلدوں میں ہے مگر کتب خانہ دارالعلوم میں اس کی صرف پہلی تین جلدیں ہیں۔ چوتھی جلد نہیں ہے۔ اس شرح کا نام انھوں نے "الفوائد الشفائیہ" تجویز فرمایا ہے۔ مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں۔

"اردت ان اکتب علیہ شرحا بعبارۃ سلسلۃ وبیانات واضحۃ لیصیر القاری له غنیا عن جمیع الکتب المصنفۃ فی ھذا الفن و سمیتہ بالفوائد الشفائیۃ" یعنی میں نے چاہا اس کتاب کی ایک شرح سلیس اور عام فہم عبارت میں لکھ دوں تاکہ جو اس شرح کو پڑھے، وہ طب کی بقیہ مصنفات سے مستغنی ہو جائے۔ اور میں نے اس کا نام الفوائد الشفائیہ رکھا۔

حکیم ارشد خان دہلوی دہلی میں پیدا ہوئے، یہیں نشوونما پائی۔ اور اسی شہر میں تعلیم و تربیت سے فارغ ہوئے اور شہرت حاصل کی لیکن جب احمد شاہ درانی دہلی آیا تو یہ اس زمانہ میں دہلی سے فیض آباد منتقل ہو گئے۔ وہاں نواب شجاع الدولہ نے ان کی آمد کو اپنے لئے اور اپنے دربار کے لئے غنیمت جانا اور کافی اعزاز و اکرام کا معاملہ کیا۔ فن طب پر انھوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ صاحب نزہۃ الخواطر نے لکھا ہے۔ "شرح و تعلیقات علی الکتب الطبیہ" اور چند کتابوں کے نام الگ بھی دئے ہیں۔

۱۲۳۰ھ میں حکیم صاحب موصوف نے لکھنؤ میں وفات پائی۔ اور وہیں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ عمر کوئی اسّی سال پائی۔ موجودہ تین جلدوں کی ضخامت (۱۲۱۸) صفحات ہیں ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں۔ سنہ کتابت چوتھی جلد کے اختتام پر ہوگی۔ جو اتفاق سے یہاں موجود نہیں۔ ان کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۲۲ ج۷۔ شارح کی ایک اور تصنیف جواہر المعانی کے نام سے ہے۔ اس پر ایک صاحب نے تنبیہ المبانی کے نام سے نقد کیا ہے، تنبیہ المبانی کا قلمی نسخہ بھی موجود ہے۔

الفصول البقراطیہ لابن ابی صادق نیشاپوری۔ فصول بقراط نامی کتاب کافی مشہور ہے اور طبی دنیا میں

Marfat.com

ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب مشہور حکیم بقراط (قبل مسیح ۳۵۷) کی طرف منسوب ہے۔ اس کتاب کی شرح پر متعدد علماء طب نے محنت کی ہے، اس کتاب میں سات مقالے ہیں اور ہر مقالے میں متعدد فصلیں ہیں، اور ہر فصل میں ایک بیماری اس کے آثار و علامات کا بیان ہے، پھر اس کی دواؤں اور ان کے خواص کی تفصیل ہے۔ بعض علماء کا بیان ہے کہ اس چھوٹے سے رسالہ میں حکیم بقراط کی تمام تصانیف کا نچوڑ آ گیا ہے۔ اور علم طب کا کوئی اصولی مسئلہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ اس کتاب کی شرح لکھنے والوں میں ابو القاسم عبد الرحمٰن بن احمد بن ابی صادق نیشاپوری (م ۴۷۰ھ) بھی ہیں جو علوم طب میں مہارت تام رکھتے تھے۔ اور جالینوس کی کتابوں کے شائق تھے۔ اسرار و حکم کی جستجو ان کی فطرت میں داخل تھی۔ فصیح البیان اور بلیغ الکلام مانے جاتے تھے۔ یہ مضمون کا بیان ہے کہ ابن ابی صادق شیخ الرئیس بو علی سینا کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ بلکہ ان سے باضابطہ درس لیا ہے۔ اس طرح یہ شیخ کے تلامذہ میں تھے۔

فن طب میں انھوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں ایک کتاب شرح فصول بقراط بھی ہے۔ یہ کتاب سات مقالوں پر مشتمل ہے۔ ہر مقالہ میں بیس پچیس فصلیں ہیں، اور ہر فصل میں الگ الگ بیماریوں اور ان کی دواؤں کا بیان ہے۔ اس طرح پورے طبی مسائل اس میں آ گئے ہیں۔

شارح اپنے زمانے میں بقراط ثانی کے نام سے مشہور تھے۔ اس قلمی نسخہ پر سنہ کتابت ۷۷۰ھ درج ہے۔ ضخامت (۱۱۲) اوراق یعنی ۲۲۴ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۵ سطریں ہیں۔ حالات کیلئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء۔ شارح نے اسّی سال سے زیادہ عمر پائی۔

الذخیرۃ فی المعالجات — یہ کتاب مشہور طبیب ثابت بن قرہ حرانی (م ۲۸۸ھ) کی تصنیف ہے۔ طبقات الاطباء کے مصنف نے لکھا ہے کہ اپنے زمانہ میں علم طب میں یہ اپنا کوئی مماثل نہیں رکھتے تھے۔ ابتداء میں صرافی کا کام کرتے تھے۔ پھر علم کا شوق دامنگیر ہوا، تو صرافی چھوڑ کر پڑھنے لگے۔ اور اپنے وقت کے بڑے طبیب ہو گئے۔ اور ان کی کافی شہرت ہوئی۔ یہ پیدا حران میں ہوئے۔ ان کا سنہ پیدائش ۲۲۱ھ ہے۔ مگر پھر یہ بغداد منتقل ہو گئے۔ وہیں رہ کر یہ حکمت اور فلسفہ اور علم طب میں کمال حاصل کیا۔ اور مختلف فنون میں بہت ساری کتابیں لکھی۔ منطق، ریاضی، علم نجوم، ہیئت وغیرہ سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ کئی زبانیں جانتے تھے اور ان زبانوں سے عربی میں ترجمہ کا ملکہ تامہ رکھتے تھے، سریانی زبان سے خصوصی شغف تھا۔

انھوں نے علم طب کے مختلف موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی ایک کتاب کا نام "الذخیرہ فی علم الطب" ہے۔ زیر بحث کتاب اس کا قلمی نسخہ ہے۔ مورخین لکھتے ہیں "عالم، حکیم، طبیب، بارع فی الطب

Marfat.com

والفلسفہ، والّف فی انواع من العلم، کالمنطق والحساب، والھندسة، والتنجیم والھیئة، من تصانیفہ الکثیرة الذخیرة فی علم الطب" (معجم المؤلفین ص ۲۱۱ ج ۳)

صاحب طبقات الاطباء نے لکھا ہے "لم یکن فی زمن ثابت من یماثلہ فی صناعة الطب ولا فی غیرہ وله تصانیف مشہورة بالجودة (عیون الانباء)

یہ کتاب ہمارے کتب خانہ دارالعلوم میں "الذخیرہ فی المعالجات" کے نام سے درج رجسٹر ہے۔ اس کتاب میں اکتیس ۳۱ مقالات ہیں۔ علم طب سے متعلق تمام ضروری چیزوں کو اس نے اپنے ان مقالات میں جمع کر دینے کی سعی کی ہے۔ ان مقالات میں تمام انسانی امراض اور ان کے علاج کا تذکرہ آگیا ہے۔ یہ نسخہ ۱۱۸۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔ اور ضخامت ۲۰۴ صفحات ہیں۔ کاتب کا نام میر حسن ہے۔

کتاب المنصوری — کتاب المنصوری کا یہ قلمی نسخہ مشہور طبیب ابوبکر محمد زکریا رازی (م ۳۱۱ھ) کی تصنیف ہے۔ کتاب المنصوری انھوں نے امیر منصور بن اسحاق حاکم خراسان کے نام پر تصنیف کی ——— اس کی عبارت بہت چست اور جامع مانع ہے۔ الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔ گویا اختصار کے ساتھ معانی کے تمام پہلوؤں کو سمیٹ لینا چاہا ہے۔ پوری کتاب دس مقالات پر منقسم ہے پہلے مقالہ میں طب کے فضائل و فوائد بیان کئے گئے ہیں، اور ساتھ ہی اعضائے انسانی کی شکل و صورت بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی تحقیق کافی تفصیل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرا مقالہ مزاج انسانی کے پہچان و تعارف اور بدن کی ہیئت پر مشتمل ہے۔ اس میں اخلاط کا بھی بیان ہے کہ کس وقت کون سا خلط غالب ہوتا ہے۔ اور اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ استدلال میں بڑی جامعیت ہے تیسرا مقالہ غذاؤں اور دواؤں کی قوتوں کے بیان پر حاوی ہے چوتھا مقالہ حفظان صحت پر ہے۔ پانچواں مقالہ زینت انسانی پر ہے۔ چھٹا مقالہ مسافروں کی تدبیروں کے بیان میں ہے۔ ساتواں مقالہ پھوڑے، پھنسی اور زخموں کے سلسلہ کی دواؤں اور علاج پر مشتمل ہے۔ آٹھواں مقالہ زہریلے اثرات اور زہریلے جانوروں کے سلسلہ میں ہے۔ نواں مقالہ ان امراض پر مشتمل ہے جو اعضاء انسانی میں پیدا ہوتے رہتے ہیں سر سے لیکر قدم تک کے تمام امراض کا تذکرہ ہے۔ اور دسویں مقالہ میں بخاروں کی پہچان اور ان کے علاج کا بیان ہے۔

ان مقالات میں ہر مقالہ متعدد فصلوں میں منقسم ہے، مجموعی طور پر کتاب بڑی جامع ہے۔ یہ مخطوطہ (۲۹۶) اوراق پر پھیلا ہوا ہے۔ گویا یہ چھ سو صفحات کی اچھی خاصی کتاب ہے۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔ زیر نظر مخطوطہ ۱۰۸۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۳۱۴ ج ۱۔

Marfat.com

الطب الکلی — اس کتاب کا مصنف ایک مسیحی طبیب ہے۔ اس کا نام ابو سہل عیسیٰ بن یحیٰ الجرجانی (م ۴۰۱ھ) ہے۔ علم طب سے اس کو بڑا شغف تھا، علمی اور عملی دونوں اعتبار سے یہ طب کا ہو کر رہ گیا تھا۔ زبان پر قدرت تھی۔ عبارت سلیس اور فصیح لکھتا تھا۔ خط بھی اس کا پاکیزہ تھا۔ مصنفین کی صف میں یہ کافی شہرت رکھتا تھا۔ جرجان میں پیدا ہوا اور وہیں نشوونما کے دن گزارے۔ جب شعور بیدار ہوا تو بغداد جا کر تعلیم کی تحصیل میں مشغول ہو گیا۔ اور تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد خراسان جا کر بود و باش اختیار کر لی۔ وہاں کے سلطان کے دربار میں جگہ مل گئی۔ اور اس کا حاشیہ نشین بن گیا۔ عمر کم پائی، یعنی چالیس سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ مگر پھر بھی کئی کتابیں اچھی لکھیں۔ اور اپنے زمانے کا مشہور طبیب کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی۔ یہ بو علی سینا کا استاذ تھا۔ لیکن ابن سینا اپنے اس استاذ پر فوقیت لے گئے تھے۔ اور علم طب کی استاذ سے زیادہ خدمت کی۔

اس مسیحی مصنف کی کتابوں میں الطب الکلی نامی کتاب فن طب میں ایک عمدہ کتاب سمجھی گئی ہے۔ مصنف نے دیباچے میں لکھا ہے کہ میری خواہش ہے کہ اپنی اس کتاب میں طب سے متعلق تمام بنیادی مسائل اس طرح یکجا کر دوں کہ اس کا کوئی گوشہ تشنہ باقی نہ رہنے پائے۔ تاکہ اس علم سے دلچسپی رکھنے والے اور اس فن کے طالب تمام کلیات طب سے اچھے واقف ہو جائیں۔ اور اس فن میں انہیں پوری بصیرت حاصل ہو جائے۔ ایسی بصیرت کہ اس کی مدد سے دوسرے جزئی مسائل پر خود حاوی ہو جائیں۔ اور پیش آمدہ جزئیات کا حل کرنا ان کے لئے سہل ہو جائے۔

یہ پوری کتاب دو مقالوں پر منقسم ہے۔ پہلے مقالہ میں طب کی بنیادی چیزوں اور ان کی ضرورت و اہمیت کا بیان ہے۔ اور دوسرے مقالہ میں امراض اور ان کے علاج و معالجہ کی تفصیل ہے۔ طرز بیان بڑی حد تک عجیب اور دلنشین ہے۔ پہلے مقالے میں مصنف نے اٹھالیس ابواب قائم کئے ہیں۔ اور یہ ابواب (۷۹) اوراق یعنی ۱۵۸ صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دوسرے مقالہ کی ضخامت (۱۷۱) اوراق ہیں یعنی ۳۴۲ صفحات میں یہ مقالہ پھیلا ہوا ہے۔ اس مقالہ میں امراض اور ان امراض کی دواؤں کا بیان ہے۔ ہر ہر مرض کو الگ الگ کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے انسانی کی تفصیل الگ الگ دی ہے کہ ان میں کیا کیا بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور ان کا علاج کن دواؤں سے کیا جائیگا۔ الطب الکلی کا یہ قلمی نسخہ ۸۰۱ھ کا کتابت شدہ ہے۔ کتابت اچھی ہے۔ ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ج ۵ ص ۲۹۱۔ مصنف کی موت ۴۰۱ھ میں واقع ہوئی۔

المعالجات البقراطیہ — علم طب کا یہ مخطوطہ ابو الحسن احمد بن محمد الطبری (م ۳۶۶ھ) کا تالیف کردہ ہے۔ مصنف طبرستان کے رہنے والے تھے۔ بلند پایہ عالم و فاضل تھے۔ علم طب سے بڑا لگاؤ تھا۔ اور اس فن میں مہارت

Marfat.com

رکھتے تھے۔ امیر رکن الدولہ کے طبیب خاص تھے۔ ان کی اس کتاب المعالجات البقراطیہ کے متعلق طبقات الاطباء میں لکھا ہے "وھو من اجل الکتب وانفعھا" یعنی طب کی کتابوں میں ممتاز کتاب ہے۔ اور بہت نفع بخش ہے۔ اس کتاب میں امراض اور ان کے علاج کا ذکر بڑی جامعیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج ۱ ص ۳۲۱۔ الاعلام ج ۲ ص ۱۱۷۔ پوری کتاب دس مقالات پر مشتمل ہے۔ ہر مقالہ میں متعدد فصلیں ہیں۔ اور ہر فصل میں کسی نہ کسی بیماری اور اس کے علاج کا ذکر ہے۔ اس کی ضخامت ۳۰۰ اوراق ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطریں ہیں۔ کتابت غنیمت ہے۔ یہ قلمی نسخہ ۱۰۵۸ھ کا لکھا ہوا ہے۔

مجموعۂ خمسہ رسائل سمرقندیؒ — نجیب الدین محمد بن علی بن عمر السمرقندی (م ۶۱۹ھ) ایک مشہور مصنف گزرے ہیں جن کو علم طب میں بڑا دخل اور شغف تھا۔ یہ مجموعہ موصوف کا ہی تصنیف کردہ ہے۔ موصوف امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کے معاصرین میں شمار ہوتے ہیں۔ تاتاریوں کا جب ہرات پر حملہ ہوا تو اور علماء کے ساتھ یہ بھی اس فتنہ تاتار میں شہید ہو گئے۔ طبقات الاطباء میں لکھا ہے "طبیب فاضل بارع" انھوں نے مختلف فنون میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں علم طب میں بھی آپ کی بہت سی کتابیں ہیں۔ قرابادین کبیر اور قرابادین صغیر ان کی مشہور کتاب ہے، ان کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج ۲ ص ۳۱۔

یہ مجموعہ رسائل ۱۰۰ اوراق میں پھیلا ہوا ہے۔ ۱۰۴۰ھ کا کتابت شدہ ہے گویا چار سو سال پہلے اس کی کتابت ہوئی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں ہیں۔ کتابت عمدہ ہے۔ مصنف کی قرابادین کا قلمی نسخہ بھی کتب خانہ دار العلوم میں موجود ہے جس کی ضخامت (۷۹) اوراق ہیں۔ اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں۔ یہ قلمی نسخہ ۱۱۵۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔

کتاب الادویۃ المفردۃ موسوم بہ مجربات ابن البیطار — ابو محمد عبداللہ بن احمد المالقی النباتی (م ۶۴۶ھ) کی کتاب الادویۃ المفردۃ بڑی اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب ہمارے کتب خانہ میں مجربات ابن البیطار کے نام سے درج رجسٹر ہے۔ مصنف ابن البیطار کے نام سے علمی دنیا میں شہرت رکھتے تھے۔ مؤرخین ان کو امام النباتیین کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ مالقہ ایک شہر کا نام ہے، جہاں یہ پیدا ہوئے، اور جہاں ان کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ ان کو مالقی وطن کی ہی نسبت کی وجہ سے لکھا جاتا ہے۔ اور نباتی اس لئے لکھتے ہیں کہ نباتات کے بہت بڑے عالم اور طبیب گزرے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تحقیق و تفتیش اور ان کے تجربہ و مشاہدہ کا ایسا شوق تھا کہ وہ کبھی چین سے بیٹھنا نہیں جانتے تھے، بلاد روم اور دوسرے ممالک کا چکر لگایا کرتے جس کا مقصد ایک ہی تھا کہ جڑی بوٹیوں کا علم رکھنے والوں سے ملاقات ہو۔ ان کے تجربات و مشاہدات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ان کے ذریعہ نباتات کے فوائد معلوم کئے جائیں۔ ان کو یہ بھی معلوم کرنے کا شوق

Marfat.com

تھا کہ کونسی جڑی بوٹی کس موسم میں لگائی جائے۔ اور اس موسم کے اس پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پھر کون سی جڑی بوٹی کہاں اور کس ملک میں پائی جاتی ہے۔ اور سب کے کیا خواص ہیں۔

چنانچہ دوران سفر میں ایسے تمام لوگوں سے ملے جو جڑی بوٹیوں کا تجربہ اور علم رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے ساتھ اچھا خاصا وقت گزارا۔ تاکہ ان کے تجربات سے پورا فائدہ حاصل ہو سکے۔ بلکہ خود جڑی بوٹیوں کے ہونے، اگنے کو بھی دیکھا کرتے تھے۔ اور ان کی ماہیتوں کی تحقیق میں کافی وقت صرف کیا کرتے تھے۔

ابن البیطار المالقی ان منزلوں سے گزرنے کے بعد اپنے دور میں فن نباتات کے امام بن گئے تھے، اور علم النباتات کے سب سے بڑے عالم کی حیثیت سے شہرت حاصل کر لی تھی۔ یہ اپنی خوش اخلاقی اور ملنساری میں بھی کافی مشہور تھے۔ جو ان سے ملتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا، عوام و خواص ان کے مکارم اخلاق اور جود و کرم کے کافی مداح تھے، دمشق سے باہر انھوں نے نباتات کا ایک باغ لگا رکھا تھا، جہاں نباتات کی پرورش کیا کرتے تھے

علم طب میں انھوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں کتاب الادویۃ المفردۃ کو خاص مقام حاصل ہے۔ اس قلمی کتاب میں مصنف نے اپنی پوری صلاحیت صرف کی ہے۔ اس کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ مفرد دواؤں، ان کے فوائد و خواص سے ہر طبیب کے لئے واقف ہونا ضروری ہے۔ نیز لکھا ہے کہ دوا ایک جنس ہے جس کی تین نوعیں ہیں۔ حیوانات، معدنیات اور نباتات۔ اس کتاب میں ان تینوں انواع سے بحث کی گئی ہے۔ زیر نظر قلمی نسخہ کی ضخامت (۱۳۲) صفحات ہیں، ہر صفحہ میں ۲۷ سطریں ہیں۔ کتابت اچھی ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۳۱ھ کا کتابت شدہ ہے۔ ان کی وفات دمشق میں ۱۲۴۸ء میں ہوئی، مصنف عرصہ تک مصر کے دربار شاہی کا طبیب بھی رہا ہے۔ سلطان ملک الکامل ان کا بڑا قدردان تھا۔ پہلے اس کے پاس تھے۔ اس کے انتقال کے بعد قاہرہ آگئے تھے، اور نجم الدین ایوب کے طبیب خاص بن گئے تھے۔ طبقات الاطباء میں ان کا نام اس طرح لکھا ہے " الحکیم الاجل العالم ابو محمد عبد الرحمن بن احمد المالقی النباتی یعرف بابن البیطار، اوحد زمانہ وعلامۃ وقتہ فی معرفۃ النبات وتحقیقہ"۔ حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص ۱۳۳/ج ۲ اور اعلام ص ۱۹۲/ج ۴

شرح فصول بقراط جالینوس — فصول بقراط کی ایک تیسری شرح جالینوس کی طرف منسوب ہے۔ اس شرح کا قلمی نسخہ بھی کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں پایا جاتا ہے۔ طبی دنیا میں بقراط کے بعد جالینوس ہی کا نام آتا ہے۔ جالینوس کی پیدائش ۹۵ء کی ہے۔ مورخین لکھتے ہیں کہ فن طب میں کوئی اس کے برابر نہیں گزرا ہے۔ اس نے اس فن میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اور اس فن کے حقائق اور اسرار بیان کئے ہیں۔ ان کا جملہ ہے " ولم یجیٔ بعدہ من الاطباء من ہو دونہ منزلۃ ومتعلم منہ" اس کی کل عمر ۸۷ سال تھی۔ جس میں ۱۷ سال ان کے بچپن اور پڑھنے میں گزرے، اور پورے ستر سال انھوں نے

Marfat.com

بحیثیت معلم اور مصنف کے گزارا۔ ان کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانبار فی طبقات الاطباء ج۱ ص۱۰۹۔

تحریم الدفن جالینوس — ایک مختصر قلمی رسالہ "تحریم الدفن" کے نام سے ہے، اور یہ بھی جالینوس (المتولد ۱۹۵ء) کی طرف منسوب ہے۔ دیباچہ میں مصنف لکھتا ہے کہ میں نے اپنے اس رسالہ کو چار مقالوں میں مرتب کیا ہے۔ پہلے مقالہ میں ان مریضوں کا تذکرہ ہے جن کو بے ہوشی کی وجہ سے مردہ سمجھ کر دفن کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔ ان کی حقیقی موت نہیں ہوتی۔ دوسرے مقالہ میں ایسے مریضوں کا ذکر ہے جن کو وجع القلب کی وجہ سے قرار دیدیا جاتا ہے حالانکہ ان پر بھی حقیقی موت طاری نہیں ہوتی۔ تیسرے مقالہ میں ان لوگوں کا بیان ہے جن پر زیادہ غم یا زیادہ خوشی کی وجہ سے موت کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، حالانکہ وہ بھی مردہ نہیں ہوتے۔ چوتھے مقالہ میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے، جن پر زہریلی دواؤں کے استعمال کی وجہ سے موت کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور عوام و خواص اسے مردہ قرار دیتے ہیں، حالانکہ حقیقتاً وہ مردہ نہیں ہوتے۔

ان چاروں بیماریوں کی تفصیل اور ان کا علاج بتایا گیا ہے۔ یہ رسالہ صرف بارہ[۱۲] صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ہر صفحہ میں ۱۸ سطریں ہیں۔ ۱۱۶۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔ جالینوس کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانبار فی طبقات الاطباء ج۱ ص۱۰۹۔

●●

Marfat.com

جناب کاظم علی خاں
(لکھنؤ)

کتب خانہ ناصریہ لکھنؤ کے چند اہم طبّی مخطوطات

لکھنؤ کے دیارِ علم و دانش میں ایسے کئی کتب خانے موجود ہیں جہاں فنِ طب کے بہت سے قدیم مخطوطات ملتے ہیں۔ محلّہ کھجوا لکھنؤ میں واقع کتب خانۂ ناصریہ بھی ایک ایسا علمی مخزن ہے جس میں مختلف علوم و فنونِ اسلامیہ کی دس ہزار قدیم و نادر قلمی اور مطبوعہ کتابوں کا گراں قدر علمی سرمایہ دور دور سے آنے والے دانشوروں کو دعوتِ مطالعہ دیتا رہتا ہے۔ کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ میں مخطوطاتِ طب کا بھی ایک ایسا ذخیرہ محفوظ ہے جو اس علمی محفل میں شریک ہونے والے دانشوروں کے لیے دلچسپی کی شے ثابت ہو سکتا ہے۔ یہاں فارسی، عربی اور اردو کے کم و بیش تین درجن قدیم مخطوطاتِ طب اہلِ علم کو دعوتِ تحقیق دینے کے لیے موجود ہیں۔ ان میں قدیم ترین مخطوطہ سلخ محرّم ۸۸۸ھ کا مکتوبہ ہے جس کی عمر آج ۱۴۰۴ھ میں ۵۱۶ سال ہو چکی ہے۔

کتب خانہ ناصریہ لکھنؤ کی داغ بیل ناصر الملّت مولانا سیّد ناصر حسین صاحب قبلہ کے حقیقی دادا مولانا مفتی سیّد محمد قلی خاں صاحب (متوفیٰ ۱۲۶۰ھ) صاحب نے ۱۲۶۰ھ سے قبل اپنی زندگی ہی میں ڈالی تھی۔ مفتی محمد قلی خاں صاحب کے فرزند علامہ سید حامد حسین صاحب (متوفیٰ ۱۳۰۶ھ) نے بھی اس کتب خانے کے علمی ذخیرے میں قابلِ قدر اضافے فرمائے تھے۔ علامہ حامد حسین صاحب کے فرزند ناصر الملت مولانا سیّد ناصر حسین صاحب قبلہ (متوفیٰ ۱۳۶۱ھ) جن کے نامِ نامی سے کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ کو موسوم ہونے کا شرف حاصل ہے اپنے بزرگوں کے وہ "فخرِ اسلاف" خلف تھے جو اپنے بزرگوں کے جمع کیے ہوئے اس علمی ذخیرے کو ایک نادر الوجود کتب خانے کا پیکر دینے میں

Marfat.com

کامیاب ہوئے۔ ناصر الملت کے بعد اُن کے فرزند سعید الملت مولانا محمد سعید صاحب قبلہ (متوفی ۱۹۶۷ء) نے اس کتب خانے کی توسیع و ترقی میں اہم خدمات سر انجام دیں۔ اب ۱۹۶۷ء سے کتب خانہ ناصریہ لکھنؤ کی تعمیر و توسیع کی ذمہ داری کا بار سعید الملت مرحوم کے فرزند روح الملت مولانا سید علی ناصر صاحب کے شانوں پر آگیا ہے اور سعید الملت کے سگے بھانجے مولانا سید مظفر حسین صاحب طاہر جرولی اس کام میں روح الملت کو اپنا پورا تعاون دے رہے ہیں۔

ہم نے اپنے مقالے کو سر دست کتب خانے کے رجسٹر میں مندرج مخطوطاتِ طب تک ہی محدود رکھا ہے اور مطبوعاتِ طب پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔ مقالے کے آخر میں ہم نے کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ کے غیر اہم مخطوطاتِ طب کا صرف نشان دہی کردی ہے اور فقط اہم مخطوطات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ مقالے میں ہم نے ہر مخطوطے کے عنوان کے بعد قوسین ( ) میں وہ نمبر بھی لکھ دیا ہے جس کے ماتحت وہ قلمی نسخہ کتب خانے کے مخطوطات کے رجسٹر میں درج ملتا ہے۔

۱۔ باز نامہ (۱) [مخطوطے پر اوراق کے نمبر سیاہ روشنائی کے علاوہ پنسل سے بھی درج ہیں اور ہم نے مقالے میں پنسل سے مندرج نمبروں کے حوالے دیئے ہیں]۔

رجسٹر میں اس فارسی مخطوطے کا اندراج بہ عنوانِ "باز نامہ" ملتا ہے مگر پشتِ ورق ۱۵ کی عبارت سے انکشاف ہوتا ہے کہ کتاب کا نام "شکاریۂ ایلخانی" ہے۔ مخطوطے میں شکاری پرندوں اور درندوں کے خواص، اُن کے اعضا و جوارح اور اُن کے متعدد امراض و ادویات کا بیان ہے۔ ورق ۱۱ پر مصنف نے اپنے مآخذ کے حوالے دیے ہیں اور آگے اپنے مصادر کا اجمالی تعارف بھی کرایا ہے۔ نسخہ خاصا قدیم ہے اور عجب نہیں کہ یہ غیر مطبوعہ بھی ہو۔

یہ قدرے کرم خوردہ اور مجلد مخطوطہ فارسی زبان میں ہے۔ اس کی ضخامت بیاسی (۸۲) اوراق ہے، جلد کی ناپ "۱۰×"۶ (انچ) اور حوض کی ناپ "۷×"۴ ہے۔ مسطر کہیں ۱۱ سطری ہے اور کہیں ۱۲ سطری ہے۔ نسخہ خوش خط نستعلیق میں سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ کہیں کہیں شنگرفی روشنائی سے عنوانات اور خاتمے کی عبارت مرقوم ہیں۔ سر ورق پر مہریں بھی ثبت ہیں اور دستخط بھی ہیں۔ سرورق پر ۱۱۹۲ھ، ۱۱۹۸ھ اور ۱۲۳۱ھ کے سنین مرقوم ملتے ہیں۔ سارے شواہد سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ ۱۱۹۲ھ سے قبل تحریر ہوا ہوگا۔

Marfat.com

رجسٹر کتب خانہ اور مخطوطے کے سرِ ورق پر مصنف کا نام موجود نہیں لیکن ورق ۱۹ کی پشت نیز ورق ۱۰ کے مندرجات سے انکشاف ہوتا ہے کہ اس مخطوطے کے مصنف کا نام علی بن منصور الحلوائی ہے اور مصنف کے عہدِ شباب میں طغان [؟ طغان] تیمور خان حکمران تھا۔ قاموس المشاہیر (جلد دوم بدایون طبع ۱۹۲۶ء ص ۴۵) سے پتا چلتا ہے کہ طغان تیمور خان ایرانی بادشاہوں کے اخلاف میں جرجان کا حاکم تھا اور ۱۶ ذی قعدہ ۷۵۴ھ [مطابق دسمبر ۱۳۵۲ء] کو وہ قتل ہوا تھا۔ دیباچے میں حمد، نعت اور منقبت میں مصنف کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف علی بن منصور الحلوائی شیعہ اثنا عشری عقیدے کا پیرو تھا۔

۲۔ رسالۂ راحۃ الارواح و شفاء الاشباح (۱۲): یہ مجلّد مگر ناقص الاول فارسی مخطوطہ اوسط درجے کے خط میں سیاہ روشنائی سے تحریر ہوا ہے۔ جلد کی ناپ "½۸ x "۵ ہے اور حاشیہ کی ناپ "۳ x "۶ ہے۔ تعداد اوراق ۲۷ ہے۔ ترقیمہ نہ ہونے کے باعث مصنف، کاتب یا سنہ کتابت نامعلوم ہے۔ نسخے کے غیر مطبوعہ ہونے کا امکان ہے۔

مخطوطے کے جو اوراق دستیاب ہیں اُن میں سے پہلے ورق پر مندرج عربی عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ کسی محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں لکھا گیا تھا۔ اب اس مخطوطے کو کس محمد شاہ کے عہد کا مانا جائے یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔

ابتدائی اوراق میں مصنف کے بیانات سے پتا چلتا ہے کہ یہ علم طب کے سلسلے میں ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مختلف امراض اور ان کی دواؤں کا بیان ہے۔ کتاب بہ تفصیل ذیل دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ امور طبیعی، غیر طبیعی اور امور خارج از طبیعت کے بیان میں ہے۔ دوسرے مقالے میں تشریح اعضا ہے۔ تیسرے مقالے کا موضوع صحت ہے۔ چوتھے مقالے میں اقسام مرض پر گفتگو کی گئی ہے۔ پانچواں مقالہ نفس کے بیان میں ہے۔ چھٹے مقالے میں امراض سر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتویں مقالے میں سینے سے زیرِ ناف تک کے امراض کا بیان ہے۔ آٹھواں مقالہ بقیہ اعضا کے بیان میں ہے۔ نویں مقالے میں مفردات ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ دسواں مقالہ مرکبات کے بیان پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۳۔ رسالۂ طب (۱۳): یہ مجلّد فارسی نسخہ چھبیس (۲۶) اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کی جلد کی ناپ ۷" × ۴½" ہے اور حوض کی ناپ ۴½" × ۳" ہے۔ اوسط درجے کے خط میں یہ سیاہ روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ فصلوں کے عنوان اور سرخیاں شنگرفی روشنائی میں ہیں۔ پشتِ ورقِ آخر سے اس کے مصنف و کاتب کا نام شمس الدین بن حسن بن شمس اللہ عاشق معلوم ہوتا ہے۔ مزید یہ انکشاف بھی ہوتا ہے کہ اس مخطوطے کی کتابت سلخ محرم ۸۸۸ھ کو مکمل ہوئی تھی۔

مخطوطے پر مولانا حامد حسین (متوفی ۱۳۰۶ھ) کی مہر ثبت ہے۔ بعض اندراجات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ قدیم قلمی نسخہ زتف میر حسن علی صاحب سے کتب خانۂ ناصریہ کو منتقل ہوا تھا۔ اس مخطوطے کا غیر مطبوعہ ہونا خارج از امکان نہیں۔ اس میں بعض مفردات و مرکبات کے خواص و فوائد ماحال کتب معتبرہ سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے جن میں غلّے، گوشت، مچھلی، دودھ، انڈے اور پھلوں کے خواص و فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۴۔ سفینہ بخواص الدوّاب والطیور و دیگر مطالب (۱۴): اٹھارہ اوراق پر مشتمل یہ قدیم کرم خوردہ مجلّد مخطوطہ عربی زبان میں ہے۔ یہ خطِ نسخ میں سیاہ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔ عنوانات شنگرفی روشنائی میں ہیں۔ اس کی جلد کی ۹" × ۴½" ہے۔ اس میں ترقیمہ موجود نہیں۔ سنہ کتابت نامعلوم ہے۔ ورق اٹھارہ تک نثری متن ہے ورق ۱۹ سے عربی اشعار شروع ہوتے ہیں جن کی پیشانی پر شنگرفی روشنائی سے "للحامری عفی عنہ" درج ہے۔

مخطوطے کی شکل بیاض جیسی ہے۔ اس میں چوپاؤں اور پرندوں کے خواص کا ذکر ہے اور ان کے اعضائے جسم سے تیار ہونے والی دواؤں کا بیان ہے۔ احتمال ہے کہ نسخہ شاید غیر مطبوعہ ہے۔

جلد میں بعض دوسرے موضوعات پر بھی کچھ اجزا موجود ہیں جن میں پتھروں کے خواص اور ان سے بننے والی بعض دواؤں کا بھی ذکر شامل ہے۔

۵۔ رسالۂ حدود الامراض (۱۰): عربی زبان کا یہ کرم خوردہ مجلّد رسالہ نستعلیق خط میں سیاہ روشنائی سے تحریر ہوا ہے مگر ذیلی عنوانات شنگرفی روشنائی سے مرقوم ہیں۔ جلد کی ناپ ۸" × ۵" نیز حوض کی ناپ ۵½" × ۳" ہے۔ مسطر ۱۲ سطری ہے۔ اوراق کی تعداد ۴۰ ہے۔

Marfat.com

اس قلمی کتاب کے کسی مطبوعہ نسخے کا پتا نہ چل سکا۔ حقائق اسرار الطب کے نام سے یہ رسالہ خدابخش، آصفیہ، رضا، صیانۃ اللہ اور مڈیکل میں بھی موجود ہے۔

مخطوطے کے ورق ۴۷ پر ترقیمہ ہے جس سے اس نسخے کا مندرجہ ذیل مکمل نام معلوم ہوتا ہے۔

"حدود الامراض سنجری مسمیٰ بحقائق اسرار الطب"

ترقیمے سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ یہ قلمی نسخہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۲۳۱ھ کو بمقام میرٹھ بہ خطِ کرم علی بن مہر علی تمام ہوا تھا۔ خاتمے پر سیاہ روشنائی کی مہر میں ہدایت علی کا نام ہے اور ۱۲۳۱ھ کا اندراج بھی واضح ہے۔ سرورق کے اندراج سے یہ اطلاع ملتی ہے کہ یہ مخطوطہ شعبان ۱۲۵۰ھ میں ذوالفقار علی مہدی پسر ہدایت علی کی معرفت خریدا گیا تھا۔

پشتِ سرورق کی عبارت بتاتی ہے کہ یہ رسالہ مسعود بن محمد السنجری کی تصنیف ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ وہ حکیم ہے اور وہ مولانا قاسم بن عراق بن جعفر کے ساتھ زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکا ہے۔ اس نے مولانا قاسم سے کافی استفادہ بھی کیا ہے اسی لئے مصنف نے اس کتاب کو مولانا قاسم کے نام معنون کیا ہے۔ قاموس المشاہیر (جلد اوّل طبع ۱۹۲۴ء ص ۳۶) میں نجم الدین ابوالقاسم جعفر بن مودود ساکن حلہ (عراق) متوفی ۶۷۶ھ کا بھی ذکر ملتا ہے جو ابوالقاسم الحلی کے نام سے مشہور تھے۔ ضعیف سا احتمال ہوتا ہے کہ مصنف نے جن مولانا قاسم کے نام یہ قلمی کتاب معنون کی ہے کہیں وہ مشہور شیعہ عالم ابوالقاسم الحلی ہی نہ ہوں۔ اس قیاس کی تصدیق مزید تحقیق ہی سے ہو سکے گی۔

طب سے متعلق یہ رسالہ تین فنون پر مشتمل ہے اور اس میں امراض، ادویہ اور طبی اصطلاحوں کا بیان ہے۔

۶۔ کتاب طب از قطب الدین (۲۱): فارسی زبان میں یہ مجلد مخطوطہ خاصا ضخیم اور قدیم ہے۔ اوراق کے نمبر مخطوطے پر درج نہیں ہیں۔ رکابوں کا پرانا طریقہ موجود ہے۔ جلد کی ناپ ½۷ × ½۵ ہے۔ حوض کی ناپ "۶ × "۳ نیز مسطر ۱۳ سطری ہے۔ یہ اوسط نستعلیق خط میں ہے۔ متن کی روشنائی سیاہ ہے مگر عنوانات وغیرہ شنگرفی روشنائی میں ہیں۔ ورقِ آخر کی پشت پر مخطوطے کی تاریخ تکمیل ۱۰ محرم رجب ۱۲۰۲ھ مرقوم ہے۔ فہرست کتب خانہ میں ۱۲۱۲ھ غلط درج ہوا ہے۔ کتاب علمِ طب کی تعریف، قواعدِ طب اور امراض و ادویہ وغیرہ کے بیان میں ہے۔ کتاب کے کسی مطبوعہ نسخے کا پتا نہ چل سکا۔

Marfat.com

۷ مسئلہ استنشاق الہواء: رجسٹر کتب خانہ میں یہ مخطوطہ درج نہیں ہو سکا ہے۔ یہ قدیم کرم خوردہ اور مجلد مخطوطہ عربی زبان میں ہے۔ یہ سیاہ روشنائی میں ہے اور اس کا خط نستعلیق مائل بہ شکست ہے۔ اس کی جلد "½ ۹ × "½ ۶ ہے، حوض "½ ۷ × "½ ۴ نیز مسطر ۲۲ سطری ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۳۵ ہے۔

پشتِ ورق ۹ کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سالِ تالیف ۱۲۴۸ھ ہے اور اس کے مؤلف کا نام شیخ علی ہے۔ نظر بظاہر مخطوطے کی جزبندی اور جلد سازی میں اوراق کی ترتیب درست نہیں رہی ہے۔ اوراق کے نمبر اصل کاتب نے نہیں لکھے ہیں کسی نے بعد کو پنسل سے لکھے ہیں۔ کاتب رکابوں کے پرانے طریقے پر کاربند ملتا ہے۔ اس جلد میں زیرِ بحث موضوع کے علاوہ چند اوراق ایک رسالے کی شکل میں الگ سے شامل ہیں۔ جن میں عنب الثعلب [INAB-US-SAALAB] کے سلسلے میں گفتگو ہے۔

اس مخطوطے میں ہوا اور اس کو ناک میں کھینچنے کے متعلق گفتگو ہے۔ نیز ہواؤں کے متعلق بھی کافی معلومات ہیں۔ اس میں ہواؤں کی آلودگی کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ہوا کی آلودگی سے پیدا ہونے والے امراض و علاج کا بھی بیان ہے۔

۸ رسالہ چوب چینی وغیرہ از تقی محمد یزدی بن کاشف الدین (۹): زبان = فارسی مجلد قدرے کرم خوردہ۔ جلد = "۱۲ × "۸۔ حوض = "۹ × "۵۔ مسطر = ۱۹ سطری۔ خوشخط کتابت۔ سیاہ روشنائی۔ کہیں کہیں شنگرفی روشنائی سے اقتباسات وغیرہ شاہ عباس صفوی کے عہد کی تصنیف۔ شاہ عباس صفوی کا دورِ حیات یکم رمضان ۹۷۸ھ سے ۲۴ رجمادی الاول ۱۰۳۸ھ تک کی درمیانی مدت کو محیط تھا [بحوالہ قاموس المشاہیر جلد دوم ص ۵۵]

۹ رسالہ در ادویۂ مفردہ (۱۱): زبان = فارسی۔ مجلد اور بہت زیادہ کرم خوردہ۔ جلد "۱۲ × "۸۔ حوض = "۹ × "½ ۴۔ مسطر = ۲۰ سطری۔ تعداد اوراق = ۱۰۔ ترقیمہ ندارد۔ مصنف، کاتب و سنہ کتابت نامعلوم

۱۰ علاج الامراض (۳۰): [جلد پر نمبر ۳ مندرج ہے مگر رجسٹر کتب خانہ میں اندراج نہیں]۔ زبان = فارسی۔ تالیف حکیم شریف خان دہلوی۔ مجلد و قدیم خط نستعلیق۔ متن کی روشنائی

Marfat.com

سیاہ۔ عنوانات کی روشنائی شنگرفی۔ جلد = "۱۳ × "۹۔ حوض "۹ × "۴½ ۵۔ مسطر = ۲۱ سطری اور پر بجروں کا اندراج ہے۔ تعداد اوراق = ۳۰۲۔ پشت ورق ۳۰۲ پر ترقیمہ موجود ہے جس سے انکشاف ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ جمعہ ۱۴ رجب ۱۲۴۵ھ کو مکمل ہوا تھا۔ اس کے مؤلف حکیم شریف خاں دہلوی کا سال وفات ۱۲۴۱ھ ہے۔ [بہ حوالہ قاموس المشاہیر جلد دوم ص ۱۹] لہٰذا یہ نسخہ اپنے مؤلف کی وفات کے ۴ سال بعد کا مکتوبہ ہے۔ کتاب چوں کہ چھپی ہوئی مل جاتی ہے لہٰذا مخطوطہ زیادہ اہم نہیں۔

اس کتب خانے میں متعدد ایسے نادر و قدیم مخطوطات موجود ہیں جو دنیا کے کسی دوسرے کتب خانے میں مشکل ہی سے ملیں گے۔ ان نوادر میں ابوجعفر بن حبیب بغدادی (متوفی ۲۴۵ھ) کی کتاب "المنمق" کا وہ قلمی نسخہ بھی شامل ہے جس کی کتابت وفاتِ مصنف سے بارہ سال قبل ۲۳۳ھ میں ہوئی تھی اور آج ۱۴۰۴ھ میں اس مخطوطے کی عمر ۱۱۷۱ سال ہو چکی ہے۔ تیسری صدی ہجری کی طرح کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ میں چھٹی، ساتویں، آٹھویں، نویں، دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری کے مخطوطات کی تعداد بھی قابلِ لحاظ ہے۔

اس کتب خانے میں متعدد ایسی کتابیں بھی ملیں گی جن پر سلاطینِ سابق کی مہریں ثبت ہیں۔ ان حکمرانوں میں شاہ جہاں، اورنگ زیب، امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

اس کتب خانے کے نوادر میں بعض قدیم مطلّا و مذہب مخطوطات بھی شامل ہیں جو میناکاری کی صنعت کا قابلِ دید نمونہ ہیں۔

اس علمی مخزن میں بہت سی ایسی قلمی کتابیں بھی ہیں جن کی تصحیح بعض مشہور عالموں نے کی ہے۔

یہاں متعدد ایسی کتابیں بھی موجود ہیں جن پر بعض مشہور عالموں کے قلم کے اندراجات یا حاشیے وغیرہ ملتے ہیں۔

اس کتب خانے میں ایسے قلمی کتابیں بھی ملتی ہیں جو نسخۂ مصنف سے نقل ہوئی ہیں۔

کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ کے مختصات میں وہ مخطوطات بھی شامل ہیں جو خود مصنف کے تصحیح کردہ نسخے سے منقول ہیں۔

یہاں ایسے مخطوطات بھی ہیں جن پر مصنف کے قلم کی تحریریں پائی جاتی ہیں۔

کتب خانۂ ناصریہ لکھنؤ کے علمی سرمائے میں بعض ایسے قدیم و نادر مخطوطات بھی شامل ہیں جو بہ خطِ مصنف لکھے گئے ہیں۔

Marfat.com

پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی
چیئرمین شعبہ کلیات
اجمل خاں طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

جلالی کلیکشن کے چند نادر طبی مخطوطات

جلالی ضلع علی گڑھ میں میرے جدامجد حکیم سید شاہ خیرات علی ہمدانی (۱۲۲۷ھ) کا جمع کردہ قدیم طبی کتب کا ایک گرانقدر ذخیرہ موجود ہے، جس میں چند اہم مخطوطات ایسے ہیں جو ہنوز طبع نہیں ہوئے۔ ان مخطوطات کا تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ معدن تجربات :۔ یہ بزبان فارسی علم طب کی ایک جامع و مستند قرابادین ہے اور ضروریات مطب کے لحاظ سے ایک گرانقدر طبی کشکول ہے۔ یہ قدیم مستند طبی تصانیف کا ایک نادر خلاصہ اور بے نظیر لب لباب ہے۔ اس کتاب کا تعارف مصنف نے مقدمہ کتاب میں حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"اما بعد فقیر حقیر محمد مہدی بن محمد جعفر طبیب بن محمد حسن طبیب عرض میدارد کہ اکثر نسخہائے مرکبات وغیرہ از کتب معتبرہ و مجربات حکمائے قدیم وجدید متفرق بودند خواست کہ اینہا را جمع کردہ در سلک تحریر در آرد تا خلائق ازو منتفع شوند و محتاج بقرابادینات، و مرکبات بفضل ایزد کارساز صورت انتظام یافت۔ الخ

معدن تجربات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب مندرجہ ذیل مصنفین اور مصنفات سے ماخوذ ہے۔

اسمٰعیل جرجانی، بحرالجواہر، نفیسی، شیخ الرئیس، صاحب ذخیرہ صاحب مفتاح الطب، صاحب ریاض، صاحب تحفہ، میرمومن، جامع ابن بیطار، تقویم الصحۃ صاحب الفاظ، حاوی، زبدہ، جامع بحرالمنافع، صاحب مختار، عماد الدین محمود، کناش محمد زکریا، حکیم کمال الدین حسین شیرازی، قادری، حکیم محمد باقر، محمد بیگ یزدی طبیب، کامل الصناعت، قرابادین معصومی، تلمسی، غنی منی،

Marfat.com

جالینوس، تحفۃ المومنین، شفاء الاسقام، معالجات بقراطیہ وغیرہ۔

مذکورہ مصادر و مراجع کی رو سے کتاب معدن تجربات کی طبی افادیت واضح ہوجاتی ہے نیز مصنف کتاب حکیم میر محمد مہدی کی مہارت فنی اور وسعت نظری بھی آشکار ہوجاتی ہے۔

کتاب معدن تجربات دو مقالوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقالہ اوّل چار رسالوں پر مشتمل ہے

رسالہ اوّل:۔ مقدمات و تراکیب ادویہ و طریق احراق و تکلیس و مدبر کردن و مشوی نمودن و کشتن فلزات وغیرہ۔ **رسالہ دوم:۔** در تحقیقات آسامی مرکبات بترتیب حرف تہجی۔ **رسالہ سیوم:۔** در تحقیقات آسامی الفاظ کہ مصطلح اطباء است۔ **رسالہ چہارم:۔** در تدبیرات مزوریہ و ادویہ تمانیہ کثیر المنفعت۔

مقالہ دوم:۔ در مرکبات بترتیب حروف تہجی موسوم بہ مرکبات معدن۔

خاتمہ:۔ یہ تین فصول پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل:۔ در اوزان و مقادیر۔ **فصل دوم:۔** در بیان غذا ہائے کہ مصطلح اطباء است۔ **فصل سوم:۔** در ابدال و مزاج و خواص ادویہ مفردہ بترتیب حروف تہجی۔

مذکورہ فہرست کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ علم الادویہ پر یہ ایک منتخب و مستند کتاب ہے اور جملہ قرابادینی موضوعات پر حاوی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کتاب علم الادویہ پر ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

سنہ تصنیف:۔ اس کتاب کا اس کے نام معدن تجربات سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کا تاریخی نام ہے جیسا کہ مصنف نے مقدمہ میں واضح فرمایا ہے ـــــــ "برین کتاب کہ موسوم بہ معدن تجربات و استخراج اعداد سال ہم ازان میگردد" الیس، اس بناء پر اس کتاب کا سن تصنیف ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۶ء ہے۔

کاتب و تاریخ کتابت:۔ اس نسخہ کے کاتب حکیم سید نقی علی ابن سید ہادی علی ساکن قصبہ جلالی ضلع علی گڑھ ہیں جیسا کہ ان کی تحریر سے واضح ہوتا ہے جو آخر کتاب میں ہے ـــــــ

"تمت تمام شد نسخہ معدن تجربات بید العبد المذنب سید نقی علی ابن سید ہادی علی جلالوی غفرلہٗ بنا بر بہائے خاطر قبلہ و کعبہ سید تقی علی صاحب بتاریخ ۸ ادر ربیع الاوّل ۱۲۶۱ھ فقط"۔

Marfat.com

یہ نسخہ آگرہ میں نقل کیا گیا ہے جیسا کہ کاتب صاحب کے اس جملہ سے واضح ہوتا ہے ــــــ

کتاب معدن تجربات مرتبہ حکیم سید نقی علی ابن سید ہادی علی بپاس خاطر سید تقی علی برادر حقیقی ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۶ھ بمقام اکبرآباد (آگرہ) جمع کردہ صورت اتمام یافت۔

کیفیت:۔ اس کتاب کے عناوین اور ضمنی سرخیاں سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں۔ قلم جلی اور کتابت معمولی ہے۔ کتاب کرم خوردہ ہے کہیں کہیں الفاظ اور جملے کرم خوردہ ہوکر غائب ہیں صفحہ ۱۷۵ تا ۱۹۲۔ بادامی کاغذ کا جوڑ لگایا گیا ہے جس کی بنا پر ان صفحات کی عبارت ناقص ہے جسے دیگر نسخوں کی مدد سے مکمل کیا جا سکتا ہے جو ہندوستان کے دیگر کتب خانوں میں موجود ہیں۔

ضخامت:۔ یہ کتاب ۶۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کی لمبائی ۱۰ ۱/۲ انچ اور چوڑائی ۷ ۱/۲ انچ ہے۔

معدن تجربات کے دیگر نسخے:۔

۱۔ معدن تجربات کا ایک مکمل نسخہ خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ میں موجود ہے۔ یہ نسخہ دو جلدوں میں مجلد ہے۔ جلد اول ۱ تا ۲۲۴ اوراق پر اور جلد دوم ۲۲۵ تا ۴۵۲ یعنی ۲۲۸ اوراق پر یعنی کل ۴۵۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ بھی جگہ بہ جگہ کرم خوردہ ہے۔ میں نے اس نسخہ کو بنظر خود دیکھا ہے۔ اس کے کاتب رستم علی بلگرامی ہیں سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ لیکن یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ معدن تجربات کا وہ حصہ جو قرابادین سے متعلق ہے اور قرابادین معدن کے نام سے موسوم ہے کتب خانہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے یہ ۲۵۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۔ معدن تجربات کا وہ حصہ جو ادویہ مفردہ سے متعلق ہے۔ اس کا ایک نسخہ مولانا آزاد لائبریری مسلم لائبریری یونیورسٹی علی گڑھ اور دوسرا نسخہ حکیم سید ظل الرحمٰن صاحب کے پاس موجود ہے۔

حکیم محمد مہدی اکبرآبادی نے معدن تجربات کے علاوہ علم ادویہ سے متعلق دو کتابیں اور تالیف فرمائی ہیں جو بصورت مخطوطہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہیں۔

۱۔ مفردات ہندیہ (بزبان فارسی): اس کتاب میں آپ نے دواؤں کے افعال خواص بہ لحاظ حروف تہجی ترتیب دیئے ہیں اس میں بعض ایسی ہندی جڑی بوٹیوں کے افعال و خواص بھی موجود ہیں

Marfat.com

جو مفردات سے متعلق دیگر کتب میں نہیں ملا مثلاً آتالو، امل بید، ارض، امرت پھل، پچھنڈا، ردواسی، راشا، بیداسھاگن، اہیجن، سہدیوی وغیرہ۔ یہ مخطوطہ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔ شرح ادویہ ہندیہ (اسامی الادویہ): یہ رسالہ بھی فارسی زبان میں تصنیف کیا ہے اور ادویہ متعارفہ پر حاوی ہے۔ اسمیں آپ نے ادویہ کے ہندی ناموں کی وضاحت فرمائی ہے اور ان کے فارسی مترادف نام بھی درج فرمائے ہیں اور یہ ادویہ کے خواص بھی اس میں درج ہیں۔ اسامی الادویہ کی تحقیق کے سلسلہ میں یہ ایک نادر رسالہ ہے۔

معدن تجربات، مفردات ہندیہ اور شرح ادویہ ہندیہ کے مطالعہ کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ حکیم محمد مہدی نے علم الادویہ پر تحقیق عمیق کی ہے اور جملہ متقدمین کی مستند کتب کا احاطہ فرمایا ہے۔ اور علم الادویہ سے متعلق ایک نادر ذخیرہ بزبان فارسی ان کتب میں پیش کر دیا ہے۔ ان کتب کے تراجم بزبان اردو بھی ضروری ہیں تاکہ اردو داں طلباء و اطباء بھی اس نادر ذخیرۂ علم الادویہ سے فیضیاب ہو سکیں۔

حکیم محمد مہدی نے علم طب پر مجموعی حیثیت سے ایک نہایت جامع اور ضخیم کتاب بنام "مخزن اسرار اطباء" بزبان فارسی تالیف فرمائی ہے جو علم طب کے مختلف شعبوں کلیات و معالجات وغیرہ پر مشتمل ہے اس کتاب میں بھی آپ نے جملہ متقدمین کی کتب سے استفادہ فرمایا ہے۔ کتاب کے نام سے سال ۱۱۰۲ھ اخذ کیا گیا ہے۔ اس کے نسخے آصفیہ اور خدابخش لائبریری میں موجود ہیں۔ آصفیہ کا نسخہ مکمل لیکن خدابخش کا نسخہ نامکمل ہے۔ خدابخش کے نسخے کا ہینڈ لسٹ نمبر ۵۰۰۱ اور کیٹلاگ نمبر ۱۰۰۱ ہے۔ اس پر حکیم مظفر حسین ابن مسیح الدولہ لکھنوی کی تحریر اور مہر "برا علائے دین شد مظفر حسین" ۱۲۷۷ ثبت ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۲۱ اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی بزبان اردو ضروری ہے۔

۲۔ احوال الجواہر

جواہر و فلزات پر یہ رسالہ محمد بن منصور نے بزبان فارسی تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ سلطان ابوالنصر حسن کی فرمائش پر لکھا گیا۔

منصور بن محمد کی ایک تصنیف کتاب التشریح کا ذکر ایڈورڈ جی براؤن نے اوبین میڈیسن میں کیا ہے (جس کا اردو ترجمہ حکیم سید علی احمد نیر واسطی نے طب عرب کے نام سے لکھا اور یہ ترجمہ لاہور سے ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا ہے)۔ اس کے صفحہ ۱۲۰ پر منصور بن محمد کی کتاب التشریح کا ذکر موجود ہے جو سنہ ۱۳۹۶ء میں لکھی گئی

Marfat.com

رسالہ احوال الجواہر ایک مقدمہ اور دو مقالات پر مشتمل ہے ۔

مقدمہ :۔ در مواد اجسام معدنی وکیفیت تکون ایشان وامور متعلقہ بآن ۔

باب اوّل :۔ در دُر ۔ باب دوم :۔ در یاقوت ۔ باب سوم :۔ در زمرد ۔ باب چہارم :۔ در زبرجد ۔ باب پنجم :۔ در الماس ۔ باب ششم :۔ در عین الہر ۔ باب ہفتم :۔ در لعل ۔ باب ہشتم :۔ در فیروزہ باب نہم :۔ در بازہر (زہر مہرہ) وسائر احجار شکرنہ در حیوانات ۔ باب دہم :۔ در عقیق ۔ باب یازدہم :۔ در اشباہ یاقوت باب ازدہم :۔ در جزع باب سیزدہم :۔ در مقناطیس باب چہارم :۔ در سنبادہ (سنباذج) باب پانزدہم :۔ در دہنہ باب شانزدہم :۔ در لاجورد باب ہفدہم :۔ در مرجان باب ہشدہم :۔ در یشم (یشب) باب نوزدہم :۔ در بلور باب بستم :۔ در جمست ۔

خاتمہ :۔ در احوال جواہر متفرقہ ونسبت جواہر بایکدیگر ۔

مقالہ دوم :۔ در فلزات و در دے ہفت باب است وخاتمہ

باب اوّل :۔ در طلا ۔ باب دوم :۔ در نقرہ ۔ باب سوم :۔ در مس ۔ باب چہارم :۔ در قلعی ۔ باب پنجم :۔ در اسرب ۔ باب ششم :۔ در آہن ۔ باب ہفتم :۔ در خارصینی ۔

خاتمہ :۔ در مرکب از فلزات ونسبت اشیا بایکدیگر ۔

ضخامت :۔ اوراق ۷۶ ۔ آخر چند اوراق غائب ہیں ۔ لمبائی ۱۶ انچ، چوڑائی ۴ ۱/۲ انچ قلم جلی اور عناوین سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔ حاشیہ سنہری مخطوط دیدہ زیب ہے ۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ رسالہ احوال الجواہر محمد بن منصور نے ماثر دولت عباسیہ سلطان ابونصر بہادر کی فرمائش پر لکھا ۔ سلطان ابونصر حسن بیگ معروف بہ اوزون حسن وہ سلطان تھا کہ جس نے آق قونیلو خاندان کی بنا ڈالی جس کی حکومت ۸۷۲ھ/۱۴۶۸ء تا ۸۸۲ھ/۱۴۷۵ء جاری رہی (ملاحظہ ہو لغت نامہ دہخدا فارسی) ۔

احوال الجواہر کا ایک مکمل مخطوط خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ میں موجود ہے ۔ یہ نسخہ شفاء الملک حکیم مظاہر احمد صاحب کے کتب خانہ سے حاصل کیا گیا ہے ۔ جن کی حسب ذیل تحریر اس نسخہ کے سرورق پر ہے ۔

" تالیف سید الحکماء امیر صدر الدین محمد الشیرازی الشہید ۹۰۳ھ بن میر غیاث الدین منصور الشیرازی ۔

Marfat.com

والاستاد الشہیر خاتم الحکار غوث العلار الامیر غیاث الدین منصور الشیرازی المتوفی ۹۴۸ھ کی تحریر محل النظر ہے۔ اس نسخہ کے آخر میں صفحہ ۱۸ پر تحریر ہے:

اختتام۔ کتبہ علی سبیل الاستعجال ھذا الکتاب الموسوم بجواھر یوم الخمیس سنہ خمس وتسعمائتہ ھجریہ من مصطفویہ علیہ السلام۔

اس تحریر سے واضح ہے کہ نسخہ بروز جمعرات ۹۰۵ھ میں اختتام پذیر ہوا۔

احوال الجواہر، جواہر نفیسہ وفلزات کے متعلق ایک نہایت مختصر جامع اور مفید رسالہ ہے اس میں جواہر و فلزات کے احوال وخواص اور استعمالات پر روشنی ڈالی گئی ہے مزید برآں ان کے معدن کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ علم طب و طب کیمیاوی کی رُو سے یہ رسالہ نہایت گرانقدر ہے اور علم طبقات الارض یا معادن جواہر و فلزات کے متعلق مصنف کے علم کو واضح کرتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس کا ترجمہ زبان اردو میں شائع کیا جائے تاکہ طلبار و اطبار کو اس سے فائدہ پہنچے۔

۳۔ فوائد المجربات

یہ رسالہ حکیم قاضی رحم علی صاحب ساکن بدرام تحصیل کاسگنج ضلع ایٹہ کا تالیف کردہ ہے۔ یہ رسالہ آپ نے نصرت خاں و منصور خاں بنگش کی فرمائش پر بزبان فارسی تصنیف فرمایا اور متعدد کتب معالجات سے استفادہ فرمایا۔ آپ نے متعدد مشاہیر حکمار کے مجربات حاصل فرمائے اور ذاتی تجربات کے بعد جملہ مجربات کا اور اکثر امراض کے نسخے از سرتا پا ترتیب دیے۔

اس کتاب کے دیباچہ میں حکیم قاضی رحم علی صاحب ارقام فرماتے ہیں ——— امابعد عرض میدارد کہ بندہ ہیچدان حکیم قاضی رحم علی ولد قاضی عتیق اللہ بن قاضی نصر اللہ از اولاد حضرت خواجہ جنید بغدادی متوطن قصبہ بدرام سرکار کول (علی گڑھ) مستقر الملک اکبرآباد (آگرہ) از حکمائے دہر و علمائے صاحب علم و عاقلان صاحب عقل کہ فقیر از چند سال بخدمت حکمائے شاہجہان آباد فیض اندوزی میداشت از سبب توجہ آن صاحبان چیزے دریں فن حصول نمودہ در وطن خود لبعدسی سال آمدہ اشتغال مواظبت مینمودم و اکثر موافق استعداد خود در علاج مرزمان میکوشیدم بہدران وقت از اوقات بخدمت خانصاحب بلند اقبال نجیب انفعال صاحب شجاع والا قدر معدن سخاد ظفر غمخوار

Marfat.com

[.]رد معتقدان از دل وجان خاں مہربان نصرت خاں ولد خاں صاحب دقبلہ حاتم زمانہ فتح معمور خاں بنگش [س]لمہ اللہ اتفاقیہ ملازمت نمودم ارشاد فرمود کہ چندے نسخہا ے از تجربات حکمار متقدمین ومتاخرین [د]ر دفع ہر مرض چیزے مختصر ترجمع باید نمود کہ وقت حاجت بکار آیند بموجب فرمائش آں الامنزلت [ا]یں رسالہ را حقیر از کتب ہائے حکمائے مذکور رانچہ نسخہائے مجرب دیدہ و در تجربہ بندہ آمدہ بود [ب]ازیں رسالہ بر دو باب وچند فصل مرتب ساختہ ونام ایں رسالہ فوائد المجربات نہادہ۔

فہرست فوائد المجربات۔

باب اوّل :۔ در نبض وقارورہ ۔ باب دوم :۔ در بیان امراض ایذ پچاس فصول پر مشتمل ہے۔

مذکورہ کتاب کے خاتمہ پر حسب ذیل عبارت درج ہے:۔

تمام شد کتاب فوائد المجربات من تصنیف حکیم قاضی رحم علی بتاریخ دہم ماہ رجب المرجب ۱۲۵۷ھ ہجری بروز شنبہ بمقام قصبہ اٹیر در پلٹن مہاراج کرنل جاکوب صاحب بہادر۔

مذکورہ کتاب ۵۲ اوراق پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب مطب کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ اس میں امراض بدن انسانی سے متعلق مفید ومجرب نسخہ جات مشاہیر اطبار اور ان کے مصنفات سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اور اس بنا پر ضروریات مطب کے لیے یہ ایک نہایت مفید از گراں قدر انتخاب ہے۔ یہ کتاب زبان فارسی میں ہے اگر اس کا ترجمہ زبان اردو زبان میں شائع کیا جائے تو اردو داں طلبا ر اور اطبار دونوں کے واسطے مفید ہو گی۔

آخر میں صفحہ ۵۲ تا ۹۹ اوراق پر مشاہیر اطبا ر کے تجربات مختلف امراض کے متعلق درج ہیں جن اطبا ر کے تجربات کا انتخاب حکیم قاضی رحم علی صاحب نے فرمایا ہے۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

حکیم علوی خاں ، حکیم ذکا ر اللہ خاں، حکیم میرن صاحب فیروز آباد، مولوی صادق علی، حکیم محمد اعظم، حکیم وارث علی خاں دھولپوری، حکیم منظہر علی، حکیم امام بخش اکبر آبادی۔

اس بیاض کا آخر ناقص ہے۔ اس کتاب کے سرورق پر حسب ذیل عبارت درج ہے۔

"جائزہ واقع تاریخ بست وچہارم ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ ہجری مطابق چہارم ماہ اپریل ۱۸۶۱ء" اس عبارت کے ذیل میں نوازش حسین کی مہر ۱۲۷۷ھ کی ثبت ہے، جس کے ذیل میں دستخط ہیں

Marfat.com

نوازش حسین عفی عنہ۔ خط شکستہ ہے۔ عناوین سرخ روشنائی سے اور باقی عبارت سیاہ روشنا
سے لکھی ہے۔ تقطیع حسب ذیل ہے۔

لمبائی ۸ ½ انچ ، چوڑائی ۶ انچ

چونکہ نسخہ کرم خوردہ ہے لہذا الفاظ کہیں کہیں غائب ہیں اور پڑھنے میں نہیں آتے۔

۴۔ شافی الاوجاع

یہ مخطوطہ ناقص الطرفین ہے اس بنا پر مصنف کے نام کا علم نہ ہوسکا۔ یہ معالجات پر ایک نادر نسخہ
رسالہ ہے جس میں جملہ امراض انسانی کے اسباب و علامات اور علاج نہایت اختصار کے ساتھ مختلف
خانوں میں پیش کئے گئے ہیں۔ معالجات کے بیان میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غربا اور امراء کے لئے
علاجات جداگانہ درج کئے گئے ہیں۔ حاشیہ سنہری و رنگین کاغذ سبز اور عناوین سرخ ہیں۔ تعداد اورا
۴۵ پیمائش ۱۰ × ۸ انچ

۵۔ بیاض حکیم سید شاہ خیرات علی ہمدانی

یہ ایک ضخیم قلمی بیاض ہے جو حکیم سید شاہ خیرات علی ہمدانی ہی کی تحریر کردہ ہے۔ اس میں حکمائے
متقدمین کے معمولات و مجربات کا انتخاب ہے۔ ہر صفحہ پر بعض نسخے سید صاحب کے بعض تر چھے تحریر کئے گئے ہیں۔ جملہ
نسخہ بزبان فارسی تحریر کئے گئے ہیں۔ اس بیاض پر سید شاہ خیرات علی ہمدانی الجلالوی کے دستخط مرورق
پر ہیں۔ یہ بیاض آپ کے خاندانی اطباء حکیم سید بہاء الدین حسین، حکیم سید جعفر حسین، حکیم سید زائر حسین
حکیم سید شجاع الدین حسینی (اوّل)، حکیم سید فخر الدین حسین، حکیم سید کمال الدین حسین (اوّل)، حکیم سید
ضیاء الدین حسین، حکیم سید محمد ریاض الدین حسین کے معمولات میں شامل رہی ہے اور اب آپ کے فرزند
حکیم سید محمد کمال الدین حسین اور حکیم سید محمد شجاع الدین حسین اس بیاض سے استفادہ کرتے ہیں۔

۶۔ اصول علاج

یہ رسالہ حکیم سید بہاء الدین حسین ابن حکیم سید شاہ خیرات علی ہمدانی رح کا تصنیف کردہ
بزبان فارسی ہے۔ آپ علم جفر میں بھی مہارت کامل رکھتے تھے۔ حکیم واجد علی موہانی نے کتاب مطلع العلوم و
مجمع الفنون بزبان فارسی میں آپ کی مدح فرمائی ہے۔

Marfat.com

جناب میر کرامت علی
حیدرآباد

آصفیہ کے مخطوطات

آندھرا پردیش گورنمنٹ اورینٹل مینسکرپٹس لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ سابق میں اسٹیٹ آرکائیوز آندھرا پردیش کا ایک صیغہ تھا۔ ۱۹۷۵ء میں اس صیغہ کو ایک علیحدہ نظامت میں تبدیل کر دیا گیا اور اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) کے زائد از سترہ ہزار قیمتی و نادر مخطوطات O.M.L کی تحویل میں دے دیے گئے۔

حکومت آندھرا پردیش طب یونانی پر ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ستر ہزار روپے سالانہ خرچ کرتی ہے۔

یہ سترہ ہزار مخطوطات ۴۰ فنون میں منقسم ہیں۔ ان میں طب یونانی پر زائد از ۵۰۰ مخطوطات اردو عربی و فارسی زبانوں میں ریسرچ اسکالرس کے استفادہ کے لیے دستیاب ہیں۔

طب یونانی کے مخطوطات کی زبان وار تعداد حسب ذیل ہے۔

عربی ۳۰۶، فارسی ۱۶۸، اردو ۱۱، اسطرح ۴۸۸ مخطوطات ہیں۔ اور فن تیر یہ کے تحت تقریباً ۱ مخطوطات السنہ مذکورہ میں دستیاب ہیں۔ ان قیمتی و نادر مخطوطات میں سے چند مخطوطات کا اس مقالہ میں مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ جوامع الکالینس فی فصول بقراط مصنفہ حنین بن اسحاق متوفی ۲۶۴ھ

ہماری اس لائبریری کا یہ سب سے قدیم نسخہ جو عربی زبان میں ہے۔ اس مخطوطہ کا نمبر ۶۸ طب یونانی ہے۔ یہ ماہ شعبان ۵۲۷ھ میں کتابت کیا گیا۔ اس میں دو رسالے ہیں۔ یعنی جوامع الکالینس

اور نسخہ اول بقراط۔ اس میں چند اوراق آب رسیدہ ہیں۔ یہ عربی میں واضح خط میں مکتوب ہے۔ بڑا نایاب نادر تحقیق طلب نسخہ ہے جس سے استفادہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے ۔ ۸۷۷ سالہ یہ نسخہ ۲۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔ خواص الادویۃ المفردہ (طب یونانی نمبر۔۶۶)

یہ نسخہ عربی زبان میں ہے۔ مخطوطہ کا پہلا صفحہ موجود نہیں ہے۔ غالباً یہ ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز الاموی المتوفی ۵۲۹ھ کی تصنیف ہے۔ یہ مخطوطہ انیون کی خواص سے شروع ہو کر ... پر ختم ہوتا ہے یعنی یہ نسخہ بلحاظ حروف تہجی مرتب ہے۔ بخط حنظلہ بن عبد اللہ عتیق الشیخ الامیر ولی الدین ابو الفضل یحیٰ بن المقلد بن سلطان بتاریخ ۲۱ صفر ۵۹۲ھ لکھا گیا۔ اس طرح طب یونانی کے جملہ مخطوطات جن کی تعداد ہمارے یہاں ۵۰ سے زیادہ ہے اس میں یہ مخطوطہ دوسرا قدیم نسخہ ہے جو ۸۱۱ سالہ قدیم ہے۔ اس مخطوطہ میں جملہ (۴۵) اوراق ہیں جن میں مفردہ ادویہ کے خواص بیان کئے گئے ہیں۔ اس کی قدامت ہی اس کی بڑی اہمیت ہے۔

۳۔ طبِ محمود شاہی، ترجمہ دیاگ بھٹ سنسکرت (طب یونانی نمبر۔۱۸۱)

یہ ایک نہایت بیش قیمتی قدیم و نایاب۔ نادر الوجود نسخہ بزبان فارسی ہے۔ اصل سنسکرت کتاب مسمّٰی "دیاگ بھٹ" کا فارسی ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ وغیرہ نہیں ہے اور سن کتابت اور نام کاتب بھی نہیں ہے۔ البتہ باب دہم علاجِ زحیر یعنی پیچش کے مطالعے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ۹۷۲ھ سے قبل لکھی گئی ہوگی۔ اس طرح یہ کتاب ۴۲۱ سال قدیم ہے۔ اس کتاب کے تین حصے ایک ساتھ مجلد ہیں دوسرے حصہ کے پہلے صفحہ پر حکیم سید محب حسین صاحب کی حسب ذیل تحریر نوشتہ ہے۔

"باب دوم کتاب محمود شاہی ترجمہ دیاگ بھٹ طب محمود شاہی نادر الوجود ترجمہ دیاگ بھٹ از کتاب خانہ محمود شاہ بہمنی حسب الحکم شاہ مذکور ترجمہ است"۔

یہ مخطوطہ خوش خط بہ جدول طلا ہے۔ اس میں چار مقالے ہیں۔ مقالہ اوّل وجہ تالیف

Marfat.com

ب۔ دوم تشریح جسم۔ سوم ادویہ شناسی۔ چہارم تشخیص امراض۔ حصہ اول ورق نمبر ۱ تا ۱۱۵۔
حصہ دوم ۱۱۶ تا ۲۲۷۔ حصہ سوم ۲۲۸ تا ۳۴۰ ورق۔

۴۔ معالجاتِ بقراطیہ

اس کتب خانہ میں معالجاتِ بقراطیہ کے تین نسخے ہیں۔ نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد کے کتب خانہ میں معالجاتِ بقراطیہ کا ایک نسخہ ہے جس کا نمبر ۸۷/۵ جملہ صفحات ۲۰۰، سنہ کتابت ۵۰ھ نام مصنف شیخ ابوالحسن احمد طبری ہے۔ منتظمین کتب خانہ N.T.C. کتاب کے اندرونی صفحہ میں ایک پرچی پر نوٹ لکھا ہے، جس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

"یہ اپنی نوعیت کا نادر الوجود اور شاندار نسخہ ہے جس میں یونانی طریقہ علاج کے بنیادی نظریات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور اس کی اہمیت یوں ظاہر کی گئی ہے کہ ہندوستان بھر میں اس کے صرف تین نسخے ہیں۔ ایک اجمل خاں طبیہ کالج علی گڑھ کے کتب خانہ میں اور ایک اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد میں اور ایک نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد میں۔"

اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہندوستان بھر میں اس کے صرف تین ہی نسخے ہیں، صحیح نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہی کتب خانہ میں یعنی O.M.L. میں اس کے تین نسخے ہیں۔ پہلا نسخہ مخطوطہ نمبر ۱۴ (طب یونانی)، بنام کتاش معروف بہ معالجاتِ بقراطیہ، نام مصنف ابوالحسن احمد بن محمد طبری رکن الدولہ دیلمی المتوفی ۳۸۰ھ ہے۔ اس نسخہ پر سن کتابت اور نام کاتب نہیں ہے۔ جملہ صفحات ۶۷۲ ہیں۔ نسخہ نہایت خوش خط ہے۔

دوسرا نسخہ ۲۱۴ معالجاتِ بقراطیہ بقلم سید مصطفیٰ بر عہد بہادر شاہ بادشاہ دہلی کتابت کی گئی۔ اس میں جملہ ۸۷۲ صفحات ہیں۔ کتاب پر ایک مہر حکیم سید محب حسینی خاں بہادر سردار الحکماء ۱۳۲۲ھ پائی جاتی ہے۔

تیسرا نسخہ ۷۷۷ بقلم ابن نفیس امیر ہے، جس کے جملہ ۱۰۴۸ صفحات ہیں سن کتابت ۹۵۲ھ ہے۔ اس طرح یہ نسخہ نظامیہ طبیہ کالج کے نسخہ سے ضخیم و قدیم ہے۔ اس مخطوطہ پر ایک مہر عظیم الممالک مسیح الدولہ بہادر ۱۱۷۲ھ پائی جاتی ہے۔ انڈین انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

Marfat.com

دہلی ۷۹-۱۹۷۸ء اور ۲۔ سنٹرل یونانی ریسرچ حیدرآباد نے اس کی فوٹو کاپی ۱۹۸۲ء میں حاصل کی

۵۔ شفاء العلیل (نمبر مخطوطہ ۷۹)

یہ نسخہ فارسی زبان میں ہے۔ اصلاح مظفر بن محمد الحسینی شفائی نے یونانی مرکبات پر بڑی جامع کتاب مرتب کی ہے۔ اس کا سن تصنیف ۱۰۵۲ھ ہے یعنی یہ مخطوطہ ۳۵۰ سالہ قدیم ہے اس مخطوطہ میں ۲۲۳ صفحات ہیں۔

۶۔ جامع الاطباء (طب یونانی نمبر ۱۳۰ فارسی)

یہ کتاب بزبان فارسی بحکم شاہجہان شہنشاہ دہلی، حکیم نورالدین محمد عبداللہ عین الملک شیرازی نے تصنیف کی۔ کتاب ہذا کو انھوں نے چودہ فتوح پر تقسیم کیا ہے یعنی بجائے ابواب و فصول کے لفظ فتوح استعمال کیا ہے۔

چودھویں باب میں فارسی اور ہندی ادویہ کے نام مع تلفظ اعراب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب سن سات جلوس شاہجہاں یعنی ۱۰۴۲ھ میں لکھی گئی۔ جملہ صفحات ۱۲۴ ہیں صفحہ اول پر عباس علی کی مہر ۱۲۳۶ھ اور ایک دوسری مہر ۱۲۶۲ھ ثبت ہے۔

۷۔ مخزن اسرار الاطباء (مخطوطہ نمبر ۷۴۳/۷۴۴ دو جلد)

یہ کتاب حکیم محمد مہدی بن جعفر بن محمد حسن کی ۱۱۷۱ھ کی تصنیف ہے۔ ۲۳۲ سالہ قدیم ہے یہ ایک ضخیم نسخہ بزبان فارسی تختی کلاں پر مشتمل ہے اور ابتداء مقدمہ ہے۔ مقالہ اول چار ابواب دس فصول پر مشتمل ہے۔

مقالہ دوم ایک مقصد دس فصول پر مشتمل ہے۔

مقالہ سوم گیارہ فصول پر مشتمل ہے اور خاتمہ تین فصول پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں حدود طب و موضوع، منفعت و اسباب مادی صحت۔ بیان ارکان۔ بیان ارواح۔ اخلاط و اعضاء و تعریف اعضاء و تقسیم اعضا۔ اعضاء المفردہ و مرکبہ۔ بیان مزاج۔ بیان ہوا

Marfat.com

بیان اکل و شرب - بیان حرکت و سکونِ نفسانی - بیانِ نوم و بیداری - بیان استفراغ - علاماتِ مزاج -
بیان نبض و قارورہ - تدبیر مولد - تدبیر ماکول و مشروب - تدبیر پیران و مسافران - تدبیر لعاب دہان -
تدبیر حمام و جماع - منفعت جماع و مضار افراط جماع - اشکال دوا و منافع جماع - در احوال منی -
تدبیر فصد و حجامت - تدبیر مسہل - تدبیر حقنہ - تدبیر شیاف - تدبیر تکمید - تدبیر اخراج جنین میت
تدبیر سل و دق - تدبیر جراحت مثانہ برائے اخراج پتھری - تدبیر دفع ضرر سموم وغیرہ وغیرہ -

بہرحال ایسے کئی عنوان پر یہ کتاب معلومات آفزا اور قابل تحقیق ہے - یہ کتاب اصحاب علم و فن طب و ارباب تحقیق و تدقیق کو دعوت مطالعہ دیتی ہے - یہ تذکرہ جلد اوّل نمبر ۴۳ ۷ کا تھا جس کے ۱۰ صفحات میں ہیں - دوسری جلد نمبر ۴۴ ۷ پر دستیاب ہے -

تقویم الادویہ (یونانی مخطوطہ - ۲۸۸)

مصنف محمد بن علی طبیب - یہ کتاب خوش خط ہے - اور پہلا صفحہ مطلّا ہے - عربی زبان میں مفردات پر بڑی قابلِ قدر اور عمدہ کتاب ہے - اس کتاب میں بشکلِ تقویم ادویہ کی بعنوانِ ذیل تفصیل بیان کی گئی ہے -

(۱) الادویہ (۲) التعریف (۳) الانواع (۴) المختار (۵) المزاج (۶) الاشربہ
(۷) المنافع (۸) المضرات (۹) المصلحات (۱۰) الابدال -

مفردات کا حصہ ختم کر کے انھوں نے مختلف تقریباً تیس سے زائد اقسام کے لحوم پر نوٹ لکھا ہے - مثلاً اونٹ - گائے - بکرا - مرغ - پرندے - مچھلی وغیرہ - اس کے بعد کی فصل میں شحوم یعنی چربی، مختلف قسم کے چربی پر نوٹ لکھا ہے مثلاً سانپ - شیر - گدھا - گائے - مرغ - مچھلی وغیرہ وغیرہ - اس کے بعد کی فصل میں خبز کے اقسام بیان کی گئیں ہیں -

اس کے بعد البان یعنی مختلف قسم کے دودھ مثلاً عورت، اونٹ، بکری، گائے وغیرہ - بعد کی فصل میں پانی کی اقسام بیان کئے گئے ہیں - مثلاً سمندر کا پانی، چشموں کا پانی، آب جاری، بارش کا پانی، برف کا پانی - نمک کا پانی، جڑی بوٹیوں کا پانی، شہد کا پانی، گوشت کا پانی، میووں کا پانی وغیرہ - اس کے بعد ایک باب دیا گیا ہے جس میں ادویہ مرکبہ مثلِ شربتیں، قرص، حبوب،

Marfat.com

سفوف، سنون، غرغرہ، معجونات، اطریفلات، مراہم، کحول، ضماد، شیاف وغیرہ پر نوٹ لکھا گیا ہے۔ جملہ صفحات ۲۱۵ سن کتابت نادارد۔ کاغذ اور طرز تحریر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب تقریباً ۲ سو سال قدیم ہے۔ کتاب پر ایک مہر ہے جسے میٹ دیا گیا ہے لیکن اس میں کندہ سنہ ۱۲۵۱ھ پڑھا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس سے پہلے کی تصنیف ہے۔

یادگار رضائی (مخطوطہ نمبر ۱۶۴) طبع شدہ

حکیم رضا علی خاں بن حکیم محمود خاں حیدرآبادی نے یادگار رضائی تذکرۃ الہند لکھی جو نہایت ہی مفید اور اطباء کے لئے کارآمد ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ادویہ ہندیہ از قسم حشائش نباتات و عقاقیر وغیرہ جو اطباء ہند یعنی حکیمیں وید کہا جاتا ہے اور جو ان کو علاج میں استعمال کرتے ہیں ایک ایک جڑی بوٹی کو مخزن الادویہ کے طرز پر بیان کیا ہے۔ یعنی پہلے دوا کا نام مع ماہیئت پھر اس کے افعال اس کے خواص اس کی مقدار پھر اس کا بدل اور اگر ان دواؤں کا نام طب یونانی میں موجود ہو تو وہ نام بھی لکھ دیا ہے۔

مصنف نے اپنے خطبہ میں یہ وضاحت کی ہے کہ ان کے والد حکیم محمود بن حضرت اللہ نے ادویہ ہندیہ کو جو ان کے تجربہ میں پہنچے تھے ان کے تمام تمام حالات وکیفیات خواص کو عربی میں متفرقاً بطور مسودہ لکھا تھا اسی لئے بعد وفات والد، مصنف نے اس کو بہ عہد نواب اکبر علی خاں سکندر جاہ نظام حیدرآباد سنہ ۱۲۲۵ھ میں ترجمہ کیا اور اس کا نام تذکرۃ الہند یادگار رضائی رکھا اور اس کو تین تذکروں اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔ تذکرہ اول میں احوال بدن وغیرہ بطور طریقہ ہندیہ یعنی ویدک طریقہ کے لحاظ سے بیان کیا۔ تذکرہ دوم: فوائد و مضر اثرات ادویہ و اغذیہ وغیرہ۔ تذکرہ سوم: ادویہ و اغذیہ ہندیہ کے نام۔ ماہیات، مزاج، افعال و اصلاح و مضر و خواص بیان کئے گئے ہیں۔

یہ نسخہ طب یونانی ۱۶۴ خوشخط نستعلیق۔ تختی نادار۔ بخط **محمد غوث الدین** سنہ ۱۲۵۷ھ میں حسب فرمائش نواب شرف الدولہ کتابت کیا گیا۔ جملہ اوراق ۳۲۸ ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار سنہ ۱۲۸۲ھ، دوسری بار سنہ ۱۲۹۱ھ حیدرآباد میں چھپی۔ تیسری بار اپنی افادیت کے لحاظ سے بربناء عرضی مشاہیر حکماء مثل حکیم مقصود جنگ حکیم ابوالفدا حکیم اعظم صاحب بحکم فرمان نواب میر عثمان علی

Marfat.com

خاں نظام حیدرآباد دو جلدوں میں بزبان مصنف یعنی فارسی میں نہایت عمدہ کاغذ پر شائع ہوا۔ تین بار یہ نسخہ حیدرآباد ہی میں چھپا لیکن اب یہ نسخہ حیدرآباد ہی میں نایاب نہ سہی کمیاب ضرور ہوگیا ہے۔ غالباً حیدرآباد کے چند مشہور کتب خانوں کے علاوہ اس کا دستیاب ہونا مشکل ہے۔ ہندوستان کی جڑی بوٹیوں پر جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں پائی جاتی ہیں۔ اُن پر جنوبی ہند کے ایک یونانی حکیم کی فارسی تحقیق و ترتیب نہایت حیرت انگیز اور انتہائی قابل قدر کارنامہ ہے۔ ہندوستانی دواؤں کا یا دیسی دواؤں کا بلحاظ مفردات یقیناً ایک عمدہ انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کا ہندوستان کی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہونا چاہیئے۔

نیز مصنف علام نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ اس نے ہندی ادویہ کا صحیح تلفظ بھی لکھدیا ہے مثلاً صحیح تلفظ کے لئے اعراب کی وضاحت کی ہے۔ یونانی حکیم کا یہ شاندار کارنامہ ہے ——
سینکڑوں مخطوطات کا تذکرہ کرنا محال ہے۔ اس لئے چند مخطوطات کا تذکرہ کیا گیا اور چند اہم و نادر مخطوطات کے نام مع اسم مصنف و سن تصنیف بیان کئے جاتے ہیں تاکہ تحقیق کرنے والوں کو تلاش کا پتہ معلوم ہوجائے۔

آصفیہ (ONLRI) میں طب یونانی کے قدیم نایاب مخطوطات کی فہرست

مخطوطہ نمبر	زبان	نام کتب یعنی مخطوطہ	نام مصنف	سنہ تالیف تصنیف	کیفیت
١٣	عربی	شرح قانون شیخ الرئیس علی سینا	....	١١٠٠ھ	
٢٠	"	شرح قانونچہ	عبدالفتاح ابن سید اسمعیل الحسینی	١٠٨٨ھ	
٦٦	"	خواص الادویۃ المفردہ	ابوالصلت امیہ بن عبدالعزیز	٩٢٣ھ	قدیم نسخہ
٢١٠	"	طب ابراہیمی	نامعلوم	١٠٥٤ھ	
٢٢٦	"	عین الحیات	محمد بن یوسف طبیب	٩٢٩ھ	
١٩١	"	الکافی	عدنان بن نصر بن منصور شیخ موفق الدین ابوالنصر		
٣١	فارسی	تحفۃ الاطباء منظوم	شیخ احمد تنوجی	١٢٠٧ھ	سن کتابت

Marfat.com

مخطوطہ نمبر	زبان	نام کتاب یعنی مخطوطہ	نام مصنف	سن تالیف تصنیف	کیفیت
۱۰۰	فارسی	جامع الاطبار	عین الملک نور الدین محمد عبداللہ	سن ۰، جلوس محمد شاہ بادشاہ	
۲۰۹	״	دستور العلاج	———	سن ۱۹ جلوس عالمگیر میں مقابلہ کیا گیا کتاب اس سے قبل لکھی گئی۔	
۲۵۷	״	رسالہ افیون	عماد الدین محمود بن مسعود طبیب	۱۰۹۵ھ	
۰۹	״	بستان النخیل	مظفر بن محمد الحسینی الشفائی	۱۰۵۴ھ	
۴۴۰	״	طب فارزنج	فخر الدین طبیب	۱۱۸۰ھ	
۳۹۳	״	فوائد معدہ فی تدبیر ضعف معدہ	حکیم راضی خاں قطب الدین	۱۰۵۰ھ	ناقص الطرفین ہونے کے باوجود اسکی اہمیت یہ ہے کہ یہ مخطوطہ حسب الحکم اکبر مغل بادشاہ لکھا گیا
۴۷۷	״	فوائد الانسان منظوم کتاب	———	۱۰۴۰ھ	حسب الحکم شہنشاہ اکبر تصنیف کی گئی اور اس کا نام تجویز فرمایا گیا
۲۸۷	״	فرہنگ ادویہ	نامعلوم	نامعلوم	مع فوائد افضلی و رسالہ قلع آثار از کتب خانہ شاہ اودھ و نیز حکیم مظفر حسین خاں خلف حکیم مسیح الدولہ لکھنوی
۴۸۰	״	فرہنگ حکیم شہاب	حکیم شہاب		
۲۹۳	״	صحیفۂ فرہنگ	نامعلوم		

Marfat.com

عہد مغلیہ کے چند طبی مخطوطات

مخطوطہ نمبر	زبان	نام کتاب	نام مصنف	سن تالیف یا تصنیف	کیفیت
۳۹۲	فارسی	فوائد معدہ فی تدبیر ضعف معدہ	حکیم راضی خاں قطب العین	۱۰۵۰ھ	حسب الحکم اکبر بادشاہ تصنیف کیا گیا۔
۴۷۷	"	فوائد الانسان منظوم کیماب	———	۱۰۴۰ھ	بحکم مغل شہنشاہ اکبر تصنیف ہوئی اور نام کتاب تجویز فرمایا گیا
۳۱	"	تحفۃ الاطبا	شیخ احمد قنوجی	۱۲۰۷ھ	
۱۳۰	"	جامع الاطبا	عین الملک نورالدین شیرازی		سن ساتے جلوس محمد شاہ میں لکھا گیا
۹۴	"	تجربات ناصری	———		مکتوبہ سن ۴۱ جلوس شاہ عالم

اس طرح تحقیق کرنے پر قطب شاہی۔ بہمنی۔ عادل شاہی اور آصفجاہی دور کے طب یونانی پر مخطوطات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

چند نادر مخطوطات جن کے ایک سے زائد نسخے دستیاب ہیں

۱۴	عربی	معالجات بقراطیہ	احمد طبری ابوالحسن		
۲۱۴	"	"	"	"	بعہد بہادر شاہ بادشاہ دہلی کتابت کی گئی اس پر حکیم محب حسن کی مہر ہے جس کا سن ۱۲۲۲ھ ہے
۸۷۷	"	"	بقلم ابن نفیس امیر	۹۵۲ھ	مخطوطہ پر نہ حکیم الممالک مسیح الدولہ بہادر ۱۱۷۲ھ دیکھی جا سکتی ہے۔

شرح فصول بقراط

۱۵	عربی	شرح فصول بقراط	از علی ابن الحزم القرشی	۷۰۱ھ
۶۰	"	"	امین الدولہ ابن یعقوب ابن اسحاق	

Marfat.com

مخطوط نمبر	زبان	نام کتاب	تصنیف	سن تالیف یا تصنیف	کیفیت
۲۰۴	عربی	شرح فصول بقراط	عبداللطیف بن یوسف بغدادی		کمیاب

شرح قانون بوعلی سینا جس کو مختلف مصنفوں نے تصنیف کیا ہے

مخطوط نمبر	زبان	نام کتاب	تصنیف	سن تالیف یا تصنیف	کیفیت
۱۹۹	عربی	شرح قانون بوعلی سینا جلد رابع	علی گیلانی		
۲۳۰	"	شرح قانون بوعلی سینا	"		
۲۳۱	"	"	"		
۲۳۲	"	"	"		
۲۳۳	"	"	"		
۱۳	"	"	محمد شیرازی علامہ قطب الدین	۹۸۷ھ	
۲۰۲ ، ۲۴۱ ، ۲۴۴	"	"	"	۱۱۰۵ھ	
۲۹۱ ، ۹۲۶ ، ۹۲۷	"	"	مصنف نامعلوم		

مختصر یہ کہ برسوں سے حیدرآباد طب یونانی کا مرکز رہا ہے جہاں کے حکماء ہندوستان کے مشہور حکماء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان حکماء کے کتب خانوں میں اور با ذوق و اہل علم حضرات کے یہاں صدہا قلمی و مطبوعہ کتابیں طب یونانی پر دستیاب ہیں۔ جو اہل زمانہ کی ناقدری کی وجہ سے اب تباہ و برباد ہونے کے قریب ہیں۔ اس لئے میں اس سیمینار میں ایک تجویز پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ، طب یونانی کے ریسرچ اور مخطوطات کی تصنیف و تالیف اور چھپوائی کے لئے ایک پراجکٹ اور مخطوطات کی خریداری کے لئے ایک کمیٹی قائم کرے۔

Marfat.com

جناب سید قاضی الاسلام (ٹونک)

ٹونک کے چند مخطوطات کا تعارف

ٹونک میں مختلف طبی خاندان تھے جنہوں نے کئی کئی پشتوں تک اس فن کی خالصتہً لوجہ اللہ خدمت کر کے غیر معمولی شہرت وعظمت حاصل کی۔

مولانا حکیم سید انور علی رامپوری، حکیم عابد علی کوثر خیر آبادی، حکیم عبد العلی، حکیم سرور شاہ مسیح الملک، مولانا حکیم سید دائم علی خاں، علامہ حکیم سید برکات احمد، حکیم سید سعید احمد، مولانا حکیم سید محمد احمد برکاتی، حکیم امیر حسن بہاری، حکیم فدا احمد خاں، حکیم مظفر علی، حکیم مولوی قاضی خیر عرفان خاں، حکیم ظہیر الدین اور حکیم محمد یوسف خاں۔ کا شمار ایسے ہی اطبا اور حکما میں ہوتا ہے۔ جو نہ صرف مطب کے ذریعہ عوام الناس کی خدمت انجام دیتے تھے، بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا شغل بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔

علامہ سید برکات احمد رحمتہ اللہ علیہ کا خاندان ٹونک کا معزز ترین طبی اور علمی خاندان تسلیم کیا جاتا تھا، اس خاندان کی علمی اور طبی خدمات ابھی تک بحمد للہ آج بھی چلی آرہی ہیں۔ آپ نے ٹونک میں تقریباً چالیس پچاس سال مسلسل علم و حکمت اور درس و تدریس کی جس ذوق و شوق اور انہماک کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔

آپ کے تلامذہ کا بڑا حلقہ نہ صرف ہندوستان کے مختلف صوبوں، راجستھان، گجرات، یوپی، پنجاب، بہار اور کشمیر وغیرہ میں پھیلا ہوا ہے۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بخارا، سمرقند، کوقند، ترمذ، تبت، کابل، قندھار اور کاشغر تک طالبان علوم اس آفتاب علم و حکمت سے اکتساب نور کر کے اپنے اپنے علاقوں کے حلقوں اور مقامات میں فیضانِ علم پھیلائے ہوئے ہیں۔ اب چند نادر طبی مخطوطات کا تعارف پیش ہے۔

خلاصتہ الطب، از حکیم علوی خاں۔ فارسی۔ صفحات ۳۴۰۔ اس کے سبب تالیف میں مصنف رقمطراز ہیں:

کمترین بندہ عبودیت التیام علوی خاں کہ خاطر فاترش راغب علم دارد ہنگام سیر نسخے طبی دید کہ کتب مقررہ ترجمہ اکثر ادویہ را بعربی و فارسی و بعضے را بزبان ہندی نمودہ بنا بر آں خواست کہ بحسب درک ناقص چنداں کہ بسیر ہائے چشم از یں گلزار ہمیشہ بہار اسم ہر ادویہ کہ منبع تعین اثر در احاطہ جستجو در آید ترجمہ ہندی کردہ کتب مقرر نماید کہ اول اسم ہر ادویہ بزبان ہندی و بعدہ ملفظ عربی و فارسی و یونانی و سریانی و ترکی بہ ترتیب

Marfat.com

حروف صورت نصیب، باید تا طالبان ایں امور را وقت ضرورت آسانی تمام باشد۔

یہ کتاب چار مقالوں پر مشتمل ہے مقالہ اول مشعر با پنج باب، مقالہ دویم در بیان اعمالے کہ متعلق اصلاح

بادویہ مفردہ مخصوصہ در استعمال بعضے ادویہ۔

فوائد نصاب المسمیٰ تلخیص الطب، از حکیم علی یار خاں جیو۔ صفحات ۴۹۔ پیش نظر نسخہ دوسری جلد معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ نسخہ فن دویم کے عنوان سے شروع ہے۔ فن دویم در امراض مختصہ بعضو عضو با تمیں ابواب پر مشتمل ہے۔ ترجمہ ایں کتاب مستطاب فوائد نصاب کہ مسمیٰ بہ تلخیص الطب من تصنیف خان والا شان علی یار خاں جیو ہم صفر ۴ جلوس والا عالی گوہر۔ مطابق یک ہزار دو صد و چہاردہ ہجری ۱۲۱۴۔

ترجمہ دولت نامہ (طب حیوانات)۔ اصل مصنف اور ترجمہ نگار کا نام کاتب نے درج نہیں کیا۔ کاتب قاضی شجاع الدین۔ یہ کتاب مہاراجہ ظالم سنگھ والی جھالاوار کی فرمائش پر تصنیف ہوئی۔ اوراق ۷۵ ہیں۔ یہ مخطوط دولت نامہ عہد فیروز شاہ ۶۸۰ کے عہد کا مصنفہ ہے یہ مخطوط ۴۵ ابواب پر مشتمل ہے۔

باز نامہ۔ یہ مہاراجہ ظالم سنگھ کا تحریر کردہ ہے۔ کاتب قاضی شجاع الدین۔ ۲۵ فصلوں پر مشتمل ہے۔

●●

Marfat.com

جناب سید منظور الحسن برکاتی (ٹونک)

ذخیرہ ٹونک کے چند طبی مخطوطات

آج سے پون صدی قبل بہار کے ایک شہر میر نگر کے سیّد زادہ میر سید دائم علی صاحب چشمۂ علم سے سیراب ہونے ریاست ٹونک تشریف لے گئے تھے جہاں علوم کی تحصیل و تکمیل کے بعد انھوں نے مستقل بود و باش اختیار کر لی تھی وہیں اُن کی شادی غازی ولی محمد صاحب کی دختر فرخندہ سیر سے عمل میں آئی۔ غازی ولی محمد صاحب مجاہد اعظم حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور جماعت مجاہدین کے امیر تھے جنھیں ریاست ٹونک کے دوسرے فرماں روا وزیر الدولہ نے مجاہدین کے قافلے کے ساتھ ٹونک بلا کر آباد کر لیا تھا۔ حکیم دائم علی صاحب نے اپنی لیاقت علمی، سیادت وہبی اور عنایت الٰہی سے ریاست ٹونک کے چہارم فرماں روا نواب ابراہیم علی خاں خلیل کے طبیب خاص کے عہدے پر سرفرازی حاصل کی۔ اور ان کے صلب اور غازی صاحب کی دختر کے بطن سے وہ مہ منور طلوع ہوا جس کو دنیائے علم حکیم برکات احمد صاحب بہاری ثم ٹونکی کے نام سے جانتی ہے اور جس کے فیوض و برکات سے آج بھی دنیائے علم فیضیاب ہے اور اس کی زندہ مثال اُن کے سعید فرید نبیرہ مولانا حکیم محمود احمد ہیں جو ہماری آج کی اس بزم میں علم طب کے درخشندہ کوکب بنے جگمگا رہے ہیں۔ پٹنہ اور ٹونک کا یہ رشتۂ وطنیت اس کے علمی و ثقافتی رشتہ ہی کی طرح مضبوط ہے اور آج ہم اس کی یاد کو از سر نو تازہ کر رہے ہیں۔ بہار کی مرز بوم سے اس فطری تعلق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر میں یہ عرض کروں تو کوئی بے جا بات نہ ہوگی کہ ٹونک اور پٹنہ مسافت بعیدہ کے باوجود اپنی علمی و ثقافتی مماثلت کی وجہ سے ایک دوسرے سے اتنے قریب ہیں کہ یگانگت و محبت کے علایق اس اتحاد معنوی کو کبھی جُدا نہیں ہونے دیں گے۔ بلکہ اس رشتۂ اتحاد کو مزید مستحکم و مضبوط بنانے کا سبب بنیں گے۔

علمی رشتہ اور وطنی نسبت کا یہ کرشمہ ہے کہ ایک بین الاقوامی ادارہ خدا بخش لائبریری پٹنہ

Marfat.com

میں ایک عالم گیر شہرت کے حامل ادارہ عربک پرشین ریسرچ انسٹوٹ ٹونک کی طبی سوغات لیکر میں دور دراز کی مسافت طے کرکے پٹنہ حاضر ہوا ہوں اور تنہا نہیں آیا ہوں بلکہ ٹونک کے اصحاب علم و فضل کا نادر و نایاب قافلہ بھی ہمراہ لیا ہوں جو عہد حاضر میں مغتنمات زمانہ کہلائے جانے کے لائق ہے۔ میری مراد ہے اس سیمینار میں شرکت فرمانے والے ٹونک کے علماء و حکماء جناب سید قاضی الاسلام صاحب، قاضی شہر جناب مولانا حکیم محمد عمران خانصاحب اور جناب مولانا حکیم سید محمد احمد صاحب نیز مولانا محمد عمر خاں صاحب ندوی۔

یہ سب حضرات گرامی علم طب کے نمائندگان کی حیثیت سے یہاں تشریف فرما ہیں اور اپنے مقالات پیش فرما رہے ہیں۔

یہ علمی سوغات جو ہم ٹونک سے لائے ہیں چند طبی نوادرات اور مخطوطات پر مشتمل ہے یہ نوادر زیادہ تر اس خزینۃ العلم سے متعلق ہیں جسے حکومت راجستھان نے عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹوٹ کے نام سے قائم کر رکھا ہے جو حکومت راجستھان کی علم دوستی کی بے نظیر مثال ہے اور جہاں ہزاروں مخطوطات و ملفوظات ارباب علم کی ضیافت طبع کے لیے بڑے سلیقہ اور طریقہ سے محفوظ ہیں۔ مختلف علوم و فنون کے بے نظیر نسخے اس میں موجود ہیں۔ یہاں ان کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہاں تو مجھے سیمینار کے موضوع کی مناسبت سے فن طب کے چند مخطوطات پر روشنی ڈالنا ہے۔

فن طب میں جو مخطوطات ہیں وہ قدامت اور ندرت کے لحاظ سے تو بیش بہا ہیں ہی لیکن ان میں چند مخطوطات ایسے ہیں جو نادر حواشی، منہیات اور مبیضات کی وجہ سے نایاب ہیں ان میں سے چند ایسے نسخے بھی ہیں جو گو طبع ہو چکے ہیں لیکن ان کے حواشی اور مخطوطات کے خالی صفحات پر حکماء عصر اور اطباء وقت کے سینہ بہ سینہ نسخے ان پر مرقوم ہیں جو بجائے خود ایک اہم ترین علمی نوادر ہیں اسی طرح دوسرے علوم و فنون کے بیشتر مخطوطات پر علماء و حکمائے وقت نے مطالعہ کتب کے دوران اپنے دست خاص سے طبی رموز و نکات سے متعلق حواشی اور تعلیقات درج کیے ہیں وہ بھی اپنی جگہ نادر اور اہم ہیں اگر ایسے تمام نسخے سے وہ تمام تعلیقات اور حواشی ایک علیحدہ مجموعہ کی شکل میں مرتب کر لیے جائیں تو طب کا ایک اہم ترین اور بیش بہا ذخیرہ مدون

Marfat.com

ہوسکتا ہے اس لیے اس مقالہ میں منفرد مخطوطات کے علاوہ چند ایسے نسخے کی نشان دہی کی گئی ہے جو اگرچہ طبع بھی ہو چکے ہیں لیکن متذکرہ خصوصیات کے حامل ہیں:

۱- **اقوال الاطبا**، عربی - مولانا نجم الدین عمر بن الفتاحی کی فرمائش پر یہ کتاب تصنیف کی گئی ہے۔ کتاب ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں خاص خاص امراض کے متعلق مختلف اطبا کے اقوال نقل ہیں اور ان کے مجربہ نسخے۔

کتاب کا صحیح نام معلوم نہ ہو سکا، کیونکہ کتاب اطبا کے اقوال سے شروع ہو رہی ہے۔ غالباً اس وجہ سے اس کا نام اقوال الاطبا رکھ دیا گیا ہے۔ مصنف اور کاتب کا نام بھی درج نہیں ہے۔

۲- **تقویم الادویہ**، عربی مصنفہ محمد بن علی الاسفرائنی، دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ باب اول میں ادویہ اور اغذیہ سے بشکل مفردات بحث کی ہے۔ باب دوم میں مرکبات سے بحث کی ہے، اس میں ہر ایک دوا کے خواص مصلحات، بدل، بدرقے وغیرہ کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ یہ نسخہ ۱۰۹۱ھ کا مکتوبہ ہے۔

کاغذ بادامی اسفنجی مائل کرم خوردہ خط عربی، جلد دلیسی چرمی ہے۔

۳- **مباحثۃ الاطبا**، عربی - حکیم درویش محمد بن حافظ حامد خاں المعروف بہ مولانا نجم اللہ الصدیقی نے یہ رسالہ اپنے فرزند اسد علی اور مولانا محمد نذیر خیرآبادی کے لیے تصنیف کیا ہے۔ ۱۲۱۹ھ تاریخ تصنیف ہے۔

اس کا نسخہ رضا لائبریری میں بھی ہے۔

۴- **شفاء المرض یا شفاء المریض** - شہاب الدین ناگوری کا مصنفہ ہے۔ ۱۲۸ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے تحت چند فصلیں ہیں۔ اخلاط اربعہ کی کیفیت و حالات دریافت کرنے کے اصول و قواعد اور شناخت کی تفصیل سے بیان ہے۔ حاشیہ پر متن منظوم شکل میں تحریر ہے۔ آخر میں فرس نامہ ہے جس میں گھوڑوں کی بیماریوں اور ان کے علاج کا بیان ہے۔ کتابت مایقرأ۔

۵- **طب محمد یقی** - شہاب الدین ناگوری کا منظوم رسالہ ہے۔ ۱۶ ابواب ہیں، کاتب شیخ طالب ولد شیخ طیب۔ سن کتابت ۱۱۰۲ھ ہے۔ کتاب کے آخر کی عبارت سے ظاہر ہے کہ سن تصنیف ۷۹۰ھ کے بعد ہے۔

۶- **احسن المجربات**، مرتبہ حکیم احسن اللہ خاں بن حکیم عزیز اللہ عرف ہو ربہ مسیح الزماں دہلوی کی تصنیف ہے۔ عربی فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا یہ نسخہ خود مصنف کا قلمی ہے۔ جو ایک طویل مقدمہ سے مزین ہے۔ ابتداً ۱۲۴۳ھ میں حکیم صاحب نے اس کو مکمل کرنا چاہا تھا، چنانچہ مرزا غالب نے تاریخ تصنیف بھی کہہ دی تھی، لیکن بعض وجوہ کی بنا پر اس وقت یہ مکمل نہ ہو سکا اور ۱۲۸۰ھ میں اس کی ترتیب و تصنیف سے مصنف فارغ ہوئے۔

Marfat.com

آخر سے ناقص ہے۔ نواب محمد علی خاں تیسرے فرماں روا ٹونک نے اس کو دہلی سے حاصل کر کے
اپنے کتب خانہ میں داخل کیا۔

۷۔ **شرح موارد الحکم،** فی علاج الامراض من الراس الی القدم (جلد ثانی) - اول حصہ قدرے آب رسیدہ ہے۔ کتاب کافی ضخیم مع حواشی کثیرہ ہے۔ جس میں ۳۶۰ اوراق ہیں۔ اسی نام کا ایک نسخہ رضا لائبریری رام پور میں بھی ہے جس کے شارح حکیم اللہ بن صبغۃ اللہ الطبیب ہیں۔

ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ یہ نسخہ نواب احمد علی خاں کی فرمائش پر لکھا گیا ہے۔ رام پور میں اس کا نصف اول ہے۔ اور عربی فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں نصف آخر، دونوں مل کر مکمل نسخہ ہو جاتا ہے۔

رام پور کا نسخہ تیرہویں صدی ہجری کا مرقومہ ہے۔ اور ٹونک کا یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا مکتوبہ ہے۔ اس میں ضروری حواشی بھی تحریر ہیں۔

۸۔ **منتخب الاطبا،** خیر اللہ الہ آبادی کا مصنفہ ہے۔ چند معتبر کتابوں سے معالجات و مجربات انتخاب کر کے اس رسالہ میں درج کر دیے گئے۔ یہ رسالہ ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ کاتب محمد حسین ہیں سن کتابت ۱۱۸۷

••

Marfat.com

محمد عمران خاں ٹونکی
(ٹونک)

ٹونک کے طبی نوادر

اس وقت چونکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے اطبا حضرات کی کافی تعداد یہاں موجود ہے، جن کے مفید اور اہم مقالوں سے اس وقت استفادہ کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس اہم موقع پر میں آپ حضرات کو دکھانے کے لئے چند نادر تحفے ساتھ لایا ہوں۔

دو کتابیں ہندوستان کے مشہور طبیب حکیم علوی خاں کے خود کے قلم سے ہیں۔ ان کا خط اور ان کے قلم کی پختگی آپ حضرات کو دکھاتا ہوں۔ ایک کتاب منتخب الشفا خود حکیم ارزانی کے قلم سے لکھی ہوئی ہے جسے بھی آپ دیکھ کر خوش ہوں گے۔ خط شکست کا بھی بہترین نمونہ ہے۔ ان کے علاوہ ان کتابوں کے ساتھ قدیم اطبا کے کچھ رسائل بھی شامل ہیں۔ جن کے ناموں کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کون کون سے رسائل طبع ہو گئے۔ بہر حال ضروری معلومات پیش ہیں۔ باقی مشورہ اطبا حضرات دیں گے۔

ان میں مزید دو کتابیں خود میرے دادا صاحب کی تصنیف کردہ ہیں۔ جو اطبا حضرات کے لئے بہت مفید ہیں۔ ایک اردو میں ہے اور ایک فارسی میں۔ فارسی کا ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں کتابوں پر تفصیلی نوٹ تیار کیا گیا ہے۔

○ حکیم علوی خاں کے قلم سے لکھے ہوئے دونوں رسالوں کی تفصیل سن لیجئے۔

ان میں پہلا رسالہ کتاب جالینوس کا ایک مقالہ ہے جو فرق الطب پر ہے۔ جس کا حنین بن اسحٰق نے ترجمہ کیا تھا۔ یہ رسالہ ۱۰ ورق پر مشتمل ہے اور حکیم علوی خاں کے خود کے قلم سے نقل کیا ہوا ہے۔ اس رسالہ کے آخر میں تاریخ کتابت درج نہیں لیکن شامل دوسرے رسالہ میں کاتب کی علامت اور تاریخ کتابت درج ہے۔ البتہ اس رسالہ کے ورق اوّل پر تین نوٹ اسی دور کے اس طرح درج ہیں۔

"عنایت حضور" ـــــ "بخط حکیم علوی خاں مرحوم المخاطب بہ حکیم معتمد الملک" اور رسالہ مسائل طبی بخط نواب علوی خاں المالک ہو اللہ"۔

Marfat.com

اس کے علاوہ والد صاحب مرحوم، قبلہ حکیم قاضی محمد عرفان خان صاحب کے لکھوائے ہوئے دو نوٹ کتاب اور کاتب کے سلسلہ میں درج ہے

ابتداء: کتاب جالینوس فی فرق الطب ترجمہ حنین بن اسحٰق وھو مقالۃ واحدۃ، قال جالینوس ان قصد الطبیب التماس الصحۃ وغایتہ احراز الصحۃ و والطبیب مضطر الی ان یعلم الاشیاء التی تفید الصحۃ - الخ -

اختتام: ویتوھمون ان بینہ و بین الورم الذی یسمونہ مرکیا فرقا دینسون قولھم الذی لایزالون یرفعونہ -

دوسرا اسطقسات پر ہے - یہ رسالہ بھی حکیم علوی خان کے قلم سے لکھا ہوا ہے اور ۲۰ ورق پر مشتمل ہے - کتاب شروع کرتے ہوئے لکھا ہے کتاب فی الاسطقسات لجالینوس علی رای بقراط ترجمہ حنین بن اسحٰق -

ابتدائی عبارت اس طرح ہے: "قال جالینوس لما کان الاسطقس اقل جزءاً عما ھو لہ اسطقس وکان الجزء الذی ھو اقل الاجزاء فیما یظھر للحس لیس ھو الجزء الذی ھو اقل الاجزاء الحقیقۃ" - الخ -

اختتام: "فھذا ما اردناہ من شرح القول فی الاسطقسات علی رای بقراط"-

ترقیمہ کاتب: "تم کتاب جالینوس فی الاسطقسات علی رای بقراط ترجمہ حنین بن اسحٰق بحمد اللہ ومنہ بید عبد مولی العالم ابن میر محمد ھادی ابن ھاشم فی عاشر شھر رجب سنہ ۱۱۴۳ھ"

○ اب حکیم ارزانی کی تصنیف نسخہ الشفا کے سلسلہ میں نوٹ سن لیجیے - یہ کتاب طبع ہوئی یا نہیں اور کہاں کہاں اس کے نسخے ہیں، مَیں تحقیق نہیں کر سکا - اصل کتاب ۱۴ ورق پر مشتمل ہے - اول و آخر میں کاتب کے قلم سے دو ایک ورق میں کافی یادداشتیں ہیں - پیش نظر نسخہ ہمارے خاندانی کتبخانہ سے متعلق رہا ہے - آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو خط کی پختگی کا اندازہ کر سکتے ہیں - خط شکست پختہ کا بہترین نمونہ ہے - الحمد للہ ہم لوگوں کو اس کے نقل کرنے کی توفیق میسر ہوئی ہے - حالانکہ اس خط کا پڑھنا بہت مشکل تھا - لیکن والد صاحب مرحوم کی نگرانی میں اسے نقل کیا اور اس کی تکمیل ہوئی -

Marfat.com

نقل بھی ساتھ میں موجود ہے ۔ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے :

"ھذہ نسخہ شریفۃ من مجربات السید میر محمد مہدی المخاطب بحکیم الملک ارزانی وسمیتہا منجحا لشفا ۔ فی کتاب الرحمۃ لیس للطبیب ان یبرئ المریض علتہ لکن ان ینظر فی حال المریض فان وجد سبیلا الی العلاج عالج" ۔ الخ

اختتام : "یدق وینخل ویحبب بقدر الحمصہ بما فتراح ویبلع و یترب علیہ ماءً فاترا مرۃ بعد اخری"

ترقیمہ کاتب : تمت ھذہ النسخۃ الشریفۃ بید الفقیر الحقیر الاحقر محمد الکوبسرعۃ التمام المسمی والمخاطب حکیم علی خان ۔ اکثر نسخہ کہ درین کتاب نوشتہ شدہ بخط اوست" ۔

اس کتاب کے ساتھ مزید مندرجہ ذیل قدیم رسائل شامل ہیں اس وقت صرف فہرست دی جا رہی ہے آئندہ انشاء اللہ تفصیلی نوٹ بھی تیار کرکے پیش کیا جائے گا ۔

- (۱) کتاب الاکتفا بالدواء شرح خواص الاشیاء ۔
- (۲) رسالہ شیخ الرئیس فی مسائل معدودہ ۔
- (۳) رسالہ فی اصلاح الادویۃ المسھلہ من کتاب المنصوری ۔
- (۴) مقالۃ فی النبض والقارورۃ ۔ لمحمد بن زکریا الرازی
- (۵) رسالۃ فی الادویۃ القلبیۃ ۔ للشیخ
- (۶) رسالۃ فی اعمار الادویہ ۔۔ للاندلسی ۔
- (۷) رسالۃ فی الاسامی ۔۔۔ نوح القمری

○ دادا صاحب کی دو کتابوں میں پہلی کتاب تدبیر الحوامل والصبیان فارسی ہے اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حوامل اور بچوں سے متعلق جتنے امراض اور انکی تدابیر ہو سکتی ہیں ان سب کا ذکر اس کتاب میں تفصیل سے کیا گیا ہے ۔ حاملہ کو ابتدائے حمل سے لیکر وضع حمل تک جو امراض ہو سکتے ہیں اور اس سلسلہ کی جو تدابیر اطباء کرام نے اپنے تجربات کے بعد لکھی ہیں ۔ ان

Marfat.com

سب کو اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح وضع حمل سے لیکر جس عمر تک بچہ صبی کہلاتا ہے اس وقت تک کی تمام تدابیر، امراض، ان کے اسباب و علامات اور ان کا علاج مرضعہ کے سلسلہ میں تمام تدابیر اور احتیاط کا اس کتاب میں ذکر ہے۔

موضوع کے لحاظ سے کتاب نہایت اہم اور نادر ہے حالانکہ ہمارے زود کثیر اطباء نے بھی اس موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن جامعیت کے لحاظ سے یہ کتاب بڑی نادر ہے۔

کتاب کا اصل مخطوطہ مؤلف علام کے قلم کا لکھا ہوا کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

کتاب کے آخر میں مرض موتی جھرہ سے تفصیلی بحث کی گئی ہے جس کا ذکر چیچک کے ذیل میں مذکور ہے۔ اس مرض کی حقیقت کیا ہے۔ یہ مرض کیوں پیدا ہوا اور کب سے پیدا ہوا۔ اس کی تدابیر کیا ہیں۔ مؤلف علام نے اس سب باتوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور اس کی تدابیر بھی بتائی ہیں بلکہ آپ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی ہے۔

○ دادا صاحب کی دوسری کتاب "نصاب الطب" منظوم اردو ہے، جو اپنی نوعیت کی واحد اور بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ طب کے طلباء اور مبتدیوں کے لئے بہت ہی مفید اور نافع نظر آتی ہے۔ آپ اس کا مطالعہ کریں گے تو اس قابل نظر آئے گی کہ اسے طبی نصاب میں داخل کیا جائے۔ بلکہ اسی مناسبت سے اس کا نام بھی "نصاب الطب" رکھا گیا ہے۔

اس کے مرتب میرے جد امجد حکیم قاضی عبد الحکیم صاحب ٹونکی المتوفی ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء ہیں۔ جو امروہہ کے مشہور طبیب حکیم علی حسن صاحب ٹونکی کے شاگرد رشید تھے۔ دادا کو اللہ تعالیٰ نے دوسری صلاحیتوں کے علاوہ فارسی و اردو، نظم و نثر میں تصنیف و تالیف کا بھی بڑا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ طب میں بھی آپ کی کئی تصنیفیں ہیں، جن میں سے بعض کا تعارف برادر محترم حکیم سید محمد احمد صاحب ٹونکی نے اپنے مقالوں میں پیش کیا ہے۔

کتاب ہذا کی افادیت کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے تو زائد نہیں ہوگا کہ یہ کتاب نہ صرف طلبہ اور مبتدیوں کے لئے مفید ہے بلکہ اطباء اور طب سے شغف رکھنے والے تمام حضرات کے لئے بھی اسی طرح مفید اور اہم ہے۔ اس لئے کہ اس میں طب کی اصطلاحات کو، طبی الفاظ کو اور مفردات و مرکبات کو اس بہتر انداز میں نظم کیا ہے کہ بعض اہم باتیں اس طرح زبان زد ہو جاتی ہیں جو کوشش

Marfat.com

نے پر بھی آسانی سے یاد رہیں)۔

ابتدا میں مؤلف علام نے ایک مفصل مقدمہ شامل کیا ہے جس میں سبب تالیف بیان کیا ہے اور اس میں اسی بات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر علم حکمت کا مختصر بیان ہے۔ علم طب کے مبدا سے بحث کی ہے۔ علم طب کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ پھر اپنے تلمذ کا ذکر کر کے اپنے اساتذہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نظم شروع ہوتی ہے۔

مقدمہ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ مؤلف نے اس نظم میں نصاب الصبیان کا طرز اختیار کیا ہے۔ لیکن اس طرز پر صرف ہدایات طبی، اقوال حکماء، مفردات اور دیگر ہی کو بیان کیا گیا ہے اور ہر باب میں چند مشہور و متعارف نسخے بھی نظم کئے گئے ہیں تاکہ ان کے اجزاء کو یاد رکھنے میں آسانی ہو۔

اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت چونکہ حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے اس لئے حروف کی مناسبت سے اٹھائیس باب مرتب ہوئے۔ پھر ہر باب کے لئے علیحدہ بحر کا بھی انتخاب کیا گیا اور ابتدا باب میں، وزن کر کے بھی بتایا گیا ہے۔

اس وقت ہر باب میں سے کچھ اختصار کر کے نمونۃً کچھ اشعار پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن سے مؤلف کی قادر الکلامی کے ساتھ ساتھ کتاب کی اہمیت کا اندازہ بھی سامعین کرام کو ہو سکے گا۔

باب الالف کی ابتدا کرتے ہوئے کتاب کو اس طرح شروع کیا گیا ہے۔

طب ہے مقصود علم و خدمت خلق خدا — نے لف خزانے امیروں کا تقرب مدعا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات — یاد کر وزن رمل اے گوہر بحر حیا

اصطلاحات و مفردات کا ذکر کرتے ہوئے ایارج فیقرا کے لئے لکھتے ہیں:۔

اِلّی اللہ و ایارج اشرف و مسہل دوا — تلخ و نافع مسہل و مصلح ایارج فیقرا

اس کے بعد ہی بقراط کے حوالہ سے اس کا نسخہ بھی دیکھئے، کس قدر مختصر اور جامع انداز میں نظم کیا گیا ہے:۔

حب بلساں عود بلسان مصطگی اور بالچھڑ — دار چینی ربع تگر کبر مضاعف، ایلوا

اصطلاحات کے سلسلہ میں مزید چند شعر اس باب کے سن لیجئے:۔

معنیٔ آتا ناسیا کے آیم و بہتر کتم — یا معقد یا دوا الذئب والماعز تا

Marfat.com

لفظ یونانی ہے ایلاؤس یہی تو ترجمہ ہے | ترجمہ اس کلمے رب ارحم عنایت کر خدا

اور سنئے :-

اسکتان ہر دو لب نرخ اختناق بول و براز | اطیبان اکل و جماع دا بردان صبح و مسا

باب الباء شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

رعونت اور حمق میں مبتلا ہے کیوں تو اے جوان | علوم منطق و طب سیکھ یہ ہیں جوہر ال

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن | ہزج سالم مثمن کی تو کر تقطیع ہے آ

اسی باب میں برشعثا کا نسخہ بحوالہ الشیخ الرئیس اس طرح لکھتے ہیں:-

ہے بزرالبنج و فلفل بس کیسر پانچ انیون دما | ہے عاقرقرحا سنبل فرفیون اک شہد ح

باب التاء اس طرح شروع ہوتا ہے:-

عروض و قافیہ سے گر نہیں ہے تو آگاہ | تری لیاقت علمی میں نقص ہے واللہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن | یہ بحر کہتے ہیں مجتث اسے سخن آگاہ

اسی باب میں تریاق اربعہ کا نسخہ اس طرح نظم کرتے ہیں:-

پھاق بید زراوند مدحرج حب الغار | عسل سہ چند بنا رکھ بوقت کار نگاہ

باب الجیم اس نصیحت سے شروع ہوتا ہے:-

اس وصیت پر کیا بقراط نے حکم عمل | حاملہ کو تو نہ دے دارو دے اسقاط حمل

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات | تو نصاب طب سے ہر دم یاد رکھ بحر رمل

اسی باب میں جوارش کے معنی اور جوارش مصطگی کا نسخہ کس بہتر انداز میں نظم کیا گیا ہے:-

گر جوارش کو کہیں تازی تو یہی لفظ ہے | اس کے معنی ہیں سخن تذکرہ سے منتقل

یا جوارش ہے معرب لفظ با ضم ترجمہ | اصل اس کا ہے گوارش ہے یہ قول منفصل

جیسے یہ نسخہ جوارش مصطگی کا مختصر | مصطگی رومی و ماء الورد و سکر یا عسل

باب الحاء میں کچھ نمونے دیکھئے:-

مفردات ادویہ سے تو نہیں واقف ذرا | پھر کہو تسلیم حکمت کو ترا کس

Marfat.com

نسخہ حب الشفا

نسخہ حب الشفا تخم دھتورہ زنجبیل — چین کی ریوند عرب کا گوند جدوار خطا

نسخہ حب قوقایا

حب قوقایا یعنی حب سر نسخہ عجیب — صبر وا فتنتین حنظل مصطگی سقمونیا

نسخہ حب شبیار

شبیار ورفیق اللیل یہ ہے حب صبر — اس کا وجہ تسمیہ لکھا نا ہے محقق رات کا

افتیمون و غاریقون ہلیلج کابلی — عود ہندی اسطوخودوس وایا رج فیقرا

نسخہ حب اسکندریہ

اسکندر مجرب واسطے مصروع کے — ایوا گوگل ہے یک یک ربع جز سقمونیا

الدال اس نصیحت اور کلئے سے شروع ہوتا ہے :۔

مچھلی، سرکہ چاول، پلے انار اک جا نہ کر — تجربہ اس کے ضرر پر ہے دلیل معتبر

فاعلاتن فاعلاتن — فاعلاتن فاعلات — ہے یہی بحر رمل گر شک ہے تو تقطیع کر

نسخہ دبید الورد

دارچینی حب بلسان لک طباشیر وتگر — زعفران قسط وزراوند اذخر دغافث اگر

بالجھڑ تخم کشوث دکاسنی تخم کرفس — سیل فوہ مصطگی درد عسل خالص مگر

الرا اس نصیحت سے شروع ہوتا ہے :۔

ملح ترش و شیریں خشک و تر کھانے کھا — کیونکہ ہے تکثیر الوان طبع کو حسرت فزا

اور روغن دیودار کے لئے لکھتے ہیں :

دیودار اک چوب قسم چیڑ روغن دیودار — ہے یہ پیلا تیل بادی موچ گھٹیا جوڑ کا

راہ کابل میں علی گیلانی اس کا مخترع — فیل خاصے کے جس دم کہ اکبر بادشاہ

دیودار وزرد چوب اصل سوس و دار ہلد — روغن کنجد دہ عوالنہ، آب شیریں انتہا

العادی ابتدا سنئے :۔

پہلے کرو نعت مطلب شافی مطلق کی ثنا — دل میں پڑھ آیت سُبحانک لاعلم لنا

Marfat.com

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن　　یاد کر وزن رمل پھر مجھے تقطیع سنا

باب الیاء کی نصیحت سنئے:۔

جس جگہ پانی سفر ہے اس کے ہیں اتنے مقام　　میوہ، باسی منہ، ریاضت، اول وبعد طعام

اسی باب میں مفردات کی تشریح کے چند شعر سنئے:۔

عود ہے نام اگر لکڑی یہ خوشبو دار ہے　　عود غرقی ہے سیہ، مائل بہ زردی عود خام

لکڑیاں لانبی ہیں عشبہ اور عرعر سرو کوہ　　عوسج اک پھل سرخ قسم بیر ہے عناب نام

عشق پیچاں، عشقہ اور لبلاب ہے مشہور میں　　عشق از حد درگذشتن در محبت والسلام

غرض اسی طرح حروف تہجا کی ترتیب پر ابواب قائم کر کے طبی اصطلاحات، مفردات اور مرکب نسخے بیان کئے گئے ہیں۔ جس قدر اس وقت بیان کئے گئے وہ مشتے از نمونہ خروارے کافی ہیں۔

نصاب الطب کا اصل نسخہ ناظم کتاب کا لکھا ہوا الحمدللہ محفوظ ہے۔ یہ کتاب ۳۶ مرکب نسخوں اور ۱۰۲۱ اشعار پر مشتمل ہے۔ ۱۳۱۱ھ کی تصنیف ہے اور ان دعائیہ اشعار پر اسے ختم کیا گیا ہے:

الٰہی انت بالرحم المحقق　　وانی بالخطیات المسلم

فاصلح سوء حالی واعف عنی　　ذنوبی، المؤخر والمقدم

مؤلف کتاب نے اسی طرز پر ایک کتاب "احکام الصلوٰۃ" کے نام سے فقہ میں نظم کی تھی جو مقبول ہوئی۔ ایک بار ہندوستان میں طبع ہوئی اور ایک بار پاکستان میں بھی۔ ابتدائی دور میں کرنال وغیرہ کے علاقوں میں داخل درس بھی رہی ہے۔ اس میں نماز کے احکام "نصاب الطب" کی طرح بہت اچھے انداز میں نظم کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس کی ایک مفصل شرح تیار کی۔ جس کا نام "کاشف الروایات" رکھا۔ اس میں احکام الصلوٰۃ میں ذکر کئے ہوئے تمام مسائل سے متعلق روایات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ شرح بھی مؤلف کے قلم سے لکھی ہوئی ہمارے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

Marfat.com

ب محمود فیاض (دھلی)

ٹونک کے کچھ مخطوطات

فرح نامہ جمالی: Ac.No.2268 ابوبکر المطہر بن ابی القاسم بن ابی سعید الجمالی معروف بالیزدی نے یہ
لف خود ان کے قول کے مطابق دس سال کی عمر میں تصنیف کی تھی۔ یہ کتاب نزہت نامہ کے مقابلہ میں تحریر کی اور فرح نامہ جمالی
کا نام رکھا۔ اس کتاب میں سولہ مقالات ہیں۔ جن میں آٹھ مقالات کی مختصر فہرست بھی تحریر کی ہے۔ تاکہ پڑھنے والا اس کو
انی سے پا سکے اور بقیہ آٹھ مقالات فہرست میں درج نہیں کئے ہیں۔ ان میں فلکیات اور تجربیات سے متعلق مضامین
نسخہ قدیم اور نایاب ہے۔ اس کے کاتب محمد بن ابراہیم الہروی نے شعبان ۹۵۵ ہجری میں اس کو مکمل کیا۔

شرح فصول بقراط: Ac.No.2226 حکیم ابوسہل سعید بن عبدالعزیز النیلی نے یہ شرح اس طریقہ
بھی ہے کہ شرح فصول بقراط مصنفہ جالینوس کا اختصار ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ابوبکر محمد بن زکریا رازی کے
ن کردہ نکات بھی آجائیں۔ ۱۱۶۵ھ سنہ کتابت ہے۔

فردوس الحکمۃ:۔ ابوالحسن علی بن ربن الطبری کی تصنیف ہے۔ طبرستان میں پیدا ہوئے۔ پہلے یہودی تھے بعد میں
لمان ہوئے۔ خلیفہ متوکل کے ندیموں میں سے تھے۔ اسی کے زمانے میں یہ کتاب تصنیف کی۔ موصوف طب میں محمد بن زکریا رازی کے
اد تھے اور خود اپنے والد کے شاگرد۔ موصوف نے اس کتاب کو سات نوع پر مرتب کیا جس میں تین سو ساٹھ باب ہیں۔
نہ کتابت تحریر نہیں ہے۔ کاتب کا نام کریم افضل لکھنوی ہے۔

بیاض نسخہ جات متفرقہ: فارسی۔ Ac.No.2246۔ حکیم امام الدین خان صاحب دہلوی کی بیاض ہے۔
موصوف نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک کے معالج خاص تھے۔ اس میں مختلف امراض سے متعلق نسخہ جات درج ہیں۔
ن کے علاوہ کشتہ جات وغیرہ کی تراکیب بھی ہیں۔ سنہ کتابت موجود نہیں ہے۔

تقویم الادویہ: عربی۔ Ac.No.2211 محمد بن علی الطبیب الاسفرائینی اس کے مصنف ہیں۔ اس
کتاب میں ادویہ و اغذیہ مفردہ کا بطور کل بیان کیا گیا ہے جو کہ باب اول پر مبنی ہے۔ باب ثانی میں ادویہ مرکب کا ذکر
ہے۔ ہر دوا کے خواص، منافع، نقصانات، متبادل و مصلحات کا ذکر ہے۔ موصوف آٹھویں صدی کے عالم تھے۔ ۱۰۹ھ کا
ا نسخہ ہے۔ کاتب کا نام نہیں ہے۔

●●

Marfat.com

ڈاکٹر سیدہ حمید اشرف
شعبۂ عربی، فارسی، اردو، دانشگاہ مدراس

گورنمنٹ کتبخانۂ مخطوطات مدراس کے کچھ اہم مخطوطات علم طب میں

مدراس میں فنِ طب کی طرف باقاعدہ توجہ حکیم احمد اللہ خاں کے دور سے ہوئی جو دہلی سے منتقل ہو کر مدراس میں مقیم ہو گئے تھے۔ یہ زمانہ امیر الہند والاجاہ اول والا کا زمانہ تھا۔ حکیم احمد اللہ خاں یہاں شاہی طبیب کی حیثیت سے تھے۔ اسی زمانہ میں یہاں مغل شہزادہ میرزا علی بخت اظفری نیز سلطانی سے فرار ہو کر ۱۲۱۲ھ میں مدراس آگیا تھا۔ وہ خود مختلف علوم و فنون کے ساتھ علم طب میں بھی اچھا دستگاہ رکھتا تھا۔ اُس نے مدراس میں طبیبوں کا مذاق اڑایا ہے لیکن حکیم احمد اللہ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ ان کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ وہ حکمت اور طبابت میں بے مثل ہیں۔ یہاں کے بعض اور اچھے اطبا کا بھی اس نے ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دہلی اور لکھنؤ کے بھی چند اچھے معاصر اطبا کا ذکر کیا ہے۔

علم طب میں حکیم احمد اللہ خاں کی کئی تصانیف ہیں۔ لیکن اُن کے صرف چند رسالے راقم الحروف کی نظر میں آسکے جو گورنمنٹ کتبخانہ مخطوطات مدراس میں محفوظ ہیں۔ کچھ کتابیں مخطوطات کی شکل میں دیوان صاحب باغ مدراس میں ہیں۔

حکیم احمد اللہ خاں کی چند تصانیف دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جس موضوع پر لکھتے ہیں اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ اختصار سے کام لیتے ہیں۔ ان کا مطالعہ وسیع ہے اور متقدمین کی کتابوں پر اُن کی نظر ہے۔ اس کے ساتھ حذاقت اور ذاتی تجربے نے ان کی تصانیف کو نہایت مفید بنا دیا ہے۔ مندرجہ ذیل رسالے اگرچہ مختصر ہیں لیکن نہایت جامع ہیں۔

(۱) نام مخطوطہ:۔ شفاء المجدور تعداد ورق ۲۶، فی صفحہ ۸ سطر، سائز ½۹x۵ فی سطر تقریباً دس الفاظ، خط نستعلیق، خوشخط، کتاب کرم خوردہ ہے لیکن کسی فارسی داں طبیب کی مدد سے اب بھی قابلِ استفادہ ہے۔ کیٹلاگ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب خاص جسمانی امراض پر ہے لیکن یہ درست نہیں

Marfat.com

ہے۔ یہ رسالہ صرف مرض چیچک پر ہے اور یہ نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

مصنف لکھتا ہے کہ اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ طلبا اس موضوع پر دوسری کتابوں سے بے نیاز ہو جائیں۔ وہ لکھتا ہے:-

"میگوید فقیر بیچاره امیدوار عفو خداوند بہمہ دان کہ جدری از امراض عام کثیر الوقوع بود، اراده نمود کہ احتیاج طالبان از کتب دیگر در استقصا ما لجدو رسمی بود، امید از جناب مجیب الدعوت آنکہ نزد ناظرین علم طب مروّج و مقبول گردد۔"

یہ کتاب چند فصلوں پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل علامات و اسباب و اقسام جدری کے بارے میں ہے، دوسری فصل حصبہ کے بارے میں، تیسری فصل جدری اور حصبہ کے علاج کے متعلق ہے۔

چوتھی فصل میں یہ بتایا گیا ہے کہ جدری اور حصبہ میں مریض کے اعضا مثل آنکھ، حلق، قلب، امعا کو کس طرح سے ضرر سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

پانچویں فصل در قلع آثار جدری یعنی چیچک کے داغ کے علاج میں ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ چیچک کا داغ مرض سے شفایاب ہونے کے بعد ایک سال تک علاج پذیر ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد قابل علاج نہیں۔

مصنف نے چیچک سے بچنے کے لئے جو طریقہ بتایا ہے وہ بالکل وہی ہے جو موجودہ دور میں چیچک کے ٹیکے کی شکل میں ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر یہ عبرت حاصل ہوتی ہے کہ اپنے علمی خزانوں کی طرف توجہ نہ دینے کے سبب ہم اس کے فائدوں سے کس قدر بے بہرہ رہ گئے اور یورپ والوں نے اس سے کتنا فائدہ اٹھایا ورنہ کم از کم چیچک کی ہلاکت سے بہت پہلے لوگوں کو بچایا جا سکتا تھا۔ مصنف لکھتا ہے کہ ٹیکہ کا طریقہ حفظ ماتقدم کے لئے بھی ہے اور عقل سلیم اس کا انکار نہیں کر سکتی۔ یہاں مصنف کے الفاظ نقل کیے جاتے ہیں۔

"فاضل گیلانی در شرح قانون فرموده کہ اہل رستاق را برای جدری معالجات مجرب است کہ قبول و انکار او از صفحہ ارباب عقول سلیمہ نباشد مثل آنکہ حین جدری بعضی یا صبیہ ظاہر شود دیگر از بایستہ گردند ذات ای ابدان ہای او میتگافتند ماہیت ادرای باطنی فعل صحیحہ دیگر کہ جدری باز بروز نکرده قریب رشح می مالند و در آنجا چند سوزن محکم زنند تا کہ آن ماہیت بر رطوبات باطنی جلد او مختلط شود پس بعد ساعات قلیل بروز حمی ظاہر میگردد و از جدری عدد قلیلی در آن موضع در سایر بدن بروز میکند و بچہ عالم صحت می یابد"۔

Marfat.com

مصنف نے ایک تدبیر اور لکھی ہے، جو یہ ہے :-

"و از آن جملہ آنست کہ میگیرند ہفت دانہ برنج و میرسانند آنرا بہ بدن طفل مجدور و روز در پارچہ کہنہ بستہ بر گردن طفل صحیح کہ ہنوز جدری نہ بر آوردہ می آویزند پس از تپ میکند، تپ خفیف و موافق عدد دانہ ہای برنج دانہ ہای جدری سلیم بر می آید و در ایام قلیل صحت می یابد۔"

مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے نظریہ کے مطابق ٹیکہ کا طریقہ یہاں ان میں زیادہ عیاں ہے۔ دوسرے یہ کہ ٹیکہ اسکو لگانا چاہیے جس کو چیچک نہ نکلی ہو یعنی جس کو ایک بار چیچک نکل چکی ہو وہ پھر چیچک کے خطرہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ تیسرے گردن میں چاول لٹکانے سے چیچک کے دانے چاول کے مطابق ہوں گے۔ لیکن ان باتوں کی تصدیق اور ان میں مزید اصلاح تجربہ سے کی جا سکتی تھی اور پہلے نظریہ پر عمل کرکے آج چیچک پر قابو پا لیا گیا ہے۔

مصنف نے چیچک کی مختلف علامات اور ان کے علاج کے جو طریقے بتائے ہیں، وہ آج بھی بہت مفید ہو سکتے ہیں کیونکہ اگرچہ چیچک کا تقریباً خاتمہ ہو چکا ہے لیکن خسرہ اور اس کی دوسری شکلیں پائی جاتی ہیں اور یونانی طریقہ علاج ان کے لیے زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

(۲) نام کتاب :- تحقیق البحران

مصنف حکیم احمد اللہ خاں - تعداد صفحات ۴۲، فی صفحہ ۱۳ سطر۔

سبب تالیف یہ بتایا ہے کہ بحران کو طب میں نہایت درجہ اہمیت حاصل ہے اور اس موضوع پر مصنف کی نظر سے قدوۃ المتاخرین حکیم محمد ارزانی کی کتاب نظر سے نہیں گذری تھی اس لیے اس موضوع پر شرح و بسط کے ساتھ یہ رسالہ ترتیب دیا اور نواب محمد علی خاں امیر الامراء ذوالجاہ کے نام معنون کیا۔

(۳) نام کتاب رسالہ فی تحقیق النبض ، مصنف حکیم احمد اللہ خاں

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے نبض پر ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت جامع رسالہ ہے

(۴) نسخہ جات

تاریخ کتابت سنہ ۱۲۳۲ھ، صفحات ۱۶۴، سائز "۷×"۱۱، فی صفحہ ۱۹ سطر

کتاب کا اصل نام نہیں لکھا ہے۔ ورق ۲ پر اطریفل زمانی کے تحت لکھا ہے کہ "تالیف حقیر کہ مسمّیٰ

Marfat.com

اسم والد خود ساختہ" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف مشہور حکیم زمانی کے فرزند ہیں۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ بہت سے اطبا کے تجربات اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔

حکیم میر محمد ہادی، حکیم فضل علی، حکیم نواب علوی خان، حکیم عماد الدین محمود، حکیم نواب معتمد الملک حکیم میر محمد ہادی پدر محمد ہاشم، حکیم کمال الدین حسین شیرازی، حکیم میر محمد ہاشم مصنف جامع الجوامع، حکیم غلام امام تقی ذکی، حکیم [illegible]۔

(۵) **ریاض الطب**، مصنف محمد رضا الطبیب، تاریخ تصنیف ۱۰۹۶ھ (۱۶۸۰ء)

تاریخ کتابت ۱۱۹۲ھ، صفحات ۱۵۰، فی صفحہ ۱۵ سطر۔

مصنف ابتدا میں لکھتا ہے کہ میں نے بعض نسخہ جات کا ذکر کیا ہے جنکو تجربہ کے بعد نافع پایا ہے۔ اس میں سر سے پاؤں تک سبھی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مصنف کے آخر عمر کی تالیف ہو سکتی ہے۔

(۶) **زبدۃ قوانین العلاج** مصنف محمد بن علاء الدین بن ہبۃ اللہ سبزداری صفحات ۱۹۰، فی صفحہ ۱۲ سطر ہے خط نستعلیق۔

یہ کتاب ۱۰۷۱ھ میں لکھی گئی۔ پیش نظر نسخہ ۱۱۰۱ فصلی میں مکمل ہوا۔ کتاب امراض و علاج پر ہے۔ ۱۴ ابواب پر مشتمل ہے۔

(۷) **تشخیص الامراض** مصنف لاری الموسوی، صفحات ۴۷۰، فی صفحہ ۱۷ سطر، خط نستعلیق۔ اس میں بعض امراض کے اسباب و علاج بتائے گئے ہیں۔

(۸) **کتاب الطب** مصنف یونس بیگ، صفحات ۱۰۸، فی صفحہ ۱۷ سطر، خط نستعلیق

مصنف کی تحریر کے مطابق ایسا معلوم پڑتا ہے کہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ (۱) تشریح الاعضاء مصوّر (۲) امراض و علاج (۳) آلات جراحی و طبابت۔ لیکن تیسرا حصہ اس مسودہ میں نہیں ہے۔ آخر کے صفحات بیاض ہیں۔

مصنف کے دعوے کے مطابق یہ تنہا کتاب ایسی ہے جس میں یونانی، کلدانی اور لیٹن سے ترجمہ کیا گیا ہے اور متقدمین میں سے کسی نے بھی ان زبانوں کے ماخذ سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔

Marfat.com

(۹) جامع الفوائد:

مصنف یوشع بن طبیب، صفحات ۱۵۸، فی صفحہ ۱۳ سطر، خط شکستہ

یہ کتاب امراض و علاج میں ہے۔ مصنف خوش گو شاعر معلوم ہوتا ہے۔ ہر مرض کے علاج کے لئے پہلے جو نسخہ تجویز کرتا ہے اس کو رباعی یا قطعہ میں لکھتا ہے۔ پھر اسے نثر میں بھی بیان کرتا ہے۔ غالباً مقصد یہ ہوگا کہ اس کے نسخے زبان زد ہو جائیں۔ رباعیاں صاف اور رواں ہیں۔

(۱۰) خلاصۃ التجربات:

صفحات ۱۸۲، فی صفحہ ۱۰ سطر، خط نستعلیق

اس میں وہ نسخے دیئے گئے ہیں جو اطباء کے تجربات سے رہے ہیں اور سارے نسخے مرکبات ہیں

(۱۱) زبدہ منظومہ:

صفحات ۴۸، فی صفحہ ۱۵ سطر، خط نستعلیق

یہ کتاب خواجہ محمد پارسا کے مزار کے جوار میں لکھی گئی۔ تاریخ کتابت یکشنبہ صفر ۱۱۰۷ھ پایان کتاب یہ ترقیمہ ہے:۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم

کتبہ العبد ناصر محمد بن خواجہ محمود دیوان الطرزی۔

گمان ہوتا ہے کہ ناصر محمد ہی اسکا مصنف ہے[۱]

یہ رسالہ بالخصوص آنکھ کی بناوٹ، حفاظت اور اس کی بیماریوں کے علاج میں ہے۔ کتاب منظوم ہے۔ مصنف نے کتاب کا مقصد یہ بیان کیا ہے تاکہ لوگ بالعموم اپنی آنکھوں کی حفاظت کر سکیں اور اگر آنکھ میں کوئی مرض لاحق ہو جائے اور فوری طور پر کوئی معالج دستیاب نہ ہو سکے تو ان دواؤں اور تدبیروں کو کام میں لائیں۔

منظوم لکھنے کا سبب یہ ہے کہ تاکہ لوگوں کو آسانی سے تدبیر و علاج زبان زد ہو سکے اس میں بعض ان امراض کے علاج بھی درج ہیں جن کے سبب آنکھوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ آخر میں یہ بھی بتایا

---

[۱] فہرست مخطوطات مدراس لائبریری میں اس کے مصنف کا نام شاہ علی بن سلیمان کمال لکھا ہے۔

Marfat.com

ن حالات میں آنکھ کے علاج میں توقف کرنا چاہیئے۔

(۱۲) جامع الاشیاء

مصنف نور محمد خراسانی و حکیم باقر حسین، صفحات ۲۰۸، فی صفحہ ۱۹ سطر

ملک ہند میں انگریزوں کو یہاں کے پھلوں، پھولوں، جانوروں وغیرہ کے جاننے کی خواہش ہوئی اور انگریزوں نے نواب غلام غوث خاں سے ایسی کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔ نواب والاجاہ کے معتمد عظیم نواب عتماد خاں بہادر نے اس کام پر رضا صاحب المخاطب بحکیم باقر حسین خاں بہادر کے سپرد یہ کام کیا۔ انھوں نے کتاب لکھ دی مگر مرتب شکل میں نہ تھی۔ مواد بے ترتیب تھے۔ اس درمیان ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد یہ کام نور محمد خراسانی کے سپرد ہوا۔ انھوں نے اس کی ترتیب و تکمیل کی۔ کہیں کہیں کتاب ہی حکیم باقر حسین نے سپرد کیا۔ پھلوں اور جانوروں کے طبی خواص بھی بیان کئے ہیں۔ مثلاً چوہے کے شکم کو چاک کرکے گرم گرم مارگزیدہ یا کثرم گزیدہ کے عضو گزیدہ پر لگا دیا جائے تو زہر کھینچ لیتا ہے۔

(۱۳) طب سراجی: مصنف حکیم کمال الدین

صفحات ۴۲، فی صفحہ ۱۲ سطر، نہایت کرم خوردہ ہے

۱۱۷۷ھ میں نواب انورالدین خاں کی خدمت میں لکھ کر یہ رسالہ پیش کیا گیا۔ یہ مختصر رسالہ عام بیماریوں کے علاج پر مشتمل ہے۔ اکثر ایک مرض کا ایک ہی علاج علامت کے مطابق بتایا ہے۔ اس سے قیاس ہوتا ہے کہ مصنف نے وہی علاج بتایا ہوگا جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ مؤثر تھا یا یہ کہ بے ضرر ہوگا۔

(۱۴) تحفۂ خانی:

مصنف محمود بن محمد عبداللہ بن عبیداللہ بن محمود، صفحات ۲۴، فی صفحہ ۲۲ سطر، خط نسخ۔

مصنف ۹۰۲ھ میں شیراز گیا جہاں جلال الدین دوانی سے کلام، حکمت اور حدیث پڑھی اور مولانا علاؤالدین محمود سے طب سیکھی، خصوصاً ان کتابوں کا نام لیا ہے جو انھوں نے استاد سے پڑھیں:

کلیات قانون، شرح موجز مولانا نفیس، ایضاح، مجربات علاج طاہر محمود سبزواری، تشریح جالینوس۔

اس کتاب کو ابوالغازی سلطان سعید بہادر خاں کے نام سے معنون کیا ہے۔

(۱۵) طب فریدی: صفحات ۲۲۳، فی صفحہ ۱۵ سطر، خط نستعلیق

Marfat.com

سرورق پر تاج الامراء نواب محمد علی والاجاہ کی مہر ہے۔ سرورق ہی پر کسی نے کتاب کا نام طب
شہریاری لکھدیا ہے۔ ممکن ہے کتاب کے اندر کہیں یہ نام ہو۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر مرض کا علاج مفردات سے کیا گیا ہے اور ایک ہی
مفرد دوا کا اندرونی اور خارجی استعمال بتایا ہے۔

(۱۶) مختصر الطب:

صفحات ۱۸۸، فی صفحہ ۱۵ سطر، خط نسخ، نام کاتب احمد بن ابی بکر محمد الکاتب
اس کی کتابت ۸۸۲ھ میں ہوئی۔ اس میں صحت کے اصولوں، بیماریوں کے اسباب اور
علاج پر بحث ہے۔

Marfat.com

جناب رئیس نعمانی ۔ لکھنؤ

کتب خانہ شبلی نعمانی دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طبی مخطوطات

کتب خانہ شبلی نعمانی میں مختلف علوم سے متعلق مختلف زبانوں کی موجودہ کتابوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے، جن میں پونے چار ہزار خطی نسخوں کا گرانقدر ذخیرہ بھی شامل ہے۔ موجودہ مخطوطات کی زبان دار تقسیم اس طرح ہے: عربی مخطوطات ۲۰۰۶، فارسی مخطوطات ۱۵۱۷، اردو مخطوطات ۲۲۶ (کل تعداد ۳۷۴۹)۔

فارسی مخطوطات

مکررات کو حذف کرنے کے بعد فارسی زبان میں موجودہ مخطوطات طبیہ کی تعداد ۴۴ ہے جن کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: اول، ان کتابوں کے خطی نسخے جو طبع ہوچکی ہیں ان کی تعداد ۱۵ ہے۔ یہاں ان میں سے چند کا ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے کہ مطبوعہ ہونے کے باوجود کمیاب ہیں۔ اس صورت میں اگر کوئی طبی ادارہ یا اسکالر ان میں سے کسی کو ایڈٹ کرکے شائع کرنا چاہے تو اس کو معلوم رہے کہ اس کا نسخہ کتب خانہ شبلی میں بھی موجود ہے اور بہرحال اس کا قوی امکان ہے کہ وہ نسخہ تمام مطبوعہ اور خطی نسخوں سے زیادہ صحیح ہو۔ ایسی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اختیارات بدیعی از علی بن حسین انصاری معروف بہ زین العطار متوفی ۸۰۶ھ، مکتوبہ ۱۰۹۷ھ

۲- اختیارات قاسمی (طب قاسمی = طب فرشتہ) از محمد قاسم استرآبادی ثم ہندوستانی معروف بہ فرشتہ متوفی بعد ۱۰۱۵ھ، مکتوبہ ۱۰۷۹ھ

دوسری قسم میں وہ خطی نسخے شامل ہیں جو راقم کی معلومات موجودہ کی حد تک ہنوز کہیں طبع نہیں ہوئی ہیں، ان کی کل تعداد ۲۹ ہے۔ ان کے تین گروپ بنائے جاسکتے ہیں:

(الف) مجہول المؤلف اور غیر موسوم بیاضیں اور رسائل:

۱/۴۱ سفینہ طب - ۸۳ اوراق مختلف سطور، نستعلیق خوش خط قبل ۱۲۲۰ھ۔ بگمان غالب اس نسخہ

Marfat.com

پر کسی باذوق شخص نے یہ عنوان مطلقاً بیاض کے معنی میں لکھ دیا ہے ۔ یہ بیاض عبدالغفور شرالندوی کے زیر استعمال رہی ہے ۔ شرر کے ۱۳۲۰ھ کے دستخط اس پر موجود ہیں ۔ عام طبی کتابوں کی ترتیب سے نسخے درج ہیں، لیکن زیادہ تر نسخے امراض باہ سے متعلق ہیں ۔

ابتدا :۔ "اللہ ۔ باب اول در صداع و شقیقہ و ....." انتہا :۔ " .... نسخہ حب الشفاء .... بقدر مزاج بخورند" ۔

۳ ۔ ۱۷ تجربات عمدۃ العصر ۔ ۲ اوراق، مختلف سطور، معمولی نستعلیق خط کسی عمدۃ العصر کی دو ورق کی بیاض ہے ۔

ابتدا :۔ " بنا بر بواسیر مجرب است ...." انتہا :۔ " .... بیا رد خراطین .... آزمودہ است"

۳ ۔ ۱۸ رسالہ .... ۔ ۱۰۷ اوراق، ۱۵ سطور، معمولی نستعلیق خط قبل ۱۲۹۲ھ ۔ شروع میں بغیر کسی عنوان کے امراض سر کے نسخے ہیں، پھر ۴ فصلوں میں امراض چشم و گوش و دہان و بینی کا علاج درج ہے ۔ آخری (پانچویں) فصل کا عنوان ہے "در امراض سینہ تا بزانو" مولف نے خود کو مولوی امیر علی کا شاگرد لکھا ہے ۔ کتاب میں مولوی امیر علی کے علاوہ ۱۵ دوسرے علماء و اطباء کے نام بھی ملتے ہیں جن کی بیاضوں سے یہ نسخے ماخوذ ہیں ۔ ان میں مولوی احمد جونپوری، سلامت علی خان جونپوری، تراب علی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ۔ رسالہ آخر سے ناقص ہے ۔

ابتدا :۔ "برای دفع درد سر و تپ و نزلہ و ...." انتہا ۔ ".... ایضاً پوست خشخاش ...."

۴ ۔ ۱۹ رسالہ .... ۔ ۸۹ اوراق، ۱۱ تا ۱۵ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط، عام طبی کتابوں کی ترتیب کے مطابق ۲۰ ابواب پر مشتمل ہے ۔ آخر میں کاتب نے لکھا ہے "تمام شد نسخہ شفائی خانصاحب" لیکن حکیم مظفر بن محمد شفائی اور حکیم فضل علی شفائی کے جو کتب و رسائل میری دسترس میں تھے اس کے ابواب و عبارات ان سے نہیں ملتے ۔ (ممکن ہے حکیم شفائی شاہجہاں پوری ثم حیدرآبادی متوفی ۱۲۵۷ھ کا کوئی رسالہ ہو)

ابتدا :۔ "باب اول در امراض سر و دماغ و ...." انتہا :۔ ".... حصبہ و جدری .... علاج اقسام دیگر در کتب مبسوط است"

۵ ۔ ۲۰ رسالہ .... ۔ ۷۱ اوراق، ۱۸ سطور، نستعلیق طفلانہ ۱۲۶۴ھ ۔ ۱۲ فصلوں پر مشتمل ہے ۔ ۹ فصلیں عام طبی کتابوں کی ترتیب کے مطابق، باقی تین فصلوں میں جراحات، دفع زہر، اور متفرق دواؤں کا بیان ہے

Marfat.com

ابتدا :۔ "فصل در امراض راس یعنی درد سر و سرسام و...." انتہا :۔ "....برای قوت باہ و ...... از سلطان سکندر راست "

۶-۲۱ رسالہ .... ۵۷ اوراق ، ۲۰ سطور ، نستعلیق شکستہ آمیز خط ، طبی کتب کی عام ترتیب کے مطابق ۱۹ ابواب پر مشتمل ہے ۔ آخر میں متفرق نسخے ہیں ۔

ابتدا :۔ "باب اول در امراض راس : صداع حار ، گل بنفشہ ...." انتہا :۔ "....صدف صاف و.... باریک نمودہ غازہ سازند"

۷-۲۲ رسالہ .... ۷ اوراق ، ۱۱ سطور ، نستعلیق شکستہ آمیز خط ۔ کسی کتاب یا رسالے کا اول و آخر سے ناقص صرف درمیانی حصہ ہے ۔

ابتدا :۔ "..... نوع دیگر برای عنین نوشتہ شد فی الحال تماشہ بیند ..."

انتہا :۔ "..... ... کہ از کار رفتہ باشد .... از ترشی و بادی پرہیز کند ..."

۸-۲۳ مطب .... ۱۴۸ اوراق ، مختلف سطور ، نستعلیق شکستہ آمیز خط ۔ ابواب و فصول کی سرخیوں کے بغیر ورق ۱۰۵ تک عام طبی کتابوں کی ترتیب ہے ، اس کے بعد غیر مرتب ، مختلف امراض کے نسخے درج ہیں ۔ آخر سے ناقص ہے ۔

ابتدا :۔ "صداع حار سازج کہ از گرمی آفتاب و .... پیدا شود ...." انتہا :۔ "..... امراض دماغی بلغمی ، منضج دھند ...."

۹-۲۴ نسخہ ہای متفرقہ ۲۱ اوراق ، مختلف سطور ، نستعلیق شکستہ آمیز خط

ابتدا :۔ "نسخہ معجون دافع بلغم و رطوب ...." انتہا :۔ "..... برزیستی انقدر نباید مردان"

۱۰-۲۵ یادداشتہای پراگندہ ۳ اوراق ، مختلف سطور ، معمولی نستعلیق خط ۔

ابتدا :۔ "ترکیب قایم کردن سیماب ...." انتہا : "....نسخہ برای جریان ...... از ترشی و بادی پرہیز نماید"

(ب) معروف اطبا کی بیاضیں اور معمولات مطب

۱-۲۶ انتخاب بیاض عبدالحی ۔ ۲۳ اوراق ، ۱۷ تا ۲۰ سطور ، نستعلیق شکستہ آمیز خط قبل ۱۳۲۱ھ انتخاب کرنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا ، سرورق پر "انتخاب از بیاض حکیم عبدالحی مدظلہ" لکھا ہے ۔ حکیم

Marfat.com

عبدالحی ۱۳۴۱ھ تک بقید حیات تھے۔

ابتدا :۔ "صداع حار: پوست بارتمرہندی...." انتہا :۔ "..... شراب گندھک آمیختہ چون سازند"

۲-۲۷ بیاض عبدالحی - ۱۳۲ اوراق، مختلف سطور، نستعلیق و شکستہ آمیز خط قبل ۱۳۴۱ھ - مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے والد حکیم سید عبدالحی حسنی رائے بریلوی متوفی ۱۳۴۱ھ کی خود مولف کی دست نویس بیاض ہے اس کی غیر منظم ترتیب میں مجربات حکیم قدرت اللہ و امیر اللہ، رسالہ عطری خان، بیاض نواب صدیق حسن خان قنوجی اور بالخصوص حکیم محمد اعظم خان رامپوری متوفی ۱۳۲۰ھ کی کتاب محیط اعظم سے مدد لی گئی ہے۔ حکیم عبدالحی کے اپنے بعض مجربات بھی شامل ہیں:

ابتدا :۔ "انتخاب از تجربات حکیم قدرت اللہ و امیر اللہ...." انتہا :۔ "..... در امراض ..... ایں ہمہ ادویہ اسہال میکنند"

۳-۲۸ بیاض مجربات - ۵۵ اوراق، ۱۷ سطور، نستعلیق خوش خط - یہ اصلاً حکیم مولوی امجد علی (کاکوروی متوفی ۱۳۳۳ھ؟) کی بیاض ہے جس میں انھوں نے اپنے اساتذہ اور دیگر اطباء کے مجربات جمع کئے تھے۔ یہ بیاض غیر مرتب تھی، بعد میں حکیم امجد علی کے ایک عزیز شاگرد حکیم چودھری قیام الدین نے استاد کے حکم سے اس کو مرتب کیا۔ موجودہ نسخہ آخر سے ناقص ہے اور امراض الرأس سے امراض مثانہ تک پر مشتمل ہے۔

ابتدا :۔ "الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ .... امابعد بندۂ مسکین .... بگویم کہ...."
انتہا :۔ "برای تقرحہ قضیب .... حبوب بقدر کنار دشتی ...."

۴-۲۹ مطب حکیم حیدر حسین - ۲۲۶ اوراق، ۱۴ تا ۱۸ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط - حکیم حیدر حسین نقوی رائے بریلوی متوفی ۱۲۵۷ھ کے معمولات مطب کا غیر مرتب مجموعہ ہے - آخر کے ۵ اوراق میں کسی دوسرے طبیب کے متفرق نسخے درج ہیں۔

ابتدا :۔ "معجون برای کثرت احتلام و سوء مزاج حار...." انتہا :۔ "..... معجون سنگدانہ ..... مقدار شربت ۹ ماشہ"

۵-۳۰ مطب حکیم محمود خان - ۱۰۰ اوراق، ۱۷ تا ۲۰ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط - مسیح الملک

Marfat.com

حکیم اجمل خاں کے والد حکیم محمود خان بن حکیم محمد شریف دہلوی جو خود بھی معروف طبیب تھے، ان کے معمولات مطب کا آخر سے ناقص مجموعہ ہے۔ غالباً اصل بیاض کے چند ابتدائی اوراق ہیں۔

ابتدا :- "ا۔ برای نزلہ حار و درد سرد ...." انتہا :- "... ۱۲۶۔ روغن برای فالج ؛ قسط، فلفل ...."

۱-۳۱ معمولات حکیم یعقوب - ۹ اوراق، ۱۸-۱۹ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط - حکیم محمد یعقوب کشمیری ثم لکھنوی متوفی ۱۲۸۶ھ کے معمولات مطب کا مختصر سا مجموعہ ہے۔ حکیم یعقوب صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ کے معروف طبیب تھے اور تیرہویں صدی ہجری کے نصف آخر کے اکثر اطبائے لکھنؤ کے استاد تھے

ابتدا :- "روغن برای دمازی مو و ...." انتہا :- "... جب سل .... درد ہن دارند"

(ج) مرتب و منضبط تالیفات :

۱-۳۲ تحفۃ الاطبا (فن چہارم) ۱۷۰ اوراق، ۱۷ سطور، معمولی نستعلیق خط ۱۱۹۱ھ - یہ شیخ احمد قنوجی متوفی بعد ۱۱۲۸ھ کی ضخیم منظوم طبی تالیف تحفۃ الاطبا کا صرف ربع چہارم ہے، اس میں ۷ باب ہیں:
۱- ذکر اجناس حمیات ۲- در اورام و بثور ۳- در امراضی کہ بر ظاہر جلد و سایر اعضاء پدید آید ۴- در آنچہ تعلق بہ زینت دارد ۵- فی علل الاظافیر ۶- در کسر و خلع -

ابتدا :- فن رابع در امراضی کہ مخصوص بعضو دون عضو یا شد، فن رابع ز چار فن کتاب
متضمن بود بچند ابواب
انتہا :- .... آمد اندر و لم ز غیب سرور
رنج کردم ز نظم شافی دور"

۲-۳۳ ترجمۂ رسالۂ ابن سینا - ۴۹ اوراق، ۱۵ سطور، نستعلیق خوشخط ۱۱۹۹ھ - یہ شیخ الرئیس ابو علی حسین بن عبداللہ ابن سینا متوفی ۴۲۸ھ کے عربی رسالے "دفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیۃ" کا فارسی ترجمہ ہے مترجم مجہول ہے اور یہ ترجمہ شیخ حسین انصاری کے معلوم ترجمے سے الگ اور اس سے بہتر ہے۔ رسالے کا موضوع آب و ہوا، ماکولات و مشروبات، حرکت و سکون، احتباس و استفراغ وغیرہ کے مضر اثرات سے بچنے کی تدابیر ہے۔

ابتدا :- "افتتاح سخن سزاوار بنام حکیمی است کہ ...." انتہا :- ".... وللہ عاقبۃ الامور وصلی اللہ علی .... اجمعین"

Marfat.com

۴-۳۴ خلاصۃ الطب - ۷۶ اوراق ۱۴-۱۵ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط ۱۲۲۰ھ - حکیم احمد کرتپوری ثم دہلوی ثم لکھنوی متوفی بعد ۱۱۷۷ھ کی تالیف ہے۔ دو بابوں اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ پہلا باب "اسباب ستۂ ضروریہ" سے متعلق ۶ فصلوں میں منقسم ہے دوسرا باب "حفظ صحت اعضای رئیسہ از سر تا پا" سے تعلق رکھتا ہے اس میں ۱۶ فصلیں ہیں۔ ضمیمہ اناج، روئی، پھل اور گوشت کی مختلف قسموں اور معالجات کے بیان میں ہے جو ۷ فصلوں پر مشتمل ہے۔

ابتدا :- "حمد نا متناہی و مدح کما ہی مر احدی را است کہ از بحث احدیت متجلی گشتہ ...."

انتہا :- "..... نمک اقسام است ..... و چسپیدگی بلغم بزداید و دہن را صاف نماید"

۴-۳۵ شفاء الصبیان - ۵۹ اوراق، ۱۴ سطور، معمولی نستعلیق خط ۱۲۶۸ھ حکیم محمد اکبر ارزانی متوفی ۱۱۳۰ھ کی تالیف ہے۔ کتاب دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مقالے میں ۶ فصلیں ہیں جن کا موضوع تدبیر حمل سے ایام شیر خوارگی تک ہے۔ دوسرے مقالے میں ۵۴ فصلیں ہیں اور ان کا موضوع "امراض اطفال و علامات و معالجات آن" ہے۔

ابتدا :- "این رسالہ از بیماری طفلان مرتب گشت ...." انتہا :- "..... و بقولی پرہیز شش ماہ از ..... کہ مبادا ... شکم عارض شود"

۵-۳۶ صحۃ الانسان - ۱۸ اوراق، ۲۰-۲۱ سطور، معمولی نستعلیق خط۔ کسی انگریزی رسالے کا فارسی ترجمہ ہے جو انگریزی نہ جاننے والے عیسائی لڑکوں کی تعلیم کی غرض سے ترتیب دیا گیا ہے۔ مؤلف اور مترجم دونوں کا احوال اور اصل رسالے کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ یہ رسالہ ۱۹ فصلوں پر مشتمل ہے جن میں مختلف قسم کے ورموں اور زخموں کے علاج بیان کئے گئے ہیں۔

ابتدا :- "الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر المنجین ...." انتہا :- "..... و از صفراو اکثر زیادہ حدت میکند، واللہ اعلم بالصواب"

۶-۳۷ طب صدیقی - ۶۷ اوراق، ۱۱ تا ۱۴ سطور، معمولی نستعلیق خط ۱۱۸۳ھ - حکیم ابوبکر صدیقی ناگوری متوفی بعد ۱۰۲۴ھ کی منظوم تالیف ہے۔ کتاب ۱۱۹ عنوانات پر مشتمل ہے۔ دیباچے کے بعد نعت رسول اور منقبت خلفائے راشدین رض ہے، اس کے بعد امراض کی مہینوں سے نسبت کا ذکر ہے، پھر عام کتابوں کی ترتیب پر امراض و معالجات نظم کئے گئے ہیں، آخر میں امراض اطفال کا ذکر ہے۔ معالجات

Marfat.com

کے سب ویدک طب سے ماخوذ ہیں۔

ابتدا :- "کشایم زبان را بحمد حکیم
کہ از دست خلاق عرش عظیم
...."

انتہا :- ".... دہد یک مثقال بآبش اگر
ز دیبہ نماند بہ تن او اثر"

۷-۳۸ طب مصطفوی (مقالۂ چہارم) ۱۰۶ اوراق، ۱۹ سطور، معمولی نستعلیق خط۔ حکیم غلام مصطفی متوفی ...... کی تالیف ہے۔ یہ اس کتاب کا مقالۂ چہارم ہے جس کو مؤلف نے ۲۸ کتابوں پر تقسیم کیا ہے، پھر ہر کتاب میں ابواب کی تقسیم ہے۔ پہلی کتاب امراض سر کے بیان میں ہے، اس میں ۲۰ ابواب ہیں۔ دوسری کتاب امراض چشم سے متعلق ہے اور اس میں ۱۲ ابواب ہیں۔ زیر نظر نسخہ صرف اسی کتاب دوم کے باب سوم کے آغاز تک ہے۔ تمام ابواب میں مزید ذیلی تقسیم فصل کے عنوان سے کی گئی ہے۔ زبان مؤلف کے ہندوستانی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

ابتدا :- "المقالۃ الرابعۃ من طب مصطفوی فی المعالجات و درایں مقالہ ہشت کتاب اند...."

انتہا :- "....باب سوم (از کتاب دوم) در امراض طبقہ نحیفہ لطیفہ عنبیہ کہ...."

۸-۳۹ قرابادین اسلمی - مولانا حکیم عبدالحی حسنی کے دادا کے چچازاد بھائی حکیم سید محمد اسلم حسنی نصیرآبادی متوفی ۱۲۷۶ھ کی تالیف ہے، آخر سے ناقص ہے۔

ابتدا :- "(آسو) پوست نعیل پوست کنار صحرائی...." انتہا :- "....حرف الشین .... (شربت) کیوڑہ .... موافق ترتیب شربت سازند...."

۹-۴۰ طب کیمیا و کیمیای باسلیقا - یہ دو رسالوں کے ترجمے کا مجموعہ ہے جو عام طور پر کیمیای باسلیقا کے نام سے فہرستوں میں درج ہے۔ یہ دونوں رسالے کسی دوسری زبان سے پہلے عربی میں ترجمہ ہوئے تھے، پھر فارسی میں ترجمہ کئے گئے۔ پہلے رسالے کا مؤلف براکلسوس ہے اور دوسرے کا فردیوس ہے۔ مترجم کا نام زین العابدین طباطبائی ہے جو مشہد سے ہجرت کر کے ہندوستان آگیا تھا اور ۱۱۸۸ھ کے بعد وفات پائی۔ یہ فارسی ترجمہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلے جزو میں ایک مقدمہ اور چار مقالے ہیں جن میں امور طبیعیہ سے بحث کی گئی ہے، دوسرے جزو میں معالجات جزئیہ و کلیہ بیان ہوتے ہیں، تیسرا جزو جو مترجم نے ذخیرہ اسکندری سے اقتباس کر کے اضافہ کیا ہے اکاسیر و تریاقات وغیرہ کے متعلق ہے۔

Marfat.com

ابتدا :- "سپاس و ستائش بیرون از حد فہم و حواس .... مرآفریدگار مبدع .... روا است

انتہا :- "..... و این است آخر کتاب ..... کردر اواسط ۱۱۸۸ باتمام رسانید"

۱۰-۴۱ گنج باد آور د صاحب قرانی - ۱۳۷ اوراق، ۱۰ تا ۲۰ سطور، نستعلیق شکستہ آمیز خط ... امان اللہ خان حسینی کابلی ثم ہندوستانی ملقب بہ خانزمان فیروز جنگ، متخلص بہ امانی متوفی ۱۰۴۶ھ کی گرانقدر تالیف ہے۔ اس کی ترتیب میں مولف نے چند ویدک کتابوں کے علاوہ پانچویں صدی ہجری سے دسویں صدی ہجری تک طب کے موضوع پر فارسی اور عربی میں لکھی جانے والی ان تمام کتابوں سے استفادہ کیا ہے جو سلطنت مغلیہ کے کتب خانے میں موجود تھیں ماخذ کی مجموعی تعداد ۱۰۹ ہے۔ مولف نے جملہ طبی علوم کا استقصا کرنے اور متقدمین کی دستیاب کتابوں کے تمام مطالب کو ملخصاً یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے قریب ۲۰۰ عنوانات کی فہرست کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علوم طبیہ اور بالخصوص علم الادویہ کے باب میں یہ کتاب ایک انسائکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ پیش نظر نسخہ اس کا صرف ابتدائی حصہ ہے اور اس میں بھی کئی جگہ درمیان سے اوراق غائب ہیں۔ مکمل کتاب میں ۵۰۰ سے کم اوراق نہیں رہے ہوں گے۔

ابتدا :- "گنج باد آورد حکمت ترکیب ہیولائی انسانی است کہ نقد روا ی او نفس روان است

انتہا :- "..... ایضاً" از حکیم شرف الدین شیرازی قرص جہت استسقای طبعی و لحمی ....."

۱۱-۴۲ مفتاح الخزائن (رسالہ سوم) ۳۰ اوراق، ۲۱ سطور، معمولی نستعلیق خط ۱۲۳۸ھ - علی بن حسین انصاری شیرازی معروف بہ زین العطار متوفی ۸۰۱ھ کی تالیف ہے۔ موجودہ رسالے کا موضوع اور ترتیب تقریباً وہی ہے جو اسی مؤلف کی دوسری کتاب "اختیارات بدیعی" کے مقالہ دوم کی ہے۔

ابتدا :- "الحمد للہ رب العالمین ..... بدانکہ این رسالہ سوم است از مفتاح الخزائن ....."

انتہا :- "..... و در ہر چار قیشادا قلیمیا باشد، مغسول باید، خواہ دار و چشم باشد خواہ مرہم"

۱۲-۴۳ منتخب الاطبا - ۱۴۰ اوراق، ۱۵ سطور، معمولی نستعلیق خط قبل ۱۲۳۰ھ - خیر اللہ الہ آبادی متوفی ۱۰۵۸ھ کی تالیف ہے۔ پوری کتاب ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب در شناختن نبض، دوسرا در شناختن قارورہ، تیسرا در معالجات تپ و لرزہ، اس کے بعد مختلف اعضا کے امراض اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ آخری باب جانوروں کے علاج پر ہے۔ یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ پہلا ورق بھی غائب ہے۔

ابتدا :- "بنا برآن بیست و نہ باب ترتیب دادہ بہ منتخب الاطبا موسوم ساختم ....."

Marfat.com

انتہا: "..... بیاز دہلیلہ سندھی وانگوزہ نمک سیاہ ...."

۴۴-۴۴ منتخبات حیدری - ۱۳۱ اوراق، ۱۷ سطور نستعلیق خوش خط قبل ۱۲۳۱ھ - غازی الدین حیدر شاہ اودھ متوفی ۱۲۴۳ھ کی یہ ترتیب بیاض تھی جس کو حکیم محمد علی لکھنوی نے ۱۲۲۷ھ میں مرتب کر کے کتابی شکل دی۔ زیادہ نسخے قوت باہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کا امرائے اودھ کو خاص شوق تھا۔ کتاب کے آخر میں ۴ ورق کا ایک رسالہ عنوان "رسالہ در باب نسخہ جات مجربات" ملحق ہے جو غالباً خود حکیم محمد علی کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ اس کے خاتمے پر کسی مجہول مؤلف کا ایک ایک ورق کا رسالہ از زبان طبی بھی منقول ہے۔

ابتدا: - "حمد بجد و ثنای لاتحصی ولا تعد شایان حضرت حکیم مطلق کہ..."

انتہا: - "..تقضیب گاو را خشک کردہ و نیم برشت نمودہ بخواند یک ہفتہ مداومت نمایند"

عربی مخطوطات

اس کتابخانہ میں مکررات کو حذف کرنے کے بعد طب کے موضوع پر عربی کے ۱۹ مخطوطات ہیں ان کو دو قسموں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اوّل، ان کتابوں کے خطی نسخے جو شائع ہو چکی ہیں، ان کی تعداد ۸ ہے۔ دوسری قسم میں وہ کتابیں داخل ہیں جن میں کچھ یقیناً اور کچھ بگمان غالب ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔ اور یہ تین نوع کی ہیں۔

(الف) ناشناختہ رسائل و کتب:

۱-۲-۵۳ رسالۃ فی الحمیات - ۱۸ اوراق، ۱۵ سطور معمولی نستعلیق خط۔

ابتدا: "الفصل فی اقسام الحمی ومعنی الفشعریرة ... فاعلم ان الاجناس الاولیة الحمی ثلاثه....."

انتہا: وقد یعالج الحمی الیومیة الحادثة منها بالفصد ایضاً۔

۲-۲-۵۴ رسالۃ فی الحمیات - ۶۲ اوراق، ۱۵ سطور معمولی نستعلیق خط، آخر سے ناقص۔

ابتدا: - "فصل، اعلم ان الحمیات الخلطیة علی خمسة اقسام ... القسم الاول الدمویة.."

انتہا: - "... واذا اجتمع الحمی البلغمیة مع الصداع والصفراوی ووجع القلب اذ ذلک.."

۲۴-۵۵ رسالۃ فی الطب - ۱۶۰۲، ۲۸۰۶۶ ی، ایم سائز، ۹ اوراق، ۲۱ سطور معمولی نستعلیق

Marfat.com

خط ابتدا اور آخر سے ناقص ۔

ابتدا: ۔" ... فی سقی السموم، من خاف ان یسقی سمأ فیجب ان یحترز من الاغذیۃ والاشربۃ الخالیۃ الطعوم ..."

انتہا: ۔ وربما کفی فیہ استعمال الملح والخل ..."

۴-۲-۵۶۔ شرح علی الفن الاول والثانی من الکتاب الرابع من القانون لابن سینا ۴ء۲۰×۱ء، ۲۶ سی ایم سائز، ۱۲۷ اوراق، مختلف سطور معمولی نستعلیق خط، آخر از وسط سے ناقص (کتبخانہ شبلی میں موجود شروح قانون سے نہیں ملتی)۔

ابتدا: ۔"الفن الاول من الکتاب الرابع من کتب القانون کلام کلی فی الحمیات ..."

انتہا: ۔" ... قولہ البول اللطیف ... والا لما کانت تندفع من ذاتہا، و لذلک اذا کان البول یکون الدم ..."

۵-۲-۵۷ ۔کتاب فی الطب ۔ ۴ء۱۶×۲۶ء۱ سی ایم سائز، ۱۰۰ اوراق، ۱۵ سطور معمولی نستعلیق خط، درمیان اور آخر سے ناقص، خطبۃ الکتاب غیر مکتوبہ ۔

ایک مقدمہ اور ۶ حدیقوں پر مشتمل ہے ۔ مقدمے کا عنوان مؤلف نے "فی تعریف الطب وتقسیمہ وضبط موضوعاتہ" لکھا ہے ۔

الحدیقۃ الاولیٰ میں نظری مباحث ہیں یہ ۴ دوحات پر منقسم ہے اور ہر دوحہ چند لوحات پر تقسیم ہے ۔ الحدیقۃ الثانیہ کے دو دوحات اور متعدد لوحات میں عملی مباحث ہیں ۔ الحدیقۃ الثالثہ ادویہ و اغذیہ کے بیان میں ہے اس میں بھی ۲ دوحے اور ہر دوحے میں متعدد لوحات ہیں ۔ الحدیقۃ الرابعۃ کا عنوان "فی امور ینبغی ان یزاول الطبیب فیہا فی اسبابہا وعلاماتہا وادویتہا" ہے ۔ اس میں ایک مقدمہ اور ۶ دوحات ہیں اور ہر دوحے میں متعدد لوحات ہیں ۔ جن میں امور طبیعہ، قوانین علاج، احکام کلیۃ مفردات، کیفیات اخلاط ، بحارین ، امراض مرکبہ، اسباب ستہ ضروریہ سقطہ وکسر وخلع وجراحات وحرکات، سموم، لسع، حرق، غرق اور تشریح اعضا کا بیان ہے ۔ الحدیقۃ الخامسۃ کا موضوع "فی تشریح الاعضاء الآلیۃ وامراضہا واسبابہا وعلاماتہا ومعالجتہا" درج ہے ۔ اس میں ۱۲ دوحات اور ہر دوحے میں متعدد لوحات ہیں ۔ الحدیقۃ السادسۃ

Marfat.com

نسخے میں موجود نہیں الحدیقة الثالثه کا آخری حصہ بھی غائب ہے۔

ابتدا: ۔ ... اما المقدمة ففی تعریف الطب وتقسیمه وضبط موضوعاته ...

انتہا: ۔ "... ولب حب القرطم وابسلق وورقة الدیك ومرقة الهرم والدجاج ..."

(ب) معروف اطباء کے رسائل:

۱-۲-۵۸ رسالة فی الحمیات: ۔ ۱۶،۷ × ۲۶،۸ سی ایم سائز، ۶ اوراق، ۱۵ سطور، معمولی نستعلیق خط، اول سے ناقص۔ مرزا علی شریف بن محمد زمان اللکھنوی المتوفی ۱۲۳۱ھ کی تالیف ہے۔

ابتدا: ۔ "... اعلم أنه یسقی فی الیوم الاول من الغب اللازمة والدایرة حلیب ..."

انتہا: ۔ "... ایضاً یلزم من السادس فی کل مسهل لتقویتها المحددة"

۲-۲-۵۹ رسالة فی الطب: ۱۶،۰ × ۲۶،۸ سی ایم سائز، ۵ اوراق، ۱۵ سطور، معمولی نستعلیق خط، کسی غیر معلوم شخص نے حکیم محمد شریف خان الدہلوی المتوفی ۱۲۲۲ھ کے معمولات مطب اوراق کے حواشی علی شرح "الاسباب والعلامات" سے چند غیر مرتب معالجات جمع کئے ہیں۔

ابتدا: ۔ "فی اول الیوم حلیب ... حب القرع من درهمین الی ثلثة دراهم ..."

انتہا: ۔ "... اللهم اغفر ه (واجعل) سعیه مشکورا ۔ عبده فقط۔"

۳-۲-۶۰ رسالة فی الطب: ۱۶،۷ × ۲۶،۸ سی ایم سائز، ۱۲ اوراق، ۱۵ سطور، معمولی نستعلیق خط، ۱۲۶۰ھ۔ حکیم درویش محمد بن عالم خان الرامپوری المتوفی ۱۲۳۳ھ کی تالیف ہے جو حکیم نجم اللہ الصدیقی کے نام سے مشہور تھے۔ یہ حکیم صاحب کے کسی بڑے رسالے کا صرف آخری حصہ ہے، لیکن اپنے موضوع و مشتملات کے اعتبار سے بجائے خود ایک رسالہ ہے۔ یہ رسالہ چار فصول پر مشتمل ہے: ۱۔ فی امور یجب استحضارها قبل المداوات ۲۔ فی قانون ترکیب الادویة ۳۔ فی تصرفات الطبیب عند المداوات والمعالجات ۴۔ فی قوانین اوزان الادویة

ابتدا: "... خاتمه رسالة فی الادویة المرکبة وما یتوقف علیها وفیها فصول ..."

انتہا: "... سفوف تقطیر البول من ضعف المثانه وبرودتها ... وینحل ..."

Marfat.com

مرتب ومدون اور غیر مطبوعہ اہم کتابیں

۱-۲-۶۱ خزینۃ العلاج:

حکیم عبدالکریم خان المخاطب بمرزا خان بن حکیم محمد یوسف خان المتوفی بعد ۱۱۰۲ھ کی قابل قدر تالیف ہے۔ مؤلف کا حال کسی کتاب میں نہیں ملا۔ دیباچۃ الکتاب میں مؤلف نے بیان کیا ہے کہ وہ بچپن سے اپنے والد کی خدمت میں علم طب حاصل کرتے رہے نیز اہل کمال کی کفش برداری میں عمر صرف کرتے رہے ہیں ———— ———— اور اہل کمال کی تقلید کے شوق نے ہی ان سے یہ کتاب تالیف کرائی ہے۔

خزینۃ العلاج کتاب کا تاریخی نام ہے جس سے معلوم ہوا کہ حکیم صاحب کی وفات ۱۱۰۲ھ کے بعد ہوئی ہوگی۔

خزینۃ العلوم کے ماخذ ہیں: القانون، الاسباب والعلامات، شرح الاسباب والعلامات، الموجز، شروح الموجز، المغنی، تذکرۃ الھادیۃ، تحفۃ المومنین، تالیف شریف، قرابادین قادری، معدن تجربات اور مجموعۂ بقائی۔ کتاب کی ترتیب میں مؤلف نے جدت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کی طرف دیباچے میں یہ اشارہ کیا ہے۔ "وباعتبار العبارات وتجدید الترتیب لایزعمون خالیاً من الحداثۃ والغرابۃ"۔

کتاب ایک مقدمے، چار فصلوں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ مقدمے کا عنوان مؤلف کے لفظوں میں "فی المبادی التی وجب تقدم ذکرہا" ہے۔ فصول کے عناوین اس طرح ہیں:

الفصل الاوّل منہ شرح للادویۃ والاغذیۃ المفردۃ التی کلہا مندرجۃ فی ھذا المختصر باسمائہا الیونانیۃ والعربیۃ والفارسیۃ والھندیۃ علی ترتیب حروف التہجی سے بیان افعالہا الکلیۃ وطبایعہا ومقدار شربا تہا بکمال الاختصار۔

الفصل الثانی مشتمل علی بیان اقسام الاغذیۃ وانواع الادویۃ الموصوفۃ بافعالہا الکلیۃ التی یحتاج الیہا فی معالجۃ جمیع الامراض فی کل حال۔ اس فصل کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:۔ المعدلات، المنضجات، الملینات، المسہلات، منقیات الراس، المعطسات، المدمعات، منقیات الرحم، المقیات، المدرات، الموقات، القابضات، الرادعات، المحللات، المرخیات، منضجات الاورام، المفجرات، المدملات، الملحمات، المسخنات، المرطبات، المبردات، المجففات، المجلیات، الملطفات، المغلظات،

Marfat.com

المفتحات، المقطعات، المزلقات، المخرجات، المفشيات للرياح، المفتتات للحصاة، المفرحات، المخدرات، المسكرات، المنومات، مسكنات الوجع، حابسات ترف الدم للاعضا الباطنة، منقيات الجراحات والقروح، المانعات لصعود الابخرة الى الدماغ الجذابة للمواد من الدماغ الى الاسفل فى الباشونج۔

الفصل الثالث مشتمل على معالجة الامراض لكل واحد منها مشتملا بقواعد كلية وادوية مخصوصة مع تعريفه او اسباب ونبذ من علامتها الفارقة عن الغير۔ اس میں سر سے پاؤں تک اعضا کے متعلق ۲۰ ذیلی عنوانات ہیں۔

الفصل الرابع محتوى على اصلاح بعض الاعضا بالادوية الى افضل احوالها عبرما كان المريض، على الترتيب المرعى فى الفصل الثانى فى بروز الاسنان ومجلياتها والمسودات الشعر ومبيضاتها ....

خاتمے میں متفرق فوائد ہیں جن میں الطیر والحشرات والهوام، معرفة الاوزان، معرفة العقيقة والحبلى وغیرہ موضوعات شامل ہیں۔

پیش نظر نسخہ ۱۸ × ۲۹،۵ سی ایم سائز پر معمولی نستعلیق خط میں ۱۲۴۹ھ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔ اوراق کی تعداد ۲۶۷ ہے، ہر صفحے میں ۱۸ سطور ہیں۔ نسخے پر حسین محمد علوی کی ۱۲۴۹ھ اور اس سے قبل کی مہریں ثبت ہیں۔ آخر کا ایک آدھ ورق غائب ہے۔ کتب خانہ شبلی میں موجود مراجع کی حد تک اس کا دوسرا نسخہ مکشوف نہیں۔

ابتدا: "الحمد لله الذى خلق المواليد بتجليات قدرته واودع فيها الخواص والتاثيرات لاشرف مخلوقاته ....."

انتہا: "ومنها معرفة الحاملة بالذكر والانثى .... وايضاً اللبن الذى يحلب من ضرع ذات الذكر يكون غليظاً لزجا ..."

۲۰۲-۶۲- السبع الثوابت

مؤلف نے اپنا نام خیر اللہ لکھا ہے، کتاب کی تاریخ تالیف، سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی وفات ۱۱۹۰ھ کے بعد واقع ہوئی ہے۔ نزہۃ الخواطر وغیرہ میں بارہویں صدی ہجری کے خیر اللہ نام کے

Marfat.com

جن علماء کا ذکر آیا بظاہر یہ ان کے علاوہ کوئی خیر اللہ ہیں ۔ کتاب کا نام خود مؤلف نے "السبع الثوابت" رکھا ہے اور کسی "السبع السیارات" کے مقابلے میں اس کو تالیف کیا ہے ۔ خاتمے پر مؤلف نے ابن الحاجب کا ایک شعر لکھا ہے "ھذا الشعر الذی ختمت بہ کثیرا من رسائلی" ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے اور بھی کئی رسالے لکھے تھے ۔

یہ کتاب ۷ ابحاث پر مشتمل ہے :۔ ۱۔ فی تعریف الصداع و... ۲۔ فی تحقیق معنی الدواء ۳۔ فی تعریف الخلط و... ۴۔ فی مقدار الاخلاط ۵۔ فی بیان اعضاء المرکبۃ والمفردۃ ۶۔ فی تخلل القحف والیافوخ ۷۔ فی بیان سن الکھولۃ وزیادۃ التحلیل ۔ درمیان کتاب میں جابجا معروف طبیب و مصنف علاء الدین علی ابن حزم القرشی المتوفی ۶۸۷ھ کی آراء کا ابطال کیا ہے ۔

پیش نظر نسخہ ۱۲×۱۸ سی ایم سائز پر معمولی خط نسخ میں ۱۱۱۹ھ کا لکھا ہوا اور بظاہر مسودہ مؤلف ہے ۔ کئی جگہ متن کی عبارات قلمزد کر کے حاشیے پر مؤلف کے قلم سے تصحیح ہے اور اسی خط میں پہلے صفحے پر "مصنفہ الفقیر خیر اللہ" لکھا ہوا ہے ۔ بظاہر نسخہ وحیدہ ہے ۔

ابتدا :۔ "الحمد للہ الذی أرسل رسولہ الی الخلق شاھدا و بشیرا و نذیرا وآتاہ الحکمۃ .... اما بعد فھذہ ابحاث قراتہ فی علم الطب وسمیتہ بالسبع الثوابت .."

انتہا : "....رسالتی تبقی واننی اکسی ثوب الفناء وکل شیئ فان"

۳-۲-۶۳ المنهل الروی فی طب النبوی

مؤلف کا نام زیر نظر نسخے یا کسی اور مصدر سے معلوم نہ ہو سکا ۔ اور یہ جلال الدین سیوطی کی اسی نام کی کتاب سے یقینی طور پر الگ ہے جس کا ذکر کشف الظنون ج ۲ اور ہدیۃ العارفین ج ۱ میں آیا ہے ۔ سیوطی کی کتاب کی ابتدا کی جو عبارت کشف الظنون میں نقل ہوتی ہے وہ اس کتاب کی ابتدا کی عبارت سے نہیں ملتی ، علاوہ بریں اس کتاب کے مؤلف نے اس موضوع پر دوسرے مؤلفین کا ذکر کرتے ہوئے سیوطی کا ذکر "شیخنا" کے لفظ کے ساتھ کیا ہے ۔ درمیان کتاب میں قال ابن القیم اور قال الذہبی کی طرح قال السیوطی کئی جگہ لکھا ہے ۔ مؤلف نے دیباچے میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ خود بھی اسی موضوع پر ایک دوسری مفصل کتاب تالیف کر چکا ہے ۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کا کتاب موضوع وہ احادیث ہیں جن میں طبی فوائد و نکات کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں ۔ لیکن یہ کتاب اس موضوع پر مرتب کی جانے والی عام کتابوں سے ممتاز ہے

Marfat.com

جس کا اندازہ اس کے مضامین کے عنوانات سے ہوتا ہے جو بالترتیب حسب ذیل ہیں:

الحث علی تعلیم الطب - ذکر ابتداء طب - ذکر الارکان الاربعة والاخلاط والمزاج - ذکر الاعضاء - ذکر تکوین الاعضاء من المنی - ذکر العظام والمفاصل - ذکر العصب والعضل - ذکر العروق - ذکر الاعضاء الرئیسه والخادمة - ذکر الحواس وغیرها - تدبیر المسکن والهواء - تدبیر الماکول والمشروب - تدبیر الحرکة والسکون البدنیین - تدبیر الحرکة والسکون النفسانیین - تدبیر الاحتباس والاستفراغ - القول فی الحمام - القول فی الجماع - القول فی العلاج - تناول المریض ما تحمی عنه - ذکر الحجامة والفصد والاسهال والقی - ذکر الادویة والاغذیة وهو مرتب علی حروف الهجا - القول فی علاج الاعضاء المختصة الصداع - الفالج - النزلة والزکام - وجع الاسنان - وجع الصدر - ذات الجنب - الاستسقاء - وجع البطن - الاسهال - دود البطن - عرق النساء - عرق الکلیة - الباسور - الباه فی ذکر ما لا یختص منها: الحمی - السل والجرح والحکاکة ونحو ذلک - القروح والبثور والجذام - التنبیه فی ذکر الجدری - ذکر ما قیل فی العین - الزینة وقطع الرائحة الکریهة ونحو ذلک - السموم وعلاجها - نوع الهوام وعلاجها وطردها - عضة الکلب - الغیل - الطاعون والوباء - ذکر الطبیب - فضل المریض وعیادته - هل التداوی افضل ام ترکه - فی النهی عن التداوی بالنجاسة - فی الطعام المزورة - فی الحمیة -

ان سب موضوعات کے لیے مؤلف نے احادیث فراہم کی ہیں اور ان کے مطالب لکھے ہیں - اس طرح کی کتابوں میں اکثر ضعیف بلکہ جعلی حدیثیں رسول معصومؐ سے منسوب ہوا کرتی ہیں - مؤلف کی تلاش بہرحال قابل داد ہے -

ابتدا: "الحمد للّٰه الذی اعطی کل نفس هداها وعلمها منافعها ومضارها...."

انتہا: "....وقال السواوی: حب الرشاد یولد الرطوبة، والماء الحار یرخی المعدة، والاهلیلج یرق المعدة - بل ان تقعد علی الطعام بشهوة، وتقوم وانت تشتهیه - واللّٰه سبحانه وتعالی اعلم"

●●

Marfat.com

حکیم حافظ سید خورشید علی

(حیدرآباد)

سالار جنگ میوزیم کے نادر طبی مخطوطات

سالار جنگ میوزیم کے منتخبہ مخطوطات کی ایک تفصیلی فہرست جس میں انیس عربی مخطوطات اور اسی قدر فارسی مخطوطات اسی طرح جملہ (۳۸) مخطوطات شامل ہیں، ہم مقالہ کے آخر میں پیش کر رہے ہیں۔ مگر ان انیس کے منجملہ چند اہم مخطوطات کا تفصیلی ذکر کریں گے تاکہ بعد غور و نگران مخطوطات کو اشاعتی پروگرام میں شامل کرنے میں سہولت ہو۔

عربی مخطوطات میں ہماری نظر سب سے پہلے طبی رسائل کے ایک مجموعے پر پڑتی ہے جس کا نمبر (طب عربی/۴۲) ہے، اور جو (۱۶۰) ورق پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ ۳ نادر رسائل پر محتوی ہے، جن میں نہایت مختصر مفید اور جامع انداز میں مسائل طبیہ پر بحث کی گئی ہے۔ مخطوطہ تقریباً بے نقط خط نسخ شکستہ میں لکھا گیا ہے اور تاریخ کتابت ۲۵۷ھ م ۱۰۶۵ء ہے، اور کاتب کا نام محمد بن عبدالمجید لکھا ہے۔ اس مخطوطے کے سرورق پر کئی ایک اطبائے سابقین کے آٹوگراف اور مہریں موجود ہیں۔ جو کسی زمانے میں اس نسخے کے مالک رہے ہوں گے، چنانچہ محمد بن ہبۃ اللہ شیرازی جو ایک مشہور طبیب گزرا ہے اس نے اپنے قلم سے یہ عبارت لکھی ہے: "من متملکات العبد المذنب ابی النهایة الحسیب محمد بن هبة الله بن لطف الله بن القمان الطبیب المعروف با ختیار الشیرازی"، نحفی مبادکر سالار جنگ میوزیم میں محفوظ تاریخ والے مخطوطات میں یہ سب سے قدیم ترین نسخہ ہے۔ یوں دیگر اس سے بھی قدیم مخطوطات موجود ہیں مگر ان پر تاریخ ثبت نہیں، صرف رسم الخط سے ان کی قدامت پہچانی جا سکتی ہے۔ مذکورہ

Marfat.com

چو رسائل کی تفصیل اس طرح ہے :۔

(۱) بدن الانسان و تشریح الاعضاء البسیطة و مرضها و صحتها و اسبابها

(۲) تشریح الأعضاء المرکبة و أمراضها و علاجها (۳) الاطلیة (۴) الأمراض المتفرقة و علاجها (۵) الحمّی (۶) التریاقات

اب ہم ہر رسالہ کی ابتداء سے کچھ عبارات نقل کریں گے تاکہ طرز بیان کے سمجھنے میں سہولت ہو اور اہمیت واضح ہو جائے :۔

(۱) پہلا رسالہ "بدن الانسان" اس طرح شروع ہوتا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم رب أعنت فرد الطبّ علم یعرف منه أحوال بدن الانسان من جهة ما یصح و یزول عنها لیحفظ الصحة حاصلة و لیسترد زائلة، فان قلت: الطب قسمان علمی و عملی، وقد جعلت کلها علماً قلت المراد بالعلمی العلم بالعمل فیدخل فی الحد، و فی مباحثه أربع فصول، الفصل الأول فی الامور الطبیعیة، و فیه مسائل ... الفصل الثانی فی المرض و السبب و الدلیل و فیه ثلاثة مباحث ..... الفصل الثالث فی حفظ الصحة و فیه ثلاثة أبحاث ... الفصل الرابع فی المعالجات، و الأصل فیه ثلاثة - طوالت سے بچنے کے لئے ہم نے اس کے ترجمہ سے گریز کیا ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ترجمہ پیش کیا جائے گا۔ اس رسالہ کے آخر میں دماغ کے ذریعہ علاج کا بیان ہے۔

(۲) دوسرے رسالے "تشریح الأعضاء المرکبة و امراضها و علاجاتها" کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد اللہ و الصلوٰة علی رسول اللہ نذکر تشریح الاعضاء المرکبة و أمراض کل عضو بادیاً بالبدء و علاماتها و علاجاتها، و لنبتدء بالدماغ، و هو جسم متخلخل، شکله قریب من المثلث بحیث یکون قاعدته قدام، و یستدق الی أن ینتهی، فهو فی العرض ینقسم الی ثلاثة أقسام، و یسمی بطون الدماغ، ثم ینقسم فی الطول إلی قسمین لیکون المجموع ستة اقسام، و الأعصاب تنبت منه إلا أن الجزء المقدم من الدماغ ألین، و منه عصب الحس، و الجزء المؤخر أصلب و منه عصب

Marfat.com

الحرکۃ - میں سمجھتا ہوں کہ عربی عبارت کا ترجمہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، فاضل مصنف نے اعضاء مرکب میں سب سے پہلے دماغ کا ذکر کیا ہے۔ عبارت مندرجہ بالا میں دماغ کی ہیئت ترکیبی بیان کی گئی ہے، پھر ایک ایک کرکے دماغ کے امراض اور ان کی علامتیں اور اسباب، پھر علاج بیان کیا ہے۔

(۳) تیسرا رسالہ "اطلیہ" پر مشتمل ہے، جو اس طرح شروع ہوتا ہے: طلاء للحالق ماء الکرفس والخل ودهن الورد، ویلقی علیه شیء من مرداسنج، یضرب ویطلی به وینس بدقیق الحمص - طلاء للبهق الاسود: بزر الفجل عشرة دراهم کندش درهمین، قسط درهمین یطلی بالخل بعد الاستفراغ والحجامة - اس طرح کے کئی قسم کے طلاء، ضماد اور مرہم بیان کیے گئے ہیں۔

(۴) چوتھے رسالے میں متفرق امراض کا ذکر ہے جیسے ترحتہ المثانہ، مثانہ اور گردے کی پتھری ورم تضیب، خشتین، حبس البول، ادرار البول، بواسیر، رحم کے امراض وغیرہ، پھر ان سب کا علاج تجویز کیا ہے۔ بعد ازاں ضبط تولید کے لئے نسخہ بیان کیا ہے جو آج کے زمانے کی اہم ضرورت ہے۔ اور بالخصوص اہل ہند کے لئے

(۵) پانچواں رسالہ "بخار" کے بیان پر مشتمل ہے، ابتداء میں حمد و صلاۃ، اور بخار کی تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد یہ لکھا ہے: والحمی ثلاثه اقسام، حمی یوم وحمی خلط وحمی دق، لأن جمیع ما فی البدن ثلاثة: الروح والخلط والعضو، فان تعلقت الحرارة أولاً بالروح فهی حمی یوم، وان تعلقت بالخلط فهی حمی خلط، وإن تعلقت بالعضو فهی حمی دق ومثل ذلك بالحمام، فان فیه ثلاثة اشیاء: الهواء والماء والحیطان فالهواء کالروح والماء کالخلط، والحیطان کالعضو. ویمکن تعلق الحرارة أولاً بکل واحد وسرایته الی الآخرین ــــــ اس طرح بخار کی تینوں اقسام بیان اقسام کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھانے کے بعد ان اقسام پر تفصیلی بحث کی ہے اور ان کا علاج بتایا ہے۔ پھر ضمناً اسی بیان میں نزلہ، کھانسی، مرض سل، امراض قلب، امراض معدہ، استسقاء، ہچکی، امراض طحال، قولنج، اسہال، امراض گردہ، مرض جذام، برص بہق، سرطان اور اسی قسم کے کئی ایک امراض اور ان کے اسباب و علامات کا ذکر کرنے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ یہ رسالہ گراں قدر قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔

Marfat.com

(۶) اس مجموعے کا چھٹا اور آخری رسالہ تریاقات پر مشتمل ہے، مگر افسوس یہ ہے کہ یہ رسالہ آخر میں ناقص ہے، اس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم، الترياق الفاروق: اجلّ الادوية المركبة للسموم والنواهش والكلب والامراض البلغمية والسوداوية والرياح الخبيثة والفالج والسكتة والصرع واللقوة والرعشة والجنون والجذام خاصة البرص۔ یعنی سب سے پہلے تریاق فاروق کا ذکر کیا ہے، اور اس کو امراض بلغمی اور سوداوی، اور فالج، مرگی جیسے عسیر العلاج امراض کے لیے، اور خاص طور پر مرض جنون اور جذام کے لیے مفید بتایا ہے۔ اس نسخہ میں شہد کے علاوہ جملہ (۶۵) ادویہ شامل ہیں، جن کی تفصیلی ترکیب کا ذکر ہے۔

اس کے علاوہ تریاق صغیر، اطریفل کبیر، معجون انوش دارو جو ایک ہندوستانی مقوی قلب دوا ہے نیز معجون فلاسفہ جو شہرۂ آفاق معجون ہے، اور معجون نونجی جو سوء ہضم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ معجون النجاح امراضِ سوداوی کے لیے، اور اسی طرح مختلف قسم کے جوارشات کے مکمل اصلی نسخے بیان کیے ہیں، جو اس قابل ہیں کہ موجودہ مرتبہ نسخوں سے ان کا تقابل کیا جائے، موجودہ نسخوں میں اگر کچھ کمی بیشی ہے تو ان کی اصلاح کرلی جائے، کیوں کہ نسخہ جب تک کامل نہ ہوگا اس کا اثر بھی پائیدار اور کامل نہ ہوگا۔ لہٰذا احقر کی طب یونانی کے ارباب حل وعقائد سے یہ درخواست ہے کہ اس قدیم ترین نسخہ کو تحقیقی پروگرام میں شامل فرمالیا جائے تو مقصد کے حصول میں ممد ومعاون ثابت ہوگا۔ اور اس طرح متعدد مذکورہ پیچیدہ اور لاعلاج سمجھے جانے والے امراض کا کامیاب علاج دریافت کیا جاسکتا ہے۔

فارسی مخطوطات میں سب سے قدیم ترین نسخہ "ترجمۂ منهاج البيان فيما يستعمله الانسان" ہے

جس کو خود مصنف یعنی مترجم نے ۶۷۹ھ/۱۲۸۰ء میں لکھا تھا، اصل عربی نسخہ منهاج البيان جو یحيٰی بن عیسیٰ بن جزلہ المتوفی ۴۹۳ھ/۱۱۰۰ء کی تصنیف ہے وہ بھی ہمارے ہاں محفوظ ہے، لیکن ہر دو نسخوں میں تھوڑا سا نقص ہے۔ عربی نسخے کے آخر میں ایک صفحہ کے مقدار عبارت متروک ہے اور فارسی نسخہ اگرچہ مترجم کے قلم سے لکھا ہوا ہونے کی حیثیت سے اہم ہے، اور اس کو ایک مالک نے ساڑھے تین ہزار دینار میں فروخت کیا تھا جیسا کہ آخری صفحہ پر تحریر سے معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے شروع میں، عربی نسخہ کو ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس ورق کم ہیں۔ اگرچہ دونوں نسخوں کو ملا کر عبارت کی بازیابی کرلی جاسکتی ہے مگر اس کو ہم نظر انداز کرکے

Marfat.com

ہیں کیوں کہ اصل عربی نسخہ طبع ہو چکا ہے۔ اور ایک انتہائی اہم نسخے کا یہاں ذکر کریں گے جو تحقیق اور ... کے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔

مزید چند نادر طبی مخطوطات

عربی

کتاب الحمیات: (طب/۸۴، کیٹلاگ نمبر: ۲۲۵۷) مصنف: اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی المتوفی ۳۲۰ھ/۹۳۲ء، ورق: ۱۶۷، کاتب: محمد بن اسرائیل الطبیب، تاریخ کتابت: ربیع الثانی ۱۲۶۴ھ م ستمبر ۱۲۴۲ء۔ ورق ب/۴۳-۴۴، ورب/۴۵-۴۶، اور ب/۴۸-۴۹ میں جسم انسانی کے خاکے بنائے گئے ہیں۔

الطب الکلی: (طب/۷۶، کیٹلاگ نمبر: ۲۲۶۲) مصنف: ابو سہل عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراہیم المسیحی المتوفی ۳۹۰ھ/۱۰۰۰ء تقریباً، یہ حکیم بو علی سینا کا استاد تھا، ورق: ۲۱۴، کتاب چالیس ابواب پر مشتمل ہے، کاتب: سلطان محمد ولد آقا عبدالکریم سوداگر، تاریخ کتابت: ۲۵ صفر ۱۱۵۴ھ م یکم مئی ۱۷۴۱ء، یہ نسخہ حکیم محمد ساقی کے لئے لکھا گیا تھا۔ بخط نستعلیق شکستہ۔

مقالۃ فی الفصد: (طب/۲/۴۶، کیٹلاگ نمبر: ۲۳۱۸)، ورق: ۶، مصنف: امین الدولہ ابو الحسن ہبۃ اللہ بن سعد التلمیذ، المتوفی ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء، یہ مقالہ دس ابواب پر مشتمل ہے کاتب، حسین بن محمد البطالکی الرفاعی الحسینی الحصکفی۔ تاریخ کتابت: غرہ ربیع الاول ۸۴۳ھ م ستمبر ۱۴۶۸ء۔

کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ: (طب/۳۰، کیٹلاگ نمبر: ۲۳۲۲) ورق (۵۲)، مصنف: محمد مہدی بن علی بن ابراہیم السنبری الیمنی الہجی الہندی المتوفی ۸۱۵ھ/۱۴۱۲ء، کاتب: نبہان بن قاسم الکاظمی الشیرازی، تاریخ کتابت: ۶ شوال ۱۳۷۶ھ م ۱۸ جولائی ۱۹۵۷ء۔ بخط نسخ چھوٹی تقطیع۔ مختصر و مفید رسالہ

شفاء الاسقام ودواء الآلام: (طب/۴۷، کیٹلاگ نمبر: ۲۳۳۳)، ورق: ۳۷۸، مصنف: خضر بن علی بن الخطاب المعروف بہ حاجی پاشا المتوفی بعد ۸۱۶ھ/۱۴۱۳ء۔ کتاب

Marfat.com

دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اوّل : نظری، حصہ دوم : عملی، جس میں چار مقالات ہیں۔ کاتب : محمد فاضل الطباطبائی
تاریخ کتابت : ۱۳۳۸ھ م ۱۷۲۶ء، رسم الخط : نسخ خفی، مفردات و مرکبات، امراض عامہ، امراض خاصہ
اور ان کے علاج کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ (خدا بخش میں موجود ہے)۔

کتاب الکحل : (طب : ۵/۱، کیٹلاگ نمبر ۲۲۴۲)، ورق : ۴۸، مصنف : نور الدین
علی المتطبب المصری، نسخہ اواخر گیارہویں صدی۔

کتاب الکحل : (طب : ۵/۲، کیٹلاگ نمبر : ۲۲۴۳)، ورق : ۴۱، مصنف :
فتح الدین ابو الفتح من القاضی جمال الدین عثمان بن ہبۃ اللہ۔ کتاب ستر ہ ابواب پر مشتمل ہے۔ نسخہ :
اواخر گیارہویں صدی ہجری

العقائد الرفیعة : (طب : ۱/۵، کیٹلاگ نمبر : ۲۲۴۶) ورق : ۳۹۹،
مصنف : محمد رفیع بن مومن القزوینی، نسخہ بارہویں صدی ہجری، نہایت ضخیم اور بڑی تقطیع والی کتاب
ہے جو ایک مقدمہ، تین باب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں دو بیان ہیں اور باب اوّل میں چار بیان،
اور باب دوم میں تین فصل، باب سوم میں بیس مقالات اور خاتمہ دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

معیار الاطباء : (طب : ۸/۱، کیٹلاگ نمبر : ۲۲۴۹) ورق : ۳۶۴، مصنف
احمد سعید امروہوی، نہایت ضخیم کتاب ہے جو ایک مقدمہ اور چار مقاصد پر مشتمل ہے، پھر ہر مقصد میں کئی ابواب
اور ہر باب میں کئی فصلیں ہیں۔ نسخہ : اوائل تیرہویں صدی ہجری۔

کتاب الازرق فی الطب : (طب / ۲، کیٹلاگ نمبر : ۲۲۵۴) ورق : ۱۶۳،
کاتب : علی بن ابی بکر الجنید بن عمر، تاریخ کتابت : ۲۴ شوال ۱۰۶۷ھ م ۲۶ جولائی ۱۶۵۷ء۔

کتاب خواص الحشائش ومنافع الحیوان : (طب / ۱۲۰، کیٹلاگ نمبر ۲۳۶۰)
ورق : ۲، منسوب بہ جالینوس۔ مترجم کا نام ندارد۔

بلغة الطبیب ونزهة الادیب : (طب / ۱۲۰، کیٹلاگ نمبر : ۲۳۶۰)
ورق : ۴۲/ب تا ۹۹/ب، مصنف : حکیم بدر الدین محمد بن القاسم الحریری المرادی، کاتب : ابو البقاء
بن دمیاط بن ابراہیم۔ تاریخ کتابت : ۲۷ شوال ۸۰۶ھ م ۱۹ جنوری ۱۴۰۳ء (کتاب خواص الحشائش)
۱۷ ذی الحجہ ۸۱۶ھ م ۱۶ فروری ۱۴۱۳ء (کتاب بلغة الطبیب) یہ نسخہ (۱۸) رنگین تصاویر پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

منهاج البیان فیما یستعمله الانسان: (طب/۹۲، کیٹلاگ نمبر: ۳۶۱)

ورق: ۳۸۷، مصنف: ابوعلی یحییٰ بن عیسیٰ بن جزلہ المتوفی ۴۹۳ھ/۱۱۰۰ء، انتساب: مقتدی باللہ خلیفہ عباسی (۴۶۷ھ/۱۰۷۵ء تا ۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء)۔ اس کا فارسی ترجمہ ۶۷۹ھ/۱۲۸۰ء میں محمد بن محمد بن الرضی الطبیب نے کیا تھا۔ خود مترجم کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ میوزیم کے شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ ملاحظہ ہو طب فارسی ۵۴ (خدابخش میں موجود ہے)

الفتح فی التداوی من جمیع الامراض والشکاوی: (طب/۵۵، کیٹلاگ نمبر: ۲۳۷۱)، ورق: ۸۹، مصنف: ابوسعید ابراہیم المغربی، نسخہ: اثنا عشر بارہویں صدی ہجری، امراض کا مختصر اور آسان طریقۂ علاج بیان کیا ہے، اور ادویہ اور اس کے خواص بطور جدول لکھے گئے ہیں۔ (خدابخش میں موجود ہے)۔

(فارسی)

تجربات المجربات غیاث شاہی: (طب/۳۱، کیٹلاگ نمبر: ۳۹۹۴)، ورق: ۱۲۷، مصنف: سعد اللہ نظامی زنجانی، بزمانۂ غیاث الدین خلجی سلطان گجرات (۸۷۳-۹۰۶ھ/۱۴۶۹-۱۵۰۰ء)

کتاب دس فصلوں پر مشتمل ہے جو کفایہ مجاہدیہ اور الفاظ الادویہ اور اختیارات بدیعی کا خلاصہ ہے۔

رسالۂ طب: (طب: ۲/۱، کیٹلاگ نمبر: ۴۰۳۰) ورق: ۳۴، مصنف: محمد بن علی الطبیب شاگرد قطب محمد آدم جن کی وفات نظام الدین علی شیر متوفی ۹۰۶ھ/۱۵۰۱ء کے دور میں ہوئی۔

تحفۃ الصفویہ: (طب/۳۳، کیٹلاگ نمبر: ۴۰۳۱)، ورق: ۶۸، مصنف: محمد علی بن محمد یوسفی، انتساب: سلطان محمد شاہ صفوی (۹۸۵-۹۹۴ھ/۱۵۷۷-۱۵۸۶ء)، کاتب: سید محمد اسماعیل، تاریخ کتابت: شعبان ۱۲۵۳ھ م نومبر ۱۸۳۷ء۔

رسالۂ شرفیہ: (۲۸۰/۷، کیٹلاگ نمبر: ۴۰۳۴) ورق: ۵۴، مصنف: محمد مسیح بن محمد امین طباطبا، زمانہ کتابت: اوائل گیارہویں صدی ہجری، اس رسالہ میں صحت کے اصول، امراض کا علاج اور خاص طور پر سفر کرنے والوں کے لیے نصیحتیں ہیں۔

اختیارات قطب شاہی: (طب/۱۳، کیٹلاگ نمبر: ۴۰۳۵)، ورق: ۴۱۹، مصنف: میر مومن بن علی الحسینی الاسترابادی، بزمانۂ سلطان محمد قلی قطب شاہ (گولکنڈہ)

Marfat.com

۹۸۹-۱۰۲۰ھ / ۱۵۸۱-۱۶۱۱ء کاتب: محمد مومن المعروف بہ عرب شیرازی نستعلیق خوشخط، مطلاّ مذہب اس کا دوسرا نسخہ بھی موجود ہے۔

میزان الطبائع قطب شاہی: (طب/۲۶۶، کیٹلاگ نمبر ۲۰۳۷) ورق: ۱۲۷، مصنف: تقی الدین محمد بن صدرالدین علی۔ انتساب: سلطان محمد قطب شاہ (گولکنڈہ) ۱۰۲۰-۱۰۳۵ھ / ۱۶۱۲-۱۶۲۶ء تاریخ کتابت: ۱۱۴۵ھ / ۱۷۳۲ء، بمقام حیدرآباد۔ بیش بہا نسخہ جات و مجربات کا ذکر ہے۔ دوسرا نسخہ بھی ہے۔

ریاض عالمگیری: (طب: ۱۲۱/۱، کیٹلاگ نمبر: ۲۰۶۳) ورق: (۶۴)،
مصنف: ابن محمد رضا شیرازی، زمانۂ تصنیف: (۱۰۸۰-۱۰۹۰ھ / ۱۶۷۰-۱۶۸۰ء) کاتب: محمد بازید، تاریخ کتابت: ۵ محرم ۱۱۴۵ھ م ۱۷ جون ۱۷۳۲ء، بمقام اورنگ آباد (خدا بخش لائبریری میں بھی موجود ہے)۔

مختصر در طب: (طب: ۱۳۱، ۲، کیٹلاگ نمبر: ۲۰۶۸) ورق: ۱۲، مصنف: اثم طبیب، تاریخ کتابت: ۱۹ رمضان ۱۰۷۱ھ م ۸ مئی ۱۶۶۱ء۔

مجرب الشفاء (علوم سریہ) (۷۷/۲، کیٹلاگ نمبر: ۲۰۷۶) ورق: ۲۲، مصنف: محمد عثمان گجراتی، کاتب: شیخ محمد شریف بن شیخ انبیا رہا نسوی، تاریخ کتابت: ۸ صفر ۱۱۱۳ھ م ۲۵ جون ۱۷۰۱ء، بمقام حیدرآباد۔ اس کتاب کے اندر ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے علاج معالجے کے مختلف نسخہ جات کا ذکر ہے۔

کفایۃ الاطباء: (طب: ۱۹۳، کیٹلاگ نمبر: ۲۰۷۸)، مصنف حکیم ابوالحسن بن حسام الدین پٹنی، یہ نسخہ صرف (۱۳) کتاب پر مشتمل ہے جس میں (۳۹) ابواب کا ذکر ہے، جب کامل نسخہ (۲۰) کتاب پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ ۳۴۹ ورق اور ۲۵ کے درمیان ناقص ہے۔

مادۃ الشفاء: (طب/۲۱۷، کیٹلاگ نمبر: ۲۱۳۴) ورق: ۲۸۲، مصنف: رضا بن حکیم حضرت اللہ، کاتب: غلام محمود، برائے حکیم وزیر علی، تاریخ کتابت: ۲۵ رجب ۱۲۷۳ھ م ۲۱ مارچ ۱۸۵۷ء۔

بدائع الاسرار: (طب، ۲۳، کیٹلاگ نمبر: ۲۱۳۶) ورق: ۳۱، مصنف: احمد المتطبب اللاہجی الحسینی۔ تاریخ کتابت: ۲۴ شوال ۱۲۵۹ھ م ۲۸ نومبر ۱۸۴۳ء،

Marfat.com

اس کتاب میں ہیاے، کافی، تمباکو کے فوائد و نقصانات وغیرہ کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

قوت لایموت: (طب/۱۸۳، کیٹلاگ نمبر: ۴۱۲۷)، ورق: ۱۸۸،
مصنف: سید فضل علی الملقب بہ شفائی خان معتمد الملک المتوفی ۱۲۵۴ھ م ۱۸۳۷ء،
یہ کتاب مصنف نے مہاراجہ چندولال بہادر وزیر اعظم حیدرآبادی کی خدمت میں پیش کی تھی
مصنف کا تعلق شاہجہاں پور سے ہے جو حیدرآباد منتقل ہو کر راجہ صاحب کے درباری حکیم
مقرر ہوئے۔ یہ حکیم احمد اللہ خاں بہادر کے شاگرد تھے۔ کتاب سات فصلوں پر مشتمل ہے،
مختلف امراض کے پرہیز اور مختلف غذاؤں کے فوائد بتائے گئے ہیں۔

سراج الطب: (طب/۱۴۰، کیٹلاگ نمبر: ۴۱۳۹)، ورق: ۲۳۱،
چھوٹی تقطیع حمائل سائز، مصنف: اشرف علی بن رجب علی عظیم آبادی۔ انتساب: سراج
الملک المتوفی ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۳ء وزیر اعظم حیدرآباد بزمانۂ ناصر الدولہ آصف جاہ چہارم۔ کتاب
(۱۲) ابواب پر مشتمل ہے۔ کاتب: بخط مولف و امین المولف میر منور علی، تاریخ کتابت:
۴ رجب ۱۲۵۹ھ م ۳۱ جولائی ۱۸۴۳ء۔

اسرار مسیحا: (طب/۱۶، کیٹلاگ نمبر: ۴۱۴۰)، ورق (۲۸)، مصنف:
مسیح الزماں خان بن حکیم محمد ماہ خان بن صالح خان المخاطب بہ مسیح الدولہ بہادر حکیم الممالک،
انتساب: ناصر الدولہ آصف جاہ رابع، اس کتاب میں سبزیوں، میوہ جات، خوردنی غلہ
جات، گوشت وغیرہ کے طبی فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

مجموعۂ رسائل: (طب/۲۲۲، کیٹلاگ نمبر: ۴۱۹۳) من کتاب المجربات
شامل ہے۔ جو (۸۰) ورق پر مشتمل ہے۔ اس میں مختلف امراض کے لئے مجرب ادویہ کا تذکرہ
ہے، خط شکستہ، تاریخ کتابت: ۲۰ رجب ۱۲۰۵ھ م ۲۵ مارچ ۱۷۹۱ء۔ سرورق
سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عماد الملک مبارز خان المتوفی ۱۱۳۷ھ م ۱۷۲۴ء کی تصنیف ہے۔

نوٹ: علاوہ ازیں شعبۂ مخطوطات میں کئی ایک مجامیع موجود ہیں۔ جن کے
تتبع و تلاش کے لئے وقت درکار ہے۔

Marfat.com

جناب محمود حسن قیصر امروہوی
علیگڑھ

مولانا آزاد لائبریری میں علم طب کے چند نادر مخطوطات

میں ان چند مخطوطات کے بارے میں مختصراً عرض کروں گا جو ہمارے فاضل محقق حکیم ظل الرحمان صاحب کی نظر سے اوجھل رہ گئے ہیں۔

۱۔ **المعالجات البقراطیہ** (عربی)۔ اس کا مؤلف شیخ الرئیس ابن سینا کا استاد ابوالحسن احمد بن محمد الطبری ہے۔ اس کا سنہ وفات ۳۲۰ اور ۳۶۶ھ کے درمیان دائر ہے۔ اس مخطوطہ کی کوئی تفصیل تو مجھے نہیں بیان کرنی ہے اس لئے کہ اس کے نسخے کثیر تعداد میں ملتے ہیں البتہ مولانا آزاد لائبریری کا جو نسخہ ہے وہ صرف اس لحاظ سے اہم ہے کہ ۱۰۹۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اور نکمل ہے۔ اس بنا پر اگر اس کا تحقیقی ایڈیشن شائع ہو تو اس نسخہ سے تصحیح و مقابلہ میں مدد ملے گی۔

۲۔ دوسرا اہم مخطوطہ "کتاب المائۃ فی الطب"[۱] ہے جس کا مؤلف ابوسہل عیسیٰ بن یحییٰ المسیحی (متوفی ۳۹۰ھ یا ۴۰۱) ہے جس کے بارے میں یہ امر محقق ہے کہ وہ شیخ الرئیس ابن سینا کا استاد تھا۔ اس نسخہ کا کاتب محمد بن علی القطب الشیرازی ہے جس نے سنہ ۱۰۶۲ھ میں اس کو نقل کیا اور مہذب الدین عبدالکریم[۲] بن علی حامد الدمشقی معروف بہ دخوار متوفی ۶۲۸ھ/۱۲۳۰ کے مکتوبہ نسخے سے اس کی تصحیح اور مقابلہ کیا۔ یہ دخوار ایک فاضل طبیب تھا جس نے دمشق میں نشو و نما پائی۔ اس کی تصانیف میں مختصر کتاب الحاوی فی الطب، مختصر کتاب الاغانی، مقالہ فی الاستفراغ اور شرح تقدمۃ المعرفہ کے نام ملتے ہیں (معجم المولفین ۵: ۲۰۹)

یہ ترقیمہ حسب ذیل ہے جس سے اس نسخہ کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

"قد حرر ھذا الکتاب الف و ستہ و ستین (۱۰۶۲) محمد بن علی القطب الشیرازی و نقل اکثرہ من النسخۃ التی کتب فی حاشیتھا "بلغت مقابلتہ" و تصحیحھا فی مجالس آخرھا السابع

---

[۱] اس کا پہلا حصہ طبع ہو چکا ہے [۲] صحیح نام "عبدالرحیم" ہے (الاعلام ج ۳ ص ۳۴۷، معجم المولفین ج ۵ ص ۲۰۹)

Marfat.com

والعشرين من شعبان سنة تسع وستين وستمائة والنسخة المقابل بها بخط
الشيخ الحكيم الفاضل العلامة مهذب الدين عبد الكريم المعروف بالاخوان
وقرأها علی بن مطران وقرأ ابن مطران کتاب المائة علی ابن النقاش وقرأ
ابن النقاش علی امین الدولہ وقرأہ امین الدولہ ابن التلمیذ علی عبد اللہ
الحاجری وقرأہ الحاجری علی الشیخ الرئیس ابن سینا قدس اللہ روحہ
وقرأہ الرئیس علی مؤلفہ ابی سہل المسیحی"۔

دفع المضار الکلیہ عن الابدان الانسانیہ

صحت ابدان پر یہ ایک بڑا مفید رسالہ ہے۔ اس کے مؤلف کا نام پورے متن میں اوّل سے آخر تک کہیں مذکور نہیں البتہ دیباچہ میں سبب تالیف کے تحت مؤلف کا حسب ذیل بیان ملتا ہے:

"ولیبدخان الشیخ الجلیل احمد بن محمد السہل .... وہو ممن عرف بعلو الہمة وسمو الارومة ومحبة العلوم الحقیقیة والاخذ منہا بالحظ الاوفر وارتباط المبرزین فیہا وتحصیلہم عندہ من حیث کانوا واحداً بعد واحد امرنی ان اعمل کتاباً فی دفع المضار الکلیة عن الابدان الانسانیة"۔

اس عبارت سے اولاً کتاب کا عنوان (نام) معلوم ہوجاتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ مؤلف نے اس کو احمد بن محمد السہلی کے حکم سے لکھا۔ اس عنوان کو لیکر جب ہم نے کشف الظنون (حرف د) کی طرف رجوع کیا تو اس میں اس عنوان کے تحت مؤلف لکھا ہے شیخ الرئیس ابن سینا الفہ للوزیر احمد بن محمد السہلی۔ صاحب کشف الظنون کا یہ بیان خود ابن سینا کے بیان سے بالکل مطابق ہے جو ابن ابی اصیبعہ (۲: ۴) اور قفطی: ۴۱۷ دونوں نے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

ثم مات والدہ وتصرفت بی الاحوال ــــ ودعت الضرورة الی الارتحال عن بخاری والانتقال الی کرکانج وکان ابو الحسین السہلی المحب لہذہ العلوم بہا وزیرا۔

اس کا ترجمہ یہ ہے: میرے باپ کے انتقال کے بعد جب حالات نے کروٹ لی تو بخارا چھوڑ کر میں کرکانج آیا۔ یہاں ابو الحسین السہلی نے جو ان علوم کا شیدائی تھا۔ میری سرپرستی کی۔

Marfat.com

اس کے بعد حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا مؤلف ابن سینا ہے جس نے ابوالحسین سہلی کے حکم سے اس کو لکھا جیسا کہ اس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔

بروکلمان (۱: ۶۴۳) کے سامنے معلوم نہیں اس کا کونسا نسخہ تھا یا کونسی مطبوعہ فہرست تھی کہ اس نے اس کا مؤلف ابوجعفر علی بن محمد الغافقی متوفی ۵۶۰/۱۱۶۵ کو لکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بروکلمان جہاں اور متعدد اغلاط کا شکار ہوا ہے اور اس نے مطبوعہ فہرستوں کے بیان پر اعتماد کر کے بطور خود کوئی تحقیق نہیں کی تو یہ اس کے لئے ممکن تھا۔ اور جس طرح اس کو فہرستوں میں کوئی بیان ملا اسی طرح درج کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں غافقی کا نام کہیں کاتب یا مصحح وغیرہ کی حیثیت سے آیا ہو اور کیٹلاگر نے اس کو مؤلف سمجھ لیا ہو۔ لیکن یہ امر بالکل مستبعد ہے کہ اس عنوان کی دو کتابیں ہوں۔ اس لئے کہ یہ ایسا عنوان ہے جو مشترک نہیں ہو سکتا۔ یہ رسالہ حسب ذیل سات مقالوں پر مشتمل ہے:

المقالۃ الاولی	فی تحدید انواع الخطا	ورق اب – ۱۰ الف
المقالۃ الثانیہ	فی الھواء	ورق ۱۰ الف – ۱۷ ب
المقالۃ الثالثہ	فی الحمام	ورق ۱۷ ب – ۲۴ ب
المقالۃ الرابعہ	فی الطعام	ورق ۲۴ ب – ۳۵ ب
المقالۃ الخامسہ	فی المشروبات	ورق ۳۵ ب – ۴۴ ب
المقالۃ السادسہ	فی الحرکات الکثیرہ	ورق ۴۴ ب – ۵۰ الف
المقالۃ السابعہ	فی امر الاستفراغ	ورق ۵۰ ب – تا ختم

اس کے اوراق کی کل تعداد ۵۱ ہے یعنی ۱۰۲ صفحات؛ سائز ۷×۱۳، ۱۱×۸ سم

مسطر: ۹۔ خط نستعلیق خفی صاف اور روشن۔ ابتدا

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰۃ علی رسولہ وغیرہ

کشف الاشکالات (عربی)

یہ کتاب نفیس بن عوض الکرمانی کی شرح الاسباب والعلامات کے مشکل مقامات کی شرح ہے جو ایک ہندی عالم اور طبیب محمد ہاشم بن حکیم محمد اسحٰق بن خدا فضل کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس بلند پایہ فاضل کے ذکر سے کتب مراجع یکسر خاموش ہیں۔ صرف دیباچہ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے یہ کتاب ۱۱۸۴/۱۷۷۰

Marfat.com

یں مکمل کی۔ اس سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ بارھویں صدی ہجری رہا ہے۔ کتاب کا عنوان کشف الاشکالات تاریخی عنوان ہے جس سے ۱۱۸۴ سال تصنیف برآمد ہوتا ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

وسمیتھا بکشف الاشکالات لانھا یکشف بما نیہ من المشکالات ومن العجائبات ان ینکشف عن ھذا تاریخ اتمام تلک الرسالۃ عن قیاس السنۃ المقدسۃ الھجریۃ المصطفویۃ۔

دیباچہ کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تالیف مؤلف کے ریعان شباب کی تالیف ہے۔
اس کے اوراق کی کل تعداد ۱۳۸ ہے۔ سائز ۱۱×۲۱، ۱۷×۲۹؛ سطر ۲۳ نستعلیق صاف و پاکیزہ اوراق مصفح یہ کاغذ رقیق۔ نسخہ مکمل۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۸ھ

ابتدا: الحمد للہ الذی ھدانا صراط المستقیم وھو نعیم عطانا فیہ نعمائہ العمیم

ابتدا متن: بسم اللہ الرحمن بحث فی امراض الراس لما شرع المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فی امراض الراس ۔

اس کا دوسرا نسخہ اس لائبریری کے سبحان اللہ کلکشن میں نمبر ۶۱۶/۳ کے تحت محفوظ ہے جس کا کاتب نقل رسول ہے اور سنہ کتابت ۱۲۶۱

تیسرا نسخہ بانکی پور میں ہے جس کی تاریخ کتابت مذکور نہیں۔

Marfat.com

حسان نگرامی
لکھنؤ

نیشنل بوٹانیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ میں

اہم طبی مخطوطات

انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری میں فارسی اور عربی کے ۵۳ طبی مخطوطات ہیں جن میں ۱۴ اہم مخطوطات ایسے پائے گئے ہیں جن پر یا تو اب تک کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا اور اگر ہوا بھی ہے تو منظر عام پر نہیں آسکا ہے۔ ذیل میں ہم ایسے مخطوطات پر تعارفی نوٹ پیش کر رہے ہیں :

۱۔ **معالجات بقراطیہ** : علاج و معالجہ سے متعلق اس کتاب کو علامہ ابوالحسن احمد بن محمد طبری نے تصنیف کیا تھا خط نسخ میں اس کی کتابت محمد امین ولد محمد باقر نے ۱۰۹۸ھ میں کی ہے۔ دو جلدوں اور ۲۳½ × ۱۲ سنٹی میٹر سائز کے ۹۸۸ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۱۰ مقالات شامل ہیں اگرچہ تمہیدی عبارت میں ۲۰ مقالات کا تذکرہ ہے مگر فہرست میں صرف ۱۰ مقالات کے عنوانات دیئے گئے ہیں اور یہی ۱۰ مقالے دونوں جلدوں میں مذکور ہیں۔

آغاز : " الحمد للہ المنفرد بوحدانیتہ الخ ثم انی رأیتہ کالاوایل من افاضل الاطباء سے ہوتا ہے اور کتاب کا اختتام تمت المقالۃ العاشرۃ من الکناش المعروف بالمعالجات البقراطیہ بعون اللہ وحسن توفیقہ فی العشر الاخیر من شہر رمضان المبارک لعام ثامن وتسعین والف من الہجرۃ النبویہ پر ہوتا ہے۔ فن معالجات پر انتہائی اہم کتاب ہے، اسی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کے اردو میں ترجمہ کا کام سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے زیر نگرانی جاری ہے۔ کتاب کا لائبریری کارڈ نمبر AN/615 BUQ-NOA (1195-96) ہے۔

۲۔ **کتاب المغنی** : ادویہ مفردہ سے علاج پر مشتمل ضیاء الدین ابن بیطار ۱۲۴۸ء نے اسے تصنیف کیا تھا۔ کتاب ۳۰ × ۲۱ سائز کے ۲۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاتب کا نام معلوم

Marfat.com

نہیں ہوسکا۔ خط نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔ ۲۰ بابوں پر مشتمل کتاب میں سر سے پیر تک کے جملہ اعضا کے امراض کے علاج کا تذکرہ بڑے اچھے انداز میں کیا گیا ہے۔

ابتدا: "الحمد للہ الذی انزل لکل داءٍ دواء" سے اور اختتام "عن المکان الذی فیہ" پر ہوتا ہے۔ مخطوطہ اگرچہ کرم خوردہ ہے تاہم پڑھا جاسکتا ہے موضوع اور انداز بیان کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔ لائبریری کارڈ نمبر ۷۰۰۰ ہے۔

۳۔ زبدۃ الطب: تشریح اور معالجات پر مشتمل ابو ابراہیم اسمٰعیل جرجانی کی شاہکار تصنیف ہے۔ ۲۹×۱۹ سنٹی میٹر سائز کے ۴۵۲ صفحات کی اس کتاب کی کتابت خط نستعلیق میں عطاء اللہ نے ۱۱۹۸ھ میں کی ہے۔ کتاب کا آغاز "بسم اللہ الخ فاعلم ان مبنی علم الطب ومدارہ علی معرفۃ حالۃ بدن الانسان" سے اور اختتام "فان زاد المرض فینبغی ان یراد الدواء" کی عبارت پر ہوتا ہے۔ کتاب جامع ہے۔ اس پر کام کی ضرورت ہے۔ لائبریری کارڈ ABU-ZAB $\frac{AM}{615}$ (7006) ہے۔

۴۔ المنصوری: ابوبکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۰-۹۳۲ء) کی ۲۴۴ سے زائد تصنیفات کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔

زکریا رازی کی تقریباً ۱۰ کتابوں کے ترجمے لاطینی اور انگریزی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اگرچہ اس کی بیشتر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ تاہم اس کی بہت سی کتابیں جن میں "المنصوری حفظ الصحۃ للاعضا موجودۃ وردھا مفقودہ" اور "رسالۃ فی الجدری والحصبۃ" اب بھی طباعت کی محتاج ہیں۔

ذیل میں ہم عربی زبان کے ایک اہم طبی مخطوط کتاب المنصوری پر تبصرہ پیش کر رہے ہیں۔ ۲۶× سنٹی میٹر سائز کے ۲۸۵ صفحات پر مشتمل اس مخطوطہ کی کتابت خط نستعلیق میں ۱۱۰۱ھ میں محمد علی نے کی ہے۔ مخطوطہ کی عبارتِ ابتدائی: الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین قال الحکیم ابوبکر محمد بن زکریا الرازی کا امیر منصور بن اسحٰق بن اسمٰعیل بن احمد صاحب خراسان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کو رازی نے حاکم خراسان منصور بن اسحٰق کی ایما پر تصنیف کیا تھا۔

دس مقالات پر مشتمل اس مخطوطہ میں فن طب کے جملہ موضوعات سے متعلق ایجاز و اختصار کے ساتھ بڑی عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ اگرچہ اختصار غالب ہے تاہم چھوٹے چھوٹے مختصر جملے زبردست فنی

Marfat.com

...یت کے حامل ہیں۔

پہلا^1^ مقالہ ۴۴ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں طب کے مبادیات اور جسم انسانی کے تمام اعضا ...تشریح سے بحث کی گئی ہے۔ علیحدہ علیحدہ عنوانات کے ذریعہ تمام اعضا کی شکل و وضع کا تذکرہ آسان اور ...فہم انداز میں کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ مخطوطہ کے صلہ تا ص۵۵ پر محیط ہے۔

دوسرا[2] مقالہ ۵۹ فصلوں پر مشتمل ہے اس میں مزاج طبعی اور غیر طبعی کی علامات اور تمام انسان کی طبعی و غیر طبعی علامات مختصر مگر بحید جامع انداز میں تحریر کی گئی ہیں۔ ص۵۵ تا ص۸۶

تیسرا[3] مقالہ ۲۴ فصلوں پر مشتمل ہے اس میں ادویہ اور اغذیہ کے ذیل میں تمام حبوب و بذور ...قسام تراب، لحم، اعضا حیوانات، روغنیات، خوشبوئیات، میوہ جات کو امخ وصبوغ کو مختصر طور سے ...ن کیا گیا ہے۔ اعضاء حیوانات، دودھ اور انڈوں کا تذکرہ انفرادی خصوصیت کا حامل ہے (ص۸۷ تا ص۱۳۷)

چوتھا[4] مقالہ ۵۰ فصلوں پر مشتمل ہے۔ حفظان صحت کے زریں اصولوں سے بحث کرتا ہے۔ ...جسمانی افعال کے طبعی حدود کے ساتھ ساتھ اعتدال سے تجاوز سے پیدا شدہ نقصانات اور تمام اعضاء ...حفظ صحت سے متعلق تدابیر علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت تفصیل سے لکھی گئی ہیں۔ مقویات و مضعفات ...نا کا تذکرہ بحیدا افادیت سے بھرپور ہے (ص۱۳۸ تا ص۱۴۶)

پانچواں[5] مقالہ ۲۵ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ میں زینت سے متعلق بڑی خوبصورتی سے ...کرہ کیا گیا ہے۔ تمام اعضاء زینت خاص طور سے بالوں کے رکھ رکھاؤ سے متعلق بیان انتہائی جامع ہے، ...عضاء زینت میں پیدا ہوئے عوارض کے ازالہ کی تدابیر کافی تفصیل سے تحریر کی گئی ہے۔ (ص۱۴۷ تا ص۱۹۵)۔

چھٹا[6] مقالہ ۲۰ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سفر سے متعلق ہدایات، پیدل چلنے کے ...نقصانات اور موسمی اثرات سے تحفظ کے طریقے بیان کیے گئے ہیں (ص۱۹۶ تا ص۲۱۰)

ساتواں[7] مقالہ ۲۵ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں زخموں اور جراحتوں کے علاج کے طریقے ...بیان کیے گئے ہیں۔ ہڈیوں کے کسر و خلع، جبیرہ باندھنے کی تدابیر، فصد، علق وغیرہ کا تذکرہ کیا ...گیا ہے (ص۲۱۱ تا ص۲۳۵)

آٹھواں[8] مقالہ ۵۵ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تمام سموم حیوانی، معدنی و نباتاتی

Marfat.com

کی علامات و علاج سے بحث کی گئی ہے۔ زہریلی ادویہ کی اصلاحات کے طریقے بھی تحریر کیے گئے ہیں (صـ ۲۳۶ تا صـ ۲۶۳)۔

نواں ۹ مقالہ ۸۹ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ میں سر سے پیر تک کے جملہ امراض کے اسباب، علامات اور علاج کو مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔ (صـ ۲۶۴ تا صـ ۳۲۵)۔

دسواں ۱۰ مقالہ ۲۸ فصلوں پر مشتمل ہے جس میں حمیات کی جملہ اقسام، علامات اور بحران کی علامات و علاج کا تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے (صـ ۳۲۶ تا صـ ۳۸۵)۔

کتاب کا اختتام "وقد انتہی علی جمیع المقالات و تم ھذا الکتاب و للّٰہ الحمد وکتبہ محمد علی فی عام ۱۱۸۱ھ بعون اللّٰہ" پر ختم ہوتا ہے۔ زیر بحث مخطوط کا لائبریری نمبر ABU - MAN / $\frac{A.M}{615}$ (7008) ہے۔ اگرچہ مخطوط کے صفحات کہیں کہیں کرم خوردہ ہیں تاہم بحیثیت مجموعی مخطوط بہتر حالت میں ہے۔

اگرچہ لابر المنصوری کے نام سے لاطینی زبان میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ تاہم کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اگر انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ کیا جائے تو جدید سائنس کے دور میں طب قدیم کی ایک اہم کتاب منظر عام پر آئے گی اور اس طرح طب یونانی کی افادیت کے بہت سے روشن پہلو سامنے آئیں گے

Marfat.com

ڈاکٹر تنویر احمد علوی (دہلی)

طبّی مخطوطات مخزونہ خانقاہ ابوالخیر

خانقاہ ابوالخیر شاہجہان آباد (دہلی) کی ممتاز خانقاہوں میں سے ہے۔ یہیں حضرت شاہ غلام علی اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے مزارات مقدس ہیں۔ یہ درگاہ چتلی قبر سے ترکمان دروازہ کی جانب آگے بڑھنے والی سڑک کے ایک گوشہ میں واقع ہے ۔۔۔ اس کے سجادہ نشین و متولی حضرت زید ابوالحسن فاروقی النقش بندی ہیں جو اپنے علم و فضل کے اعتبار سے مغتنمات روزگار میں سے ہیں۔ خانقاہ میں واقع اس کتب خلانے کی عمارت ابھی نئی بنی ہے اور اس کی بیاض پیشانی پر مزین کتبہ فیہا کتب قیمہ سے آراستہ ہے۔

قرابادین ذکائی اور قرابادین شفائی کے دو قلمی نسخے اس کتبخانہ کے قلمی مخزونات میں شامل ہیں جن کا تعارف ذیل میں کیا جاتا ہے:

قرابادین ذکائی محررہ ۱۲۶۱ھ تقطیع $\frac{10\times 6}{4}$ ہے ۱۱ اوراق ۲۲۲۔

آغاز۔ ای مجال الیست نافع کہ بندۂ کمترین وگوشہ نشین ومسکین ذکار اللہ ابن اسحٰق ابن اسماعیل الطبیب المشہور بین دیار الدہلی، الطبیب خلف ان محمد بقا خاں غفر اللہ لہ دنیا واحسن اللہ لہ ولیا در صدد جمع و تالیف و حیز تہذیب و ترتیب درآمدہ نسخہ مجربہ جد بزرگوار و والد نامدار کہ در قرابات جسیم و مطولات عظیم در بیاضہائے متفرق بداد کہ آں را برباد می داد دریں سفینہ خالی از جیبۂ نہاد و نام آں را بہ تلفظ ذکائیہ منتخب از مجموعہ بقائیہ برطبق الہام خداوند علام بہ افواہ خواص و عوام درداد۔

قرابادین شفائی تقطیع $\frac{8\times 5\frac{1}{2}}{4}$ ہے مسطر بارہ سطری تمن ۱۶۲ اوراق پر مشتمل ہے نشانات شمار موجود نہیں۔ اسی ورق پر اس کا اختتامیہ تحریر ہے۔

"تمام شد کتاب قرابادین طب فرمائی حکیم شفائی بستم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۸ھ روز سہ شنبہ پیر اسوج برائے (ماہ) جیٹھ سمبت ۱۹۰۹ بکرمی تمام شد کار من نظام شد فقط"

اسکے نیچے کی سرخ روشنائی سے مالک جودھیا پرشاد عطار ساکن صاحب آباد محلہ چھرپارہ بعد ازاں زیریں سطر میں یہ شعر درج ہے ۔

Marfat.com

نوشتہ بماند سیہ بر سفید　　　نویسندہ را نیست فردا امید

نیز اجودھیا پرشاد دیا لگ رام۔ کے دستخط ہیں اور ان سے بیشتر یہی نام لکھے گئے ہیں۔

آغاز: این کتاب نسخہ بمتفرقہ عجائب و غرائب و مجرب است نوشتہ شد۔ اس میں کل ۲۴ نسخے ہیں۔ مناسبہ موشوقہ معتقول علیہا حکمائے متقدمین و متاخرین۔ منتخب و مترجم نمودہ بآن منتظم کرد تا کتاب جامع از سائر قرابادینات باشد و ترتیب حروف تہجی مرتب ساختہ ام ول کرم کلام اگر چہ بہم اطلاع یابند برقم شفقت اصلاح فرمایند۔

اس سے بیشتر ۲ اوراق طب اکبر کی فہرست مضامین سے متعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ فن طب شریف ترین ہے اور اس کے ساتھ ذہن انسانی کے بعض لطیف اکتسابات وابستہ رہے ہیں۔ مخطوطوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے طبیب فلسفہ و منطق تو عام طور پر جانتے ہی تھے عربی اور فارسی میں بیشتر درجہ فضیلت رکھتے تھے۔ نیز فن موسیقی اور دوسرے متداول سلسلہ ہائے علمیت سے بھی وہ گہری دلچسپی اور واقفیت رکھتے تھے۔ فن دوا سازی کے اکتسابات کو تو انھوں نے فائق آرٹس کے درجہ میں لا کھڑا کیا تھا اور یہ ان کی علمی دیانت تھی کہ اس فن کا مرتبہ اپنی کوششوں سے انھوں نے ایسی اونچی محراب پر سجایا جہاں اب ہر ایک کا ہاتھ پہنچنا مشکل ہے پھر بھی وہ اسے طب یونانی کہتے رہے۔

آگے چل کر سبب تالیف کے سلسلہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ میرے دل میں یہ جاگزیں ہو گیا کہ ایک ایسا نسخہ جامع الفوائد ترتیب دوں جو اس خاص فن سے متعلق کتب طبیہ اور صحت ... پر حاوی ہو۔

اس کے بعد مؤلف نے اس کا اظہار کیا ہے کہ اس فن کے رسایل معتبرہ میں اسباب علامات مع الکلیات مذکور ہیں لیکن جیسا کہ کتاب نفیس انتساب شرح اسباب فی العلامات والمعالجات میں بتوفیر انکا ذکر آیا ہے کہیں اور نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شرح اسباب فنی قدر و قیمت اس دور میں مؤلف مترجم کی نگاہ میں کیا وہ اس مجموعہ کو کثیر النفع کہتا ہے اور بکمال متانت و اعتبار سے ... قرار دیتا ہے۔

بایں ہمہ اس نے دلائل زائدہ کو اپنے یہاں شامل نہیں کیا اور ان میں سے گویا بعض دلائل کو ترک کرنا درست تصور کیا اور بعض مواضع میں اضافہ وایزد در من جملہ لوازمات قرار دیا۔

اپنے ان اضافی ماخذ کے ذیل میں صاحب ترجمہ نے قانون، اقسرائی، سدیدی، موجز، ذخیرہ اور کتاب مجاہدیہ کا ذکر کیا ہے۔ اس سے علمی اور فنی نقطۂ نظر سے جو فائدے مترجم نے اٹھائے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ اس نے ترجمہ اور اضافوں کے متعلق اپنے طریق رسائی کی وضاحت کر دی ہے۔

Marfat.com

[حکیم] انیس الزماں (سہسرام)

[حکیم] محمد ابراہیم خاں سعیدی (سہسرام)

ذخیرۂ سہسرام

(۱)

[ح]کیم انیس الزماں

مفید المعالجین کو سہسرام کے مولوی حکیم حسن علی ولد حکیم یار محمد مرحوم بن حکیم غلام علی بن حکیم [حک]یم محمد مسعود نے ۱۲۷۷ ہجری میں مرتب کیا اور سہسرام ہی کے محمد علی ولد حکیم سراج مرحوم نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ [ہج]ری میں دوشنبہ کے دن کتابت تمام کی۔ صفحات ۱۹۸، کتابت خط نسخ میں، عنوانات سرخ روشنائی سے۔

کتاب کی زبان سادہ فارسی ہے۔ البتہ کہیں کہیں ہندوستانی زبان کے الفاظ بھی استعمال ہو گئے ہیں۔ [مث]لاً علاج شقاق ایڑی، علاج ایریں و چھاجن، علاج جراحت تیغ و تبر و گولی، علاج سوختگی زبان از چونہ، [م]قعدی یا رجیلیپ نمودہ، موافق ناصور پٹی ساختہ وغیرہ۔ بعض دواؤں کے نام بھی ہندی یا مقامی ہیں مثلاً [د]ب، ہلدی، برگ کنگھی وغیرہ۔

مؤلف نے بسم اللہ سے شروع کر کے حمد و نعت کے چند جملے لکھے ہیں اور اس بیت پر ختم کیا ہے۔

ای شافی امراض شفا می بما — این درد مرا جز کرمت نیست دوا

مفید المعالجین درحقیقت مؤلف کی طبی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔ لکھتے ہیں۔ از آنجا کہ بعض نسخہا [ح]اصل شدہ بود و ہم اصرار [و] افادۂ بعض احباب داعزہ پیش نظر داشتم ہمچناں گذاشتن دریغ نی آمد در ۱۲۷۷ھ یک ہزار و دو صد ہفتاد و ہفت ہجری بہ عرق ریزیہای تمام فراہم آوردہ بہ مفید المعالجین [مو]سوم گردانیدم و بہ شش تشخیص مرتب ساختم۔

تشخیص اوّل در بیان نبض، تشخیص دوم در بیان بول، تشخیص سوم در بیان معالجات، تشخیص [چ]ہارم در مرکبات، تشخیص پنجم در طریق و دستور استعمال و ساختن و تصعید و احراق و غسل بعض ادویۂ مفردہ [و غیرہ،] تشخیص ششم در امتحان بعض ادویات۔

منابع و مراجع کے ضمن میں لکھتے ہیں تفصیل اسامی کتب مستنبط منہا ۱۔ مجربات سجادیہ کہ تالیف فلاطون [ز]مانی استاذی مولوی حکیم مہر علی صاحب از بیاض استاذ الاستاذ حکیم غلام سجاد فراہم آوردہ بنام آں

Marfat.com

آں مبرور مغفور موسوم گردانیدہ اند ۲۔ دستور العمل مسیح ثانی استاذی مولوی غلام جیلانی مصنف صاحب
۳۔ مجربات حکیم راحت علی ۴۔ علاج الابدان ۵۔ مجربات التداوی ۶۔ ذخیرہ خوارزم شاہی ۷۔ موجز
۸۔ شرح اسباب ۹۔ سدیدی ۱۰۔ رسالہ حنیفی ۱۱۔ کفایہ منصوری ۱۲۔ مجربات عجیب ۱۳۔ مجربات احسانی
۱۴۔ منتخب الاطبار ۱۵۔ مغنی العلاج ۱۶۔ طب اکبر ۱۷۔ مفرح القلوب ۱۸۔ میزان طب ۱۹۔ قرابادین
نادری ۲۰۔ قرابادین شفائی ۲۱۔ رسالہ ترجمہ جالینوس ۲۲۔ مجموعۃ الصنائع ۲۳۔ سرد الفوائد ۲۴۔ ہنج القند
۲۵۔ رسالہ نارا فرنجیہ ۲۶۔ قرابادین بقائی ۲۷۔ تحفۃ المومنین ۲۸۔ مخزن الادویہ ۲۹۔ طب یوسفی ۳۰۔ رسالہ تریاق
اکبر ۳۱۔ رسالہ تریاق فاروق ۳۲۔ معالجات النبوی ۳۳۔ رسالہ جعفری ۳۴۔ رسالہ علاج الصبیان ۳۵۔ قرابادین

حکیم حسن علی مرحوم نے ۱۹۸ صفحہ کی مفید المعالجین میں مذکورہ ۳۵ کتابوں کا نچوڑ قلمبند کیا ہے۔ نبض اور بول پر کافی توجہ مبذول کی ہے۔ کئی صفحے نبض کے نقشے کے ساتھ تحریر کئے ہیں اور اسی طرح بول کے موضوع کو قارورے کے شیشے کی تصویر اور اس میں بول کی کیفیت کی نشاندہی بھی کی ہے۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ انسانی اور حیوانی بول کی تفریق کے گر بھی بتائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں (۱۲۸۶ ہجری) طبیب بھی عوام کی آزمائش سے گذرتا تھا۔

مرض کا نام دیکر نسخہ تحریر کیا گیا ہے۔ شاذ و نادر ہی مرض کی علامات قلمبند کی گئی ہیں اور اگر کسی جگہ یہ نیک کام کیا بھی گیا ہے تو بہت اختصار سے جہاں جہاں ضرورت محسوس کی گئی ہے زبان زبان تصویریں بھی بنا دی گئی ہیں۔ مثلاً عرق نمک کشید کرنے کا طریقہ اور نقشہ، عطر گلاب اور عطر کیوڑہ کا طریقہ تصویر کے ساتھ۔

تشخیص ششم کے تحت دواؤں کی پہچان کے طریقے دلچسپ ہیں مثلاً مشک کی پہچان کے متعلق لکھتے ہیں: آنچہ در نافہ باشد ریسمان را بہ سوزن اوّل از نافہ گذرانیدہ پس از وسط سیر بگذرانند۔ اگر بوی سیر ندہد خالص است۔

فوائد المبتدی: حکیم رحمت اللہ صاحب (م ۱۱۸۵ھ) نے اپنے بیٹوں کے لئے مرتب کیا تھا جن کے نام یہ ہیں حکیم سراج علی، حکیم مراد علی، حکیم یاد علی اور حکیم زاہد علی۔ یہ ہر ایک فرزند اپنے اپنے دور کے نامی گرامی طبیب گذرے ہیں اور اپنے شہر کے علاوہ راجہ مہاراجاؤں کے دربار میں رہ کر عوام کو فائدہ پہنچاتے رہے۔

ناچیز کے پاس جو نسخہ ہے اس کے کاتب ہ مالک زاہد علی ولد حکیم رحمت اللہ یعنی میرے جد امجد تھے

Marfat.com

فوائد المبتدی جس کی تاریخ اختتام ۱۲۶۴ فصلی ہے اور جو ۴۰۱ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے چار مقالوں پر مشتمل ہے :-

مقالہ اول میں ۶ فصل، مقالہ دوم میں ۲۲ فصل، مقالہ سوم میں ۷ فصل اور مقالہ چہارم میں دو فصلیں تحریر کی گئی ہیں۔ ان فصلوں کے کچھ موضوع یہ ہیں (۱) چاروں خلطوں کی علامتیں اور خواص (۲) سال کی چاروں فصلیں (۳) مفصودہ رگیں (۴) امراض کے درجات (۵) دواؤں کے درجات (۶) بعض مفرد دواؤں کی خاصیت۔

فوائد المبتدی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں بعض ضروری الفاظ اور اصطلاحات کے معنی بھی دے دیئے گئے ہیں۔

فوائد المبتدی کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکیم رحمت اللہ مرحوم نے اس کتاب کو لکھنے میں کسی اور کتاب کی مدد نہیں لی تھی۔ نسخوں سے پتہ چلتا ہے کہ ذاتی تجربے میں آئے ہوئے تھے۔

بیاض مثلث: حکیم بدر الدین صاحب نے اپنے ذاتی تجربہ میں جو نسخے آئے اور آخر عمر تک معمول مطب رہے ان تمام نسخوں کو بیاض مثلث میں ۲۹۰ صفحات پر مشتمل بزبان فارسی درج کیا ہے۔ جس کا اختتام ۱۳۳۰ میں ہوا۔

حکیم بدر الدین صاحب کے تین لڑکے تھے۔ ایک حکیم ہوئے جن کا نام حکیم عبدالوحید تھا۔

______ زمانہ حکیم اجمل صاحب کا تھا چنانچہ حکیم بدر الدین صاحب نے ______

حکیم عبدالوحید صاحب کو حکیم اجمل خاں صاحب کی شاگردی میں دہلی بھیجا وہاں سے وہ فارغ ہوئے۔ اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ حکیم بدر الدین صاحب زیادہ تر راجہ صاحب امبیکا پور میں مہاراجہ کے دربار میں طبیب بن کر رہے اور مہاراجہ کے ساتھ ساتھ تمام سلطنت میں رہنے والوں کے معالج رہے۔

کتاب کی تحریر شروع سے آخر تک خوشخط ہے۔ طغریٰ بسم اللہ کے نیچے یہ لکھتے ہیں فہرست کتاب مثلث کہ ہر نسخہ اش نایاب است فصل در امراض راس سے شروع کر کے فصل ایک سے فصل ۱۱۲ پر ختم کیا ہے جس میں تمام امراض ہیں کتابت بہت عمدہ کی ہے۔ روشنائی چائنل مالی استعمال کی ہے۔

Marfat.com

حکیم محمد ابراھیم خاں سعیدی

۲

مفید المعالجین: مفید المعالجین کو سہسرام کے مشہور نثار و شاعر اور متعدد کتابوں کے مصنف مولانا حسن علی ابن حکیم یار محمد سنہ ۱۲۲۲ھ میں تصنیف فرمایا اور سہسرام ہی کے مولوی حکیم ابو صالح محمد سعید خان سہسرامی ابن شجاعت علی خاں نے دو جلدوں میں مرقوم فرمایا۔ جلد اوّل کی کتابت یکم محرم الحرام ۱۳۲۵ یوم دو شنبہ کو تمام ہوئی اور جلد دوم کی کتابت ۲۴ ربیع الآخر روز دو شنبہ ۱۳۲۵ھ کو اختتام پذیر ہوئی جلد اوّل کے کل صفحات ۲۴۹ جلد دوم کے صفحات ۱۳۹۔

کاتب نے اس کتاب کو خط شکستہ میں تحریر کیا ہے۔ جلد اوّل میں عام عبارت اور عنوانات سیاہ روشنائی سے نمایاں کئے گئے ہیں۔ کتاب کی زبان فارسی ہے۔

بیاض حکیم علی الزماں خاں سہسرامی: تصنیف کا آغاز ۱۶ صفر المظفر ۱۳۱۶ھ سے ہوا اور اختتام یکم ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو ہوا۔ مرقومہ حکیم رشید الزماں بن حکیم علی زماں خاں ۱۹۳۵ء۔

حروف شکستہ زبان فارسی، کہیں کہیں بعض الفاظ اردو کے بھی آگئے ہیں۔ روشنائی سیاہ اور کاغذ پرانا اور زرد لدار۔

کتاب کے دو جز ہیں۔ ۲۲ صفحات کا پہلا جز نسخہ جات پر مشتمل ہے اور ۰ صفحات کا دوسرا جز انا دوسرا معالجات پر۔ پیش لفظ یہ ہے:۔

باید دانست کہ ہمہ نسخہ جات بر صد ہا مریضان آزمودہ است، خطا ہرگز ہرگز نہ کند بشرطیکہ تشخیص صحیح و درست بود و ہمہ نسخہ جات مذکور زمانی اند کتابی نیست شاید دم بگذرند کہ کتابی نسخہ جات اندہر گز ہرگز نیست

بیاض حکیم شمس الدین سہسرامی: شکستہ حالت میں ایک قلمی بیاض میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے جس کا تفصیلی مطالعہ ابھی نہیں کیا جا سکا ہے۔ البتہ اس کے ایک صفحہ پر ذیل کی عبارت ہے:۔

"الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہا متفرقاتی من مجربات حکیم ابراہیم صاحب و حکیم یعقوب صاحب عبد الحمید صاحب عظیم آبادی بر ترتیب حروف تہجی از دست عاصی خادم الاطباء محمد شمس الدین عفا عنہ بتاریخ بستم ماہ ذی الحجہ یوم جمعہ مبارک ۱۳۱۵ھ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رقم گردیدہ"۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ یہ بیاض حکیم مولوی شمس الدین سہسرامی یعنی برادر خرد مولوی حکیم بدر الدین سہسرامی کی نوشتہ ہے

Marfat.com

معین الدین اعظمی حیدرآباد

اورینٹل لائبریری حیدرآباد میں اہم طبی عربی مخطوطات

اورینٹل مینسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد، جو پہلے آصفیہ لائبریری کے نام سے موسوم تھا، یہاں ۲۰ طبی قلمی نسخے موجود ہیں۔

اساس الطب/جامع الشفاء۔ مصنف کا نام ہے جالینوس۔ دوسری صدی ق م میں حنین بن اسحاق[1] (۸۰۹-۸۷۳ء) نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ کتاب ۳۰۹ صفحات پر مشتمل ہے ہر ورق پر سترہ سطریں ہیں۔ (اورینٹل مینسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں اس کا نمبر ۴۲ ہے)۔ اس میں اور کئی مشہور حکیموں کے رسائل بھی ہیں جو بہت کمیاب، نایاب اور اہمیت کے حامل ہیں جیسے (۲) زکریا رازی (۳) طاہر بن ابراہیم السجزی (۴) محقق الطوسی (۵) محمد الخجندی (۶) ابوسہل عیسیٰ (۷) ابن المسیحی۔

اس کتاب کو حکیم سید محب حسین افسر الاطباء حیدرآباد نے جامع الشفاء سے تعبیر کیا ہے۔ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کے مصنف و مترجم سے ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے ایک طبیب کو یہ نسخہ امیر کابل سے ۲۰۰ یعنی گیارہویں صدی کے آغاز میں ملا تھا۔

جالینوس نے اپنے اس رسالہ میں انسانی جسم کو لاحق ہونے والے مختلف امراض کو بیان کیا ہے۔

۲۔ جوامع الکحالین: مصنف کا نام بقراط ہے (۴۶۰-۳۷۷ ق-م) اور مترجم کا نام حنین بن اسحاق ہے۔ کتاب ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر ورق پر ۱۴ سطریں ہیں (اورینٹل مینسکرپٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں یہ کتاب نمبر ۶۸ طب کے اندر درج ہے) مترجم کا نام موجود نہیں ہے مگر دوسرے مقالہ میں لکھا ہے کہ المقالۃ الثانیہ من فصول بقراط نقل حنین بن اسحاق یعنی فصول بقراط کا دوسرا مقالہ حنین بن اسحاق کا ترجمہ کردہ ہے۔ گویا ساری کتاب حنین کی ترجمہ کی ہوئی ہے۔

فصول بقراط کی اور شرحیں ہیں جیسے علامہ قرشی امین الدولہ نصرانی اور عبد اللطیف بغدادی کی جن کا نمبر ۱۵، ۱۷۰ اور ۲۰۴ ہے۔

---

[1] عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج ۱ ص ۱۸۴ مقالات شبلی ج ۶ ص ۱۴

Marfat.com

اس کتاب میں آنکھوں کے امراض کا بیان ہے۔ کتاب کئی مقالوں پر منقسم ہے ہر مقالہ میں مختلف ابواب ہیں۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کحال آنکھ کے ڈاکٹر کو کہتے ہیں اور جوامع کے معنی خیال کے ہیں۔ یعنی آنکھ کے ڈاکٹروں کی رائیں جمع کی ہیں۔

۳۔ **عین الحیات**: ۔ مصنف کا نام محمد بن یوسف الہروی ہے (۹۴۹ھ) کتاب ۱۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں (یہ کتاب نمبر ۲۲۶ طب کے تحت درج ہے) مصنف نے اس کو ۹۳۹ھ میں تصنیف کیا، طب کی مشہور کتابوں سے ماخوذ ہے جیسے ابن سینا کی القانون، التذکرہ، ابن جزلہ کی المنہاج، ابن ہبل کی المختارات۔ کتاب چند مقاصد پر مشتمل ہے پہلے مقصد میں حرارت طبیعہ کی تحقیق ہے۔ دوسرے مقصد میں ان چیزوں کا بیان ہے جو حرارت طبیعہ کو طاقت بخشتی ہیں اور عمر دراز کرتی ہیں۔ اس میں پھل ترکاری اور مختلف قسم کے پرندوں کے خواص اور فوائد و نقصانات بیان کیے ہیں اور ان کو ابجدی طریقہ سے ترتیب دیا ہے یا بیان کیا ہے۔ تیسرے مقصد میں ان چیزوں کو بیان کیا ہے جو عمر کو کم کرتی ہے ان میں ۴۵ چیزوں کا ذکر ہے۔ قدیم حکماء جیسے جالینوس، حنین بن اسحاق کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ جماع کے فوائد و نقصانات سے خاص طور پر بحث کی ہے اس طرح یہ کتاب زندگی کے لیے چشمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۴۔ **مجموعة الرسائل الطبية**: ۔ یہ کتاب آٹھ مشہور اطباء کے رسائل پر مشتمل ہے جیسے بو علی سینا، ابوبکر زکریا رازی اور مسعود بن محمد سجزی۔ مگر کس نے ان کو جمع کیا ہے یہ معلوم نہیں۔ یہ کتاب ۲۱۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ پر ۱۵ سطریں ہیں (اس کتاب کا نمبر اندراج ۲۲۴ ہے)۔

پہلا رسالہ بو علی سینا (۹۸۰-۱۰۳۷) کا ہے جو رسالہ فوائد کے نام سے جانا جاتا ہے اس کا دوسرا نام تدارک الخطار بھی ہے۔ یہ ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کو ابو الحسن احمد بن محمد السہیلی کے حکم سے جمع کیا گیا۔

مذکورہ رسالہ سات مقالوں پر مشتمل ہے۔ چھٹے مقالہ میں جنسی امراض و ادویہ سے بحث کی ہے۔ اس رسالہ میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو صحت کے لیے مفید و مضر ہیں۔

دوسرا رسالہ ابوبکر محمد بن زکریا رازی کا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مفید بن احمد بن سہل البلخی کا ہے۔ تیسرے رسالہ کا نام حفظ الادویہ علیہا و احراقہا ہے۔ اس میں ۲۰ ابواب ہیں۔ دواؤں کا ذکر ابجدی طریقہ پر کیا ہے۔ چوتھے رسالہ کا نام حقائق اسرار الطب ہے جو مسعود بن محمد السجزی کا ہے جس کو قاسم بن عراق بن جعفر کے لیے تصنیف کیا گیا تھا۔ یہ رسالہ ۱۰۹ صفحوں پر مشتمل ہے اور تین فن پر منقسم ہے۔ ہر فن میں چند قسمیں ہیں تیسری قسم میں دوا سازی کے طریقہ کا ذکر ہے۔

Marfat.com

پانچواں رسالہ بقراط کا ہے جو رسالہ بقراطیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کا مترجم کون ہے معلوم نہیں۔
بقراط نے بہت سے امراض کی نشانیاں اور علامتیں بتائی ہیں اور بتایا ہے کہ کس قسم کی علامت کے
آدمی کتنے دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ رسالہ چھپ گیا ہے

چھٹا رسالہ شیخ بو علی سینا کا ہے جو رسالہ الہندبا کے نام سے موسوم ہے۔

الکافی فی صناعۃ الطب: مصنف کا نام ابن العین زربی ہے (۵۴۸ھ م) آپ فن طب
میں بہت ماہر تھے۔ اور اس زمانے کے امراء و حکام آپ سے طبی مشورہ کرتے تھے۔ ابن ابی اصیبعہ نے عیون الانباء
فی طبقات الاطباء[1] میں ان پر مفصل روشنی ڈالی ہے[2] الکافی ان کی مشہور کتابوں میں سے ہے۔ یہ کتاب ۲۰۸ صفحوں
پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۲۶ سطریں ہیں۔ آپ نے آنکھ، ناک، کان، بال اور جنسی امراض سے بحث کی ہے۔
آخیر میں بخار کی قسموں اور اس کے اسباب و علاج کا ذکر کیا ہے۔ مرض کی تحلیل و تفصیل اور کیفیت
کو بہت محققانہ انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

معتمد الادویۃ المفردۃ: مصنف کا نام عمر بن یوسف ہے آپ یمن کے بادشاہوں میں سے
تھے ۶۹۵ھ میں آپ کی وفات ہوگئی۔

یہ کتاب ۲۹۷ صفحوں پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر ۲۸ سطریں ہیں (۸ افن طب اس کا مدلل تجربہ ہے) - یہ
کتاب ابن بیطار مغربی اور دوسرے اطباء کی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ جیسے ابن جزلہ کی المنہاج اور زہراوی
وغیرہ جیسا کہ مصنف خود مقدمہ میں فرماتے ہیں "اختصرت ھذا الکتاب من کتب جمعت ... میں نے
اس کتاب کو ان کتابوں سے جمع کیا ہے جن میں تفصیل و اطناب تھا و سمیتہ بکتاب المعتمد فی الادویۃ المفردۃ۔
اس کتاب میں مصنف نے غذاؤں اور دواؤں کے فوائد و نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں
"المقصود من کتاب المعتمد المختصر من کتاب الجامع لقوی الاغذیۃ والادویۃ"
یہ کتاب ابجدی طریقہ پر مرتب ہے "ورتبتہ علی ترتیب حروف المعجم لیکون اقرب متناولا وافہم"
مثال کے طور پر اگر دودھ اور گوشت کے فوائد و نقصانات یا خواص کو دیکھنا ہے تو لبن اور لحم میں دیکھنا ہوگا۔
یہ کتاب اس لحاظ سے بید مفید ہے کہ اس میں سبھی قسم کی غذاؤں کے خواص و فوائد ہیں اور یہ کہ کون سی
غذا کس قسم کے مرض میں مفید ہے۔

کناش المعالجات البقراطیۃ: مصنف کا نام ابوالحسن احمد بن محمد الطبری ہے۔ اس کتاب

---

(۱) ... (۲) اور بتایا ہے کہ فن طب میں ان کا کیا مقام تھا حکام کے یہاں ان کی کیا منزلت تھی اور ان کی کتنی مؤلفات ہیں

کے دو نسخے ہیں ایک کا نمبر ۱۴ ہے جو خط نسخ میں خوشخط لکھا ہوا ہے۔ یہ ۷۰ صفحوں میں ہے ہر صفحہ پر ۱۹ سطریں ہیں۔ دوسرے نسخے کا نمبر ۲۱۴ ہے جو نستعلیق عادی میں لکھا ہوا ہے۔ یہ ۸۰ صفحوں پر مشتمل ہے۔ کتاب کا دوسرا نام المعالجات البقراطیہ بھی ہے۔ کتاب کے اخیر میں فرماتے ہیں "تمت المقالۃ العاشرۃ من الکناش المعروف بالمعالجات البقراطیۃ"

مصنف حاکم وقت رکن الدولہ دیلمی (۳۸۰ھ) کے حکیم و معالج رہے ہیں۔ اور اپنے زمانہ کے بقراط و جالینوس شمار کیے جاتے تھے۔ آپ ابو ماہر موسیٰ بن سیار کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ مصنف نے اس کتاب کو بقراط کے طریقۂ علاج پر لکھا ہے۔ فرماتے ہیں "واسلک فیہ سبیل البقراط فی صحۃ المعالجۃ" یعنی علاج کے سلسلہ میں میں نے بقراط کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

ابن اصیبعہ تحریر فرماتے ہیں[1] کہ کناش جو المعالجات البقراطیۃ کے نام سے جانی جاتی ہے بہت نفع بخش کتابوں میں سے ہے۔ کتاب دس مقالوں پر منقسم ہے۔ ہر مقالہ میں ۳۰ سے لے کر ۵۲ باب ہیں۔

پہلے مقالہ میں ان چیزوں کا بیان ہے جن کا ایک طبیب کو جاننا ضروری ہے۔ دوسرے مقالہ میں سر کے امراض سے بحث کی ہے۔ تیسرے مقالہ میں باطنی امراض کو بیان کیا ہے۔ چوتھے مقالہ میں آنکھ کے امراض کو بیان کیا ہے۔ پانچویں میں ناک اور کان کے امراض کو بیان کیا ہے چھٹے میں منہ اور دانت کے امراض کو بتایا ہے۔ ساتویں مقالہ میں سینہ اور دل کے طریقۂ تنفس کو بتایا ہے۔ آٹھویں میں معدہ اور شکم کے امراض کو بیان کیا ہے۔

۲۔ المغنی: ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ م ۴۹۰ھ) ص ۳۱۰، کتاب کا نمبر ۷۴۔

عباسی خلیفہ المقتدی بامر اللہ (۴۶۷ - ۴۸۷) کے لیے تصنیف کی گئی۔ مقدمہ میں فرماتے ہیں: "جب میں نے اپنے مخدوم و آقا کا روشن و تابناک زمانہ اور عظیم فضائل و مناقب دیکھا تو خیال ہوا کہ ان کے لیے طب میں ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں امراض اور ان کے اسباب و علل کے جاننے کا طریقہ اور علاج ہو۔ سر اور قلب کے امراض، جنسی امراض، بخار کی مختلف قسموں کا بیان اور ان کے علاج پر روشنی ڈالی ہے۔ مرض کے ذکر کے بعد اسباب و علامات اور آخر میں علاج بتاتے ہیں۔

---

(۱) دائرۃ المعارف البستانی ج ۱ ص ۲۹۲

Marfat.com

پروفیسر محمد حسن رضوی علیگڑھ

مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ

کے

طبی مخطوطات

مولانا آزاد لائبریری میں طبی مخطوطات مسلم یونیورسٹی کلکشن کے علاوہ ذخیرہ جات جواہر میوزیم، سبحان اللہ، حبیب گنج، احسن، عبدالحیٔ، آفتاب، سلیمان، قطب الدین، منیر عالم، شیفتہ، عبدالسلام پر مشتمل ہیں، زبان کے اعتبار سے تعداد یہ ہے:

عربی (۲۰۱)، فارسی (۲۶۶)، اردو (۴) = کل ۴۷۱ طبی مخطوطات

(مقالے سے متعلقہ اقتباس)

مقالہ نگار کے مقالہ کا بقیہ حصہ سدید الدین گازرونی (۷۰۹ھ)، ابوبکر محمد بن زکریا الرازی، برہان الدین نفیس بن عوض الکرمانی، علی بن العباس المجوسی، ابوساحل عیسی بن یحیی المسیحی، محمد بن محمد یوسف العلاقی، نجیب الدین محمد بن علی السمرقندی (م ۶۱۹ھ)، بوعلی سینا، منصور بن محمد بن احمد بن یوسف، یوسف بن محمد بن یوسف الطبیب، ضیاء الدین عبداللہ ابن بیطار المغربی، شیخ داؤد بن عمر الانطاکی کے احوال پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

اے۔ حبیب خاں (دہلی)

ہمدرد انسٹی ٹیوٹ کے چند اہم طبی مخطوطات

ادارہ تاریخ و تحقیق طب کی لائبریری کے چند اہم اور نادر مخطوطات پیش کرنے سے پہلے اس ادارے کے بارے میں ایک تعارفی نوٹ پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ کب عالم وجود میں آیا۔ اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اور کن مفید شعبوں پر مشتمل ہے۔

اس ادارے کا سنگ بنیاد ہمارے محبوب رہنما اور ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم مرحوم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۵ر نومبر ۱۹۶۲ء میں دہلی سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر تغلق آباد جیسے تاریخی مقام پر رکھا' اور ادارے کے وسیع پروجکٹ میں سب سے پہلے لائبریری اور میوزیم کی عمارت تیار ہو جانے پر ۱۳ر فروری ۱۹۷۰ء کو ہماری وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے لائبریری اور میوزیم کا افتتاح فرمایا۔

یہ انسٹی ٹیوٹ ایک وسیع اور کثیر المقاصد پروجکٹ ہے جس میں لائبریری اور میوزیم کے علاوہ فارمیسی کالج' یونانی میڈیسن کالج' ریسرچ لیبوریٹریاں' ڈرگ فارم' ہربریم' ہمدرد پبلک اسکول' ہمدرد ایجوکیشنل سوسائٹی' مجیدیہ ہوسپیٹل' پرنٹنگ پریس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ عظیم پروجکٹ جناب حکیم عبدالحمید صاحب کی اولوالعزمی' جہد مسلسل اور عمل پیہم کا زندہ اور تابندہ شاہکار ہے۔ ادارے کے تمام شعبوں میں گذشتہ ۱۲ سال کے قلیل عرصہ میں جو ترقی ہوئی ہے اس کا اعتراف ہر ابن بصیرت نے کیا ہے'

ادارے کا کتب خانہ بھی جناب حکیم صاحب کے ذاتی گرانقدر اور نایاب مخطوطات اور قیمتی مطبوعات سے قائم ہوا جو حکیم صاحب نے ادارہ کو بطور عطیہ عنایت فرمائے۔ انسٹی ٹیوٹ کے کتب خانہ میں ابتک تقریباً چالیس ہزار کتابوں اور رسائل کا قابل قدر ذخیرہ جمع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ فن یونانی طب کے چار سو نادر مخطوطات عربی اور فارسی میں جمع ہو چکے ہیں جو ادارہ کی لائبریری کو دوسری لائبریریوں

Marfat.com

ناز کرتے ہیں۔ ان میں چند اہم اور نادر مخطوطات کا ذکر اس مختصر وقت میں کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) الکافی فی الطب (عربی): یہ نادر و نایاب کتاب محمد الماز ندرانی متخلص بہ امانی علیہ ناز تصنیف ہے۔ اصلاً یہ کتاب مصنف نے چھ جلدوں میں لکھی ہے لیکن I.H.M.M.R کی لائبریری میں اس کی تین جلدیں موجود ہیں (جلد ۴-۵-۶) جلد ۴ اور ۵ میں سر سے پاؤں تک واقع ہونے والے امراض، ان کی علامتیں اور اسباب و علل بیان کئے ہیں۔ پھر امراض لاحقہ کے معالجات تحریر کئے ہیں۔ یہ دو جلدیں امراض جزئیہ و کلیہ و عامہ کا بسیط و جامع انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ جلد چھ آخری جلد ہے جس پر کتاب الکافی ختم ہوتی ہے۔ یہ جلد علم السموم سے متعلق ہے اس میں سمیات اور ان کے اثرات سے بچاؤ کے زود اثر طریقے اور علاج لکھے ہیں، کتاب الکافی کی یہ آخری تین جلدیں صرف I.H.M.M.R. کی لائبریری میں موجود ہیں کسی اور لائبریری میں محمد الماز ندرانی کی اس کتاب کی موجودگی کسی کیٹلاگ نے ظاہر نہیں کی۔ اس اعتبار سے کتاب الکافی کا یہ نسخہ گویا دنیا میں واحد نسخہ کہا جا سکتا ہے۔ اس نسخے کی کتابت و سجاوٹ بھی نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے، ہر صفحہ طلائی جدولوں سے آراستہ ہے اور ہر جلد کے شروع کے دو صفحے خاص طور پر طلائی لوح اور گلکاری سے مزین ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مصنف نے کسی شاہی کتاب خانے کے لئے خاص اہتمام سے اپنی نگرانی میں لکھوایا ہے۔ چنانچہ بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ حکیم مسیح الزماں خاں اور حکیم جعفر علی خاں کے کتب خانوں میں رہا۔ ان دونوں کا تعلق اورنگ زیب عالمگیر اور مہاراجہ جے سنگھ والی جے پور کے درباروں سے تھا۔ ممکن ہے کہ اس کتاب کی جلد ۱-۲-۳ بھی کسی پرائیوٹ کلکشن یا غیر مشہور لائبریری میں موجود ہوں: لیکن ہم کو تلاش و جستجو کے باوجود کتاب الکافی کی ابتدائی تین جلدوں کا سراغ نہیں مل سکا۔ اگر تینوں جلدیں بھی مہیا ہو جائیں تو یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہمارے اطبائے کرام اور محققین اس پر مقالے لکھیں اس طرح اس قدر اور گرانقدر کتاب کی افادیت سامنے آجائے گی اور طالبان علم و فن محمد ماز ندرانی کی پوری کتاب سے استفادہ کر سکیں گے۔

I.H.M.M.R. کے اس مخطوطہ جلدوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) الکافی جلد چہارم مکتوبہ ۱۱۴۲ھ جمادی اوّل بخط عبداللطیف حیدر آبادی۔ اس جلد کا ترقیمہ مصنف نے خود لکھا ہے۔

(۲) الکافی جلد پنجم مکتوبہ ۱۱۰۵ھ نقل از نسخہ مصنف کاتب عبداللطیف حیدر آبادی۔

Marfat.com

اس جلد کا ترقیمہ کاتب نے لکھا ہے۔

(۳) الثانی جلد ششم مکتوبہ ۱۳۰۵ھ نقل از نسخہ مصنف کاتب محمد مقیم المازندرانی۔ اس جلد کا ترقیمہ بھی کاتب نے لکھا ہے۔

(۲) شفاء الصالح (قرابادین، فارسی) :۔ شفاء الصالح فارسی زبان میں حکیم محمد صالح خاں بن حاجی محمد طاہر بیگ شیرازی کی معتبر و مستند تالیف ہے۔ جناب حکیم علی کوثر چاند پوری نے اپنی تالیف "اطباء عہد مغلیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ حکیم فتح اللہ شیرازی کے بھائی تھے اور عہد شاہجہانی میں (۱۰۴۷ھ/۱۶۳۷ء) شیراز سے ہندوستان آئے۔ اپنے زمانہ کے مشہور و مقبول اطباء میں ان کا شمار تھا۔ ان کے معاصرین اور بعد کے اطباء کرام نے قرابادین شفاء الصالح سے استفادہ کیا ہے اور اس کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

حکیم محمد صالح خاں اگرچہ اصلاً شیرازی تھے لیکن ان کی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں گزرا اس لیے ہندوستان ان کا دوسرا وطن بن گیا۔ انہوں نے باشندگان ہند کے امراض کا علاج ہندوستان میں پیدا ہونے والی ادویہ سے کیا اور دوسرے اطباء کو بھی یہ مشورہ دیا کہ وہ یہاں کی دواؤں سے ہندوستانی باشندوں کا علاج کریں کیونکہ مزاج اور آب و ہوا کے لحاظ سے وہی ان کے لیے مفید اور پر اثر ثابت ہوتی ہے۔

شفاء الصالح کی موجودگی کا ذکر کسی کیٹلاگ نے نہیں کیا اس لیے اس کتاب کی ندرت و اہمیت مسلمہ ہے .I.H.M.M.R کی لائبریری کا یہ خطی نسخہ ۲۹ × ۲۲ سنٹی میٹر سائز کے ۲۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت پختہ اور نستعلیق ہے۔ سنہ کتابت مرقوم نہیں، اندازاً تیرھویں صدی ہجری کا مرقومہ ہے۔

(۳-۴) تعلیم العلاج اور اختیارات ظفر خانی (فارسی) یہ دونوں کتابیں عہد اورنگ زیب عالمگیر کے مشہور و معروف طبیب ظفر یار خاں خلف محمد الدین افلاطون کی اہم اور معتبر تالیفات ہیں۔

تعلیم العلاج محمد شاہ بادشاہ کے آٹھویں سنہ جلوس (۱۱۴۰ھ/۱۷۲۷ء) میں مرتب ہوئی اور اسی بادشاہ کے نام سے معنون ہے۔ ظفر یار خاں حکیم علوی خاں معتمد الملک کے معاصر تھے لیکن ان کی قرابادین تعلیم العلاج حکیم علوی خاں کی قرابادین جامع الجوامع محمد شاہی سے پہلے مرتب ہو چکی تھی اس لیے عہد محمد شاہی کے اطباء میں ظفر یار خاں کو کچھ تقدم حاصل ہے۔ چنانچہ حکیم علوی خاں نے اپنی قرابادین

Marfat.com

جامع الجوامع میں متعدد نسخہ جات تعلیم العلاج سے نقل کیے ہیں۔

میڈیکل لائبریری I.H.M.M.R. میں تعلیم العلاج کا مکمل خطی نسخہ موجود ہے۔ یہ نسخہ (۶۲۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ خط شکستہ ہے لیکن ما یُقرأ ہے جس سے بہ آسانی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

حکیم ظفر یار خاں کی دوسری کتاب اختیارات ظفر خانی بھی ہماری میڈیکل لائبریری میں موجود ہے جو بخط نستعلیق (۸۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ تعلیم العلاج اور اختیارات دونوں کا شمار نادر طبی کتابوں میں ہوتا ہے۔ احمد منزوی اور ریو اور مارشل نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

اختیارات ظفر خانی کا ایک خطی نسخہ دار العلوم دیوبند کی لائبریری میں بھی موجود ہے۔

(۵) سِرّ العلاج (فارسی): ۔ مؤلف کتاب حکیم ہدایت اللہ بارہویں صدی ہجری کے ایک نامور طبیب حاذق تھے۔ انہوں نے یہ تالیف بطرز قرابادین مرتب فرمائی اور کافی مدت کے تجربات و معالجات کے بعد اطبائے حاذق کے مجربہ نسخوں کے ساتھ اپنے مجربات بھی لکھے ہیں۔ حکیم ہدایت اللہ کی قرابادین کے معتبر اور مستند ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کے معاصرین اور بعد کے جید اطبا نے ان کی قرابادین سرّ العلاج سے استفادہ کیا ہے اور وہ اسکو ایک لائق اعتماد استناد ماخذ سمجھتے ہیں۔

اس قرابادین میں اصول حفظ صحت تشخیص امراض اور کامیاب معالجات کا تفصیلی بیان ہے معالجات میں ادویہ مفردہ کے ذریعہ علاج کرنے کی تاکید کی ہے اور اس کو قابل اطمینان بتایا ہے۔

یہ قرابادین ۱۱۴۱ھ / ۱۷۲۸ء میں مرتب ہوئی۔ اس میں کوئی ترقیمہ یا خاتمہ نہیں ہے اس لیے سال کتابت اور کاتب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ کسی کیٹلاگر نے سر العلاج کی موجودگی ظاہر نہیں کی۔ اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ I.H.M.M.R. کی لائبریری کا یہ نسخہ واحد نسخہ ہے۔ سر العلاج کا یہ مخطوطہ ۱۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت انداز بارہویں صدی ہجری کے اواخر کی معلوم ہوتی ہے۔ سائز اس نسخہ کا ۲۰×۸ سنٹی میٹر ہے۔

(۶) عین الشفاء (فارسی): ۔ عین الشفاء طبیب کامل و حاذق میر درویش حسینی نقشبندی کی ضخیم جامع قرابادین ہے اس نادر و مستند قرابادین میں بہت سے متعارف امراض کے لیے مجرب علمی نسخے جو سالہا سال کے آزمودہ اور زود اثر فراہم کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی روحانی علاج کے لیے تیر بہدف عملیات بھی لکھے ہیں۔

میر بابا نے چھوٹے بڑے امراض کے لیے جو نسخہ جات جمع کئے ہیں ان سے اکثر کے لیٹا ہوں

Marfat.com

لکھا ہے کہ وہ خود ان کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کا تجربہ کر چکے ہیں۔ یہ دسویں صدی ہجری کے ایک درویش صفت حکیم تھے۔ انہوں نے صرف خدمت عوام کے لیے پیشہ طبابت اختیار کیا تھا۔ شاہی دربار سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ جو طبیب شاہی درباروں اور امرائے وقت سے وابستہ ہوتے ہیں وہ عوام الناس اور غریب لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ وہ اکثر و بیشتر جڑی بوٹیوں اور مفرد ادویہ سے علاج کرتے تھے۔ اور مرکب دواؤں کے مقابلہ میں مفرد دواؤں کے استعمال کو زیادہ مفید اور اطمینان بخش سمجھتے تھے۔ بہر حال قرابادین عین الشفاء اپنے مقصد اور غرض و غایت کے اعتبار سے بہت عمدہ اور جامع قرابادین ہے آج بھی ہمارے ہندوستانی اطباء اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکتے ہیں۔

I.H.M.M.R. کے اس مخطوطہ کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ ہندوستان یا بیرون ہند کی کسی لائبریری میں اس کی موجودگی ثابت نہیں ہوئی۔ یہ قرابادین ۲۶ × ۲۰ سائز ۱۰۵۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب صاف ستھری ہے۔ سنہ کتابت اور کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

(۷۔۸) مسیح الملک حکیم ارشد خاں شفائی دہلوی کی دو اہم تالیفات

(۱) شرح کلیات قانون (عربی):۔ شیخ الرئیس ابو علی سینا کی کتاب القانون کے حصہ کلیات کی صاف اور سلیس عربی میں حکیم ارشد شفائی نے یہ شرح لکھی ہے۔ جو اب تک طبع نہیں ہوئی اور بہت نادر و کمیاب ہے۔ اس شرح کا ایک نسخہ خدا بخش لائبریری میں اور ایک ہمارے یہاں ہے۔

اس مخطوطہ کی اہمیت اس اعتبار سے کچھ زیادہ ہے کہ دہلی کے ممتاز و معروف طبیب حکیم محمود خاں مرحوم نے مصنف کے اصل نسخہ سے اس کو نقل کیا ہے اور مدت دراز تک اُن کے مطالعہ میں رہا۔ اس لیے اس کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

(۲) مطب حکیم شفائی خاں (فارسی):۔ مسیح الملک حکیم شفائی خاں بن عبدالشافی خاں متوفی ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کے معمولات و تجربات کا یہ نادر و اہم ترین مخطوطہ بھی I.H.M.M.R. کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ یہ مخطوطہ بھی تاحال شائع نہیں ہوا اور صرف اسی لائبریری میں موجود ہے کسی اور لائبریری میں اس کی موجودگی نہیں پائی جاتی۔ اگر ہمارے ریسرچ اسکالرس اس مخطوطہ پر کام کریں اور اس کو تشریحات اضافی کے ساتھ مرتب کر کے طبع کرائیں تو یہ علم طب کی ایک بڑی خدمت ہوگی۔

Marfat.com

مر ملک محمد ادریس خاں (دھلی)

طبیہ کالج دہلی کے اہم طبی مخطوطات

عربی و فارسی کے اہم طبی مخطوطات جو اس کتابخانہ کی زینت ہیں درج ذیل ہیں:

بی مخطوطات

۱۔ المعجون فی الطب (الحسن الفیلسوف): اس پر حکیم اجمل خاں کا لکھا ہوا حاشیہ بھی ہے۔
مرح القانون (محمود ابن مسعود) ۳۔ فوائد ملکیہ (غیاث الدین شیرازی) ۴۔ منافع
عضاء (عبداللہ ابن الفتح) ۵۔ الشامل فی الصناعتہ الطبیہ (علامہ ابی نعیم) ۶۔
وس الطبیہ (شیخ مدین بن عبد الرحمٰن) ۷۔ طب عربی (علاء الدین) ۸۔ قاموس الطب
طلی کتاب کا عربی ترجمہ) ۹۔ معالجات ایلاقی (سید محمد بن یوسف ایلاقی) ۱۰۔ کتاب
سقوریدوس فی الادویہ ۱۱۔ رسالہ معالجات ۱۲۔ حیلۃ البرء
لینوس) ۱۳۔ ۲ غلوقن (جالینوس)۔

رسی مخطوطات

۱۔ کنز الادویہ فی علم الطب (برہان الکمال بن محمد صالح) ۲۔ مجربات حکیم علوی خاں
لیم علوی خاں) ۳۔ مطب فیروز شاہی ۴۔ رسالہ نبض و قارورہ ۵۔ مجمع الطب
اب سید الملک) ۶۔ مختصر الفوائد ۷۔ رسالہ تشریح الاعضاء ۸۔ میازی التشریح
۔ دستور العلاج (حکیم محمد قاسم علی)

(مقالہ سے متعلقہ حصہ کی تلخیص) ●●

Marfat.com

جناب محمود فیاض (دہلی)

طبیہ کالج دہلی کے کتابخانہ کا ذخیرہ اس اعتبار سے توجہ طلب ہے کہ اس کی بیشتر کتابوں
خود حکیم اجمل خاں کے حاشیے لکھے ہوئے ہیں۔
اس کتابخانہ میں جامع الکبیر کا ایک نسخہ محفوظ ہے، جامع الکبیر کے اس نسخہ کا پہلا حصہ
۹۳۲ھ میں لکھا گیا اور دوسرے حصہ کی کتابت بعد میں ہوئی۔ اس نسخے میں ادویہ کے نام ان کے فوائد
نقصانات ان کی اصلاح، استعمال کی مقدار، ان کی تاثیر اور ان کا بدل تحریر کیا گیا ہے۔ اس کتاب
مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں دیاسقوریدوس اور جالینوس کے علاوہ بھی دوسرے
اور حکماء کے اقوال جمع کئے ہیں۔ ماہرین طب کے اقوال ان کے تجربات متقدمین اور متاخرین کے مشا
اور ان کے نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس نسخے کے کاتب کا نام شہاب الدین ہے، جس نے اس کو ۱۲ ربیع
المبارک ۹۹۴ھ میں مکمل کیا۔ (اقتباسات)

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات فارسی

از صفحہ ۱۲۹ —— ۴۲۸

احسن المجربات ۳۶۱
احوال الجواہر ۳۳۲
اختیارات بدیعی (مطبوعہ) ۲۷۹
اختیارات ظفر خانی ۴۲۴
اختیارات قاسمی (مطبوعہ) ۲۷۹
اختیارات قطب شاہی ۴۰۰، ۲۸۴
ازہار الادویہ ۳۳۲
اسرار مسیحا ۴۰۲
اصول علاج ۳۴۶
انتخاب بیاض عبدالحئی ۳۸۱
باز نامہ ۳۵۸، ۳۳۲
بدائع الاسرار ۴۰۱
بیاض حکیم سید شاہ تراب علی ہمدانی ۳۴۶
بیاض حکیم شمس الدین ہمدانی ۴۱۶
بیاض حکیم علی الزماں خان ہمدانی ۴۱۶
بیاض عبدالحئی ۳۸۲
بیاض ثلث ۴۱۵
بیاض تجربات ۳۸۲
تجربات عمدۃ الحکما ۳۸۰
تجربات المجربات غیاث شاہی ۴۰۰
تحفۃ الاطبا ۳۸۳، ۳۵۵
تحفہ خانی ۳۰۰
تحفہ سلیمانی ۲۴۰
تحفۃ السفریہ ۴۰۰
تحقیق البحران ۳۰۴
تدبیر الحوامل والصبیان ۳۶۵
تذکرۃ العلاج ۳۱۹
ترجمہ دولت نامہ ۳۵۸
ترجمہ رسالہ ابن سینا ۳۸۳
ترجمہ منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان ۳۹۷
تشخیص الامراض ۳۷۵
تعلیم العلاج ۴۲۴
تلخیص الطب ۲۹۰
جامع الاشیار ۲۷۷
جامع الاطبا ۲۵۰
جامع الفوائد ۲۷۶
جامع الکبیر ۴۲۸
خلاصۃ التجربات ۳۰۶
خلاصۃ الطب (علوی خاں) ۳۵۷
خلاصۃ الطب: حمداللہ ۳۰۴، ۳۸۴
رسالہ اوزان طبی ۳۸۷
رسالہ ترکیب چینی وغیرہ ۳۲۷
رسالہ در ادویہ مفردہ ۳۳۰
رسالہ در باب نسخہ جات مجربات ۳۸۰
رسالہ در طب (نامعلوم) ۳۸۰، ۳۸۱
رسالہ در طریقہ اسہالات ۲۵۱
رسالہ در تنقیہ ادویات و تخفیف شربت ۳۳۲
رسالہ تنفیسیہ ۴۰۰
رسالہ طب شمس الدین ۳۳۵
" المہذب فی التطبیب ۴۰۰
ریاض الطب ۳۰۵
ریاض عالمگیری ۴۰۱، ۳۱۰
زبدۃ قوانین العلاج ۳۰۵
زبدۂ منتخبہ ۳۰۶
سراج الطب ۴۰۲
سر العلاج ۴۲۵
سفینہ طب ۳۷۹
شافی الاوجاع ۳۴۶
شفاء السالک ۴۲۴
شفاء الصبیان ۳۹۴
شفاء العلیل ۳۵۴، ۳۵۰
شفاء المجدور ۳۷۲
شفاء المریض ۳۰۴
شفاء المرضی یا شفاء المریض ۳۶۱
صحۃ الانسان ۳۸۴
طب سراجی ۳۷۷
طب صدیقی (شہاب الدین) ۳۶۱
" (ابوبکر صدیقی) ۳۸۴
طب فریدی ۳۷۷
طب کیمیا و کیمیائے سلیقا ۳۸۵
طب محمود شاہی ۳۴۸
طب مصطفوی ۳۸۵
عشرۂ کاملۂ زمان خانی ۲۵۱
علاج الامراض ۳۳۰
عین الشفاء ۴۲۵
فرح نامہ جہانی ۲۷۱
فصول فیض اللہ خانی ۲۰۳
فوائد انتخاب المسمی بخلاصۃ الطب ۳۵۹
فوائد المبتدی ۴۱۳
فوائد المجربات ۳۴۵
قرابادین اسلمی ۳۹۵
قرابادین خان زمانی و گنج بادآورد صاحبقرانی ۲۵۴، ۲۹۷
قرابادین ذکائی ۴۱۱
قرابادین شفائی ۴۱۱
قرابادین معصومی ۳۰۳
قوت لایموت ۴۰۲
کالی بیاض ۳۳۰
کتاب تریاق ۱۳۷
کتاب طب الطب الہندی ۳۳۶
کتاب الطب (ابو منصور بیگ) ۳۰۵
کفایۃ الاطبار ۴۰۱
گنج بادآورد صاحبقرانی ۲۸۶، ۲۵۴
مادۃ الشفاء ۴۰۱
مجرب الشفاء (علوم سریہ) ۴۰۱
مجمع البحرین ۱۳۱
مجموعۂ ضیائی ۲۵۹
مجموعۂ رسائل ۴۰۲
مختصر در طب ۴۰۱
مختصر الطب ۳۰۹
مخزن اسرار اطبا ۲۵۰
مطب (نامعلوم) ۳۸۱
مطب حکیم حیدر حسین ۳۸۲
مطب حکیم سید علی حسن ۲۲۴
مطب حکیم شفائی خاں ۴۲۶
مطب حکیم محمود خاں ۳۹۲
مطب ہفت روزہ ۳۳۲
معدن تجربات ۳۳۹
معمولات حکیم یعقوب ۳۸۳
مفتاح الحدود ۲۵۱
مفتاح خزائن (رسالہ سوم) ۳۸۶
مفردات اختیارات ظفر خانی ۳۱۴
مفردات امامی ۳۰۵
مفردات کتاب ستور العنود ۲۵۲
مفردات معصومی ۳۰۳
مفید العلیین ۴۱۶، ۳۰۳
مقدمات ادویہ ۲۵۲
منتخبات حیدری ۳۹۷
منتخب الاطبا ۳۶۶، ۳۶۲، ۳۰۲
میزان الطبائع قطب شاہی ۴۰۱
نسخہ جات ۳۰۴
نسخہ ہای متفرقہ ۳۸۱
یادداشت ہائے پراگندہ ۳۸۱
یادگار رضائی ۲۵۲

Marfat.com

اشاریہ مخطوطات عربی

صفحہ ۱۲۹ ——— ۴۲۸

یہاں مخطوطات کا اشاریہ ہے جو ص ۱۲۹ تا ص ۴۲۸ میں مذکور ہوئے ہیں۔ ص ۱۲۹ سے قبل کے صفحات میں مذکور مخطوطات کے اشاریے اپنی اپنی جگہ پر موجود ہیں۔

ابرقوہی ۳۲۰
اساس الطب (جامع الشفا) ۴۱۷
الاسباب والعلامات ۲۰۰
الاغذیہ والاشربہ للاصحاء ۲۲۹
اقوال الاطباء ۳۶۱
بلغۃ الطبیب فی نزہۃ الادیب ۳۹۹
تحریم الدخن ۳۳۱، ۲۲۰
التحفۃ السعدیہ ۳۲۲
تقویم الادویہ ۲۶۱، ۲۵۱
جامع الشفا (اساس الطب) ۴۱۷
جوامع کتاب جالینوس فی البول ۳۰۶
جوامع الکحالین ۴۱۷، ۳۴۷
حقائق اسرار الطب ۳۰۸
خزینۃ العلاج ۳۹۰
خواص الادویۃ المفردہ ۳۴۸
دفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیہ ۴۰۴
الذخیرۃ فی المعالجات ۳۲۶
رسالہ ادویہ مفردہ ۲۳۳
رسالہ ارسطاطالیس ۲۱۵
رسالہ اصول تراکیب ۲۳۲
رسالہ فی تحقیق النبض ۳۶۴
رسالہ حدود الامراض ۲۳۵
رسالہ فرق الطب ۳۶۲
رسالہ فی الحمیات ۳۸۹، ۳۸۷
رسالہ فی المعالجات لابن بیطار ۱۸۱
زبدۃ الطب ۴۰۸
السبع الثوابت ۳۹۱
سفینۂ خواص الدواب والطیور و دیگر مطالب ۳۳۵
شرح فصول بقراط لابن ابی صادق نیشاپوری ۳۲۵
شرح فصول بقراط جالینوس ۳۳۰
شرح القانون ۳۲۴
شرح القانون (المغنی) للاول والثانی ۳۸۸
شرح القانون للجیلانی ۳۲۴
شرح کلیات قانون ۳۲۶
شرح موارد الحکم ۳۶۲
شرح موجز القانون للحکیم ارشد خان المرعوی ۳۲۴
شفاء الاسقام ودواء الآلام ۳۹۸
الطب الکلی ۳۹۸، ۳۲۸
الفوائد الرضیہ ۳۹۹
عین الحیات ۴۱۸
الفتح فی التداوی من جمیع الامراض والشکاوی ۴۰۰
فردوس الحکمۃ ۳۷۱
فروق الامراض ۱۹۳
فصول بقراط ۳۴۷
قرابادین نجیب الدین سمرقندی ۳۲۷
الکافی فی صناعۃ الطب ۴۱۹
الکافی فی الطب ۴۲۳
کتاب الادویۃ المفردہ ۳۲۹
کتاب الازرق فی الطب ۳۹۹
کتاب التعریف ۲۹۹
کتاب الحیات ۲۹۸
کتاب خواص الخشخاش ومنافع الحیوان ۳۹۹
کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ ۲۹۸
کتاب الفاخر ۱۵۹
کتاب فی الطب ۳۸۸
کتاب الکحل ۳۹۹
کتاب الاسئلۃ الواہل (مسیحی) ۴۰۷، ۴۰۳
کتاب المشجر ۲۷۱
کتاب المغنی ۴۰۷
کتاب المنصوری ۱۹۸، ۳۲۷، ۴۰۸
کشف الاشکالات ۴۰۵
کناش ۴۱۹
الکناش المنصوری ۱۸۷
مباحث الاطباء ۳۶۱
مجربات ابن بیطار ۳۱۱
مجموعہ خمسہ رسائل سمرقندی ۲۲۹
مجموعۃ الرسائل الطبیہ ۴۱۸، ۳۹۴
مسائل حنین ابن اسحاق ۱۷۱
مسئلہ استنشاق الہواء ۳۲۷
المشجر الکبیر ۱۵۳
معالجات ایلاقی ۳۰۸
المعالجات البقراطیہ ۳۲۸، ۳۹۵، ۴۰۳، ۳۴۹، ۴۱۹، ۴۰۷
معتمد الادویۃ المفردۃ ۴۱۹
معیار الاطباء ۳۹۹، ۳۰۹
المغنی ۴۲۰
مفتاح الطب ۳۰۵
مقالۃ فی القصد ۳۹۸
منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان ۴۰۰
المنہل الروی فی الطب النبوی ۳۹۲
نسخۃ الشفاء ۳۹۴

Marfat.com

جناب سید شاہ محمد اسمٰعیل
خدابخش لائبریری

تحقیق مزید / استدراک

حکیم صیانت اللہ، حکیم ظل الرحمٰن، جناب رئیس نعمانی، جناب نظام الدین احمد کاظمی کے خطوط کی روشنی میں

عربی مخطوطات

۱۔ کتاب طب الجدید الکیمیاوی۔ اس کتاب کا ایک مخطوطہ خدابخش میں موجود ہے، محترم حکیم صیانت اللہ صاحب کے پاس اس کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی موجود ہے۔ موصوف نے مطبوعہ نسخے کے اول و آخر کی زیراکس کاپی ارسال فرمائی، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں نسخوں میں کوئی غیر معمولی فرق نہیں ہے، مطبوعہ پر کتاب کا یہ نام درج ہے "کتاب الاکسیر فی صناعۃ الکیمیا" مصنف کا نام اس طرح لکھا ہے: "اختر عہ برا کلسوس الحکیم الیونانی" مطبع: "نامی لکھنؤ" سال طباعت: "۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء طبعۃ اولیٰ"۔

خدابخش کے مخطوطہ میں اس کتاب کے ساتھ ایک دوسرا رسالہ "کیمیاء باسلیقا" بھی نقل کیا گیا ہے اور بغیر کسی فصل کے لکھا گیا ہے، مطبوعہ میں بھی یہ رسالہ شامل ہے اور اسی طرح متصلاً کتابت کی گئی ہے۔

مخطوطہ میں پہلے رسالہ کی انتہا اور دوسرے کی ابتدا کچھ اس طرح ہوئی ہے کہ عبارت مکمل نہیں ہو پاتی۔ مطبوعہ دیکھنے سے پتہ چلا کہ مخطوطہ میں درمیان کی ایک سطر چھوٹ گئی ہے۔ اس روشنی میں لائبریری کیٹلاگ جلد چہارم کے نمبر ۸۳، ص ۱۳۰ پر پہلے رسالہ کے اختتام کی عبارت اس طرح ہوئی:

"ہٰذا ما اخترعناہ [مطبوعہ: اخترناہ] و نقلناہ من سرتوس [مطبوعہ: سنارتوس] الجرمانی [مطبوعہ: الذی الف [فی] صناعۃ الطب و من قرابادین و افرویس من تقطیر الارواح والادہان]" اور ص ۱۳۱ پر دوسرے رسالہ کے

Marfat.com

آغاز کی عبارت اس ترمیم کے ساتھ پڑھی جائے گی: "[مطبوعہ: وقد] الف فی صناعۃ الطب الکیمیائی..."

اس ضمن میں میرے مضمون "خدابخش لائبریری کے چند اہم طبی مخطوطات" کے ص ۲، سطر ۱۵-۱۸ پر جس عبارت کو دوسرے رسالہ کی ابتدا لکھا گیا ہے، اسے پہلے کی انتہا لکھنا چاہیے تھا۔ اس بنا پر یہ سطریں اب اس طرح پڑھی جائیں گی: پہلے رسالہ کی انتہا اس عبارت پر ہوتی ہے: "ہذا ما اختصرناہ ونقلناہ من سر توس الجرمانی الذی الف (فی) صناعۃ الطب ومن قرابادین وافریوس من تقطیر الارواح والادہان" اس کے بعد اضافہ: "دوسرے رسالہ کی ابتدا اس طرح ہے: وقد الف فی صناعۃ الطب الکیمیاوی قرولیوس کتابا مختصراً... کیمیا باسلیقا۔

۲۔ <u>کتاب المختارات فی الطب (ابن ہبل)</u> جناب حکیم صیانۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں: "... یہ بھی ایک اہم مخطوطہ ہے، اگرچہ یہ بھی کتاب المختارات فی الطب کے نام سے ۱۳۶۲ھ میں دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہوچکا ہے، دائرۃ المعارف والوں کی اپنی دانست میں ہندوستان میں انھیں آصفیہ حیدرآباد، دارالمصنفین اعظم گڑھ اور سید مظفر حسین امروہوی کے یہاں سے اس کے قلمی نسخے حاصل ہوئے اور انھیں نسخوں کے ذریعے اس کی تدوین ہوئی۔ شاید انھیں خدابخش لائبریری کے مخطوطہ کا علم نہ ہوگا، ورنہ طباعت میں یہ بھی معاون ہوتا... بہرحال اب یہ مطبوعہ کتاب المختارات چار جلدوں پر مشتمل ہے۔" حکیم صاحب موصوف نے مطبوعہ نسخے کے ابتدائی چند اوراق کی زیراکس کاپی لائبریری کو عنایت کی ہے۔ مطبوعہ ہونے کی بنا پر پیش کردہ ہماری جامع طبی فہرست میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔

۳۔ <u>فروق الامراض:</u> یہ رسالہ طبع ہوچکا ہے۔ مطبوعہ ہونے کی اطلاع جناب حکیم صیانۃ اللہ امروہوی نے دی اور اس بنا پر اسے ہم نے اپنی طبع شدہ فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ موصوف سے اس بات کی بھی اطلاع ملی کہ یہ اسحاق بن سلیمان کی نہیں، بلکہ اسحاق بن حنین کی تصنیف ہے، حکیم صاحب اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"فروق الامراض کے سلسلہ میں، میں پہلے سے واقف تھا کہ یہ اسحاق بن حنین کا ایک مطبوعہ مترجمہ رسالہ ہے اور میرے پاس محفوظ ہے، لیکن اس کا ایک گوشہ زیادہ تحقیق طلب ہوگیا کہ مخطوطہ کے اعتبار سے یہ رسالہ اسحاق بن سلیمان اسرائیلی کا مصنفہ ہے، یا مطبوعہ رسالہ کے مطابق اسحاق بن حنین کا..."

"مگر یہ بات تو طے شدہ ہوگئی کہ فروق الامراض ایک مطبوعہ ومترجمہ اہم رسالہ ہے، اور صرف مخطوطات میں اس کا شمار نہیں ہوسکتا، نیز اس کو اسحاق بن سلیمان اسرائیلی کی تالیف قرار دینا غیر یقینی تحقیق ہوگی، اور تیقن بہرحال مستقبل کی تحقیقات پر منحصر ہے۔" ہم حکیم صاحب کے ممنون ہیں، انھوں نے نہ صرف یہ اطلاعات

Marfat.com

بہم پہنچائیں، بلکہ مطبوعہ نسخے کے ابتدائی اور آخری اوراق کی زیراکس کاپی بھی ارسال فرمائی۔

تفحص کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ "فروق الامراض" اسحاق بن سلیمان اسرائیلی کی کتاب البول" کے ساتھ مجلّد ہے، دونوں کی کتابت ایک ہی کاتب نے کی ہے، "کتاب البول" پر اسرائیلی کا نام مرقوم ہے، غالباً قیاس کی بنا پر بعض جگہوں پر اسے اسرائیلی کی تصنیف قرار دیدیا گیا، اب اسے اسحاق بن حنین کی تصنیف ماننے میں کوئی مانع نظر نہیں آتا۔

چنانچہ مندرجہ ذیل جگہوں پر تصحیح کی ضرورت ہے:

۱۔ مفتاح الکنوز، جلد ۳، ص ۱۹۳، سلسلہ وار نمبر ۵۸۷۳ پر مصنف کے نام کی تصحیح یعنی "اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی" کے بجائے "اسحاق بن حنین" ہونا چاہیے۔ ۲۔ میرے مضمون "خدابخش لائبریری کے چند اہم طبی مخطوطات" کے صفحہ ۲ پر فروق الامراض کے تحت یہ عبارت درج ہے: "مصنف کی حیثیت سے اسحاق بن سلیمان اسرائیلی کا نام لکھا ہے"۔

اب اس کے بجائے یہ عبارت ہونی چاہیے: جناب حکیم صیانۃ اللہ (امروہہ) کے پاس اس کا ایک مطبوعہ نسخہ موجود ہے، جو ۱۸۹۷ء میں مطبع شمس العلوم لکھنؤ سے شائع ہوا ہے، حاشیہ پر "کشف الاغماض" کے نام سے اردو ترجمہ بھی ہے، ترجمہ حکیم عبدالسبحان معروف بہ حکیم مولانا نصیرآبادی کا ہے، مترجم کے دیباچہ نیز سرورق پر مصنف کی حیثیت سے اسحاق بن حنین کا نام ہے"۔

۴۔ حقائق اسرار الطب: حکیم صیانت اللہ صاحب کے پاس اس کا بھی ایک قلمی نسخہ ہے، موصوف نے اس کے ابتدائی اور آخری اوراق کی زیراکس کاپی ارسال فرمائی جس سے ہمارے مخطوطے کی ابتدائی عبارت کی تصحیح ہو سکی۔ میرے مضمون خدابخش لائبریری کے چند اہم طبی مخطوطات کے ص ۷ کی عبارت مندرجہ ذیل تبدیلی کے ساتھ پڑھی جائے گی: سطر ۲ "زبانوں" کے بجائے "زبان" پر، سطر ۴ "علی السنۃ (کذا) الشریفۃ" کے بجائے "علی لسانہ الشریف" سطر ۶ "کون" کے بجائے "ان اکون" ص ۳۲ سطر ۱۲ کے بعد اضافہ: "ابتدا: قال الطبیب ... مسعود بن محمد السجزی انی افتقرت فی ہذا الکتاب علی تعریف الالفاظ و العبارات الخ انتہا مطابق نسخہ اول"۔

فارسی مخطوطات

۱۔ قرابادین دارا شکوہی: امان اللہ خاں فیروز جنگ کی ایک تصنیف گنج بادآورد صاحبقرانی کے نام سے مشہور ہے اسے قرابادین خاں زمانی بھی کہتے ہیں اور یہ قرابادین دارا شکوہی کے نام سے بھی موسوم ہے اس آخری نام کے سلسلہ میں جناب رئیس نعمانی نے اپنے خطوط میں یہ خیالات ظاہر کیے ہیں: "گنج بادآورد ... کے سلسلہ میں ایک اشکال ہے کہ

Marfat.com

اس کو بعض لوگ "قرابادین دارا شکوہی" بھی کہتے ہیں اور مجھے اب تک اس بات کا کوئی ثبوت کسی نے تلاش کر کے نہیں دیا کہ وہ ایسا کیوں کہتے ہیں میرے مطالعے کا حاصل یہ ہے کہ اس کا مصنف ابتدا سے آخر عمر تک اورنگ زیب سے وابستہ رہا ہے ایسی صورت میں یہ بھی غلط ہے کہ دارا کی فرمائش پر یہ کتاب لکھی گئی ہو' اور یہ بھی بعید از فہم ہے کہ خان زمان نے خود اسے دارا سے منسوب کیا ہو آپ کی (یعنی خدا بخش کی) فہرست میں بھی اس کا تیسرا نام یہی درج ہے "

"گنج باد آورد کے نسخہ ندوہ کا پورا دیباچہ میں نے پڑھا تھا' اس میں کوئی اشارہ اس بات کا نہیں ہے کہ دارا شکوہ سے بھی کسی طرح کا کوئی تعلق اس کتاب یا اس مصنف کو ہو' مولف عہد شہزادگی سے اورنگ زیب کے ساتھ رہا' پھر گنج باد آورد اس کی زندگی کے آخری چند برسوں کی تالیف ہے' اس وقت یقینی طور پر ایک فیصد بھی اس کا تعلق دارا شکوہ سے نہیں رہا ہوگا' غالباً کسی کاتب نے ترقیمہ نویسی کا کمال دکھاتے ہوئے کہیں اس کو قرابادین دارا شکوہی لکھ دیا ہوگا' اور ہماری علمی برادری میں یہ روایت رواج پا گئی' جس نے حکیم ظل الرحمٰن صاحب جیسے فضلاء کو بھی متاثر کیا"

۲۔ **مطب حکیم علوی خاں:** حکیم علوی خاں ان کثیر التصانیف مصنفین میں ہیں۔ جن کی بعض تصانیف دوسروں کے نام سے مشہور ہو جاتی ہیں' اور دوسروں کی بعض تصانیف ان سے منسوب ہو کر شہرت حاصل کر لیتی ہیں' مرحوم جناب نظام الدین احمد کاظمی علوی خاں کی تصانیف پر گہری نظر رکھتے ہیں (رکھتے) اس سلسلہ میں موصوف کے خطوں کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

"حکیم علوی خاں کی ایک جامع اور اہم طبی تصنیف "خلاصۃ قوانین علاج" ہے جو ہندوستان کے متعدد پریسوں میں طبع ہو چکی ہے) یہ کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا دائرہ افادیت ہندوستان میں بہت محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اصل متن کی غلطیوں نے اس کو مزید ثقیل بنا دیا ہے' اس لیے ضرورت ہے کہ اس کتاب کو تصحیح کے بعد عام فہم اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے' اس کتاب کا اردو ترجمہ اب تک نہیں ہوا اور "مطب علوی خاں" کے غلط نام سے طبع ہوتی رہی حالانکہ وہ مطب نہیں' خلاصۃ قوانین علاج" ہے' ان دونوں عنوانات کے اصطلاحی اور معنوی فرق کو اہل علم اور دانشور بخوبی جانتے ہیں۔ خلاصۃ التجارب نام کی ایک ضخیم اور گرانقدر کتاب ہندوستان کے دو تین پریسوں میں "مجربات حکیم علوی خاں یا مطب حکیم علوی خاں" کے نام سے متعدد مرتبہ طبع ہوئی ہے' یہ مطبوعہ نسخے مصنف کے پیش لفظ کے ساتھ میرے پیش نظر ہیں' جن سے صاف ظاہر ہے کہ خلاصۃ التجارب "بہاء الدولہ" (غالباً لقب مصنف) کی مشہور و مفید ترین تصنیف ہے' با ایں ہمہ ہندوستان کے ناشرین نے اس کو حکیم علوی خاں کا "مطب" قرار دے کر بہت بڑے تجاہل عارفانہ کا ثبوت دیا اور اس سے علمائے طب و حکمت میں جو غلط فہمی پیدا ہوئی' وہ کم و بیش

Marfat.com

اب تک موجود ہے' اس کا ازالہ نہایت ضروری ہے' اور "مطب علوی خاں" جو غیر مطبوعہ اہم ترین اور نادر طبی مجربات و معمولات بیش بہا کا گنجینہ ہے' باسلوب جدید تشریحات اضافی کے ساتھ شائع کیا جائے "مطب علوی خاں" کا خطی نسخہ اسلامک اسٹڈیز ہمدرد دنا یکل لائبریری میں موجود ہے۔"

ہمدرد کی مڈیکل لائبریری میں مطب حکیم علوی خاں کا جو مخطوطہ موجود ہے' وہ ان دونوں مطبوں سے الگ ہے' جو اب تک مطب حکیم علوی خاں کے نام سے متعدد پریسوں سے شائع ہوتے رہے' مذکورہ مطبوعہ مطبوں کو حکیم علوی خاں معتمد الملک کا مطب کہنا سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے' اس غلط فہمی کا ازالہ نہایت ضروری ہے اور یہ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ ان کا اصل مطب' جس کا ایک خطی نسخہ (R-M-M-H-I) کی مڈیکل لائبریری میں محفوظ ہے [شائع کر دیا جائے]' یہ خطی نسخہ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق واحد نسخہ ہے' اگرچہ ضخیم اور بسیط ہے' لیکن اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ محترم نظام الدین احمد کاظمی نے خدابخش لائبریری کے ایما پر متذکرہ بالا نسخے کی ترتیب و تدوین کی ذمہ داری قبول کر لی تھی اور کام کا آغاز بھی کر چکے تھے۔ افسوس ہے کہ مرحوم کے سانحۂ ارتحال کے سبب یہ کام رک گیا۔

● "ہندوستان کے کتاب خانوں میں مخطوطات طب (فہرست)" کے بارے میں حکیم ظل الرحمن لکھتے ہیں:

فارسی: خلاصۃ التجارب ۱۱۲۴ نسخہ ظل الرحمن) علوی خاں کی نہیں • طب فاروقی ۲۲۳ در اصل طب شہابی ہے اور طبع شدہ ہے[1] • کتاب التشریح ۴۰۰ ب = مقالتین ۵۳۶ ایک ہی چیز ہے • طب منظوم ۳۲۴ = منظوم طب ۵۵۴' دونوں ایک ہی ہیں۔

عربی: تذکرہ ثابت بن قرہ ۲۲ = الذخیرہ فی المعالجات ۱۰۸ ایک ہی چیز ہے • التنویر کا الی اسرار التنقیح ۷۴ = تنقیح المکنون[2] ۷۴' ایک ہی چیز ہے • المنصوری فی الطب ۳۳۸ طبع شدہ[3]۔

۱۔ ۲۲۳: آصفیہ کی فہرست میں ۱۹۵۰ پر طب شہابی کے دو نسخوں کا [illegible] ہے [illegible] ہے کہ فہرست نگار کے خیال میں دونوں جداگانہ کتابیں ہیں۔ (ادارہ) ۲۔ ۷۴ = ۷۴: [illegible] ہیں۔ (ادارہ) ۳۔ ۳۳۸: نومبر دسمبر ۸۰ء کے اخبار الترات سے اس کی اشاعت کی خبر ملی۔ (ادارہ)

Marfat.com

استدراک:

میرے مضمون "خدابخش لائبریری کے چند اہم طبی مخطوطات" کے ص ۶۴/ ۲۰ پر "منتخب الاطبا" کا ذکر ہے۔ اسکے ذیل میں مندرجہ ذیل ترمیم واضافہ نوٹ فرمایا جائے:

ص ۶۴: س ۲۱-۲۲، "مولف کا نام ۔۔ نہیں ہے" ساقط کیا جائے؛ س ۲۳ "اور" ساقط۔ ص ۶۵: س ۱ "لکھا" ساقط؛ س ۲ "دو نسخے" کے بجائے "چار نسخے"؛ س ۶ اضافہ "گداختہ" کے بعد "اندازد"۔ س ۱۲ اضافہ: "مخطوطہ کا ہینڈلسٹ ۲/ ۱۶۴۱ ہے"، س ۲۰ کے بعد اضافہ: "۳ یہ نسخہ ۳۴ اوراق پر مشتمل ہے، سطور ۱۳، ۱۸، آخری حصہ نامکمل ہے، طول وعرض ۲۵٫۵×۱۶، ۲۰×۱۰ سینٹی میٹر، ابتدا: "سپاس بے قیاس کریمی راکہ وجود بشر را از کتم عدم برآمدہ ... امابعد می گوید اضعف عباد اللہ، خیر اللہ الہ آبادی ... نام آں منتخب الاطبا نہاد" انتہا: ایضاً سام ابرص یعنی گرگٹ را در روغن کنجد بسوزد روزمرہ برمرض طلا کردہ باشد بہ شود، ایضاً" نصف اول کی کتابت خط نستعلیق میں ہے نصف آخر میں خط شکست سے کام لیا ہے اور سطروں کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی ہے کاتب کا نام اور سال کتابت نہیں ہے۔ تخمینہ تیرہویں صدی ہجری، مخطوطہ ایکسیشن نمبر ۱۶۰۰ ب ہے۔

۴ ———— یہ نسخہ ۴۴ اوراق پر مشتمل ہے، سطریں ۱۵، طول وعرض ۲۵٫۵×۱۷، ۲۰×۱۰ سینٹی میٹر ابتدا مطابق نسخہ ۳، انتہا: در ادویہ مخلوط ساختہ ... شکر سفید انداختہ دو تولہ ہمراہ شیر مادہ گاؤ بخورد، تمت تمام شد۔ کتابت خوش خط نستعلیق میں ہے، کاتب کا نام نہیں ہے، یہ رسالہ دستور الہنود کے ساتھ لکھا گیا ہے دستور الہنود پر سال کتابت ۱۲۴۷ھ مرقوم ہے۔"

••

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہندستان کے کتابخانوں میں

مخطوطاتِ طب

فارسی و عربی

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

۱۹۸۸ء

Marfat.com

اس فہرست میں ہندوستان کے جن ذخیروں کا احاطہ کیا گیا ہے، ان کی فہرست درج ذیل ہے:

آصفیہ = اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری (آصفیہ لائبریری) حیدرآباد۔

آزاد = مولانا آزاد لائبریری، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ۔

اسٹیٹ ریکارڈز = اسٹیٹ آرکائیوز، یوپی۔ الہ آباد۔

ایشیاٹک = ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ۔

بوٹانیکل = بوٹینیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لکھنؤ۔

بوہار = نیشنل لائبریری، بوہار کلیکشن، کلکتہ۔

پھلواری = کتب خانہ خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف۔

ٹونک = عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، راجستھان: ٹونک

جلالی = ذخیرہ حکیم کمال الدین ہمدانی جلالوی، علیگڑھ

بجے پور = ذخیرہ مفتی احمد حسن، بجے پور۔

خدابخش = خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

دیوبند = کتب خانہ دارالعلوم، دیوبند، یوپی

رضا = رضا لائبریری، رام پور، یوپی۔

سالار = سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد۔

سہسرام = ذخیرہ حکیم محمد ابراہیم خاں و حکیم انیس رزمان (سہسرام)۔

صیانۃ اللہ = حکیم صیانۃ اللہ (امروہہ) کا ذاتی ذخیرہ۔

طبیہ = اجمل خاں طبیہ کالج لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

طبیہ دہلی = طبیہ کالج، دہلی۔

ظل الرحمن = حکیم ظل الرحمن (علیگڑھ) کا ذاتی ذخیرہ

مدراس = گورنمنٹ اورینٹل مینوسکرپٹ لائبریری، مدراس

میڈیکل = انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن، اینڈ میڈیکل ریسرچ، ہمدرد نگر، تغلق آباد، نئی دہلی۔

ملا فیروز = ملا فیروز لائبریری، بمبئی۔

ناصریہ = ناصریہ لائبریری، لکھنؤ۔

ندوہ = شبلی لائبریری، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

اس فہرست کی تیاری میں خدابخش لائبریری میں شاہ محمد اسمٰعیل صاحب، عتیق الرحمن صاحب نے بنیادی کام کیا۔ سلیم الدین احمد صاحب اور ابو مظفر عالم صاحب نے پروف اور طباعت کے مرحلے طے کرائے۔ حکیم ظل الرحمن صاحب (علیگڑھ)، حکیم صیانۃ اللہ صاحب (امروہہ)، سید نظام الدین احمد کاظمی صاحب (ہمدرد)، رئیس نعمانی صاحب (لکھنؤ) اور حکیم محمود احمد برکاتی صاحب (کراچی) نے فصول اور اہم نسخوں کے بارے میں ماہرانہ رائیں دے کر اس فہرست کو معتبر بنانے میں مدد دی ۔۔۔ اور حکیم عبدالحمید صاحب (دہلی) نے شروع سے آخر تک ہر مرحلے پر رہنمائی اور سرپرستی، دونوں میں ذاتی دلچسپی لے کر دونوں کو نتیجہ خیز بنانے میں بھرپور تعاون دیا۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

(ادارہ)

Marfat.com

حرف آغاز

جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار کے پہلے اجلاس منعقدہ مارچ ۱۹۸۴ء میں جو طب مخطوطات کے موضوع پر ہوا تھا اور مئی ۱۹۸۴ء میں جس کی سبجکٹ کمیٹی نے سیمینار کے نتائج کو جو آخری شکل دی تھی اس سلسلے کی اہم ترین کڑی عربی فارسی مخطوطات طب کی جامع فہرست پیش خدمت ہے۔

یہ ہندوستان کے غیر مطبوعہ [illegible] طبی ذخیرہ کی ایک جامع فہرست ہے جس میں معروف کتابوں کے ساتھ ساتھ معروف و غیر معروف ذخیرہ مخطوطات کا احاطہ بھی کیا گیا ہے۔

یہ فہرست جو [illegible] نے پیش کی تھی اس میں سیمینار میں گفتگو کی روشنی میں جا بجا ترمیم و اضافہ کیا گیا نیز ساتھ ہی وہ کتابیں جنھیں سیمینار نے اہم اور اہم ترین قرار دیا، ان پر نشانات (اہم = ●، اہم ترین ◉) بھی لگا دیے گئے ہیں مزید یا مختصر ترین طور پر ان کتابوں کی اہمیت کے اسباب بھی دیے ہیں اس طرح اہم کتابوں کی ایک ذیلی فہرست بھی مل جاتی ہے اور اب اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے کہ ان مخطوطات میں اہم ترین کا انتخاب کر کے تدوین (اور اگر ممکن ہو تو ترجمہ بھی) کا آغاز کیا جائے۔

پیش نظر فہرست میں یہ بھی عرض کر دیا جائے بہت سے اہم نام نہیں ملیں گے بعض اس لئے کہ وہ طبع شدہ ہیں۔ یہ نکتہ بھی سامنے لے آیا جائے کہ اکثر طبع شدہ متون نولکشوری حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے مستحق ہیں کہ انھیں بھی مدون کیا جائے، لیکن کام اتنا بڑا اور پھیلا ہوا ہے کہ ہمیں ترجیحات دینی ہی ہوں گی۔ اور یہ محض ترجیح ہی ہے اور طوفانی رفتار سے وقت کے اڑتے ہوئے لمحات کا جبر جو ہمیں پابند کرتا ہے کہ نولکشور نے جا بجا کتابت کے اغلاط کے ساتھ ہی سہی کچھ پیش تو کر دیا جبکہ سیکڑوں (شاید ہزاروں) متن جو اس قابل ہیں کہ انھیں بھی سامنے لایا جائے صدیوں سے کتب خانوں میں دفن پڑے ہیں، تو پہلے انھیں لیں اور ان میں بھی اہم ترین کو، پھر طبع شدہ کا نمبر بھی آ ہی جائے گا۔

Marfat.com

علم کی اشاعت — اگر مقصدِ اولین ہے تاکہ اس روشنی میں ہم ایک بہتر سماج اور ایک برتر آدم کی تشکیل کر سکیں۔
ذاتی نام اور شہرت کے خول سے نکل کے ٹیم ورک کی، مل جل کے کام کی عادت پیدا کر لی ہوگی۔ ان مخطوطات کی تدوین کے پیچھے
یہ جذبہ کام کرنے لگا، تو مجھے امید ہے، ہم سو برس کا کام، چار یا پانچ برس میں انجام دے سکیں گے۔

اب جو باصلاحیت اسکالر بھی اس کام میں ہاتھ بٹائیں، خدا بخش کی طرف سے انھیں خوش آمد کہا جائے گا۔ ہر ممکن
تعاون کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ دوسرے تمام ادارے اور افراد بھی اس کارِ خیر میں اسی جذبہ کے ساتھ شرکت کریں

عابد رضا بیدار

Marfat.com

فارسی مخطوطات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱	آفتاب نبض	حکیم الیاس ڈی سلوا	ظل الرحمٰن
۲	آئینۂ سکندری/ تحفۂ سکندری (سالِ تالیف ۱۰۵ھ)	حکیم اسکندر آملی	رضا، طبیہ/ رضا
۳	اجوبۃ السوالات	محمد علی لکھنوی	آصفیہ
۴	احسن التجارب	منشی ہردیال	طبیہ
• ۵	احسن القرابادین/ احسن المجربات	حکیم احسن اللہ خاں دہلوی بن عزیز اللہ خاں م ۱۲۹۰ھ	رضا/ ٹونک
۶	احقاق التجربہ	عبدالفتاح الحسینی	آصفیہ
۷	اختیار	عبداللطیف	رضا
• ۸	اختیارات ظفر خانی/ تعلیم العلاج	ظفر یار خاں	مڈیکل، آزاد، دیوبند
• ۹	اختیارات قطب شاہی	میر محمد بن علی الحسینی الاسترآبادی	سالار
۱۰	ارکان الطب	خواجہ عبداللہ	رضا
۱۱	اسرار قاسمی	کمال الدین حسین بن علی الواعظ الکاشفی	رضا
۱۲	اسرار سیما	مسیح الزماں خاں	سالار
۱۲	اشرف الاسرار	حکیم محمد اشرف خاں بھوپالی	ظل الرحمٰن
۱۴	اطعمۃ المرضیٰ	حکیم محمد کاظم بن حکیم محمد روشن ضمیر (م ۱۰۸۰ھ)	رضا
۱۵	الاغراض الطبیہ (منتخب)	محمد اکبر بن حاجی محمد مقیم ارزانی	رضا
• ۱۶	امراض الاطفال	عماد الدین محمود شیرازی	مڈیکل
۱۷	امراض چشم	حکیم ضیاء الحسن بھوپالی	طبیہ
۱۸	انتخاب التحفہ	حکیم سید امیر علی	طبیہ
۱۹	انیس الاطبا	ابوالخیر محمد بن محمد فارسی	خدا بخش
۲۰	ایضاح العلاج		آصفیہ
۲۱	ایضاح المفردات		خدا بخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۲-	بحر الشفا	احمد بن محمد ملتانی	آصفیہ
۲۳-	بحر الفوائد	لدھامل بھیرامل ستانی	رضا
۲۴-	بدائع الاسرار	احمد المتطبب الاریجی	سالار
• ۲۵-	بدیع النوادر	محمد رحم علی خان	رضا
۲۶-	بستان افروز	سید عبد الفتاح مشہور بہ خواجہ عبد اللہ تمکین	نیشنل
۲۷-	بیاض	برادر میر سید وارث علی	ظل الرحمٰن
۲۸-	//	حکیم اسماعیل اکبرآبادی	//
۲۹-	//	حکیم سید کرم حسین	//
۳۰-	//	حکیم عبد الرحمٰن خان پیلی بھیتی	//
۳۱-	//	حکیم عبد القادر خان	//
• ۳۲-	//	حکیم علی گیلانی	//
۳۳-	//	حکیم نثار علی	طبیہ
۳۴-	//	شیخ طاہر	ظل الرحمٰن
۳۵	//	مرزا محمد حبیب اللہ	//
۳۶	بیاض خانی وال		رضا
۳۷	بیاض خورد	حکیم ضیاء الحسن بھوپالی	طبیہ
۳۸	// //	حکیم ضیاء الحسن و حکیم نور الحسن	طبیہ
۳۹	بیاض طبی	حکیم عبد الحی	رضا، ندوہ
۴۰	// //	حمید الدین کاکوروی	طبیہ
• ۴۱-	بیاض علوی	حکیم علوی خاں	طبیہ، صیانۃ اللہ
۴۲-	بیاض غلام کبریا	حکیم غلام کبریا	ظل الرحمٰن
۴۳-	بیاض فی الطب	حمد اللہ	خدابخش
۴۴-	بیاض مثلث	حکیم بدر الدین	سہسرام
۴۵-	بیاض مجربات	احمد علی	ندوہ
۴۶-	بیاض نسخہ جات	نواب سید علی خان	رضا
۴۷-	// //	حکیم سعادت علی خان بہادر	//
۴۸-	// //	حکیم محمد کفایت اللہ خان بہادر	//
۴۹-	بیاض نسخہ جات و مجربات	علی محمد	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۵۰	بیاض نسخہ مجربات/معمولات	حکیم مصالح خاں	خدابخش/آزاد
۵۱	بوالعجب		آزاد
۵۲	پنج گنج	حکیم محبوب عالم عرف حکیم باسو	پھلواری
۵۳	تاریخ الحکما		آزاد
۵۴	تبصرہ الاطبا	سید امیر بخش حسین مکی المعروف نتھو شاہ	״
۵۵	تجربات عنایت خانی	جمعدار عنایت خان بن عادل بیگ	رضا
۵۶	تجربات المجربات غیاث شاہی	سعد اللہ زنجانی	سالار
۵۷	تجربات ناصری	محمد طاہر کیرانوی	رضا، آصفیہ
۵۸	تجربۃ الہدایت	سید ہدایت علی	رضا
۵۹	تجویز معالجات	حکیم محمد منور خاں	نیشنل دہلی
۶۰	تحفۃ الاحباب		خدابخش
۶۱	تحفۃ الاطبا (منظوم) تالیف ۱۱۲۹ھ	شیخ احمد قنوجی	رضا، آصفیہ، ندوہ
۶۲	تحفہ خانی	خواجہ محمود بن عبداللہ بن نور اللہ (م بعد ۹۳۹ھ)	آزاد، آصفیہ، رضا
۶۳	تحفۂ سلیمانی تالیف: تحفۂ سلیمان ۱۰۰۹ھ	میر محمد ہاشم بن میر محمد طاہر طہرانی	رضا، ملّی
۶۴	تحفۂ شاہی	محمد طیب	آصفیہ
۶۵	تحفۂ صفویہ/دستور غذائی شفائی	[مظفر شفائی ۱ مڈیکل]	خدابخش، مڈیکل، سالار
۶۶	تحفۂ صفویہ	محمد بن علی بن موسی	سالار
۶۷	تحفۃ الطب		رضا
۶۸	تحفۃ العاشقین ۲	نور الدین محمد بن عبد الرزاق گیلانی	ندوہ
۶۹	تحفۂ کتاب طب	—	آصفیہ
۷۰	تحفۃ المجربات (منظوم)		پھلواری
۷۱	تحفۃ المجربات	حکیم محمد شریف خاں	رضا
۷۲	״ ״		آزاد
۷۳	تحفۃ المجربات (اسامی ادویہ)		״
۷۴	تحفۃ المجربات جمالی	حکیم جمال الدین	آصفیہ
۷۵	تحفۃ المسیحا	دکھنی بیگ ابن نظر بیگ	ایشیاٹک
۷۶	تحقیقات طبیہ	سید محمد زماں	آصفیہ

۱ تحفۂ صفویہ خدابخش اور سالار میں بغیر مصنف کے ہے۔ ۲ بلا مصنف مطبوعہ (ندوہ)

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتب خانہ
• ۷۷	تحقیق البحران	احمد اللہ دہلوی ثم مدراسی	رضا، مدراس
۷۸	تذکرہ ابراہیمی		آصفیہ
۷۹	تذکرہ شریفی	حکیم شریف خاں	طبیہ
• ۸۰	تذکرۃ العجائب والتجارب	منصور بن محمد بن احمد	بوٹانیکل
• ۸۱	تذکرہ عقاقیر	حکیم مہدی حسن	ظل الرحمٰن
۸۲	تذکرۃ الکحالین (ترجمہ)	[شمس الدین علی الحسینی الجرجانی: سالار]	رضا، سالار
۸۳	ترکیب الادویہ	حکیم مہدی حسن بشارت خانی	آصفیہ
۸۴	تسہیل الدواء لتحصیل الشفا	غیاث الدین محمد	خدابخش
۸۵	تسہیل المنافع	ابراہیم بن عبدالرحمٰن	آصفیہ
۸۶	تشریح دستور العلاج		ندوہ
۸۷	تصاویر قارورہ مع کیفیات		آصفیہ
۸۸	تعالیم الطب بہادرشاہی/تعلیمات بہادرشاہی [حکیم فیض علی: ظل]		رضا، ظل الرحمٰن
۸۹	تعریف الامراض		پھلواری
• —	تعلیم العلاج	= اختیارات ظفرخانی	
• ۹۰	تفریح الجنان فی علم الابدان (ت ۱۲۱۴ھ)	سید محمد شرف بن سید غلام اشرف	خدابخش، رضا، آزاد
۹۱	تفریح القلوب ترجمہ ادویہ قلبیہ ابن سینا	احمد اللہ خاں	آصفیہ، ظہور
—	تقویم الابدان	= شافی الاوجاع	
۹۲	" " فی تدبیر الانسان (ابن جزلہ) ترجمہ		بوہار
۹۳	تقویم الامراض	حکیم ولی گیلانی	سالار
۹۴	تلخیص الطب	میرزا ظفر موہانی	کاکوری
۹۵	تلخیص العقاقیر (ترجمہ)	حکیم محمود علی خاں	آصفیہ
۹۶	تلخیص مسیحائی	عابد علی خاں	خدابخش
۹۷	تلخیص المسیح	عیسیٰ بن یحییٰ	آصفیہ
۹۸	جامع اصول طبیہ	محمد صدیق اللہ	آصفیہ
• ۹۹	جام جہاں نمای عباسی	مرزا قاضی بن کاشف الدین محمد الیزدی م ۱۰۷۵ھ	رضا
۱۰۰	جام حکمت		آزاد
• ۱۰۱	جامع الاطبا	نورالدین بن محمد عبداللہ بن حکیم عین الملک شیرازی	آصفیہ
۱۰۲	جامع الجوامع محمد شاہی	حکیم علوی خاں م ۱۱۶۲ھ	میڈیکل، آصفیہ
۱۰۳	جامع الفنون طب حیات		آصفیہ

Marfat.com

شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۰۴	جامع الفوائد	علی بن محمد طبیب / یوسف بن محمد	مدراس/آصفیہ
۱۰۵	جامع المجربات	حکیم منعم خاں	آصفیہ
۱۰۶	"	حکیم امام بخش	طبیہ
۱۰۷	جداول طبیہ/جداول ادویہ مفردہ	عبدالرحیم بن حکیم ابوبکر	آصفیہ، رضا
۱۰۸	جواب شافی	محمد سعید	خدابخش
۱۰۹	جواہر اللغتہ	محمد بن یوسف الطبیب الہروی	مدراس
۱۱۰	چورن ہا		خدابخش
۱۱۱	حاوی الدستور	حکیم احمد بخش	آزاد
۱۱۲	حاوی الضیائی	ممتحن الدولہ ثابت جنگ محمد مہدی ضیا	رضا، میڈیکل
۱۱۳	حجۃ قاطعہ	محمد بن اسمٰعیل نازکی	"
• ۱۱۴	حفظ الصحۃ	حمید الدین محمد بن ابی الفضل شہاب الدین محمد الحکیم الہمدانی البھکری	"
۱۱۵	حفظ الصحۃ	غلام محمد صادق	خدابخش
۱۱۶	حل المشکلات		آصفیہ
• ۱۱۷	حمیات مرکبہ و ربع خمس	رستم جرجانی	سالار، ظل الرحمن
۱۱۸	حیوانات ذات السموم (کتابت ۵۹ھ)	نظام الدین احمد گیلانی	آصفیہ
⊙ ۱۱۹	الحیٰوۃ فی ازالۃ سم الحیات	حکیم عبدالعلیم بن محمد نصر اللہ خاں خویشگی	آزاد
۱۲۰	خزینۃ العلاج	حکیم عبدالکریم خاں	ندوہ
۱۲۱	خزینۃ المجربات	حکیم امان علی علوی دہلوی	طبیہ
۱۲۲	خلاصۃ الادویات	حکیم میر جان	ظل الرحمن
۱۲۳	خلاصۃ الاطبا	محمد ناصر انصاری	آصفیہ
۱۲۴	خلاصۃ التجارب		آصفیہ، ظل الرحمن
۱۲۵	خلاصۃ التجربات		مدراس
۱۲۶	خلاصۃ التشریح	عبدالرزاق لاہجی	خدابخش، رضا
۱۲۷	"		"
۱۲۸	خلاصۃ الشروح	حکیم سید غلام امام	رضا، آصفیہ، ایشیاٹک
• ۱۲۹	خلاصۃ الطب	احمد اللہ امام بخش	ندوہ، رضا، صیانۃ اللہ
• ۱۳۰	"	علوی خاں	ٹونک

• اگر طوکہ خط چاپ شدہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتابخانہ
۱۳۱-	خلاصۃ علاج الامراض		رضا
• ۱۳۲-	خلاصۃ العلاج	علی بن محمد المشتہر بعوض المتطبب	رضا، طبیہ، آصفیہ
• ۱۳۳-	خواص الاختلاف	حکیم سید ریاض الدین علی بخاری	آزاد
۱۳۴-	خواص الاشیاء	نور محمد	خدابخش
—	خواص چوب چینی = رسالہ خواص چوب چینی		
• ۱۳۵-	دارالشفا اورنگ شاہی	حکیم ابوالفتح خیری	مڈیکل
۱۳۶-	دافع الامراض / فیض المجربین	حکیم محمد فیاض	"
۱۳۷-	دافع الامراض	محمد فقیر قادری بن عبدالحفیظ	رضا
• ۱۳۸-	دستورات	حکیم الملک گیلانی	ایشیاٹک
۱۳۹-	دستور جلالی		آصفیہ
۱۴۰-	دستور العلاج	سید محمد علی نقی	طبیہ
۱۴۱-	" "	حکیم معالج خاں فیض آباد	ایشیاٹک
۱۴۲-	" "		آزاد، آصفیہ
۱۴۳-	" "	حکیم محمد قاسم علی خان دہلوی	خدابخش، رضا، طبیہ
• ۱۴۴-	دستور العلاج سوء القنیہ والاستسقا	علوی خاں	رضا
• ۱۴۵-	دستور علاج الاستسقا	حکیم ببر علی خاں	"
۱۴۶-	دستور العمل	(حکیم محمد حسن خیرآبادی بھوپال = طبیہ)	خدابخش، طبیہ
۱۴۷-	" "	حکیم مرزا محمد علی جون پوری	آزاد
۱۴۸-	" "	مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں	طبیہ، نظامیہ، آصفیہ
۱۴۹-	" "	حکیم ظہور عالم	ظل الرحمن
۱۵۰-	دستور العمل در طب	حکیم یوسف خاں	ناصریہ
• ۱۵۱-	دستور الہنود	(فیروز جنگ : مڈیکل)	خدابخش، مڈیکل
۱۵۲-	دلائل امراض (منظوم)		آصفیہ
• ۱۵۴-	ذخیرۂ اکبر شاہی	سید احمد علی خلف حکیم سید محمد معصوم	رضا
⊙ ۱۵۵-	ذخیرہ نظام شاہی	رستم جرجانی	سالار
⊙ ۱۵۶-	راحت الانسان (تالیف ۸۷۷ھ)	حکیم عبدالقوی [الیاس] بن شہاب الدین الملقب بہ ضیائی	خدابخش، آصفیہ، ایشیاٹک
—	راحت الارواح والشفاء الاشباح : = رسالہ راحت الارواح		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۵۸-	رسالہ ابدال ادویہ		خدابخش
۱۵۹-	رسالہ ادویہ مفردہ و مرکبہ		آصفیہ
۱۶۰-	رسالہ اسامی الادویہ	حکیم مہدی اکبرآبادی	آزاد
۱۶۱-	رسالہ استعمال چوب چینی	شفائی خاں	آصفیہ
۱۶۲-	رسالہ اطریفلات	علوی خاں	طبیہ
• ۱۶۳-	رسالہ اطلال	عمادالدین محمود بن مسعود شیرازی	خدابخش، آصفیہ
۱۶۴-	رسالہ اوزان		طبیہ
• ۱۶۵-	رسالہ ام الصبیان		خدابخش، آزاد
۱۶۶-	رسالہ بدل ادویہ	معصوم بن کریم الدین شیرازی	خدابخش، آصفیہ
• ۱۶۷-	رسالہ بدل ادویات	شاپور بن سہل	خدابخش
۱۶۸-	رسالہ برءالساعۃ (ترجمہ)		"
۱۶۹-	رسالہ بیخ چینی		خدابخش/مدراس/آزاد
• ۱۷۰-	رسالہ تریاق فاروقی	حکیم کمال الدین حسینی شیرازی	ظل الرحمن
۱۷۱-	رسالہ تشریح الاعضا		طبیہ دہلی
۱۷۲-	رسالہ تشریح طب	شیخ الطبیب جیلانی	آزاد
۱۷۳-	رسالہ تشریح مع دیگر مسائل	منصور بن محمد	طبیہ
۱۷۴-	رسالہ تعلیم المبتدی (مخزن حکمت)	حکیم الیاس ڈی سلوا	ظل الرحمن
۱۷۵-	رسالہ جراحی	حکیم جوزی ڈی سلوا	"
۱۷۶-	رسالہ جنین	حسن قلی خاں	آزاد
• ۱۷۷-	رسالہ چگونگی مروارید	شیخ محمد علی حزیں	"
• ۱۷۸-	رسالہ چوب چینی	حکیم نوراشر	ظل الرحمن
• ۱۷۹-	رسالہ چوب چینی / عین الحیوٰۃ (تالیف ۱۰۰۰ھ)	محمد ہاشم بن میر محمد طاہر طہرانی	[خدابخش، طبیہ، رضا / ایشیاٹک، نجی]
• ۱۸۰-	" "	عمادالدین محمود شیرازی	خدابخش، آصفیہ، ظل الرحمن
• ۱۸۱-	" "	حکیم ارشد شفائی خاں	ظل الرحمن، نظامیہ
۱۸۲-	رسالہ چیچک	حکیم جوزی ڈی سلوا	"
۱۸۳-	" "		خدابخش
۱۸۴-	رسالہ حدود الحمیات	حکیم میر محبوب علی	طبیہ
۱۸۵-	رسالہ حفظ صحت وادویہ قلبیہ		طبیہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتب
۱۸۶	رسالہ حفظ الصحۃ		خدابخش
۱۸۷	رسالہ حفظ صحت بدن در سفر	محمد مہدی بن علی نقی الشریف	آصفیہ
—	" خوردن فادزہر	حکیم عماد الدین شیرازی = رسالہ فادزہر	ظل الرحمن
۱۸۸	رسالہ حمیات	حکیم سید حمید علی	
۱۸۹ ∘	رسالہ در آداب فصد و حجامت	کمال الدین حسن بن مسعود الکاشی	رضا
۱۹۰	رسالہ زرانہ ادویہ مفردہ (منظوم)	عبدالرزاق بن قاسم بن مہدی	"
۱۹۱ ∘	رسالہ ... از کار تنقیہ و تکلیس		"
۱۹۲ ∘	رسالہ در استعمال چوب چینی	حکیم غلام حسین خان قدیر بن غلام قادر	"
۱۹۳	رسالہ در افعال ادویہ		"
۱۹۴ ⊙	رسالہ در افیون	عماد الدین محمود بن مسعود	خدابخش، ظل الرحمن
۱۹۵	رسالہ در بحث حمیات	صادق علی خاں بن حکیم شریف خاں	رضا
۱۹۶	رسالہ در بحران	سید قطب الدین بن سید محمد ہاشم	خدابخش، بوٹانیکل
۱۹۷ •	رسالہ در بیان احوال جواہر/جواہر نامہ	محمد بن منصور	خدابخش، جلالی، آزاد
۱۹۸ •	رسالہ در بیان اصطلاحات		رضا
۱۹۹	رسالہ در بیان چوب چینی		"
۲۰۰	رسالہ در بیان درجات ادویہ و علامات فصد		خدابخش
۲۰۱ •	رسالہ در بیان سموم	عماد الدین محمود بن مسعود شیرازی	"
۲۰۲	رسالہ در بیان معرفت فادزہر	—	"
۲۰۳	رسالہ در حمیات	حکیم محمد صادق	خدابخش، رضا
۲۰۴ ∘	رسالہ در خضاب		خدابخش
۲۰۵	رسالہ در خواص اشیا		رضا
۲۰۵ ب ∘	" "	شاہ اسمٰعیل صفوی و بہرام مرزا معاصر اکبر و جہانگیر (کتابت بخط مصنفین)	
۲۰۶ •	رسالہ در خواص لحوم وغیرہ		"
۲۰۷ •	رسالہ در خواص چوب چینی و قہوہ و چائے	حکیم الملک مرزا قاضی بن کاشف الدین محمد یزدی (م ۱۰۷۵ھ)	رضا، ظل الرحمن
۲۰۸	رسالہ در ذکر چند ادویات	مرزا فخر اللہ بیگ موزوں	رضا
۲۰۹	رسالہ در سبب دریافتن علل بول		آصفیہ
۲۱۰ •	رسالہ در شرح فادزہر	حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	رضا
۲۱۱	رسالہ در شناختن چوب چینی	حکیم فخر الدین	آزاد
۲۱۲	رسالہ در طب	ابن محمد زمان خان	رضا
۲۱۳	" "	یوسف بن محمد [ہروی]	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۱۴	رسالہ در طب	محمد شریف بن محمد صادق خانون آبادی	رضا
۲۱۵	// //	حکیم اویس لطیفی	ایشیاٹک
۲۱۶	// //	محمد علی الاصفہانی	آصفیہ
۲۱۷	// //	حکیم غلام امام اکبرآبادی	خدابخش
۲۱۸	// //	الشہید المتقی	آصفیہ
۲۱۹	// //	سید برکات احمد	خدابخش
۲۲۰	// //	حکیم محمد سلطان	//
۲۲۱	رسالہ در طریق معرفت مزاج مرکبات صناعی	حسین الحسینی ملقب بہ صدر جہاں	رضا
۲۲۲	رسالہ در علاج چشم		//
۲۲۳	رسالہ در علاج حصاة		//
۲۲۴	رسالہ در فوائد طب	ابو منظفر محمد بن الناظر المنظری	خدابخش
۲۲۶	رسالہ در وصایا و حالات اطبا		//
۲۲۷	رسالہ در ہیضہ	(زین العابدین بن غیاث : آصفیہ)	خدابخش، آصفیہ
۲۲۸	رسالہ دلائل البول	[یوسف یزدی : آزاد]	آزاد، آصفیہ
۲۲۹	// // //	حکیم منور حسین یوسفی	مدراس
۲۳۰	رسالہ دلائل النبض	[یوسف یزدی : آزاد]	آزاد، آصفیہ
۲۳۱	// // //	حکیم منور حسین	مدراس
۲۳۲	رسالہ ذہبیہ (ترجمہ)	محمد مہدی/ رضا حسین بن سبحان علی خاں	خدابخش/ رضا/ آصفیہ
۲۳۳	رسالہ راحت الارواح و شفاء الاشباح		ناصریہ
۲۳۴	رسالہ زبدہ در معالجات		خدابخش
۲۳۵	رسالہ شرفیہ	(محمد مسیح بن محمد یعین طباطبائی : ندوہ)	سبحان اللہ، ندوہ
	رسالہ شریفیہ	// // //	آصفیہ، آزاد
۲۳۶	رسالہ شنگرف		آصفیہ
۲۳۷	رسالہ صحت و مرض مشتمل بر قصۂ روح و بدن	ملا محمد بن سلیمان تصوفی بغدادی	آزاد
۲۳۸	رسالہ طب	محمد بن علی الطبیب	ندوہ
۲۳۹	// //	شمس الدین بن حسن	ناصریہ
۲۴۰	// //	حکیم مہدی علی	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۴۱	رسالہ طب	مفتی محمد شریف الدین	طبیہ
۲۴۲	رسالہ طب در بیان جنین	ہدایت اللہ طبیب	آزاد
۲۴۳	رسالہ طریق تعلیم طفلاں	حکیم صادق علی خاں	خدابخش
۲۴۴	رسالہ علاج حمی صفراوی	حکیم محمد صادق رضوی	طبیہ
۲۴۵	رسالہ علامات طبیہ	حکیم احمد بن مولوی سید امام علی	رضا
۲۴۶	رسالہ عطریات و صنایع و بدائع		ملا فیروز
۲۴۷	رسالہ غریبیہ در ویش محمد	مفتی غلام حسین بن نصیر الدین	رضا
⊙ ۲۴۸	رسالہ فادزہر = رسالہ خوردن فادزہر	عماد الدین محمود شیرازی	خدابخش
۲۴۹	رسالہ فتح علی خاں	فتح علی خاں، شاگرد حکیم صاحب داخان مسیح الدین	پھلواری
۲۵۰	رسالہ فرہنگ امراض		آصفیہ
۲۵۱	رسالہ فوائد الاشیا		خدابخش
• ۲۵۱	رسالہ فی شرح قول الشیخ	شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	رضا
۲۵۲	رسالہ فیضیہ	زین العابدین بن غیاث الدین معروف بہ ملا میر محمد	آصفیہ
۲۵۳	رسالہ ماکول و مشروب	حکیم غلام محمد خان	خدابخش
• ۲۵۴	رسالہ مسخنات		״
۲۵۵	رسالہ مسہل		آزاد
• ۲۵۶	رسالہ معالجات	شفائی خاں	خدابخش
• ۲۵۷	رسالہ معجونات یاقوتی	عماد الدین محمود بن مسعود شیرازی	״
۲۵۸	رسالہ مقداریہ	میر محمد مومن بن علی الحسینی الاسترآبادی	سالار
۲۵۹	رسالہ ملتقط رضویہ	تراب علی بن سید علی کریم بلگرامی	پھلواری
۲۶۰	رسالہ نبض	محمد ابدالی	رضا
۲۶۱	رسالہ نبض و قارورہ		طبیہ، دہلی
۲۶۲	رسالہ نسخہ جات		مدراس
• ۲۶۳	رسالہ ینبوع	عماد الدین محمود شیرازی (م ۱۰۰۰ھ تقریباً)	رضا
۲۶۴	رفع المضار الکلیہ عن الابدان الانسانیہ (ترجمہ)[1]		ندوہ
• ۲۶۵	رفیہ	رستم جرجانی	بلخی
۲۶۶	ریاض الادویہ	حکیم محمد یوسف یوسفی	طبیہ
• ۲۶۷	ریاض الشفا	حکیم شفائی خاں	״

۱ـــ رفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیۃ، ابن سینا کا فارسی ترجمہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ / کتب خانہ
• ۲۶۸	ریاض عالمگیری المعروف بہ ریاض المناظر	محمد رضا الطبیب	خدابخش، رضا، آصفیہ، دیوبند، طبیہ
۲۶۹	ریاض الفواید	محمد امان بن محمد افضل	خدابخش، آصفیہ، سالار
۲۷۰	زبدۃ الحکم	حکیم حسین بخش —— میڈیکل	نظامیہ، ایشیاٹک
		شمس الدین بن نور الدین	مدراس، ،،
۲۷۱	زبدۃ قوانین العلاج (تالیف ۱۰۸۸ھ)	محمد بن علاء الدین بن ہبۃ اللہ سبزواری	رضا، مدراس
۲۷۲	زبدۃ الکامل منظوم	حکیم محمد شریف	سالار
۲۷۳	زبدۃ منظومہ	شاہ علی بن سلیمان کمال	مدراس
• ۲۷۴	سبب ستہ رشیدی /	نور الدین محمد عبداللہ بن عین الملک شیرازی	آصفیہ
ب ۲۷۴	ستہ شواہد الصبی- مکرمت خانی	،، ،، ،،	رضا
۲۷۵	سراج الطب	اشرف علی بن رجب علی عظیم آبادی	سالار
۲۷۶	سراج العلاج	حسین المشتہر بمظفر بن محمد بن قاسم ہروی	رضا، آزاد
۲۷۷	،، ،،	حکیم شاہ عنایت اللہ	میڈیکل، اسٹیٹ آرکائیوز
۲۷۸	،، ،،	حکیم ہدایت اللہ	میڈیکل
۲۷۹	سفینہ	فتحیاب خان بن مظفر خان بن نور خان امروہی	رضا
۲۸۰	سفینۃ الحکمت	غلام حسین بلگرامی	خدابخش
۲۸۱	سفینۂ طب		ندوہ
• ۲۸۲	سلم الدرجات	احمد اللہ خان مدراسی	آصفیہ
۲۸۳	سلم الدرجات در اصول مزاج ادویہ مرکبہ	حکیم محمد حسین بن محمد ہادی حسین	طبیہ
۲۸۴	شافی الاوجاع / تقویم الابدان	حبیب اللہ بن نور الدین المتطبب تقی طبی	میڈیکل، طبیہ
۲۸۵	شرح اسمای ادویہ مفردہ		خدابخش
—	شرح محسنی	= شرح موجز القانون	
۲۸۶	شرح منہج نبوی	محمد غوث بن ناصر الدین	آزاد
۲۸۷	شرح موجز القانون / شرح محسنی	حکیم محمد محسن خیرآبادی	طبیہ
• ۲۸۸	شفاء الاطفال	محمد صادق بن محمد کاظم	آصفیہ
• ۲۸۹	،، ،،	حکیم میر احسان علی فیض آبادی	،،
۲۹۰	شفاء الامراض (منظوم)	حکیم لوئس ڈی سلوا	ظل الرحمن
۲۹۱	،، ،،		رضا
۲۹۲	شفاء الصالح	حکیم محمد صالح خان بن حاجی محمد ظاہر بیگ شیرازی	میڈیکل
۲۹۳	شفاء العلیل	حکیم مظفر بن محمد الحسینی	آصفیہ، مدراس

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۹۴	شفاء کامل و معرفتہ الادویہ	حکیم خواجہ میر تقی	بوٹانیکل
۲۹۵	شفاء الامراض	نور عالم سکندر آبادی	طبیہ
۲۹۶	؍؍ ؍؍		رضا
• ۲۹۷	شفاء القلوب	احمد طبیب جلال الدین بیرجندی	خدابخش
• ۲۹۸	شفاء المجدور	حکیم احمد اللہ خاں دہلوی مدراسی	میڈیکل، ظل الرحمٰن
۲۹۹	شفاء المریض	محمد نور عالم طبیب	خدابخش، رضا، صبا... طبیہ، میڈیکل
~~۳۰۰~~	~~شفاء الناس~~ شفائیہ = فوائد الشفائیہ		آصفیہ
۳۰۱	شمس الطبیہ	سید شمس الدین	خدابخش
۳۰۲	صاد فیہ	حکیم محمد صادق المتطبب الرضوی	رضا
۳۰۳	صحاح الادویہ	حسین انصاری	مدراس
۳۰۴	صحۃ الامراض	شیخ شمس الدین	میڈیکل
۳۰۵	صحۃ الانسان		ندوہ
۳۰۶	صحۃ الملوک	میر عوض علی عدیل بن میر حامد علی حسین ملیح آبادی	رضا
۳۰۷	صحت نامہ		رضا
۳۰۸	صحیفۃ الشفا		آصفیہ
• ۳۰۹	طب احمدی	عبداللہ بن مولوی حنظلہ کشمیری	رضا
۳۱۰	طب الانسان		ندوہ
○ ۳۱۱	طب اورنگ شاہی / جامع الامراض / مجربات اورنگ شاہی	حکیم درویش محمد (عہد: ۱۱۱۸ھ)	رضا، ایشیاٹک، طبیہ...
۳۱۲	طب حامدی	حکیم حامد	آصفیہ
۳۱۳	طب حسینی	اشرف علی بن رجب علی	؍؍
• ۳۱۴	طب داراشکوہی / علاجات داراشکوہی	نور الدین محمد عبداللہ بن حکیم عین الملک	خدابخش، رضا، آصفیہ، ... ایشیاٹک
۳۱۵	طب داؤدی / مجربات عبدالرزاق		آصفیہ
۳۱۶	طب سراجی	حکیم کمال الدین	مدراس
• ۳۱۷	طب سلیمان شاہی		آصفیہ
• ۳۱۸	طب شفائی / مجموعہ طب شفائی: تالیف ۱۲۳۲ھ	ارشد خاں بن مسیح الملک عبدالشافی خاں المشہور بہ شفائی خاں	رضا، آصفیہ
۳۱۹	طب الشیعہ	میر حبیب اللہ مخاطب بہ سید بہادر علی خاں استرآبادی	رضا
۳۲۰	طب صدیقی (منظوم)	حکیم ابوبکر صدیقی ناگوری	ندوہ، ظل الرحمٰن، آزاد، ...
۳۲۱	طب عالمگیری	عباداللہ محمد ماہ	طبیہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۳۲۲	طب عثمانی	عثمان المبین	آصفیہ
۳۲۳	طب فاروقی	فخر الدین طبیب	//
۳۲۴	طب فریدی	فرید الدین	مدراس
• ۳۲۵	طب فیروز شاہی/رسالہ فیروز شاہی	شاہ قلی	ظل الرحمن، آصفیہ
۳۲۶	طب فیضی (منظوم)	سید نور اللہ فیض الحسینی	رضا
۳۲۷	طب قاضی عارف	قاضی عارف	آزاد
• ۳۲۸	طب محمد باقر	باقر بن عماد الدین شیرازی	آصفیہ
• ۳۲۹	طب محمود شاہی، ترجمہ دیاگ مہت		//
• ۳۳۰	طب محمودی	حکیم محمود بن الیاس	طبیہ
۳۳۱	طب مصطفوی	حافظ غلام مصطفیٰ ابن محمد اکبر نخفا نیسری دہلوی	رضا، ندوہ
۳۳۲	طب ممتاز خان	عارف محمد	آصفیہ
۳۳۳	طب موسیقی	حکیم شہاب بن عبد الکریم	خدا بخش
۳۳۴	طب منظوم	حکیم محمد صادق ابن کاظم رضوی	آزاد، ایشیاٹک
۳۳۵	طب ناصری		آصفیہ
• ۳۳۶	طب النسا و العقار		مدراس
۳۳۷	طبی کتاب منظوم و منثور	سید امداد علی	رضا
۳۳۸	عجائبات خواص الاشیا		آصفیہ
• ۳۳۹	علاج الاطفال	حکیم شیدائی خاں	//
۳۴۰	// //		خدا بخش
۳۴۱	علاج الامراض		ندوہ، طبیہ
۳۴۲	علاج الانسان	علوی خاں	ندوہ
۳۴۳	العلاج بالمفردات		خدا بخش
۳۴۴	علاج الحمیٰ	علوی خاں	رضا
• ۳۴۵	علاج مالیخولیای داحمی	شرف الدین محمد	خدا بخش، میڈیکل
۳۴۶	علم الادویہ	ابوبکر مظہر بن محمد	خدا بخش
۳۴۷	// //	سراج الدین ابن بہار الدین	آصفیہ
• ۳۴۸	عین اذکار/عین الشفا	نواب مقرب خاں شیخ حسن بن محمد عثمانی	خدا بخش، آصفیہ، رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتب خانہ
۳۴۸	عین الحیوٰۃ	حکیم مبارک	آزاد، آصفیہ
	میر محمد ہاشم طہرانی = رسالہ چوب چینی		
۳۴۹	عین الخواص	ابو نصر اسفرائنی	ظل الرحمٰن
۳۵۰	عین الشفاء	میر درویش حسینی نقشبندی	مڈیکل
۳۵۱	غیاث الطب/غیاثیہ	نجم الدین محمود بن الیاس شیرازی (م ۷۲۰ھ)	طبیہ، رضا
۳۵۲	فادزہر معدنی		خدابخش
۳۵۳	فائدہ در تحقیق اوزان		رضا
۳۵۴	زعفرانگ حکیم شہابی	حکیم شہاب	آصفیہ
۳۵۵	فصول الاعراض (شرح حدود الامراض)	ابو القاسم میر قدرت اللہ قادری	ظل الرحمٰن
۳۵۶	فصول فیض اللہ خانی مشہور بہ اقتباس الانوار تالیف: ۱۲۰۲ھ	[محمد بایزید بن شاہ نعمت اللہ گنگوہی بن شاہ حافظ برخوردار رامپوری]	رضا، مڈیکل
۳۵۷	فواکہ شاہی	حکیم میر شاہ میرزا خان الموسوی الصفوی	رضا، آصفیہ
۳۵۸	فوائد الاطبا	میر حسن تلمیذ حکیم غلام محمد	آصفیہ
۳۵۹	فوائد افضلی	میر محمد افضل	"
۳۶۰	فوائد الانسان (تالیف ۱۰۰۴ھ)	حکیم دوانی فدائی شیرازی والد نور الدین عبد اللہ	رضا، ایشیاٹک، آصفیہ، ظل الرحمٰن
۳۶۱	فوائد شفائیہ	حکیم شفائی خان (مظفر بن محمد شفائی) (م ۹۶۳ھ)	رضا،
۳۶۲	فوائد الفوائد	شیخ عبد اللطیف	رضا، بوٹانیکل
۳۶۳	فوائد المبتدی		سہرام
۳۶۴	فوائد متفرقہ طبیہ		رضا
۳۶۵	فوائد المجربات	حکیم قاضی رحم علی	جلالی
۳۶۶	فوائد المرضیٰ/شفائیہ	غلام امام بریلوی	آصفیہ، طبیہ
۳۶۷	فوائد معدہ فی تدبیر ضعف معدہ	حکیم راضی خان بن قطب الدین	آصفیہ
۳۶۸	فوائد منتظمہ	حکیم میر احسان علی فیض آبادی	رضا، آصفیہ
۳۶۹	فوائد نصاب المسمیٰ بتلخیص الطب	حکیم علی یار خان جیو	ٹونک
۳۷۰	فہرست کتاب مفردات نسخہ سعیدی	حکیم احمد خان بن ناصر خان	رضا
۳۷۱	قاسم العلوم	محمد نسیم رامپوری	"
۳۷۲	قانون الاطبا	محمد بن موسیٰ بن ارشموس	بوٹانیکل
۳۷۳	قانون العلاج	ولی محمد	رضا
۳۷۴	قرابادین	جعفر علی مومن	خدابخش
۳۷۵	"	حکیم محمد شریف خان	رضا، طبیہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتابخانہ
۳۷۶-	قرابادین اسکندری	(حکیم سکندر بن حکیم اسمٰعیل ؛ ایشیاٹک)	آصفیہ، ایشیاٹک
۳۷۷-	〃 اسلمی		ندوہ
۳۷۸-	〃 اعظم	حکیم محمد حسن افسر الاطبا بھوپالی	ظل الرحمٰن
۳۷۹-	〃 بدیعی		ملا فیروز
۳۸۰-	〃 حسینی / معالجات الاسقام		پھلواری
—	〃 داراشکوہی	= گنج بادآورد	
۳۸۱-	〃 دکن طب مصری		آصفیہ
۳۸۲-	〃 سریانی		خدابخش
۳۸۳-	〃 شیخ محمد طاہر	شیخ محمد طاہر	آزاد
۳۸۴-	〃 عطائی	محمد عطاء اللہ خاں قریشی	رضا، ندوہ
۳۸۵-	〃 عطریات		خدابخش
۳۸۶-	〃 فرحت العیون	سید محمد مشرف	طبیہ
۳۸۷-	〃 فرنگی	حکیم ڈسلوا فرنگی	میڈیکل، ظل الرحمٰن
۳۸۸-	〃 کافی	عبدالکریم معروف بخطاب خاقان محمد مرزا خان	خدابخش
۳۸۹-	〃 کرامت الشفا	سید محمد بخش	رضا
۳۹۰-	〃 مجربہ منتخبہ		خدابخش، آزاد
۳۹۱-	〃 معدن		طبیہ
۳۹۲-	〃 معصومی	معصوم بن کریم الدین الشوستری الشیرازی	بخش، طبیہ، رضا، آزاد، امروہہ، آصفیہ، پھلواری
۳۹۳-	〃 ممتازیہ	حکیم محمد عارف پٹنی	آصفیہ
۳۹۴-	〃 نظیری	جان محمد صدیقی گجراتی دہلوی	پھلواری
۳۹۵-	قسطاس الاطبا خان زمانی (تالیف ۱۰۴۰ھ)	نورالدین محمد عبداللہ بن حکیم عین الملک دوانی	آزاد، رضا، طبیہ
۳۹۶-	القواعد الطبیہ		مدراس
۳۹۷-	قوت لا یموت	سید فضل علی المخاطب بالحکیم شفائی خان	آصفیہ، سالار، آزاد، یونانی کل
۳۹۸	القول المتین فیما یتعلق بالحبلی والجنین	سید برکات احمد	خدابخش
۳۹۹-	کتاب الابدال		〃
۴۰۰-	کتاب اکمل و منفعۃ اجمل در علاج امراض چشم[1]	حکیم محمد باقر بن محمود شیرازی	بوٹانیکل، ظل الرحمٰن
۴۰۰ب-	کتاب التشریح	عمادالدین محمود بن مسعود شیرازی	رضا
۴۰۱-	کتاب در بیان ایام حمی	حکیم میر محمد صادق	خدابخش
۴۰۲-	کتاب در ذکر ادویہ	تقی الدین محمد بن صدر الدین علی	رضا

[1] بنام رسالہ ادویہ مفردہ = ظل الرحمٰن

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتب
۴۰۳	کتاب در طب ہندی		رضا
۴۰۴	" در مداوای سموم		خدابخش
۴۰۵	" طب		خدابخش، مدراس
۴۰۶	" طب	یونس بیگ	مدراس
۴۰۷	" "	قطب الدین	ناصریہ
۴۰۸	کتاب العلل والامراض		رضا
● ۴۰۹	کتاب المفردات ہندی	جوزی موسی پولاپتہ نگیزی	رضا، ظل الرحمن
● ۴۱۰	کتاب المقالات	ابوالحسن السمرقندی	مدراس
۴۱۱	کحل الابصار	لالہ چند پنڈت	آصفیہ
۴۱۲	کشائش الحکمۃ	محمد یار ولد محمد علی خاں گیلانی	"
۴۱۳	کشف الغطاعن عیون الاعدا	محمد اسد علی بن حکیم درویش محمد	رضا
۴۱۴	کشف المبتدی		خدابخش
۴۱۵	کفایۃ الاطبا		مدراس، سالا
۴۱۶	کفایۃ الطب		آصفیہ، الشیاٹک
۴۱۷	کنز الادویہ	برہان الکمال بن محمد صالح	طبیہ، دہلی
۴۱۸	کنز الیواقیت	تنکلوشش البابلی	رضا
۴۱۹	گلدستہ فراست	مولوی علی بخش الواسطی	رضا
⊙ ۴۲۰	گنج بادآورد صاحبقرانی / قرابادین خاں زلمی / قرابادین شاہ اشکوہی	امان اللہ خاں مخاطب بہ خان زمان بہادر فیروز جنگ (م ۱۰۴۶ھ)	رضا، طبیہ، آصفیہ، المیکل، ندوہ، پٹنہ
۴۲۱	مادۃ الشفا	رضا ابن محمود	ندوہ
۴۲۲	مانع الحیات	عبدالستار خاں گوالیاری	خدابخش، آصفیہ
۴۲۳	ماہیت عظام سر	مفتی شرف الدین	طبیہ
۴۲۴	مبادی التشریح	—	طبیہ، دہلی
۴۲۵	مجرب التحقیقات	سید محمد علی بن ابی الحسن	آصفیہ
۴۲۶	مجرب الشفا	احمد بن ملتانی	آصفیہ، ملا فیروز
۴۲۷	مجرب المجربات	حکیم علی زماں خاں	سہسرام
۴۲۸	مجربات	حکیم محمد علی	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۴۲۹	مجربات الاطبا	حکیم قاضی محمد رحم اللہ	ظل الرحمٰن
۴۳۰	مجربات بو علی خاں	حکیم بو علی خاں	خدا بخش
۴۳۱	مجربات التداوی	غلام مصطفیٰ بہاری	〃
۴۳۲	مجربات جمالی	جمال الدین بن محمد حسن الدین	آصفیہ
۴۳۳	مجربات بچولال	بچولال تمکین	〃
• ۴۳۴	مجربات حکیم علوی خاں	علوی خاں	آزاد
۴۳۵	مجربات حکیم رحمت شاہ	حکیم رحمت شاہ	رضا
۴۳۶	مجربات حکیم محمد ابراہیم لکھنوی		ظل الرحمٰن
۴۳۷	مجربات حکیم محمد صادق		خدا بخش
۴۳۸	مجربات شافیہ	حکیم سید محمد عبد الستار	آصفیہ
۴۳۹	مجربات شیخ بہنا	شیخ بہنا	〃
۴۴۰	مجربات عبد الحق	حکیم عبد الحق الہ آبادی	〃
۴۴۱	مجربات عشقی	عشقی	رضا
۴۴۲	مجربات علی ضامن	حکیم علی ضامن	آصفیہ
۴۴۳	مجربات غلام محی الدین	غلام محی الدین	خدا بخش
۴۴۴	مجربات فلسفی	حکیم سید محب حسین فیلسوف جنگ	آصفیہ
۴۴۵	مجربات قدیر	حکیم غلام حسین خاں	رضا
۴۴۶	مجربات کاظمی	محمد کاظم تبریزی	آصفیہ
۴۴۷	مجربات مولوی عمدۃ العصر		ندوہ
۴۴۸	مجربات نسخہ جات	حکیم خادم علی	خدا بخش
۴۴۹	مجربات نعیمی	نعیم اللہ	طبیہ
۴۵۰	مجربات نواب سید الملک / مجموعہ طب	نواب سید الملک	خدا بخش، طبیہ دہلی
• ۴۵۱	مجربات دبیان حمیات شفائی خانی رسائل جات متفرقہ	حکیم شفائی خاں	آصفیہ
۴۵۲	مجربات ہاشمی		〃
۴۵۳	مجربات ہندی / ہندیہ		خدا بخش، رضا
۴۵۴	مجربات یحییٰ	حکیم میر یحییٰ بلگرامی	خدا بخش
۴۵۵	مجمع البحرین	شاہ خیر اللہ حقانی	رضا
۴۵۶	مجمع الضرورات	مسعود بن نصیر الدین	خدا بخش
—	مجموعہ ضیائی	= مجموعہ ضیائی	
۴۵۷	مجمل الحکیم	خواجہ حکیم بازرگان	رضا کتابت ۱۱۰۲ھ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ
۴۵۸-	مجموعۂ اکبری	میر علی اکبر بن میر گوائی بن میر سید بابا الحسینی (عہد قبل ۱۱۱۸ھ)	آصفیہ
—	مجموعہ اورنگ شاہی = طب اورنگ شاہی		
۴۵۹-	مجموعۃ الحکمۃ	منی عزت ٹولی دیوان علی	طبیہ
۴۶۰-	مجموعۃ الصنائع (کشتہ سازی)	حکیم شمس الدین فلیودت اندلسی	//
۴۶۱-	مجموعۂ رسائل ہای طب		آزاد
۴۶۲-	مجموعۂ حسینی	محمد حسین	خدابخش
۴۶۳-	مجموعۂ حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	آصفیہ
۴۶۴-	مجموعۂ رسائل		سالار
۴۶۵-	مجموعۂ ضیائی / مجموعۂ ضیائی (تالیف ۷۳۰ھ) مجموعۂ طب شفائی = طب شفائی	ضیا محمد مسعود رشید زنگی غزنوی (۸ صدی ہجری)	آصفیہ/...
۴۶۶-	مجموعۂ کشن سنگھ	کشن سنگھ	خدابخش
۴۶۷-	مجموعۂ طب ہای دہلی		طبیہ
۴۶۸-	مجموعۂ نسخہ جات	احمد سعید خاں رامپوری	رضا، آ...
۴۶۹-	محسن المجربات	حکیم محبوب عالم عرف حکیم باسو	پھلواری
۴۷۰-	مختصر جامع النفع در طب		ملا فیروز
۴۷۱-	مختصر در طب	محمد ملتان گجراتی	ندوہ
۴۷۲-	// //	شہاب الدین ابوالفضل محمود الحکیم البھکری (م ۹۹۲ھ)	رضا
۴۷۳-	// //	احمد بن کبیر	مدراس
۴۷۴-	مختصر العلاج شرح قانونچہ		آصفیہ
۴۷۵-	مختصر الفوائد		آصفیہ، طب...
۴۷۶-	مخزن الادویہ	حکیم محمد حسین	طبیہ
۴۷۷-	// // (انتخاب)	حکیم محمد سراج الدین	آصفیہ
۴۷۸-	مخزن اسرار اطبا	محمد مہدی بن محمد جعفر	خدابخش
۴۷۹-	مخزن الجواہر	حکیم سید حسن	طبیہ
۴۸۰-	مخزن الحکمت (ناقص الاول)	مولوی شرف الدین	آزاد
۴۸۱-	مخزن الحکمۃ (منظوم)	اسمٰعیل کوہی	رضا
۴۸۲-	مخزن کیکاؤس	علی ابن خلیفۃ المتطبب السلماسی	آصفیہ
۴۸۳-	مخزن مجربات جلد دوم		خدابخش
۴۸۴-	مستحضر الطبیب و مستبشر اللبیب	محمد سعید بخت بن میر عبدالعزیز کشمیری	آصفیہ
۴۸۵-	مصباح المجربات، موسوم بسراج الحکمت	حکیم غلام امام بریلوی	رضا

Marfat.com

نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۴۸۶- مصدر الامراض		رضا
۴۸۷- مطب حکیم امام الدین خان	امام الدین خاں دہلوی	آصفیہ
۴۸۸- مطب حکیم حیدر حسن		ندوہ
۴۸۹- مطب حکیم سید دائم علی خاں		ٹونک
۴۹۰- مطب حکیم شفائی	حکیم شفائی خاں	خدابخش، ٹڈبکل
۴۹۱- مطب حکیم علوی خاں		طبیہ
۴۹۲- مطب حکیم علی امروہوی		ٹونک
۴۹۳- مطب فرزند علی فرخ آبادی و حکیم سید امیر بخش		طبیہ
۴۹۴- مطب حکیم مرزا محمد علی لکھنوی		//
۴۹۵- مطب حکیم محمد صادق فیض آبادی		خدابخش، رضا
۴۹۶- مطب شریفی و دستور المطب	سید محمد حسین	خدابخش، طبیہ
۴۹۷- مطب فیروز شاہی		طبیہ دہلی
۴۹۸- مطب معتمد الملک حکیم نذر حسن		ٹڈبکل
۴۹۹- مطب مولانا حیدر علی		جے پور
۵۰۰- مطب ہشت روزہ	حکیم قاضی عبد الحلیم	//
۵۰۱- مطلع الحکم	میر علی نقی بن میر حسن مخاطب بہ اسد اللہ خاں (زمانہ اوائل ۱۲ ویں صدی ہجری)	رضا
۵۰۲- مطلع النیرین		خدابخش
۵۰۳- // //	بیراگی خاں	آزاد
۵۰۴- مظہر الفواید	حکیم سید برکت علی جے پوری	جے پور
۵۰۵- معالجات	حکیم محمد علی خاں لکھنوی	رضا
۵۰۶- معالجات حسینی ۲ جلد	احسن اللہ اکبر آبادی	خدابخش، طبیہ
۵۰۷- معالجات سکندری معروف بہ قانون عدات سکندری	حکیم سکندر بن حکیم اسمٰعیل یونانی	آصفیہ
۵۰۸- معالجات و رسالہ فصد (دستور العلاج)	سید محمد علی نقی	طبیہ
۵۰۹- معالجات نبویہ (مفردات امامی)	حکیم غلام امام بریلوی	رضا، ایشیاٹک، آصفیہ
۵۱۰- معالجۃ الاطفال	محمد مرتضیٰ بن حافظ سید علی حسن نادری (م ۱۳۴۴ھ)	رضا
۵۱۱- معدن التجربات	محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن اکبر آبادی	خدابخش، رضا، آصفیہ، عالی
۵۱۲- معدن الشفا (منظوم)		پھلواری
۵۱۳- معراج الحکیم و منہاج القدیم		رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
—	معمولات حکیم معالج خاں	حکیم معالج خاں	= بیاض معالج خاں
• ۵۱۴-	معمولات حکیم غلام علی	حکیم غلام علی	طبیہ
• ۵۱۵-	معمولات حکیم محمد یعقوب لکھنوی		ندوہ
۵۱۶-	معمولات و مجربات اسدی	حکیم علی اسد خاں	آصفیہ
۵۱۷-	معنی العلاج		خدابخش
۵۱۸-	مفتاح التجارب (آل حسین مارہروی)	محمد اشفاق حسین ذکی بن محمد الطاف حسین	آزاد
◉ ۵۱۹-	مفتاح الخزائن رسالہ دوئم (بدل و مصلح)	زین العطار	خدابخش
◉ ۵۲۰-	،، ،، سوئم (مرکبات)	،،	ندوہ
۵۲۱-	مفتاح الحکمت		خدابخش، ندوہ
۵۲۲-	مفتاح الفوائد	محمد بن ثابت نیشاپوری	مدراس
۵۲۳-	مفتّت الحجرین	سید ابوالقاسم عرف میر قدرت اللہ قادری	رضا، طبیہ
۵۲۴-	مفردات	حکیم سید نوازش علی خاں	ظل الرحمن
۵۲۵	مفردات اختیارات ظفرخانی	= اختیارات ظفرخانی	
◉ ۵۲۶-	مفردات الادویہ ہندیہ	محمد مہدی اکبرآبادی	آزاد
• ۵۲۷-	مفردات علوی	حکیم علوی خاں	طبیہ
۵۲۸-	مفردات محسنی	سید وزیر علی باقری قادری	،،
• ۵۲۹-	مفردات معصومی/رسالہ مفردات/ومفردات صدیقی	میر محمد معصوم بن میر صفائی الحسینی البھکری المتخلص نامی (م ۱۰۰۹ھ)	طبیہ
۵۳۰-	مفردات ہندی	محمد شرف الدین بن شمس الدین	خدابخش، ندوہ، رضا، ظل الرحمن
۵۳۱-	مفرح النفس	بدرالدین مظفر	مدراس
۵۳۲-	مفردات سکندری	حکیم سکندر بن حکیم اسمٰعیل یونانی	آصفیہ
۵۳۳-	مفردات یوسفی		،،
۵۳۴-	مفید الانسان و نسخہ جات مجرب	عبدالکریم اسحاق احمد	،،
۵۳۵-	مفید المعالجین	حکیم حسن علی سہسرامی	سہسرام
• ۵۳۶-	مقالتین در مفردات (تصنیف ۱۰۳۳ھ)	محمد باقر بن عمادالدین محمود شیرازی	رضا
۵۳۷-	مقالہ موجز		خدابخش
• ۵۳۸-	مقتدی الشروح بشرح الموجز	میرزا روشن ضمیر بن تابع محمد (م ۱۰۸۰ھ)	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۵۴۰	ملتقط رضویہ	تراب علی بن سید علی کریم رضوی	رضا
۵۴۱	منافع افضلیہ معروف بہ قرابادین افضلی	علی افضل بن محمد امین قزوینی مشتہر بقاطع	رضا، آصفیہ
• ۵۴۲	منافع الطیور[۱]		خدابخش
۵۴۳	منتخبات حیدری		ندوہ
۵۴۴	منتخب الاطبا	خیراللہ الہ آبادی	خدابخش، آصفیہ، ندوہ، آزاد، رضا، جلیہ ٹونک، حیانتہ اللہ
۵۴۵	منتخب الامتحان	خلیفہ مکھو	آصفیہ
۵۴۶	منتخب از رسالہ صیدیہ		رضا
۵۴۷	منتخبات۔ رسالہ شمسیہ		خدابخش
۵۴۸	منتخبات صدری		ندوہ
۵۴۹	منتخب خلاصۃ الاطبا		رضا
۵۵۰	منتخب الطب	مظفر بن محمد حسین	آصفیہ
۵۵۱	منتخب علم طب	منور حسین	مدراس
۵۵۲	منتخب کتاب الارشاد		آصفیہ
۵۵۳	منتخب المجربات		ر
۵۵۴	منظوم مطب	حکیم صادق بن کاظم رضوی	طبیہ
۵۵۵	منہاج البیان فیما یستعملہ الانسان (ابن جزلہ ترجمہ)		سالار، بوہار
۵۵۶	منہاج المبتدیین	محمد ابراہیم الحسینی	رضا
۵۵۷	میزان الاوزان	حکیم علی حسین خان بن حکیم احمد خاں	ر
• ۵۵۸	میزان الطبائع قطب شاہی	تقی الدین محمد بن صدر الدین علی	رضا، آصفیہ
• ۵۵۹	میزان المزاج	سید فضل علی شفائی خاں	آصفیہ
۵۶۰	نافع الانسان	مصطفیٰ علی بن محمد علی	ر
۵۶۱	نافع الخلائق	ابن شاہ صفی اللہ	ر
• ۵۶۲	نافع الخلق	عبدالفتاح المعروف بہ خواجہ عبداللہ تمکین	خدابخش، آصفیہ
• ۵۶۳	نزہت نامۂ علائی	شاہ مردان (شمس الدین) ابن ابی الخیر	ایشیاٹک
[illegible]	نسخہ ادویات متفرقہ	محمد احسان خان	خدابخش
• [illegible]	نسخہ جات الوشادالہ، دیگر مرکبات	علو خاں	ر

[۱] طیور وحیوانات سے مختلف امراض میں استفادہ کی صورتیں،

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
٥٦٦-	نسخہ جات	محمد نواب عرف احمد علی رضوی	رضا
٥٦٧-	" "	حکیم فریدالدین عرف حکیم کلو	ظل الرحمٰن
٥٦٨-	" "	جلال الدین امین	خدابخش
٥٦٩-	نسخہ جات در فارسی چند در چند		آزاد
٥٧٠-	نسخہ جات از قرابادین در مداوی سموم		خدابخش
٥٧١-	نسخہ جات طبی	حکیم مرزا محمد علی لکھنوی	طبیہ
٥٧٢-	نسخہ جات متفرقہ	یوسف بن محمد/الیاس	رضا/آصفیہ
٥٧٣-	نسخہ جات مجرب	حکیم احمد اللہ خاں دہلوی	آصفیہ
٥٧٤-	" "	حکیم قطب الدین و حکیم قادر علی خاں	آصفیہ
٥٧٥-	نسخہ سعیدی	حکیم احمد خاں فاخرین ناصر خاں	رضا
٥٧٦-	نسخہ نند/نذر	محمد عبداللہ سیاح	آصفیہ
٥٧٧-	نسخہائے مجربہ	حکیم محمد صادق	رضا
٥٧٨-	نورالابصار		"
٥٧٩-	نورالعیون	ابوالروح محمد بن منصور بن ابی عبداللہ الجرجانی	خدابخش، رضا
٥٨٠-	واجب الحفظ	عبدالجلیل تلمیذ محمد اکبر ارزانی	آصفیہ
٥٨١-	وافیہ شرح قانونچہ		رضا، طبی
٥٨٢-	ہدایۃ النافع	محمد غوث بن نصیرالدین	آصفیہ
٥٨٣-	ہفت احباب		خدابخش
٥٨٤-	ہفت جوہر	سید طبیب اودھی	رضا
٥٨٥-	یادگار رضائی	رضا علی خاں	آصفیہ
٥٨٦-	یادگار طب		مدراس
٥٨٧-	ینابیع طب		رضا

Marfat.com

○

ہر کتابخانہ میں بعض مخطوطات ایسے ہیں، جن کے مصنف نامعلوم ہیں اور رسالہ یا کتاب کا کوئی متعین نام بھی مذکور نہیں ہے، عمومی عنوان کے تحت ایسے فارسی مخطوطات کی تعداد درج ذیل ہے:

- رسالہ/کتاب درطب:

خدابخش ۱۴، رضا ۴، آصفیہ ۱، سبحان اللہ ۱، مدراس ۱، ناصریہ ۱ = ۲۲

- فرہنگ مفردات/مفردات

خدابخش ۱، رضا ۲، آصفیہ ۱، آزاد ۴ = ۸

- بیاض/مجربات/نسخہ جات/قرابادین/ادویہ مرکبہ:

خدابخش ۲۸، رضا ۶، آصفیہ ۱۱، ظل الرحمٰن ۲، آزاد ۱، ایشیاٹک ۱ = ۴۹

- سموم و مداوای سموم:

خدابخش ۵، آصفیہ ۱ = ۶

- اوزان و مکیال:

خدابخش ۱، رضا ۳، آصفیہ ۱ = ۵

- لغات طبی:

خدابخش ۲، رضا ۳، آصفیہ ۲ = ۷

۹۷

عربی میں ایسے رسالے بہت کم ہیں، اس لئے انھیں اس فہرست میں ابجدی ترتیب میں ہی رہنے دیا گیا ہے۔

Marfat.com

مخطوطات متعلق بہ علاج حیوانات (فارسی)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱	اسپ نامہ		رضا
۲	باز نامہ	عبد العلی	″
۳	″	محب علی الملقب بہ خان خاص بن نظام الدین (م ۹۹۱ھ)	″
۴	″	داؤد بن یار محمد عرف خدا یار خاں	″ ، آصفیہ
۵	″	مہاراجہ ظالم سنگھ	ٹونک
—	″ = شکار یہ ایل خانی		
۶	″	عبد العلا (استاد بادشاہ سپہ سالار)	رضا
—	″ (شفاء البطر)	ملاحظہ ہو : شفاء البطر	
۷	بیطار نامہ		رضا
۸	تحفۃ الافراس عرف سالوتر	قاضی حسن	آصفیہ
۹	تعلیم الصید	میر عبد اللہ الحسینی بن میر باد رسا	رضا
۱۰	حیوٰۃ الحیوان (الدمیری کی حیوٰۃ الحیوان کا ترجمہ)	حکیم شاہ محمد القزوینی	″
۱۱	حیات الفرس	سید محمد تقی بن سید محمد فیض بن میر احمد خاں عرب ہاشمی لکھنوی	آصفیہ
۱۲	خواص الحیوانات		ندوہ، آصفیہ
۱۳	دستور الصید		ندوہ، آصفیہ
۱۴	دولت نامہ (بیزرہ)		رضا
۱۵	دولت خلقت در معالجہ طیور شکاری		ملا فیروز
۱۶	رائض نامہ (بیطرہ)	معین المخاطب بہ منشی	رضا
۱۷	راحت الفرس / ترجمہ[1] سالوتر (مصور)	آنند رام ابن رائے کھیتل داس عرف رائے رگھوناتھ	رضا
۱۸	رسالہ بیطرہ / بیطاری		رضا، آصفیہ
۱۹	رسالہ در شناختن طبل		رضا

[1] ترجمہ بعہد جہانگیر حسب فرمائش ہمت خان

Marfat.com

شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ / کتابخانہ
۲۰ -	رسالہ در شناختن بودنہ		رضا
۲۱ -	" در علاج بہائم		"
۲۱ -	" در علاج طیور		"
۲۱ -	" علاج اسپان	محمد بن ملک قطب الدین	آصفیہ
۲۴ -	" فیروز شاہی در علاج طیور		"
۲۵ -	" کبوتر بازی		"
۲۶ -	" گفتار ارسطاطالیس در صفت اسپان		"
۲۷ -	" مرغ بازی (منظوم)		رضا
۲۸ -	زبدۃ الفرس	میر غلام مظہر علی	آصفیہ
۲۹ -	سالوتر (ترجمہ)	عبداللہ بن صفی	"
۳۰ -	" "	سید عبداللہ خان فیروز جنگ	"
۳۱ -	سفینہ خواص الدواب والطیور		ناصریہ
۳۲ -	شاہ شجاعی (بزرہ)	قاقشال	رضا
۳۳ -	شفاء الطیر المعروف بہ باز نامہ	بہادر	"
۳۴ -	شفاء الفرس	نجات حسین عظیم آبادی	خدابخش
۳۵ -	علاج جانوران	شاہ محمد	"
۳۶ -	علاج الفرس		آصفیہ
۳۷ -	علاج مرض فرس	نجات حسین	خدابخش
۳۸ -	علامات مرض فرس	"	"
۳۹ -	فرسنامہ	ابو محمد صدیقی المشتہر بہ نشی	رضا
۴۰ -	"	محمد بن محمد	"
۴۱ -	"	زین العابدین سید ابوالحسن کربلائی	آصفیہ
۴۲ -	"	رفیع الدین بن ملک راج محمد بن ملک قطب الدین	"
۴۳ -	"	عبداللہ خان فیروز جنگ	"
—	" = بیشمار دانش		
۴۳ب -	فیل نامہ		آصفیہ
۴۴ -	کبوتر نامہ	(محمد اسمٰعیل = آصفیہ)	رضا، آصفیہ
۴۵ -	"	سید محمد والا موسوی	آصفیہ
۴۶ -	ثمرۃ الافراس	سید امام علی اودھی	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۴۷-	مرغ نامہ (منظوم)		آصفیہ
۴۸-	مضمار دانش	نظام الدین احمد بن صدر الدین شیرازی	رضا، آصفیہ، آزاد
۴۹-	مفتاح الفرس	قاضی حسن دولت آبادی	//
۵۰-	مقصد الرضا	محمد رضا خاں ناعز	//
۵۱-	منافع الاعضا حیوانات	نجیب الدین سمرقندی	طبیہ
۵۲-	منافع الطیور		خدابخش
۵۳-	منافع الفرس ت۔ ۸۷۰ھ	شہاب بن محمد بن قافو	رضا
۵۴-	نسخۃ الافراس		آصفیہ
۵۵-	نسخہ جات فرس		رضا

Marfat.com

سموم و تریاق (فارسی)

نام کتاب	نمبر شمار	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۔ تحفۂ سلیمانی	۶۳	میر محمد ہاشم بن میر محمد طاہر طہرانی	رضا، بلخی
۲۔ الحیواۃ فی ازالۃ سم الحیات	۱۱۸	حکیم عبدالعلیم بن محمد نصر اللہ خاں خویشگی	آزاد
۳۔ رسالہ تریاق فاروقی	۱۷۰	حکیم کمال الدین حسینی شیرازی	ظل الرحمن
۴۔ رسالہ در افیون	۱۹۴	عماد الدین محمود	خدابخش، ظل الرحمن، آصفیہ
۵۔ رسالہ در بیان سموم	۲۰۱	عماد الدین محمود بن مسعود شیرازی	خدابخش
۶۔ رسالہ در بیان معرفت فادزہر	۲۰۲		〃
۷۔ رسالہ در شرح فادزہر	۲۱۰	حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	رضا
۸۔ رسالہ فادزہر/رسالہ خوردن فادزہر	۲۴۸	عماد الدین محمود	خدابخش
۹۔ فادزہر معدنی	۳۵۲		〃
۱۰۔ کتاب در مداوای سموم			〃
۱۱۔ نسخہ جات از قرابادین در مداوای سموم	۵۷۰		〃

Marfat.com

رسائل دربیان چوب چینی (فارسی)

نام کتاب	حوالہ نمبر شمار	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۔ رسالہ استعمال چوب چینی	۱۶۱	شفائی خاں	آصفیہ
۲۔ رسالہ بیخ چینی	۱۶۹		خدابخش، مدراس، آزاد
۳۔ رسالہ چوب چینی	۱۷۸	حکیم نوراللہ	ظل الرحمٰن
۴۔ رسالہ چوب چینی/عین الحیواة	۱۷۹	محمد ہاشم محمد طاہر طہرانی	خدابخش، طبیہ، ایشیا…
۵۔ رسالہ چوب چینی	۱۸۰	عمادالدین محمود شیرازی	خدابخش، آصفیہ، ظل…
۶۔ " "	۱۸۱	حکیم ارشد شفائی	ظل الرحمٰن، نظامیہ
۷۔ رسالہ دربیان چوب چینی	۱۹۹	—	رضا
۸۔ رسالہ درخواص چوب چینی وقہوہ و چائے	۲۰۷	حکیم الملک مرزا قاضی بن کاشف الدین	رضا، ظل الرحمٰن
۹۔ رسالہ درشناختن چوب چینی	۲۱۱	حکیم فخرالدین	آزاد

Marfat.com

عربی مخطوطات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱ -	الابرقوہی/ تذکرۂ سہیلی	قطب الدین محمد بن اسحاق الابرقوہی	دیوبند، مدراس
• ۲ -	اجوبۃ السوالات	حکیم محمد علی [ذ الاصم] لکھنوی - م ۱۲۶۲ھ	آصفیہ
• ۳ -	احوال اعضاء النفس	حکیم علوی خاں - م ۱۱۶۰ھ	آصفیہ، مڈیکل
◉ ۴ -	اختیارات العلاج	ابوالفرج عبداللہ بن طیب - م ۴۳۵ھ	ظل الرحمٰن
۵ -	ادویہ	احمد بن محی الدین بن محمد الحسینی اللؤلوی	خدابخش
◉ ۶ -	الارجوزۃ فی المجربات	ابن سینا، م ۴۸۰ھ	رضا
◉ ۷ -	الارجوزۃ فی الطب	" "	سالار
	ازہار الافکار فی جواہر الاحجار ۵	شہاب الدین بن احمد التیفاشی م ۵۶۱ھ	خدابخش
◉ ۸ -	اساس الطب (لجالینوس)	حنین بن اسحاق - م ۲۶۰ھ	آصفیہ، بوطانیکل، صیانۃ اللہ
• ۹ -	اسرار العلاج/ رسالہ فی الحمیات	مرزا علی شریف لکھنوی، رئیس الاطباء - م ۱۲۳۱ھ	خدابخش، آزاد، مڈیکل، آصفیہ، ظل الرحمٰن
۱۰ -	اسماء الادویہ	—	مڈیکل
◉ ۱۱ -	اصول التراکیب/ اصول ترکیب الادویہ	نجیب الدین السمرقندی - م ۶۱۹ھ	خدابخش، رضا، مڈیکل
۱۲ -	الاغذیہ والاشربہ (لجالینوس)	—	آصفیہ
◉ ۱۳ -	اغذیۃ المرضی/ اطعمۃ المرضی علی ترتیب العلل (کتاب الاغذیہ والاشربہ)	نجیب الدین السمرقندی	خدابخش، رضا، ظل الرحمٰن
—	اقرابادین المارستانی	= قرابادین المارستانی	
۱۴	اقوال الاطباء	—	ٹونک
• ۱۵	اکمل الصناعہ	حکیم محمد کاظم، بن حیدر علی التستری النجفی حاذق الملک م ۱۱۴۹ھ	خدابخش، رضا، مڈیکل
• ۱۶	انوار الآیات البینات	علی نقی خاں، دہلوی، حکیم الممالک	رضا
• ۱۷ -	اوناد المجانین	مرزا حیدر الطبیب	رضا
• ۱۸ -	برء الساعۃ	المغربی	آزاد
• ۱۹ -	بستان الاطباء	موفق الدین ابونصر، اسعد بن الیاس بن جرجیس الدمشقی، ابن المطران - م ۵۸۷ھ	رضا
• ۲۰ -	البصائر فی الطب	ابوعلی محمد محسن رضا بن مظفر خاں بن فوث محمد خاں الدہلوی - م ۱۲۴۸ھ	رضا
۲۱ -	بلغۃ الطبیب ونزہۃ الادیب	حکیم بدر الدین محمد بن القاسم الجزری المرادی	سالار
• ۲۲ -	تاسیس الصحۃ (فی شرح العفیفۃ لابی سعد العفیف بن ابی سرور بن امیر الدولہ الاسرائیلی المصری العصادی)	مظفر الدین ابوالثناء محمد بن احمد العینتابی، ابن الاشالی - م ۱۰۰۱ھ / ۱۸۳۲۰۳ء	رضا

۵ فرانس سے ایک نسخہ اطالوی ترجمہ کے ساتھ طبع ہوا ہے، مگر ناقص ہے۔ (معجم المطبوعات ص ۶۶۱)

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتب خانہ
• ۲۳	تبیان العرفان	شفائی خاں (افضل علی رضوی)	آزاد
۲۴	تحفۃ البیان	عبداللہ بن کمال الدین	رضا
• ۲۵	التحفۃ السعدیہ/(شرح القانون)	قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود الشیرازی م ۷۱۰ھ - ۱۳۱۱ء	رضا، دیوبند
• ۲۶	التحفۃ العلویہ (شرح الموجز)		رضا
• ۲۷	تحقیق النبض	احمد اللہ خاں	آصفیہ، مدراس
• ۲۸	تدبیر الجسد و حفظ الصحۃ	منسوب بہ امام رضا	آصفیہ
• ۲۹	تدبیر الحبالی والاطفال والصبیان	ابو العباس احمد بن محمد بن یحیی البلدی (م بعد ۳۸۰ھ/۹۹۰ء)	خدابخش، ایشیاٹک
۳۰	تذکرہ ابراہیم مصری		آصفیہ
• ۳۱	تذکرۃ الصلاح	(علوی خاں = دیوبند)	رضا، دیوبند
• ۳۲	تذکرہ ثابت بن قرہ	—	آصفیہ
—	تذکرہ سہیلی =	الابرقوہی	
۳۳	ترکیب دوا و معجون	—	خدابخش
• ۳۴	ترویح الارواح من علل الاشباح	حکیم خواجہ لطف اللہ بن سعد الدین الفاروقی	خدابخش، رضا، فضل الرحمن
◉ ۳۵	تشریح اعضاء الانسان (بقراط)	حبیش بن الاعسم م بعد ۲۶۴ھ/۸۷۸ء	میڈیکل
۳۶	تشریح اعضاء المرکبۃ	حکیم محمد شریف خاں م ۱۲۲۲ھ	طبیہ
• ۳۷	التشریح والمنافع	ابو الحسن علی بن ابی عبداللہ محمد القرشی	مدراس
• ۳۸	تفسیر کتاب التشریح الصغیر	ابو الفرج عبداللہ بن الطیب، م ۴۳۵ھ/۱۰۴۳ء	خدابخش
◉ ۳۹	تفسیر کتاب الفصول (لجالینوس)	حنین بن اسحاق م ۲۶۰ھ/۸۷۳ء	رضا
۴۰	تقلیب الرقیق		رضا
◉ ۴۱	تقویم الابدان فی تدبیر الانسان	ابن جزلہ م ۴۹۳ھ/۱۱۰۰ء	خدابخش، رضا
• ۴۲	تقویم الادویہ/تقویم الابدان/کتاب المیامیر	فخر الدین محمد بن علی الطیب النیشاپوری الاسفرائنی - م تقریباً ۷۶۰ھ	میڈیکل، آصفیہ، رضا، طبیہ، ٹونک
• ۴۳	تقویم الادویہ	کمال الدین ابو الفضل حبیش التفلیسی م بعد ۶۰۰ھ/۱۲۰۳ء	رضا
◉ ۴۴	تقویم الصحۃ فی قوی الاغذیۃ ودفع مضارها	ابو الحسن مختار بن عبدون بن سعدون، ابن البطلان م ۴۴۴ھ = ۱۰۵۲ء	خدابخش، میڈیکل، سالار
• ۴۵	التلویح الی اسرار التنقیح/کتاب تلویح الطب	فخر الدین محمد بن محمد بن عبداللطیف الخجندی م ۵۵۲ھ = ۱۱۵۷ء	خدابخش، رضا، آصفیہ
۴۶	تنقیح الصحۃ	محمد بن افضل الطیب اللکھنوی	رضا
◉ ۴۷	تنقیح المکنون	فخر الدین محمد الخجندی م ۵۵۲ھ = ۱۱۵۷ء	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۴۸	تنقیح الاسباب والعلامات/الحاشیۃ علی شرح الاسباب	محمد حسین بن معصوم خان بن محمد محسن الیزدی' بقراط خان، م ۱۱۴۴ھ = ۱۷۳۱ء	رضا، آصفیہ
۴۹	تنقیح المزاق والاحتراق	محمد مراد القادری الشطاری التراثی البحرانی (۱۱ویں صدی)	خدابخش، رضا
۵۰	توضیحات القانون/روضۃ الاطباء وجنۃ الالباء (شرح قانون)	سدید الدین الکازرونی م ۷۶۹ھ/۱۳۶۹ء	رضا، دیوبند، ٹونک، ندوہ
۵۱	ثمار الکتب الستۃ عشر (لجالینوس)	ابوالفرج عبداللہ بن الطیب البغدادی م ۴۳۵ھ	ظل الرحمن
۵۲	جامع الامانی	محمد امان بن محمد افضل البدخشی	خدابخش
۵۳	جامع الصناعۃ	محمد کاظم علی بن حیدر علی التستری النجفی الدہلوی' حاذق الملک۔ م ۱۱۴۹ھ = ۳۷-۱۷۳۶ء	رضا
۵۴	الجامع الکبیر	—	طبیہ کالج ٹونک، طبیہ دہلی
۵۵	جامع اللطائف	حکیم عزیز الرحمن	آصفیہ
۵۶	جراحۃ المعاندین	ارشاد بن مسیح الملک عبدالشافی خان الکشمیری المعروف بہ شفائی خان م ۱۲۳۱ھ = ۱۸۱۶ء	رضا
۵۷	جلاء العینین		جے پور
۵۸	جوامع الاسکندرانیین (لجالینوس)	حنین بن اسحاق م ۲۶۰ھ = ۸۷۳ء	رضا
۵۹	جوامع الکالین (لبقراط)/وفصول بقراط	"	آصفیہ
۶۰	جوامع الکلم فی شرح موارد الحکم	محمد اسحاق خان دہلوی (۱۲ویں صدی ہجری)	رضا، ٹونک،
۶۱	الحاشیہ علی السدیدی	الحکیم کوچک	رضا
۶۲	الحاشیہ علی شرح الاسباب	—	خدابخش، رضا
۶۳	" " "	حکیم اسد علی	طبیہ
۶۴	الحاشیہ علی معالجات النفیسی	—	خدابخش
۶۵	الحاشیہ علی النفیسی	حکیم اعاجب خان بن صالح خان بن علی اصغر خان بن نواب معز خان شاہجہانی الدہلوی (۱۲ویں صدی ہجری)	خدابخش، رضا
۶۶	" "	حکیم سید محمد ہاشم بن میر قاسم گیلانی (م " ")	آزاد
۶۷	" "	حکیم محمد شریف خان م ۱۲۲۲ھ	خدابخش، طبیہ
۶۸	" "	حکیم مولوی کریم اللہ	ٹونک
۶۹	حاوی الشفا	قطب الدین القرشی	خدابخش
۷۰	حصول النعمۃ فی اسرار الحکمۃ		"
۷۱	حفظ الاسنان	حنین بن اسحاق م ۲۶۰ھ	آزاد

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۷۲ -	حقائق اسرار الطب	مسعود بن محمد السجزی	خدابخش، آصفیہ، رضا، ناصریہ، صیانۃ الشفا
• ۷۳ -	حل التشکیکات	مرزا محمد کامل بن عنایت احمد الدہلوی، م ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء	رضا
۷۴ -	حل المشکلات	شریف الحسینی التونی	״
۷۵ -	حل المعضلات حاشیہ شرح الاسباب	حکیم سید حسن	آزاد
۷۶ -	حلیۃ الواعظین و تاج الطالبین	محمد مہدی بن علی اصغر بن نور محمد خاں، م ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء	خدابخش
۷۷ -	حیات البرء (لجالینوس)	—	طبیہ دہلی
۷۸ -	خزائن الحکم	مسعود بن محمود	آصفیہ
• ۷۹ -	خلاصۃ التذکرہ فی طب التجربہ	نظام الدین احمد الگیلانی	خدابخش
۸۰ -	خلاصۃ القانون	حکیم سعید بن ابی السرور الاسرائیلی	آصفیہ
• ۸۱ -	خواص الاختلاج	حکیم ریاض الدین علی خاں بخاری	آزاد
◉ ۸۲ -	خواص الادویۃ المفردۃ - (کتابت ۵۹۳ھ)	(ابوالصلت امیہ بن عبدالعزیز الاندلسی الدانی) م ۵۲۹ھ = ۱۱۳۵ء	آصفیہ
• ۸۳ -	الدر المنتخبہ	رضی الدین ابوبکر بن محمد الفارسی القاضی، م بعد ۷۲۱ھ/۱۳۲۱ء	میڈیکل
• ۸۴ -	دستور الطب (المصباح)	بدر الدین محمد القوصونی، م ۹۵۷ھ/۱۵۶۷ء	رضا
• ۸۵ -	دفع مضار الاغذیہ	داؤد بن عمر انطاکی، م ۱۰۰۸ھ	خدابخش
۸۵ب -	دفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیۃ	ابن سینا	آصفیہ
• ۸۶ -	دواء النفس من النکس	عبداللہ بن علی بن ایوب القادری	״
۸۷ -	الذخیرۃ الاسکندریہ	محمد بن خالد بن عبدالملک المہندس	رضا
• ۸۸ -	الذخیرۃ فی المعالجات	ثابت بن قرہ حرانی۔ م ۲۸۸ھ/۹۰۱ء	دیوبند
۸۹ -	ذہاب الکسوف و نفی الظلامہ	ابومحمد عبداللہ المراکشی السوسی (م بعد ۱۱۹۳ھ)	رضا
۹۰ -	رد مباحث الاطبا	واحد علی الطبیب	״
◉ ۹۱ -	رسالۃ ارسطاطالیس		خدابخش
◉ ۹۲ -	رسالۃ الی ابی الفرج فی مسئلۃ طبیۃ	ابن سینا	رضا
◉ ۹۳ -	رسالۃ ترکیب الروح والنفس والجسد	״	آزاد
• ۹۴ -	رسالۃ تعدیل امزجہ		آصفیہ
• ۹۵ -	الرسالۃ الثلاثونیہ	مہذب الدین احمد بن عبدالرضا الدامینی	رضا
◉ ۹۶	الرسالۃ الثلجیہ	نجم الدین محمود ابن الیاس الشیرازی۔ م ۷۳۰ھ/۱۳۳۰ء	״
۹۷ -	رسالۃ جامع الادویہ والاغذیہ		طبیہ
۹۸ -	رسالۃ حفظ الادویہ		آصفیہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتب خانہ
۹۹	رسالہ شفائی خاں	حکیم شفائی خاں	آصفیہ
۱۰۰	الرسالۃ الشہابیہ فی الصناعۃ الطبیۃ	محمد ابن ابراھیم الماردینی	خدابخش
۱۰۱	رسالۃ الفواید فی الطب	—	آزاد
۱۰۲	رسالۃ فوائد ملتقط من کتاب امتحان الاطبا	—	آصفیہ
۱۰۳	رسالۃ فی الادویۃ علی ترتیب العلل	—	رضا
۱۰۴	رسالۃ فی الادویہ المرکبہ	درویش محمد رام پوری، م ۱۲۳۳ھ	خدابخش
۱۰۵	" " "	—	"
۱۰۶	رسالۃ فی الادویۃ المفردہ	—	رضا
۱۰۷	رسالۃ فی الاسامی	ابو منصور بن الحسین بن نوح القمری	ٹونک
۱۰۸	رسالۃ فی الاسئلۃ والاجوبہ/رسالۃ فی المسائل المعدودۃ	ابن سینا	خدابخش، رضا، ٹونک
۱۰۹	رسالۃ فی اطرقیہ	—	خدابخش
۱۱۰	رسالۃ فی اعمار الادویۃ المرکبۃ	—	ٹونک
۱۱۱	الرسالۃ فی الاغذیۃ	—	خدابخش
۱۱۲	الرسالۃ فی الاکسیر	—	"
۱۱۳	الرسالۃ فی البواسیر	عبد المسیح بن یحیٰ	آزاد
۱۱۴	رسالۃ فی بیان الاغذیۃ المرکبہ	—	رضا
۱۱۵	رسالۃ فی بیان طبیعۃ الافیون	نجم الدین ابوالحسن علی بن عثمان بن علی القزوینی الکاتبی - م ۶۷۵ھ = ۱۲۷۶ء	رضا
۱۱۶	رسالۃ فی التحفظ من النزلہ	محمد بن زکریا الرازی	آصفیہ
۱۱۷	رسالۃ فی تخلیط الاغذیہ	ابن سینا	رضا
۱۱۸	رسالۃ فی تدبیر الاستفراغ/رسالۃ فی الاسہل	محمد باقر بن محمود بن مسعود الحسینی الشیرازی میرزا بزرگ	خدابخش، آزاد، رضا
۱۱۹	رسالۃ فی التشریح	جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی الکازرونی، م ۹۰۸ھ = ۱۵۰۲ء	رضا
۱۲۰	الرسالۃ فی التعریفات	ابن سینا	خدابخش
۱۲۱	رسالۃ فی تفسیر قول الشیخ	میرزا علی بن میرزا جو النجفی اللکھنوی حکیم الملوک م ۱۲۴۹ھ = ۱۸۳۳ء	رضا
۱۲۲	رسالۃ فی التکلیس	—	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۲۳	رسالة في جواب الاستفتاء من اكل بيض الدجاجة المجذوم	حکیم علی حسن	آصفیہ
◉ ۱۲۴	رسالة في الحجر البادزهر الحيواني	بدر الدین محمد القوصونی (م ۹۷۱ھ)	رضا
• ۱۲۵	رسالة في حصاة الكلى والمثانة	راجی خان بن قطب الدین خان الطبیب	״
◉ ۱۲۶	رسالة في حفظ الصحة	ابن سینا	״
• ۱۲۷	رسالة في حل بعض مباحث القانون	میرزا علی بن میرزا محمد جواد النجفی اللکھنوی، حکیم الملوک م ۱۲۴۹ھ = ۱۸۳۳ء	״
● ۱۲۸	رسالة في الحميات	علی بن محمد ابن علی الافزاری، م ۸۱۵ھ = ۱۴۱۲ء	״
○ ۱۲۹	رسالة في الخفقان	—	خدابخش
۱۳۰	رسالة في خواص الادويه	—	رضا
• ۱۳۱	رسالة في خواص الليمون	ابو العشائر هبة الله الاسرائیلی م ۵۹۴ھ/۱۱۹۸	״
• ۱۳۲	الرسالة في السقنقور	״ ״ ״	״
○ ۱۳۳	رسالة في السموم	—	خدابخش
○ ۱۳۴	رسالة في سقي السموم	نجیب الدین السمرقندی (م ۶۱۹ھ = ۱۲۲۲ء)	״، رضا، ندوہ
○ ۱۳۵	رسالة في شرح عبارة الشيخ		خدابخش
• ۱۳۶	رسالة في الطب (لجالينوس)	[مهذب الدین احمد بن عبد الرضا الدمامینی]	رضا
• ۱۳۷	״ ״ (في تقسيم العلل وانواعها)	محمد بن زکریا الرازی	آصفیہ[1]
۱۳۸	رسالة في الطب	درویش محمد رامپوری، م ۱۲۳۲ھ	ندوہ، رضا
۱۳۹	״ ״		ندوہ
۱۴۰	الرسالة ״	ابو سہل المسیحی	سالار
۱۴۱	رسالة في طب العجم		خدابخش
۱۴۲	(الرسالة) في علم الادوية المفردة والمركبة واللحوم	محمد بن علی الطبیب	طبیہ
• ۱۴۳	رسالة في علم الطب	غیاث الدین منصور الشیرازی	آزاد
◉ ۱۴۴	رسالة في الفرق بين الحرارة الغريزية والغريبة	ابن سینا	خدابخش، رضا
◉ ۱۴۵	الرسالة في القولنج والاحتباس	محمد بن محمود بن حاجی شیروانی	آزاد
◉ ۱۴۶	رسالة في الكلام بالحمام	بدر الدین محمد القوصونی	رضا
◉ ۱۴۷	الرسالة في اللبن	علی بن محمد الدعو بفرد بن عبد الرحمن	آزاد

۱۔ آصفیہ ج ۴، ص ۴۰۲، بحوالہ کل فہرست مخطی

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
◉ ۱۴۸	رسالۃ فیما یدفع ضرر الاغذیۃ الغیر الموافقۃ	ابن سینا	رضا
◉ ۱۴۹	رسالۃ فی مداواۃ الامراض بالادویۃ والاغذیۃ	ابن بیطار	״
• ۱۵۰	رسالۃ فی مداواۃ وجع المفاصل	نجیب الدین السمرقندی	״ [1]
◉ ۱۵۲	الرسالۃ فی المعالجات	شفائی خاں	خدابخش
• ۱۵۳	الرسالۃ فی معرفۃ النفس والنبض	ابن سینا	״
• ۱۵۴	الرسالۃ فی معرفۃ الصحۃ والموت		آزاد
۱۵۵	رسالۃ فی معرفۃ المضامین المختلفۃ		خدابخش
◦ ۱۵۶	رسالۃ فی منافع تریاق برشعثا	اوحد الزمان ابو البرکات، ہبۃ اللہ بن علی بن ملکا البلدی البغدادی (م بعد ٥٦٠ھ/١١٦٥ء)	رضا
◦ ۱۵۷	رسالۃ القویٰ الطبیعیۃ (فی ردّ ابی الفرج عبداللہ بن الطیب)	ابن سینا	[2] رضا
◉ ۱۵۹	رسالۃ فی النسیان والفالج	درویش علی الطبیب الشجاع	رضا
◉ ۱۶۰	رسالۃ فی النقرس	(قسطا بن لوقا)	رضا، ظل الرحمٰن
◉ ۱۶۱	الرسالۃ فی الورم من امراض المعدہ		خدابخش
۱۶۲	رسالۃ لعل محمد (فی الہلیلج الاسود الہندی)	لعل محمد سہسرامی	״ ، آزاد
۱۶۳	رسالۃ ما السبب		״ ، ״
۱۶۴	رسالۃ مجربہ		״
۱۶۵	الرسالۃ المشفیہ	فیضی، مصطفیٰ آفندی	رضا
۱۶۶	الرسالۃ المنتخبہ	محمد حسین	״
◉ ۱۶۷	رسائل جالینوس فی التشریح	اسحاق بن حنین بن اسحاق م ۲۹۴ھ	آصفیہ، مڈیکل
۱۶۸	روض الحکم [3]	ابو عبداللہ بن علی الطبیب	آصفیہ
—	روضۃ الاطبا وجنۃ الالباء	= توضیح القانون	
۱۶۹	زاد الفقیر	عبداللہ بن حبیب	آصفیہ
• ۱۷۰	زاد المسافر	ابو جعفر احمد ابن ابراہیم القیروانی المعروف بابن الجزار، م ٣٩٥ھ/١٠٠٤ء	رضا

[1] رضا کیٹلاگ نمبر ۳۲۰۶ (مڈیکل) [2] بحوالہ بروکلمان S.I, 812 (میڈیکل) [3] آصفیہ ج ۳، ص ۴۰۲ (مڈیکل)

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
• ۱۷۱-	زاد المسیر فی علاج البواسیر	بدر الدین محمد القوصونی . م ۹۷۵ھ	رضا
۱۷۲-	زبدۃ الافکار والاذہان		״
∘ ۱۷۳-	زبدۃ الطب/کتاب الزبدۃ فی الطب	زین الدین ابو ابراہیم اسمٰعیل الجرجانی (م ۵۳۱ھ)	خدابخش، یونانی میڈیکل لکھنؤ، آصفیہ، رضا
• ۱۷۴-	الزبدۃ الطبیہ	ہبۃ اللہ بن صاعد البغدادی، الشہیر بابن التلمیذ، م ۵۶۰ھ = ۱۱۶۵ء	رضا
۱۷۵-	السبع الثوابت	خیر اللہ	ندوہ
◎ ۱۷۶-	سر الاسرار فی علم الحشائش والاشجار	—	رضا
۱۷۷-	شافیہ	غیاث الدین محمود	آزاد
۱۷۸-	الشامل فی الصناعۃ الطبیۃ	ابو نعیم	طبیہ دہلی
۱۷۹-	شرح اختصار کتاب القانون	القطب المصری	سالار
۱۸۱-	شرح جلالی (علی الموجز)	الجلال المکی المحمدی	رضا
۱۸۲-	شرح رسالہ بحرانیہ	شاہ حسین ازدی	آزاد
۱۸۳-	شرح رسالہ قبریہ/الصادقیہ	محمد یوسف بن عبد اللطیف	خدابخش، رضا، صیانۃ
۱۸۴-	شرح زاد الفقیر وجبر الکسیر	راشد بن خلف الرستاقی	رضا
۱۸۵-	״ ״ ״	—	دیوبند
∘ ۱۸۶-	شرح فصول بقراط	ابن الدولہ یعقوب بن اسحٰق	آصفیہ
۱۸۷-	״ ״ ״	ابو سہل سعید بن عبد العزیز	سالار، طبیہ کالج ٹونک
∘ ۱۸۸-	״ ״ ״	ابو الفضل عبد اللطیف بن یوسف البغدادی، ابن اللباد م ۶۲۹ھ = ۱۲۶۱ء	خدابخش، آصفیہ
• ۱۸۹-	״ ״ ״	ابن ابی الصادق	دیوبند
۱۹۰-	شرح القانون	ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن اسلمی المصری	خدابخش، دیوبند
۱۹۱-	״ ״	قطب الدین محمود بن مسعود بن مصلح الشیرازی	خدابخش، آصفیہ، دیوبند، طبیہ دہلی
—	״ ״	سدید الدین الکازرونی =	توضیحات القانون
∘ ۱۹۲-	״ ״	حکیم علی الجیلانی	آصفیہ، آزاد، صیانۃ
۱۹۳-	״ ״	حکیم شفائی خاں	خدابخش، میڈیکل پھلواری
۱۹۴-	شرح القانونچہ	عبد الفتاح بن سید اسمٰعیل الحسینی	خدابخش، آصفیہ
۱۹۵-	״ ״	حسن بن ولی الشفائی	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۹۶-	شرح القانونچہ	حسین بن محمد بن علی الاسترآبادی	رضا
۱۹۷-	″ ″	عماد الدین محمود الشیرازی	″ ، آزاد
۱۹۸-	شرح کتاب الفصول (لبقراط)		رضا
—	شرح کتاب المسائل = شرح مسائل حنین		
۱۹۹-	شرح مسائل حنین/شرح کتاب المسائل	ابو القاسم عبد الرحمن بن علی النیشاپوری الشہیر بابی صادق (م بعد ۴۴۰ھ)	خدابخش، آصفیہ، رضا، طبیہ
۲۰۰-	″ ″	ابو سہل سعید بن عبد العزیز النیلی	رضا
۲۰۱-	شرح موارد الحکم	کلیم اللہ بن صبغۃ اللہ الطبیب	رضا، ٹونک
۲۰۲-	شرح الموجز	حبیب اللہ	آصفیہ
۲۰۳-	″ ″	غلام محمد بن حکیم محمد صادق علی خاں	خدابخش
۲۰۴-	″ ″	سدید الدین الکازرونی	آزاد، آصفیہ، ندوہ
۲۰۵-	″ ″		خدابخش، آزاد
۲۰۶-	شفاء الاسقام ودواء الآلام	خضر بن علی بن الخطاب	خدابخش، رضا، آزاد، سالار، ظل الرحمٰن
۲۰۷-	الشفاء العاجل	صدر الدین علی بن محمد الالہی الجیلانی الطبیب	خدابخش، رضا، آصفیہ
۲۰۸-	شمس الدرر	عبد اللہ بن احمد بن محمد الحسینی	رضا
۲۰۹-	صحیفۃ الشفا	عماد الدین محمود الشیرازی	آصفیہ
۲۱۰-	صناعۃ الطب	محمود بن محمد الجغمینی	طبیہ
۲۱۱-	طب ابراہیمی	—	آصفیہ
۲۱۲-	طب اہل بیت	حسین بن نظام کرامت علی	″
۲۱۳-	طب العربی	علاء الدین	طبیہ دہلی
۲۱۴-	الطب الکلی	ابو سہل عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراہیم المسیحی (م ۴۰۱ھ/۱۰۱۰ء)	رضا، دیوبند، سالار
۲۱۵-	طب الملوک	محمد بن مسعود بن محمد الغجدوانی	رضا
۲۱۶-	العجالۃ فی تحقیق الھندبا	محمد سعید بن محمد امین الدین	خدابخش
۲۱۷-	عزۃ النفوس فی حفظ الصحۃ (منظوم)	رضی الدین	آصفیہ
۲۱۸-	العقاید الرفیعہ	محمد رفیع بن مومن القزوینی	سالار
۲۲۰	عین الحیات	محمد بن یوسف ہروی	رضا، آصفیہ، آزاد، ظل

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۲۱	غایۃ الاتقان فی تدبیر الانسان	صالح بن نصر اللہ الحلبی ابن سلوم (م ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء)	رضا
۲۲۲	غایۃ الفہوم فی تدبیر المحموم (۱۱۸۲ھ)	اسحاق خاں بن اسمٰعیل	خدابخش، رضا
۲۲۳	غایۃ المرام	داؤد بن عمر الانطاکی (م ۱۰۰۸ھ)	رضا
● ۲۲۴	الفاخر فی الطب/کتاب الفاخر/الکناش الفاخر	ابوبکر محمد بن زکریا الرازی (م ۳۱۱ھ)	؍؍
● ۲۲۵	فرق الطب (لجالینوس)	حنین بن اسحاق	طبیہ، ٹونک، ظل
۲۲۶	فصول بقراط	؍؍ ؍؍	آصفیہ
۲۲۷	الفصول الطبیہ	ابن سینا	خدابخش، رضا، آص
۲۲۸	فصول مجربہ	—	امروہہ
۲۲۹	فوائد الانسان فی الطب	—	طبیہ، آصفیہ
۲۳۰	فوائد الملکیہ	محمد غیاث الدین الشیرازی	طبیہ دہلی
٭ ۲۳۱	الفلونیا	علاء الدین القرشی	خدابخش
۲۳۲	الفوائد الشفائیہ	ارشد شفائی	؍؍ ، رضا
۲۳۳	الفوائد الشریفیہ (شرح اسباب)	شریف خاں	؍؍ ،
۲۳۴	الفوائد المنتخبہ	داؤد بن عمر الانطاکی	رضا
۲۳۵	قاموس الاطبا و ناموس الالباء	مدین بن عبد الرحمن القیصونی (م ۱۰۴۴ھ)	طبیہ دہلی
۲۳۶	قاموس الطب	—	؍؍
۲۳۷	قرابادین المفتاح محجۃ العلاج	ابوالحسن طاہر بن ابراہیم بن محمد السجزی	خدابخش، رضا، ضیاء اللہ
۲۳۸	قرابادین شاہی	—	آصفیہ
٭ ۲۳۹	قرابادین علوی خاں	حکیم علوی خاں	خدابخش
٭ ۲۴۰	قرابادین المارستانی	ابن التلمیذ (م ۵۶۱ھ)	رضا
۲۴۱	قرابادین مخزن الجواہر	حکیم سید حسن علوی بن حکیم محمد حسین بھوپالی	طبیہ
٭ ۲۴۲	الکافی فی صناعۃ الطب	شیخ موفق الدین ابونصر عدنان بن نصر المعروف بابن العین الزربی	آصفیہ
٭ ۲۴۳	؍؍ ؍؍ ؍؍	محمد المازندرانی	مڈیکل
٭ ۲۴۴	الکافی فی الکحل	خلیفہ ابن ابی المحاسن الاسرائیلی الحلبی الکحال، م قبل ۶۷۴ھ = ۱۲۷۵ء	رضا، مڈیکل
٭ ۲۴۵	الکافیہ (الہارونیہ)	ابوالحسن عیسیٰ بن الحکم الدمشقی	رضا
● ۲۴۶	کتاب الابدال (لجالینوس)	حنین بن اسحاق (م بعد ۲۲۵ھ/۸۴۰ء)	خدابخش، رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتبخانہ
● ۲۴۷	کتاب الارشاد لمصالح الانفس والاجساد	ھبۃ اللہ بن زید الشہیر بابن جمیع الاسرائیلی	خدا بخش
۲۴۸	کتاب الارزق فی الطب	—	سالار
● ۲۴۹	الکتاب الاشرف فی صبغۃ الدریاق المنقذ للنفوس الشریفۃ من التلف	علی بن یوسف بن عبد اللہ التنوخی (م ۶۵۴ھ = ۱۲۷۶ء)	خدا بخش
◉ ۲۵۰	کتاب الاغذیۃ	حنین بن اسحاق	؍؍
● ۲۵۱	کتاب الاغذیہ والاشربہ وجمیع ما یتناوله الانسان / المفردات من الاغذیہ والادویہ	نجیب الدین السمرقندی	خدا بخش، طبیہ
۲۵۲	کتاب الاقرابادین المستعملات	صالح آفندی	رضا
◉ ۲۵۳	کتاب الی اغلوقن فی شفاء الامراض (جالینوس)	حنین بن اسحاق (مترجم)	رضا، ظل الرحمن، آصفیہ، طبیہ
● ۲۵۴	کتاب البول	ابو یعقوب اسحٰق بن سلیمان الاسرائیلی	خدا بخش، رضا
۲۵۵	کتاب تحریم الدفن (لجالینوس)	[عبد یوشع نظران الموصل = رضا]	رضا، آصفیہ، جلالی، دیوبند، ظل
◉ ۲۵۶	کتاب تشریح الاعضا	—	خدا بخش
◉ ۲۵۷	کتاب تقدمۃ المعرفۃ (لبقراط)	حنین بن اسحاق (م ۲۶۰ھ = ۸۷۳ء)	رضا
۲۵۸	کتاب الجداول فی الادویۃ المفردہ وفوائدہا ومضارہا	—	آزاد
◉ ۲۵۹	کتاب الحشائش (دیسقوریدوس)	حنین بن اسحاق (م ؟؟)	خدا بخش، طبیہ دہلی
۲۶۰	کتاب الحمیات	اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی	سالار
● ۲۶۱	کتاب الخواص[1]		رضا
◉ ۲۶۲	؍؍ ؍؍ / مجربات الخواص	ابو العلاء زہر بن عبد الملک بن محمد الایادی المعروف بابن زہر م ۵۲۵ھ = ۱۱۳۱ء	رضا، طبیہ
۲۶۳	کتاب خواص الحشائش ومنافع الحیوان (منسوب بہ جالینوس)	—	سالار
۲۶۴	کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ	محمد مہدی بن علی بن ابراہیم السنجزی	؍؍
● ۲۶۵	کتاب الرسائل الطبیہ / الرسائل الطبیۃ / الکناش	ابو سہل بشر ابن یعقوب بن اسحٰق السجزی	رضا
۲۶۶	کتاب شافی فی الطب	—	خدا بخش

[1] سہم الدین شاہ مردان بن ابی الخیر المستوفی الجرجانی (م بعد ۴۷۵ھ = ۱۰۸۲ء) کی فارسی تصنیف "النزہۃ العلائیۃ" کا عربی ترجمہ، نامعلوم مصنف کے قلم سے ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۶۷	کتاب الطبائع وصفات خلق الانسان (لجالینوس)		رضا، آصفیہ
۲۶۸	کتاب طب / کن ب المفاخر = الفاخر فی طب	محمد بن علی الطبیب	خدابخش
۲۶۹	کتاب الفتح فی التداوی من جمیع فنون الامراض والشکاوی	ابراهیم بن ابی سعید المتطبب المغربی	خدابخش، رضا، سالار
۲۷۰	کتاب الفصول فی الطب	ابوعمران موسیٰ ابن عبداللہ بن میمون الاسرائیلی	رضا
۲۷۱	کتاب فی البول	علاء الدین ابوالحسن علی بن العباس المجوسی (م ۴۰۰ھ)	″
۲۷۲	کتاب فی حفظ الصحۃ وازالۃ المرض	قسطا بن لوقا	خدابخش
۲۷۳	کتاب فی الحمیات	—	ندوہ
۲۷۴	کتاب فی شرح قول شیخ الرئیس فی الحرارہ	نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی	آصفیہ
۲۷۵	کتاب فی صناعۃ الطب	فخر الدین محمد الخجندی	″
۲۷۶	″ ″ ″	—	ندوہ، خدابخش
۲۷۷	کتاب فی الفواکہ وغیرھا	—	خدابخش
۲۷۸	کتاب فی معرفۃ الفصد	محمد بن زکریا الرازی	آصفیہ
۲۷۹	کتاب فی معرفۃ مومیائی	″ ″ ″	″
۲۸۰	کتاب فی الوبا واسبابہ	قسطا بن لوقا	خدابخش
۲۸۱	کتاب الکحل	نور الدین علی المتطبب المصری	سالار
۲۸۲	″ ″	ابوالفتح بن قاضی جمال الدین عثمان بن ہبۃ اللہ	″
۲۸۳	کتاب لطیف فی الطب	ابوعبداللہ محمد بن یوسف الحسنی السنوسی (م ۸۹۲ھ)	خدابخش
۲۸۴	کتاب المائۃ	ابوسہل عیسیٰ بن یحیی بن ابراہیم المسیحی	خدابخش، طبیہ، آ… رضا، ظل الرحمٰن
—	کتاب المنصوری / الکناش المنصوری / المنصوری فی الطب	= المنصوری فی الطب	
۲۸۵	کتاب المدخل فی الطب (لجالینوس)	حنین بن اسحاق	رضا، آصفیہ
۲۸۶	کتاب المسائل / المسائل الطبیہ	حنین بن اسحاق	رضا
۲۸۷	کتاب المسائل فی العین	″ ″	طبیہ
۲۸۸	کتاب المشجر / المشجر الکبیر / کناش یحیی	ابوزکریا یحیی بن ماسویہ م ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء	خدابخش، رضا
۲۸۹	کتاب المیامیر / تقویم الابدان	فخر الدین النیشاپوری	طبیہ
۲۹۰	کتاب المغنی	ابوالحسن سعید بن ہبۃ اللہ	خدابخش
۲۹۱	″ ″	ابن بیطار م ۶۴۶ھ = ۱۲۴۸ء	خدابخش، رضا، بوٹانیکل …

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۹۲-	کتاب المنتخب فی العین	عماد بن علی الموصلی	طبیہ
۲۹۳-	کتاب النبات		آصفیہ
⊙ ۲۹۴-	کتاب النبض الکبیر (لجالینوس)	حنین بن اسحاق	ظل الرحمٰن
• ۲۹۵-	کتاب الوصلۃ الی الحبیب فی وصف الطیبات والطیب	کمال الدین ابو القاسم عمر بن احمد ابن العدیم م ۶۶۰ھ = ۱۲۶۲ء	خدابخش
⊙ ۲۹۶-	الکناش السامری	موفق الدین ابو یوسف السامری م ۶۸۱ھ/۱۲۸۲ء	رضا
۲۹۷-	الکناش الطبری	ابو الحسن احمد بن محمد الطبری	طبیہ
• ۲۹۹-	کنز الطبیب وبغیۃ الحبیب	کمال الدین محمود ابن الحسن الموصلی	״
⊙ ۳۰۰-	کنز الفوائد فی تنویع الموائد	حنین بن اسحاق	خدابخش
• ۳۰۲-	کیمیای باسلیقا	صالح بن نصر اللہ ابن سلوم آفندی م ۱۰۸۱ھ/۱۶۷۰ء	رضا، ندوہ
• ۳۰۳-	اللباب السعدی	محمد ابن عبد اللہ ابن ابی الفتح السہیلی الجاجرمی	״
⊙ ۳۰۴-	مالا یسع الطبیب جہلہ	جمال الدین یوسف بن اسمٰعیل بن الیاس البغدادی م ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء	خدابخش، رضا
۳۰۵-	مباحث الاطباء	درویش محمد رام پوری	رضا
• ۳۰۶-	مجربات	علی بن ربن طبری	ظل الرحمٰن
—	مجربات الخواص، ابن زہر	= کتاب الخواص	
۳۰۷-	مجموعہ رسائل طب (کتابت ۶۵۷ھ)	—	سالار
۳۰۸-	مجموعہ منتخب الادویہ	جعفر بن سید محمد مرتضیٰ	خدابخش
• ۳۰۹-	المختارات (للرازی)	—	رضا
• ۳۱۰-	مختصر فی الادویہ والاغذیہ		خدابخش
• ۳۱۱-	المختصر فی الطب (لجالینوس)		رضا
⊙ ۳۱۲-	مدارک الحکم (حاشیہ علی النفیسی)		״
• ۳۱۳-	المرکبات الشاہیہ	عماد الدین محمود الشیرازی (م ۱۰۰۰ھ تقریباً)	״
۳۱۴-	مسئلہ استنشاق الہواء	شیخ علی	ناصریہ
۳۱۵-	مسائل العلاج		آصفیہ
۳۱۶-	مستقصی الکلام فی امراض الانام	فیض الحق بن غلام سبحانی جھنجھانوی	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۲۱۷	المستوجب باحکام الاسہالات	محمد مراد القادری الشطاری الترابی البرہانی	رضا
۲۱۸	مطلب اطبا	—	طبیہ
◎ ۲۱۹	المعالجات الایلاقیہ	محمد بن یوسف الایلاقی م ۵۳۶ھ	رضا، آزاد، طبیہ دہلی، صیانۃ الشر
◎ ۲۲۰	المعالجۃ البقراطیہ / الکناش	ابوالحسن احمد بن محمد الطبری (چوتھی صدی ہجری)	خدابخش، رضا، آزاد، آصفیہ، دیوبند، نظامیہ، بوٹانیکل، ظل الرحمن
۲۲۱	المعتمد فی الادویۃ المفردہ	—	آصفیہ
◎ ۲۲۲	معرفۃ قوۃ اللبن	حنین بن اسحاق	״
۲۲۳	معیار الاطبا	احمد سعید امروہوی	سالار
۲۲۴	معین الاطبا	مرزا عبدالرحیم بیگ	خدابخش
۲۲۵	مفتاح الادویہ ومقیاس الاشربہ	علی اصغر بن محمد باقر الاصفہانی	״
۲۲۶	مفرح النفس	مجدالدین عبدالوہاب الدمشقی (م ۶۹۴ھ)	خدابخش، رضا
۲۲۷	مفردات الادویہ	حکیم خادم حسین	آزاد
۲۲۸	مفردات الادویہ والاغذیہ	—	״
• ۲۲۹	المفردات من الادویہ	نجیب الدین السمرقندی	رضا
• ۲۳۰	المفردات من الاغذیہ	״	״
• ۲۳۱	مفردات العقاید الرفیعہ فی ذکر بعض الاغذیہ والادویہ		آصفیہ
• ۲۳۲	مقاصد الاطبا	رکن الدین مسعود بن حسین الکاشی (م ۹۴۴ھ = ۱۵۳۷ء)	رضا، آصفیہ
• ۲۳۳	مقالہ علق	روفس	آزاد
• ۲۳۴	مقالۃ فی السواک والسنون	یوحنا بن ماسویہ م ۲۴۳ھ / ۸۵۷ء	״
۲۳۵	مقالۃ فی الفصد	ہبۃ اللہ بن جمیع	سالار
۲۳۶	منافع الاعضا	عبداللہ بن الفتح	طبیہ
۲۳۷	منتخب الادویہ	محمد جعفر ابن السید محمد الجونفوری	آصفیہ
• ۲۳۸	المنصوری فی الطب / کتاب المنصوری / الکناش المنصوری	محمد بن زکریا الرازی	خدابخش، رضا، آصفیہ، آزاد، بوٹانیکل لکھنؤ
۲۳۹	المنتخب من الہناکۃ (۵۰۴ھ)	حسین بن ابی تغلب بن مبارک بن ابی الشرف الطبیب	رضا

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ / کتابخانہ
۳۴۰	المنظومۃ فی الطب	ابن سینا	خدابخش
۳۴۱	المنظومۃ فی الماکولات	شعبان سلیم	″
۳۴۲	منہاج الطب	محمد بن زکریا الرازی	رضا
	ـــــ النجیبات	نجیب الدین السمرقندی	(انفرادی عنوانات میں دیکھیں)
۳۴۳ •	نخب الذخائر فی احوال الجواهر	شمس الدین ابو علی محمد ابن ابراهیم السنجاری الشهیر با الاکفانی، م ۷۴۹ھ / ۱۳۴۹ء	رضا
۳۴۴ •	نزهة الابصار فی خواص الاحجار	ـــــ	رضا
۳۴۵ •	النزهة الزاهیة فی احکام الحمام الشرعیه والطبیه	عبدالرؤف محمد بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین المناوی (م ۱۰۳۱ھ)	خدابخش
۳۴۶ •	نزهة الزمان فی تعدیل الابدان	الانطاکی (م ۱۰۰۸ھ = ۱۵۹۹ء)	آزاد
۳۴۷	نسخہ برشعسا		خدابخش
۳۴۸	نشر اللواء فی مقتضی الفصد والدواء	شیخ جمال الدین عبداللہ بن علی بن ایوب القادری المخزومی	خدابخش
۳۴۹ •	نور العیون وجامع الفنون	ابو زکریا یحیٰ ابن ابی الرجا	رضا

••

سموم وتریاق (عربی)

	نام کتاب	حوالہ نمبر شمار	نام مصنف	ذخیرہ / کتابخانہ
۱	رسالۃ فی الحجر الباد زہر الحیوانی	۱۳۵	بدر الدین القوصونی	رضا
۲	رسالۃ فی السموم	۱۳۲		خدابخش
۳	رسالۃ فی سقی السموم	۱۳۳	نجیب الدین السمرقندی (م ۶۱۹ھ = ۱۲۲۲ء)	خدابخش، رضا، ندوہ، ٹونک
۴	رسالۃ فی بیان طبیعۃ الافیون	۱۱۵	نجم الدین ابو الحسن علی بن عمر القزوینی	رضا
۵	الکتاب الاشرف من صنعۃ الدریاق المنقذ للنفوس الشریفۃ من التلف	۲۴۹	علی بن یوسف بن عبداللہ التنوخی م ۶۷۵ھ = ۱۲۷۶ء	خدابخش
۶	المنقذ من الہلکہ (۵۰۴)	۵۳۶	حسین بن ابی تعلیب بن المبارک بن ابی المشرف الطبیب	رضا

••

Marfat.com

علم الحیوان (عربی)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۱۔	جرالذیل فی علم الخیل[1]	جلال الدین السیوطی	رضا
۲۔	دیوان الحیوان	,, ,,	خدابخش، رضا
۳۔	سفینۃ خواص الدواب والطیور		ناصریہ
۴۔	عین الحیوٰۃ (مختصر حیواۃ الحیوان للدمیری)	بدرالدین محمد بن ابی بکر بن عمر المخزومی السکندری المعروف بابن الدمامینی (م ۸۲۷ھ / ۱۴۲۴ء)	رضا
	— الفراسۃ فی علم السیاسۃ = کتاب الفراسۃ		
۵۔	قرابادین الخیل	حکیم محمد بن خلیفہ یعقوب	,,
۶۔	کتاب الاقوال الکافیہ والفصول الشافیہ / کتاب الجوارح والحمام	علی بن داؤد بن یوسف بن عمر بن علی الرسولی م ۷۶۴ھ = ۱۳۶۳ء	خدابخش، رضا
۷۔	کتاب اشارات الخیل		خدابخش
۸۔	کتاب الخیل والبیطرہ	ناصرالدین محمد بن یعقوب بن اخی حزام الختلی[2]	,,
۹۔	کتاب السیاسہ فی علم الفراسۃ	محمد بن خلیفہ یعقوب	,,
۱۰۔	کتاب صفات الخیل والدواب		,,
۱۱۔	کتاب الفراسۃ فی علم السیاسۃ	العباسی	,,
۱۲۔	کتاب فی علم الفراسۃ	امرأ القیس	,,
۱۳۔	کتاب المغنی فی البیطرہ	الملک الاشرف موحد الدین، عمر بن یوسف بن عثمان الغسانی الرسولی الیمنی (م ۶۹۶ھ / ۱۲۹۷ء)	رضا
۱۴۔	مختصر یواقیت الاختصاص[3]	—	,,
۱۵۔	معرفۃ انواع الحیوانات والطیور	رضی الدین ابن الخیاط الیمنی	آصفیہ
۱۶۔	المنخول فی معرفۃ صفات الخیول	امیر نعمان پاشا	خدابخش
۱۷۔	المنظومہ فی علم الفراسۃ	غرس الدین[4]	,,
	الودیک فی فضل الدیک[5] = دیوان الحیوان		

---

[1] دیوان الحیوان میں یہ رسالہ شامل ہے [2] ابن اخی حزام محمد بن یعقوب الختلی (کشف ۱۴۱۷)

[3] یواقیت الاختصاص للسید عبداللہ الشاطری، مختصر من حیواۃ الحیوان [4] غرس الدین محمد بن احمد الانصاری (م ۹۷۱ھ / ۱۵۶۴ء) کی تصانیف میں ایک منظومہ اس نام سے الاعلام ج ۶، ص ۲۳۷ پر درج ہے: اتحاف اہل الکیاسۃ فی علم الفراسۃ۔

[5] دیوان الحیوان میں یہ رسالہ شامل ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ

مزید فارسی وعربی مخطوطاتِ طب

فہرست تیار ہونے کے بعد جو مزید مواد ملا، اسے
بطورِ ضمیمہ پیش کیا جارہا ہے

Marfat.com

فارسی مخطوطات - ۲

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۵۸۸	آرائش معالجات سکندری	میر داور علی رضوی	سعیدیہ
• ۵۸۹	ابدالعلاج	محمد روشن ضمیر	آزاد
◉ ۵۹۰	اجتماع الادویہ	حسین بن علی بن حسین الانصاری العطار م ۱۴۰۳ء (فرزند زین العطار صاحب اختیارات بدیعی)	سالار
۵۹۱	ادویہ مفردہ و مرکبہ	تقی الدین محمد بن صدر الدین علی	رضا، ظل الرحمن
• ۵۹۲	اسرار الاطبا	حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	آصفیہ
• ۵۹۳	اصلاحات طبی	" " "	"
• ۵۹۴	اصل الاصول	یوسف بن یوسفی الہروی	آزاد
۵۹۵	اصول التراکیب (سمرقندی) ترجمہ	—	آصفیہ
۵۹۶	اغذیۃ الامراض	محمد عارف خاں	میڈیکل
۵۹۷	بحر المنافع	حکیم ضیاء خواجگی	ایشیاٹک
۵۹۸	"	حکیم محمد شریف خاں	میوزیم
۵۹۹	بیاض طب	حکیم افتخار علی خاں	آصفیہ
۶۰۰	بیاض فوائد وارثیہ	وارث علی	نظامیہ
۶۰۱	بیاض مجربات رحمانی	محمد عبد الرحمن	"
۶۰۲	بیاض مجربات	محمد اکبر ارزانی	"
۶۰۳	" "	عابد علی، میر	"
۶۰۴	" "	کشن لال	"
۶۰۵	تحائف التجارب	مقصود علی	نظامت لائبریری مرشد آباد
۶۰۶	تحائف المجربات	حکیم الیاس	آزاد، نظامیہ، سالار
۶۰۷	تحقیق الاوزان	عبد اللہ بن محمد اشرف صدیقی	ایشیاٹک، آصفیہ، نظامیہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۶۰۸	تذکرۃ العلاج	محمد مومن بن محمد حسین النہنی الاشتیبانی	سالار
۶۰۹	تلخیص الرایع در مداوای سموم	—	صولت
۶۱۰	تلخیص مسیحائی	مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں بہادر	آصفیہ، سالار
۶۱۱	جامع الخلاصہ	حکیم غلام علی	میڈیکل
۶۱۲	جامع الفوائد	حکیم رستم بن خان درانی	سالار
۶۱۳	حدود الامراض (اصل عربی از ارزانی)	محمد فضل الدین بن محمد فیاض الحسینی	آصفیہ
۶۱۴	حفظ صحت	احمد اللہ معروف بہ امام بخش کرت پوری	بوٹانیکل
۶۱۵	خلاصۃ التجارب	سید ابوالقاسم بن سید محمد الحسینی	آصفیہ، آزاد، سالار
۶۱۶	خلاصۃ الطب	عبداللہ دوائی لاہجی	میڈیکل
۶۱۷	خواص ادویہ	قاضی بن کاشف الدین محمد یزدی	آصفیہ
۶۱۸	″ ″	حکیم الملک نظام الدین احمد گیلانی	سالار
۶۱۹	″ ″	حکیم محمد افضل	نظامیہ
۶۲۰	خواص الجواہر	مہدی علی	سالار
۶۲۱	دستور العلاج	حکیم غلام حسین شاہجہاں آبادی	سعیدیہ
۶۲۲	دستور العمل/معالجات حمیات/قرابادین	محمد حسین/محمد باقر بن محمد حسین	نظامیہ
۶۲۳	ذخیرۂ اسکندریہ	ذکاء اللہ خاں بن اسحاق بن اسمٰعیل الطبیب	آصفیہ
۶۲۴	ذخیرہ اکبر شاہی	محمد بخش مہجور	میڈیکل
۶۲۵	راحت الروح	حیدر علی طبیب	رحمت اللہ
۶۲۶	رسالہ ادویہ	حسن خواجگی بن مسعود	اسٹیٹ آرکائیوز
۶۲۷	رسالہ اقسام الامراض	محمد شمس الدین	نظامیہ
۶۲۸	رسالہ چوب چینی و قہوہ و چائے	—	آصفیہ، سالار
۶۲۹	رسالہ در خواص ادویہ و نسخہ جات	ولایت علی میسر	نظامیہ
۶۳۰	رسالہ در طب	یار علی خاں	ایشیاٹک
۶۳۱	رسالہ در طریق مسہلات	امان اللہ	بوٹانیکل
۶۳۲	رسالہ در علاج حمیات	محمد شریف خاں	رضا
—	رسالہ در اغذیہ واشربہ = رسالہ در فوائد طب		
۶۳۳	رسالہ در علاج عقیمہ		صولت
—	رسالہ در علاج مالیخولیای مراقی = علاج مالیخولیای دماغی		

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
• ۶۳۴	رسالہ طب	علوی خاں	آصفیہ
• ۶۳۵	″ ″	شفائی خاں	″
• ۶۳۶	″ علاج وبا	محمد قلی خاں خراسانی	سالار
۶۳۷	″ قسم نظری و عملی طب	—	″
۶۳۸	″ قوانین العلاج	علی رضا	سالار، عثمانیہ
۶۳۹	″ نفع طعام	محمد وارث علی خاں	نظامیہ
• ۶۴۰	″ ہیضہ	ابوالقاسم اصفہانی	″
۶۴۱	سفینۃ العلاج	وزیر علی باقری قادری، سید محمد	سالار
۶۴۲	سہرابی (ترجمہ)	علی اکبر بن محمد طبیب	بوہار
• ۶۴۳	شجرۂ دانش (تقو ۱۶۴۹ء)	نظام الدین احمد گیلانی، حکیم الملک	آصفیہ
۶۴۴	شرح انیس المشرحین	حسین بخش سہارن پوری	میڈیکل
• ۶۴۵	شفاء الاسقام	عین الملک (م ۱۰۰۳ھ تق)	نظامیہ
۶۴۶	شفاء الاسقام دکتاب الرحمہ (ترجمہ)؟	علی حسین کربلائی، شیخ	سالار
۶۴۷	شفاء الخانی	شہاب الدین بن عبدالکریم قوام ناگوری	سالار، آصفیہ، رضا
• ۶۴۸	شفاء الصبیان	اکبر ارزانی	رضا
• ۶۴۹	شفاء المرضیٰ	شہاب الدین عبدالکریم قوام ناگوری	سالار، آصفیہ، رضا، آزاد، رضا
• ۶۵۰	شفاء النافع	یوسف بن محمد یوسفی الہروی	آصفیہ
۶۵۱	صحت الامراض	پیر محمد، شیخ (زین العابدین بن غیاث الدین)	نظامیہ
• ۶۵۲	صفات و خواص مومیائی	نظام الدین احمد گیلانی، حکیم الملک	آصفیہ
۶۵۳	طب شفاخانی	—	رضا
• ۶۵۴	طب غربا	غلام امام بریلوی	خدابخش، رضا
۶۵۵	طب قاسمی	—	رضا
۶۵۶	طب گوپال شاہی	گوپال	سالار
۶۵۷	طب مراد	مراد علی تالپور	طبیہ دہلی
۶۵۸	طب دیدک	احمد علی خاں	آزاد
• ۶۵۹	عجائب الاتفاق	کاشف الدین	آصفیہ
• ۶۶۰	علاج الاطفال	قاضی حسن	نظامیہ
• ۶۶۱	علاج المجدور	محمود عالم بشارت خان	سالار

Marfat.com

نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۶۶۲ - فــــریہ	عبداللہ طبیب	خدابخش
۶۶۳ - فوائد الاخبار/مجموعہ رسائل طب	یوسف بن محمد یوسفی	خدابخش، ایشیاٹک، آزاد، رضا، سالار
۶۶۴ - فوائد طب	ابومظفر محمد المنظری	خدابخش
۶۶۵ - فوائد الفواد	محمد طاہر، شیخ	ایشیاٹک
۶۶۶ - فواکہ	محمد شریف خاں دہلوی	آصفیہ
۶۶۷ - فیوض جلیلہ	مسیح الدولہ، حکیم	بوٹانیکل
۶۶۸ - قاطعۃ الامراض	—	میوزیم
۶۶۹ - قرابادین (ترجمہ الکناش المنصوری)	—	آصفیہ
۶۷۰ - قرابادین احمدی	احمداللہ دہلوی، مدراسی، حکیم	نظامیہ
۶۷۱ - قرابادین قاسم	محمد قاسم	//
۶۷۲ - قواعد نواب معتمد الملک حکیم علوی خاں و حکیم صادق رضوی و حکیم میر زین العابدین حسینی		سالار
۶۷۳ - کتاب الفوائد	قاسم علی، میر	//
۶۷۴ - کلیات شفائی	شفائی خاں، مظفر بن محمد الحسینی	//
۶۷۵ - کلیات طب	سلطان علی طبیب خراسانی	آصفیہ
۶۷۶ - مجربات عیارزی	—	سالار
[illegible] - مجربات مطب	محمد ابراہیم لکھنوی	ظل الرحمٰن
[illegible] مجمع المنافع	—	رضا
[illegible] مجموعہ نسخہ جات طب (۱۸۴۰ء)	محمد صاحب مَنْدُوزی	سالار
[illegible] مختار الطب	—	آصفیہ
[illegible] مختصر در طب	نجم الدین محمود بن الیاس الشیرازی	ایشیاٹک
[illegible] مرآۃ الکلما [الحکما؟]	یونس بیگ انگریز	سالار
[illegible] مطب حکیم مسیح الدولہ	حکیم مسیح الدولہ	نظامیہ، آصفیہ
[illegible] مطب محمد بن زکریا و علی بن عباس		آصفیہ
[illegible] معالجات	سید اسمٰعیل جرجانی	رضا
[illegible] معمولات حکیم محمد شریف خاں	افتخار الدولہ مشیر الملک فرزند جاہ محمد شریف خاں بہادر سیف جنگ بن نظام الدوران	نظامیہ
[illegible] مفتاح الاصول	سید زین الدین	//

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ کتابخانہ
۶۸۸ -	مفتاح السرور عادل شاہی	محمود ایاز	سالار، آزاد
۶۸۹ -	مفردات مسیحائی	حکیم مسیح الدولہ	نظامیہ
۶۹۰ -	مقالہ نبیذ	روفس	ظل الرحمٰن
۶۹۱ -	مقدمہ دستور العلاج	سلطان علی طبیب خراسانی	ایشیاٹک، آزاد، رضا
۶۹۲ -	مناظر الابدان	محمد یحیٰ	نظامیہ
۶۹۳ -	مناہل الانظار	محمد بن عبداللہ اللاری	آصفیہ
۶۹۴ -	منتخب الطب	شیخ سراج الدین بنی اسرائیل	"
۶۹۵ -	منظومہ دلائل النبض والبول	—	ایشیاٹک
۶۹۶ -	نزہت القلوب	حسن محمود الحسینی الشیرازی المعروف بہ یحیٰی	سالار
۶۹۷ -	نسخہ جات مجربات اساتذہ	فخر الدین جیو	آصفیہ
۶۹۸ -	نسخہ شفائی	فضل علی شفائی خاں	سالار
۶۹۹ -	نفع جہت دفع سمومات وموذیات	ظہیر الدین بن رحمت اللہ الطبیب الکرمانی	"
۷۰۰ -	ہدایۃ الغوی الی منہج النبوی	محمد غوث بن نصیر الدین محمد نائطی شفائی ارکانی	"

Marfat.com

فہرست عربی - ۲

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۳۵۰	اصناف الحمیات/کتاب الحمیات (لجالینوس)	حنین بن اسحاق	آصفیہ، ظل الرحمٰن
۳۵۱	الاصول فی جملۃ کتب الموازین	جابر بن حیان	آصفیہ
۳۵۲	الاصول فی شرح الفصول (فصول بقراط)	—	〃
—	الیضاح محجۃ العلاج = قرابادین الیضاح محجۃ العلاج		
۳۵۳	حاشیہ علی شرح النفیسی	موسیٰ بن ابراہیم البغدادی	〃
۳۵۴	حل المشکلات	فتح الدین گوپاموی	〃
۳۵۵	درر فاخرہ	صالح بن نصر اللہ الحلبی ابن سلوم آفندی	سالار
—	ذخیرۂ عطار = کتاب الفتح فی التداوی		
۳۵۶	الرسالۃ	حکیم عبداللہ بن علی العکاشی	آصفیہ
۳۵۷	رسالۃ اغذیہ (مقالۃ فی الاغذیۃ مختصرۃ)	محمد بن زکریا الرازی	خدابخش
۳۵۸	رسالۃ بدل الادویہ	مجد الطبیب بن سعید القیسی لطبیب	سالار
۳۵۹	الرسالۃ العاشرۃ	ابن سینا	خدابخش
۳۶۰	رسالۃ فی تدبیر الحجر	〃	〃
۳۶۱	رسالۃ فی تشریح الاعضا	—	سالار
۳۶۲	رسالۃ فی الطب	ابو منصور الحسن بن نوح القمری	سالار، آصفیہ
۳۶۳	الرسالۃ فی طبیعۃ الابدان	نجم الدین ابوالحسن علی القزوینی	رضا
۳۶۴	رسالۃ منظومۃ	عبداللہ بن اسعد الیافعی	خدابخش
۳۶۵	سراج الطب	اشرف علی	سالار
۳۶۶	شرح الارجوزۃ السینائیہ	—	سالار
۳۶۷	〃 〃 فی المجربات	ابو الفرج عبداللہ بن الطیب	خدابخش
۳۶۸	〃 〃 (ابن سینا)	ابن رشد	سالار
۳۶۹	شرح الصناعۃ الصغیرۃ (لجالینوس)	ابو الفرج عبداللہ بن الطیب	خدابخش

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ذخیرہ/کتابخانہ
۳۷۰-	شرح طب ایلاقی	ابواسحاق ابراہیم بن علی بن محمد اسلمی المغربی	سالار
۳۷۱-	شرح قول الشیخ فی الہلیلج	شاہ عبدالعزیز دہلوی	رضا
۳۷۲-	شرح المسائل الصغیرۃ	حنین بن اسحاق	خدابخش، رضا
۳۷۳-	شرح الموجز	ابن التلمیذ	سالار
۳۷۴-	انصادقیہ (وصیۃ البقراط)	موسیٰ بن خالد	آصفیہ، ظل الرحمٰن
۳۷۵-	الصناعۃ الصغیرہ (جالینوس)	حنین بن اسحاق	″ ، ″
۳۷۶-	عجالہ نافعہ	درویش محمد بن شیخ حافظ عالم خان	آصفیہ
۳۷۷-	عقد الجمان فی مایلزم لمن ولی البیمارستان	عبدالواحد بن محمد المغربی (م ۹۴۴ھ)	میڈیکل
۳۷۸-	العلم والعمل الطبیۃ	—	خدابخش
۳۷۹-	عمل الادویۃ المرکبۃ واصلاح المفردۃ منہا حتی یصلح ان یستعمل فیہا	—	آصفیہ
	— الفتاحی = شرح القانونچہ		
۳۸۰-	فرحت الابدان	—	میوزیم
۳۸۱-	فروق الامراض	نجیب الدین السمرقندی	آصفیہ، طبیہ، ظل الرحمٰن
۳۸۲-	فصول من کتاب المرض	محمد بن التیمی الخطیب الرازی، ابوعبداللہ	آصفیہ
۳۸۳-	کتاب الاخلاط	حنین بن اسحاق	خدابخش، آصفیہ
۳۸۴-	کتاب البیان فی کشف اسرار الطب للعیان (منتخب)		آصفیہ
۳۸۵-	کتاب القسطا فی تدبیر البدن فی السفر	قسطا بن لوقا (م تقریباً ۳۰۰ھ)	آصفیہ، رضا
۳۸۶-	کتاب اللمعۃ	سدید الدین الکازرونی	میڈیکل
۳۸۷-	کشف الاشکالات، حاشیہ شرح اسباب	محمد ہاشم بن حکیم محمد احسن	خدابخش، طبیہ
۳۸۸-	لطف المسائل وتحفۃ السائل	محمود بن عمر العطار	مدراس
۳۸۹-	مفرح الانوار	محمود علی الحکیم	سالار
۳۹۰-	مجموعہ رسائل عین الحیوٰۃ	—	″
۳۹۱-	مجموعہ رسائل الطب	—	″
۳۹۲-	مدارک الحکم	تراب علی بن سید علی بلگرامی	نظامیہ
۳۹۳-	مداواۃ الاسقام (جالینوس)		طبیہ
۳۹۴-	المغز فی شرح الموجز	محمود بن احمد الاماشاطی	آصفیہ
۳۹۵	المنصوری للرازی (منتخب) (معنون بہ عالمگیر)	عبداللہ بن علی الکاشی،	″
۳۹۶-	ینبوع الحکم	شرف الدین حسن شیرازی	بوٹانیکل

Marfat.com

تصحیح و اضافہ (فارسی)

(فہرست میں مندرج جو مخطوطات بعض مزید کتب خانوں میں موجود پائے گئے، ان کی اطلاع ذیل میں درج ہے۔ اس فہرست میں کتابت کے جو اغلاط راہ پا گئے ہیں، ان کی تصحیح بھی کی جا رہی ہے۔

نشانات : اضافہ + ، تصحیح ← ، تصنیف ت، کتابت ک، متوفی م، زندہ در سنہ ح)

(۲) + ایشیاٹک (۵) + بے پور (۶) + تالیف ۱۰ ویں صدی ہجری (۷) + محمد فصیح، ت ۱۲۱۲ھ (۸) + اختیارات ظفر خانی اور تعلیم العلاج دو جداگانہ کتابیں ہیں، (۹) محمد ← محمد مومن (۱۰) + عہد عالمگیر ثانی (۱۱) خارج (۱۴) م ۱۰۸۰ھ خارج (۱۹) + میڈیکل (۲۰) مصنف: علی بن محمد (۲۱) + ک ۱۱۸۰ھ (۲۳) + ت ۱۱۱۵ھ، ک ۱۱۸۳ھ (۲۴) اللاریجی ← اللاہیجی الحسینی (۲۵) + ابن بہرہ مند خان م ۱۲۲۶، + ک ۱۲۲۷ھ (۲۶) + ایشیاٹک، آزاد (۴۷) + ت ۱۲۴۸ھ (۴۸) + م ۱۲۷۱ (۴۹) + ک ۱۲۵۱ھ (۵۷) + ت ۱۱۶۸ھ (۵۸) + ت ۱۲۱۱ھ ک ۱۲۳۷ھ (۶۰) خارج (۶۲) خارج (۶۳) + سالار (۶۶) محمد بن علی ← محمد علی (۷۷) + آصفیہ، سالار (۸۲) + ک ۱۱۱۰ھ (۸۳) + سالار، حسن بشارت ← حسن بن مولوی محمود عالم بشارت (۹۱) + سالار (۹۲) رضا (۹۳) حکیم ولی گیلانی ← حکیم ولی بن علاء الدین بن محمد گیلانی (۹۶) + ک ۱۸۷۹ء (۱۰۱) + سالار، نور الدین بن محمد ← نور الدین محمد، عہد: ۱۱ ویں صدی (۱۰۴) عیسی ← یوشع (مدراس) + خدا بخش، ایشیاٹک، رضا، سالار، نظامیہ، آزاد (۱۰۷) [illegible] ۱۱ھ ← محمود (۱۲۶) + سالار، عہد ۱۰ ویں صدی ہجری (۱۲۸) + ک ۱۲۰۸ھ (۱۳۲) + ک ۱۲۳۵ھ (۱۳۴) + ت ۱۱۴۵ھ (۱۳۹) مصنف: جلال الدین محمد اصفہانی + [illegible] (۱۵۱) + سالار (۱۵۲) + ت ۳۰۰ ھ (۱۶۱) + آزاد (۱۶۶) + خدا بخش مصنف نا شناختہ (۱۶۷) + رسالہ بدل ادویات = ابدال ادویہ (۱۶۸) + ایشیاٹک، آزاد، آصفیہ (۱۶۹) + مصنف، محمود بن مسعود، ک ۱۲۷۱ (خدا بخش) (۱۷۹) + سالار، نظامیہ (۱۸۰) + آزاد، ایشیاٹک (۱۸۷) + آصفیہ (۱۹۳) + ک ۱۲۷۵ھ (۱۹۴) + سالار، آزاد، میڈیکل (۱۹۵) ۲۰۳ اور ۱۰۱ یہی کتاب ہے، + خدا بخش ک ۱۲۷۶ھ، رضا ک ۱۲۶۹ھ (۲۰۵ ب) + رضا (۲۰۷) + سالار، آصفیہ، میڈیکل (۲۱۵) + / نظامیہ : انیس اللطیف اردبیلی (۲۲۱) + ک ۱۲۸۵ھ (۲۲۲) + ک ۱۱۱۰ھ (۲۲۶) ‹ ← آزاد (۲۳۲) اصل عربی مطبوعہ ہے، + سالار، بوہار (۲۳۳) + ک ۱۰۸۰ھ (۲۳۵) [illegible] (۲۴۰) + [illegible] ملقب بہ سعید خان بہادر (۲۵۳) خان ← بن غلام صادق خان

Marfat.com

بن شریف خاں (۲۵۷) + رضا ، (۲۶۰) رضا ← خدابخش (محمد ابدالی: کاتب) (۲۶۳) رسالہ ینبوع + (فی علم الطب)، + ایشیاٹک، سالار (۲۶۴) رفع المرضار ← رفع المضار، ابن سینا کی عربی کتاب کا نام "رفع المضار الکلیۃ عن الابدان الانسانیۃ" ہے، جو طبع ہوچکی ہے (۲۶۶) + رضا، آصفیہ ک ۱۰۷۸ھ، خدابخش ک ۱۱۹۳ھ، نام مصنف : یوسف بن محمد بن یوسف المتخلص بہ یوسفی (معنون بہ بادشاہ ہمایوں) (۲۶۸) + سالار، نظامیہ، (۲۶۹) نام مصنف : محمد امان بن محمد افضل بن محمد عارف بن محمد حسینی مرزا بن محمد نولک سلطان، + رضا: ک ۱۲۴۴ھ + خدابخش ک ۱۱۸۷ھ (۲۷۰) + نظامیہ، سالار (۲۷۱) + ت (۸۷ھ، ک ۱۱۷۲ھ (رضا) (۲۷۲) + منشأ (۲۷۴)، (۲۷۴ ب) ۲۷۴ = (۲۷۸) + سر العلاج ، + نظامیہ، (۲۷۹) + تخلص بہ اخگر، بہ خط مؤلف (۲۸۰) + ک ۱۱۹۵ھ (۲۸۴) + رضا، سالار، آصفیہ، رضا : حبیب اللہ بن نور اللہ بن محمد ، ت ۹۴۹ھ ک ۱۱۵۵ھ، آصفیہ ک ۱۲۳۹ھ (۲۸۶) + ناصر الدین + ارکاٹ (۲۹۳) + الحسینی + شفائی، (عہد اکبری)، آصفیہ ک ۱۰۵۴ (۲۹۵ - ۲۹۶) ۲۹۱ کے بعد ہونا چاہیے (۲۹۷) ۲۹۳ کے بعد ہونا چاہیے (۲۹۷) + سال تالیف : ۱۲۵۹ء (۲۹۸) + عہد : ۱۸ویں صدی عیسوی، + سالار، (۲۹۹) + ت عہد فرخ سیر (رضا) (۳۰۲) + ت ۱۲۳۰ھ، ک درحیات مؤلف (۳۰۳) + آصفیہ، (۳۰۶) حسین ← حسینی، م ۱۲۹۸ھ (۳۰۷) (حکیم علی حسن خاں)، (۳۱۲) + ک ۱۰۷۳ھ، (۳۱۳) + ک ۱۲۵۹ھ (۳۱۵) ت ۱۱۵۳ ک ۱۲۱۱ھ (۳۲۲) + ت وک ۱۱۸۰ھ (۳۲۶) + ؟ سالار، + ت بعد ۱۱۳۸ھ (۳۳۰) = نمبر ۳۵۱ (۳۳۱) + میڈیکل، بوٹانیکل + ن ۱۱۸۸ھ رضا ۳ نسخے (۳۳۲) خان ← خانی (۳۳۵) دشیخ طاہر بن شیخ ابوبکر طبیب) (۳۳۸) + ک ۱۰۷۲ھ (۳۳۹) + نظامیہ، آزاد، + حکیم شفائی خاں فضل علی، + آصفیہ ک ۱۲۴۹ھ (۳۴۰) + ک ۱۱۸۰ھ (۳۴۲) کے بعد : علاجات داراشکوہی = طب داراشکوہی ، (۳۴۵) + / رسالہ در علاج مالیخولیائی مراقی، شرف الدین بن محمد صادق + آزاد (۳۴۸ ب) + سالار (۳۵۱) + / طب محمودی، + خدابخش میڈیکل، ایشیاٹک (۳۵۶) + ، رضا : نعمت اللہ ← رحمۃ اللہ (۳۵۷) + میرزا خان الموسوی / میرزا جان معصومی، رضا ک ۱۲۴۴ھ نسخۂ مؤلف (۳۵۸) ت ۱۲۲۱ھ (۳۵۹) ۱۰۰۰ افضل + بن میر محمد فاضل حسینی، ت ۱۱۴۳ھ، (۳۶۱) + ک ۱۲۰۳ھ (۳۶۲) + رضات ۱۰۹۶ھ، ک ۱۲۴۴ھ، (۳۶۴) + ک ۱۲۷۵ھ، (۳۶۶) + رضات ۱۱۸۲ھ، ک ۱۲۲۵ھ (۳۶۸) + آصفیہ ک ۱۲۶۵ھ (۳۷۰) احمد خاں ← احمد خان فاخر (۳۷۲) + ت ۱۱۶۹ھ، ک ۱۲۵۷ھ (۳۸۴) رضا عہد تصنیف : ۱۲۳۸ - ۵۲ھ (۳۸۸) + ک ۱۲۲۴ھ بہ خط مصنف، (۳۹۳) + ک ۱۲۰۳ھ، بخط مصنف (۴۰۰ ب) + محمود بن مسعود بن محمد بن احمد بن حسین بن علی الطبیب (رضا) (۴۰۱) ۱۹۵ پر مذکور ہے یہاں سے خارج کیا گیا (۴۰۲) + ظل الرحمٰن ، رضا : معنون بہ نام محمد قلی قطب شاہ، والی گولکنڈہ، ک ۱۰۲۰ھ (۴۰۴) = ۴۰۰ (۴۱۳) + ت ۱۲۳۲ھ، ک ۱۲۱۹ھ (۴۱۵) + (ابو جی / ابو علی بن حسین الدین پٹنی - رمضان؟

Marfat.com

(۴۱۶) + کمال الدین بدیع الزمان ابوالفضل حبیش محمد بن ابراهیم بن حبیش المتطبب الغزنوی ــ رحمان) (۴۲۱)
+/ مائدۃ الشفا، رضا بن محمود بن حکیم حضرت اللہ، سالار (۴۲۲) + آصفیہ ک ۱۲۳۹ھ، خدابخش
ک ۱۲۴۷ھ (۴۲۵) + مجرب/ مجربات (۴۲۶) + بن ← بن محمد، + سالار (۴۲۸) +/ معالجات/
نسخہ جات، +/ رضا/ طبیہ (۴۳۰) + ت تقریباً ۱۲۲۶ھ (۴۳۱) + نظامیہ، + خدابخش ک ۱۲۲۸ھ
(۴۳۲) +/ جمال الدین بن محمد حسین الدین ــ مدراس، + مدراس (۴۳۳) + تمکین + حیدرآباد،
(۴۳۵) + ت بعد ۱۲۳۱ھ، ک ۱۲۴۱ھ بخط مصنف (۴۳۹) +/ شیخ حسن بنیا (۴۴۴) + م ۱۳۲۵ھ
(آصفیہ) (۴۴۶) + آصفیہ ک ۱۲۶۴ھ (۴۵۵) + ت ۱۱۵۹ھ ــ مجموع ضیائی = مجموعۂ ضیائی نمبر ۴۵۷
کے بعد ہونا چاہیے ۴۵۷ ائتیم + اعظم + آتیھم ... (۴۵۸) + میر گو آئی/ میر گدائی، + سالار، نظامیہ،
+ آصفیہ ک ۱۲۲۱ھ، رضا ک ۱۱۱۸ھ (۴۶۱) + آصفیہ (۴۶۵) محمد ← محمد بن، ۱۸ ← ۹۸ دوبن
(۴۶۸) + نظامیہ (۴۷۲) + سالار (۴۷۶) خارج (طبع شدہ ــ رحمان) (۴۷۸) جعفر + بن
محمد حسن اکبرآبادی، + نظامیہ، سالار (۴۸۱) + ت ۱۰۹۹ھ، ک ۱- ۱۰۸۷ھ ۲- ۱۰۶۹ھ
۳- ۱۲۸۸ھ (۴۸۴) + ک ۱۳۰۵ھ (۵۰۰) + ڈنک (۵۰۱) + ت ۱۱۵۴ھ (۵۰۶) + رضا: حکیم سید محمد
احسن اللہ بن حکیم سید محمد عطاء اللہ حسینی اکبرآبادی م ۱۱۹۰ھ + ۲ جلد ← جلد ۲، + خدابخش
ک ۱۲۵۷ھ (۵۰۷) + سالار، ایشیاٹک، رضا (۵۱۱) + سعیدیہ، (۵۱۲) + معدن الشفاء
سکندر شاہی (مؤلفہ بہوہ خان) مطبوعہ ہے۔ (۵۱۳) القدیم ← القویم (۵۱۹ - ۵۲۰) دونوں نمبروں
پر ایک ہی کتاب مذکور ہے، ۵۲۰ کو خارج سمجھا جائے + نظامیہ ہر سہ جلد، سالار بیان کشتہ جات،
(۵۲۱) ۵۱۸ کے بعد (۵۲۳) + رضا، ت ۱۲۰۴ھ ک ۱۲۱۷ھ (۵۲۹) + خدابخش (ک ۱۱۱۰ھ)
ایشیاٹک، رضا، آصفیہ، امروہہ (۵۳۰) بن شمس الدین ← بن محمد شمس الدین سہارودی، +
سالار، آزاد، (ت ۱۲۲۱ھ) (۵۳۳) + ک ۱۱۷۹ھ، (۵۴۰) + ت ۱۲۵۷ھ ک ۱۲۶۸ھ
(۵۴۱) + رضا ت ۱۰۵۱ھ، (۵۴۵) + سالار + آصفیہ ک ۱۲۳۳ (۵۴۸) صدری ← حیدری
(۵۵۵) (مترجم: محمد بن محمد رضی الطبیب ــ رحمان) (۵۵۶) + م ۱۲۲۶ھ (۵۵۷) + ت ۱۲۸۱ھ
(۵۵۸) + سالار، ایشیاٹک (۵۵۹) + نظامیہ (۵۶۰) + ک ۱۲۴۱ھ (۵۶۶) +
ت وک ۱۲۹۸ھ بخط مؤلف (۵۷۳) + سعیدیہ (۵۷۵) + م ۱۲۹۰ھ، ت ۱۲۶۰ھ (۵۷۶)
+ ک ۱۱۲۸ھ (۵۷۰) // ← خدابخش (۵۷۹) + ایشیاٹک (۵۸۱) + رضا ت بعد
۸۵۰ھ (۵۸۵) خارج، طبع شدہ حیدرآباد ۱۸۶۶ء ــ رحمان۔

●●

Marfat.com

مخطوطات متعلق بہ علاج حیوانات:

(۱) + ک ۱۲۸۴ھ، (۲) + ک ۱۲۴۳ھ، (۳) ت ۹۹۰ھ، معنون بنام جلال الدین محمد اکبر، ک ۱۱۱۹ھ (۹) + بن میر کمال، ک ۱۱۹۶ھ، (۱۰) + ک ۱۲۵۴ھ (۱۳) + محمد رضا بن خواجہ محمد یوسف، حسب فرمائش حسن علی خان بہادر، معنون بہ عالمگیر بادشاہ (ت) ۱۰۹۹ھ، ک ۱۲۱۳ھ (۱۴) + رضا ۲، + آصفیہ ۲، ک ۱- ۱۱۰۱ھ ۲- ۱۲۰۲ھ (۱۶) + ک ۱۰۸۵ھ (۲۲) + رضا: رسالہ در معالجات طیور (۲۵) + ک ۱۲۵۵ھ (۲۸) + ک ۱۲۳۳ھ (۲۹) + ت ۸۱۰ھ، ۳ نسخے، قدیم تر کتابت ۱۰۵۸ھ (۳۲) + معنون بہ شاہزادہ شجاع، ت ۱۰۵۰ھ، ک ۱۲۴۳ھ (۳۹) + ت ۱۲۰۱ھ، (۴۰) ت ۶۶۷ھ، (۴۱) ت ۹۲۶ھ، + رضا (۴۴) + ک ۱۲۳۶ھ (آصفیہ) (۴۵) + رضا (۴۶) + ت ۱۲۶۸ھ، ک ۱۲۹۴ھ۔

●●

Marfat.com

تصحیح و اضافہ (عربی)

(نشانات : اضافہ + ، تصحیح ← ، سال تصنیف ت ، کتابت ک ، متوفی م ، زندہ درسنہ ح)

(۳) + / کتاب احوال اعضاء التنفس ، + رضا ، (۵) خارج (۷) اور (۸) کے درمیان
(۷ ب) ازہار الافکار ۱۰۵۶ھ ، (۸) + رضا ۲ نسخے ، ک ۱۲ ویں اور ۱۳ ویں صدی ، (۹) نسخۂ خدابخش
عہد مصنف کا نوشتہ ہے ، (۱۱) + خدابخش ک ۱۱۵۱ھ ، رضا ۴ نسخے ، ک ۱۔ ۱۰۲ھ ، ۷۰ ، ۲۔ ۱۰۸۴ھ
(۱۳) + میڈیکل ، رضا ک ۱۰۸۲ھ (۱۵) + رضا ۲ نسخے ، ک ۱۔ ۱۱۴۸ھ ، (۱۶) + علی نقی خان دہلوی
مظفر جنگ محمد رضا ناظم بنگالہ کا چچا تھا ، + رضا ک ۱۲ ویں صدی ہجری (۱۷) + آصفیہ ، + حکیم شفائی
خان (ارشد بن مسیح الملک) کی تالیف "جراحۃ المنادین" کی تشریح و تنقید ، ت قبل ۱۲۳۵ھ
(۱۷) کے بعد : + ایضاح محجۃ العلاج = قرابادین ایضاح محجۃ العلاج (۲۰) + ت ۱۲۱۹ھ ،
ک ۱۲۲۸ھ ، (۲۲) التحفیۃ ← اللمحۃ العفیفۃ ، محمد ← محمود ، ۱۸۲۲۰۳ ← ۱۷۹۱ء + رضا ۲ نسخے ک ۱۲ ویں
صدی ہجری ، (۲۳) پورا نام : شفاء الدولہ حکیم میر افضل علی بن سید اکبر علی فیض آبادی ، (۲۴) پورا نام :
عبداللہ بن کمال الدین حسین الطبیب ، معنون بنام شاہ عباس موسوی (۹۸۵ – ۱۰۳۸ھ) (۲۵) =
نمبر ۱۹ (۲۶) + رضا ک ۱۰۱۷ھ (۲۷) + دہلوی ثم مدراسی (۱۸ ویں صدی عیسوی) ، آصفیہ ک ۱۷۹۶ء ، +
سالار جنگ ، سعیدیہ ، (۲۹) ، + آصفیہ (۳۰) (مصنف : ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن محمد السلوی المنشری ،
م ۱۱۸۶ھ – رحمان) (۳۴) حکیم ... الفاروقی + م ۹۳۱ھ / فخر الدین الخجندی م تقریباً ۵۰ + ،
مدراس ، رضا ک ۱۲۷۲ھ ، برائے حکیم احسن اللہ خان م ۱۲۹۰ھ ، خدابخش ۱۴ ۱۱ھ (۳۸) + خدابخش
ک ۱۲ ویں صدی ، (۴۱) خارج (طبع مصر ۱۹۱۴ – رحمان) ، (۴۳) تقویم الادویہ + المفردہ ، + میڈیکل :
م ← م تقریباً ، + معنون بنام المقتفی بامر اللہ عباسی (۵۳۰ – ۵۵۵ھ) (۴۴) + آصفیہ ،
+ پورا نام : ابو الحسن المختار بن الحسن بن عبدون النصرانی البغدادی ، ابن البطلان ، م ۴۵۸ھ
(۴۵) + خدابخش ک ۱۲۱۳ھ م $\frac{۵۵۲ھ}{۱۱۵۷ء}$ ← ... (۴۸) نمبر ۴۵ کے بعد ہونا چاہیے۔
(۴۹) ... ← البرہانی ، ۱۱ ویں صدی ← ۱۲ ویں صدی ، + رضا ک ۱۱۸۲ھ
(۵۰) + خدابخش ک ۱۱۰۲ھ ، رضا ۲ جلدیں ک ۱۱ ویں اور ۱۲ ویں صدی ، (۵۳) + رضا ک ۱۱۴۴ھ
(۵۵) + / جامع اللطائف ، + حکیم عزیز الرحمن عرف خدایار خان ، + ک ۱۱۵۸ھ (۵۸) + آزاد ،
فضل الرحمن ، (۵۹) + ک ۱۲۸۵ھ ، (۶۵) ، + خدابخش ک ۱۲۷۰ھ (۶۶) + سالار جنگ ، مدراس ،
(۶۷) + ک ۱۲۴۵ھ خدابخش (۷۲) ، + ک : خدابخش ۲ نسخے ۱۔ ۱۱۲۰ھ ، ۲۔ ۱۲۴۶ھ ، رضا
۱۱ ویں صدی ھ (۷۴) + مشتمل بر اصطلاحات طبیہ ، شمول امراض و ادویہ ، ک قبل ۱۰۶۴ھ التوفی ←
التونی ، + میڈیکل (۷۶) + ت ۱۲۳۴ھ (۷۷) حلیۃ ← حیلۃ (۸۰) پورا نام : حکیم ابو سعید بن

Marfat.com

ابی السرور (السرور) الاسرائیلی السامری العسقلانی' (٨١) نظر؟ (٨٣) القدر ← الدّرر (٨٤) م ٩٥٧ھ ←
(٨٥) + رضا، خدابخش ک ١٢ ویں صدی ھ (٨٥ب) خارج (طبع مصر ١٣٠٥ھ) (٨٦) // ← خدابخش
(٨٧) + آصفیہ (٨٨) + رضا : نسخے: / کتاب الذخیرۃ فی علم الطب، رضا ک + ١٠٤٢ھ و ١٠٧١ھ
(٨٩) + ک ١٢ ویں صدی ھ (٩٢) + ک رضا ١٠ ویں صدی ھ (٩٣) + خدابخش (٩٤) +
(محمد بن مسعود بن محمود الشیرازی) (١٠٣) + ک ١٢ ویں صدی ھ (١٠٦) + ت تقریباً ١١١٣ھ (١١٤)
+ ک ١٣ ویں صدی ھ (١١٥) عثمان ← عمر + ک ١١ ویں صدی ھ (١١٦) النزلہ ← النزلۃ'
+ ک ١٠٢٥ھ' (١١٧) + رضا ٢ نسخے، ک ١ - ١٠٠٢ھ (١١٨) + ک رضا قبل ١١٨٨ھ (١٢١)
تجربہ ← تجوّ' (١٢٣) + ک ١٢٦٤ھ (١٢٤) م ٩٠١ھ ← ٩٣١ھ (١٢٦) + خدابخش'
آصفیہ' رضا ٣ نسخے، ک ١٢ ویں اور ١٣ ویں صدی ھ ... (١٢٨) علی الاقرازی ... (١٣٠) رضا: ک
برائے نواب مجد الدولہ بہادر بہرام جنگ' ک ١١٧٩ھ (١٣٢) خارج (طبع لکھنؤ - عرشی) (١٤٤) حیدر
(١٤٩) + آزاد (١٥٦) + خدابخش (نمبر ٣٤٧ پر خدابخش کا نسخہ مذکور ہے) : نسخہ بر شعثا، رضا ٢
نسخے، ک ١٠٠٢ھ (١٥٧) نمبر ١٦١ کے بعد ہونا چاہیے (١٦٥) + ک ١٢ ویں صدی (١٦٦) + ک
١٣ ویں صدی (١٧٠) + ک ١٢٣٥ھ (١٧١) پورا نام: بدرالدین محمد بن محمد القوصونی المصری الرومی (الاعلام:
م ١٣٠٤ھ ک ١٢١٦ھ (١٧٢) + موضوع نبض بول وغیرہ' معنون بہ نام قطب الدین ابوالنصر شاہ عالم، ک
١٢٧٥ھ (١٧٩) = نمبر ١٩٠، القطب المصری م ٦١٨ھ (١٨١) + ک ١١٩١ھ (١٨٣) + ظل الرحمن'
(١٨٨) + عثمانیہ (١٩٠) علی بن اسلمی ← علی بن محمد السلوم : + ک خدابخش ٦٧٩ھ
(١٩١) + آزاد' میڈیکل، رضا، ظل الرحمن' + م ٧١٠ھ' + ک : خدابخش ١٠٧٢ھ' رضا
٩٩٥ھ (١٩٢) + م ١٠١٨ھ' + خدابخش ک ١٢ ویں صدی ھ' رضا ک ١١ ویں صدی ھ (١٩٣)
پورا نام : حکیم ارشد خاں بن مسیح الملک عبدالشافی خاں الکشمیری الدہلوی' شفائی خاں م ١٢٣١ھ'
خدابخش ک ١٢١٦ھ (١٩٤) + نظامیہ، + ک خدابخش ١١١٤ھ، ک رضا ١٠٩٤ھ (١٩٥)
+ سالار' سعیدیہ' + ک ١١ ویں صدی ھ (١٩٦) ——— + ک رضا ١١٥٠ھ
(١٩٧) + م ١٠٠٠ھ' + رضا ٢ نسخے ١-ک ١٢٣٨ھ (١٩٩) یابی صادق ← بابی الصادق
+ ک خدابخش ٩٧٠ھ (٢٠٠) + ک ١٢ ویں صدی (٢٠٤) خارج (مطبوعہ) (٢٠٧) + ک
رضا ١١٢٤ھ (٢١١) + ک ١٠٥٤ھ (٢١٢) + / طب شیعہ' کرامت علی — خارج (٢١٤) +
ظل الرحمن (٢١٦) + — احسن الدین الفاروقی الفتح پوری کو ١٢٣٤ھ بہ خط مصنف (٢٢١) ... ٣ نسخے
(٢٢٢) + (حمیات قانون کی شرح)' + — اسمٰعیل خاں دہلوی، + ک خدابخش ١١٨٢ھ'
(٢٢٣) + ک ١١ ویں صدی (٢٢٤) + میڈیکل' (٢٢٦) + خدابخش' رضا' عثمانیہ، ایشیاٹک' (٢٣٠)
+ نعمان' (٢٣٣) + م ١٢٣١ھ' رضا ٤ نسخے، ک ١ - ١٢١٨ھ (٢٣٤) + ک ١٢ ویں صدی
(٢٣٥) + م بعد (٢٣٧) الشجری ← السجری (رضا) الشجری (خدابخش برو کلمان' رضا) ک رضا قبل (٢٣٨)
(٢٣٩) + ک ١١٣٩ھ (٢٤٠) قرابادین — القرابادین' + پورا نام : امین الدولہ ابوالحسن

Marfat.com

ہبۃ اللہ بن صاعد بن ابراہیم النصرانی البغدادی ابن التلمیذ م ۵۶۰ھ، +ک قبل ۱۰۹۹ھ
(۲۴۲) +ت ۵۱۰ھ، ک ۹۵۰ھ (۲۴۴) الاسرائیلی ← الاسیرائی الحلبی، م تقر ۶۷۴ھ،
+ رحمۃ اللہ (۲۴۵) +ک ۱۲ویں صدی ھ (۲۴۶) + رضا ۳ نسخے، بیشتر ۱۳ویں صدی
کے نوشتہ ہیں، (۲۴۷) +ک ۱۰۰۳ھ (۲۴۸) الازرق ← الازرق (۲۴۹) صبغۃ ←
صنعۃ، +ک تقر ۹۰۰ھ (۲۵۰) +ک ۹۱۴ھ (۲۵۱) + رضا، (۲۵۲) المستعملات ←
المستعملۃ عند الاطباء الافرنج، صالح آفندی ← صالح بن نصر اللہ الحلبی ابن سلوم آفندی م ۱۰۸۱ھ
(۲۵۳) +ک رضا ۱۲۸۵ھ (۲۵۴) + م ۳۲۰ھ (۲۵۵) + رضا ۴ نسخے، ک ۱۲ویں ۱۳ویں صدی ھ،
(۲۵۹) + خدابخش: ناقص الاول، ک تخمینہ ۵ویں صدی ہجری، (۲۶۲) + رضا ۲ نسخے، ک ۱۱۱۲ھ
(۲۶۴) خارج مطبوعہ (۲۶۵) +ک ۶۷۰ھ (۲۶۶) +ک ۱۱۴۲ھ / تصنیف: امین الدولہ
ابوالفرج یعقوب بن اسحاق، ابن القف الکرکی م ۶۸۵ھ (۲۶۷) + رضا ۳ نسخے، ک ۱۰-۱۲ویں صدی،
(۲۶۸) + الاسفرائینی (۲۶۹) +/ ابوسعید بن ابراہیم المتطبب المغربی العلائی، + رضا ۲ نسخے، ک
۱۲۷۲ھ، ۱۲۷۴ھ (۲۷۱) + م تقر ۴۰۰ھ، +ک ۱۱ویں صدی (۲۷۲) قسط ← قسطا (۲۷۴)
فی الحرارۃ +تفعل فی الرطب سواداً و فی غیرہا بیاضاً۔ + م ۶۷۲ھ، (۲۸۰) +ک ۱۰۵۳ (۲۸۴)
+ م ۴۰۱ھ، + خدابخش ک ۱۲۳۴ھ، رضا ۳ نسخے ۱-ک ۱۰۰۲ھ، اس کی جلد اوّل طبع ہو چکی ہے۔
— کتاب المنصوری کی جگہ نمبر ۲۹۲ کے بعد (۲۸۵) +ک رضا ۱۲ویں صدی (۲۸۸) +ک
خدابخش تقر ۸ویں صدی ھ، رضا ۱۰۸۶ھ (۲۸۹) کتاب المیامر = تقویم الادویہ (۲۹۰) + م
۴۹۵ھ، + خدابخش ک ۶۰۸ھ، + آصفیہ (۲۹۱) +ک ۱۱۹۸ھ رضا (۲۹۳) +(علوی خاں)
(۲۹۷) خارج، یہ رسالہ نمبر ۳۲۰ پر مذکور ہے۔ (۲۹۹) +ک رضا ۱۲ویں صدی ھ (۳۰۰) + رضا،
(۳۰۳) عبداللہ ← علی +ک رضا ۱۰ویں صدی ھ (۳۰۴) ابن الکتبی م ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۷ء ← ۷۵۴ھ/۱۳۵۳ء +ک خدابخش ۹۹۸ھ
(۳۰۵) + —/ فتح الدین الکوفاموی + —/ آصفیہ (۳۰۹) + ادویہ مرکبہ)، ک ۱۱۱۶ھ
(۳۱۱) + رضا ۵ نسخے، ک ۱-۱۰۳۲ھ، ۲-۱۰۰۶ھ (۳۱۲) +(حکیم محمد شریف خاں
م ۱۲۲۱ھ / نتاب علی بن سید علی بلگرامی، + نظامیہ، خدابخش ک رضا ۱۲۵۴ھ،
(۳۱۴) معنون بہ نام شاہ طہماسپ صفوی (۹۳۰-۹۸۴ھ)، ک ۱۱۹۷ھ (۳۲۱) خارج مطبوعہ (۳۲۶)
+ رضا ۲ نسخے ۱-ک ۱۰۸۲ھ (۳۲۹) + رضا ک ۱۰۸۲ھ (۳۳۰) + رضا ۳ نسخے،
ک ۱-۱۰۸۲ھ، ۱۰۹۸ھ ۳-۱۲ویں صدی ھ (۳۳۲) + آصفیہ: / ذکریا الرازی،
رضا ۲ نسخے ۱۰ویں-۱۲ویں صدی (۳۳۵) سعید ← صاعد (۳۳۷) + م ۱۱۳۹ھ + رضا ک ۱۲۶۵ھ (۳۳۸)
+ک خدابخش ۱۰ویں صدی ھ، رضا ۲ نسخے، ک ۱-۹۹۷ھ ۲-۱۱۳۹ھ (۳۳۹) ۵۰۴ ←
ت قبل ۵۰۴ھ برائے المفضل بن ابی البرکات الحمیری م ۵۰۴ھ مبارک ← المبارک،

Marfat.com

مشتمل بر تمبیات، ک ۸ ویں صدی (۳۴۲) + م ۱۱۳۱ھ ک ۱۰۸۰ھ (۳۴۳) + پورا نام: شمس الدین ابو علی محمد بن ابراہیم بن صاعد الانصاری السنجاری المصری، ابن الاکفانی، م ۷۴۹ھ + ک رضا ۱۲ ویں صدی ھ (۳۴۴) + مبنی بر خریدۃ العجائب از الوردی م ۸۵۰ھ و تحفۃ الغرائب از عالم شاہ م ۹۸۷ھ، ک ۱۱ ویں صدی ھ (۳۴۵) الزاھیۃ ← الزجبۃ، خدا بخش ک ۱۹۳ (۳۴۷) خارج، (نمبر ۵۶ اپریل) (۳۴۹) + ت لبعد ۶۹۶ھ ک ۹ ویں صدی ھ۔

علم الحیوان:

(۱) + ک ۱۱ ویں صدی ھ (۲) + ت ۹۰۱ھ، + ک رضا ۱۱ ویں صدی ھ، (۴) + ت ۸۲۳ھ، معنون بہ نام ناصر الدین ابو الفتح احمد شاہ بن محمد شاہ بن مظفر شاہ حاکم گجرات (۸۱۴ — ۸۴۶ھ)، ک ۱۰ ویں صدی ھ (۵) + و فیلسوف سعد الدین بن الظاہر العجمی در تصنیف این کتاب معاون و مشارک حکیم مذکورہ بودہ، (۶) + پورا نام: الملک المجاہد سیف الاسلام ابو الحسن علی بن داؤد بن یوسف الرسولی الغسانی الیمنی، م ۷۶۴ھ = ۱۳۶۳ء، ت لبعد ۷۲۸ھ، ک ۸ ویں صدی ھ (۱۳) موحد الدین + (مہد الدین) عثمان ← عمر + ک ۱۰۸۱ھ (۱۴) + ک ۱۲ ویں صدی (۱۵) + ک ۱۲۶۵ھ۔

Marfat.com

اشاریہ مصنفین (فارسی)

آنند رام ابن رائے کھیمل داس عرف رائے رگھوناتھ ۷ (الف) حواشات

ابراھیم بن عبدالرحمن ۸۵

ابراھیم (بن یعقوب) لکھنوی = محمد ابراھیم لکھنوی

ابن شاہ عنفی اللہ ۵۶۱

ابن محمد زمان خان ۲۱۲

ابوبکر صدیق ناگوری (م بعد ۱۰۲۴ھ) ۳۲۰

ابوبکر مظہر بن محمد ۳۴۶

ابوالحسن السمرقندی ۴۱۰

ابوالخیر محمد بن محمد فارسی = محمد بن محمد فارسی

ابوالروح محمد بن منصور الجرجانی (م بعد ۴۸۰ھ) ۵۶۹

ابوالفتح خیری ۱۳۵

ابوالقاسم اصفہانی ۶۴۰

〃 بن سید محمد الحسینی، سید ۶۱۵

〃 میر قدرت اللہ قادری ۳۵۵، ۵۲۴

ابومحمد صدیق المشتہر بہ منشی ۳۹ (حواشات)

ابومظفر محمد (بن الناظر / المنظری) ۴۴، ۶۶۴

ابونصر اسفرائنی ۳۴۹

احسان خان = محمد احسان خان

احسان علی فیض آبادی، میر ۲۸۹، ۳۶۸

احسن اللہ اکبر آبادی ۵۰۷

احسن اللہ خان دہلوی ۵

احمد بخش ۱۱۱

احمد بن سید امام علی ۲۴۵

احمد بن محمد ملتانی ۲۳، ۴۲۶

احمد خان فاخر بن ناصر خان ۳۷۰، ۵۷۵

احمد سعید خان رامپوری ۴۶۸

احمد طبیب جلال الدین برجندی (م بعد ۱۱۰۶ھ) ۲۹۷

احمد علی (خان) ۴۵، ۶۵۸

احمد علی خلف محمد معصوم علی خان (م بعد ۱۲۵۳) ۱۵۴

احمد قنوجی (م بعد ۱۱۲۹ھ) ۶۱

احمد اللہ خان دہلوی ثم مدراسی ۷۷، ۹۱، ۲۸۲، ۲۹۸، ۵۷۳، ۶۷۰

احمد اللہ ملقب بہ حکیم مسیح الزماں مشتہر بہ امام بخش، کیرت پوری (م بعد ۱۱۷۷ھ) ۱۲۹، ۶۱۴

احمد المتطبب الاریکی (اللاہیجی) ۲۴

ارشد خان بن مسیح الملک عبدالشافی خان المعروف بہ شفائی خان (م بعد ۱۲۳۲ھ) ۱۸۱، ۳۱۸

اسد علی = محمد اسد علی بن درویش محمد

اسماعیل اکبر آبادی ۲۸

اسماعیل جرجانی، سید ۶۸۶

اسماعیل صفوی ۲۰۵ ب

اسماعیل کوہی (م بعد ۶۹۹ھ) ۴۸۱

اشرف خان بھوپالی = محمد اشرف خان بھوپالی

اشرف علی بن رجب علی (عظیم آبادی) ۲۷۵، ۳۱۳

اشفاق حسین ذکی بن محمد اشفاق حسین ۵۱۸

افتخار الدولہ = محمد شریف خان بہادر

افتخار علی خان ۵۹۹

اکبر ارزانی، محمد اکبر بن محمد مقیم ۵، ۶۰۲، ۶۴۸

الیاکس ۵۷۲، ۶۰۶

الیاس ڈی سلوا = ڈی سلوا، الیاس

امام بخش ۱۰۶

امام بخش کیرت پوری = احمد اللہ

امام الدین خان دہلوی ۴۸۷

امام علی اودھی رسالدار، سید ۴۶ (حواشات)

امان = محمد امان بن محمد منشی

امان علی علوی دہلوی = ۱۲۱

امان اللہ خان، فیروز جنگ / امان اللہ ۴۲۰، ۶۳۱

امداد علی، سید ۳۳۷

امیر بخش حسین مکی المعروف تقوشاہ ۵۴

امیر علی سید ۱۸

اویس لطیفی (از دہلی) ۲۱۵

بازرگان، خواجہ حکیم ۴۵۷

باقر = محمد باقر بن عمادالدین محمود

بایزید بن شاہ نعمت اللہ گنگوہی = محمد بایزید بن شاہ نعمت اللہ

بہر علی خان ۱۴۵

بجولان تمکین ۴۳۳

برادر میر سید وارث علی ۲۷

بدرالدین ۴۴

بدرالدین مظفر ۵۳۱

برکات احمد، سید ۲۱۹، ۳۹۸

برکت علی جے پوری ۵۰۴

برہان الکمال بن محمد صالح ۴۱۷

Marfat.com

بوعلی خان، حکیم ۴۳۰
بہادر ۳۳ (حیوانات)
بہرام مرزا ۲۰۵
بیراگی خان ۵۰۳
پیر محمد ملا = زین العابدین بن غیاث الدین معروف بہ ملا پیر محمد
تنکلوشس البابلی ۴۱۸
تراب علی بن سید علی کریم بلگرامی ۲۵۹، ۵۴۰
تقی، خواجہ میر ۲۹۴
تقی الدین محمد بن صدر الدین علی ۴۰۲، ۵۵۸، ۵۹۱
جان محمد صدیقی گجراتی دہلوی ۳۹۴
جعفر علی مومن ۳۷۴
جلال الدین ۵۶۸
جلال الدین بن محمد حسن الدین ۴۷، ۴۳۴
جوزی ڈی سلوا = ڈی سلوا پرتگیزی جوزی
حامد، حکیم ۳۱۲
حبیب اللہ = محمد حبیب اللہ
حبیب اللہ بن نورالدین المتطبب تونی طبسی (م بعد ۹۴۹ھ) ۲۸۴
حبیب اللہ میر، مخاطب بہ سید بہادر علی خان استرآبادی ۳۱۹
حسن خواجگی بن مسعود ۶۲۶
حسن علی سہسرامی ۵۳۵
حسن قاضی (دولت آبادی) (م ۱۱۱۶ھ) ۸، ۳۹ (حیوانات) ۶۶۰
حسن قلی خان ۱۷۶
حسن محمود الحسینی الشیرازی معروف بہ بچی ۶۹۷
حسین انصاری، حسین بن علی بن حسین الانصاری (فرزند زین العطار مصنف اختیارات بدیعی) ۳۰۳، ۵۹۰
حسین بخش، سہارنپوری ۲۶۹ (ب)، ۶۴۴
حسین الحسینی ملقب بہ صدر جہان ۲۲۱
حسین المشہور بمظفر بن محمد بن قاسم ہروی ۲۰۶
حکیم الملک گیلانی = نظام الدین احمد گیلانی
حمید الدین ساکوروی ۴۰
حمید الدین محمد بن ابی الفضل شہاب الدین محمد الحکیم الہمدانی البھکری ۱۱۴
حیدر علی (طبیب) سید ۱۸۸، ۶۲۵
خادم علی، حکیم ۴۴۸
خداداد خان بن کفایت خان شہید ۶۴۸
خلیفہ مکھو ۵۴۵
خیر اللہ الہ آبادی ۵۴۴
خیر اللہ حقانی، شاہ ۴۵۵
داؤد بن یار محمد عرف خداداد خان ۴ (حیوانات)
داؤد علی رضوی، میر ۵۸۸
درویش حسینی نقشبندی میر ۳۵۰
درویش محمد ۳۱۱
دکھنی بیگ ابن نظر بیگ ۷۵
دوائی فدائی شیرازی (والد نورالدین عبداللہ) ۳۶۰
ذکاء اللہ خان بن اسحاق بن اسمٰعیل المتطبب ۶۲۳
ڈی سلوا، الیاس ۱، ۱۷۴
ڈی سلوا پرتگیزی جوزی ۱۷۵، ۱۸۲، ۴۰۹
ڈی سلوا فرنگی ۳۸۷
ڈی سلوا، لوئس ۲۹۰
راضی خان بن قطب الدین (م بعد ۱۰۵۰ھ) ۳۶۷
رحم علی خان = محمد رحم علی خان
رحمت شاہ ۴۳۵
رحم اللہ خان، قاضی محمد ۴۲۹
رستم جرجانی (م بعد ۹۶۱ھ) ۱۱۷، ۱۵۵، ۲۴۵
رستم بن خان دوراں ۶۱۲
رضا بن محمود ۴۲۱
رشید الدین خواجہ امین الدولہ ۶۸۵
رفیع الدین بن ملک تاج محمد بن ملک قطب الدین ۴۲ (حیوانات)
روشن ضمیر بن تابع محمد (م ۱۰۸۰ھ) ۵۳۸، ۵۸۹
روفس ۶۹۱
ریاض الدین علی بخاری، سید ۱۴۳
زین الدین، سید ۶۸۸
زین العابدین (بن سید جمال بن سید احمد حسینی قادری) ۶۷۲
زین العابدین بن غیاث الدین معروف بہ ملا پیر محمد ۲۲۷، ۲۵۲، ۶۵۱
زین العابدین سید ابوالحسن کربلائی ۴۱ (حیوانات)
زین العطار ۵۱۹
سراج الدین، شیخ ۵۵۰
سراج الدین محمد، شیخ سراج الدین بنی اسرائیل ۴۷۷، ۶۹۵
سراج الدین بن بہاء الدین ۴۷
سعادت علی خان بہادر ۴۷
سعد اللہ زنجانی ۵۶
سعید عظیم آبادی = محمد سعید عظیم
سعید بخت = محمد سعید بخت عشرت
سکندر آملی ۲
سکندر بن اسمٰعیل یونانی ۲۷۶، ۳۲۰، ۵۰۷
سلطان علی طبیب خراسانی ۶۷۵، ۲

Marfat.com

سلطان = محمد سلطان
سید حسن، ٤٧٩
" طیب اودھی، ٥٨٤
" علی خان، نواب ٤٦
سید الملک، نواب ٤٥٠
سید محمد والا موسوی ٣٥ (حیوانات)
شاپور بن سہیل، ١٦٧
شاہ علی بن سلیمان کمال = علی بن سلیمان کمال
شاہ قلی، ٣٢٥
شاہ محمد (قزوینی) ١٠ (حیوانات)، ٣٥ (حیوانات)
شاہ مردان (شمس الدین) بن ابی الخیر، ٥٦٣
شرف الدین (مفتی)/مفتی محمد شریف الدین، ٢٤١، ٤٢٣، ٤٨٠
شرف الدین بن محمد شمس الدین ساوری ٥٣٠
شرف الدین بن محمد صادق، ٣٤٥
شریف = محمد شریف بن محمد صادق (خاتون آبادی)
شریف خان = محمد شریف خان دہلوی
شفائی خان، * ١٦١، ٢٥٦، ٢٦٧، ٤٥١، ٤٩٠، ٦٣٥
شفائی خان ارشد بن مسیح الملک = الشفاخان بن مسیح الملک حبد الشافی خان
شفائی خان = افضل علی شفائی خان
شفائی خان، مظفر بن محمد = مظفر بن محمد الحسینی، شفائی خان

شمس الدین بن حسن ٢٣٩
شمس الدین بن نور الدین ٢٧٠
شمس الدین، سید، ٣٠١
شمس الدین، شیخ، ٣٠٤
شمس الدین علی الحسینی الجرجانی، ٨٢
شمس الدین طلیوف اندلسی، ٤٦٠
شہاب بن محمد بن قاضی (ح ٨٧٠ھ) ٥٣ (حیوانات)
شہاب الدین بن عبدالکریم (نوام ناگوری) ٣٤٣، ٣٥٤، ٦٤٧، ٦٤٩
شہاب الدین ابوالفضل محمود الحکیم البھکری (م ٩٩٢ھ) ٤٧٢
الشہید المتقی، ٢١٨
شیخ بہنا/شیخ حسن بینا، ٤٣٩
شیخ الطبیب جیلانی ١٧٢
صادق رضوی ٦٧٢
صادق بن محمد کاظم = محمد صادق بن محمد کاظم رضوی
صادق علی خان بن حکیم شریف خان ١٩٥، ٢٤٣، ٥٧٧
صدیق اللہ = محمد صدیق اللہ
ضیاء الحسن بھوپالی ١٧، ٣٧، ٢٨
ضیا خواجگی ٥٩٧
ضیا محمد مسعود رشید زنگی غزنوی ٤٦٥
طاہر = محمد طاہر
طاہر کبرانوی = محمد طاہر کبرانوی
ظالم سنگھ، مہاراجہ، ٥ (حیوانات)

ظفر موہانی، میرزا، ٩٤
ظفر یار خاں، ٨
ظفر الدین بن رحمۃ اللہ الطبیب الکیلانی، ٧٠٠
ظہور عالم، ١٤٩
عابد علی خاں/میر عابد علی، ٩٦، ٦٠٣
عارف، قاضی ٣٢٧
عارف محمد، ٣٣٢
عباد اللہ محمد ماہ، ٣٢١
عبدالحق الہ آبادی، ٤٤٠
عبدالحلیم، قاضی، ٥٠٠
عبدالحی ٣٩
عبدالجلیل (تلمیذ محمد اکبر ارزانی) ٥٨٠
عبدالرحمٰن خاں سپلی جیتی/محمد عبدالرحمٰن ٦٠١/٣٠
عبدالرحیم بن حکیم ابوبکر، ١٠٧
عبدالرزاق بن قاسم بن مہدی، ١٩٠
عبدالرزاق لاہیجی، ١٢٦
عبدالستار خاں گوالیاری ٤٢٢
عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی شاہ ٤٥١
عبدالعلا ٦ (حیوانات)
عبدالعلی ٢ (حیوانات)
عبدالعلیم بن محمد نصراللہ خاں خویشگی، ١١٩
عبداللہ تاج مشہور بہ خواجہ عبداللہ تمکین، ٢٦، ٥٦٢
عبدالفتاح الحسینی ٦
عبدالقادر خان، ٣١
عبدالغفور (الیاس)، بن شہاب الدین الملقب بہ ضیائی، ١٥٦
عبدالکریم اسحاق احمد، ٤، ٥٣٤
عبدالکریم خاں، ١٢٠

* جہاں صرف خطاب لکھا گیا ہے اور نام کی تصریح نہیں ہے، ان مخطوطات کے نمبر یہاں درج کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

عبدالکریم معروف بہ خاقان محمد مرزا خان، ۲۸۸
عبداللطیف، ۷، ۳۶۲
عبداللہ بن صفی (ح ۸۱۰ھ) ۲۹ (حیوانات)
عبداللہ الحسینی بن میر پارسا بن میر کمال ۹ (حیوانات)
عبداللہ خان فیروز جنگ سید ۳۰ (حیوانات)، ۳۴ (حیوانات)
عبداللہ، خواجہ، ۱۰
عبداللہ دوائی لاہیجی ۶۱۶
عبداللہ سیاح / عبداللہ طبیب ۶۶۲ / ۵۷۶
عبداللہ، سید محمد ۴۳۸
عبداللہ بن حنظلہ کشمیری (م بعد ۴۳ھ) ۳۰۹
عبداللہ بن محمد اشرف صدیقی ۶۷
عثمان المبین، ۳۲۲
عشقی ۱۴۱
عطاء اللہ خان قریشی = محمد عطاء اللہ خان قریشی
علوی خان ۱۴، ۱۰۳، ۱۳۰، ۱۴۴، ۱۶۲، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۴، ۴۳۴، ۵۲۷، ۵۶۵، ۶۳۴، ۶۴۲
علی اسد خان ۵۱۶
علی افضل بن محمد امین قزوینی مشتہر بہ قاطع (م بعد ۱۰۵۰ھ) ۱۴۱
علی بخش الواسطی، ۴۱۹
علی بن خلیفہ المتطبب السلماسی ۴۸۲
علی بن سلیمان کمال، شاہ ۲۷۳
علی بن عباس، ۶۸۵
علی بن محمد المشتہر بعوض المتطبب ۱۳۲
علی بن موسیٰ رضا، ۶۳۶

علی حسن خان بہادر، میرزا سیح الدولہ ۱۴۸، ۶۱۰، ۶۶۷، ۶۸۴، ۶۹۰
علی حسین خان بن حکیم احمد خان، ۵۵۷
علی حسین کربلائی، شیخ، ۶۴۶
علی رضا، ۶۳۸
علی زمان خان، ۴۲۷
علی ضامن ۴۴۲
علی گیلانی (م ۱۰۱۸ھ) ۳۲
علی محمد (م ۱۲۷۱ھ)، ۴۹
علی نقی بن میر حسن مخاطب بہ اسداللہ خان، میر (۱۲ صدی ھ) ۵۰۱
علی یار خان جیو، ۳۶۹
عماد الدین محمود بن مسعود شیرازی، ۱۴، ۱۶۳، ۱۸۰، ۱۹۴، ۲۰۱، ۲۴۸، ۲۶۳، ۵۵۷، ۴۰۰ ب
عنایت خان بن عادل بیگ جمعدار ۵۵
عنایت اللہ شاہ / شیخ، ۲۷۷
عوض علی عدیل بن میر حامد علی حسین ملیح آبادی، ۳۰۶
عیسیٰ بن یحییٰ، ۹۷
عیسیٰ بن محمد طبیب / یوسف محمد ۱۰۴
عین الملک، ۶۴۶
غلام امام بریلوی ۱۲۸، ۲۱۷، ۳۶۶، ۴۸۵، ۵۰۹، ۶۵۴
غلام حسین بلگرامی ۲۸۰
غلام حسین بن نصیر الدین مفتی ۲۴۷
غلام حسین خان قدیر بن غلام قادر خان خوشنویس رام پوری / حکیم غلام حسین شاہجہان آبادی، ۱۹۲، ۴۴۵، ۶۲۱
غلام علی ۵۱۴، ۶۱۱
غلام کبریا، ۴۳

غلام محمد خان، ۲۵۳
غلام محمد صادق، ۱۱۵
غلام محی الدین، ۴۴۳
غلام مصطفیٰ بہاری، ۴۳۱
غلام مصطفیٰ بن محمد اکبر تھانیسری دہلوی، حافظ ۳۳۱
غلام مظہر علی / میر ۲۸ (حیوانات)
غیاث الدین محمد، ۸۴
فتح علی خان (شاگرد حکیم صاحب داد خان) ۲۴۹
فتحیاب خان بن مظفر خان بن نور خان رامپوری متخلص اخگر ۲۷۹
فخر الدین / فخر الدین جیو، ۲۱۱، ۳۲۳، ۶۹۸
فخر اللہ بیگ موزون، مرزا، ۲۰۸
فرید الدین، ۳۲۴
فرید الدین عرف حکیم کلو ۵۱۷
فضل علی شفائی خان، ۳۳۹، ۳۹۷، ۵۵۹، ۶۳۵، ۶۹۹
فیروز جنگ = امان اللہ خان، فیروز جنگ
فیض علی، ۸۸
قادر علی خان ۵۷۴
قاسم علی، میر ۶۷۳
قاسم علی خان دہلوی، محمد ۱۴۳
قاضی بن کاشف الدین، محمد یزدی حکیم الملک، ۹۹، ۲۰۷، ۶۲۷
قاضی حسن = حسن قاضی
قاقشال ۳۲ (حیوانات)
قطب الدین ۳۰۷، ۵۷۴
قطب الدین بن سید محمد ہاشم ۱۹۶
کاشف الدین، ۶۵۹
کرم حسین، سید، ۲۹

Marfat.com

کشن سنگھ/ کشن لال ۴۶۶، ۶۰۴

کفایت اللہ خاں بہادر، محمد ۴۸

کمال الدین ۳۱۶

کمال الدین حسن بن مسعود الکاشی، ۱۸۹

کمال الدین حسینی شیرازی، ۱۷۰

گوپال ۶۵۶

لالہ چند پنڈت ۴۱۱

لدھا مل بھیرا مل ستانی ۲۳

لوئس ڈی سلوا = ڈی سلوا، لوئس

مبارک، حکیم ۳۴۸ب

محب حسین فیلسوف جنگ ۴۴۴

محب علی الملقب بہ خان خاص بن نظام الدین ۳ (حیوانات)

محبوب عالم عرف حکیم باسو ۵۲، ۴۶۹

محبوب علی، میر ۱۸۴

محمد ابراہیم حسینی (م بعد ۱۰۹۳ھ) ۵۵۶

محمد ابراہیم لکھنوی (م ۱۳۰۰ھ) ۶۷۸

محمد احسان خاں ۵۶۴

محمد اسد علی بن حکیم درویش محمد (م بعد ۱۲۳۳ھ) ۴۱۳

محمد اشرف خاں بھوپالی ۱۳

محمد افضل، میر ۳۵۹

محمد اکبر بن محمد مقیم ارزانی = اکبر ارزانی

محمد امان بن محمد افضل بن محمد عارف بن محمد حسین مرزا بن محمد تولک سلطان (م قبل ۱۱۸۷ھ) ۲۶۹

محمد باقر بن محمد حسین ۶۲۲

محمد باقر بن (عماد الدین) محمود شیرازی ۳۲۸، ۴۰۰، ۵۳۶

محمد بایزید بن شاہ رحمۃ اللہ گنگوہی بن شاہ حافظ برخوردار رامپوری ۲۵۱

محمد بخش، سید/ محمد بخش بہورہ ۳۸۹/ ۶۲۴

محمد بن ثابت نیشاپوری ۵۲۲

محمد بن زکریا ۶۸۵

محمد بن سلیمان قصونی بغدادی، ملا ۲۳۷

محمد بن طوسی بن ارشموس ۳۷۲

محمد بن عبداللہ اللاری ۶۹۴

محمد بن علاء الدین بن ہبۃ اللہ سبزواری ۲۷۱

محمد بن علی بن موسیٰ ۶۶

محمد بن علی الطبیب ۲۳۸

محمد بن محمد ۴۰ (حیوانات)

محمد بن محمد فارسی ابوالخیر ۱۹

محمد بن منصور ۱۹۷

محمد بن ہابیل نازکی (ادویہ صدیقی) ۱۱۳

محمد بن یوسف الہروی ۱۰۹

محمد تقی بن سید محمد فیض بن میر احمد خاں عرب ہاشمی لکھنوی ۱۱ (حیوانات)

محمد حبیب اللہ، مرزا ۳۵

محمد حسن خیرآبادی ۱۴۶

محمد حسین (بن محمد ہادی حسین) ۲۸۳، ۳۱۴، ۴۰۶، ۴۹۱، ۶۲۲

محمد رحیم علی خاں ۲۵، ۳۶۵

محمد رضا خاں ناظر (ح ۱۲۲۷ھ) ۱۵۰ (حیوانات)

محمد رضا الطبیب ۲۶۸

محمد روشن ضمیر = روشن ضمیر بن تابع محمد

محمد زماں، سید ۷۶

محمد سعید بخت بن میر عبدالعزیز کشمیری ۴۸۴

محمد سعید (عظیم آبادی) حسرت ۱۰۸

محمد سلطان ۲۲۰

محمد شریف ۲۷۲

محمد شرف بن غلام اشرف سندیلوی ۹۰

محمد شریف بن محمد صادق خاتون آبادی ۲۱۴

محمد شریف خاں دہلوی (م ۱۲۳۱ھ) ۱، ۷۹، ۳۷۵، ۵۹۸، ۶۳۲، ۶۶۶

محمد شریف خاں بہادر سیف جنگ بن نظام الدولہ افتخار الدولہ مشیر الملک فرزند جاہ ۶۸۷

محمد شریف الدین، مفتی = شرف الدین (مفتی)

محمد شمس الدین بن حکیم محمد حسام الدین بن حکیم معین الدین صدیقی ۶۲۷

محمد صاحب مندوزی ۶۸۰

محمد صادق بن محمد کاظم رضوی ۲۴۴، ۲۸۸، ۳۰۲، ۳۳۴، ۵۵۴

محمد صالح خاں بن حاجی محمد طاہر بیگ شیرازی ۲۹۲

محمد صدیق اللہ ۹۸

محمد طاہر، شیخ/ طاہر ۳۴، ۳۱۳، ۶۶۵

محمد طاہر کبرالوی ۵۷

محمد طبیب ۶۴

محمد عارف یمنی ۳۹۳

محمد عارف خاں ۵۹۶

محمد عبداللہ سیاح = عبداللہ سیاح

محمد عبداللہ، سید = عبداللہ، سید محمد

محمد عبدالرحمن = عبدالرحمن خاں

محمد عطاء اللہ خاں قریشی ۳۱۴

محمد علی ۴۲۸

محمد علی الاصفہانی ۲۱۶

Marfat.com

محمد علی بن ابی الحسن، سید ۴۲۵
محمد علی تقی / نقی ۱۴۰، ۵۰۸
محمد علی جون پوری، حکیم مرزا ۱۴۷
محمد علی حزیں، شیخ ۱۷۷
محمد علی لکھنوی ۳، ۵۰۵، ۵۷۱
محمد غوث بن ناصر الدین (نصیر الدین)
محمد نائطی شفائی آرکاٹی ۲۸۶، ۵۸۲، ۶۰۱
محمد فضل الدین بن محمد فیاض الحسینی ۶۱۳
محمد فقیر قادری بن عبد الحفیظ ۱۴۷
محمد فیاض ۱۳۶
محمد قاسم ۶۷۱
محمد قلی خاں خراسانی، حاجی ۶۳۶
محمد کاظم بن حکیم محمد روشن ضمیر ۱۴
محمد کاظم تبریزی ۴۴۶
محمد محسن (افسر الاطبا) خیر آبادی
بھوپالی ۲۸۷، ۴۷۸
محمد مرتضیٰ بن حافظ سید حسن قادری ۵۱۰
محمد مسیح بن محمد امین طباطبائی ۲۳۵
محمد مشرف، سید ۳۸۶
محمد معصوم بن میر صفائی الحسینی البھکری
المتخلص بہ نامی (م ۱۰۰۹ھ) ۵۲۹
محمد ملتانی گجراتی ۱۷۴
محمد ملک قطب الدین ۲۳ (حیوانات)
محمد مومن بن علی الحسینی الاسترآبادی،
میر ۹، ۲۵۸
محمد مومن بن محمد حسین النهبنی الاشتیانی ۶۰۸
محمد منور خاں، حکیم ۵۹
محمد مہدی / رضا حسین بن سبحان علیخاں ۲۳۲
محمد مہدی بن علی نقی شریف ۱۸۷

محمد مہدی بن محمد جعفر بن محمد حسن
اکبر آبادی ۱۶۰، ۴۷۸، ۵۱۱، ۵۲۶
محمد ناصر انصاری ۱۲۳
محمد نسیم رامپوری ۳۷۱
محمد نواب عرف احمد علی رضوی ۵۶۶
محمد نور عالم الطبیب = نور عالم
سکندر آبادی
محمد وارث علی خاں = وارث علی خاں
محمد وزیر علی باقری قادری، سید ۴۳۱
محمد ہاشم بن میر محمد طاہر طہرانی،
میر، ۶۳، ۱۶۹
محمد یار ولد محمد علی خاں گیلانی ۴۱۲
محمد یحییٰ ۶۹۳
محمد الیزدی = قاضی بن
کاشف الدین محمد الیزدی
محمد یوسف یوسفی ۲۶۶
محمود ایاز ۶۸۹
محمود بن الیاس ۳۳۰
محمود عالم بشارت خانی ۶۶۱
محمود علی خاں ۹۵
مراد علی تالپور ۶۵۷
مسعود بن نصیر الدین ۴۵۶
مسیح الدولہ = علی حسن خاں بہادر
مسیح الزماں خاں ۱۲
مصطفیٰ علی بن محمد علی ۵۶۰
مظفر بن محمد بن قاسم بروی =
حسین المشتہر بمظفر بن محمد
مظفر بن محمد الحسینی شفائی خاں
۷۵، ۲۹۳، ۳۶۱، ۶۲۴
معالج خاں ۵۰، ۱۴۱

معصوم بن کریم الدین شیرازی ۱۶۶، ۳۹۴
معین المخاطب بہ منشی ۱۶ (حیوانات)
مقرب خاں شیخ حسن بن محمد عثمان ۴۴۸
مقصود علی ۶۰۵
ممتن الدولہ ثابت جنگ، محمد مہدی ضیا ۱۱۲
منصور بن محمد بن احمد ۸۰، ۱۷۳
منعم خاں، حکیم ۱۵
منور حسین یوسفی ۲۲۹، ۲۳۱، ۵۵۱
منی عرف تولی دیوان علی ۴۵۹
مہدی حسن بن محمود علی ۸۱
بشارت خانی ۸۳
مہدی علی ۲۴۰، ۶۲۰
میر جان ۱۲۲
میر حسن (تلمیذ حکیم غلام محمد) ۳۵۸
میر شاہ میرزا جان الموسوی الصفوی ۳۵۷
میر علی اکبر بن میر گوائی بن میر سید بابا
الحسینی (عہد قبل ۱۱۱۸ھ) ۴۵۸
نثار علی ۳۳
نجات حسین ۳۷ (حیوانات)
نجم الدین محمود بن الیاس شیرازی، ۳۵۱، ۶۸۲
نجیب الدین سمرقندی ۵۱ (حیوانات)
نظام الدین احمد بن صدر الدین شیرازی
(ح ۱۰۷۱ھ) ۴۸ (حیوانات)
نظام الدین احمد گیلانی، حکیم الملک
۱۱۸، ۱۳۸، ۲۱۰، ۲۶۳، ۵۹۲،
۵۹۳، ۶۱۸، ۶۴۳، ۶۵۲
نعمت اللہ ۱۵۷
نعیم اللہ ۴۴۹
نواب سید الملک ۴۵۰
نوازش علی خاں ۵۲۴

Marfat.com

نورالحسن ۳۸
نورالدین محمد بن عبدالرزاق گیلانی ۶۸
نورالدین محمد عبداللہ بن حکیم عین الملک شیرازی ۱۰۱، ۲۷۴، ۳۱۴، ۳۹۵
نورعالم سکندر آبادی / محمد نورعالم طبیب ۲۹۵، ۲۹۹
نوراللہ / نوراللہ فیض الحسینی ۱۷۸/۳۲۶
نورمحمد ۱۳۴
وارث علی خاں / محمد وارث علی خاں ۶۰۰/۶۳۹
وزیر علی باقری قادری، سید محمد ۵۲۸، ۶۴۱
ولایت علی، میر ۶۲۹
ولی گیلانی ۹۳
ولی محمد ۳۷۲
ہدایت علی، سید ۵۸
ہدایت اللہ طبیب ۲۴۲، ۲۷۸
ہردیال منشی ۴
یار علی خاں ۶۳۰
یحییٰ بلگرامی، میر ۴۵۴
یوسف بن محمد ۵۷۲
یوسف بن محمد یوسفی ہروی ۲۱۳، ۵۹۴، ۶۵۰، ۶۶۳
یوسف خاں ۱۵۰
یوسف یزدی ۲۲۸، ۲۳۰
یوشع بن محمد طبیب = عیسیٰ بن محمد طبیب
یونس بیگ (انگریز) ۴۰۶، ۶۸۳

●●

Marfat.com

اشاریہ مصنّفین (عربی)

ابراهیم بن ابی سعید المتطبب المغربی - ۲۶۹

〃 بن علی بن محمد السلّوم القطب المصری (م ۶۱۸ھ) ۳۰، ۱۹۰، ۳۷۱

الاپرقوهی = قطب الدین، محمد بن اسحاق الاپرقوهی

ابن ابی الصادق = عبد الرحمٰن بن علی النیشاپوری

ابن الاکفانی = شمس الدین ابو علی محمد بن ابراهیم بن صاعد الانصاری

ابن البطلان، ابو الحسن مختار بن عبدون بن سعدون (م ۴۴۴ھ) ۴۴

ابن البیطار (م ۶۴۶ھ) ۱۴۹، ۲۹۱

ابن التلمیذ = هبة اللّٰه بن صاعد البغدادی

ابن الجزّار = احمد بن ابراهیم القیروانی، ابوجعفر

ابن جمیع الاسرائیلی = هبة اللّٰه بن زید الشهیر بابن جمیع الاسرائیلی

ابن رشد (م ۵۹۵ھ) ۳۶۸

ابن زُهر، ابو العلاء زهر بن عبد الملک بن محمد الایادی الاشبیلی الاندلسی (م ۵۲۵ھ) ۲۶۲

ابن سینا (م ۴۸۰) ۶، ۷، ۹۲، ۹۳، ۱۰۸، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۵۳، ۱۵۷، ۲۲۷، ۳۴۰، ۳۵۹، ۳۶۰

ابن العدیم = کمال الدین ابو القاسم عمر بن احمد

ابن العین الزربی = موفق الدین ابو نصر عدنان بن نصر

ابن القف المسیحی = امین الدولہ ابو الفرج یعقوب بن اسحاق

ابن المطران = موفق الدین ابو نصر اسعد بن الیاس

ابو سعید بن ابراهیم المتطبب المغربی العلائی = ابراهیم بن ابی سعید المتطبب المغربی

ابو سهل المسیحی = عیسٰی بن یحیٰی بن ابراهیم المسیحی

ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز الاندلسی (م ۵۲۹) ۸۲

ابو عبد اللّٰه بن علی الطبیب، ۱۶۸

ابو العشائر الاسرائیلی = هبة اللّٰه بن زید الشهیر بابن جمیع الاسرائیلی

ابو الفتح بن قاضی جمال الدین عثمان بن هبة اللّٰه، ۲۸۲

ابو الفرج عبد اللّٰه بن الطیب = عبد اللّٰه بن الطیب ابو الفرج

ابو منصور بن الحسین بن نوح القمری، ۱۰۷، ۳۶۲-

ابو نعیم، ۱۷۸

احمد اللّٰه خان دہلوی ثم مدراسی (۱۸ویں صدی)، ۲۷

احمد بن ابراهیم القیروانی المعروف بابن الجزّار، ابو جعفر (م ۳۹۵)، ۱۷۰

احمد بن محمد الطبری، ابو الحسن (چوتھی صدی ھ)، ۳۲۰

احمد بن محمد بن یحیی البلدی، ابو العباس (م بعد ۳۸۰ھ)، ۲۹

احمد سعید امروہوی، ۳۲۳

ارشد بن مسیح الملک عبد الشافی خان، شفائی خان (م ۱۲۳۱ھ)، ۵۶، ۱۹۳، ۲۳۲

اسحاق بن حنین بن اسحاق (م ۲۹۴)، ۱۶۷

اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی، ابو یعقوب (م ۳۳۲ھ)، ۲۵۴، ۲۶۰

اسحاق خان بن اسماعیل خان دہلوی، ۶۰، ۲۲۲

اسد علی، ۶۳

اشرف علی، ۳۶۶

Marfat.com

اعاجیب خان بن صالح خان دہلوی ، ۶۵
افضل علی بن سید اکبر علی فیض آبادی شفائی خان، حکیم میر، ۲۳
امام رضا - ۲۸
امراء القیس ، ۱۲ (حیوانات)
امیر نعمان پاشا = نعمان پاشا
امین الدولہ ابوالفرج یعقوب بن اسحاق، ابن القف المسیحی الکرکی (م ۶۸۵ھ) ۱۸۶، ۲۶۶
الانطاکی، داؤد بن عمر (م ۱۰۰۸ھ)، ۸۵، ۲۲۳، ۲۳۴، ۳۴۶
اوحد الزمان ابوالبرکات ھبۃ اللہ بن علی بن ملکا البلدی البغدادی (م ۵۶۰ھ) ۱۵۶
بدرالدین محمد بن ابی بکر بن عمر مخزومی، ابن الدمامینی (م ۸۲۷ھ)، ۴ (حیوانات)
بدرالدین محمد بن القاسم الحریری المرادی ، ۲۱
بدرالدین محمد القوصونی ، ۸۴، ۱۲۴، ۱۴۶، ۱۷۱-
بشر ابن یعقوب بن اسحق السجزی، ابوسہل ، ۲۶۵
تراب علی بن سید علی بلگرامی ، ۳۹۲
ثابت بن قرہ الحرانی (م ۲۸۸ھ)، ۸۸
جابر بن حیان ، ۳۵۱
الجرجانی ، زین الدین ابوابراہیم اسمٰعیل (م ۵۳۱ھ)، ۳، ۱۷
جعفر بن سید محمد مرتضیٰ ، ۳۰۸
جلال الدین السیوطی ، ۱ (حیوانات)، ۲ (حیوانات)
جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی الکازرونی ۱۱۹
الجلال المکی المحدی ، ۱۸۱
جمال الدین عبداللہ بن علی بن ایوب القادری المخزومی ، ۳۴۸
جمال الدین یوسف بن اسمعیل بن الیاس الجوینی البغدادی، ابن الکتبی (م ۷۵۴ھ)، ۳۰۴
حبیب اللہ ، ۲۰۲

حبیش بن الاعسم (م بعد ۲۶۴ھ)، ۳۵
حسن ، قاضی ، ۲۶۰
حسن بن ولی الشفائی الجیلی ، ۱۹۵
حسین اذری ، شاہ ، ۱۸۲
حسین بن ابی ثعلب بن المبارک بن ابی الشرف الطبیب (م بعد ۵۱۴ھ)، ۳۳۹
حسین بن محمد بن عبداللہ الاسترآبادی ، ۱۹۶
حسین بن نظام ، ۲۱۲
حنین بن اسحاق (م ۲۶۰ھ)، ۸، ۳۹، ۵۸، ۵۹، ۷۱، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۴۶، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۳۰۰، ۳۲۲، ۳۵۰، ۳۷۳، ۳۷۶، ۳۸۴
حیدر الطبیب ، مرزا ، ۱۷
خادم حسین ، ۳۲۷
خضر بن عبداللہ بن الخطاب، جلال الدین الحاج پاشا (ح ۸۱۶ھ)، ۲۰۶
خلیفہ ابن ابی المحاسن الحلبی الکحال (م تقریباً ۶۷۴ھ)، ۲۴۴
خیر اللہ ، ۱۷۵
درویش علی الطبیب الشجاع ، ۱۵۹
درویش محمد رام پوری (م ۱۲۳۳ھ)، ۱۰۴، ۳۸۰، ۳۰۵، ۳۷۷
راشد بن خلف الرستاقی ، ۱۸۴
راضی خان بن قطب الدین خان ، ۱۲۵
رضی الدین، شیخ الاسلام ، ۲۱۷
رضی الدین ابن الخیاط الیمنی ، ۱۵ (حیوانات)
رضی الدین ابوبکر بن محمد الفارسی القاضی (م ۶۲۱ھ)، ۸۳
رکن الدین مسعود بن حسین الکاشی (م ۹۴۴ھ) ۳۳۲
روفس ، ۳۲۳
سدید الدین الکازرونی (م ۷۶۹ھ)، ۵۰، ۲۸۷

Marfat.com

سعید بن ابی سرور الاسرائیلی ، ۸۰
سعید بن عبد العزیز النیلی ، ابو سہل ، ۱۸۷ ، ۲۰۰
سعید بن ھبۃ اللہ ، ابو الحسن (م ۴۹۵ھ) ، ۲۹۰
سید حسن ، ۷۵
سید حسن علوی بن حکیم محمد حسین بھوپالی ، ۲۴۱
شرف الدین حسن الشیرازی ، ۳۹۷
شریف الحسینی التونی ، ۴۷
شعبان سلیم ، ۳۴۱
شفائی خاں ، ۹۹ ، ۱۵۲
شفائی خاں ، ارشد بن مسیح الملک = ارشد بن مسیح الملک عبد الشافی خاں
شفائی خاں = افضل علی رضوی ، شفائی خاں
شمس الدین ابو علی محمد بن ابراہیم بن صاعد الانصاری السنجاری المصری ابن الاکفانی (م ۷۴۹ھ) ، ۳۴۳
شہاب الدین بن احمد التیفاشی (م ۶۵۱ھ) ، ۷۶ ب
صالح بن نصر اللہ الحلبی ابن سلوم آفندی (م ۱۰۸۱ھ) ، ۲۲۱ ، ۲۵۲ ، ۳۰۲ ، ۳۵۵
صدر الدین علی بن محمد الالہی الجیلانی الطبیب ، ۲۰۷
طاہر بن ابراہیم بن محمد الشجری / السجزی ، ابو الحسن (عہد تقریباً چھٹی صدی ھ) ، ۲۳۷
العباسی ، ۱۱ (حیوانات)
عبد الرحمن بن علی النیشاپوری الشہیر بابی الصادق ، ابو القاسم (م بعد ۴۷۰ھ) ، ۱۸۹ ، ۱۹۹
عبد الرحیم بیگ ، مرزا ، ۳۲۴
عبد الرؤف محمد بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین المناوی (م ۱۰۳۱ھ) ، ۳۴۵
عبد العزیز دہلوی ، شاہ ، ۳۷۲
عبد الفتاح بن سید اسماعیل الحسینی اللاہوری (م بعد ۹۴۵ھ) ، ۱۹۴
عبد اللہ بن احمد بن محمد الحسینی ، ۲۰۸
عبد اللہ بن اسعد الیافعی ، ۳۶۵
عبد اللہ بن حبیب ، ۱۶۹
عبد اللہ بن الطیب البغدادی ، ابو الفرج (م ۴۳۵ھ) ، ۳۴ ، ۳۸ ، ۱۵۱ ، ۲۶۸ ، ۳۷۰
عبد اللہ بن علی بن ایوب القادری ، ۸۶
عبد اللہ بن علی العکاشی ، ۳۵۶ ، ۳۹۵
عبد اللہ بن الفتح ، ۳۳۶
عبد اللہ بن کمال الدین حسین الطبیب ، ۲۴
عبد اللہ المراکشی السعوسی ، ابو محمد (م بعد ۱۱۹۳ھ) ، ۸۹
عبد اللطیف بن یوسف البغدادی ، ابو الفضل ، ابن اللباد (م ۶۲۹ھ) ، ۱۸۸
عبد المسیح بن یحیٰ ، ۱۱۳
عبد الواحد المغربی ، شیخ (م ۹۴۴ھ) ، ۳۷۸
عبد یشوع نظران الموصل ، ۲۵۵
عزیز الرحمٰن ، حکیم ، ۵۵
علاء الدین ، ۲۱۳
علاء الدین ابو الحسن علی بن العباس المجوسی (م تقریباً ۴۰۰ھ) ، ۲۷۱
علاء الدین القرشی ، ۲۳۱
علوی خاں (م ۱۱۶۰ھ) ، ۳ ، ۳۱ ، ۲۳۹
علی ، شیخ ، ۳۱۴
علی اصغر بن محمد باقر الاصفہانی ، ۳۲۵
علی بن ابی عبد اللہ محمد القرشی ، ابو الحسن ، ۳۷۰
علی بن داؤد بن یوسف بن عمر بن علی الرسولی (م ۷۶۴ھ) ، ۶ (حیوانات)
علی بن ربن الطبری (م ۲۴۷ھ) ، ۳۰۶
علی بن محمد بن علی الافزاری (م ۸۱۵) ، ۲۸
علی بن محمد المدعو بفرد بن عبد الرحمٰن ، ۱۴۷
علی بن میرزا نجو النجفی الکھنوی ، حکیم الملوک میرزا (م ۱۲۴۹ھ) ، ۱۲۱ ، ۱۲۷-

Marfat.com

علی بن یوسف بن عبداللہ التنوخی (م ۶۷۵ھ)، ۲۴۹
علی الجیلانی (م ۱۰۱۸ھ)، ۱۹۲
علی حسن، حکیم، ۱۲۳
علی شریف لکھنوی، مرزا - رئیس الاطبا (م ۱۲۳۱ھ)، ۹
علی نقی خاں دہلوی، حکیم الممالک (۱۲ویں صدی)، ۱۶
عماد بن علی الموصلی، ۲۹۲
عماد الدین محمود شیرازی (م تق ۱۰۰۰ھ)، ۱۹۷، ۲۰۹، ۳۱۳
عمر بن یوسف الغسانی الرسولی الیمنی، موید الدین (ممہد الدین) الملک الاشرف (م ۶۹۶ھ) ۱۳ (حیوانات)
عیسیٰ بن الحکم الدمشقی، ابوالحسن (م بعد ۲۲۵ھ)، ۲۴۵
عیسیٰ بن یحیٰ بن ابراہیم المسیحی، ابوسہل (م ۴۰۱ھ)، ۱۴۰، ۲۱۴، ۲۸۴
غرس الدین، ۱۷ (حیوانات)
غلام محمد بن حکیم محمد صادق علی خاں، ۲۰۳
غیاث الدین شیرازی، ۲۳۰
غیاث الدین محمود، ۱۷۷
غیاث الدین منصور الشیرازی، ۱۴۳
فتح الدین کوفاموی، ۳۵۴
فخر الدین محمد بن علی النیشاپوری الاسفرائنی (م تق ۶۷۰ھ)، ۴۲
فخر الدین محمد الخجندی (م تق ۶۷۵ھ)، ۴۵، ۴۷، ۲۷۵
فیض الحق بن غلام سبحانی جھنجھانوی، ۳۱۶
فیضی، مصطفیٰ آفندی، ۱۶۵
قسطا بن لوقا (م تق ۳۰۰ھ)، ۱، ۱۶۰، ۲۷۲، ۲۸۰، ۳۸۶
قطب الدین القرشی، ۶۹
قطب الدین محمد بن اسحاق الابرقوہی، ۱
قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی (م ۷۱۰ھ)، ۱۹۱

القطب المصری = ابراہیم بن علی بن محمد السلمی، القطب المصری
کریم اللہ، ۶۸
کلیم اللہ بن صبغۃ اللہ الطبیب، ۲۰۱
کمال الدین ابوالفضل حبیش التفلیسی (م ۶۰۰ھ)، ۴۳
کمال الدین ابوالقاسم عمر بن احمد ابن العدیم (م ۶۰۰ھ)، ۲۹۵
کمال الدین محمود بن الحسن الموصلی، ۲۹۹
کوچک، الحکیم، ۶۱
لطف اللہ بن سعد الدین الفاروقی، خواجہ (م بعد ۹۳۱ھ)، ۳۴
لعل محمد سہسرامی، ۱۶۲
مجد الدین عبدالوہاب الدمشقی (م ۶۹۴ھ)، ۳۲۶
مجد الطبیب بن سعید القیسی الطبیب، ۳۵۸
محمد اسحاق خاں = اسحاق خاں بن اسمٰعیل خاں دہلوی
محمد امان بن محمد افضل البدخشی، ۵۲
محمد باقر بن محمود بن مسعود الحسینی الشیرازی، میرزا بزرگ، ۱۱۸
محمد بن ابراہیم الماردینی، ۱۰۰
محمد بن افضل الطبیب الکھنوی، ۴۶
محمد بن التیمی الخطیب الرازی، ابوعبداللہ، ۳۸۳
محمد بن خالد بن عبدالملک المہندس، ۸۷
محمد بن خلیفہ یعقوب، حکیم ۵ (حیوانات)، ۹ (حیوانات)
محمد بن زکریا الرازی (م ۳۱۱ھ)، ۱۱۶، ۱۳۷، ۲۲۴، ۲۷۸، ۲۷۹، ۳۳۸، ۳۴۲، ۳۵۷
محمد بن عبداللہ بن ابی الفتح السہلی الجاجرمی، ۳۰۳
محمد بن علی الطبیب الاسفرائنی، ۱۴۲، ۲۶۸
محمد بن محمود بن حاجی شیروانی، ۱۴۵
محمد بن مسعود بن محمد النجدوانی، ۲۱۵
محمد بن یوسف الحسینی السنوسی، ابوعبداللہ (م ۸۹۲ھ)، ۲۸۳

Marfat.com

محمد بن یوسف الایلاقی (م ۵۳۶ھ) ۳۱۹

محمد بن یوسف الیہودی، ۲۲۰

محمد جعفر بن السید محمد الجونفوری (م ۱۱۳۹ھ) ۳۳۷

محمد حسین، ۱۶۶

محمد حسین بن معصوم خان بن محمد محسن العلیزدی، بقراط خان (م ۱۱۴۴ھ)، ۴۸

محمد رفیع بن مومن القزوینی، ۲۱۸

محمد سعید بن محمد احسن الدین الفاروقی فیجوری، ۲۱۶

محمد شریف خان (م ۱۲۲۲ھ)، ۳۶، ۶۷، ۲۳۳

محمد علی الاعظم لکھنوی (م ۱۳۶۲ھ)، ۲۰

محمد غیاث الدین = غیاث الدین الشیرازی

محمد کاظم بن حید رعلی التستری النجفی الدھلوی، حاذق الملک (م ۱۱۴۹ھ)، ۱۵، ۵۳

محمد کامل بن عنایت احمد الدھلوی، مرزا، ۴۳

محمد المازندرانی، ۲۴۳

محمد محسن رضا بن مظفر خان بن غوث محمد خان الدھلوی: ابو علی (م ۱۲۴۸ھ)، ۲۰

محمد مراد القادری الشطاری التراپی البرہانی، ۹۴، ۳۱۷

محمد مہدی بن علی اصغر بن نور محمد خان (م ۱۲۵۳ھ) ۷۶

محمد ہاشم بن حکیم محمد احسن، ۳۸۸

محمد ہاشم بن میر قاسم گیلانی، ۶۶

محمد یوسف بن عبد اللطیف، ۱۸۳

محمود بن عمر العطار، ۳۸۹

محمود بن محمد الجغمینی، ۲۱۰

محمود علی الحکیم، ۳۹۴

مدین بن عبد الرحمن القیصونی (م بعد ۱۰۴۴ھ)، ۲۳۵

مسعود بن محمد السجزی، ۷۲

مسعود بن محمود، ۷۸

مظفر الدین ابو الثنا محمود بن احمد العینتابی ابن الاشاطی (م ۹۰۳ھ)، ۲۲، ۳۹۵

المغربی، ۱۸

موسیٰ بن ابراہیم البغدادی، ۳۵۳

موسیٰ بن خالد، ۳۷۵

موسیٰ بن عبید اللہ بن میمون الاسرائیلی، ابو عمران (م تقریباً ۶۰۵ھ)، ۲۷۰

موفق الدین ابو نصر اسعد بن الیاس بن جرجیس الدمشقی، ابن المطران (م ۵۸۷ھ)، ۱۹

موفق الدین ابو نصر عدنان بن نصر المعروف بابن العین الزربی (م ۵۴۸ھ) ۲۴۲

موفق الدین ابو یوسف یعقوب بن غنایم السامری الدمشقی (م ۶۸۱ھ)، ۲۹۶

مہذب الدین احمد بن عبد الرضا الدمامینی، ۹۵، ۱۳۶

میرزا بزرگ = محمد باقر بن محمود بن مسعود

ناصر الدین محمد بن یعقوب بن اخی حزام الختلی ۸ (حیوانات)

نجم الدین ابو الحسن علی بن عثمان القزوینی الکاتبی (م ۶۷۵ھ)، ۱۱۵، ۳۶۳

نجم الدین محمود بن الیاس شیرازی (م ۷۲۰ھ) ۹۶

نجیب الدین سمرقندی (م ۶۱۹ھ)، ۱۱، ۱۳، ۱۵۰، ۲۵۱، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۸۲

نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی (م ۶۷۲ھ)، ۲۷۴

نظام الدین احمد گیلانی، ۷۹

نعمان پاشا ۱۶ (حیوانات)

نور الدین علی المتطبیب المصری، ۲۸۱

واحد علی الطبیب، ۹۰

ہبۃ اللہ بن زید الشہیر بابن جمیع الاسرائیلی، ابو العشائر (م ۵۹۴ھ) ۱۳۱، ۱۳۲، ۲۷۴

ہبۃ اللہ بن صاعد البغدادی الشہیر بابن التلمیذ (م ۵۶۰ھ)، ۱۷۴، ۲۴۰، ۳۳۵، ۳۷۴

یحییٰ ابن ابی الرجا، ابو زکریا (م بعد ۶۹۶ھ)، ۳۴۹

یحییٰ ابن ماسویہ ابو زکریا (م ۲۴۳ھ)، ۲۸۸، ۳۳۴

Marfat.com

پاکستان کے کتابخانوں میں
غیر مطبوعہ طبّی مخطوطات

احمد منزوی

Marfat.com

● یہ پاکستانی کتابخانوں میں محفوظ طبّی مخطوطات کی فہرست ہے، جو فی الحال صرف فارسی مخطوطات پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے ہم احمد منزوی اور ادارۂ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے ممنون ہیں جس نے 'فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان' کے نام سے حال ہی میں ان کی کتاب شائع کی ہے۔ ہم نے ان کی فہرست میں یہ ترمیم کی ہے کہ کیمیا و جنسیات کم کر دیے ہیں ــــ اور، وہ تمام مخطوطات کم کر دیے ہیں جو طبع ہو چکے ہیں؛ وہ بھی جو بالکل معمولی نوعیت کے معلوم ہوتے ہیں؛ اور وہ بھی، جو ہندوستان میں دستیاب ہیں۔

خدابخش لائبریری پٹنہ

●●

Marfat.com

فارسی مخطوطات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب
۱-	آلستنی[1] دبیلہ بیماری نسواں	ناشناختہ	۹۰۶
۲-	آلستنی[1] ، منظوم	"	۹۰۷
۳-	آلستنی[1] ولزا ایمان	"	۹۰۸
۴-	آداب طبابت	"	۹۱۰
۵-	ابوالعلاج	حکیم محمد بخش منیر	۹۱۱
۶-	احسن المطالب	پیربخش تھانیسری	۹۱۲
۷-	احسن المطالب	سید محمد حسین	۹۱۳
۸-	اختیارات قطب شاہی[2]	میر محمد مومن بن محمد الحسین	۹۱۵
۹-	ادویہ قلبیہ (ترجمہ)	ناشناس	۹۱۶
۱۰-	الادویہ مجربہ[4]	برخوردار طبیب	۹۱۷
۱۱-	ادویہ مفردہ	ناشناس	۹۱۸
۱۲-	ادویہ ہندویہ	"	۹۱۹
۱۳-	اسامی[1] ادویہ	"	۹۲۰
۱۴-	الاسباب والعلامات[4] (حاشیہ نفیسی)	محمد ہاشم بن محمد الحسن	۹۲۱
۱۵-	اسباب علامت امراض	میر عبدالفتاح خاں	۹۲۲
۱۶-	اسرار الحکما		۹۲۳
۱۷-	اسرار عزیزی	حکیم محمد صالح	۹۲۴
۱۸-	اسرار مکتومہ (منتخب)		۹۲۶
۱۹-	اسرار النسا	رستم جرجانی	۹۲۷
۲۰-	اطفال نامہ	ناشناختہ	۹۲۹
۲۱-	اظہر الطب	ہزاری سر مجل	۹۳۰
۲۲-	اعجاز مسیحی	ناشناختہ	۹۳۱
۲۳-	افتخار الاطباء والاحیا	ابوسعید محمد عماد الدین خلیل	۹۳۳
۲۴-	اکسیر[1] اعظم (منتخب)	سلطان محمد بارکزائی	۹۳۵
۲۵-	الفاظ[3] الادویہ	ناشناختہ	۹۳۷
۲۶-	امراض[2] صبیان	عماد الدین محمود طبیب شیرازی	۹۳۸
۲۷-	انوار الشمس	شمس الدین بن احمد	۹۴۱
۲۸-	بحر الالفاظ	حکیم نجیب اللہ خاں	۹۴۸
۲۹-	بحران[2]	سید قطب الدین	۹۴۹
۳۰-	بحر المنافع	محمد شریف بن غلام محی الدین	۹۵۳
۳۱-	بدیع التحریر	محمد رحم علی خاں	۹۵۴
۳۲-	برء[1] الساعۃ (ترجمہ)	محمد جمیل خاں	۹۵۸
۳۳-	بوستان المتعلمین	امام الدین خاں	۹۶۰
۳۴-	بیاض اجمل خاں	حکیم اجمل خاں	۹۶۲
۳۵-	بیاض اللہ داد	حکیم اللہ داد کاکوجی	
۳۶-	بیاض برخوردار	شیخ برخوردار	۹۶۴
۳۷-	بیاض برکت علی	منشی برکت علی خاں	۹۶۵
۳۸-	بیاض جہان عالم	مولوی جہان عالم	۹۶۸
۳۹-	بیاض جمیل	حکیم محمد جمیل خاں	۹۶۹
۴۰-	بیاض المحسن	سید منور علی	۹۷۰

۱- معمولی درجہ کی کتابیں ہیں ۲- ہند میں موجود ۳- یہ اور نمبر شمار ۳۶ پر مندرجہ کتاب غالباً ایک ہی ہے۔ ۴- طبع شدہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب
۴۱ -	بیاض حکیم	حکیم غلام مہدی	۹۷۱
۴۲ -	بیاض خیرالدین	حکیم خیرالدین	۹۷۲
۴۳ -	بیاض حیدری	سید حیدر علی شاہ	۹۷۳
۴۴ -	بیاض شریف	حکیم محمد شریف خان	۹۷۶
۴۵ -	بیاض صادق	حکیم صادق علی خان	۹۷۷
۴۶ -	بیاض نورالدین لاہوری	خلیفہ نورالدین لاہوری	۹۹۰
۴۷ -	تبصرۃ الاطبا	قاضی امیر بخش	۹۹۳
۴۸ -	تجربۂ شاہی	محمد باقر قادری	۹۹۵
۴۹ -	تحفۃ الاحباب	حکیم محمد صدرالدین دہلوی	۹۹۶
۵۰ -	تحفۂ شمسیہ	محمد بن محمود	۹۹۹
۵۱ -	تحفۂ غوثیہ	محمد غوث بخش	۱۰۰۱
۵۲ -	تحفۃ القوانین	سید ولایت علی	۱۰۰۲
۵۳ -	تحفۃ المجربات	خواجہ لقمان حکیم	۱۰۰۳[۲]
۵۴ -	تحفۃ المجربات	ناشناختہ	۱۰۰۴
۵۵ -	تحفۃ المومنین[۲] (فرہنگ فارسی)	شیخ عبداللطیف قریشی	۱۰۰۸
۵۶ -	تحقیق المہمات	ناشناختہ	۱۰۰۹
۵۷ -	تحقیق البعض التفسیر	شاگرد عمادالدین مسعود	۱۰۱۰
۵۸ -	تدبیر اطفال	ناشناختہ	۱۰۱۲
۵۹ -	تذکرۂ اسحاقیہ	شیخ محمد اسحاق	۱۰۱۳
۶۰ -	تذکرۃ الہند[۱]	حکیم رضا علی خان	۱۰۱۵
۶۱ -	ترکیب[۱] ادویہ	ناشناختہ	۱۰۱۷
۶۲ -	تریاق[۱] استسقا	شیخ عبدالصمد	۱۰۱۸
۶۳ -	تشخیص[۲] الامراض	ناشناختہ	۱۰۱۹
۶۵ -	تشریح الادویہ	نورالدین محمد	۱۰۲۱
۶۶ -	تعلیم سلیم	محمد سلیم	۱۰۲۲
۶۷ -	لباب البیان	خواجہ عبدالعزیز لکھنوی	۱۰۲۳
۶۸ -	تقابل صحت و مرض	سقراط بن حکیم شاہ ارشمیدس	۱۰۲۴
۶۹ -	تقویم الادویہ	حسن بن ابراہیم تفلیسی	۱۰۲۵
۷۰ -	" "	ناشناختہ	۱۰۲۶
۷۱ -	تن سوکھ پوتھی	شیخ محمد قریشی	۱۰۲۷
۷۲ -	جامع علوم عرفانی	منشی احمد جان دہلوی	۱۰۳۰
۷۳ -	جامع القوانین	ناشناختہ	۱۰۳۲
۷۴ -	جامع[۱] مستغنی		۱۰۳۳
۷۵ -	جواہر المفردات[۲]		۱۰۳۶
۷۶ -	چراغ العلاج	حکیم الہ دین	۱۰۳۷
۷۷ -	چیچک نامہ		۱۰۳۸
۷۸ -	حدود الامراض	محمد بن ابی المجد الطبیب	۱۰۳۹
۷۹ -	حذاقت[۱] سوہانی	سید محمد سجاد سوہانی	۱۰۴۰
۸۰ -	حفظ صحت	ناشناختہ	۱۰۴۳
۸۱ -	حل[۲] الاسامی		۱۰۴۴
۸۲ -	حمیات	حکیم علوی خان	۱۰۴۵
۸۳ -	حمیات[۲]	ناشناختہ	۱۰۴۶
۸۴ -	حمیات[۲]	"	۱۰۴۸
۸۵ -	خزانۂ خداداد		۱۰۵۰
۸۶ -	خلاصۂ مینائی	حکیم مینا ابن حسن سرہندی	۱۰۵۳
۸۷ -	خلاصۂ شفائی	شفائی اصفہانی کاشانی	۱۰۵۶
۸۸ -	خواص ادویہ	سید مرزا لکھنوی	۱۰۵۸
۸۹ -	خواص[۲] ادویہ	ناشناختہ	۱۰۶۲
۹۰ -	خواص الشہور	لطف الدین خداداد	۱۰۶۳
۹۱ -	خیر الکتاب	خیرالدین	۱۰۶۴
۹۲ -	دستور الطب والمتطبب	صفی الدین محمد طبیب گیلانی	۱۰۷۱

۱ - طبع شدہ ۲ - معمولی درجہ کی کتابیں ہیں

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب نمبر
۹۳	دستور الطبیب	ناشناختہ	۱۰۶۲
۹۵	دستور العلاج	″ سید عبداللہ	۱۰۷۵
۹۶	دستور العلاج تبیان کثیر الفوائد	ناشناختہ	۱۰۷۶
۹۷	دلائل البول (منظوم)	شیخ پیر محمد بیارنوی	۱۰۸۰
۹۸	″ ″ (″)	ناشناختہ	۱۰۸۲
۹۹	دلائل النبض	شیخ پیر محمد بیارنوی	۱۰۸۳
۱۰۰	″ ″ (منظوم)	ناشناختہ	۱۰۸۵
۱۰۱	مدار المساکین	″	۱۰۸۶
۱۰۲	ذخیرۃ الدعا	حکیم محمد علی	۱۰۸۸
۱۰۳	ذخیرہ نظام شاہی	رستم جرجانی	۱۰۸۹
۱۰۴	ذهبیه (ترجمہ)	ناشناختہ	۱۰۹۰
۱۰۵	رسالہ در طب	حسین بن غلام غوث	۱۱۴۲
۱۰۶	″ ″	امین الدولہ	۱۱۴۱
۱۰۷	رسائل طبی		۱۰۹۹
۱۰۸	رسالہ کلاں	عبدالکریم خٹک	۱۱۰۱
۱۰۹	رگ زدن		۱۱۰۲
۱۱۰	رگ شناسی	ابن سینا	۱۱۰۳
۱۱۱	رموز نبض	مراد بخش	۱۱۰۴
۱۱۲	ستہ ضروریہ	درویش حسین	۱۱۱۲
۱۱۳	سریع الفہم	ناشناس	۱۱۱۴
۱۱۵	شاہنامہ طبی	حکیم خورشید احمد	۱۱۱۹
۱۱۶	شفاء الابدان	ناشناختہ	۱۱۲۱
۱۱۷	″	″ ″	۱۱۲۲
۱۱۸	شفاء الاسقام		۱۱۲۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب نمبر
۱۱۹	شفاء الحکمۃ		۱۱۲۵
۱۲۰	شفاء الخیر	حافظ دوست محمد	۱۱۲۷
۱۲۱	شفای سقیم	حکیم محمد تقی دیدبانی	۱۱۲۸
۱۲۲	شفاء العلیل	حسام الدین محمد	۱۱۲۹
۱۲۳	″ ″	عبداللہ بن یوسف	۱۱۳۰
۱۲۴	″ ″	کریم بن محمد بن عثمان	۱۱۳۱
۱۲۵	شفاء الغربا	سید منور علی	۱۱۳۲
۱۲۶	شفای کامل	خواجہ مرتضی بن خواجہ سلطان	۱۱۳۳
۱۲۷	شوق و ذوق	محمد یزدی	۱۱۳۷
۱۲۸	صیدنہ (ترجمہ)	ابوبکر بن علی بن عثمان	۱۱۳۹
۱۲۹	طب آصفی	ضیاء الدین آصف	۱۱۴۳
۱۳۰	طب اکبر	ناشناختہ	۱۱۴۴
۱۳۱	طب ابراہیم اصفہانی	ابراہیم اصفہانی	۱۱۴۵
۱۳۲	طب ابوالفتح	حکیم ابوالفتح گیلانی	۱۱۴۶
۱۳۳	طب احمدی	محمد ایار	۱۱۴۸
۱۳۴	طب بزرجمہر		۱۱۵۳
۱۳۵	طب پیر	پیر محمد آشنا جہاں	۱۱۵۴
۱۳۶	طب جعفری	جعفر بن دقی	۱۱۵۵
۱۳۷	طب حبیب	حبیب اللہ طبیب	۱۱۵۶
۱۳۸	طب حسین بخش	حسین بخش	۱۱۵۷
۱۳۹	طب روزمرہ	سید محمد انور علی	۱۱۶
۱۴۰	طب سکندری	حکیم جعفر علی	۱۱۶۱
۱۴۱	″ ″		۱۱۶۲
۱۴۲	طب شاہ محمد شاہی	ناشناختہ	۱۱۶۳
۱۴۳	طب عجائب و غرائب	ناشناختہ	۱۱۶۷

۱ - ہند میں موجود   ۳ - طبع شدہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب نمبر
۱۴۵-	طب غلام بخت	غلام بخت خاں	۱۱۶۶
۱۴۶-	طب[1] غلام محمد	غلام محمد	۱۱۶۷
۱۴۷-	طب قادری	احمد	۱۱۶۸
۱۴۸-	طب[1] قرآنی	حبیب اللہ الیاس ملنی	۱۱۷۰
۱۴۹-	طب لقمانی	ناشناختہ	۱۱۷۱
۱۵۰-	طب[1] ذ نور	شاہ عباس حسینی	۱۱۷۲
۱۵۱-	طب محمد اسحق	محمد اسحق لاہوری	۱۱۴۹
۱۵۲-	طب مراد	مراد علی تالپور	۱۱۷۳
۱۵۳-	طب[1] مرتضوی	حافظ عبد اللہ	۱۱۷۴
۱۵۴-	طب[1] منظوم	مفتی شیر محمد	۱۱۷۵
۱۵۵-	״ ״	ناشناختہ	۱۱۷۶
۱۵۶-	طب[1] النبیؐ (ترجمہ)		۱۱۷۷
۱۵۷-	״ ״	ناشناس	۱۱۷۸
۱۵۸-	״ ״	״	۱۱۷۹
۱۵۹-	طب نحیف اللہ	نحیف اللہ	۱۱۸۰
۱۶۰-	طریق المعالجات	غلام رسول قادری	۱۱۹۴
۱۶۱-	عقاقیر افغانی	ایوب شاہ بن نور شاہ	۱۱۹۵
۱۶۲-	علاج الصبیان	حکیم اصغر حسین	۱۲۰۳
۱۶۳-	علاج النساء والاطفال	محمد یار بن محمد علی خاں	۱۱۰۵
۱۶۴-	علم میزان	نور احمد	۱۲۰۶
۱۶۵-	عناصر اربعہ		۱۲۰۷
۱۶۶-	عین الشفا	حامد علی	۱۲۱۲
۱۶۷-	״ ״	حکیم شیخ رحمت اللہ	۱۲۱۳
۱۶۸-	״ ״	ناشناس	۱۲۱۴
۱۶۹-	فرہنگ ادویہ	حکیم عبد الغنی	۱۲۱۷
۱۷۰-	فرہنگ کبیر	عبد القادر بن حاجی محمد	۱۲۱۹

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب نمبر
۱۷۱-	فرہنگ[1] واژہای پزشکی	ناشناس	۱۲۲۰
۱۷۲-	״ ״	ناشناختہ	۱۲۲۱
۱۷۳-	فرہنگ ہمایونی (لغات قند)	عبد الغفور ہمایونی	۱۲۲۳
۱۷۴-	فرہنگ یوسفی	یوسف یوسفی	۱۲۲۴
۱۷۵-	فصول الاعراض	محمد اکبر ارزانی	۱۲۲۵
۱۷۶-	فصول بقراط وجالینوس	سید غلام الحسنین کنتوری	۱۲۲۶
۱۷۸-	فوائد البہیہ	ناشناس	۱۲۲۹
۱۷۹-	فوائد[1] الطب	ناشناس	۱۲۳۱
۱۸۰-	فوائد طبی	محمد نور عالم سکندر آبادی	۱۲۳۲
۱۸۱-	فوائد الفواد	شیخ طاہر	۱۲۳۴
۱۸۲-	فیض الانتخاب	حکیم میر فیض علی	۱۲۳۶
۱۸۳-	قارورہ و نبض (منظوم)	کمال	۱۲۳۷
۱۸۴-	قرابادین	سید حسن علی بن سید شاہ قاسم علی کاظمی	۱۲۵۰
۱۸۵-	قرابادین آصفی	حکیم آصف الزمان زنگی	۱۲۵۱
۱۸۶-	قرابادین جلالی	جلال بن امین طبیب	۱۲۵۲
۱۸۷-	قرابادین شفا	محمد رضا طبیب شیرازی	۱۲۵۷
۱۸۸-	قرابادین صالحی	محمد صالح بن محمد	۱۲۵۹
۱۸۹-	قرابادین[2] کبیر	حکیم علوی خان	۱۲۶۱
۱۹۰-	قوانین حکمت	محمود بن شریف خان	۱۲۷۰
۱۹۱-	کاشف الامراض	سید حشمت علی	۱۲۷۲
۱۹۲-	مار[2] الجبن		۱۲۹۳
۱۹۳-	مار[1] الحیات	ناشناس	۱۲۹۴
۱۹۴-	ماکول[2] و مشروب	یوسف ہروی	۱۲۹۶
۱۹۵-	ماکول[1] و مشروب	ناشناختہ	۱۲۹۷
۱۹۶-	ماحنی		۱۲۹۸

۱- ثانوی درجہ کی کتابیں ہیں— ۲- طبع شدہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کتاب نمبر
۱۹۷-	مجرب الشفا	غلام رسول قادری انصاری	۱۳۰۰
۱۹۸-	مجربات ابراہیمی	ابراہیم بن خلیفہ نصر اللہ قادری	۱۳۰۱
۱۹۹-	مجربات احمدی	ناشناختہ	۱۳۰۳
۲۰۰-	مجربات اطبا	حکیم محمد ضیاء الحق فاروقی	۱۳۰۴
۲۰۱-	مجربات امیر اللہ	امیر اللہ طبیب بدایونی	۱۳۰۹
۲۰۲-	مجربات محمد تقی	محمد تقی	۱۳۰۹
۲۰۳-	مجربات خسروی	ناشناختہ	۱۳۱۱
۲۰۴-	مجربات رضوی	محمد صادق متطبب رضوی	۱۳۱۳
۲۰۵-	مجربات سلطانیہ		۱۳۱۴
۲۰۶-	مجربات شاہ شجاع الملک		۱۳۱۵
۲۰۷-	مجربات عبد الرؤف	عبد الرؤف	۱۳۱۷
۲۰۸-	〃 عماد الدین محمود	عماد الدین محمود بن مسعود	۱۳۱۹
۲۰۹-	〃 غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ عثمانی	۱۳۲۱
۲۱۰-	〃 قلعہ داری	محمد عبد الکریم قریشی قلعہ داری	۱۳۲۴
۲۱۱-	〃 کریم بخش	حکیم کریم بخش دہلوی	۱۳۲۳
۲۱۲-	〃 مجمع الفوائد	محمد امین بن ملا محمد طبیب	۱۳۳۱
۲۱۳-	مختارات اطبا و متفقات حکما	محمد بن یحییٰ موسوی	۱۳۳۴
۲۱۴-	مختصر الطب	ناشناس	۱۳۳۶
۲۱۵-	مسرات الشفا بمختصر شاہ	امیر بخش	۱۳۴۰
۲۱۶-	مسرات صحت	سکندر آملی	۱۳۴۱
۲۱۷-	مزاج الادویہ	غلام رسول قادری انصاری	۱۳۴۵
۲۱۸-	مصباح الطب (منظوم)	محمد اختر قادری	۱۳۴۲
۲۱۹-	معدن الشفا	حامد خیر سلطانی	۱۳۵۲
۲۲۰-	معین المعالجین	ابو البرکات محمد حسین	۱۳۵۴
۲۲۱-	مفتاح المعدہ	حکیم امان اللہ خاں	۱۳۵۳
۲۲۲-	مفرح القلوب	[illegible]	۹۹۲
۲۲۳-	مفتاح الخزائن	الحاج زین عطاء اللہ	۱۳۵۸
۲۲۴-	مفردات اشرف	اشرف اللہ کاکاخیل	۱۳۶۱
۲۲۵-	مفردات سبحانی	سید سبحان علی محمد بہادر خان	۱۳۶۲
۲۲۶-	مفید عام	شیخ محمد عبد اللہ بن عبد القادر	۱۳۶۵
۲۲۷-	منتخب عطائیہ	غلام رضا بن حکیم الممالک اسرائیل خاں	۱۳۷۳
۲۲۸-	منتہی البیان فی تحقیق البحران	اصغر حسین بن غلام غوث	۱۳۷۴
۲۲۹-	موجز (رسالہ)	حکیم محمد شریف خاں	۱۳۷۶
۲۳۰-	موجز کمی	ابو الفتح خاں	۱۳۷۹
۲۳۱-	میزان الاوزان	عبد القادر بن محمد	۱۳۸۰
۲۳۲-	ناصر المعالجین	حکیم محمد ناصر علی غیاث پوری	۱۳۸۴
۲۳۳-	نافع المریضین	عبد الوہاب بن فتح محمد	۱۳۸۸
۲۳۴-	نامۂ اوزان	شرف الزماں فرنگی	۱۳۸۹
۲۳۵-	نبض و قارورہ (منظوم)	میاں جی جرأت علی	۱۳۹۰
۲۳۶-	نسخہ جات علوی خاں		۱۳۹۱
۲۳۷-	نسخہ موجز و مختصر	حامد علی بن حکیم فیض رسول	۱۳۹۲
۲۳۸-	وسیلۃ الشفا	میر محمد صالح بن محمد باقر	۱۳۹۷
۲۳۹-	وصف الدوا فی کشف آفات الوبا	عبد الرحمٰن اسطرلابی	۱۳۹۸
۲۴۰-	ہدایۂ محمدیہ	ابو محمد عبد القادر کشمیری	۱۳۹۹

کل تعداد مخطوطات : ۲۳۵

۱- نہیں موجود ۲- طبع شدہ ۳- میری عظیم آبادی

Marfat.com

ضمیمہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب
۱	قرابادین جمیل	حکیم جمیل احمد بن حکیم محمد اعظم خان	۶۷۹
۲	〃 چشتی	خواجہ غلام الدین طالب چشتی	۶۸۰
۳	قواعد ادویہ طب	ناشناس	۱۲۶۸
۴	قوانین طب (منظوم)	شاہ محمد	۱۲۶۹
۵	کنز الحکمۃ	علی بن حسین بن علی امیران	۱۲۷۶
۶	مجربات ہلالی	ہلالی ہندی	۱۳۲۴
۷	مختصر المعالجات	ناشناس	۱۳۳۷
۸	مذکرۃ الاطبا	〃	۱۳۳۹
۹	مراتب الدرجات	ناشناس	۱۳۲۲
۱۰	مرکبات / مجربات دکات اسحاقیہ	حکیم محمد اسحاق	۱۳۴۳
۱۱	مرکبات تمکین ذی تمکین	ناشناس	
۱۲	مطالع العجائب	〃	
۱۳	مطب حیدری	حکیم حیدر علی	۱۳۴۸
۱۴	مطب قاضی	قاضی محمد عالم	۱۳۴۹

Marfat.com

پاکستان کے کتابخانوں اور ذاتی ذخیروں میں

اہم طبی نوادر

حکیم محمود احمد برکاتی

برکات اکیڈمی
کراچی

Marfat.com

مخطوطات عربی و فارسی

ترتیب: تاریخ وار

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	سن کتابت	سن تصنیف	اوراق	کلیکشن/کتابخانہ
۱-	المشجر الکبیر [1]	یحیٰ بن ماسویہ	۵۹۷ھ	۲۴۳	۱۹۱	نیشنل میوزیم کراچی
۲-	طب جدول	ابو المظفر محمد بن المظفر البلبلی الیوردی	۱۱۸۵ھ	—	—	گنج بخش، برکات اکیڈمی
۳-	الحادی فی التداوی (عربی)	نجم الدین احمد بن شیراز انقا	۹۳۹ھ	—	۸۹	ہمدرد کراچی
۴-	مفتاح الخزائن	علی بن الحسین حاجی زین العطار	۱۱ویں صدی	۷۶۷	—	گنج بخش
۵-	کتاب طب	—	۱۱ویں "	۸۸۹	۲۱۴	حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا
۶-	وافیہ (شرح قانونچہ)	عبداللہ بن حاجی محمد شریف خواجہ حاجی	۱۰۹۱ھ	۹ویں صدی	۹۲	شیرانی، ہمدرد
۷-	تدبیر الاطفال	—	۹۶۲ھ	—	—	گنج بخش
۸-	شفاء العلیل	عبداللہ بن یوسف علی کحال	۱۱۰۰ھ	۹۶۵	۵۰۶	شکارپور، نیشنل میوزیم
۹-	طب حبیب	حبیب طبیب	۹۱۶ھ	۸۳۷ھ	۱۲۳	جمال سویدا
۱۰-	رسالہ چوب چینی	فخر الدین	۱۱ویں صدی	۹۷۸	—	انجمن ترقی اردو، گنج بخش، نیشنل میوزیم
۱۱-	رسالہ اوزان و مقادیر (رسالہ مقادیر)	محمد مومن بن علی الحسینی	۱۱۹۶ھ	-	۱۴	گنج بخش، میر حسام الدین راشدی
۱۲-	مجربات ابو الفتح	ابو الفتح مسیح الدین بن عبدالرزاق لاہیجی گیلانی	—	۹۹۷	—	شیرانی
۱۳-	ترجمہ تذکرۃ الکحالین مؤلفہ علی بن عیسیٰ کحال	ترجمہ شمس الدین علی الحسینی الجرجانی	۹۹۷ھ	۹۳۰	۳۳	ہمدرد
۱۴-	تکملہ اختیارات بدیعی	حاجی جلال الدین بن امیر الرشدی انگارودی	۱۰۹۷ھ	—	—	برکات اکیڈمی
۱۵-	قرابادین آصفی فرنگی	حکیم آصف الزمان فرنگی مسیحی	—	۱۰۵۰	۵۶۰	اسلامیہ کالج پشاور (ناقص)
۱۶-	تشریح ادویہ	نور الدین عبداللہ علی الملک	۱۲۳۲ھ	—	۱۵	نیشنل میوزیم
۱۷-	مفتاح الحدود	امان اللہ خان خانزاد خاں فیروز جنگ محمد مسیحی	۱۲ویں صدی	—	۴۰	انجمن ترقی اردو، نیشنل میوزیم
۱۸-	چوب چینی	علاء الدین نور اللہ طبیب	۱۲۵۴ھ	۹۴۴ھ	۶	شکارپور

۱- ہندوستان میں موجود، مگر یہ نسخہ قدیم ہے۔ ۳- مطبوعہ ۴- ہندوستان میں موجود۔

Marfat.com

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	سنہ کتابت	سنہ تصنیف	اوراق	کلیکشن/کتابخانہ
۲۰-	مرآۃ صحت	سکندر آملی	۱۲ویں صدی	۱۰۵۸ھ	۲۲۰	مخدوم شمس الدین گیلانی اوچ
۲۱-	قرابادین شفا	محمد رضا شیرازی	۱۲۵۵ھ	—	۴۶	رحمت بک کمپنی بہاولپور
۲۲-	المرکبات الاسحاقیہ	حکیم محمد اسحاق بن حکیم نور محمد	۱۲ویں صدی	۱۱۹۱	۲۹۲	ہمدرد
۲۳-	تذکرہ اسحاقیہ (مجربات)	〃	۱۳ویں 〃	—	۸	پنجاب پبلک لائبریری
۲۴-	حسن الشفا	حکیم محمد مہدی چشتی بن مولوی محمد تقی مشہدی	—	۱۲ویں صدی	۴۰	برکات اکیڈمی
۲۵-	طب النبی[1]	—	۱۲۴۶ھ	۹۵۸	۱۱	خیر پور، گنج بخش
۲۶-	ترجمہ تبر الساعۃ[1]	شیخ جابر حسین انصاری	۱۳ویں صدی	—	۱۴	نیشنل میوزیم، حکیم جمال سوید
۲۷-	طب داؤدی[2]	داؤد خان بن خدا یار خان	〃 〃	۱۱۵۲	۵۳	نیشنل میوزیم، پیر راشدی، طبی بورڈ
۲۸-	فوائد الفواد	شیخ طاہر	۱۲۴۰ھ	۱۰۶۶	۶۴	ہمدرد
۲۹-	شفائے سقیم	حکیم محمد تقی تتوی	۱۴ویں صدی	۱۱۶۲	۳۱	نیشنل میوزیم پیر جھنڈا
۳۰-	تبصرۃ الاطبا	نتھو شاہ درویش	۱۱۸۴ھ	۱۱۸۴	۶۲	ملتان جہانیاں شاہ
۳۱	طب نمکیں	خواجہ عبداللہ نمکیں	۱۲۵۵ھ	—	۷	گنج بخش، پنجاب پبلک
۳۲	اسرار عزیزی	حکیم محمد صالح	۱۱۷۲ھ	۱۱۷۳	۲۰۸	شیخوپورہ
۳۳-	اظہر الطب	ہزاری سرمل	۱۲ویں صدی	۱۱۵۸	۱۵۳	ہمدرد
۳۴-	مرآۃ الشفا	نتھو شاہ درویش	۱۲۵۷ھ	۱۱۸۴	۳۸۳	گنج بخش، طبی بورڈ
۳۵-	وسیلۃ الشفا	میر محمد صالح بن محمد باقر رضوی	۱۲۶۷ھ	۱۲ویں صدی	۷۳	گنج بخش
۳۶-	ریاض الفوائد	محمد امان بن محمد افضل بن محمد علی	۱۱۵۷ھ	۱۱۴۳	۳۲۲	ہمدرد، پنجاب پبلک لائبریری، سنٹرل لائبریری بہاولپور، گجرات، رحیم یار خان
۳۷-	طب مسیحی	مسیح الزمان خان بہادر	۱۲۹۵ھ	—	۱۰۸	برکات اکیڈمی
۳۸-	طب ماثور[1]	—	۱۳ویں صدی	—	—	نیشنل میوزیم
۳۹-	اعجاز حیدری	انطون	۱۲۱۱ھ	—	۱۴۴	؟
۴۰-	قامع الامراض	اشرف علی (شاگرد ترین علی)	—	۱۲۵۳ھ	۷۲	کرنل خواجہ عبدالرشید
۴۱-	مجمع الفوائد	ملا محمد امین بن ملا سوم طبیب شوستری	۱۲۸۲ھ	۱۲۷۰ھ	—	نظامی دواخانہ، طبی بورڈ
۴۲-	دافع الامراض	حکیم حبیب اللہ بھکری	۱۲۵۰ھ	—	۶۹	نیشنل میوزیم
۴۳-	دلائل البول (منظوم)	ایضاً				

۱- ... صاحب کی کتابیں ہیں - ۲- مجربات عبدالرزاق کے نام سے ہند میں موجود - ۳- ہند میں موجود۔

Marfat.com

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	سنہ کتابت	سنہ تصنیف	اوراق	کلیکشن/کتابخانہ
۴۴	شفاء العلیل	حکیم حسام الدین محمد	۱۳۱۲ھ	-	۱۴۹	ہمدرد
۴۵	قرابادین	حکیم سید علی حسن علی بن شاہ سید قاسم علی	۱۳ویں صدی	۱۲۷۴ھ	۳۸	نیشنل میوزیم
۴۶	قرابادین محمود	حکیم محمود خاں	—	۱۲۸۵ھ	۳۲	حکیم جبال سویدا
۴۷	شفاء الغربا	سید منور علی	۱۸۷۴ء	۱۲۰۴ھ	—	حکیم ظہور اشرف دہلوی
۴۸	بیاض الحسن	؍؍	۱۳ویں صدی	۱۲۷۴ھ	۱۰	؍؍
۴۹	تقابل صحت و مرض	حکیم نصر اللہ بن حکیم ثناء اللہ خاں	۱۲۵۳ھ	—	۵	نیشنل میوزیم
۵۰	تحقیق القواعد (شرح قانونچہ)	جنید اللہ صادق	۱۲۸۴ھ	-	۱۴۷	جامعہ پشاور
۵۱	کاشف الامراض (منظوم)	سید حشمت علی نگاہ کاملی	۱۳ویں صدی	۱۲۲۸ھ	۸۲	نیشنل میوزیم
۵۲	لوامع الشبرخی لامراض البشر	سید حسین بن عبداللہ شبر کاظمی	۱۳۱۱ھ	۱۲۵۸ھ	۲۴۴	ہمدرد
۵۳	مجربات احمدیہ (طب احمدی)	خواجہ احمد علی خاں	—	۱۸۳۹ء	۳۸	مبارک اردو لائبریری
۵۴	مجربات خسروی (طب خسروی)	حکیم خسرو بیگ گرجی	۱۳۴۷ھ	—	۹۱	رحیم یار خان طبی بورڈ
۵۵	مجربات شاہ شجاع الملک	شاہ شجاع الملک	۱۲۶۱ھ	۱۲۶۱ھ	۱۴۳	گنج بخش
۵۶	رسالہ موجز	حکیم شریف خاں دہلوی	—	۱۸۱۵ء	۴۰	حکیم جبال سویدا
۵۷	علاج الاطفال	—	۱۲۷۰ھ	۱۲۵۲ھ	۱۴۷	نیشنل میوزیم
۵۸	میزان المزاج[۲]	—	—	-	۸۷	؍؍
۵۹	رسالہ چوب چینی	—	۱۲۶۹ھ	-	۴۳	نیرنور پبلک لائبریری[۲]
۶۰	رسالہ ماء الجبن	حکیم غلام نجف خاں	—	—	--	انجمن ترقی اردو، برکات اکیڈمی
۶۱	رسالہ علاج شین	؍؍	۱۲ویں صدی	—	—	؍؍
۶۲	واقعات مطب	حکیم حسن اللہ خاں	؍؍	—	—	؍؍
۶۳	بدیع التجرید[۳]	حکیم محمد رحم علی خاں	۱۸۶۳ء	۱۲۱۴	۳۴۰	ہمدرد
۶۴	بیاض صادق[۴]	حکیم صادق علی خاں صادق	—	۱۲۲۴	-	حکیم جبال سویدا
۶۵	بیاض حکیم محمود خاں دہلوی	حکیم محمود خاں دہلوی	—	--	۱۰۹	؍؍
۶۶	بیاض نواب احمد سعید	نواب احمد سعید	—	۱۹۱۵ء	۱۴	؍؍
۶۷	جامع الخواص[۵]	حکیم غلام محمد خاں دہلوی	۱۲۳۶ھ	۱۲۳۶ھ	۱۰۹	؍؍
۶۸	تنبیہ الشاکین	حکیم محمد اشرف خاں دہلوی بن حکیم شریف خاں	۱۲۸۳ھ	—	--	برکات اکیڈمی
۶۹	بیاض اجمل[۶]	حکیم محمد اجمل خاں	چودھویں صدی	—	۳۲	حکیم جبال سویدا
۷۰	ترجمہ بر الساعۃ رازی	حکیم محمد جمیل خاں بن حکیم اجمل خاں	—	—	۲۲	؍؍

۱۔ ہند میں موجود، ۲۔ سیرۃ اجمل میں مذکور نہیں اگرچہ بہت بعد مصنف اس لئے اہم۔ برگ تنبول، قہوہ، چائے، تنباکو، دودھ، مشروبات کے خواص ۳۔ بنام افضل علی شفائی خاں ہند میں موجود، ۴۔ ہند میں بدیع النوادر کے نام سے موجود، ۵۔ خود نوشتہ۔

Marfat.com

پیش گفتار

اس فہرست میں پاکستان میں محفوظ طبی مخطوطات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چند تصریحات ضروری ہیں۔

- فہرست میں صرف وہ کتابیں انتخاب کی گئی ہیں، جو ہنوز مخطوط ہیں، مطبوع نہیں ہوئیں۔ جن مخطوطات کی طباعت ہو چکی ہے، اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے[1]۔

- زیادہ تر اختصار ملحوظ رہا ہے اور صرف ضروری معلومات درج کی گئی ہیں۔

- زیادہ تر فارسی کے مخطوطات لیے گئے ہیں۔

- اہم اور قابلِ ذکر مخطوطات ہی منتخب کیے گئے ہیں۔ ہر دور میں بے وزن اور بے مقام کتابیں لکھی جاتی رہیں، ان کے ذکر کو ترک کر دیا گیا ہے۔

- مخطوطات کے ذکر میں تاریخی ترتیب ملحوظ رہی ہے اور قرن وار تذکرہ کیا ہے۔ قرنِ ثالث ہجری سے قرنِ حاضر تک کا احاطہ کیا ہے۔ فہرست میں سب سے قدیم کتاب ابن ماسویہ کی 'المشجر الکبیر' ہے جو غالباً موزۂ پاکستان کا بھی سب سے قدیم مخطوطہ ہے۔

- برعظیم کی طبی تالیفات خصوصیت سے انتخاب کی گئی ہیں اور ان کا تعارف نسبتاً تفصیلاً ہے۔ اس سلسلے میں کسی قدر وضاحت کی اجازت چاہوں گا۔

آپ جانتے ہیں کہ جدید انکشافات اور تحقیقات کے نتیجے میں بہت سے فنون (باستثناء علوم دینیہ) میدان چھوڑ چکے ہیں اور ماضی کے دھندلکوں میں گم ہو گئے ہیں۔ قدیم فلسفہ، قدیم ہیئت الافلاک، قدیم جغرافیہ وغیرہ اب مسترد اور منسوخ ہو گئے ہیں۔ صرف طب باقی ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔ اس کی زندگی کے اسباب میں خاص سبب یہ ہے کہ اس علم میں قدامت گزیدگی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، یہ اتنی دیر ساکن رہ ہی نہیں سکتا کہ نقص پیدا ہو۔ علمِ طب کی غرض و غایت (دفع المرض اور اعادۂ صحت) اس کو اونگھنے کی مہلت ہی نہیں دیتی ہے۔ ہر دم چوکنا، بیدار اور متحرک رکھتی ہے۔ اخذ اور قبول کے لئے آمادہ رہنا اور صحیح و معقول بات کو تسلیم کر لینے کا حوصلہ اور جدید سے صرف اس لئے نہ رکنا کہ وہ جدید ہے قدیم نہیں، یہ ہے طب کی زندگی؛ اور اب تک زندگی، تازگی اور مسلسل تازگی کا راز!

لیکن یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ قرنِ ماضی میں مغربی علوم کی یلغار نے پورے ایشیا میں طب کو پسپا کر دیا ہے۔ ایران، افغانستان، ترکی اور مشرقِ وسطیٰ کے کسی ملک میں اب طب رائج نہیں ہے اور مشرق میں اب طبِ مشرق کا نہیں، طبِ مغرب کا دور ہے۔ طبِ مشرق اگر کہیں باقی ہے، رائج ہے، تسلیم شدہ فنِ علاج ہے تو صرف برعظیم میں، بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان میں۔

---

[1] ہندوستان میں موجود مخطوطات کو بھی (سوائے المشجر) نظر انداز کر دیا گیا ہے (ادارہ)

Marfat.com

لیکن کیسی مظلومیت کی بات ہے کہ برعظیم کی تاریخ طب کا صفحہ یکسر سادہ ہے۔ برعظیم کے اطبا کا کوئی
تذکرہ نہیں لکھا گیا۔ برعظیم کے اطبا کو اگر تلاش کرنے نکلیں گے، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان غریبوں کا کوئی ایک
نہیں ہے جہاں وہ یکجا مل جائیں۔ کوئی طبیب آپ کو اخبار الاخیار میں ملے گا جہاں وہ تزکیۂ باطن میں
ہوگا، کبھی آپ کا اور اس کا آمنا سامنا تذکرہ علماء ہند میں ہوگا جہاں وہ ہدایہ پر حواشی لکھ رہا ہوگا، کبھی وہ
مآثر الامراء میں نظر آئے گا، جہاں اس کے سپرد کوئی اہم سفارتی یا وزارتی ذمہ داری ہوگی۔ یہاں طب کی اد
داستان بھی ترتیب نہیں دی گئی؛ ہم نے دوسرے نظام ہائے طب سے کیا لیا اور ان کو کیا دیا؟ ہماری کون کو
سی کتابیں، انگریزی، جرمن اور فرنچ میں ترجمہ کی گئیں؟ خمیرہ کس دور میں ایجاد ہوا؟ برعظیم میں کون کو
نازک مواقع پر ہم نے دست کاری اور جراحت کے کام دکھائے؟ قانون شیخ میں مذکور امراض کی تعداد کو
کہاں تک پہنچا دیا؟ البیرونی کے مفردات کے مقابلے میں اب کتنے مفردات ہمارے ذخیرے میں ہیں؟ بڑی
ہوتی ہے دیکھ کر، جو بھی اس فن کی تاریخ پر کوئی مقالہ لکھنے بیٹھتا ہے وہ روم و یونان و مصر سے آغاز سفر کر
قرطبہ و اندلس ہوتا ہوا بغداد و شیراز پر کمر کھول دیتا ہے۔ مرشد آباد کے حکیم محمد حسین خاں، کیرانے کے حسن
جراح اور حسن ابدال کے ابوالفتح گیلانی کا داخلہ ظاہر ہے کہ اس بزم میں ممنوع ہوگا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ کوئی مس
تذکرۂ اطبا تو جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں ہے ہی نہیں؛ اب یہ زحمت کون کرے کہ اصل ماخذ ہمارے اطبا کی مصنف
پڑھ کر ازسرنو طب کی داستان ترتیب دے۔ اس کے بجائے ابن ندیم، قفطی، ابن ابی اصیبعہ، چلپی، لیبان، ا
حتّی اور جرجی زیدان کی طرف دست استعانت بڑھایا جاتا ہے اور نتیجۃً صرف عراق و شام و ایران و خرا
اطبا کے علمی کارناموں تک ان کی رسائی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ ساتویں، آٹھویں صدی تک کے اد
یہ مورخ اور محقق ان حضرات سے سننے اور ہمیں سنا دیتے ہیں اور برعظیم کے عظیم اطبا کے کارنامے چشم ال
کو ترستے رہتے ہیں۔ اور عوام تو عوام خواص تک میں یہ تاثر عام ہے کہ ان صدیوں میں اور ان علاقوں میں ک
قابل ذکر خدمت انجام ہی نہیں دی گئی اور طب ابھی تک قانون شیخ سے اور پانچویں صدی سے آگے
کہنے دیجئے کہ یہ ناانصافی ہے شعوری ہو یا غیر شعوری کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں کے اطبا کی علمی خد
کسی بھی ملک سے کم وزنی اور وقیع نہیں ہیں۔ "زوال ملک مستعصم" (ساتویں صدی) کے بعد تو یہاں نوع
کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا، اور مختلف ممالک سے پریشان حال اعاظم و اکابر نے یہاں آکر اور خصوص
دسویں صدی سے مغل دور کی قدر افزائیوں کے سائے تلے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں اور فن کو

Marfat.com

بخشی، نمایاں اضافات کئے اور پھر تو یہاں دراز قامت کارواں در کارواں نظر آتے ہیں اور ارباب کمال فوج در فوج۔

میرے مطالعہ کی حد تک یہاں طب کی پہلی کتاب ساتویں صدی ہجری میں لکھی گئی۔ التمش کے عہد میں ایک طبیب تھے قاضی جلال الدین کاشانی، انھوں نے البیرونی کی "الصیدنہ" کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اس پر اضافات کئے۔ یوں طبی تراجم کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر آٹھویں صدی میں علی بن شہاب ہمدانی، ضیاء الدین بخشی، شہاب ناگوری اور الیاس شہاب وغیرہ نے اور نویں صدی میں منصور بن محمد کشمیری اور علی بن محمد اسمٰعیل نے اور دسویں صدی میں بہوہ خان محمد بیگ یوسفی، رستم جرجانی، شمس الدین علی، ابو الفتح، مظفر شفائی وغیرہ تقریباً ۲۵ مصنفین طب نے برِ عظیم میں طب کے عہد نو کا افتتاح کیا، جو گیارھویں اور بارھویں صدی میں علوی خاں، ارزانی مصری، عین الملک، قاسم فرشتہ، فتح اللہ شیرازی، محمد حبیب خاں وغیرہ کی کاوشوں سے شباب کو پہنچ گیا۔

خوش قسمتی سے یہاں کے کئی حکمرانوں کو طب سے غیر معمولی شغف رہا۔ کشمیر کے سلطان زین العابدین، دہلی کے فیروز تغلق، طب کے باقاعدہ طالب علم تھے۔ مریضوں کے معائنے کے لئے ان کے گھروں تک جایا کرتے تھے۔ تشخیص امراض کے لئے اطبا سے مباحثہ کرتے تھے۔ سندھ کے ایک والی داؤد خاں نے طب داؤدی، دوسرے والی میر صوبہ دار خاں نے خلاصۃ التداوی اور ایک اور فرماں روا نواب ولی محمد نے طب ولی تصنیف کی۔

مجھے اعتراف ہے کہ یہاں کی طبی تالیفات میں ایک معقول بلکہ نامعقول حصہ جنسیات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہماری کتابوں کا بڑا حصہ تجربات کے مجموعوں کا ہے، کلیات پر توجہ زیادہ نہیں کی گئی ہے۔ وہ تشریح بھی محروم التفات ہی رہا۔ لیکن میں بڑے افتخار کے ساتھ یہ دیکھتا ہوں کہ ہم نے کلیات کے ان مباحث پر تنقیدانہ رخ بھی اختیار کیا ہے جن پر شیخ کی الشفا اور القانون کے بعد شیراز و اصفہان کے دبستانوں کا بھی لب کشائی کے تصور سے پتہ پانی ہوتا تھا۔ اسطقسات و عناصر کی اربعیت آپ جانتے ہیں کہ پانچویں صدی سے طبی عقائد میں شامل ہو گئی تھی اور متاخرین کا حیلہ نقل دلائل ہی کی تکرار رہ گیا تھا۔ اور ارکان و عناصر کی تعداد کو گھٹا کر تین یا بڑھا کر پانچ کر دینے کی جرأت نہیں کی جا سکتی تھی مگر کی گئی، اسی موجودہ صدی میں کی گئی اور ایک طبیب نے عنصر نار کے عنصر ہونے سے انکار کر دیا "البرہان علی امتناع کون النار من الارکان" کے نام سے عربی میں ایک رسالہ لکھا، ترجمہ یونانیوں کے جمود پر تیشہ رسید کیا۔[1]

شیخ الرئیس کے بعد ہی یہ نظریہ بھی ہمارے طبی عقائد میں محسوب ہونے لگا تھا کہ معتدل حقیقی کا

1- از حکیم ظفر علی سہوانی ۱۹۱۱ء

Marfat.com

وجود فی الخارج محال ہے، لیکن گذشتہ صدی میں ہمارے گروہ کے ایک فرد نے اپنے رسالے فوائد شفائیہ میں اس پر داد تحقیق دی ہے کہ معتدل حقیقی کا وجود فی الخارج محال نہیں ممکن ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ "میں اختلاف عن الجمہور کے طعنے سے نہیں گھبراتا۔ بلکہ خروج عن الحق فی متابعۃ الجمہور کی ملامت سے شرماتا ہوں۔[1]

پھر قرن حاضر کے طبیب اعظم اجمل خاں نے برملا اعلان کیا کہ "انی اخالف جمہور الاطبا فی عدۃ مسائل" اور پھر پانچ ایسے مسائل میں اپنے اختلاف کی نشان دہی کی ہے جن پر "علیہ الجمہور" کی مہر ثبت ہوتی تھی۔[2]

پھر اسی طبیب اعظم نے تجدید فن جیسی پُر خطر مہم شروع کی اور اپنے چند باکمال رفقاء فن کو ساتھ لے کر طبی عقائد یعنی کلیات کی ایک ایک دفعہ پر مذاکرات کئے اور طویل بحث و گفتگو کے بعد کئی دفعات پر خط تجدید پھیر دیا۔ یوں قانون شیخ کے پہلو میں قانون عصری جلوہ گر ہوا۔

دہلی کے ایک حکیم اظہر علی خاں نے مرض جذام پر انگریزی زبان میں ایک مقالہ لکھا، اور ولندن میں چھپا، انگریزی میں لکھا تھا تو حال ہی میں لکھا ہوگا؟ جی نہیں ۱۷۸۳ء میں، پورے دو سو سال پہلے حکیم اظہر علی صاحب کی یہ انگریزی تحریر، برعظیم کے کسی فرد کی پہلی مطبوعہ انگریزی تحریر ہے۔

طب مغرب کے محاسن سے بھی ہم نے صرف نظر نہیں کیا، ۱۱۵۸ھ/۱۷۴۵ء میں جدید طب مغرب پر پہلی کتاب "ترابادین آصفی" لکھی گئی۔

طب ہندی (آیورویدا) سے تعارف میں بھی ہم کاہلی کا شکار نہیں ہوئے۔ آٹھویں صدی میں ویدک سے داد وستد کا آغاز ہو گیا تھا۔

مختصر یہ کہ برعظیم میں طب کے ارتقا کی داستان بڑی ولولہ انگیز ہے، بڑی ہمت افزا ہے، بڑی قابل فخر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ موجود (مرتب) نہیں ہے، یہاں کے اطبا کا ایک بسیط و جامع تذکرہ ایک اہم ضرورت ہے، اسی طرح طبی تالیفات و تراجم کا ایک مفصل اور جامع کیٹلاگ بھی اگر ترتیب دے دیا گیا تو خود ہماری آنکھیں کھول دے گا۔

محمود احمد برکاتی

●●

۱۔ حکیم محمد ارشد شفائی، نزہۃ الخواطر، الجزء الرابع ص ۲۲ ۲۔ رموز الاطبا۔ جلد اول ص ۱۱۳

Marfat.com

اختتامیہ

ڈاکٹر وحید الدین : ایک فلسفی جانتا ہے کہ وہ نہیں جانتا؛ کوئی دوسرا آدمی نہیں جانتا، اور وہ نہیں جانتا کہ نہیں جانتا [نہ جاننے والوں کو جاننے کے لائق چیزوں کے بارے میں علم مہیا کرنے کے سلسلے میں] اس سیمنار کی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارا بڑا سرمایہ مخطوطات کی شکل میں ہے (دنیا کے بارے میں کبھی کسی نے کہا ہے یہ وہ مخطوطہ ہے جس کا پہلا اور آخری ورق غائب ہے) تو، کام بہت بڑا ہے۔ یہ سیمنار اس سلسلے میں بالکل ابتدائی اقدام ہے۔

ان مخطوطات پر کام کرنے کے لئے، مثلاً ترجمہ کے لئے صرف زبان جاننا کافی نہیں۔ اُس زمانے کے لوگوں کا طرز تحریر فلسفیانہ تھا اور فلسفیانہ اور طبی مباحث خلط ملط ہو گئے ہیں۔ اس لئے اُس زمانے کے فلسفے سے واقفیت ضروری ہے، خاص کر یونانی۔ پھر مختلف فلسفی اپنی الگ زبان تراشتے ہیں (مثلاً آئڈیا جسے کئی فلسفیوں نے مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے) کام کا آغاز ہو تو ان سب باتوں کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔

سید اوصاف علی : بعض ضروری نکتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں :

مخطوطات کے بارے میں جو مقالے لکھے جائیں، ان میں کتابیات کا تنقیدی جائزہ ضروری ہے۔ تدوین مخطوطات کے اصول کیا رہیں گے یہ بھی طے کیا جائے۔ بقراط اور جالینوس کی بہت سی کتابوں کے انگریزی تراجم بھی موجود ہیں، اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ کرنے کا ایک کام یہ بھی ہے کہ کینسر، دمہ، برص جیسے اہم امراض کو سامنے رکھ کے ان کتابوں سے متعلق حصے چھانٹ کے بعض شائع کیا جائے۔ ممکن ہے طب ہی کے ذریعہ کوئی شافی علاج نکل آئے۔

تراجم کے سلسلے میں دشواریاں ہیں۔ لوگ آسانی سے نہیں ملتے ہیں لیکن تلاش سے کامیابی بھی ہوتی ہے۔ ٹیم کے کام میں البتہ وقت بہت لگتا ہے۔ کام تو کوئی ایک ہی کرے، ٹیم زیادہ سے زیادہ اسے آخری ڈال لے۔ سیزگن نے ۴۳۰ھ تک کے مخطوطات لے لئے ہیں۔ اب اس کے آگے کا کام شروع کیا ہے۔

المانی کا بھی زبردست کام ہے جو انگریزی میں آیا ہے، وہ محض اصل کا خلاصہ ہے۔

Marfat.com

جرمن میں ببلوگرافی کا زبردست کام ہو رہا ہے جو تقریباً سو جلدوں میں سمائے گا۔ جرمن میں ترکی مخطوطات پر تین جلدیں آچکی ہیں۔ فارسی عربی مخطوطات پر بھی اسی طرح کے مجلدات نکل چکے تھے۔ ان توضیحی اور مجمل فہرستوں کو بھی سامنے رکھا جائے۔ مجھے جنوری میں امریکا جانے کا موقع ملا تھا، اس سے قبل الجیریا گیا تھا، بڑا کام ہو رہا ہے اُدھر۔ آپ صرف مصنف یا اس کے نام کا کوئی جز یا مخطوطے کے نام کا کوئی جز بتا دیجیے یا اتنا ہی کہ کس نسخہ میں لکھا گیا اور وہ لوگ کمپوٹر کے ذریعہ آپ کو متعلقہ مخطوط کے بارے میں پوری معلومات بہم پہنچا دیں گے۔ میری کتاب بلجیم میں چھپی ہے۔ شاہ ولی اللہ کے 'وحدت الوجود' پر بھی میں نے کام کیا ہے۔ روس جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ تاشقند کے البیرونی انسٹی ٹیوٹ میں' ابن سینا اور دوسرے مخطوطات پر روس میں کام ہوا ہے۔

شکیل احمد شمسی : مجھے خوشی ہے کہ جب نادر قلمی سرمایہ کی اہمیت جتانے کی طرف بیدار صاحب جیسے غیر طبیب لوگوں کی توجہ ہوئی تو اس میں طب کو اوّلیت دی گئی۔ یہ مزید خوشی کی بات ہے کہ ہر اچھے کام کی طرح اسے بھی حکیم عبدالحمید صاحب کی سرپرستی حاصل ہے۔ دونوں اداروں کے تعاون سے بڑا کام ہو جائے گا۔

مسعود احمد برکاتی : یہ سب تو ہوا! اب کیسے ان مخطوطات کے مشتملات کو محفوظ کیا جائے! ہمدرد فاؤنڈیشن کی طرف ہم پاکستان میں بھی اس کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے، اور یقین دلاتے ہیں کہ علمی رابطہ کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

محمود احمد برکاتی : ہم جدا ہو رہے ہیں، مگر اس طرح کہ بقول جگر ع محبت کا زمانہ آرہا ہے۔ مجھے مسعود میاں کے بقول اپنی جہالت کا احساس ہوا، یہ فہرستیں دیکھ کر، کہ ابھی کتنا کام کرنا ہے!

●●

Marfat.com

Author Index (Persian)	KBL	65
Author Index (Arabic)	"	72
Comprehensive list of unpublished Tibb Manuscripts preserved in the Libraries of Pakistan	Mr. Ahmad Munzawi	77
Comprehensive List of unpublished Rare Tibb Manuscripts of Pakistan	Hm. M. A. Barakati	85
Epilogue	KBL	93

Marfat.com

Tonk Collection (Rajasthan)	Mr. S. M. H. Barakati	359
-do-	Hm. Md. Imran Khan	363
-do-	Mr. Mahmood Fayyaz	371
Govt. Manuscripts Library (Madras)	Dr. Waheed Ashraf	372
Nadwatul Ulama (Lucknow)	Mr. Rais Nomani	379
Salarjung Museum (Hyderabad)	Hm. Khurshid Ali	394
Maulana Azad Library (Aligarh)	Mr. M. H. Qaisar	403
Botanical Research Institute (Lucknow)	Hm. M. Hassan Nigrami	407
Khanqah Abul Khair (Delhi)	Dr. Tanweer Ahmad Alvi	411
Sasaram collection (Sasaram)	Hm. Anisuzzaman	413
-do-	Hm. Md. I. K. Sayeedi	416
Oriental Library (Hyderabad)	Dr. Moinuddin Azmi	417
Maulana Azad Library (Aligarh)	Dr. Md. Hasan Rizwi	421
Hamdard Institute (Delhi)	Mr. A. Habib Khan	422
Tibbiya College (Delhi)	Dr. M. M. Idris Khan	427
-do-	Mr. Mahmood Fayyaz	428

Part-II

Comprehensive List of unpublished Tibb Manuscripts preserved in the Libraries of India :	KBL	1
Persian Manuscripts	,,	5, 50
Arabic Manuscripts	,,	33, 55
Corrections & additions (Persian)	,,	57
Corrections & additions (Arabic)	,,	61

Marfat.com

Unpublished works of najlbuddln samarqandi	Hm. Syed Md. Ahmad	227
tuHfa-i-sulaimAni of md. hAshim bin md. TAhir TahrAni	Hm. Alimuddin Balkhi	240
Works of amAnullah firUz jung	Mr. S. Riyaz Ali Parwaz	249
majmU' DiyA'i of DiyA muHammd zangi	Mr. Abdul Hai Farooqi	259
kitAb-ul-mushajjar of Mesua	Hm. K. J. Shamsi	271
Works of Hm. 'alvi khAn	Mr. N. A. Kazmi	279
IkhtiyArAt-i-qutb shAhi of mlr md. mo'in bin 'ali al-Husayni	Hm. K. A. Shafqat Azmi	284
talkhiS uT-Tibb of mirza Zafar IsmA'Il	Hm. M. A. Noor Beg	290
mu'AlajAt-i-buqrATiya of aHmad bin md. aT-Tabari	Mr. Sikandar Husain	295
KitAb-ut-taSrIf of abul qAsim az-zahrAwi	Dr. Ahmad Abdul Hai	299

Survey of Significant Tibb Mss.

in various Libraries & Collections

Siyanatullah Collection (Amroha)	Hm. Siyanatullah	301
Darul Ulum Deoband Library (Deoband)	Hm. Syed Ayyub Ali Mr. Nayeem A. Khan Prof. S. Zillur Rahman	311
-do-	Mr. Md. Zafeeruddin	323
Nasiriyah Library (Lucknow)	Dr. Kazim Ali Khan	332
Jalali Collection (Aligarh)	Prof. S. K.H.Hamdani	339
Asafiyah Library (Hyderabad)	Mr. Mir Karamat Ali	347
Tonk collection (Rajasthan)	Mr.S. Qaziul Islam	357

Marfat.com

Contents

Foreword	—A. R. Bedar	Five
Presidential Address	Hm. Abdul Hamid	Nine
Significant Tibb Manuscripts preserved in Khuda Bakhsh Library	Mr. S.S. Mohd. Ismail	1
Significant Tibb Manuscripts preserved in Aligarh Libraries	Prof. S. Zillur Rahman	9
Significant Tibb Manuscripts in Pakistan		
Two significant manuscripts preserved in Barakati collection	Hm. M. A. Barakati	129
Two significant manuscripts preserved in National Museum of Pakistan	Prof. Qamar Astan Khan	141
Significant Tibb Manuscripts in India		
KitAb-ul fAkhir of md. bin zakariya rAzi	Hm. M. Zaman Husaini	159
masA'il of Hunayn bin IsHAq	Hm. Siyanatullah	171
risAla fi'l mu'AlajAt of ibn baiTAr	Hm. Asrarul Haque	181
al-kunnAsh-ul- manSUri of md. bin zakariya rAzi	Hm. Md. Ashraf Kareem	187
furUq-ul-amrAD of Is'HAq bin sulaimAn isrA'ili	-do-	193
kitAb-ul-manSUri of md. bin zakariya rAzi and al-asbAb wa'l 'alAmAt of md. bin YUsuf al-IlAqi	Hm. S. Ali Haider Jafri	198
fuSUl-e-faiDullah khAni of Hm. md. bAyazId	Hm. Md. Hasin Khan	203
risAla arisTATAlIs of Aristotle	Hm. Wasim Ahmad Azmi	215
taHrIm ud-dafn of Galen	Hm. S.M.S.H. Hamdani	220

Marfat.com

The implementation Committee, meeting soon after, decided that (i) the list be revised and improved in the light of Seminar discussions, and (ii) Manuscripts held most significant by the Seminarians be edited and/or translated and published at the earliest convenience; and competent scholars be requested to take up the work in earnest.

The Indian and Pak lists as revised by the Seminarians, and the articles as amended in the light of Seminarians' comments, are now being presented in the form of Proceedings of the 1st South Asian Regional Seminar. These Lists, however, contain only the bare minimum description, avoiding details regarding the folios, the dates, as also the minute subjects of the manuscripts as the sources of the lists were found, generally speaking, incomplete in these respects.

As for the decision to get the rare manuscripts edited, the work has been taken up in earnest and it is hoped that, before long, the Library would be able to produce critical editions of choicest of the rare manuscripts lying buried in our oriental collections since centuries unhonoured & unsung.

—A. R. Bedar

Marfat.com

Editor's Note

Khuda Bakhsh Library, an Institution of National Importance, one of the biggest repositories of Arabic and Persian Manuscripts in the subcontinent, has, of late entered into a crash-programme of intensive research in a few specialised fields in which India, Pakistan and Bangladesh might be equally interested. This is being realised through South Asian Regional Seminars on selected subjects. The subjects are Tibb, Quranics, Sufism, Perso-Arabic Literature, Urdu Literature and Indian History. Hamdard National Foundation (New Delhi) & Aligarh Muslim University are collaborating in this Khuda Bakhsh venture. The sittings of the Seminars on these subjects, to be held annually in India at Patna, Delhi and Aligarh, may be repeated, if necessary, in Pakistan and Bangladesh as well.

The scheme of the proposed Seminars is to sort out the most significant from amongst the rare and important manuscripts preserved in public & private collections of India, Pakistan and Bangladesh with a view to bring out their critical editions and/or translations. Librarians and Scholars specialising in the subject-manuscripts are invited to participate in the venture.

Articles covering the whole range of a particular collection, briefly introducing each significant manuscript, are specially appreciated.

The first of the proposed research Seminars held in 1984, was devoted to Tibb manuscripts. The Seminar,.had two sessions, one at Patna, and the other in Delhi.

A list of Indian holdings of Tibb-manuscripts as prepared by Khuda Bakhsh Library and another list of Pak holdings prepared by Mr. Ahmad Munzawi were circulated for discussion. A list of Pak rarities prepared by Mr. Mahmood Ahmad Barakati (Karachi) and a list of Indian rarities prepared by Hamdard (Delhi) were also placed before ths participants. A few significant manuscripts were specially made subject of detailed study. Hm. Zillur Rahman covered the significant manuscripts of Aligarh and Maulana Syed Shah Mohd. Ismail covered the rare manuscripts of Khuda Bakhsh collection.

Marfat.com

Khuda Bakhsh South Asian Regional Seminar-1

Price : Rs. 50/-

Printers : Liberty Art Press, New Delhi and Patna Litho Press, Patna.

Marfat.com

ISLAMIC MEDICINE

In India & Pakistan

Papers
presented in the
First Khuda Bakhsh South Asian Regional Seminar
on Tibb Manuscripts
1984

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
1988

Marfat.com